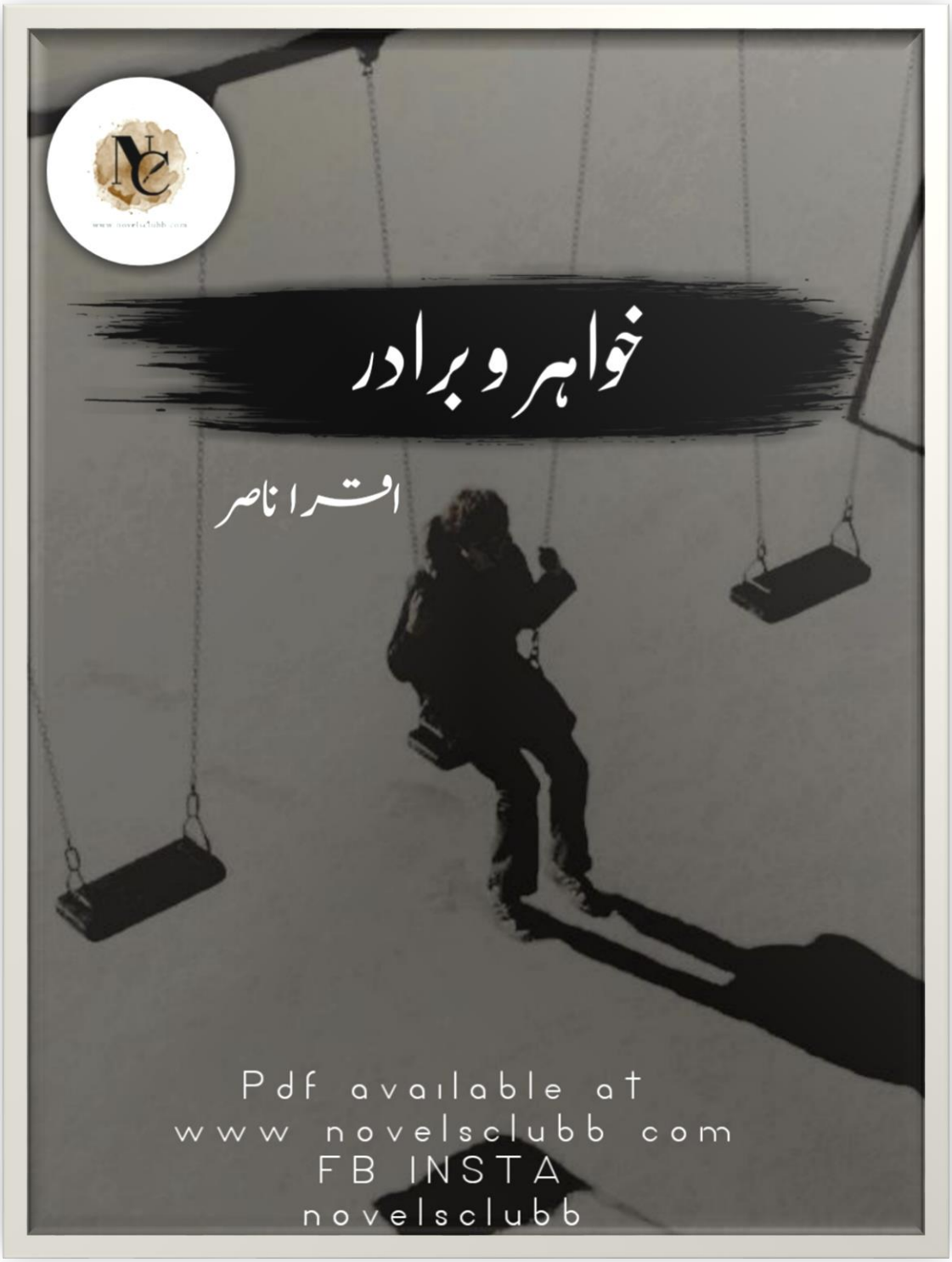
خواہر و برادر
اقرا ناصر
Pdf available at
www novelsclubb com
FB INSTA
novelsclubb

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول،افسانہ،شاعری، ناولٹ،کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک،انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

خواہر و برادر

از

اقرا ناصر

www.novelsclubb.com

گرمی کے موسم کی وہ ایک حبس زدہ دوپہر تھی۔ گرمی اپنے جوبن پر تھی۔ ہر ذی روح گرمی سے نڈھال تھی۔ اسلام آباد کی سڑکوں پر ٹریفک رواں دواں ہے۔ ہر کوئی اپنے کام میں مصروف نظر آتا تھا۔ بلاضرورت کوئی بھی گھر سے باہر نہیں نکل رہا تھا۔ ایک سڑک کے کنارے بنے پارک میں آؤ تو وہ بھی سنسان تھا۔ اگر غور سے دیکھو تو اس کے کنارے پر تم کو ایک لڑکی بنچ پر بیٹھی دکھائی دے گی۔ پورے پارک میں اس کے علاوہ کوئی دکھائی نہیں دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے گرمی اُس پر اثر ہی نہ کر رہی ہو۔ سورج کی جھلسا دینے والی دھوپ اس کے سر اور کمر پر پڑ رہی تھی لیکن وہ اِن سب سے بے نیاز کسی اور ہی دنیا میں گم تھی۔ اس کی رنگت سفید تھی۔ اس کی سنہری آنکھیں اور وجیہہ

نقش اس کو حسین دکھا رہے تھے۔اس نے چہرے پر ہلکا میک اپ کیا ہوا تھا جس نے اس کے حسن میں مزید اضافہ کر دیا تھا۔اس کے بھورے لمبے بال کمر پر گر رہے تھے۔اس نے کالے رنگ کی سٹائلش فراک اور کالے رنگ کا ہی پاجامہ پہنا ہوا تھا۔اس کے چہرے پر بے یقینی واضح دکھائی دیتی تھی۔اس کو دیکھ کر ایسا لگتا جیسے وہ کسی شاک میں ہو۔

وہ غیر ارادی طریقے سے اپنی بائیں ہاتھ میں پہنی انگوٹھی کو گھما رہی تھی۔اس کی سنہری آنکھیں انگھوٹھی پر ٹکی ہوئی تھی۔وہ اس کو دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا اس انگوٹھی میں اتنی طاقت ہے کہ یہ میرے رشتے کو بچا سکے؟ بلکل نہیں۔ پھر ہم رشتے بناتے وقت انگوٹھی کیوں پہناتے ہے؟ اگر ہم اپنے رشتوں کی

شروعات اپنے آپ سے اس رشتے کو وفا اور عزت سے نبھانے کا وعدہ لے تو کیا یہ زیادہ اچھا نا ہو گا؟"

اس نے اب اپنی نظریں اٹھا کر آسمان کی طرف دیکھا۔اس کے اندر پچھتاوے کی لہر اٹھی "کاش میرے ساتھ اتنا برا نہ ہوتا! کاش میں نے سب کی بات مان لی ہوتی! میرے ساتھ محبت کے نام پر اتنا بڑا دھوکا نا کھیلا جاتا۔ لیکن کیا واقعی میں دھوکا صرف محبت کے رشتے سے کھیلا گیا تھا؟ اس کے ساتھ تو دھوکا دوسرے رشتوں کے نام پر بھی کھیلا گیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

اس کی سوچیں ہنوز جاری تھی۔

****

ہر سو اندھیرا چھایا ہوا تھا. رات کے اندھیرے میں اسلام آباد کی سڑکیں اور گلیاں سنسان تھی۔اسی طرح اسلام آباد کے ایک کالونی میں آؤ تو وہاں بھی رات کا اندھیرا ہر سُو پھیلا دکھائی دیتا تھے۔اس میں بنے ایک بنگلے میں داخل ہو تو وہاں سناٹا چھایا تھا شاید گھر کے مکین اپنے بستروں پر لیٹے خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے، لیکن ایک بیڈ روم میں سے سسکیوں کی آوازیں ابھر رہی تھی۔یہ سسکیاں گھر کی مقدس خاموشی کو توڑنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کمرے میں جھانکوں تو ایک لڑکی زمین پر بیٹھی بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔وہ کچھ اس طرح بیٹھی تھی کہ بیڈ کی پائنتی سے ٹیک لگائی ہوئی تھی۔اس کے چہرے کا

رخ اوپر کمرے کی چھت کی جانب تھی۔وہ چھت پر کسی غیر مرئی نقطہ کو دیکھ رہی تھی۔بیڈ کے پاس پڑے ٹیبل لیمپ کی روشنی لڑکی کے منہ پر پڑ رہی تھی جو اس کے نقوش کو واضح کر رہی تھی۔اس کی سنہری آنکھیں زیادہ رونے کی وجہ سے سوجی ہوئی تھے۔اس کی رنگت گندمی تھی، چہرے پر انگلیوں کے لال نشان واضح تھے۔ اس کے صاف نقوش تھے۔اس کے لمبے کالے بال آبشار کی مانند بیڈ کے گدے پر گرے ہوئے تھے۔گلابی رنگ کی شلوار قمیض پہنے وہ غمگیں تھی۔ایسا لگ رہا تھا کہ وہ کب سے رو رہی تھی۔

وہ کب سے اسی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی جس کی وجہ سے اس کا جسم درد کرنے لگ گیا تھا۔وہ سیدھی بیٹھی اور بڑی بے دردی سے اپنے آنسوؤں کو رگڑا۔پھر وہ ہمت کرتی ہوئی اٹھی اور کمرے کے ایک کونے میں آگئی جدھر ایک موبائل ٹوٹ کر بکھرا ہوا تھا۔اس کے ٹکڑے بہت بری طرح بکھرے ہوئے تھے۔وہ گھٹنوں

www.novelsclubb.com

کے بل بیٹھی اور انہیں ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا اٹھایا جو موبائل کی اسکرین کا لگتا تھا۔اس نے وہ ٹکڑا اٹھایا اور دوبارہ کھڑی ہو گئی۔اب اس کا رخ باتھ روم کے دروازے کی جانب تھا۔اس نے باتھ روم کا دروازہ کھولا اور لائٹ آن کیں۔پورا باتھ روم روشنی سے نہا گیا۔اس کی نظر واش بیسن کے اوپر لگے آئنے پر تھی۔اس کو اپنا عکس واضح دکھائی دے رہا تھا۔وہ آہستہ آہستہ آگے آئی اور آئنے کے بلکل سامنے جھک کر اپنے چہرے پر لگا تھپڑ کا نشان دیکھنے لگی۔پھر اس نے ایک نظر اپنی بند مٹھی کو دیکھا جس میں موبائل کا ٹکڑا تھا اور دوبارہ اپنے چہرے کو دیکھا۔

وہ اپنا موزانہ اس ٹکڑے سے کرنے لگی۔غصے پر اس پر بھی ہاتھ اٹھایا گیا تھا اور موبائل کو بھی دیوار سے مارا گیا تھا۔موبائل بھی ٹوٹا تھا اور وہ بھی اندر سے ٹوٹی تھی۔وہ بہت بری طرح بکھری تھی۔موبائل بھی ٹوٹ کر بکھرا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ شدید ذہنی تناؤ کا شکار تھی۔اس کے کانوں میں ماضی کی آوازیں گونجنے لگی۔ سنہری آنکھوں میں کرب اترنے لگا۔اس نے زور سے اپنی مٹھی بند کی۔ ٹکڑا اس کے ہاتھوں میں چبھ رہا تھا لیکن وہ اس نے مزید سختی سے مٹھی بند کیں۔آوازیں بند نہیں ہو رہی تھی۔اس نے مٹھی کھول کر اپنے ہاتھ کانوں پر رکھ دیا۔لیکن آوازیں تھی کہ دم توڑنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی۔وہ آہستہ واش روم کے فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔ہاتھوں سے کانوں کو ڈھانپے وہ اپنا سر نفی میں ہلا رہی تھی۔

لبوں سے بس یہی نکل رہا تھا"خاموش ہو جاؤ،خدا کے لیے،اللہ کے لیے۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

****

***

رات ہو رہی تھی۔ کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ کھڑکی سے گلی میں لگے سٹریٹ پولز کی روشنی نے کمرہ کو کچھ دیکھنے کے قابل کیا ہوا تھا۔ اس دھیمی روشنی میں کمرے کی حالت بکھری لگتی تھی۔ ہر چیز اِدھر اُدھر پھیلی ہوئی تھی۔ کمرہ اس طرح بکھرا ہوا تھا جیسے کچھ دیر پہلے طوفان آیا ہو۔ طوفان تو آیا تھا جس نے اس کسی کی زندگی کو اپنی لپیٹ میں لیا تھا۔ ایسے میں کمرے کے وسط میں رکھے سنگل بیڈ پر کوئی لیٹا ہوا تھا۔ وہ کوئی لڑکی تھی۔ اس نے اسکن کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا جس پر ملٹی کلر سے کام ہوا ہوا تھا۔ بیڈ کے پاس اسکن ہیل کی جوتی بھی پڑی تھی۔ جوتی آڑی ترچھی پڑی تھی جیسے اس کو رکھا نہیں بلکہ پھینکا گیا ہو۔

www.novelsclubb.com

لڑکی کچھ اس طرح لیٹی ہوئی تھی کہ اسکی کمر بیڈ پر جبکہ اس کے پاؤں لٹک رہے تھے۔وہ اپنے ڈوپٹے کے اوپر لیٹی ہوئی تھی جو ابھی تک اس کے بالوں پر اٹکا ہوا تھا۔

اس کی آنکھیں بند تھی۔کھڑکی سے آتی گلی کی روشنی اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی جو اس کی سانولی رنگت کو مزید سانولا دکھا رہا تھا۔اچانک اس نے آنکھ کھولی تو اس کی بھوری آنکھیں روشنی کی وجہ سے چمک گئی۔

چند لمحے وہ کمرے کی چھت پر دیکھتی رہی۔پھر اس نے اپنے آپ کو اٹھ کر بیٹھتے ہوئے دیکھا اور اس نے اپنے پاؤں کمرے کے فرش پر رکھا۔پھر وہ اٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل کی طرف قدم قدم آگے بڑھی۔یہاں تک کہ اس کا سراپا ڈریسنگ ٹیبل کے

www.novelsclubb.com

سامنے کھڑا تھا۔اس نے ڈریسنگ ٹیبل پر لگے آئینے کے اندر جھانکنے کی کوشش کی۔ گلی سے آتی روشنی کی وجہ سے اس کا عکس بمشکل دکھائی دے رہا تھا۔

وہ خود کو عجیب نظروں سے دیکھ رہی تھی۔اس نے میک اَپ کیا ہوا تھا جو اب خراب ہو چکا تھا۔اس کا مسکارا اور آئی میک اَپ اس کے رونے کی وجہ سے بری طرح پھیل چکا تھا۔اس کی نظر اپنے ڈوپٹہ پر گئی جو ابھی تک اس کے بالوں میں اٹکا ہوا تھا۔اس نے اپنے دوپٹے کو کنارے سے پکڑا اور ایک جھٹکے سے کھینچ لیا۔ڈوپٹہ تھوڑا سا پھٹ گیا تھا لیکن فکر کس کو تھی؟

www.novelsclubb.com

اس نے ڈوپٹہ زمین پر پھینک دیا۔اب اس نے اپنے بالوں میں سے ہیئر پن اتاری جو اس کے بالوں کو اسٹائل دینے کے لیے بیوٹیشن نے لگائی تھی۔کچھ دیر بعد وہ ساری

ہیئر پن اتار چکی تھی۔اسکے بال کسی بھی قسم کے اسٹائل سے آزاد تھے۔اس کے بھورے کھلے بال بمشکل کندھوں تک آتے تھے۔

پھر اس نے اپنے کانوں میں لگے سنہری رنگ کے ائیر رنگز پر ہاتھ پھیرا اور اس نے ان کو اتارا اور جارہانہ انداز میں پھینک دیا۔ایئر رنگ کمرے کے اندھیرے میں گم ہو گئے۔

اب اس نے اپنے گردن میں پہنے سنہری رنگ کے نیکلس پر انگلیاں پھیری۔پھر بے دردی سے اس کو کھینچ کر نکال دیا۔اس کی گردن میں خراش آئی تھی۔اس کا نیکلس بھی ٹوٹ گیا تھا لیکن پرواکس کو تھی!

-

اس نے اب آئینے میں اپنی لپ اسٹک دیکھی وہ گہری لال لگی تھی۔اس نے اپنا ہاتھ ہونٹوں پر لگایا اور ہاتھ کو لپ اسٹک لگے ہونٹوں پر بے دردی سے رگڑ دیا۔اس کی لپ اسٹک اس کے چہرے پر پھیل رہی تھی لیکن اس کا ہاتھ نہیں رک رہا تھا۔وہ یہ سب کرتی نارمل نہیں لگ رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد اس کا اپنے ہونٹوں کو رگڑتا ہاتھ رک گیا۔اس نے اپنا ہاتھ دیکھا جو تھوڑی دیر پہلے اس کے ہونٹوں پر کاروائی کر رہا تھا۔اس پر لپ اسٹک لگی ہوئی تھی جس کی وجہ سے وہ لال لگ رہے تھا جیسے خون سے نہایا ہو۔

www.novelsclubb.com

اس نے اب دوبارہ اپنے سراپے کو دیکھا۔اس کو دیکھ کر صرف ایک لفظ ذہن میں آتا تھا"اجڑنا"۔وہ اپنے عکس کو دیکھتی عجیب طریقے سے مسکرائی۔

اپنے عکس کو دیکھتے دیکھتے جب وہ تھک گئی تو اس نے ڈریسنگ سے منہ موڑ لیا اور سارا وزن ڈریسنگ پر ڈال کر کمر کا سہارا لیتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئی۔اس نے ڈریسنگ ٹیبل سے ٹیک لگالی۔چھوٹے بالوں والی لڑکی نے اپنے پاؤں کو فولڈ کر کے اپنے سینے سے لگالیا اور سر گھٹنوں پر رکھ دیا۔اس کا منہ چھپا ہوا تھا لیکن سسکیاں ابھرنے کی آواز آرہی تھی۔وہ رو رہی تھی۔سسکیوں کی آواز آہستہ آہستہ تیز ہو رہی تھی۔یہاں تک کہ اس کی آواز کمرے سے باہر بھی جانے لگی۔کمرے سے باہر لوگ گزرتے ہوئے باآسانی اس کی آواز سن سکتے تھے اور شاید کسی نے سن بھی لی ہو۔لیکن بات وہی ہے کہ پروا کس کو تھی؟

www.novelsclubb.com

****

صبح کی ٹھنڈی ہوا اپنی راحت اور ٹھنڈک بکھیرتی ہر سو پھیل رہی تھی۔ یہ ہوا مختلف علاقوں سے ہوتی ہوئی اسلام آباد کے ایک پوش علاقے، جہاں امیر طبقے کی رہائش تھی، سے بھی گزری۔ انہی بنگلوں میں بنے ایک بنگلہ تھا جس کی بلڈنگ باہر سے سفید تھی اور اس کا مین گیٹ گولڈن رنگ کا تھا۔ گیٹ سے اندر کی طرف قدم ہی رکھو تو سامنے پورچ تھا جس کا فرش چپس کا تھا۔ پورچ میں اس وقت دو گاڑیاں کھڑی تھی۔ جبکہ بائیں طرف لان تھا۔ جس میں مختلف قسم کے پھول اور پودے کناروں پر جبکہ درمیان کے حصے میں سبز گھاس اگی ہوئی تھی۔

گاڑیوں سے ذرا آگے ائے تو سامنے گھر کے اندر داخل ہونے کے لیے گولڈن کلر کا درمیانے سائز کا دروازہ لگا ہوا تھا۔

اس میں داخل ہو تو راہداری تھی جس کے دیوار اور فرش سفید رنگ سے رنگے ہوئے تھے۔راہداری سے چلتے ہوئے دائیں طرف ایک دروازہ تھا جس میں داخل ہو تو سامنے ڈائننگ ہال تھا۔اس کے فرش پر سفید رنگ کی چمکتی ہوئی ٹائلز لگی ہوئی تھی۔دیواروں پر سفید رنگ کا پینٹ ہوا تھا۔ڈائننگ ہال کے درمیان میں ڈائننگ ٹیبل رکھی ہوئی تھی۔جو گولڈن کلر کی تھی۔اس کے ساتھ رکھی کرسیوں کا رنگ بھی گولڈن تھا۔ڈائننگ ٹیبل کے عین اوپر جھومر لگا ہوا تھا۔جس میں گولڈن کلر کے موتی لڑیوں کی صورت میں لٹکے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

ڈائننگ ٹیبل کی سربراہی کرسی پر ایک ادھیڑ عمر آدمی جن کی عمر پچاس کے لگ بھگ لگتی تھی، بیٹھے دکھائی دیتے تھے۔ وہ اخبار پڑھ رہے تھے۔ وہی اس وقت اس گھر کے مکینوں میں سب سے زیادہ پر سکون لگتے تھے۔ انہوں نے سفید رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس پر بلو رنگ کی دھاریاں تھی۔ اس کے اوپر انہوں نے ایک کالے رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا جو ان پر بہت اچھا لگ رہا تھا۔ ان کے نقوش اپنی جوانی جیسے وجیہہ تھے۔ ان کے بال مکمل طور پر سرمئی تھے۔ سیدھے ہاتھ میں گھڑی پہنی ہوئی تھی۔ وہ اس عمر میں اتنے وجیہہ تھے تو جوانی میں یقیناً خاندان کے حسین لڑکوں میں شمار ہوتے ہوں گے۔

www.novelsclubb.com

وہ اشفاق احمد تھے۔

ٹیبل پر ان کے سامنے خالی پلیٹیں پڑی ہوئی تھی ان کا ناشتہ ابھی تیار نہیں ہوا تھا۔ ڈائننگ روم کے دائیں جانب ایک دروازہ تھا جو کچن کا تھا۔ کچن میں سے کھانا پکنے کی خوشبو پورے ڈائننگ ہال میں پھیلی ہوئی تھی۔

ایسے میں ایک اٹھارہ سالہ لڑکی ڈائننگ روم میں داخل ہوئی۔ اس نے لال رنگ کی فراک اور اسکن کلر کا پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ گردن پر اس نے اسکن کلر کا ڈوپٹہ لٹکایا ہوا تھا۔ اس کی رنگت گہری سانولی، پرکشش نین نقش اور آنکھیں براؤن تھی۔ اس کے بال کندھوں تک بامشکل آتے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس کے کندھے پر بیگ اور ہاتھ میں چند کتابیں تھی۔ وہ اشفاق صاحب کی بائیں جانب والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

اس نے پہلے ٹیبل کو دیکھا جس میں خالی پلیٹیں پڑی تھی اور پھر اشفاق صاحب کو، اس کے بعد اونچی طنزیہ آواز میں بولا

"پرانے وقتوں میں جب شوہر کھانا کھانے کے لیے میز پر بیٹھتے تھے تو اگلے ہی لمحے میں اِن کی بیویاں اپنے شوہر کے سامنے دس طرح کے کھانے رکھ دیا کرتی تھی اور آج کل کی عورتوں سے تو دو وقت کی ہانڈی ہی نہیں پکتی۔"

لڑکی کی آواز کچن میں پہنچ چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پرانے زمانے کی مائیں اپنی بگڑی ہوئی اور بد تمیز اولاد کو سدھارنے کے لئے ان کے سر پر بیلن کی مالش کرتی تھی اور ابھی میرے ہاتھ میں بیلن بھی ہے کہو تو لے آؤ تم پر پرانا زمانہ!"

لڑکی کی بات پر کچن سے کسی عورت کی طرف سے جواب آیا۔

لڑکی نے اپنا ہاتھ سینے سے لگایا اور اشفاق صاحب کی طرف دیکھتے ہوئے صدمے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"بابا! دیکھ رہے ہیں آپ! آج آپ کے سامنے آپ کی بیوی مجھے دھمکی دے رہی ہے۔ سوچیے آپ جب کام پر جاتے ہوگے تو میرا کیا حال ہوتا ہوگا!"

اس کی ڈرامائی شکایت سن کر اشفاق مسکرائے۔ وہ خاموش طبیعت انسان تھے۔ وہ کم ہی بولتے اور مسکراتے تھے۔ اگر وہ زیادہ بولتے بھی تو صرف غصے میں بولتے تھے۔ اس لیے ان کی مسکراہٹ ایک غنیمت تھی۔

"اپنی ماں کو تنگ نہ کرو، جائی یانہ!" اشفاق نے لڑکی کو ٹوکا۔

www.novelsclubb.com

جس پر جائی یانہ منمنائی "میں نے کیا کیا ہے؟"

اتنی دیر میں کچن سے ایک سنہری آنکھوں والی لڑکی باہر نکلی۔اس نے ایپرن پہنا ہوا تھا۔اس کی رنگت گندمی تھی اور وجیہہ نقوش تھے۔کالے بال چٹیا میں گوندھے ہوئے تھے۔

اس کے ہاتھ میں آملیٹ کی ایک پلیٹ تھی جو اس نے ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھے اشفاق صاحب کے سامنے رکھ دی۔

اشفاق صاحب نے اخبار پڑھتے ہوئے اس کو بغیر دیکھے بولے "شکریہ! عزاہ بیٹا"

www.novelsclubb.com

عزاہ یہ سن کر مسکرائی اور بنا کچھ کہے مڑ گئی۔جائی یانہ نے اسے پیچھے سے آواز دی۔

"میرا بھی ناشتہ لا دئیں بجو!! کب سے پیٹ میں چوہے دوڑ رہے تھے۔اب تو ایسا لگ رہا ہے میرے پیٹ میں دوڑتے چوہے بھی بھوک کی شدت سے ہلاک ہو گئے ہے۔"اس نے آخری بات اپنا پیٹ پکڑ کر بولی۔

"لا رہی ہوں تمہارا ناشتہ،اتنا بے صبرا پن اچھا نہیں ہوتا!"عزاہ بغیر مڑے بولتی دوبارہ کچن میں چلی گئی۔

"آج یونیورسٹی کا پہلا دن ہے آپ کا۔کیسا لگ رہا ہے جناب کو؟"اشفاق صاحب اخبار پڑھتے ہوئے سرسری سا پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میں تو بہت ایکسائیٹڈ ہو۔رات سے اس بارے میں سوچ رہی ہو۔آج میرے بی بی اے کے فرسٹ سمیسٹر کا پہلا دن ہے۔آپ تو جانتے ہے مجھے بزنس کا کتنا شوق ہے!"

"دن میں ہزار دفعہ تو سب کو اپنے شوق کے بارے میں بتاتی ہو۔بھلا کوئی انجان ہو سکتا ہے؟"عزاہ کچن میں سے آتی بولی۔اس کے ہاتھ میں ڈبل روٹی اور مکھن تھے۔

"اس بات سے تو میں بھی ایگری ہو"اشفاق صاحب نے بھی بیچ میں لقمہ دیا۔عزاہ نے ٹیبل پر سامان رکھا اور ایک فاتحانہ نظر جائی یانہ پر ڈالی اور واپس کچن کی طرف مڑ گئی جبکہ جائی یانہ تلملا اٹھی۔

"بابا آپ بھی بجو کا ساتھ دے رہے ہے!" جائی یانہ کو اشفاق صاحب کا یوں اپنی بہن کی سائیڈ لینا برا لگا۔

"ایک تو میں نے آواز لگا کر آپ کی بیگم کو ہوش دلایا کہ ان کا ایک عدد شوہر بھی ہے اور ابھی ڈائننگ میں اپنے ناشتے کا انتظار کر رہا ہے ورنہ آپ کو آج کی تاریخ میں ناشتہ نہ ملتا۔ جائے میں آپ سے ناراض ہوں" جائی یانہ نے آخری بات کہہ کر اپنا چہرہ موڑ لیا۔

"اچھا آپ ناراض تو نہ ہو۔ میں تو مزاق کر رہا تھا." اشفاق صاحب نے جائی یانہ کو منانے کی ایک ناکام کوشش کی۔

جائی یانہ منہ پھلائے میز پر سے ڈبل روٹی کا ایک سلائس اور مکھن اٹھانے لگی۔اس نے اشفاق کی بات سنی ان سنی کر دی۔

ایسے میں فربہی عورت کچن میں سے نکلتی ڈائننگ روم میں داخل ہوئی ان کی آنکھیں سنہری، رنگ گندمی اور چہرے پر جھریاں واضح دکھائی دیتی تھی۔

وہ نوال تھی، اشفاق احمد کی بیوی۔

www.novelsclubb.com

ان کے ہاتھ میں ٹرے جس میں ٹی پاٹ اور کھانے کے دوسرے لوازمات تھے۔ انہوں نے اسے ٹیبل پر رکھا اور جائی یانہ کو حکم دیا" جاؤ جائی یانہ، عالیہ کو اٹھا کر لے

کر آؤ۔ غضب خدا کا کہنے کو سب سے بڑی ہے لیکن مجال ہے کوئی بڑی بیٹیوں جیسی زمہ دار ہو۔"

"اماں میں کھا رہی ہو۔ کسی اور کو کہہ دے" وہ ڈبل روٹی کے سلائس پر مکھن لگاتی ہوئی منہ پھلائے بولی۔

اس کی ماں نے اس کے ہاتھ سے سلائس لیا اور بولی "اب تو نہیں کھا رہی نا کچھ۔ چلو جاؤ بڑی بہن کو بلا کر لاؤ! سنا نہیں تم نے۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کا پہلے منہ کھلا رہ گیا۔ پھر وہ غصے سے اٹھی اور پیر پٹختے ہوئے بڑبڑاتی ہوئی اپنی بہن کو بلانے کے لیے چل دی۔ "اس گھر میں تو سکون سے ناشتہ بھی نہیں کر سکتے!"

"اسے ساتھ لے کر آنا ورنہ جب تک وہ نہیں آئے گی تمہیں ناشتہ نہیں ملے گا" نوال نے جائی یانہ کو پیچھے سے آواز لگائی۔

"جی جب تک بڑی بیٹی نہیں آئے گی تب تک کوئی سکون کے دو نوالے کیسے توڑ سکتا ہے؟" جائی یانہ کو مزید تپ چڑھ گئی۔ وہ غصے سے ڈائننگ سے باہر چلی گئی۔

اشفاق نے جائی یانہ کے جانے کے بعد نوال کو دیکھ کر سرزنش کی "آپ کو لڑکیوں کو سمجھانا چاہیے کہ کھانے کے وقت ڈائننگ روم میں لازمی ہو۔گھر میں کھانے کے وقت تو کم از کم سب ساتھ ہی بیٹھے ہو اور ساتھ کھانا کھائے۔"

"میں سمجھاتی تو ہوں ان کو۔عالیہ ذرا نیند کی کچی ہے۔اس لیے ناشتے میں تھوڑی دیر سے اٹھتی ہے "نوال اپنے دفاع میں بولی۔

اب اشفاق صاحب نوال سے کسی اور متعلق بات کر رہے تھے۔ان کو چھوڑ کر اگر ہم گھر کی دوسری منزل پر جائے تو سیڑھیوں کو چڑھتے ہوئے سامنے راہداری تھی۔راہداری پر چلو تو تھوری ہی دور ایک کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔

اس کمرے کے اندر داخل ہو تو کمرے کے بلکل درمیان میں ایک سنگل بیڈ رکھا ہوا تھا۔اس پر کوئی سویا ہوا تھا۔پورا جسم چادر سے ڈھکا ہوا تھا۔

بیڈ کے کراؤن کے پاس سونے والے کے عین سر پر جائی یانہ کھڑی تھی۔اس نے سوئے ہوئے نفوس کو اپنے ہاتھوں سے ہلایا اور ساتھ بولی "عالیہ آپی! اٹھ جاؤ۔امی بلا رہی ہے اور بابا بھی آپ کا پوچھ چکے ہے۔"

"جائی یانہ چلی جاؤ یہاں سے۔تھوری دیر اور سونے دو مجھے۔" چادر کے اندر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

"تو آپ نہیں اٹھے گی!" اس نے ہلاتے کو پوچھا۔لہجہ تنبیہ والا تھا۔

"نہیں" چادر منہ پر ڈھکے بڑے سکون سے جواب دیا گیا.

اب جائی یانہ کا ہلاتا ہوا ہاتھ رک گیا۔وہ سیدھی کھڑی ہو کر کچھ دیر چپ چاپ چادر سے لپٹے وجود کو گھورا۔اس کے ذہن میں اچانک ایک ترکیب سوجھی۔

"آپ کو پتہ ہے آج ناشتے میں بجواماں کی مدد کروا رہی ہے کیونکہ نسرین (ملازمہ) آج چھٹی پر ہے۔ایسے میں اگر آپ نہیں آؤ گی تو آپ کا ہی امپریشن خراب ہو گا بابا کے سامنے۔"اس بات پر سوئے ہوئے نفوس نے چادر اپنے منہ سے اتاری۔لیکن وہ مڑی نہیں۔اس کی جائی یانہ کی طرف پیٹھ تھی۔

www.novelsclubb.com

"اگر آپ سونا چاہتی ہو پھر آپ کی مرضی ہے۔میرا کام تو تھا صرف بتانا جو میں نے بتا دیا میں چلی جاتی ہو اور اماں کو یہ بات بتا دیتی ہو۔ہیپی سلیپنگ" جائی یانہ اپنی بات کر لینے کے بعد کمرے کے دروازے کی طرف چل دی۔ابھی اس نے دروازے کی چوکھٹ پر قدم ہی رکھا تھا کہ اسے پیچھے سے آواز سنائی دی۔

"رکو!"

جائی یانہ آواز سن کر مسکرائی (آخر کار میری ترکیب کام آئی۔)۔اپنی مسکراہٹ دبا کر وہ مڑی اور لڑکی کو دیکھا جو بستر پر بیٹھی ہوئی تھی۔اس کی چادر اتر چکی تھی۔اس کی آنکھیں سنہری تھی اور رنگ سفید تھا۔اس کے نقوش وجیہہ تھے اور بھورے لمبے بال بکھرے ہوئے تھے۔

جائی جانہ نے اس کو دیکھ کر بڑی تابعداری سے کہا "جی عالیہ آپی! آپ نے بلایا؟"

"رو کو میں منہ ہاتھ دھولو۔ میرے ساتھ چلنا۔" عالیہ نے یہ بولا اور بیڈ پر سے اٹھ گئی۔ کالے رنگ کی شلوار قمیض پہنے اس کا قد دراز لگتا تھا۔ وہ منہ پر بیزاری لیے باتھ روم کی طرف چل دی۔

"شکر کھانا تو سکون سے کھا پاؤ گی اب" عالیہ کے واشروم چلے جانے کے بعد اس نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے شکر ادا کیا۔

www.novelsclubb.com

****

احمد اور حسن بھائی تھے۔ان کا تعلق ایک متوسط گھرانے سے تھا۔وہ اسلام آباد کے ایک سفید پوش علاقے میں قیام پذیر تھے۔ان کے والد انور صاحب کی کریانے کی دوکان اسی محلے میں تھی جس جگہ ان کا گھر تھا۔انور صاحب ایک عزت دار اور شریف انسان تھے۔ان کی شرافت کی گواہی پورا محلہ دیتا تھا۔وہ بس غصے کے تیز تھے۔اس لیے ان کے دونوں بیٹے ان سے دب کر رہتے تھے البتہ ان کی والدہ قدسیہ بیگم نرم مزاج عورت تھی۔دونوں بھائی اپنی اکثر ضروریات اور باتیں اپنی والدہ کے ذریعے انور صاحب تک پہنچاتے تھے۔

حسن اور احمد کے علاوہ ان دونوں کا کوئی دوسرا بہن بھائی نہ تھا۔احمد حسن سے ایک سال بڑے تھے۔اس لیے دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔ایک دوسرے سے ہر بات کا ذکر کرنا ان دونوں پر لازم تھا۔

www.novelsclubb.com

میٹرک کرنے کے بعد ان دونوں کی انور صاحب نے ان کی پڑھائی چھڑوا کر اپنی دوکان پر بٹھا دیا۔احمد کی تو پڑھائی سے ویسے ہی جان گھبراتی تھی اس لیے وہ تو اپنے ابا کے اس فیصلے پر خوش تھے۔البتہ حسن کو پڑھائی کا شوق تھا اور وہ مزید آگے پڑھنا بھی چاہتے تھے۔جب انہوں نے اپنی یہ خواہش اپنے ابا کے سامنے پیش کی تو اپنے چھوٹے بیٹے کی یہ خواہش سن کر انور صاحب طیش میں آ گئے۔انہوں نے حسن سے گرج دار آواز میں پوچھا"کیا کر لینا ہے مزید آگے پڑھ کر؟کون سا کوئی افسر لگ جانا ہے۔چپ چاپ میری دوکان پر بیٹھو اور اب اس متعلق گھر میں کوئی بات نہیں ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

انور نے اپنا فیصلہ سنا دیا اور اٹھ کر اپنے کمرے میں چلے گئے۔حسن جانتے تھے ابا کا فیصلہ پتھر پر لکیر ہوتا ہے۔اس لیے انہوں نے اپنا دل مار کر انور صاحب کی دوکان پر بیٹھنا شروع کر دیا۔

کچھ عرصے بعد ان کے ابا نے اپنے دونوں بیٹوں کی شادی اپنے چھوٹے بھائی کی بیٹیوں سے کروادی۔ احمد کی شادی بڑی بہن پروین سے جبکہ حسن کی شادی چھوٹی بہن مریم سے ہوئی۔ جس پر ان دونوں بھائیوں کی طرف سے کوئی اعتراض نہ سامنے نہ آیا۔ ویسے بھی اگر وہ کچھ بولتے تو ان کی کونسی سنی جاتی؟

ان کی زندگیوں کی گاڑی یونہی رواں دواں رہی۔ اپنے بیٹوں کی شادی کے دو ماہ بعد ہی قدسیہ بیگم کا انتقال ہو گیا۔ ان کے انتقال کے بعد انور صاحب بہت بیمار رہنے لگے۔ ان کا غصہ اور دبدبہ بلکل ختم ہو گیا۔ انہوں نے پورا کاروبار اپنے بیٹوں کے حوالے کر دیا اور خود زیادہ تر وقت گھر میں اپنے کمرے گزارنے لگے۔

کچھ عرصے بعد احمد اور ان کی بیگم پروین کو اللہ نے بیٹے کی نعمت سے نوازا جس کا نام انور صاحب نے اشفاق رکھ دیا۔ان کو اپنے پوتے سے ایک خاص ہی لگاؤ تھا جو پیار انہوں نے اپنے بیٹوں کو کبھی نا دیا وہ ان کے پوتے کے نصیب میں لکھا تھا۔وہ اپنے پوتے کے ساتھ ہی مگن رہنے لگے۔

پانچ سال تک حسن بے اولاد رہے۔پھر اللہ نے ان کو ایک بیٹی دی جس کا نام نوال تھا لیکن انور صاحب اپنی پوتی کو دیکھنے کے لیے زندہ نہ رہے تھے۔ان کا انتقال نوال کی پیدائش سے ایک سال پہلے ہی ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک سال بعد حسن کے ہاں دوبارہ ایک بچی کی پیدائش ہوئی جس کا نام ام ہانی رکھا گیا۔حسن نے دو بیٹیوں کی پیدائش پر ناشکری نہیں کی اور نا ہی کبھی مریم کو بیٹا نہ ہونے پر طعنہ دیا بلکہ اپنی دونوں بیٹیوں کو اللہ کی رحمت سمجھا۔

وقت یونہی گزرتا گیا لیکن دونوں بھائیوں کا پیار کم نہ کر سکا۔ان دونوں نے شادی کے بعد بھی الگ گھر نہ کیا بلکہ سب ساتھ ہی رہے۔پروین اور مریم شادی کے بعد بھی اپنے بہن کے رشتے کو قائم رکھا۔ان کا گھر گھریلو جھگڑوں اور سیاست سے پاک تھا۔ان کا گھر صحیح معنوں میں امن کا گہوارا تھا لیکن ان کے گھر کو پتا نہیں کس کی نظر لگ گئی۔

اشفاق جب آٹھ سال کے ہوئے تو ان کی والدہ پروین ایک دفعہ پھر حاملہ ہو گئی۔ اس بات کو آٹھ ماہ گزر گئے تو احمد کے ایک دوست کی شادی آ گئی۔وہ احمد کے بچپن کے دوست تھے اس لیے احمد کی شادی میں شرکت لازمی تھی۔ان کے ساتھ پروین بھی گئی تھی۔اشفاق کی طبیعت خراب تھی اس لیے وہ ان کے ساتھ نہ گئے اور اپنی چچی مریم کے پاس رک گئے۔

شادی سے واپسی پر احمد اور پروین کی بائیک کی ٹرک سے ٹکر ہو گئی۔ان دونوں کو بری طرح چوٹیں لگی تھی۔ٹرک ڈرائیور رات کے اندھیرے میں فرار ہونے میں کامیاب ہو گیا۔حادثے کے قریب موجود لوگوں نے ان کو ہسپتال پہنچایا۔

حسن کو جب حادثے کی خبر ملی تو ان پر تو گویا آسمان ٹوٹ گیا۔انہوں نے مریم کو بتایا تو ان کا بھی یہی حال تھا۔انہوں نے ہسپتال جانے کے لیے چادر اوڑھی۔گھر پر بچوں کے پاس انہوں نے پڑوسن کو ٹھہرا دیا اور ہسپتال کے لیے نکل گئے۔راستے میں دونوں کے دلوں میں عجیب و غریب خیالات آ رہے تھے جسے وہ جھٹک رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

****

تھوڑی ہی دیر بعد عالیہ اور جائی یانہ ڈائننگ میں داخل ہوئی۔ڈائننگ ٹیبل پر سب بیٹھے ہوئے تھے اور ان کا انتظار کر رہے تھے۔جائی یانہ نے اپنی کرسی پر بیٹھتے ہوئے ایک نظر اپنی ماں کو اور پھر اپنی دونوں بڑی بہنوں عالیہ اور عزاہ کو دیکھا۔

اس کی دونوں بڑی بہنیں اپنی ماں پر گئی تھی۔عالیہ اور عزاہ بہت زیادہ اپنی ماں سے مشابہت رکھتی تھی۔ان دونوں نے سنہری آنکھیں اپنی ماں سے لی تھی۔نین نقش میں بھی نوال کی مشابہت آتی تھی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اپنی ماں اور بہنوں پر نہیں گئی تھی۔وہ سب سے منفرد تھی۔اشفاق اکثر کہتے تھے کہ جائی یانہ اپنی دادی پر گئی ہے۔اس کے نین نقش اور رنگت بلکل اشفاق صاحب کی ماں پر گئے تھے لیکن اس کو لگتا تھا کہ بابا اس کا بس دل رکھنے کے لیے کہتے ہے۔

جائی یانہ نے دل ہی دل میں شکوہ کیا"اللہ پاک مجھے بھی اپنی ماں جیسا لگنا تھا۔مجھے بھی ان جیسی سنہری آنکھیں چاہیے۔آپ نے یہ سب آپی اور بجو کو ہی کیوں دے دیا؟"

www.novelsclubb.com

اس کو چھوڑ کر اگر تم نوال کی طرف آؤ تو وہ عالیہ،جو جائی یانہ کے برابر بیٹھی تھی،کو گھور رہی تھی۔اس کے بال ابھی تک بکھرے ہوئے تھے۔نوال کو اس کے بکھرے بال ایک آنکھ نہیں بھا رہے تھے۔

"انسان جب کمرے سے نکلے تو اسکے بال تو اچھے سے بنے ہونے چاہیے۔" نوال نے عالیہ ٹوک دیا۔

"اماں آج دیر سے انکھ کھلی تھی۔بس اس لیے بال نہیں بنا پائی۔" عالیہ نے بیزاری سے بولا۔(لیکچر شروع!)

"تو جلدی اٹھ جایا کرو نا۔ کس نے کہا ہے کہ اتنی دیر سے اٹھو۔جب سے تمہارے تیسرے سمیسٹر کے پیپر ختم ہوئے ہے۔سونے سے تو فرصت ہی نہیں ملتی۔" نوال نے دوبارہ اس کو جھڑکا۔

www.novelsclubb.com

"عزاہ بھی تو لڑکی ہے جب سے اس کے پیپر ختم ہوئے ہے، میرے ساتھ کچن میں کھڑی کام کراتی ہے۔ جلدی اٹھ جاتی ہے۔ کمرے سے نکلتی ہے تو حلیہ سدھار کر نکلتی ہے۔ اس سے کچھ سیکھ لو۔ کہنے کو بڑی ہو لیکن بڑوں جیسی زمہ دار نہیں بنی۔" نوال کے منہ سے عزاہ کا نام سن کر عالیہ کی برداشت ختم ہو گئی۔

"اماں آپ تو بس مجھ میں ہی سو عیب دکھائی دیتے ہے صاف صاف بولے نا" اس نے غصے سے بولا۔

پھر وہ عزاہ کی طرف دیکھ کر بولی "تمہیں تو چین مل گیا ہو گا نا امی کے سامنے مجھے یوں ذلیل کروا کر!"

عزاہ جوان سب سے لاتعلق بنی ناشتہ کر رہی تھی۔عالیہ کی بات سن کر اس نے حیرانگی سے پوچھا"میں نے کیا کیا ہے؟مجھے کیوں گھسیٹ رہی ہو ان سب میں؟"

"تمہاری ہی وجہ سے یہ سب کچھ ہوتا ہے اماں کے سامنے اپنے نمبرز بڑھاتی رہتی ہو۔سب کو یہ دکھاتی ہو کہ تم ایک اچھی سگھڑ لڑکی ہو اور اپنی ماں کی ہر وقت مدد کرتی رہتی ہو۔مجھے ہر وقت ڈی گریٹ کرتی رہتی ہو"عالیہ پھنکاری۔

"میں کوئی نمبرز نہیں بڑھاتی ہو۔بہتر ہو گا مجھے ان سب سے دور رکھے۔بات تمہاری اور اماں کی ہیں تو بہتر ہو گا آپ دونوں ہی اس میں محدود رہے۔"اس بار عزاہ بھی چلائی۔

اس سے پہلے عالیہ مزید جواب میں کچھ کہتی اشفاق صاحب کی گرج دار آواز پورے ڈائننگ روم میں گونجی۔

"بس! خاموش! میں مر نہیں گیا جو تم اپنی ماں سے یوں بات کرو اور کتے بلیوں کی طرح آپس میں لڑو!"

اشفاق نے غصے سے کہا تھا۔ان کو غصہ کم ہی آتا تھا لیکن جب آتا تھا تو کسی کی بھی ہمت نہیں ہوتی تھی، منہ سے زبان نکالنے کی۔اس وقت بھی جب ان کے بولنے سے سب کی زبان پر تالے لگ گئے۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے عزاہ کو گھورا اور اٹھ کر چلی گئی۔ عزاہ بھی خاموشی سے ڈائننگ ٹیبل سے اٹھ گئی۔

ان کا یوں اپنے باپ سے معافی نہ مانگنا اور ناشتہ چھوڑ کر چلا جانا نوال کو بہت برا لگا وہ ان دونوں کا دماغ درست کرنے کے لیے ان کے پیچھے جانے کے لیے کرسی سے کھڑی ہوئی تو اشفاق نے ان کو روکا "رک جائے، بیٹھ کر ناشتہ کریں۔ اس کے بعد کمرے میں آئے گا میں نے آپ سے بات کرنی ہے۔"

نوال چپ چاپ بیٹھ گئی اور حلق سے نوالے اتارنے لگی۔

www.novelsclubb.com

جائی یا نہ اس سارے معاملے میں خاموش رہی وہ جانتی تھی کہ اب بابا امی کو کمرے میں جا کر ایک اچھی کلاس لے گے۔اس وقت اس کے بابا صرف اس کی موجودگی کا لحاظ کر رہے تھے۔

****

حسن اور مریم جب ہسپتال پہنچے تو ریسیپشن کی طرف تقریباً بھاگتے ہوئے جانے لگے۔ابھی وہ کچھ دور ہی تھے کہ اچانک ان کی نظر ایک اسٹریچر پر پڑی۔اسٹریچر پر پڑے انسان کی شکل کو دیکھ کر حسن کا رنگ فق ہو گیا۔وہ ان کے پاس دوڑتے ہوئے آئے۔

اسٹریچر پر پڑا وجود احمد کا تھا۔ان کا جسم بلکل بے جان پڑا تھا۔چہرہ سفید پڑا ہوا تھا۔

حسن نے احمد کے بے جان وجود کو ہلایا اور بولے "احمد! میرے بھائی! تمہیں کیا ہو گیا ہے؟اٹھو!"

اسٹریچر کو لے جاتے وارڈ بوائے رک گئے۔ان میں سے ایک نے پوچھا "کیا آپ ان کے اٹینڈر ہے؟

www.novelsclubb.com

"یہ میرا بھائی ہے۔اس کو کیا ہوا ہے؟"حسن کی نظریں ابھی بھی اپنے بھائی پر ٹکی ہوئی تھی۔

"ان کا ایکسیڈنٹ ہو گیا تھا زیادہ خون بہنے اور گہری چوٹوں کی وجہ سے ہم ان کو بچا نہیں پائے۔" وہ حسن کو بلکل مشینی انداز میں بتا رہا تھا۔اس کے لہجے میں کسی قسم کا افسوس نہ تھا۔

مریم جو حسن کے پیچھے کھڑی تھی یہ سن کر اس کے پاؤں کی جان نکل گئی۔اس نے دیوار کا سہارا لے کر خود کو سنبھالا۔انہیں ایسا لگ رہا تھا کہ اگر انہوں نے دیوار چھوڑی تو منہ کے بل گر جائے گی۔

www.novelsclubb.com

حسن کا تو بدن کاٹوں تو لہو نہ نکلے۔ان کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ وہ بھائی جو ابھی کچھ گھنٹے پہلے ان کے ساتھ بیٹھا باتیں کر رہا تھا اب اس دنیا میں نہیں رہا۔

"آپ لوگ جھوٹ بول رہے ہیں!" حسن کی آواز کھائی میں سے آئی۔انہوں نے ایک نظر ان وارڈ بوائز کو دیکھا اور پھر اپنے بھائی کی لاش کو دیکھا۔ وہ احمد صاحب کے اوپر جھک گئی۔

وہ اپنے بھائی کے بے جان وجود سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر روتے بولے "احمد میرے بھائی یہ بول رہے ہے کہ تم مر گئے ہو۔خدا کے لیے اٹھو ورنہ یہ ہم دونوں کو ایک دوسرے سے الگ کر دے گے۔اٹھو!"

www.novelsclubb.com

ایک نرس ان کے پاس آئی اور ان سے پوچھا "ان کے ساتھ ایک عورت بھی آئی تھی۔کیا آپ ان کے بھی رشتے دار ہے؟"

حسن نے اس کی بات نہ سن پائے۔انہیں ہوش ہی کہا تھا مگر مریم نے نرس کی بات سن لی تھی۔وہ فوراً نرس کے پاس آئی اور اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر بولی "میں اس کی بہن ہو۔کہاہے وہ؟"

نرس نے اسے دیکھا اور اشارہ کیا کہ اس کے پیچھے آئے۔مریم غائب دماغی سے اس کے پیچھے جانے لگی۔نرس کسی کمرے کے اندر چلی گئی جبکہ مریم کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑی رہی۔تھوڑی ہی دیر میں نرس اپنی گود میں ایک بچی اٹھائے باہر نکلی۔اس نے وہ بچی مریم کو دی اور بتانے لگی "آپ کی بہن یہاں آئی تو ان کی حالت بہت نازک تھی۔ہم نے ان کا بروقت آپریشن کرنا مناسب سمجھا۔اس آپریشن میں ان کی بچی تو بچ گئی لیکن آپ کی بہن۔۔۔!"

"میری بہن کو کیا ہوا؟"

"ان کی حالت پہلے ہی بہت زیادہ نازک تھی۔وہ اپنی بیٹی پیدا کرنے کے بعد ہی دم توڑ گئی"

مریم نے صدمے سے نرس کو دیکھا۔نرس نے اپنا ہاتھ مریم کے کندھے پر رکھا اور آگے چلی گئی جبکہ مریم گود میں بچی تھامے کب تک کھڑی رہی۔ ان کا دماغ مکمل طور پر ماؤف ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

بچی نے رونا شروع کیا تو مریم اپنے حال میں آئی اس نے خالی آنکھوں سے اپنے گود میں پکڑی بچی کو دیکھا۔بچی بہت کمزور تھی۔اس کو دیکھتی مریم بولی"

تمہاری ماں مر چکی ہے،زینب"

وہ غائب دماغی میں اس کو نام دے چکی تھی۔اس کو اٹھائے وہ راہداریوں سے گزرتے اپنے شوہر کے پاس جانے لگی۔

****

ناشتہ کر لینے کے بعد اور نوال سے "بات" کر لینے کے بعد اشفاق جائی یانہ کو یونیورسٹی چھورنے گئے۔ وہ یونیورسٹی پہنچ گئے تھے۔ جائی یانہ ابھی تک اشفاق سے عزاہ کی حمایت لینے کی وجہ سے ناراض تھی لیکن صبح کے ہنگامے کے بعد اس نے اپنی ناراضی اس وقت نہ جتانا بہتر سمجھا۔ وہ صبح والے کپڑوں میں ہی تھی لیکن سر پر دوپٹہ اچھی طرح سیٹ ہو چکا تھا۔

وہ اپنی طرف سے دروازہ کھول کر اپنا ایک پاؤں نیچے رکھا ہی تھا کہ اس کو اپنے باپ کی پیچھے سے آواز آئی۔ "معاف نہیں کرو گی اپنے بابا کو؟" یعنی وہ جانتے تھے کہ وہ ابھی تک ناراض تھی۔

www.novelsclubb.com

"بلکل نہیں" وہ جو نیچے اترنے والی تھی، دوبارہ اپنی جگہ پر بیٹھ کر دروازہ بند کر دیا اور سنجیدہ منہ بنائے سامنے دیکھے گئی۔

"اچھا چلو نہیں کرو گا آئندہ ایسا کچھ۔ ہمیشہ تمہارا ساتھ دو گا" منانے کی ایک اور کوشش کی گئی۔

"ایسے خالی معافی سے کام نہیں چلے گا۔ مجھے ناراض کرنے کا جرمانہ بھی ادا کرانا ہو گا۔" ایک ہاتھ ان کی جانب بڑھایا۔ لیکن نظریں ابھی تک سامنے ہی تھی۔

"اچھا! کتنے کا جرمانہ مجھ غریب پر عائد ہوا ہے؟" اشفاق اس کے اس انداز پر مسکراتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"پانچ سو روپے!" سنجیدہ لہجے میں بتایا۔

اس کی یہ بات سن کر اشفاق مسکراتے ہوئے جیب میں سے اپنا والٹ نکالا اور اس میں سے ہزار روپے نکالتے ہوئے جائی یانہ کی طرف بڑھایا۔

"اب مجھے معافی ملے گی؟"

"چلے آپ بھی کیا یاد رکھے گے کس سخی سے پالا پڑا تھا" اندر ہی اندر وہ خوشی سے مچل رہی تھی کہ پانچ سو کے مطالبے پر ہزار روپے مل گئے تھے لیکن باہر سے اس نے اپنے آپ کو سنجیدہ بنائے رکھا۔اس نے نوٹ لیتے ہوئے اپنی معافی کا اعلان کیا۔

www.novelsclubb.com

اشفاق نے اس کی بات سن کر سکھ کا سانس لیا۔

"اللہ حافظ، بابا!" یہ کہہ کر وہ گاڑی کا دروازہ کھولا ہی تھا کہ اچانک اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا۔

اس نے دوبارہ دروازہ بند کیا اور انگلی اٹھا کر اشفاق کو تنبیہ دی۔

"اگر آپ نے اپنا جرمانہ ادا کرنے والی بات کسی کو بتائی خاص طور پر اماں کو تو میں اگلی دفعہ دو ہزار روپے لوگی!"

www.novelsclubb.com

اشفاق نے اپنے ہونٹوں پر انگلی پھیری جیسے زپ لگالی ہو۔"کون سے پانچ سو روپے کس نے دیے پانچ سو روپے؟ میں تو تمہیں چھوڑنے آیا ہو۔یہ تم کس طرح کی باتیں کر رہی ہو؟ میں تو کچھ نہیں جانتا ہوں۔"

"اب لگے نہ آپ میرے بابا!" جائی یانہ نے چہک کر بولا۔

پھر وہ گاڑی سے اتر گئی اور یونیورسٹی کے دروازے کی طرف جانے لگی۔دروازے کے احاطے میں پہنچ کر وہ مڑی اور اشفاق کو دیکھا۔اشفاق گاڑی میں بیٹھے اسے ہی دیکھ رہے تھے۔اس نے ہاتھ ہلا کر اپنے بابا کو اللہ حافظ کیا۔اشفاق نے بھی جواب میں ہاتھ ہلایا۔

جائی یا نہ مسکراتے ہوئے مڑ گئی اور یونیورسٹی کے اندر چلی گئی۔اشفاق اس کو تب تک دیکھتے رہے جب تک وہ ان کی نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی۔اس کے بعد انہوں نے اپنی گاڑی کا سٹارٹ کی اور دفتر کے راستے پر گاڑی چلا دی۔

****

"یہ ابھی تم دونوں نے کیا کیا ہے؟"نوال لاونج کے صوفے پر بیٹھی اپنے سامنے کھڑی دونوں سنہری آنکھوں والی لڑکیوں کو سنا رہی تھی۔نوال کو کمرے میں اشفاق نے بہت ڈانٹا تھا۔

"اماں آپ صبح ہی شروع ہو گئی تھی!" عالیہ نے اپنی صفائی پیش کی۔

"ہاں تو وہ کوئی حلیہ تھا۔ لڑکیاں جب اپنے کمرے سے نکلتی ہے تو اپنا حلیہ سدھار کر نکلتی ہے۔" اماں نے اسے دوبارہ جھڑکا۔

"اماں اچھا اب آپ اتنا غصہ تو نہ کریں!" عالیہ نے اپنی ماں کے غصے کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ایک بات بتاؤں میں نے تو عزاہ کا بس نام لیا تھا اس کا نام سن کر تمہیں کون سا کرنٹ لگتا ہے؟"

ان کی یہ بات سن کر عالیہ کے چہرے پر ناگواری پھیل گئی۔اس نے ایک نظر اپنے ساتھ کھڑی عزاہ کو دیکھا جو اس کی نظروں کو محسوس کرتی ناگواری سے دوسری طرف چہرہ موڑ لیا تھا۔

"اماں پلیز آپ میری باتوں میں اس کو نا لایا کریں۔" عالیہ مے عزاہ کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔

نوال نے تاسف سے ان دونوں کو دیکھا۔اب جب وہ بولی تو ان کا لہجہ کچھ نرم تھا۔"تم دونوں یوں تو نہیں لڑتی تھی پہلے؟اب ایک دوسرے کا نام سن کر ہی تم دونوں کے چہرے پر ایسی ناگواری کیوں پھیل جاتی ہے؟"

وہ ان دونوں کو سمجھانے لگی "آخر مسئلہ کیا تم دونوں کے درمیان؟ کس چیز نے تم دونوں کو اتنا بدگمان کر دیا ہے؟ مجھے بتاؤں تاکہ میں یہ روز روز کی لڑائیوں کو جڑ سے ختم کروں۔"

"اماں آپ کو جو کچھ پوچھنا ہے، اپنی اس بیٹی سے شوق سے پوچھے!" عالیہ نے نفرت بھری نگاہ سے عزاہ کو دیکھا جو ابھی بھی ناگواری سے اپنے چہرے کا رخ دوسرے جانب کیے ہوئے تھی۔ اس کے بعد عالیہ کمرے سے نکل گئی۔

عزاہ نے چہرہ موڑ کر عالیہ کو نفرت بھری نگاہ سے کمرے میں سے باہر نکلتے دیکھا اور ناگواری سے گردن جھٹکی۔ نوال ان دونوں کی حرکتیں دیکھ چکی تھی۔

"عزاہ وہ تمہاری بڑی بہن ہے اسی کا لحاظ کر لیا کرو!" اماں نے اسے سمجھانا چاہا۔

"میں لحاظ کرتی ہوں اس لیے ابھی کچھ نہیں بولی ورنہ میں اسے اچھا خاصا سنا سکتی تھی۔ لیکن یہ خود ہی مجھ سے لڑنے کے بہانے تلاش کرتی رہتی ہے۔" عزاہ بولی۔

"تم اس کی باتوں کو نظر انداز کر لیا کرو!"

www.novelsclubb.com

"اکثر وہی کرتی ہوں لیکن آخر انسان کب تک نظر انداز کریں۔"

"تم مجھے بتاؤ آخر کیا مسئلہ ہے، بیٹا!"

"کوئی مسئلہ نہیں ہے اس کی عادت ہو گئی ہے اور کچھ نہیں۔"

یہ کہہ کر عزاہ بھی لاؤنج سے باہر چلی گئی۔ نوال صوفے پر بیٹھی لاؤنج میں تنہا رہ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

میت کو ایمبولینس کی مدد سے گھر پہنچایا گیا۔ احمد اور پروین کی میت گھر کے برآمدے میں رکھی ہوئی تھی۔ گھر رشتہ داروں اور پڑوسیوں سے بھرا ہوا تھا۔

کسی کو بھی یقین نہیں آ رہا تھا کہ یوں اچانک احمد اور پروین انہیں چھوڑ کر اس دنیا سے چلی جائے گے۔ میت کے پاس بیٹھی عورتوں کی بین کی آواز گھر کے باہر جا رہی تھی۔ مریم اس چارپائی سے سر ٹکائے بیٹھی تھی جس پر پروین کی میت کو لٹایا ہوا تھا۔ مریم کی گود میں زینب تھی۔ زینب اتنے شور کے باوجود سکون سے سو رہی تھی۔ مریم دوسری عورتوں کی طرح بین نہیں کر رہی تھی بلکہ وہ بے آواز آنسو بہا رہی تھی۔

مردوں کے بیٹھنے کا انتظام گھر سے باہر گلی میں کیا گیا تھا۔ حسن ایک کونے کی کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اپنے بھائی کی اچانک موت نے ان کو بری طرح توڑ دیا تھا۔ ماں باپ کی وفات کے بعد احمد نے ہی انہیں سنبھالا تھا۔ اب اپنے بڑے بھائی کے جانے کے بعد کوئی ایسا نہ رہا تھا جو ان کو سنبھال سکے۔ تعزیت کے لیے جو کوئی بھی آتا انہیں حوصلہ دیتا اور صبر کی تلقین دیتا۔

www.novelsclubb.com

حسن ان سب سے تنگ آ گئے تھے۔انہیں آج پوری دنیا زہر لگ رہی تھی۔ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ لوگوں کو بتائے کہ ان کے افسوس بھرے جملے ان کو حوصلہ دینے کی بجائے دکھ پہنچا رہے تھے۔

جنازے کو لے جانے کا وقت آیا تو ان کے عزیز ان کو حوصلہ دیتے ہوئے گھر کے اندر لے کر آئے۔مردوں کو جنازہ لے جانے کے لیے آتا دیکھ کر عورتوں کی بین کرتی آواز میں اضافہ ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

حسن نے اپنے بھائی کا مردہ چہرہ دیکھا۔ان کے دل کو کچھ ہونے لگا انہوں نے اپنی نظریں اپنے بھائی کے چہرے سے ہٹالی۔

نعرہ تکبیر کی صدائیں بلند ہوئی۔دونوں جنازے اٹھا لیے گئے۔

عورتوں کے بین کی آواز پس منظر میں مزید بلند ہو گئے۔مریم گود میں زینب کو اٹھائے جنازے کے پیچھے پیچھے جانے لگی۔گھر کے صدر دروازے پر وہ کھڑی ہو گئی اور جنازے کو تب تک جاتا دیکھتی رہے جب تک وہ اس کی نظروں سے اوجھل نہ ہوا۔

وہ دروازے کی چوکھٹ پر ہی بیٹھ گئی۔عورتیں اس کے پاس آ کر جھک کر حوصلہ دینے لگی۔کوئی پانی کا گلاس اس کے لبوں پر لگا رہا تھا تو کوئی اس کو کندھے سے سہارا دے کر اٹھا رہا تھا لیکن وہ ان سب سے بیگانہ تھی۔

****

جائی یانہ یونیورسٹی کی راہداریوں سے گزرتی اپنی مطلوبہ کلاس ڈھونڈ رہی تھی۔ اسکے سمیسٹر کا پہلا دن تھا۔اس لیے ابھی اس کو یونیورسٹی کے متعلق کچھ زیادہ نہیں پتا تھا۔اس کو یہ بھی ڈر تھا کہ پہلا دن ہے، کہیں کوئی اس کے ساتھ پرینک ہی نہ کر دے۔اگر کسی عام سٹوڈنٹ سے پوچھو کہ وہ اپنی زندگی میں کس دن زیادہ خوار ہوا ہے تو 95٪ اپنے کالج اور یونیورسٹی کے پہلے دن کو کہے گے۔

www.novelsclubb.com

آخر کار وہ یونیورسٹی میں چوتھی دفع گھوم لینے کے بعد اپنی مطلوبہ کلاس میں پہنچ ہی گئی۔زیادہ تر سٹوڈنٹ بیٹھ گئے تھے اور کچھ اپنی جگہ بنا رہے تھے۔جائی یانہ بھی اپنے بیٹھنے کے لیے جگہ تلاش کر رہی تھی کہ اچانک اس کی نظر اپنے سامنے تھوڑی دور

رکھے ایک بینچ پر پڑی۔اس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی جس نے کالے رنگ کی چادر سے خود کو مکمل طور پر ڈھکا ہوا تھا۔وہ کسی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔

اس نے اس بینچ کی طرف قدم بڑھائے یہاں تک کہ وہ اس چادر اوڑھے لڑکی کہ بلکل سامنے سر پر کھڑی تھی۔

جائی یانہ نے چادر اوڑھے لڑکی کو بلایا"ایکسکیوزمی!"

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی متوجہ ہوئی اور اس نے جائی یانہ کو دیکھا۔اس نے اپنی چادر سے چہرہ کو ڈھکا ہوا تھا۔وہ بولی"جی"

"کیا میں ادھر بیٹھ سکتی ہوں؟" جائی یانہ نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

اس لڑکی نے ایک نگاہ اس پر ڈالی اور اجازت دی "بیٹھ جائیں"

اس کے ساتھ اپنا بیگ اپنی طرف کر لیا جائی یانہ نے اپنا بیگ بینچ پر رکھ دیا۔ ابھی وہ اپنے ساتھ والی لڑکی سے بات ہی کرنا چاہتی تھی کہ وہ دوبارہ کتاب کے مطالعہ میں مصروف ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں کلاس میں ایک ادھیڑ عمر پروفیسر داخل ہوئے۔ انہوں نے ایک کالے رنگ کا گاون بھی پہنا تھا جو اکثر لیکچرار پہنتے ہے۔ کلاس میں ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ اس کی پہلی کلاس شروع ہو چکی تھی۔

****

کالونی میں بنے ایک بنگلے کے کچن میں سے برتن اٹھانے کی آوازیں آرہی تھی اس میں داخل ہو تو اس میں ایک لڑکی چولہے پر برتن رکھے اپنے لیے چائے بنا رہی تھی۔ چائے میں پتی، دودھ، چینی سب ڈالی جا چکی تھی۔ بس اس کے ابلنے کا انتظار کیا جا رہا تھا۔

اس لڑکی کو دیکھوں تو اس کی رنگت صاف، خوبصورت نقوش اور کالی آنکھیں تھی۔ وہ بلاشبہ بہت حسین تھی۔ س نے پیلے رنگ کی شلوار قمیض پہنی تھی

اس نے اپنے شہد رنگ کے بال (جن کو اس نے ڈائی کروایا تھا) کیچر کی مدد سے ڈھیلے جوڑے میں باندھا ہوا تھا۔

چائے میں ابالا آ گیا تھا۔ چولہے کی آنچ ہلکی کر کے سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے دو لال رنگ کے چائے کے مگ برتن کے سٹینڈ میں اٹھا کر لائی اور چولہے کے پاس رکھ دیے۔ پھر چولہے کی آنچ بجھا کر چائے دونوں مگ میں ڈال دی۔ چائے ڈالنے کے بعد وہ دونوں مگ ایک ٹرے میں رکھے جس میں پہلے ہی بریڈ، مکھن اور کھانے کے دیگر لوازمات پڑے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

سیاہ آنکھوں والی لڑکی اپنی ٹرے اٹھا کر کچن میں سے نکلی اور سیڑھیاں چڑھ کر اوپر کی منزل میں پہنچی۔ چلتے چلتے راستہ ختم ہو گیا تھا اور اس کے سامنے بھورے رنگ کا ایک دروازہ تھا۔ وہ کچھ پل دروازے کو دیکھے گئی پھر اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ اس

کے چہرے پر فکر مندی واضح تھی۔اندر سے کوئی جواب نہ آیا جس کی لڑکی کو توقع تھی وہ خود ہی دروازہ کھولتی اندر داخل ہو گئی۔

کمرے کا منظر کچھ یوں تھا کہ پورا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا کھڑکیوں پر پردے لگے تھے جو باہر کی روشنی کو اندر آنے سے روک رہے تھے۔کمرے میں رکھے صوفے کی گدیاں زمین پر گری ہوئی تھی۔ڈریسنگ ٹیبل پر پڑا کاسمیٹک اور میک اَپ کا سامان بکھرا ہوا تھا اور کچھ زمین پر پڑا اپنی ناقدری بیان کر رہا تھا۔کمرے کی درمیان میں ایک بیڈ تھا جس پر ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔اس نے اپنے گھٹنے سینے سے لگائے ہوئے تھے۔اس نے اپنا سر بیڈ کے کراؤن پر ٹکایا ہوا تھا۔ان کی آنکھیں بند تھی۔سیاہ آنکھوں والی لڑکی کمرے کے اندر آئی اور صوفے کے سامنے رکھی میز پر ٹرے رکھی۔

www.novelsclubb.com

پھر کھڑکیوں کی طرف بڑھی اور پردے پرے دھکیلے۔سورج کی کرنیں چھن چھن کرتی بیڈ پر بیٹھی اس عورت پر پڑی تو اس نے چہرے پر ہاتھ رکھ دیا۔ان کی آنکھیں اچانک سورج کی ڈائرکٹ روشنی پڑنے پر چندھیا گئی۔

"کھڑکیوں پر پردے ڈالوں۔نمرہ!"عورت نے تیز آواز میں حکم دیا۔ان کے لہجے میں بیزاریت بھی شامل تھی۔

نمرہ نے عورت کی بات کو سنی ان سنی کر دیا۔اس نے زمین پر پڑی گدیاں اٹھا کر واپس صوفے پر رکھی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے سنی نہیں میری بات!!" ایک دفعہ پھر اس کو بلایا گیا لیکن اس نے دوبارہ کان نہ دھرے اور اپنے کام میں لگی رہی۔ اب وہ ڈریسنگ کا حلیہ سدھار رہی تھی۔

جب اس نے کمرہ ایک حد تک سمیٹ لیا تو وہ صوفے پر بیٹھ گئی اور میز پر پڑی ڈبل روٹی کا ایک سلائس لے کر مصروف انداز میں پوچھنے لگی "ماما بریڈ پر جیم لگاؤں یا مکھن؟"

"مجھے نہیں کھانا کچھ بھی۔ لے جاؤ یہ سب!" اب بیڈ پر بیٹھی عورت کی آنکھیں روشنی میں دیکھنے کی عادی ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے رات سے خود کو بند کیا ہوا ہے۔پلیز کچھ کھا لے "نمرہ نے اب فکر مندی سے اس عورت کو دیکھا۔

سورج کی کرنوں میں اب عورت کے نقوش واضح تھے۔ان کی رنگت سفید اور آنکھیں سیاہ تھی۔ عمر کوئی تینتالیس برس تھی۔ بڑھتی عمر کے باوجود انہوں نے خود کو کافی فٹ رکھا ہوا تھا۔وہ ابھی تک کافی سمارٹ تھی۔ان کی اسکن پر بڑھتی عمر کے اثرات دوسری عورتوں کے مقابلے میں اتنے زیادہ نہیں تھے۔وہ بلکل سامنے صوفے پر بیٹھی لڑکی سے ملتی تھی۔ایسا لگتا تھا کہ وہ ماں بیٹی نہیں بلکہ بہنیں ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ زینب عمر تھی۔

وہ تھکی تھکی دکھائی دے رہی تھی۔وہ بیزاری سے بولی "مجھے بھوک نہیں لگی۔ جب لگے گی تو کھالو گی۔"

"ماماشایان بھائی اور میں نے بھی رات سے کچھ نہیں کھایا۔بھائی کچھ کھائے بغیر ہی آفس چلے گئے۔آپ آجائے ہم دونوں مل کر ناشتہ کرتے ہے تاکہ بھائی بھی آفس میں کچھ کھالے۔"نمرہ نے ان کو دوسری طرح کنوینس کرنے کی کوشش کی۔

"تم بہن بھائی نے مجھے بہت تنگ کیا ہوا ہے۔کھانا رکھ کر چلی جاؤ۔میں تھوری دیر میں میں کھانا کھاتی ہو۔شایان کو فون کر کے بتادو تاکہ کچھ کھالے اور خود بھی کھا لو۔"زینب نے بڑی خشکی سے یہ بات بولی۔

نمرہ خاموشی سے اٹھ گئی۔وہ جانتی تھی کہ اس کی ماں اب ناشتہ کر ہی لے گی۔اس لیے وہ آرام سے اٹھ گئی۔

جاتے جاتے وہ ایک نظر ڈریسنگ کے ساتھ لگی تصویر پر دیکھا۔اس میں زینب اور ان کے ساتھ کرخت نقوش کا مرد کھڑا تھا۔زینب نے لال رنگ کا عروسی لباس پہنا ہوا تھا جبکہ اس مرد نے کالے رنگ کی شیروانی پہنی ہوئی تھی۔دونوں فوٹو میں مسکرا رہے تھے۔

نمرہ نے یاسیت سے تصویر میں کھڑے اس مرد کو دیکھا اور دل میں سوچا۔"کاش آپ اتنی جلدی ہم سب کو چھوڑ کر نہ جاتے۔کاش آپ ہمارے ساتھ ہوتے تو امی کا یہ حال نہ ہوتا۔کاش!!"اس کے بعد وہ کمرے سے باہر نکل گئی۔

کاش یہ لفظ 'کاش' صرف ایک لفظ ہوتا۔ان تین حروف میں لوگوں کے احساسات نہ ہوتے ہوتے۔یہ بس ایک عام الفاظ ہوتا اور عام باتوں میں استعمال ہوتا۔کاش!!

****

اشفاق کا گھر صبح کے مقابلے میں اب پر سکون تھا۔ صبح ہونے والی تفتیش اب ختم ہو چکی تھی۔اگر ان کے کچن میں آؤ تو سارا کچن تمہیں سفید رنگ سے نہایا ہوا لگے گا کیونکہ کچن کی دیوار، کیبنیٹ، سلپ اور درازے سب سفید تھی۔کچن پر لگی ٹائلز سفید اور پلین تھی اس کا دروازہ اور کھڑکیاں بھی سفید تھی۔اس کچن کے سامنے کی دیوار پر سلپ تھی جس کے درمیان میں چولھا نصب تھا اس کے ساتھ ایک مائیکرو ویو

www.novelsclubb.com

اوون رکھا تھا جبکہ چولہے کے نیچے ایک اوون فٹ تھا۔کچن کے بلکل درمیان میں ایک میز اور پانچ کرسیاں رکھی ہوئی تھی۔ان کا رنگ بھی سفید تھا۔سفید رنگ کا یہ کچن آنکھوں کو بھلا محسوس ہوتا تھا۔

انہیں کرسیوں میں سے ایک پر عزاہ بیٹھی تھی۔میز پر مختلف قسم کے پھل پڑے تھے۔وہ پھل کاٹ رہی تھی۔اس کے سامنے ایک باؤل تھا جس میں وہ کٹے ہوئے پھل ڈال رہی تھی۔

ابھی وہ سیب کاٹنے میں مصروف تھی کہ نوال کچن میں آئی اور پوچھا"عزاہ یہ پھل کیوں کاٹ رہی ہو؟"

"اماں میں نے سوچا آج کسٹرڈ بناؤ۔ بابا کو بہت اچھا لگتا ہے نا اس لیے۔ آج ڈنر میں سب مل کر کھالے گے۔" اس نے مصروف انداز میں کہا۔

عزاہ کو کوکنگ کا شوق تھا۔ اس کا بس چلتا تو وہ ہر وقت کچن میں بیٹھی کچھ نا کچھ بناتی رہتی۔ ایک طرح سے وہ یہ کام کر بھی رہی تھی۔ جب جب وہ پیپرز سے فارغ ہوتی تو پھر وہ ہوتی اور اس کا کچن۔

"تو تم رات کو بھی تو پکا سکتی تھی نا! اس وقت پکانے کی کیا حاجت تھی؟" امی کو اس کا بے وقت پکانا اچھا نہیں لگا۔

www.novelsclubb.com

"اماں ابھی کوئی کام بھی نہیں تھا اور رات کو کھانا بھی پکانا تھا۔ سوچا فارغ ہو یہ ہی کر لو"

"پتہ نہیں تم کس طرح کی لڑکیاں ہو ایک کو فیشن سے دوسری کو کھانے پکانے سے اور تیسری کو کتابوں سے فرصت نہیں ملتی۔ اپنے ان کام کے علاوہ کسی اور قسم کے کام میں ہاتھ ڈالنا تو جیسے حرام ہو ان پر" ان کی بیٹیاں ان کی سمجھ سے باہر تھی۔

"تو ہم تینوں کے یہ شوق برے تو نہیں۔" عزاہ کو برا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شوق تم لوگوں کی ٹھیک ہے۔اکثر لڑکیوں کے ایسے شوق ہوتے لیکن تم تینوں نے اپنے شوق کو سر پر سوار کر لیا ہے۔اس وجہ سے بعض اوقات یہ شوق تم لوگوں کا جنون لگتا ہے" عزاہ ان کی بات پر الجھ گئی۔

اس نے نا سمجھی سے اپنی ماں کو دیکھا "جنون؟"

نوال نے سر اثبات میں ہلایا "ہاں! جنون۔عالیہ تمہارے سامنے ہے۔تمہاری بڑی بہن ہر وقت اسی پریشانی میں رہتی کہ وہ،اس کے کپڑے،اس کا میک اَپ وراس کی اوور آل ڈریسنگ ویسی ہو جو اس وقت کا ٹرینڈ ہے۔وہ گھنٹوں اپنا وقت انسٹا گرام اور یوٹیوب پر ضائع کر دیتی ہے صرف یہ دیکھنے کہ کیا چیز اِن ہے۔لڑکیوں کے فیشن کے میں خلاف نہیں لیکن اس کو اپنی ساری زندگی کا محور بھی تو نہیں بنایا جا سکتا۔ہر وقت اس بارے میں سوچتے رہنا کہ میرا کپڑے ایسے ہو۔اس طرح سے ان کا

ڈیزائن ہو۔میرے جیسے کپڑے، جیولری اور جوتے کسی اور کے پاس نہ ہو۔اس کے بارے میں اتنا سوچنے اور اپنا فارغ وقت اور پیسہ اس پر خرچ کرنے سے بہتر ہے کہ انسان کچھ ایسا کریں جو اس کے لیے فائدے مند ہو تا کہ آپ کا وقت ضائع ہونے کی بجائے کسی اچھی جگہ انویسٹ ہو گا"

"لیکن جائی یا نہ تو ایک بک ریڈر ہے اس کا زیادہ کتابیں پڑھنے کا شوق تو برا نہیں ہے۔یہ تو ایک اچھی عادت ہے۔"عزاہ کی الجھن ختم نہ ہوئی تھی بلکہ مزید بڑھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے ساتھ بیٹھی فربہی عورت نے اپنا سر اثبات میں ہلایا۔

"تم ٹھیک کہتی ہو اس کا کتابوں کا شوق واقعی اچھا ہے۔"

انہوں نے بات جاری رکھی۔"اس کا یہ شوق بہت زیادہ اچھا ہے اسی وجہ سے وہ پوزیشن ہولڈر رہے۔ لیکن وہ اپنی سوشل لائف کی طرف توجہ صرف کالج کی حد تک دیتی ہے۔ وہ رشتے داروں اور دوستوں کی طرف بہت کم جاتی ہے۔ اسی طرح وہ اپنا خیال بھی نہیں رکھتی۔ وہ کتاب پڑھنے کے دوران اپنے کھانے پینے اور باقی دیگر چیزوں کا خیال نہیں رکھتی ہے۔ اس کے لیے دن میں ایک پوری کتاب پڑھنی لازمی ہے بھلے اس کے سر میں درد ہو رہا ہو یا طوفان آ رہا ہو۔"

نوال نے ایک گہری سانس لی اور عزاہ کی طرف دیکھا جو ان کے بولنے کا انتظار ہی کر رہی تھی۔ انہوں نے دوبارہ بولنا شروع کیا۔"جہاں تک تمہارا معاملہ ہے تم ہر وقت کوکنگ کے لیے تیار رہتی ہو۔ ادھر کسی نے تمہیں کھانا پکانے کے لیے کہا تو دوسرے لمحے تم کچن میں دکھائی دو گی۔ تمہارا کھانا پکانا میں مانتی ہو کہ تمہیں آگے

آنے والی زندگی میں فائدہ دے گا۔ لڑکیوں کو گھر داری آنی چاہیے لیکن تم اس کام کے دوران اپنا بلکل بھی دھیان نہیں رکھتی۔ اگر تمہیں چھوڑی سے کٹ لگ جائے یا ہاتھ جل جائے تم اس وقت تک دوائی یا بینڈیج نہیں لگاؤ گی جب تک اپنے کھانے کو مکمل تیار نہ کر لو۔ سخت سے سخت گرمی میں بھی تم چولہے کے آگے کھڑی ہو جاتی ہو لیکن سن بلاک نہیں لگاتی ہو حالانکہ سن بلاک سورج میں اور چولہے کا کام کرتے وقت انتہائی ضروری ہے۔ اس لیے تم اسکن پرابلمز کا شکار رہتی ہو۔ تم اکثر اپنی پڑھائی کو اپنے اس شوق کی وجہ سے نظر انداز کرتی ہو اس وجہ سے ایک تم ایک ایورتیج سٹوڈنٹ ہو۔ پچھلے دنوں جب تمہارے پیپرز تھے تم تب بھی اپنے میتھ کے پیپر میں کچن میں بیٹھی کھیر پکا رہی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن اماں کھانا پکانا میری عادت بھی بن چکی ہے۔جب تک انسان وہ کام نہ کرے جو اس کی عادت ہو اس کو سکون نہیں ملتا۔" عزاہ نے اپنی طرف سے ایک مضبوط دلیل دی۔

نوال نے ایک گہرا سانس لیا اور کہا "تم اپنی عادت کی غلام بن گئی ہو۔عادت چاہے اچھی ہو یہ بری جب آپ اس کے غلام بن جاتے ہو تو یہ کسی نہ کسی طرح انسان کو نقصان ضرور پہنچاتی ہے۔انسان کے پاس اتنی will power تو ہونی چاہیے کہ وہ خود کو "ناں" کہہ سکے اگر وہ کوئی کام جو بھلے ایک اچھا کام ہو لیکن نہیں کرنا چاہتا ہے اور اس وقت وہ اتنا ضروری بھی نہیں بلکہ اسے اس وقت نہ کرنا بہتر ہے تو آپ اس کو نہ کریں۔خود پر جبر کر کے اس کام کو کرنے میں کوئی بھلائی نہیں بلکہ آپ خود کو ہی ہرٹ کر رہے ہوتے ہو۔"

www.novelsclubb.com

ابھی نوال کچھ اور بھی کہتی کہ عالیہ کال پر بات کرتی اندر آ گئی۔ عزاہ کا چہرہ اس کو دیکھ کر سپاٹ ہو گیا۔ عالیہ دوسری طرف سے کسی کی بات سنتی فریج کی جانب آئی۔ اس نے فریج کا دروازہ کھول کر پانی کی بوتل نکالی اور اس کا ڈھکن کھولا۔ اس کے منہ سے صرف "اچھا" نکلا۔ اس کے بعد دوسری طرف سے پھر کوئی اپنی کہانی لے کر بیٹھ گیا۔

عالیہ بوتل منہ سے لگا کر پانی پینے لگی اور اس کی بات بھی سنے گئی۔ نوال کا اس کا یوں بوتل سے منہ لگا کر پانی پینا ان سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کو اٹھا کر کچھ دے مارے۔ وہ بس عالیہ کے فون کال کا لحاظ کر رہی تھی۔ (گلاس میں پانی نکال کر پینے سے تو ہاتھ ٹوٹ جائے گے ان نواب زادیوں کے!!)

www.novelsclubb.com

وہ ہاتھ میں پانی کی بوتل پکڑے کال پر بات کرتی بولی "ہاں ٹھیک ہے۔ میں آجاؤ گی تم ایڈریس سینڈ کر دو اور سب ٹائم پر پہنچ جانا اور سب کو تم ہی بتا دینا آنے کا۔"

دوسری طرف سے کوئی بات پوچھی گئی جس کا جواب دیا گیا "چھ بجے ک ٹائم رکھ لیتے ہے۔"

دوسری طرف سے الوداعی کلمات ادا کیے گئے جس کا عالیہ نے جواب دیا "اوکے اللہ حافظ!"

www.novelsclubb.com

اس نے کال کاٹی اور بوتل فریج میں رکھنے لگی کہ اس کی ماں نے جھڑکا "خبردار! جو منہ لگی بوتل فریج میں رکھی تم نے!"

"اوکے" عالیہ نے بڑے آرام سے بوتل سلپ پر رکھی۔اس کا یوں آرام سے بوتل رکھنا نوال کو مزید اشتعال دلا گیا "شرم تو آتی ہی نہیں تمہیں!"

"کیوں؟اب تو میں نے بوتل سلپ پر رکھ دی ہے۔کیا سلپ پر چیز رکھنے کے بعد شرم بھی کرنی چاہیے؟" آخری بات کہتے ہوئے اس نے آنکھیں ٹپٹپائی۔

نوال نے باقاعدہ اس کو لعنت بھیجی۔وہ کچن سے باہر جا رہی تھی۔ابھی وہ چوکھٹ پر ہی تھی کہ نوال کے دماغ میں بات کلک کی۔

انہوں نے عالیہ کو روکا "رکو ذرا یہ تم کس سے بات کر رہی تھی؟"

www.novelsclubb.com

عالیہ جو کچن سے باہر جانے ہی والی تھی، ان کی بات سن کر وہ مڑی اور ان کو بتایا" فاطمہ کی کال تھی۔ وہ بول رہی تھی کہ اتنے دن ہو گئے ہے ہم ملے نہیں اس لیے اس نے کہا کہ کسی ریسٹورنٹ میں اکٹھے مل کر کھانا کھاتے ہے۔ ایک دوسرے سے مل بھی جائے گے اور آوٹنگ بھی ہو جائے گی۔ میں نے ہاں کر دی"

"میں کیا مر گئی ہو جو تم یوں میری اجازت کے بغیر اب باہر نکل رہی ہو؟" نوال غصے سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں آپ تو سامنے بیٹھی ہے" اس نے اپنی ماں کی طرف اشارہ کر کے بولا۔

"بکواس بند کرو اپنی! اپنی دوست سے معزرت کر لو۔ کہہ دو کہ تم نہیں آسکتی۔ کوئی صدیاں نہیں بیتی جو ایک دوسرے سے ملنے کے لیے تڑپ رہی ہو۔" نوال بولی۔

"ایک ہفتہ تو ہو گیا ہے نا۔"

عالیہ نے معصومیت سے بولا۔ پھر اپنی ماں کے پاس آ کر جھک کر ان کے کندھوں سے لگ گئی "پلیز مان جائے نا۔ اب تو میں نے اس کو ہاں کر دی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہٹو میرے اوپر سے عالیہ ورنہ میں جھاڑو سے ماروں گی تم کو" نوال کو الجھن ہو رہی تھی۔

"پہلے ہاں کریں ورنہ میں نہیں ہٹ گی۔" عالیہ نے کسی ضدی بچے کی طرح بولا۔

"میری طرف سے بھاڑ میں جاؤ لیکن میرے اوپر سے ہٹو۔"

"تھینک یو اماں" اس نے اپنی ماں کے گال کو چوما اور کچن سے باہر چلی گئی۔ عالیہ جانتی تھی کہ اس کی ماں کو اس طرح چپکنے سے الجھن ہوتی ہے۔ اس لیے اس نے یہ طریقہ آزمایا۔

www.novelsclubb.com

نوال نے اپنا گال صاف کیا اور کرسی پر سے اٹھ گئی۔ جبکہ عزاہ جوان سارے معاملے سے لاتعلق بیٹھی تھی جلدی جلدی پھل کاٹ رہی تھی البتہ چہرے کے تاثرات ابھی تک سپاٹ تھے۔

****

یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں اس وقت خوب رونق تھی۔ اکثر اسٹوڈنٹ کافری پیریڈ تھا سو وہ کالج گراؤنڈ میں ہی بیٹھے دکھائی دے رہے تھے۔ اسٹوڈنٹ ٹولیوں کی صورت چھاؤں کی طرف بیٹھے ہوئے تھے۔ گراؤنڈ کے ایک طرف جائی یا نہ ایک خالی بینچ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھ میں ایک کتاب تھی جس کی وہ ورق گردانی کر رہی تھی۔ سر پر دوپٹہ اچھے سے ٹکا ہوا تھا۔ اس کا بیگ اس کے ساتھ ہی بینچ پر رکھا تھا۔ جب وہ بینچ پر بیٹھی تھی تو دھوپ نہیں تھی لیکن اب

دھوپ اس جگہ پڑنا شروع ہو گئی تھی۔ دھوپ سیدھی اس کے اوپر پڑ رہی تھی۔ ستمبر کی دھوپ اسلام آباد میں اگر اتنی تیز نہ تھی تو اتنی ہلکی بھی نہ تھی کہ اس میں بیٹھ جایا جائے۔ وہ کتاب کا مطالعہ کرتی اپنے اوپر پڑتی دھوپ سے بے نیاز تھی۔ اس کے لیے کتاب زیادہ اہم تھی نا کہ خود پر پڑتی دھوپ۔ کتاب کا مطالعہ کرتے ہوئے وہ آس پاس سے بلکل بے خبر تھی کہ اچانک اس کے چہرے پر پڑتی دھوپ کے راستے کو روک کر کوئی اس کے سامنے کھڑا ہوا۔

اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا تو اس کو ایک لڑکا دکھائی دیا۔ وہ اس کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔ اس پر پڑتی دھوپ کے راستے وہ حائل تھا۔ اب دھوپ اس لڑکے کی اس کی کمر پر پڑ رہی تھی۔ دیکھنے میں اس کی عمر کوئی انیس بیس سال ہی تھی۔ گندمی رنگت--- بھوری آنکھیں---- گھنگرالے بھورے بال اور صاف

www.novelsclubb.com

نقوش۔اس نے جینز کی پینٹ پر وائٹ کلر کی ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔اس لڑکے کے گھنگرالے بال اس کو وجیہہ دکھاتے تھے

جائی یانہ کو اپنی طرف متوجہ دیکھ کر اس نے اپنا سیدھا ہاتھ سامنے کیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک موبائل تھا۔وہ جائی یانہ کا موبائل تھا۔

"آپ کا فون کلاس میں ہی رہ گیا تھا!" ہاتھ سامنے بڑھا کر بس اتنی ہی وضاحت دی گئی۔اس کی بات پر جائی یانہ کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر پڑا۔(اوہ میرے اللہ! میں اتنی غیر زمہ دار کیوں ہوں۔)

www.novelsclubb.com

ایک نظر لڑکے کو دیکھا پھر اپنا موبائل اس کے ہاتھ سے لے کر گرفت مضبوط کی۔

"شکریہ"

اس نے اپنے موبائل کو دیکھتے ہوئے اس کا شکریہ ادا کیا۔ لڑکا کچھ بھی کہے بغیر واپس جانے کے لیے مڑ گیا۔ وہ جانے ہی لگا تھا کہ اس نے ایک نظر دوبارہ جائی یانہ کو دیکھا۔ سورج کی دھوپ دوبارہ جائی یانہ پر پڑنے لگی تھی۔ وہ ابھی بھی دھوپ کو نظر انداز کیے اپنے موبائل کو دیکھ رہی تھی۔ اس کو کھول لگر چیک کر رہی تھی۔

"آپ دھوپ میں کیوں بیٹھی ہے؟" اسے دھوپ میں بیٹھا دیکھ کر اس کے منہ سے بے ساختہ سوال نکلا۔ اگلے ہی لمحے وہ اپنی اس حرکت پر پچھتا رہا تھا۔

جائی یانہ نے اس کا سوال سن لیا تھا۔ اس کو غصہ آیا لیکن لحاظ کرتے ہوئے خاموش ہو گئی۔ اس نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا "آپ مجھ سے بات کر رہے ہیں؟"

لڑکے نے نفی میں سر ہلایا اور چلا گیا۔ جائی یانہ اس لڑکے کو گھورتی رہی جب تک وہ اس کی نظروں سے اوجھل نہ ہو گیا۔ اس کو اس لڑکے میں بہت کچھ عجیب لگا۔

"ایک موبائل دینے پر شکریہ کیا کہہ دیا۔یہ تو فری ہی ہو گیا۔"اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

لڑکے کی دھوپ پر توجہ دلانے سے اسے بھی اب گرمی محسوس ہونے لگی۔اس نے اپنا بیگ اٹھایا اور یونیورسٹی کی عمارت کی طرف جانے لگی۔اب اس کا یونیورسٹی کی لائبریری میں جا کر اپنی کتاب پڑھنے کا ارادہ تھا۔

****

www.novelsclubb.com

تدفین کے بعد مغرب کے وقت حسن اپنے گھر واپس آئے تھے۔وہ اپنے آپ کو بہت زیادہ تھکا ہوا محسوس کر رہے تھے۔پورے گھر میں سناٹا چھایا ہوا تھا۔حسن دروازے کی چوکھٹ پر کھڑے سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ کل جس گھر میں زندگی آباد تھی آج اس گھر میں قبرستان جیسا سناٹا چھایا ہوا تھا۔

وہ اپنے بوجھل قدم اٹھاتے برآمدے میں پہنچے تو انہوں نے سامنے اشفاق کو کھڑا دیکھا۔اشفاق اسی جگہ کھڑے تھے جس جگہ تھوڑی دیر پہلے احمد کی میت رکھی تھی۔اشفاق امید بھری نگاہوں سے حسن کو دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

حسن کے دل کا بوجھ مزید بڑھ گیا۔انہوں نے اپنی نظریں چرا لی۔ اشفاق آہستہ آہستہ چلتے اپنے چچا کے سامنے کھڑے ہو گئے۔اشفاق نے سر اٹھا کر اپنے چچا کو دیکھا۔

"میرے بابا آپ کے ساتھ گئے تھے نا؟" معصومیت سے پوچھا گیا

"وہ آپ کے ساتھ واپس کیوں نہیں آئے؟"

"وہ آجائے گے۔" حسن کو اپنی آواز کھوکھلی لگی۔ شاید دل میں کہی خود کو دلاسہ دلایا گیا تھا۔ وہ ابھی بھی آٹھ سالہ اشفاق سے نظریں چرائے ہوئے تھے۔

ایک دم سے اشفاق چہرے کا تاثر بدلا۔ معصومیت کی جگہ غصے نے اور آنکھوں میں امید یک دم ختم ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔عالیان (اشفاق کے دوست) نے کہا تھا کہ بابا جا چکے ہے۔ حسن چاچو ان کو ہمیشہ کے لیے زمین کے اندر دفنا آئے ہے۔میں نے اسے کہا تھا کہ آپ میرے بابا کو اکیلا چھوڑ کر نہیں جائے گے لیکن آپ انہیں اکیلا چھوڑ کر آ گئے۔اب وہ کبھی واپس نہیں آئے گے۔ کبھی بھی نہیں آئے گے۔" اشفاق کا یوں چلاتے ہوئے چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔

حسن کی آنکھوں میں ایک دفعہ پھر نمی آ گئی۔سامنے کا منظر دھندلا ہو گیا۔وہ خاموشی سے اپنے آٹھ سالہ بھتیجے کے سامنے بیٹھ گئے جو ابھی بھی روتے ہوئے چلاتے ہوئے کچھ بول رہا تھا لیکن حسن کو اس کی آواز نہیں سنائی دے رہی تھی۔ان کو تو اپنے سامنے بس ایک بچہ دکھائی دے رہا تھا جو اپنے باپ کے پاس جانے کے لیے بے چین ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

حسن خالی نظروں سے اسے دیکھتے رہے پھر ایک دم سے اشفاق کے گرد اپنی باہیں حائل کر دی۔اشفاق جو رو رہے تھے، چلا رہے تھے وہ ساکت ہو گئے۔اشفاق کو اپنی کمر پر آنسو گرتے محسوس ہوئے۔ان کی قمیض بھیگ رہی تھی۔

حسن اشفاق کو گلے لگائے پھوٹ پھوٹ کر رو رہے تھے۔ان کی سسکیاں بلند ہوتی جا رہی تھی۔وہ روتے ہوئے اشفاق کو یہی کہہ رہے تھے "میں ہی اب تمہارا باپ ہوں اشفاق۔میں ہی تمہارا باپ ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اشفاق نے پہلی دفعہ اپنے چچا کو یوں روتا دیکھا تھا۔

****

نمرہ اپنے کمرے میں بیٹھی اپنی وارڈروب ٹھیک کر کے فارغ ہوئی تھی کہ اس کے فون پر کسی کی کال آنے لگی۔اس نے سکرین پر دیکھا اس پر لکھا ہوا تھا" فاطمہ کالنگ"۔

اس نے کال اٹھالی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ابھی دوسری طرف سے حال احوال پوچھا جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

نمرہ اس کی کال سنتی سیڑھیاں اترنے لگی۔سیڑھیاں اترتے ہوئے اس کو نیچے لاؤنج میں سے اپنی ماں کی آواز آئی۔وہ کال پر بات کرتی لاؤنج میں جھانکا تو اس نے

صوفے پر زینب کو بیٹھے دیکھا۔وہ اپنے سامنے کھڑی ملازمہ کو ہدایات دے رہی تھی۔

زینب صبح والے حلیے سے بلکل مختلف دکھائی دے رہی تھی۔سیاہ آنکھوں میں چھائی اداسی اب دکھائی نہیں دے رہی تھی۔وہ بلکل فریش دکھائی دے رہی تھی۔انہوں نے لان کا برینڈڈ سوٹ پہنا ہوا تھا۔صوفے پر بیٹھی ٹانگ پر ٹانگ رکھے کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ صبح یہ عقت کتنی بکھری ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔نمرہ نے اپنی ماں کو دیکھ کر سکھ کا سانس لیا۔(شکر کمرے میں بند رہنے کی قسم تو ٹوٹی)

www.novelsclubb.com

فون کان پر لگائے نمرہ بھی لاؤنج میں آگئی اور سنگل صوفے پر بیٹھ گئی۔فاطمہ اب اپنے کال کرنے کی وجہ پر آئی تھی۔

"اچھا باہر کا پلان ہے!" نمرہ نے چہکتے ہوئے بولا۔

"کون کون آرہا ہے؟"

دوسری طرف کی بات سن لینے کے بعد نمرہ نے پوچھا "عالیہ بھی آرہی ہے؟"

اب وہ صوفے پر بیٹھ چکی تھی۔ دوسری طرف سے کچھ ایسا پوچھا گیا جس نے سیاہ آنکھوں میں فکر ڈال دی۔ "میں.. میں سوچ کر بتاتی ہوں!۔ مجھے آج ویسے بھی بہت سارے کام ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس کا لہجہ ٹالنے والا ہو گیا۔اس نے غیر ارادی طور پر ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا جو سامنے صوفے پر بیٹھی اسی کو دیکھ رہی تھی۔ملازمہ کو وہ بھیج چکی تھی۔اب ان کی ساری توجہ نمرہ پر ہی تھی۔انہیں ساری بات سمجھ آ گئی تھی۔

زینب اپنی جگہ سے اٹھی اور نمرہ کے قریب آ گئی۔نمرہ کی جانب تھوڑی سی جھکی اور نرمی سے اس کے ہاتھوں سے موبائل لیا اور اپنے کانوں میں لگایا"السلام و علیکم بیٹا۔میں نمرہ کی امی زینب بات کر رہی ہو۔"

پھر وہ تھوڑی دیر ٹھہری شاید دوسری طرف سے سلام کا جواب دیا گیا تھا۔

اس کے بعد زینب بولی "نمرہ آپ لوگوں کے ساتھ آجائے گی۔آپ لوگ فکر نہ کریں۔"

نمرہ جو اپنی ماں کے یوں اس سے موبائل لینے پر منہ کھول لیا تھا۔ان کی باتیں سن کر کرنٹ کھا کر اٹھی۔

نمرہ نے کچھ بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ زینب نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ دیا۔اس کی ماں نے فون پر کہا "اب میں فون رکھ دیتی ہو۔مجھے نمرہ سے کچھ بات کرنی ہے۔باقی کی ڈیٹیلز آپ نمرہ کو بعد میں بتا دینا۔"

یہ کہہ کر انہوں نے کال کاٹ دی اور نمرہ کے ہاتھ میں فون تھما دی۔ نمرہ غصے سے اپنی ماں کو گھور رہی تھی۔

زینب صوفے پر دوبارہ بیٹھ گئی اور میگزین پکڑ کر اس کے صفحے پلٹنے لگی جیسے نمرہ کے گھورنے کا ان پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

نمرہ یوں نظر انداز ہونے پر مزید غصے میں آ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا آپ بتائے گی کہ آپ نے کس وجہ سے میری طرف سے حامی بھری ہے؟" دبے دبے غصے میں وہ بولی۔

"بتانا ضروری نہیں سمجھتی۔" دوسری طرف سے وہی بے نیازی تھی۔

"آپ جانتی ہے نا کہ پچھلے ایک ہفتے سے آپ کی طبیعت کتنی خراب ہے۔ میں اگر چلی گئی اور آپ کی پیچھے سے طبیعت خراب ہو گئی تو بتائے آپ کیا کر لے گی۔ آپ جانتی۔۔۔" زینب نے نمرہ کی بات کاٹی۔

"میری طبیعت کی پرواہ کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ملازمہ کو اپنے پاس رکھ لو گی جب تک شایان نہیں آجاتا۔ ویسے بھی کچھ دیر پہلے میری شیان سے بات ہوئی تھی تو وہ کہہ رہا تھا کہ آج وہ گھر جلدی آجائے گا۔ اس لیے مجھے تو لگتا ہے ملازمہ کو روکنے کی بھی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔"

شایان کا نام سن کر نمرہ کو ایک اور پریشانی لاحق ہوئی "شایان بھائی مجھ پر بہت غصہ کریں گے اگر انہیں پتا چلا کہ میں باہر جا رہی ہوں وہ تو فوراً انکار کر دیں گے اور مجھ سے ناراض بھی ہو جائے گے۔"

"شایان کو میں سمجھا دو گی۔ تم اس کی فکر نہ کرو اور اپنے جانے کی تیاری کرو۔"

"ڈرائیور بھی تو گھر پر نہیں ہے۔ اس نے بھی چھٹی لی ہوئی ہے۔ میں جاؤ گی کس طرح؟" نمرہ کے مسئلے ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔

"عالیہ جا رہی ہے؟"زینب نے میگزین پر نظر جمائے پوچھا۔

"جی، فاطمہ نے بتایا تھا کہ وہ آ رہی ہے۔"نمرہ نے جواب دیا۔

"عالیہ کو کال کر کے کہہ دو کہ وہ جاتے ہوئے تمہیں پک کر لے۔ واپسی پر وہ ہی تمہیں چھوڑ دے گی۔وہ مان جائے گی اگر نہ مانے تو کہہ دینا کہ پھپھو کہہ رہی ہے۔"

نمرہ ابھی بھی راضی نہ تھی وہ کسی صورت نہیں جانا چاہتی تھی لیکن زینب کوئی بہانہ سننے کو تیار نہ تھی۔ابھی وہ کوئی اور بہانہ تلاش کر ہی رہی تھی کہ زینب نے س کو جانے کا کہہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"نمرہ پلیز! اب کمرے میں چلی جاؤ۔اپنا کوئی نیا مسئلہ نہ سنانے بیٹھ جانا۔"

نمرہ نے ایک نظر اپنی ماں کو دیکھا اور لاؤنج میں سے باہر نکل آئی۔وہ اپنی ماں سے بہت زیادہ خفا تھی۔وہ جانتی تھی مزید بحث اب بے معنی ہے۔ اس لیے وہ چپ چاپ کمرے میں جا کر اپنا سوٹ ڈیسائڈ کرنے لگی۔

www.novelsclubb.com

****

عالیہ آئینے کے سامنے کھڑی اپنے عکس کو تنقیدی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔وہ جانے کے لیے بلکل تیار تھی۔اس نے نیوی بلو کلر کی جارجٹ کی قمیض پہنی تھی۔اس پر سفید کلر کے پھولوں کے ڈیزائن کے بٹن درمیان میں تھوڑے تھوڑے فاصلے پر لگے ہوئے تھے۔اس نے وائٹ کلر کے فلیپرز پہنے ہوئے تھے۔بھورے بال آبشار کی مانند کمر پر گر رہے تھے۔ہلکا میک اَپ اس کو مزید حسین دکھا رہی تھی۔وہ بلکل تیار تھی۔

وہ آئینے کے سامنے سے ہٹی اور اپنی وارڈروب کے پاس آئی۔وہ گھٹنوں کے بل بیٹھی اور نیچے کے خانے کو کھولا جہاں پر جوتیوں کے ڈبے سلیقے سے رکھے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک کالے رنگ کا ڈبہ نکالا اور خانے کو بند کیا۔ زمین پر رکھ کر اس نے ڈبے کا ڈھکن کھولا تو ڈبے کے اندر نیوی بلو کلر کی پینسل ہیل کی خوبصورت سینڈل رکھی ہوئی تھی۔ اس نے سینڈل کو اس کے اسٹریپس سے پکڑا اور کمرے میں سنگل صوفے پر بیٹھ گئی اور سینڈل پہننے لگی۔ سینڈل پہنتے ہوئے اسے پرانی باتیں یاد آنے لگی۔ اسے اچھی طرح یاد تھا کہ اس نے بلکل ایسی سینڈل شاپنگ مال میں دیکھی تھی لیکن وہ بہت زیادہ مہنگی تھی اس لیے وہ نا لے پائی۔ اس کے اگلے ہی مہینے اس کو یہ سینڈل اشفاق نے تحفے میں دی تھی اس کی سالگرہ پر۔

وہ مسکراتے ہوئے سینڈل پہننے لگی۔ سینڈل پہننے کے بعد اس نے اپنا وائٹ کلر کا ہینڈ بیگ اٹھایا اور اپنا موبائل اس میں ڈالنے لگی کہ اچانک موبائل بجنے لگا۔ اسکرین پر "نمبر کالنگ" لکھا آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے کال اٹینڈ کی اور بولا "ہیلو!"

"عالیہ تم نے میرا میسج پڑھ تو لیا تھا نا!؟" نمرہ نے ڈائریکٹ یہی بات پوچھی۔

"ہاں بھئی پڑھ لیا تھا میسج۔ کر لو گی تمہیں پک۔" عالیہ نے اسے تسلی دی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا! تو کب پک کرنے آؤ گی؟"

"میں تو گھر سے نکلنے والی ہوں۔ تمہاری تیاری تو مکمل ہے نا؟"

"تم بے فکر رہو۔جب تک تم آؤ گی میں تمہیں تیار ملو گی۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔میں کال رکھتی ہوں۔تم جلدی سے تیار ہو جاؤ۔" یہ کہہ کر عالیہ نے کال کاٹ دی۔

عالیہ کمرے سے نکل کر نچلی منزل میں جانے لگی۔ابھی وہ پورچ کی طرف جا ہی رہی تھی کہ پیچھے سے نوال کی آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

"کہاں جا رہی ہو تم؟"

وہ مڑ گئی اور اپنی ماں کو دیکھا۔ سر پر دوپٹہ اوڑھے اور ہاتھ میں تسبیح لیے وہ درود شریف پڑھ رہی تھی۔

"آپ کو صبح بتایا تو تھا کہ دوستوں کے ساتھ ریستوران میں جانا ہے۔ وہی جا رہی ہوں"

نوال کے چہرے پر ایک دم ناگواری پھیل گئی۔

www.novelsclubb.com

"اس حلیے میں جاؤ گی! ڈوپٹہ کہاں ہے تمہارا؟"

"اس قمیض پر دوپٹہ اچھا نہیں لگتا۔اس لیے میں نے لیا نہیں۔" عالیہ نے صفائی پیش کی۔واقعی میں وہ سوٹ ایسا ہی تھا کہ اس پر ڈوپٹہ اچھا نہ لگتا تھا۔

"تو کس نے کہا تھا یہ سوٹ لینے کو کوئی اور لے لیتی۔" عالیہ کی بات سن کر نوال مزید غصے میں آگئی۔

"اب ڈوپٹے کے چکر میں میں اتنی پیاری قمیض چھوڑ تو نہیں سکتی تھی۔" عالیہ روہانسی ہو کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"عورت کے لباس کی خوبصورتی اس میں موجود ڈوپٹے سے ہوتی تھی۔لباس جتنا حیادار ہو گا عورت اتنی ہی پیاری لگے گی لیکن تم آج کل کی لڑکیاں ایسی باتیں کہا سمجھو گی۔"

"اماں آپ کا لیکچر میں بعد میں آکر سن لو گی۔ابھی مجھے نمرہ کو بھی اس کے گھر سے پک کرنا ہے۔"عالیہ نے عجلت میں کہا۔

"آئندہ تم مجھے یہ سوٹ پہنے دکھائی نہ دینا۔ورنہ میں تمہیں اور اس سوٹ دونوں کو آگ لگا دو گی۔"نوال نے عالیہ کو دھمکی دی۔

www.novelsclubb.com

عالیہ ان کی دھمکی کو خاطر میں نہیں لائی اور پورچ میں اپنی گاڑی کی جانب بڑھنے لگی۔

"عالیہ اپنی پھپھو سے میری طرف سے طبیعت بھی پوچھ لینا اور یہ بھی پوچھنا کہ وہ ایک ہفتے سے گھر کیوں نہیں آئی" نوال نے پیچھے سے آواز لگائی

"اچھا۔ ٹھیک ہے۔ پوچھ لوں گی۔" عالیہ نے گاڑی کا دروازہ کھولتے ہوئے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی اور گاڑی مین گیٹ سے باہر نکال کر باہر جانے لگی۔

****

عالیہ کی گاڑی ایک بنگلے کے باہر رکی ہوئی تھی۔وہ اس گھر کے پورچ میں سے ہوتے ہوئے بنگلے کے اندر جا ہی رہی تھی کہ اچانک اسے گھر کے لان میں سے کسی نے اس کو نام سے پکارا۔

اس نے چہرے کا رخ آواز کی سمت پر کیا تو اسے اپنے سامنے ایک عورت آتی دکھائی دی۔صاف رنگت۔۔۔وجیہہ نقش۔۔۔۔۔۔سیاہ آنکھیں۔ لان کا برینڈڈ تھری پیس سوٹ پہنے۔وہ بہت گریس فل لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عالیہ ان کو دیکھ کر مسکرائی اور ان کے پاس چلی گئی۔ سیاہ آنکھوں والی عورت وہی رکے سنہری آنکھوں والی لڑکی کو اپنے پاس آتا دیکھتی رہی۔

عالیہ ان کے پاس آئی اور ان کے گلے لگ کر سلام کیا "السلام علیکم، زینب پھپھو!"

"وعلیکم اسلام، پھپھو کی جان" زینب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ ان سے الگ ہوئی تو زینب نے کہا۔

"چلو اندر چلتے ہے۔ شام کی چائے آج تمہارے ساتھ پیتے ہے۔"

"نہیں پھپھو میں تو نمرہ کو پک کرنے آئی ہوں۔ پھر جانا بھی ہے۔ انشاءاللہ کسی اور دن صحیح۔"

عالیہ نے انہیں بڑی خوش اخلاقی سے منع کیا۔

وہ دونوں لان میں ہی ٹہلنے لگ گئی۔ سورج کی مدھم پڑتی دھوپ ان دونوں کے بائیں جانب پر پڑ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

زینب عالیہ کی قمیض کو دیکھتی ستائشی لہجے میں بولی۔

"تمہاری ڈریس تو ماشاءاللہ بہت پیاری ہے۔ کہاں سے لی تھی؟"

"نمرہ کے ساتھ ہی گئی تھی مال میں شاپنگ کرنے ادھر ہی یہ پسند آئی تو خرید لی۔"

"اس کا کلر بڑا پیارا ہے۔ نیوی بلو کلر ویسے بھی تم پر بہت اچھا لگتا ہے۔" زینب نے دوبارہ تعریف کی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی بھابھی کو لیکن یہ قمیض بلکل بھی اچھی نہیں لگی۔" عالیہ کے لہجے میں کسی قسم کی کوئی شکایت نہ تھی۔ وہ بس عام سے انداز میں ان کے ساتھ بات شیئر کر رہی تھی۔

"کیوں؟ کیا برائی ہے اس میں؟" زینب نے حیرانی سے پوچھا۔

"وہ اس کے ساتھ ڈوپٹہ اچھا نہیں لگ رہا تھا تو میں نے نہیں پہنا۔ اسی بات پر مجھے کھڑی کھڑی سنائی۔ ان کا لیکچر شروع ہو گیا تھا میں تو جلدی سے گھر سے نکل آئی۔" آخری بات کہتے ہوئے عالیہ ہلکا سا مسکرائی۔

"ایک تو بھابھی کی مجھے سمجھ نہیں آتی اسٹیس اوپر ہو گیا لیکن ان کی سوچ ابھی تک وہی پرانی ہی ہے۔ انہیں سمجھنا چاہیے کہ اب وہ دور ختم ہو گئے ہے جب عورت چادر لیے بغیر گھر سے باہر نکلتی ہی نہیں تھی اب دور بدل گیا ہے۔"

عالیہ کو اپنی ماں کی برائی سن کر برا لگا۔اس لیے اس نے بات ہی بدل دی۔

"اچھا۔سب چھوڑیں۔آپ پچھلے ہفتے ہمارے گھر کیوں نہیں آئی؟ اماں بھی آپ کا پوچھ رہی تھی۔"

زینب کی مسکراہٹ پھیکی پڑی۔

www.novelsclubb.com

"بس کچھ طبیعت خراب تھی اسی لیے۔انشاءاللہ ایک دو دن میں گھر کا چکر لگاتی ہوں۔"

عالیہ ان کی طبیعت خراب ہونے کی بات سن کر پریشان ہو گئی۔

"کیا ہوا تھا آپ کو؟ آپ نے ہمیں بتایا کیوں نہیں؟"

زینب بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ عالیہ کی بات کا پیچھے سے کسی نے جواب دے گیا۔

"ہونا کیا ہے؟ ڈیپریشن کا شکار ہو گئی تھی تمہاری پھپھو۔"

www.novelsclubb.com

زینب اور عالیہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو نمرہ انہی کی طرف آ رہی تھی۔ اس نے جینز کی پینٹ پر گلابی رنگ کی فراک پہنی تھی۔ بیگ کا اسٹریپ کندھے پر

لٹکائے ہوئے وہ کچھ قریب آئی تو اس کی سیاہ آنکھوں پر لگا کاجل واضح ہوا۔ وہ اپنی ماں کے برابر میں کھڑی ہو گئی اور زینب کی طرف دیکھتے دوبارہ بولنے لگی۔

"تمہاری پھپھو کو پتا نہیں کیوں پرانی باتوں کو دل سے لگائے رکھنے کا بڑا شوق ہے۔ اس لیے خود بھی پریشان ہوتی ہے لیکن کسی کو اپنے لیے پریشان ہوتا دیکھ نہیں سکتی ہے۔"

ماحول میں تناؤ پیدا ہو گیا۔ زینب نے نمرہ کا ہاتھ دبایا اور گھورا تو وہ خاموش ہو گئی لیکن ایسی نظروں سے دیکھ رہی تھی کہ زینب بے اختیار نظریں چرا لی۔

عالیہ کو اس اسیچویشن میں اپنا آپ مس فٹ لگ رہا تھا۔ وہ تینوں ماحول کے تناؤ کو محسوس کر رہی تھی کہ اچانک گیٹ پر ہارن بجنے کی آواز سنائی دی۔

چوکیدار نے گیٹ کھولا تو ایک سیاہ رنگ کی گاڑی گھر کے اندر آئی اور پورچ میں رک گئی۔ ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا گیا اور نووارد دکھائی دیا۔ اس نے پہلے لان میں دیکھا جہاں وہ تینوں اسی کی طرف متوجہ تھی۔ پھر گاڑی کا دروازہ بند کرتا انہیں کی جانب آنے لگا۔ تھری پیس ڈنر سوٹ پہنے۔۔۔۔ معمولی نقوش۔۔۔۔ چہرے پر مسکراہٹ سجائے وہ مرد ان کے پاس آیا۔ اس کے پاس آنے پر عالیہ نے سر اٹھا کر دیکھا تو اس کی سنہری آنکھوں نے اس مرد کی سیاہ آنکھوں کو دیکھا۔ وہ آدمی بھی اسی کی طرف متوجہ تھا۔ اس مرد نے عالیہ کو یوں اپنی طرف دیکھتا پایا تو اس کی مسکراہٹ مزید گہری ہوئی۔ وہ زینب کے پاس آ کر ان کے سامنے سر جھکایا تو زینب نے شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔

www.novelsclubb.com

"شایان بھائی آج آپ اتنی جلدی؟" نمرہ نے بے اختیار پوچھا۔

"ہاں مما نے کہا تھا کہ میں گھر آج جلدی آجاؤ تو میں آگیا۔ ویسے بھی آج آفس میں اتنا کام نہیں تھا۔" شایان نے بتایا تو نمرہ کو اچانک اپنی ماں کی دوپہر والی بات یاد آگئی۔

"ویل!! آپ تین عورتیں لان میں کھڑی کون سی راز و نیاز کی باتیں کر رہی ہے۔ کیا میں جان سکتا ہوں؟" شایان نے ان تینوں سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں بیٹا۔ عالیہ اور نمرہ اپنی دوستوں سے ملنے جا رہی تھی۔ بس میں انہیں سی آف کرنے والی تھی کہ تم آگئے۔"

زینب کی بات سن کر شایان کے تاثرات لمحے بھر کے لیے تبدیل ہوئے لیکن وہ مسکرا کر چھپا گیا۔

"ہم تو اسی آس میں رہ جائے گے کہ عالیہ کبھی ہمارے گھر آئے اور ہمارے ساتھ کچھ دیر وقت گزارے۔" شایان نے "ہمارے" پر زور دیا۔

عالیہ اس طرح ڈائریکٹ پوچھے جانے پر سٹپٹا گئی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں! ایسی تو کوئی بات نہیں ہے آپ ہی مصروف رہتے ہے۔ میں تو اکثر گھر آتی ہوں آپ ہی گھر میں موجود نہیں ہوتے۔"

شایان عالیہ کا جواب سن کر مسکرایا مگر بولا کچھ نہیں۔ وہ عالیہ کو کچھ لمحے دیکھتا رہا تو عالیہ کنفیوز ہو گئی۔ اس نے نمرہ کو دیکھ کر بولا چلے۔ نمرہ جو زینب کے ساتھ پتا نہیں کونسی باتوں میں لگی ہوئی تھی۔ وہ بولی "ہاں چلو"

اس نے پھپھو کو اللہ حافظ کہا اور گیٹ کی جانب بڑھ گئی۔ نمرہ بھی اس کے پیچھے پیچھے جانے لگی۔ زینب گھر کے اندر چلی گئی۔ جبکہ شایان گیٹ کی طرف ہی دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

****

"تمہیں پھپھو سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔" عالیہ نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے گفتگو کا آغاز کیا۔

"میں خود بھی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن وہ ہمیشہ مجبور کرتی ہے۔ میں آج جانا بھی نہیں چاہتی تھی لیکن انہوں نے مجھے زبردستی بھیجا ہے۔ میں نے منا کرنے کی بھر پور کوشش کی لیکن وہ نہیں مانی۔" نمرہ سامنے سڑک پر نظر جمائے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

پھر عالیہ کی جانب منہ کر کے بولی "وہ ہر بات میں اپنی چلاتی ہے۔ تم ہی بتاؤ میں کیا کرو؟ وہ کوئی ایک بات تو ہماری مان ہی سکتی ہے۔ ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب تھی پچھلے ہفتے۔ ان کو ڈیپریشن کے اٹیک ہوا تھا جو کہ اب معمول

ہے۔جب جب اٹیک ہو گا تو وہ کئی دنوں تک اپنے آپ کو بیڈ روم تک محدود کر دے گی۔میں اور شایان بھائی ساری ساری رات جاگتے جاگتے گزار دے گے۔ان کے دروازے کے باہر کھڑے اندر سے توڑ پھوڑ کی آوازیں سنتے رہے گے۔ہم بہت زیادہ تکلیف میں ہوتے ہے ان کی تکلیف دیکھ کر۔تم بتاؤ ہم کیا کریں؟"

نمرہ کی آواز بولتے بتے بہت بلند ہو گئی تھی۔روانی سے بولنے کی وجہ سے اسے سانس بھی چڑھ گیا تھا۔اس نے کچھ لمحے خاموش ہو کر گہری سانسیں لی۔پھر پیسنجر سیٹ پر سر لگا کر اپنی بات کا دوبارہ آغاز کیا۔اب کی دفعہ بولی تو لہجہ شکشت خوردہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"ماما کو اب یہ بات مان لینی چاہیے کہ سالوں پہلے ایک طوفان آیا تھا۔جس کی لپیٹ میں ہمارا خاندان آیا تھا۔کہتے ہے نا کہ غم کی پانچ مراحل ہوتے ہے۔

انکار، غصہ، سودا بازی، ڈیپریشن اور قبولیت۔ لوگ آہستہ آہستہ ان مراحل کو پار کرتے ہے۔ ماما نے شروع کے تین مراحل پار کر لیے ہے۔ مگر ڈیپریشن میں وہ پھنس گئی ہے اور وہ اس میں پھنسے رہنا چاہتی ہے۔ ہم دنوں بہن بھائی نے انہیں اتنا سمجھانے کی کوشش کی ہے کہ وہ سائکاٹرسٹ کے پاس جا کر اپنا چیک اپ کروائے مگر ان کو لگتا ہے کہ ہم انہیں پاگل کہہ رہے ہیں۔ وہ سمجھنے کی کوشش نہیں کرتی ہے۔ ہماری زندگی بلکل ابنارمل بن گئی ہے۔ میری، شایان بھائی اور ماما ہم تینوں ایک نارمل لائف گزار سکتے ہے۔ اگر وہ کوشش کریں تو۔۔۔۔"

نمرہ کے سامنے منظر دھندلانے لگا۔ اس کی آنکھوں میں نمی اترنے لگ۔

www.novelsclubb.com

عالیہ کو اسے یوں دیکھ کر بے اختیار ہمدردی ہوئی۔ کچھ دیر بعد عالیہ نے دوبارہ پوچھا "تم پھپھو کو قبول کرنے کے لیے بول رہی ہو لیکن کیا تم وہ سب قبول کر چکی ہو؟"

سیاہ آنکھوں میں مزید کرب اترا۔ اس نے آنکھیں میچ لی۔ پھر آہستہ سے آنکھیں کھولی۔ پھر جب اس نے جواب دیا تو اس کی آواز میں تکلیف واضح تھی "ہاں میں وہ سب قبول کر چکی ہو۔ جو ہوا وہ نہیں ہونا چاہیے تھا لیکن وہ "ہو چکا" ہے۔ قبول کرنے کے سوا میرے پاس کوئی دوسرا آپشن نہ تھا۔ مجھے لگتا تھا اس حقیقت کو قبولیت کے مرحلے کے بعد آپ اپنے غم کے ساتھ بلکل ٹھیک رہو گی، وہ آپ کو کبھی یاد نہیں آئے گا۔ مگر ایسا نہیں تھا۔ اس واقعے کا ایک ایک منظر مجھے یاد ہے جو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا بس فرق یہ پڑا کہ ایک بوجھ دل پر سے ہٹا

www.novelsclubb.com

ورنہ اس کو یاد کر کے مجھے آج بھی اتنی ہی ازیت کا سامنا کرنا پڑتا ہے جتنا پہلے دن کرنا پڑا تھا۔"

اس کے بعد وہ پھر خاموش ہوئی۔اس کے بعد بولی تو صرف اتنا ہی بولا "پلیز ہم اب کچھ دیر کے لیے خاموش رہے۔"

عالیہ نے سر اثبات میں ہلایا اور ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

****

"آپ نے آج نمرہ کو باہر جانے کی اجازت کیوں دی؟"

شایان غصے میں لاؤنج میں اپنی ماں کے سامنے کھڑا تھا۔زینب اپنے مخصوص صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔وہ اپنے بیٹے کو بڑے غور سے دیکھ رہی تھی جو ان سے سوال مانگ رہا تھا۔

"پہلی بات تو یہ اس نے مجھ سے اجازت نہیں مانگی میں نے اسے بھیجا۔ دوسری اور اہم بات یہ ہے کہ تم کون ہوتے ہو مجھ سے پوچھ گچھ کرنے والے؟ نمرہ میری بیٹی ہے اس کو کہاں بھیجنا اور کب بھیجنا ہے یہ مجھے تم نہیں بتاؤ گے۔" زینب نے متوازن مگر دوٹوک لہجے میں اپنی بات باور کروادی۔

www.novelsclubb.com

شایان اپنے بالوں پر انگلیاں پھرتا ہوا گہرے سانس لے کر خود کو کمپوز کیا۔اب جب وہ بولا تو اس کا لہجہ تھوڑا دھیما ہوا تھا۔

"میں آپ ہی کی وجہ سے کہہ رہا ہوں۔ پچھلے ایک ہفتے سے آپ کمرے میں خود کو بند کیے بیٹھی تھی۔اتنے دنوں بعد تو آپ کمرے سے نکلی تھی تو بس ویسے ہی نمرہ کے یوں جانے پر تھوڑا غصہ آ گیا۔"

شایان بات کرتا ہوا سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔اتنے میں ملازمہ دو کپ چائے رکھ کر چلی گئی۔زینب نے اپنا چائے کا مگ ہاتھ میں پکڑا اور اسے دیکھتی کسی گہری سوچ میں پڑ گئی۔

شایان اپنی ماں کو دیکھتا رہا۔ وہ اپنی ماں سے کچھ کہنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن وہ ان کے رد عمل سے بھی بخوبی واقف تھا۔ آخر کار اس نے اپنی ساری ہمت مجمع کی اور بات شروع کی۔

"وہ ماما مجھے آپ سے ایک بات کرنی تھی۔"

زینب نے اس کی طرف دیکھا۔ وہ سمجھ چکی تھی کہ ان کا بیٹا ان سے کیا بات کرنے جا رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے شہر کی سب سے اچھی سائکاٹرسٹ سے ٹائم لیا ہے۔ وہ بہت اچھی ہے۔ آپ اس سے اپنا چیک اَپ کروائیں۔ دیکھ لیجیے گا شروع کے دو تین

سیشن میں آپ کا ڈیپریشن ٹھیک ہونا شروع ہو جائے گا۔میں نے بدھ کا ٹائم۔۔۔"زینب کی بس ہو گئی۔انہوں نے شایان کی بات کاٹی۔

"تمہارا مطلب کیا ہے ہاں؟مجھے دنیا کے سامنے پاگل کہلوانا چاہتے ہو۔کیوں تم لوگوں کے سامنے میرا مذاق بنا رہے ہو؟تم چاہتے ہو لوگ تمہاری ماں کو ایک پاگل سمجھے۔یہی چاہتے ہو نا تم۔"زینب حلق کے بل چلا رہی تھی۔

"میں یہ نہیں چاہتا ہوں۔میں بس آپ کا علاج کروانا چاہتا ہوں۔میں بس۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے علاج کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔مجھے کچھ بھی سمجھانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔میں جانتی ہوں مجھے کیا کرنا ہے اور کیا نہیں۔بہتر ہو گا تم اپنے کام سے کام رکھو۔"

یہ کہہ کر وہ اٹھ کر چلی گئی جبکہ شایان تاسف سے انہیں جاتا ہوا دیکھتا رہا۔

****

www.novelsclubb.com

مغرب کی اذان کو ہوئے زیادہ وقت نہیں گزرا تھا۔مسجد سے نمازی اپنے مالک حقیقی کی بارگاہ میں حاضری دے کر اپنے گھروں اور دنیاوی کاموں کی طرف جا

رہے تھے۔ایسے میں اشفاق صاحب کے گھر میں آؤ تو کچن سے کھانا پکنے کی خوشبو نے نچلی منزل کو مہکایا ہوا تھا۔

عزاہ چولھے کے سامنے کھڑی ہانڈی میں رکھے سالن کی بھنائی کر رہی تھی۔اس کے گندمی رنگت کا چہرہ پر سکون دکھائی دے رہا تھا۔

کچن میں رکھی میز کے پاس کرسیوں میں سے ایک کے پر جائی یانہ بیٹھی تھی۔وہ سلاد بنانے میں مصروف تھی۔میز پر کھیرے، گاجرے، بند گوبھی، ٹماٹر اور سلاد میں استعمال ہونے والی سبزیاں پڑی تھی۔جائی یانہ کے ہاتھ مشینی انداز میں حرکت کر رہے تھے۔

عزاہ نے ہانڈی میں چمچہ ہلاتے ہوئے جائی یانہ کو بولا "جلدی گاجر کاٹو، ابھی اور بھی سبزیاں پڑی ہے۔"

"ہاں تو کاٹ ہی تو رہی ہوں، میں کونسا بیڈ میں لیٹی سو رہی ہو۔" جائی یانہ نے اس کی بات کا برا منالیا۔

اسی وقت نوال کچن کے اندر آئی۔انہوں نے نماز کے لیے ڈوپٹہ اوڑھا ہوا تھا۔ ہاتھوں میں تسبیح لیے وہ کوئی ورد پڑھ رہی تھی۔اس کے بعد پہلے جائی جانہ پر پھونک ماری اور پھر عزاہ پر۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کے سامنے والی کرسی پر بیٹھ گئی۔ان دونوں سے پوچھا"تم دونوں نے مغرب کی نماز پڑھ لی؟"

جائی یانہ اور عزاہ ایک ساتھ جواب دیا"جی"۔

ان کی بیٹیاں جانتی تھی کہ نماز اور دیگر دینی معاملات میں ان کی ماں ان کی ایک نہیں سنتی تھی۔وہ دین کے معاملے میں انتہائی سختی برتتی تھی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کٹی ہوئی سبزیاں باؤل میں ڈال رہی تھی۔۔نوال ان ہی کٹی سبزیوں میں سے ایک کٹے ہوئے گاجر کے ٹکرے کو اٹھایا اور اس کو گھمایا۔وہ کچھ اس طرح

گولائی میں کٹا ہوا تھا کہ ایک طرف موٹائی زیادہ تھی جبکہ دوسری طرف کم تھی۔

نوال نے جائی یانہ کے منہ کے سامنے گاجر کا ٹکڑا کیا اور پوچھا "یہ کیا ہے؟"

"میری معلومات کے مطابق تو یہ ایک سبزی کا ٹکڑا ہے جسے اردو میں گاجر کہتے ہے اور انگلش میں (carrot) کہتے ہے۔ باقی زبانوں کا گوگل کر کے بتاؤں گی۔"

جائی یانہ نے سبزی کاٹتے ہوئے بڑے آرام سے کہا۔

www.novelsclubb.com

اس کی یہ بات نوال کو مزید اشتعال دلا گئی۔ "بکواس بند کرو اپنی۔ ابھی تمہاری اردو انگریزی نکالتی ہو۔ ایک ڈھنگ سے گاجریں کاٹنی بھی نہیں آتی تمہیں تو!"

"اماں صرف ایک ہی ٹکڑا ایسے ہوا ہے۔ باقی دیکھے تو صحیح میں نے بلکل ٹھیک کاٹ رہی ہوں۔ آپ تو یونہی غصہ کر رہی ہے۔"

نوال جائی یانہ کی بات پر جل کر بولی "ہاں میرا ہی تو قصور ہے۔ میں ہی بلاوجہ غصہ کرتی رہتی ہوں۔ تم تو کچھ کرتی ہی نہیں ہو۔ تم نے تو زندگی میں کبھی غلطی کی ہی نہیں۔"

"دیکھے امی آپ خود ہی سچ بول رہی ہو۔یہی بات میں بولتی تو ابھی تک آپ مجھ کو جہنمی ڈیکلیئر کر چکی ہوتی۔"

نوال نے جائی یانہ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔

"مجھ سے باتوں کی بجائے اگر تم اپنا دھیان کام پر کرو تو اچھا ہو گا۔اب اگر تمہاری آواز آئی تو میں تمہارے سر پر بیلن مار دوں گی۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ بھی ہانڈی پر ڈھکن رکھتے ہوئے جائی یانہ کو تنبیہ دی۔"جائی یانہ میں روٹیاں پکا رہی ہوں۔جب تک میں روٹیاں پکاؤ ساری سبزیاں کٹ کر پلیٹ

میں اچھی طرح سجی ہونی چاہیے اور اب تم نے سبزیاں کاٹتے ہوئے اپنی اڈ لمبی زبان پر قابو نہ رکھا تو اماں کو بیلن میں خود دو گی۔"

جائی یانہ نے یہ بات سن کر پہلے اپنی ماں اور بہن کی شکل پر دیکھا اور منہ بنا کر خاموشی سے سبزیاں کاٹنے لگی۔

کچن میں کچھ دیر خاموشی رہی۔ عزاہ نے روٹیاں پکاتے ہوئے محسوس کیا کہ اس کی ماں کسی سوچ میں گم ہے۔ جب وہ چوتھی روٹی بیلتے ہوئے عزاہ نے اپنی ماں سے پوچھ لیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا امی! کیا سوچ رہی ہے؟"

"ایک کام کا کہنے آئی تھی لیکن اب میں بھول گئی ہوں۔اسی کو یاد کر رہی ہوں۔یہ ہے نا تمہاری بہن الٹی سیدھی باتوں میں لگا کر ضروری بات بھلوا دیتی ہے۔"نوال نے سارا الزام اپنے سامنے بیٹھی جائی یانہ پر لگا دیا۔

جائی یانہ پر جب خاموش اور اپنا کام کرنے کے باوجود الزام لگایا گیا تو اس کا منہ کھلا رہ گیا۔اس نے روٹی پکاتی عزاہ سے اپنی ماں کی شکایت کی۔"بجو،اب میں نے کیا کیا ہے جو اماں مجھ پر یوں الزام تراشی کر رہی ہے۔بھئی بات تو آپ بھولی ہو۔میں تھوڑی نا بھولی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"چپ چاپ کام کرو ورنہ بیلن یاد ہے نا" عزاہ بیلی ہوئی روٹی کو توے پر ڈالتے ہوئے اپنی دی ہوئی تنبیہ دوبارہ یاد دہرائی۔ جائی یانہ کڑھ کر رہ گئی۔

دوسری طرف نوال جائی یانہ کو دوبارہ آڑے ہاتھوں لیا۔ "نہیں بی بی، عزاہ میری ماں لگتی ہے جو اس کو میری شکایتیں لگا رہی ہو۔ ہر بات کا جواب تمہارے پاس موجود ہوتا ہے۔ جب سے موبائل آیا ہے تمہاری بد تمیزی تو عروج پر جاتی جا رہی ہے۔ یہ موبائل ہی تمہیں بگاڑ رہا ہے تمہارے ہاتھ سے وہ چھنتی ہو تو دیکھنا کس لائن پر اتی ہو"

www.novelsclubb.com

"اماں کبھی آپ مجھے درمیان میں لے آتی ہو تو کبھی موبائل کو۔ ابھی تو کسی نے موبائل کا ذکر بھی نہیں کیا ہے۔ اب اس معصوم موبائل کی کیا خطا ہے جو اس کو یوں لے آئی ہو؟" اب کی دفعہ جائی یانہ باقاعدہ احتجاج ریکارڈ کروایا۔

اماں جائی یانہ کو کچھ سخت سنانے ہی والی تھی کہ ان کو اپنی بھولی بات یاد آئی۔وہ عزاہ کی طرف دیکھ کر بولی "عزاہ! عالیہ کو تو کال کرو اور پوچھو کہاں ہے وہ؟ اور اس سے بولو جہاں کہیں بھی ہے فوراً گھر پہنچے۔مغرب بھی ہو گئی ہے۔تمہارے ابو اگر گھر آ گئے اور اسے گھر پر نا دیکھا تو تم جانتی ہو نا کتنا غصہ کریں گے۔"

عزاہ کا روٹی بیلتا ہاتھ سست پڑا

چہرے کے تاثرات سخت پڑے۔"جائی یانہ!! جب یہ سبزیاں کاٹ لو تو اماں کی بات اپنے فون سے کروا دینا" لہجے میں اگر سختی نا تھی تو نرمی بھی نا تھی

"میں نے تمہیں کہا ہے جائی یانہ کو نہیں!"

"ایک دفعہ آپ نے مجھے یوں ہی حکم دیا تھا اور میں نے اس کو کال بھی کی تھی اور آپ کی بات بھی بتائی تھی جس پر مجھے سامنے سے جواب ملا تھا کہ میں اس کی ماں نہ بنو اور نہ اس کی سگی ماں کو اس کے خلاف کروں"

جائی یانہ کے ہاتھ میں آخری کھیرا پڑا تھا۔ایک ہاتھ میں چھری پکڑے دوسرے میں کھیرا۔اس کی نگاہیں ٹینس بال کی طرح کبھی اپنی ماں کی جانب جا رہی تھی تو کبھی اپنی بہن پر۔

عزاہ آخری روٹی چولہے پر ڈالتے ہوئے تھوڑے سخت لہجے میں اپنی بات کو جاری رکھا۔"اسی طرح ایک دن آپ کو عالیہ کو گھر بلانا تھا اور آپ نے میرے موبائل سے کچھ سخت کہہ کر اس کو گھر بلا لیا۔گھر آ کر اس نے مجھ سے کہا

کہ میں خود کال نہیں کرتی تو آپ کو بھڑکا کر کال کروا دیتی ہوں۔اس لیے آپ کو عالیہ کو کال کرنی ہو تو جائی یا نہ یا گھر کے فون سے کال کر لیا کریں۔"

روٹی پک گئی۔عزاہ روٹی کو ہاٹ پاٹ میں ڈالا اور کچن سے باہر چلی گئی۔ اماں نے تاسف سے اس کو جاتا ہوا دیکھا

جائی یا نہ ساری سبزیاں کاٹ چکی تھی۔اس نے پلیٹ پر سلاد کو سجاتے ہوئے اپنی ماں سے سوال کیا"آخر یہ ہر وقت ایک دوسرے کی دشمن کیوں بنی پھرتی ہے؟"

www.novelsclubb.com

اماں نے اس کی بات کا جواب دیا "ایک وقت تھا کہ یہ دونوں ایک دوسرے پر جان چھڑکتی تھی۔ پتا نہیں ایسا کیا ہوا کہ یہ دونوں ایک دوسرے سے اتنی متنفر ہو گئی؟!"

"کیا!! آپ سچ کہہ رہی ہے؟" جائی یانہ واقعی حیران ہوئی تھی کیونکہ جب سے اس نے ہوش سنبھالا اپنی دونوں بہنوں کو یوں ہی لڑتے جھگڑتے ہوئے ہی دیکھا تھا۔

"میں کیوں کہنے لگی جھوٹ؟ جب تم چھوٹی تھی تب تک سب صحیح تھا۔"

"تو آپ نے جاننے کی کوشش نہیں کی کہ ان کے درمیان آخر کیا ہوا ہے؟"

نوال اس کے ہاتھوں سے سلاد کی پلیٹ لے کر جواب دیا۔

"شروع میں تو میں نے نظر انداز کیا۔ مجھے لگا بہنوں میں لڑائی اکثر رہتی ہے۔ لیکن ان دونوں کی لڑائیاں بڑھتی رہی۔ میں نے اس کی وجہ جاننے کی کوشش کی لیکن سب بے کار رہا۔ دونوں نے بات ٹال دی۔"

www.novelsclubb.com

"میں آپی کو کال کروں یا آپ بات کرو گی؟"

جائی یانہ نے کرسی پر سے اٹھتے ہوئے پوچھا۔

"بس میسج کر دو اور لکھنا کہ اماں کہہ رہی ہے کہ فوراً گھر پہنچو!"

"اچھا" کچن میں سے نکلتے ہوئے وہ بس یہ ہی بولی۔اس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا۔

****

www.novelsclubb.com

عالیہ اور نمرہ بقیہ تمام سفر خاموش رہے۔وہ دونوں فاطمہ کیے سینڈ کیے ایڈریس میں پہنچ گئی۔ریستوران ان کے سامنے تھا۔گاڑی پارک کرنے کے بعد وہ

دونوں ریستوران کے اندر آئی۔ پورا ریستوران اسکن اور بھورے رنگ کا امتزاج تھا۔ سامنے دیوار اسکن کلر کی تھی جس پر براؤن کلر کا دلفریب ڈیزائن ہوا تھا۔ باقی تمام دیواریں گلاس والز تھی۔ فرش پر اسکن کی ٹائلز جبکہ بھورے رنگ کی کرسیاں اور میزیں بچھی ہوئی تھی۔

فاطمہ اور صوفیہ (ان کی دوست) ابھی تک نہیں آئیں تھیں۔ وہ ایک خالی ٹیبل پر آکر بیٹھ گئے اور ان کا انتظار کرنے لگے۔ عالیہ کو بیٹھے ہوئے بار بار کسی کی نگاہیں خود پر جمی محسوس ہوتی۔ جب وہ سر اٹھا کر ادھر ادھر دیکھتی تو کوئی دکھائی نہ دیتا۔ وہ اس کو اپنا وہم سمجھ کر نظر انداز کرتی رہی۔

www.novelsclubb.com

ایک گھنٹہ گزر گیا لیکن ان دونوں کے سوا کوئی نہ آیا۔

"ہمیں بلا کر خود پہنچ نہیں رہی ہے!" عالیہ نے اکتاہٹ سے کہا۔
ڈیڑھ گھنٹے سے وہ دونوں انتظار کر رہی تھی۔

"ایسا کرتی ہوں میں کال کرتی ہوں دونوں کو!" نمرہ یہ کہہ موبائل پر نمبر ڈائل ہی کر رہی تھی کہ اچانک اس کی نظر سامنے سے آتی دو لڑکیوں پر پڑی۔ دونوں کو دیکھ کر معلوم ہو گیا تھا کہ دونوں کا تعلق ایلیٹ کلاس سے ہے۔

ٹو پس اور جینز میں ملبوس۔ لائٹ میک اپ۔ ہیل کی ٹک ٹک کرتی آواز۔ دونوں لڑکیاں نازک اندامی سے چلتی ان ہی کی ٹیبل کی طرف بڑھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آ گئی دونوں!" نمرہ ان دونوں کا مکمل جائزہ کر لینے کے بعد عالیہ کو بتایا۔ عالیہ کی انکی طرف کمر تھی۔ اس نے نمرہ کی نگاہوں کی سمت دیکھا تو اسے بھی وہ دونوں دکھائی دی۔

"ہیلو عالیہ!"

"ہیلو نمرہ!"

www.novelsclubb.com

فاطمہ اور صوفیہ اپنی کرسیوں پر بیٹھتی ان دونوں سے مخاطب ہوئی۔

"کیا میں پوچھ سکتی ہوں کہ چھ بجے کا ٹائم دے کر ساڑھے سات بجے کون آتا ہے؟" عالیہ نے آتے ہی ان پر چڑھائی کی۔

"اوہ پلیز عالیہ! آتے ساتھ ہی تم سنانے نہ بیٹھ جانا۔ ہم دونوں کو آرام سے بیٹھنے تو دو۔" صوفیہ نے اس کو ٹوکا۔

"نہیں ابھی بتاؤ مجھے" عالیہ نے کسی ضدی بچے کی طرح بولا۔

www.novelsclubb.com

"میری تو کار خراب ہو گئی تھی۔ ڈرائیور میکینک کے پاس گیا تھا بس اسی لیے لیٹ ہو گئی" صوفیہ نے اپنی وجہ بتا کر اپنی جان چھڑوائی۔

"اور آپ محترمہ؟!" عالیہ نے اب فاطمہ سے پوچھا۔

"میں تو بلکل تیار تھی۔ میں جانے ہی والی تھی کہ میں نے دیکھا میرا پرس میری شرٹ سے میچ نہیں ہو رہا۔ اور میں نے وارڈروب میں دیکھا تو کوئی بھی پرس میری ٹی شرٹ سے میچ نہیں کر رہا تھا۔ اس لیے مجھے شرٹ چینج کرنی پڑی۔ جس کی وجہ سے مجھے میک اپ اور جیولری دونوں بدلنا پڑا۔" لہجے میں دنیا بھر کا غم سمیٹے فاطمہ نے اپنی یہ دکھی کہانی اپنی دوستوں کو سنائی۔

صوفیہ نے اس کے اس بہانے پر باقاعدہ سر پکڑ لیا جبکہ عالیہ کلس کر رہ گئی۔

"بندہ بہانہ تو ایسا بنائے جس کا کوئی بھروسہ تو کر سکے۔" عالیہ نے دل میں سوچا لیکن کہہ نہ پائی۔

ابھی عالیہ یہ بھی پوچھنے والی تھی کہ تم دونوں "اتفاق" سے ایک ساتھ کیسے ریستوران پہنچی کہ نمرہ نے اس کے بازو پر اپنا ہاتھ رکھ کر اس کو مزید بولنے سے روکا اور خود سب کو مخاطب کیا۔ "اب اس تفتیش کو بند کرو اور ویٹر سے مینیو منگواؤ۔ ایک گھنٹے سے بیٹھے ہے ابھی تک کچھ آرڈر نہیں کیا۔ اب تو ویٹر بھی گھور رہے ہیں!" آخری بات نمرہ نے مسکرا کر کی۔

www.novelsclubb.com

"ہم کیا کریں تمہاری کزن ہی کہ سوالات ختم نہیں ہو رہے تھے۔" صوفیہ نے طنز کیا جس پر عالیہ نے آنکھیں گھمائی۔

ویٹر نے آکر ان چاروں کے آگے مینیور رکھا۔عالیہ اپنا آرڈر دے چکی تھی جبکہ وہ تینوں ابھی سوچ ہی رہی تھی کہ کیا منگوائے اتنے میں اس کے موبائل پر میسج آیا اس نے نوٹیفکیشن دیکھا تو میسج

جائی یانہ کے نمبر سے آیا تھا۔اس نے میسج پڑھا تو جائی یانہ اسے بتا رہی تھی کہ امی غصہ ہے اور اسے فوراً گھر بلا رہی ہے۔

عالیہ نے میسج ٹائپ کیا"امی کو بتا دو کہ ابھی تو ہم آرڈر دے رہے ہیں۔ کھانا کھانا تو ابھی باقی ہے۔"

"اوہ مائی گاڈ! آپ کہہ رہی ہو کہ یہ بات کہ تم ابھی آرڈر دے رہی ہو اور ابھی کھانا باقی ہے۔ یہ بات امی کو بتاؤں۔ کیوں امی کا بی پی شوٹ کروانا ہے؟" فوراً جواب دیا گیا۔

ءجائی یا نہ! جتنا کہا ہے اتنا کرو۔ ورنہ میں آکر تمہیں بتاؤں گی۔"

یہ کہہ کر اس نے میسج سینڈ کر دیا اور موبائل ہینڈ بیگ میں ڈال دیا۔

وہ تینوں اپنا آرڈر لکھوا چکی تھی اور ویٹر ان کا آرڈر لے کر چلا گیا۔

****

ایک گھنٹے بعد اگر دوبارہ ان کی ٹیبل کی طرف واپس آؤ تو ان کی ٹیبل پر پلیٹیں بکھری ہوئی تھی۔ پلیٹوں پر چکنائی اور کھانے کے بچے ہوئے ذرات پڑے ہوئے تھے۔ وہ چاروں اپنا کھانا ختم کر چکی تھی اور جانے کی تیاری کر رہی تھی۔ عالیہ اپنا موبائل ہینڈ بیگ سے نکالتی کھڑی ہوئی تو فاطمہ کی نظر اس کی سینڈل پر پڑی۔

"سینڈل تو تمہاری بہت پیاری ہے۔"

www.novelsclubb.com

اپنی سینڈل کی تعریف سن کر عالیہ کھل کر مسکرائی۔ اس نے فاطمہ کو بتایا۔

"ابو نے گفٹ کیے تھے۔مجھے میری پچھلی سالگرہ پر"

"لیکن عزاہ جو ماموں نے بریسلٹ دیا تھا۔وہ بھی بہت پیارا تھا۔"نمرہ نے انتہائی ہلکے پھلکے لہجے میں اپنا کمنٹ دیا۔

نمرہ کی بات سن کر عالیہ کی مسکراہٹ پھیکی ہوئی۔وہ جو اپنی سینڈل کی تعریف پر خوش ہوئی تھی۔عزاہ کا نام سن کر اس کا سارا موڈ خراب ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"عزاہ کا ذکر کرنا ضروری تھا کیا نمرہ؟!"وہ کہنا تو یہی چاہتی تھی لیکن جب بولی تو بس اتنا ہی کہا"چلے نو بجے سے پہلے گھر پہنچنا ہے"

نمرہ نے سر ہلایا۔ وہ چاروں صدر دروازے کی جانب بڑھنے لگی۔ فاطمہ اور صوفیہ آگے تھی۔ وہ دونوں کسی بات پر بحث کر رہی تھی۔ نمرہ درمیان میں چلتی کسی گہری سوچ میں گم دکھائی دیتی تھی۔ جبکہ عالیہ ان سب سے پیچھے موبائل پر لگی تھی۔ ایسے میں ایک گھنگرالے بالوں والا ویٹر ان کی مخالف سمت سے آتا دکھائی دیا۔ اس نے ٹرے پکڑی ہوئی تھی جس میں تین کافی کے کپ تھے۔ وہ بڑے آرام سے ان کی دائیں جانب میں سے گزر رہا تھا کہ اچانک اس ویٹر کا توازن بگڑا اور ٹرے اس کے ہاتھوں میں سے چھوٹ گئی۔ عالیہ اس کے سامنے سے گزر رہی تھی ٹرے جب چھوٹی تو کافی عالیہ کے ہاتھ میں گر گئی۔ عالیہ موبائل میں مگن تھی۔ اچانک اپنے ہاتھ پر گرم مائع گرنے پر وہ بلبلا اٹھی۔ اس نے بدحواسی میں پیچھے قدم کیا تو بائیں پاؤں کے سینڈل کی نازک سی ہیل ٹوٹ گئی۔ وہ توازن قائم نہ رکھتے ہوئے گر پڑی۔ یہ سب اتنا اچانک ہوا کہ عالیہ کو سمجھ میں ہی نا آ پائی۔

www.novelsclubb.com

نمرہ نے عالیہ کو گرا دیکھا تو اس کے پاس آ کر گھٹنوں کے بل بیٹھ گئی اور اس کا جلا ہاتھ اپنی گرفت میں لیا۔ فاطمہ اور صوفیہ نے ویٹر کو آڑے ہاتھوں لیا۔ پورے ہوٹل میں بدمزگی پھیل گئی۔ عالیہ ابھی تک سارے معاملے کو پراسس نہیں کر پائی تھی۔

عالیہ کے حواس اس وقت بیدار ہوئے جب اس نے کسی اجنبی شخص کو اپنے ساتھ گھٹنوں کے بل بیٹھتے اور نمرہ سے اس کا ہاتھ چھڑاتے ہوئے اس شخص کی گرفت میں محسوس کیا۔ اس نے اس شخص کو دیکھا تو کوئی تینتیس برس کا ایک وجیہہ آدمی تھا۔ وہ ٹو پیس سوٹ میں ملبوس عالیہ کا ہاتھ کو فکر مندی سے دیکھ رہا تھا۔ عالیہ نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی نمرہ کو دیکھا وہ بھی الجھن سے سامنے بیٹھے اس

آدمی کو دیکھ رہی تھی۔اسے فوراً یاد آیا کہ اس کا ہاتھ ابھی تک اس آدمی کی گرفت میں ہے تو اس نے فوراً اپنا ہاتھ کھینچا۔

اس شخص کے تاثرات بدلے جو بتائے نہیں جا سکتے۔

"آپ کا ہاتھ بری طرح جلا ہے۔میرے پاس دوائی ہے جو جلی ہوئی جلد پر لگاتے ہے آپ کہے تو دے دوں؟"مردانہ گھمبیر آواز عالیہ کے کانوں میں ٹکرائی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں کوئی ضرورت نہیں ہے"عالیہ نے خشک لہجے میں جواب دیا۔ وہ اپنی ہیل دیکھ رہی تھی جو ٹوٹ چکی تھی۔اب وہ بلکل بھی پہنی نہیں جا سکتی تھی۔

"کچھ دیر بعد آپ کے ہاتھوں پر چھالے بن جائے گے۔ میں تو آپ کے لیے ہی کہہ رہا ہوں اگر آپ کو نہیں چاہیے تو ٹھیک ہے۔" وہ یہ کہہ کر اٹھ گیا اور جانے کے لیے مڑ گیا۔

عالیہ اس شخص کو نظر انداز کیے اپنے سینڈل کے اسٹریپ اتار رہی تھی کہ اچانک اسے اپنے ساتھ بیٹھی نمرہ کی آواز سنائی دی۔

"آپ ایسا کریں دوائی لا دے۔" اس شخص نے ابھی کچھ قدم ہی لیے تھے کہ اسے لڑکی کی آواز اپنے پیچھے سے سنائی دی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو نمرہ اسے ہی دیکھ رہی تھی جبکہ عالیہ نمرہ کو گھور رہی تھی۔

"اوکے میں لا دیتا ہوں" یہ کہہ کر وہ شخص رکا نہیں بلکہ آگے چل دیا۔
نمرہ اسے جاتا ہوا ہی دیکھ رہی تھی جب عالیہ نے اس کو کندھے سے جھنجھوڑا۔

"کیا ضرورت تھی کسی بھی راہ چلتے سے مدد مانگنے کی؟"

"میں نے تو تمہارا ہی سوچا تھا۔!"

www.novelsclubb.com

"میرے لیے سوچنے کے لیے ابھی میں موجود ہوں"

"اب تو میں نے کہہ دیا۔اب تو کچھ نہیں ہو سکتا۔"نمرہ نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔عالیہ جل کر رہ گئی۔

عالیہ اپنے دوسرے ہاتھ میں سینڈل اسٹریپ سے پکڑے کھڑی ہوئی تو اس کے بائیں پاؤں میں درد کی لہر اٹھی مگر درد اتنا زیادہ نہ تھا کہ وہ خود چل نہ پائیں۔اس لیے برداشت کر گئی۔

نمرہ اور عالیہ اپنے سامنے فاطمہ اور صوفیہ کو دیکھا جو ویٹر پر برس رہی تھی۔وہ ویٹر کو صفائی دینے کا موقع تک نہ دے رہی تھی۔ان کے ساتھ ریستوران اے مینیجر بھی ساتھ کھڑا تھا جو ہنگامہ سن کر اپنے آفس سے نکلے تھا۔وہ فاطمہ اور صوفیہ کو ٹھنڈا کرنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا لیکن وہ کسی طرح خاموش نہیں ہو رہی تھی۔

"آپ کا اسٹاف اتنا غیر ذمے دار ہیں کہ آپ کے ویٹر نے میری دوست پر گرم کافی گرادی اور اپنی غلطی ماننے کی بجائے یہ جھوٹے بہانے بنا رہا ہے۔"صوفیہ نے مینیجر کو دیکھتے ہوئے بولا۔

"دیکھے میں جھوٹے بہانے نہیں بنا رہا ہوں وہ تو....."ویٹر نے بولنے کی کوشش ہی کی کہ فاطمہ نے اس کی بات دوبارہ کاٹ دی۔

"ہم بہت اچھے سے جانتے ہے کہ تم کیا کر رہے ہو اور کیا نہیں۔اس لیے ہم پر تمہاری جھوٹی سچی کہانیوں کا کوئی اثر نہیں پڑے گا"

www.novelsclubb.com

ویٹر اپنے بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ مینیجر کی آواز اسے سنائی دی۔

"تم اندر جاؤ۔اب تم سے میں بعد میں ہی بات کروں گا۔"

مینیجر نے جس لہجے میں اپنی بات کہی ویٹر کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بج گئی۔وہ کہنا تو بہت کچھ چاہتا تھا لیکن وہ خاموشی سے بوجھل دل لیے وہاں سے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

مینیجر اب آرام سے ان دونوں کو سمجھا رہا تھا اور وہ دونوں ان کی بات اب بگڑے تیور مگر خاموشی سے سن رہیں تھیں۔

****

اشفاق کے گھر کی طرف واپس آؤ تو جائی یانہ اپنے سنگل بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے بڑے آرام سے ایک کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔اس کے مطالعہ میں خلل اشفاق کی گاڑی کے ہارن بجنے سے ہوا۔جائی یانہ ایک دم سیدھی بیٹھی اور بیڈ کے ساتھ رکھی چھوٹی میز سے اپنا موبائل اٹھایا۔کوئی میسج نہیں آیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بابا گھر آ چکے ہے، جتنی جلدی ہو سکے گھر پہنچو۔" جائی یانہ نے عالیہ کو میسج کیا اور کتاب بیڈ پر ہی رکھ کر کھڑی ہو گئی۔اپنے کمرے سے نکل کر وہ تیزی

سے سیڑھیاں اترنے لگی۔ابھی دو تین اسٹیپ باقی تھے کہ جائی یانہ نے اشفاق صاحب کو گھر میں داخل ہوتے دیکھا۔انکو دیکھ کر اس نے اپنی رفتار کم کی اور انہیں سلام کیا۔

"السلام علیکم"

"وعلیکم اسلام"

www.novelsclubb.com

اب وہ اشفاق کے ساتھ چل رہی تھی۔ان دونوں کا رخ لاؤنج کی جانب تھا۔

"کیسا گزرا آپ کا دن؟" جائی یانہ نے سوال کیا۔

"مصروف!" اشفاق نے جواب دیا۔ "تمہارا کیسا گزرا؟"

"میرا بھی بہت زیادہ مصروف دن تھا۔" جائی یانہ نے بتایا۔

وہ دونوں لاؤنج میں آکر صوفے پر بیٹھ گئے۔ عزاہ کچن سے پانی کا گلاس لے کر لاؤنج میں آگئی اور اشفاق صاحب کو تھما دیا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ جانے لگی تو ایک نظر جائی یانہ کو دیکھا اور طنز کیا "آپ بھی کبھی کھانا لگانے میں مدد کر دیا کریں۔"

"ہاں تو سلاد تو بنا کر دے دیا۔" فوراً جواب دیا گیا۔

"میری سات نسلوں پر احسان کیا آپ نے۔" عزاہ جواب دیتی چلی گئی۔

تھوڑی دیر بعد نوال نے ڈائننگ ہال سے آواز لگائی کہ کھانا لگ چکا ہے تو اشفاق اور جائی یانہ ڈائننگ ہال میں چلے گئے۔ ڈائننگ ہال میں آتے ہی اشفاق نے عالیہ کا پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"عالیہ کہاں ہے؟"

ان کی یہ بات سن کر ان تینوں کو سانپ سونگھ گیا۔

نوال نے بات بنانے کی کوشش کی مگر ان سے پہلے ہی عزاہ نے انہیں سچ بتا دیا۔

"بابا وہ دوستوں کے ساتھ کسی ریستوران گئی ہے۔اب تو آتی ہی ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ کی بات سن کر اشفاق کی آنکھوں میں پہلے حیرت اور پھر غصہ جھلکا۔انہوں نے پہلے ڈائننگ ہال کی دیوار پر لگی کلاک کو دیکھا جو پونے نو ہونے کا بتا رہی تھی۔پھر نوال کو دیکھا جو گھبرائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

"پونے نو ہو رہے ہیں اور بڑی بیٹی آرام سے گھر سے باہر ہے۔یہ بات بھی مجھے تب پتا چلی جب میں نے خود پوچھا ورنہ کسی نے بتانے کی زحمت نہیں کرنی تھی۔"اشفاق صاحب نوال کی طرف دیکھتے ہوئے برہمی سے بول رہے تھے۔

"کب گئی تھی وہ؟"اب کی دفعہ سوال عزاہ سے کیا گیا۔

"پانچ یا ساڑھے پانچ بجے۔"عزاہ نے کنفیوژ ہوتے بتایا۔

"کسی نے اسے کال یا میسج کیا بھی ہے یا اس کی بھی زحمت نہیں ہوئی۔" اشفاق نے طنزاً بولا۔

"میں نے میسج کیا تھا بابا۔ آپی کی دوست کچھ لیٹ پہنچی تھی ورنہ آپی جلدی آجاتی۔ اب تک تو وہ نکل گئی ہو گی۔" جائی یانہ نے ان کو تفصیل سے بتایا۔

"اتنی دیر ہو چکی ہے اور آپ کو کوئی فکر ہی نہیں ہے۔ آپ کیسی ماں ہے۔ میں نے آپ کو بلکہ بچوں کو بھی بتایا ہوا ہے کہ مغرب کے بعد مجھے اپنے سارے بچے گھر پر ہی ملے۔ لیکن آپ کوئی توجہ دے تو بچے ان باتوں کو سنجیدگی

سے لے گے نا۔"اشفاق نوال کو ڈانٹ رہے تھے۔نوال سر جھکائے خاموشی سے ان کی ڈانٹ سن رہی تھی۔

"اتنی بھی دیر نہیں ہوئی۔ کھانا بھی ٹھنڈا ہو رہا ہے ہم کھانا کھا لیتے ہے۔"جائی یانہ نے ماحول کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔اس کی بات سن کر ڈائننگ ہال میں بیٹھے تمام نفوس نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔ اس نے خاموش رہنا ہی مناسب سمجھا۔

اشفاق نے ایک سخت نظر نوال پر ڈالی اور ڈائننگ ہال سے باہر نکل گئے۔ان کو باہر جاتا دیکھ کر جائی یانہ بھی ان کے پیچھے چل دی۔

نوال کرسی پر سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"کوئی موقع نہیں چھوڑتی ہو تم تینوں مجھے ذلیل کروانے کا۔"

عزاہ نے ان کے کندھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا

ڈائننگ ٹیبل پر رکھا کھانا ٹھنڈا ہو چکا تھا۔ایک بات تو یقینی تھی جب تک عالیہ گھر واپس نہیں پہنچے گی تب تک کوئی کھانا نہیں کھائے گا۔

www.novelsclubb.com

****

ریستوران میں دوبارہ سکون قائم ہو چکا تھا۔ کچھ دیر پہلے والا شور اب ختم ہو گیا تھا۔ فرش پر گری کافی صاف ہو گئی تھی۔ ایسے میں عالیہ کونے کی میز کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھی اپنا ہاتھ نمرہ کے سامنے کیے ہوئے تھی۔ نمرہ کے ہاتھ میں ٹیوب تھی جس میں سے وہ کریم نکال کر عالیہ کے جلے ہوئے ہاتھ پر لگا رہی تھی۔ فاطمہ اور صوفیہ ان کے پیچھے کھڑے ان کو دیکھ رہے تھے۔ مینیجر ان کے دائیں طرف کھڑا تھا۔ اس کے چہرے پر پریشانی صاف ظاہر تھی۔ اس نے بہت مشکل سے فاطمہ اور صوفیہ کو قابو کیا تھا۔ اسے یہی ڈر تھا کہ وہ دونوں دوبارہ ہنگامہ شروع نہ کر دیں۔

www.novelsclubb.com

عالیہ کے بلکل سامنے وہ شخص کھڑا تھا وہ عالیہ کو گہری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ عالیہ کو پہلے ہی جلن ہو رہی تھی اوپر سے اس شخص کا یوں اسے دیکھنا اسے

زہر لگ رہا تھا۔اس کا دل چاہ رہا تھا اس شخص کا منہ توڑ دے لیکن بمشکل ضبط کیے وہ بیٹھے رہی۔

نمرہ نے جب دوائی لگا دی تو سامنے کھڑے اس وجیہہ شخص کو دیکھ کر مسکرا کر کہا "آپ کا بہت بہت شکریہ"

"شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں" اس نے بھی مسکراتے ہوئے کہا لیکن لہجہ سنجیدہ تھا۔

www.novelsclubb.com

نمرہ نے ٹیوب کا ڈھکن بند کر کے اس شخص کی جانب بڑھا دی جو اس نے لے لی۔ وہ جانے ہی لگی تھی کہ نمرہ نے ایک خیال کے تحت اس سے پوچھا "آپ کا نام کیا ہے؟"

اس شخص نے ایک نظر اپنے سامنے بیٹھی ان دونوں لڑکیوں کو دیکھا۔ سنہری آنکھوں والی لڑکی سارے جہاں کی بیزاری انے اندر سموئے کسی اور جانب دیکھ رہی تھی جبکہ سیاہ آنکھوں والی لڑکی اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔

"میرا نام آریان جہانگیر ہے۔" یہ کہہ کر وہ رکا نہیں چلا گیا۔

"تم اس کا انٹرویو لے رہی تھی جو اس کا نام پوچھا؟!" عالیہ نے طنزیہ پوچھا۔

"میں نے تو بس یونہی پوچھ لیا، تم تو پیچھے ہی پڑ جاتی ہو۔" یہ کہہ کر وہ اٹھ گئی۔ عالیہ بھی اٹھ گئی۔ اس کے ہاتھ میں اپنے ٹوٹے جوتے تھے۔ وہ ننگے پیر ہی گھر جانے کا سوچ کر شرمندہ ہونے لگی مگر اب کوئی چارہ نہیں تھا۔ اسے یونہی گھر پہنچنا تھا۔

صوفیہ اور فاطمہ نے ان دونوں کو جاتا دیکھا تو ان کے پیچھے چل دی۔ مینیجر اپنی جگہ پر کھڑا ان کو جاتا دیکھ رہا تھا۔ جب وہ نکل گئیں تو اللہ کا شکر ادا کیا اور اپنے آفس کی جانب چلا گیا۔

ریستوران کے کچن میں آؤ تو گھنگرالے بالوں والا ویٹر منہ پر ہاتھ رکھے بیٹھا تھا۔اس کا ساتھی ویٹر اس کے قریب آیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کو بتایا "علی صاحب (ریستوران کے مینجر) نے ان لڑکیوں کو یہ کہہ کر خاموش کرایا تھا کہ وہ تمہیں نوکری سے نکال دے گے۔"

گھنگرالے بالوں والے ویٹر نے سر اٹھا کر نم آنکھوں سے اپنے ساتھی ویٹر کو دیکھا تو اس کی آنکھوں میں اسے اپنے لیے ہمدردی دکھائی دی۔

www.novelsclubb.com

"کوئی میری بات سن ہی نہیں رہا۔سب اپنی کہے جا رہے ہیں۔میری بات بھی تو کوئی سنے۔"

ویٹر کو بے اختیار ہمدردی ہوئی۔ وہ اس کا کندھا تھپتھپا کر آگے چل دیا۔

گھنگرالے بالوں والے ویٹر نے ایک دفعہ دوبارہ اپنا سر پکڑ لیا۔

****

اشفاق اپنے گھر کے پورچ میں کھڑے بار بار ایک نمبر ڈائل کر رہے تھے لیکن سامنے سے ایک ہی بات بار بار نسوانی آواز میں انہیں بتائی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا ملایا ہوا نمبر اس وقت بند ہے۔ برائے مہربانی کچھ دیر بعد کال کیجئے گا۔"

جائی یانہ گھر کے اندر داخل ہونے والے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑی تھی۔وہ ان کو پریشان دیکھ کر خود بھی پریشان ہو رہی تھی۔

"اس لڑکی کا فون کیوں آف ہے؟!"اشفاق صاحب اس کا نمبر دوبارہ ڈائل کرتے ہوئے جھنجھلا کر کہا۔

جائی یانہ آہستہ آہستہ چلتی اشفاق صاحب کے پاس چلی گئی اور انہیں حوصلہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"انشاءاللہ آپی جہاں بھی ہو گی، ٹھیک ہو گی۔دیکھیے گا ابھی کچھ ہی دیر میں ان کا ہارن گیٹ پر بجے گا اور میں بھاگتی ہوئی دروازہ کھولو گی۔"

"اللہ کریں جو تم کہہ رہی ہو، وہی ہو۔"

اتنے میں عزاہ پورچ میں آئی اور اشفاق کو بتایا۔" بابا نمرہ بھی عالیہ کے ساتھ گئی تھی۔ میں نے پھپھو سے پوچھا تو وہ کہہ رہی تھی کہ نمرہ بھی ابھی تک گھر نہیں پہنچی۔"

"تمہیں پہلے نمرہ کو کال کرنی چاہیے تھی۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے پہلے اسے ہی کی تھی لیکن کال تو جا رہی ہے لیکن وہ کال اٹینڈ نہیں کر رہی ہے۔ اسی لیے میں نے زینب پھپھو کو کال کی۔"

"ایک کال نہیں اٹھا رہی تو دوسری نے فون ہی بند کیا ہوا ہے۔ دونوں ہی غیر ذمہ دار ہے۔"

"تم جا کر نمرہ کو کال کرتی رہو۔ میں تب تک عالیہ کے نمبر پر ٹرائے کرتا ہو۔" یہ کہہ کر وہ دوبارہ عالیہ کو کال کرنے لگے۔ عزاہ گھر کے اندر چلی گئی۔ جائی یا نہ دل ہی دل میں دعائیں مانگنے لگی۔

www.novelsclubb.com

****

"یار گاڑی تو آہستہ چلاؤ" نمرہ نے اس کو تیز سپیڈ میں ڈرائیو کرنے پر ٹوکا۔

"مجھے جلد از جلد گھر پہنچنا ہے تم جانتی ہو بابا کتنے غصہ ہو گے۔ مجھے تو سوچتے ہوئے بھی ڈر لگ رہا ہے۔ آج تو اماں اور بابا کوئی بھی نہیں بخشے گا" عالیہ اپنے ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتے ہوئے بولی۔

"پھر بھی تم پہلے ہی ایک ہاتھ سے ڈرائیو کر رہی ہو۔ میں تو تمہارے لیے ہی بول رہی ہو۔" نمرہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"اس وقت میری فکر نہ کرو اور بس یہ دعا کرو کہ کسی طرح معاملہ سنبھل جائے۔"

"یار ابھی تو نو ہی بجے ہے تم تو یوں کہہ رہی ہو جیسے آدھی رات ہو گئی ہو۔" نمرہ اس کی پریشانی کو بے وجہ سمجھ رہی تھی۔

یہ بات تم مجھے نہیں اپنے ماموں ممانی کو سمجھاؤں۔ وہ تو مغرب کے بعد جانے کو ہی اچھا نہیں سمجھتے۔ آج تو مجھے گھر پہنچتے ہوئے عشاء کا وقت ہو چکا ہے۔"

ان کی گاڑی اس کالونی میں آ گئی تھی جہاں نمرہ کا گھر تھا۔ نمرہ کو اچانک یاد آیا "عالیہ جب تم گری تھی تو تمہارا موبائل بھی گر گیا تھا۔ میں نے تمہارا موبائل اٹھا لیا تھا۔

یہ لو پکڑو"اس نے اپنے پرس میں سے عالیہ کا موبائل نکال کر اس کی جانب بڑھایا۔

موبائل کے ذکر پر اس کو یاد آیا کہ وہ اپنی آنے کی اطلاع تو گھر والوں کو دے سکتی تھی۔اس نے نمرہ کو کہا"میرے موبائل سے گھر کے نمبر پر میسج تو کر دو کہ میں آ رہی ہو۔"

"تمہارا موبائل آف ہے۔"نمرہ موبائل آن نا ہونے پر بولی۔

www.novelsclubb.com

"یا اللہ!آج ہی سب کچھ ہونا ہے"عالیہ نے بسی سے بولا۔

"ایسا کرو تم اپنے فون سے کال کر دو" عالیہ کے دماغ میں آئیڈیا آیا۔

"میرا بیلنس نہیں ہے۔ میں گھر پہنچ کر ماموں کو کال کر کے بتا دو گی۔ ویسے بھی اب تو تم دس منٹ میں گھر پہنچ جاؤ گی۔" نمرہ نے اس کو اس کا مسئلہ حل کر دیا۔ عالیہ نے کوئی جواب نہ دیا۔

گاڑی نمرہ کے گھر کے گیٹ کے سامنے رکی۔ گاڑی سے اترنے سے پہلے نمرہ نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا "رات ہو رہی ہے۔ اگر تم کہو تو میں شایان بھائی کو کہہ کر انہیں تمہارے ساتھ بھیج دوں؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں رہنے دو تم نے خود ہی تو کہا ہے کہ میں دس منٹ میں گھر پہنچ جاؤ گی تو اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ بلاوجہ اپنے بھائی کو بھی تکلیف دو گی۔"

دونوں میں الوداعی کلمات کا تبادلہ کیا۔ نمرہ اپنے گھر کے گیٹ کی جانب بڑھ گئی جبکہ عالیہ اپنی گاڑی سٹارٹ کر کے اپنے گھر کی جانب بڑھ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

احمد اور پروین کے انتقال کے بعد حسن صاحب بہت خاموش ہو گئے۔ وہ بس اپنے کام سے کام رکھنے لگے۔ ان کا دنیاداری میں بلکل دل نہیں لگا کرتا۔ ان کا

معمول ہو گیا تھا صبح گھر سے دوکان آنا اور رات دوکان سے گھر۔انہوں نے اپنے دوستوں میں اٹھنا بیٹھنا بلکل ختم کر دیا۔

مریم کچھ عرصے میں سنبھل گئی تھی وہ جانتی تھی کہ اب ان پر دو نہیں بلکہ چار بچوں کی ذمہ داری ہے۔اپنی دونوں بیٹیوں اور اشفاق اور زینب میں انہوں نے کوئی فرق نہ رکھا۔چاروں کو انہوں نے یکساں محبت دی۔

اشفاق پر اپنے ماں باپ کی موت کا بہت اثر پڑا تھا۔آٹھ سال کی عمر میں ہی ان کی طبیعت میں سنجیدگی اور خاموشی آگئی تھی۔وہ اپنے ہم عمر بچوں کے ساتھ کھیلتے نہیں تھے بلکہ اپنا زیادہ تر وقت پڑھائی میں ہی صرف کرتے۔پڑھائی سے فارغ ہو کر وہ شام کو حسن کی دوکان میں جا کر ان کی مدد کروا دیتے۔ان سب میں سب زیادہ عجیب چیز یہ تھی کہ وہ زینب کے ساتھ نہیں رہتے تھے۔شروع میں تو

کسی نے دھیان نہیں دیا لیکن آہستہ آہستہ جب زینب کچھ بڑی ہوئی تو زینب محسوس کرنے لگی کہ اس کا بھائی اس سے بلکل بھی بات نہیں کرتا۔ وہ اگر اپنے بھائی کے پاس جاتی، تو وہ اٹھ کر چلا جاتا۔

زینب نے یہ بات مریم کو بتائی تو انہوں نے بولا یہ تمہارا وہم ہے وہ تو سب کے ساتھ اس کا رویہ یونہی ہے۔ لیکن زینب یہ دیکھ کر حیران ہوتی کہ ام ہانی اور نوال کے ساتھ ان کا رویہ بلکل نارمل ہے۔ اس کا بھائی اپنی کزنز سے باتیں بھی کرتا اور ان کے ساتھ بیٹھ کر کبھی کبھار مسکرا بھی دیتے۔

www.novelsclubb.com

زینب کو بلکل بھی سمجھ نہ پائی اگر اشفاق کا رویہ بقول اس کی چچی کے سب کے ساتھ ایک طرح کا ہی ہے تو میرے ساتھ بیٹھ کر میرا بھائی بات کیوں نہیں کرتا۔

ان سب میں کچھ تو عجیب تھا۔بہت زیادہ عجیب!

****

"میں عالیہ کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔"اشفاق لاؤنج میں آکر اپنی گاڑی کی چابیوں کو پکڑتے ہوئے اعلان کیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ اسے کہاں ڈھونڈنے گے؟آپ کے پاس تو ایڈریس بھی نہیں ہے جس ریستوران میں وہ گئی ہے۔"نوال ان کی بات سن کر ان کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ان کا لہجہ بھرا ہوا تھا۔

"میں ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر انتظار بھی نہیں کر سکتا ہوں۔" اشفاق نوال کو اپنے سامنے سے ہٹاتے ہوئے بولے۔

"بابا اتنا وقت تو نہیں ہوا۔ ابھی تو ساڑھے نو ہی ہوئے ہیں۔" جائی یانہ نے بولا۔ اس کو حیرت ہو رہی تھی کہ بابا اتنا ری ایکٹ کیوں کر رہے تھے کیونکہ اتنی زیادہ دیر نہ ہوئی تھی جتنی بابا فکر کر رہے تھے۔

"جی!! آپ کی خاطر میں آدھی رات تک لاونج کے چکر نہیں لگا سکتا۔" اشفاق یہ بولے ہی تھے کہ اچانک گھر کے باہر گاڑی کا ہارن بجا۔ جائی یانہ بھاگتی ہوئی گیٹ کی جانب بڑھی اسے یقین تھا کہ ضرور اس کی بہن آئی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

****

*

EPISODE 02

جب جائی یانہ نے گھر کا داخلی دروازہ کھولا تو اسی وقت چوکیدار نے گیٹ کھولا۔ سرمئی رنگ کی گاڑی گھر میں داخل ہوئی۔ جائی یانہ کے بڑھتے قدم رک گئے کیونکہ وہ گاڑی عالیہ کی نہیں تھی۔ یہ تو کسی اور کی گاڑی تھی۔ اشفاق بھی اس کے پیچھے پیچھے باہر آ گئے تھے۔

دوسری طرف سرمئی گاڑی پورچ میں رکی۔نووارد گاڑی سے باہر نکلا اوراس نے گاڑی سے کچھ دور کھڑی سانولی لڑکی اوراد ھیڑ عمر آدمی کو دیکھا۔ان کو دیکھ کر وہ شخص ہلکا سا مسکرایااور آگے بڑھا۔پورچ میں لگے بلب کی روشنی میں اس کا سراپا واضح ہوا۔اس کا قد دراز تھا، نقوش معمولی، رنگت صاف اور آنکھیں سبز تھی۔

جائی یانہ کو اس شخص کی شکل کچھ جانی پہچانی لگی لیکن یہ یاد نہ آپایا کہ وہ کون ہے۔البتہ اشفاق اس کو پہچان چکے تھے۔وہ اس شخص کے قریب آئے تو اس شخص نے اپنا ہاتھ اشفاق کی جانب بڑھایا۔

"السلام علیکم انکل!"

اشفاق نے اس کا بڑھے ہاتھ کو تھام لیا۔

"وعلیکم السلام!"

"تم اچانک پاکستان آ گئے عیسیٰ۔ سب خیریت تو ہے؟" اشفاق کے لہجے میں حیرانگی صاف واضح تھی۔ جائیانہ نے اشفاق کے منہ سے جب اس کا نام سنا تو وہ بھی اسے پہچان گئی۔

www.novelsclubb.com

'جی انکل بس بزنس کے سلسلے میں آنا ہوا ہے۔"عیسیٰ نے ہلکے پھلکے لہجے میں بتایا۔

ایسے میں ایک اور گاڑی گھر میں داخل ہوئی۔وہ گاڑی سرمئی گاڑی کے پیچھے کھڑی ہوئی اور اس میں سے ایک لڑکی نکلی۔وہی لڑکی جس کی آنکھیں سنہری تھی اور رنگت صاف تھی۔

پورچ میں کھڑے سب لوگوں کی نگاہوں کا مرکز وہ لڑکی بن گئی تھی۔ پیروں میں جوتی نہیں،ایک ہاتھ جلا ہوا جب کہ دوسرے میں اپنی سینڈل پکڑے ہوئے وہ سب کو حیران کیے ہوئے تھی۔

عالیہ نے اشفاق کو دیکھا تو وہ ان کی طرف بڑھنے لگی تھی کہ اچانک اس کی نظر اشفاق کے ساتھ کھڑے سبز آنکھوں والے لڑکے پر پڑی۔ عالیہ کی سنہری آنکھوں میں اس کو دیکھ کر پہلے الجھن پھیلی، پھر شناسائی کی رمق ابھری لیکن اپنے حلیے کا خیال آنے پر اگلے پل اسے خفت نے آگھیرا۔

اشفاق نے اس کا جلا ہوا ہاتھ اور ننگے پاؤں دیکھے تو فوراً اس کی جانب بڑھے۔

"تمہارا فون کیوں آف تھا؟ تمہارے سینڈل کو کیا ہوا ہے اور یہ ہاتھ کیسے جلا؟" اشفاق نے عالیہ کا جلا ہاتھ احتیاط سے پکڑا اور فکر مندی سے پوچھا۔

"وہ۔۔۔میں۔۔۔۔وہ۔۔"عالیہ ان کے ایک ساتھ اتنے سوال پوچھنے پر کنفیوژ ہو گئی۔

"اچھا چلو اندر چلو"اشفاق اس کا ہاتھ پکڑے عالیہ کو اندر لے گئے۔

جائی یانہ نے ان کو جاتا دیکھا اور پھر عیسیٰ کو دیکھا۔عیسیٰ کے چہرے کے تاثرات چیخ چیخ کر بیان کر رہے تھے کہ اس کو یہ اسیچویشن awkward لگ رہی ہے۔کسی نے اسے اندر آنے کو نہیں کہا تھا اور اشفاق اسے نظر انداز کر کے اندر چلے گئے تھے۔جائی یانہ کو بے اختیار شرمندگی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"تم کھڑے کیوں ہو؟آؤ اندر آ جاؤ۔"جائی یانہ نے مسکرا کر پچھلا تاثر زائل کرنے کی سعی کی۔

"میں اپنا سامان نکال لوں۔" یہ کہہ کر عیسیٰ گاڑی کی ڈگی کی جانب بڑھنے لگا تو جائی یانہ نے اسے منع کر دیا۔

"تم رہنے دو، تم پہلے ہی تھکے ہو گے۔ میں کسی ملازم سے کہہ کر اٹھوا دیتی ہوں۔ تم اندر آ جاؤ۔ ویسے بھی تم اتنے لمبے سفر سے آئے ہو"

www.novelsclubb.com

عیسیٰ نے کچھ نہ کہا بلکہ خاموشی سے اس کے پیچھے چل دیا۔ گھر کے اندر داخل ہوتے ہی نوال کی ڈانٹنے کی آواز جائی یانہ اور عیسیٰ کو سنائی دی۔

"گھر سے کوئی اتنی دیر باہر رہتا ہے۔ہزار دفعہ کہا ہے کہ مغرب کے بعد گھر سے باہر نہ رہا کرو۔اوپر سے محترمہ نے اپنا موبائل بھی آف کیا ہوا ہے۔ میرے۔۔۔۔۔۔"

جائی یانہ نے عیسیٰ کو دیکھا جو نا سمجھی سے اس کی شکل دیکھ رہا تھا۔جائی یانہ خفت چھپانے کے لیے زبردستی مسکرائی اور پھر اونچی آواز میں گویا اعلان کیا۔

"دیکھے اماں آپ سے ملنے کون آیا ہے!"

www.novelsclubb.com

نوال کی آواز تھم گئی۔وہ عیسیٰ کو لیے لاؤنج میں آئی تو عزاہ اور نوال ایک طرف کھڑے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے جبکہ اشفاق صوفے پر بیٹھے فکر مندی

سے عالیہ کا جلا ہاتھ دیکھ رہے تھے۔عالیہ نے سر جھکایا ہوا تھا۔نوال عالیہ کے گھر میں قدم رکھتے ہی اس پر برس پڑی تھی۔عالیہ کو اپنی صفائی کا کوئی موقع نہیں ملا تھا۔ اس کو یہ بات معلوم تھی کہ عیسیٰ نے اماں کی باتیں سن لی ہے۔اس کا چہرہ شرمندگی سے لال تھا۔

نوال نے عیسیٰ کو دیکھا تو ان کا سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔وہ اس کے پاس آئی اور سر پر شفقت سے ہاتھ رکھا۔

"تم کب آئے عیسیٰ؟!"نوال خوشگوار حیرت کا شکار تھی۔

"بس ابھی آیا تھا۔"اس نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کھڑے کیوں ہو؟ چلو شاباش بیٹھو۔" یہ کہہ کر وہ دونوں صوفے پر بیٹھ گئے۔

"جاؤ عزاہ جا کر عیسیٰ کے لیے پانی لے کر آؤ۔" نوال نے عزاہ کو بولا تو وہ چپ چاپ چلی گئی۔

پھر نوال نے عیسیٰ کو دیکھ کر دوبارہ گفتگو کا آغاز کیا۔ "تمہاری ماں ساتھ نہیں آئی؟ اکیلے بھیج دیا اس نے تمہیں؟" آخری بات نوال نے مصنوعی خفگی سے کہی۔

"نہیں آنٹی۔ میں اپنے کام کے سلسلے میں اسلام آباد آیا تھا تو امی ساتھ نہیں آئی۔"

"تمہاری ماں سے پرسوں بات ہوئی تھی، اس نے تو تمہارے آنے کا کوئی ذکر نہیں کیا۔"

"میں نے انہیں منع کر دیا تھا۔ میں نے سوچا آپ کو سرپرائز دوں۔"

www.novelsclubb.com

"صحیح کیا تم نے ویسے بھی تمہارا اپنا گھر ہے جب دل چاہے ادھر آ کر رکو۔ اشفاق میں صحیح کہہ رہی ہو نا" آخر میں نوال نے اشفاق کی توجہ عیسیٰ کی جانب دلوائی۔

اشفاق نے بھی عیسیٰ کو دیکھ کر کہا" بلکل تمہاری آنٹی صحیح کہہ رہی ہے۔جب تک تمہارا کام ختم نہیں ہو جاتا تم یہی رہو گے۔"

عزاہ ٹرے میں جوس لے کر آئی اور اس کے سامنے پیش کیا۔

"جاؤ عزاہ اور جائی یانہ کھانے کا انتظام کرو۔ عیسیٰ تم کھانا کھالو پھر آرام کر لینا۔لمبے سفر سے آئے ہو، تھک گئے ہو گے۔"عزاہ اور جائی یانہ کو کھانا لگانے کا کہہ کر نوال نے آخر میں عیسیٰ کو تاکید کی جس پر عیسیٰ نے بڑی فرماں برداری سے سر اثبات میں ہلایا۔

****

*

نمرہ عالیہ کے جانے کے بعد اپنے گھر میں چلی گئی۔ وہ بڑے آرام سے گنگناتی سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ سیڑھیاں چڑھ کر اس نے ایک نظر زینب کے کمرے پر ڈالی جس کا دروازہ بند تھا۔ تھوڑی دیر کمرے کے بند دروازے کو تکتی رہی پھر اسی کمرے کی جانب رخ کیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے کمرے کا دروازہ کھولا تو اس کو زینب کا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا دکھائی دیا۔ کمرے کے باہر سے آتی روشنی میں اس کو زینب بیڈ پر لیٹی دکھائی دی۔ زینب کے چہرے کا رخ نمرہ کی طرف تھا۔ زینب کی آنکھیں بند تھی اور چہرے پر

سکون واضح تھا۔ نمرہ کو اپنی ماں کو سکون سے سوتا دیکھ کر اطمینان ملا۔ اس نے بڑے احتیاط سے دروازہ بند کیا تاکہ زینب کی نیند میں خلل نہ ہو۔

اب اس کا رخ اپنے کمرے کی جانب تھا۔ اس نے ڈور ناب پر ہاتھ رکھا تو اسے اپنے پیچھے سے شایان کی آواز آئی۔

"آخر آپ کو ماں کی یاد آ ہی گئی، نمرہ بی بی؟!" شایان کے طنز پر نمرہ مڑی تو اس کو اپنا بھائی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالے اپنے سامنے کھڑا ملا۔

www.novelsclubb.com

"اگر آج دوستوں کو منع کر دیتی تو قیامت نہیں آ جاتی!"

"میں اپنی مرضی سے نہیں گئی تھی، ماما نے مجھے بھیجا تھا۔"

نمرہ نے شایان کے طنز کا آرام سے جواب دیا۔

"ماما کو بھی الہام نہیں ہوا ہو گا۔ یقیناً تم نے ان کے سامنے بات کی ہو گی۔"

"میں نے ان سے کوئی بات نہیں کی۔ فاطمہ کال پر مجھے ریستوران میں گیٹ ٹو گیدر جا بتا رہی تھی۔ ماما میرے ساتھ بیٹھی تھی۔ انہوں نے میری بات سن لی اور موبائل میرے ہاتھ سے لے کر فاطمہ کو میرے آنے کا کہہ دیا۔"

www.novelsclubb.com

"تو تم کسی طرح انکار بھی کر سکتی تھی؟!" نمرہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے تو شایان نے ہاتھ کے اشارے سے اس کو خاموش رہنے کا کہا اور اپنی بات جاری رکھی۔

"اب تم یہی کہو گی کہ میں نے کوشش کی لیکن وہ مانی نہیں۔ تمہیں ہر حال میں ماما کو منانا تھا۔ میں نے تمہیں کچھ دن امی کے ساتھ رہنے کی تاکید کی تھی۔ میری بات کی تمہارے نزدیک کیا کوئی اہمیت نہیں ہے۔ امی آج تھوڑا سنبھلی تو آپ کو باہر جانے کا موقع مل گیا۔"

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ اوور ری ایکٹ کر رہے ہیں۔ بات بہت چھوٹی سی ہے جس کا آپ نے اتنا بڑا ایشو بنا دیا ہے۔ جب تک آپ گھر نہیں آئے میں باہر نہیں گئی۔

آپ تو ایسے کہہ رہے ہے کہ میں امی کو گھر میں اکیلا چھوڑ کر چلی گئی تھی۔"نمرہ کو اپنے بھائی کی بے تکی بحث کی سمجھ نہیں آرہی تھی۔

"تمہارے لیے کیا یہ بات چھوٹی سی ہے؟کیا امی کی صحت تمہارے لیے کوئی مسئلہ نہیں ہے؟تمہیں لگ رہا ہے میں اوورری ایکٹ کر رہا ہوں؟" شایان نے اپنے سینے پر اپنی انگلی رکھ کر اس سے سخت لہجے میں پوچھا۔

"بھائی آپ غلط سمجھ رہے ہے۔"نمرہ اس بحث سے تنگ آگئی تھی

www.novelsclubb.com

"ہمیشہ میں ہی غلط نہیں سمجھتا ہوں۔"

شایان ایک دم سے اس پر دھاڑا۔ نمرہ سہم کر دو قدم پیچھے ہوئی۔

شایان نے کچھ پل لمبی لمبی سانسیں بھری۔ پھر نمرہ کی طرف دیکھے بغیر اپنے کمرے میں چلا گیا اور دروازہ زور سے بند کر دیا۔

نمرہ نے ایک نظر شایان کے کمرے کے بند دروازے کو دیکھا۔ اس نے کچھ ایسا بھی نہیں کہا تھا کہ اس کا بھائی اس پر چِلا کر گیا تھا اور پھر وہ بھی کمرے میں چلی گئی۔ اس کا موڈ بہت بری طرح خراب ہو چکا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

عیسیٰ نوال کی بہن ام ہانی کا اکلوتا بیٹا تھا۔ام ہانی کی فیملی امریکہ میں رہتی تھی۔ان کا سالوں بعد پاکستان آنا ہوتا تھا۔

عیسیٰ عمر میں عزاہ سے بس ایک مہینے چھوٹا تھا۔اس نے بہت کم عمری میں اپنے باپ کے کاروبار میں مدد کروانا شروع کر دی تھی۔وہ اکثر کاروباری سلسلے میں مختلف ملکوں میں گھومتا رہتا تھا۔اپنے کاروبار کی غرض سے ہی وہ اسلام آباد آیا تھا۔

اپنے بھانجے کو اتنے سال بعد اپنے گھر دیکھ کر نوال کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔وہ ابھی کچھ دیر پہلے گھر میں ہونے والی تلخ کلامی اور غصہ بھلا چکی تھی۔ اب نوال کے ذہن میں بس عیسیٰ تھا اور اس کا پاکستان آنا تھا۔

عزاہ اور جائی یانہ نے ڈائننگ ٹیبل پر پڑے کھانے کو دوبارہ گرم کیا۔ کچھ دیر بعد عالیہ کے سواسب ڈائننگ ٹیبل میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے۔عالیہ نے آرام کا کہہ کر کھانے سے منع کر دیا۔

ڈائننگ ٹیبل میں بیٹھی نوال عیسیٰ کی پلیٹ میں کبھی سالن ڈال رہی تھی تو کبھی چاول۔ عیسیٰ کے منع کرنے کا وہ کوئی اثر نہیں لے رہی تھی۔

عیسیٰ انہیں منع کرتا تو نوال اسے جھڑک دیتی۔

www.novelsclubb.com

" مجھے تو پتا نہیں تھا کہ تمہاری اتنی کم خوراک ہے۔ تمہاری ماں کی تو میں کل صبح کلاس لوں گی ان گوروں کے سوکھے کھانے کھلا کھلا کر دیکھو بچے کو کتنا کمزور کر لیا ہے۔ توانائی تو ہمارے دیسی کھانوں میں ہوتی ہے۔ اب تم آئے ہو نہ کچھ دنوں کے لیے تب تک میں خود تمہارے لیے کھانا پکاؤ گی۔ میں۔۔۔۔۔۔۔۔"

نوال عیسیٰ کی پلیٹ میں کھانا ڈالتے ہوئے رکے بغیر بولے جا رہی تھی اور عیسیٰ مروتاً مسکراتا ہوا انہیں سن رہا تھا۔

جائی یانہ نے ایک نظر عیسیٰ کو دیکھا اور سوچا" ویسے یہ اتنا بھی کمزور نہیں ہے جتنا اماں نے اسے بول بول کر کر دیا ہے۔"

وہ اپنے باپ کے پاس قدرے جھکی اور سرگوشی میں کہا۔

"اپنی کمر کس لے آپ کی بیوی ایک سال میں ہونے والا خرچہ ایک دن میں کرنے کی تیاری میں لگ رہی ہے۔"

اشفاق نے اپنی مسکراہٹ دبائی اور مصنوعی سخت لہجے میں جائی یانہ کو ٹوکا۔

www.novelsclubb.com

"بری بات!! مہمان ہے وہ ہمارا۔ایسے نہیں کہتے۔"

جائی یانہ نے آنکھیں گھما کر کہا "میں نے تو آپ کو خبر دار کیا ہے کیونکہ پیسے تو آپ کے جائے گے، میرا کیا جا رہا ہے۔"

"مہمان اپنا رزق خود لے کر آتا ہے اسی لیے آپ مجھے خبر دار نہ کریں اور اپنے کھانے پر دھیان دے۔"

اشفاق کی بات کا جائی یانہ جواب دینے لگی تھی کہ اس کی ماں نے بلایا۔

www.novelsclubb.com

"جائی یانہ بیٹا!"

جائی یانہ نے سر اٹھا کر حیرت سے اپنی ماں کو دیکھا۔(میری ماں کو میرا نام یاد ہے۔)

"جی اماں!"

"ایسا کرو تم عیسیٰ کے لیے آملیٹ بنا دو۔مجھے لگ رہا ہے اسے سالن پسند نہیں آیا ہے۔کل میں خود اس کے لیے سالن پکاؤ گی۔"اپنی ماں کی بات سن کر جائی یانہ کا منہ کھلا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

"جی!"اس نے بڑی مشکل سے یہ لفظ ادا کیا اور اٹھ کر کچن کی جانب بڑھی۔

"ارے آنٹی آپ کیوں تکلیف کر رہی ہے۔میں کھا رہا ہوں نا۔"عیسیٰ نے بڑے تکلف سے کہا لیکن نوال نے اس کا ہاتھ دبا کر خاموش کروا دیا۔

عیسیٰ کی بات جائی یا نہ کے کانوں میں پڑی تو اسے مزید تپ چڑھ گئی۔

"آنٹی کیوں تکلیف کرنے لگی؟ان کی بیٹی ہے نا جو کھانا کھاتے کھاتے تکلیف اٹھا لیتی ہے۔"وہ جل کر بڑبڑائی اور کچن میں غائب ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

****

نو سالہ زینب گھر کے برآمدے میں رکھی چارپائی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے لال رنگ کی فراک پہنی ہوئی تھی اور بالوں کی پونی بنا کر باندھا ہوا تھا۔اس کے ارد گرد مختلف کتابیں بکھری ہوئی تھی۔ان میں سے ایک کتاب اس کے سامنے کھلی ہوئی تھی اور اپنے ہاتھ میں اس نے کاپی پکڑی ہوئی تھی۔

وہ بار بار میتھ کا ایک سوال حل کرنے کی کوشش میں تھی لیکن اس کا جواب نہیں نکل رہا تھا۔اگر نوال گھر پر ہوتی تو وہ اس سے پوچھ سکتی تھی لیکن وہ تو مریم کے ساتھ بازار گئی تھی۔اشفاق گھر میں موجود تھے لیکن ان کے پاس جانا فضول تھا کیونکہ وہ زینب کو اپنے پاس آتا دیکھ کر اٹھ کر چلے جاتے۔

www.novelsclubb.com

پھر اس کے ذہن میں ام ہانی کا خیال آیا۔ وہ جانتی تھی کہ ام ہانی پڑھائی میں اتنی اچھی نہیں ہے لیکن پھر بھی وہ اس سے سینئر ہے اس لیے کچھ نا کچھ تو مدد کر سکتی تھی۔

اس نے اپنی کاپی اٹھائی اور ام ہانی کے کمرے میں چلی گئی۔ زینب کمرے میں آئی تو اس کو ام ہانی اپنے بیڈ پر بیٹھی دکھائی دی۔ ام ہانی کی زینب کی جانب پشت تھی اس لیے اسے پتا نہ چل سکا کہ زینب اس کے کمرے میں آئی ہے۔ زینب ام ہانی کے قریب آئی تو اس نے دیکھا ام ہانی کے ہاتھ میں اسکول ڈائری تھی اور اس پر لال روشنائی سے کچھ لکھا ہوا تھا۔ اس نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس پر ام ہانی کی شکایت درج تھی کہ اس نے دو دن سے ہوم ورک نہیں کیا اور اب اس پر مریم کے سائن درکار تھے تاکہ سکول والے جان جائے کہ ام ہانی کی شکایت اس کی امی تک پہنچ چکی ہے کہ نہیں۔

www.novelsclubb.com

ام ہانی ہاتھ میں پین پکڑے اس جگہ سائن کر رہی تھی جس جگہ مریم کے سائن چاہیے تھے۔زینب کی سیاہ آنکھیں حیرت سے پھیل گئی کہ ام ہانی نے بلکل مریم جیسے سائن کیے تھے۔

اسی پل ام ہانی کو محسوس ہوا کہ اس کے پیچھے کوئی کھڑا ہے،اس نے فوراً پیچھے دیکھا۔زینب کو دیکھ کر وہ گھبرا کر اٹھ گئی۔زینب کا حیران چہرہ دیکھ کر ام ہانی سمجھ چکی تھی کہ اس کی چوری پکڑی گئی ہے۔اس نے ڈائری بیڈ پر رکھی اور مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے بولی"زینب تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

" یہ تم نے ابھی اپنی ڈائری پر چچی کے سائن کیے ہے نا!"اس نے بے یقینی سے پوچھا۔

"نہیں۔۔۔ایس۔۔سی۔۔تت۔۔تو۔۔ک۔۔۔وئی۔۔۔۔۔۔بات۔۔نی۔"ام ہانی نے ہکلاتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔

"اچھا تو دکھاؤ۔"وہ بیڈ پر رکھی ڈائری کی جانب بڑھی تو ام ہانی نے فوراً ڈائری پکڑ کر اپنے سینے سے لگالی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کیا مسئلہ ہے۔میں نے کہا نا کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میرے معاملات سے دور رہو۔"ام ہانی نے اپنے گھبراہٹ پر قابو پالیا تھا۔اب وہ زینب کی آنکھوں میں دیکھ کر پورے اعتماد سے بات کر رہی تھی۔

"میں چچی کو بتاؤ گی کہ تم نے ان کی جگہ خود سائن کیے ہے!"زینب نے اسے دھمکی دی۔

"تم ایسا کچھ نہیں کرو گی۔"ام ہانی چلائی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تو پھر مجھے ڈائری دکھاؤ"

یہ کہہ کر زینب ڈائری پر جھپٹ گئی۔ام ہانی کی ڈائری پر گرفت مزید سخت ہو گئی۔ان دونوں میں سے کوئی بھی پیچھے نہیں ہٹ رہا تھا۔

ان کی اس چھینا جھپٹی میں اچانک ام ہانی کو دھکا لگا۔ام ہانی کا توازن بگڑا اور اس کا سر بیڈ کی پائنتی پر جا لگا۔اس نے اپنے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔ام ہانی کو اپنے سر پر رکھا ہاتھ گیلا محسوس ہوا۔اس نے ہاتھ نیچے کر کے دیکھا تو اس پر خون لگا تھا۔خون دیکھ کر ام ہانی نے آسمان سر پر اٹھا لیا۔

"زینب یہ تم نے کیا کیا؟! آہ میرے اللہ!" ام ہانی روتے ہوئے چلا رہی تھی۔

زینب اس کے پاس کھڑی تھی۔وہ خون نکلتا دیکھ کر بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔

اشفاق اپنے کمرے میں آرام کر رہے تھے۔ام ہانی کی چلاتی آواز سنی تو تقریباً بھاگتے ہوئے ان کے کمرے میں پہنچے۔ام ہانی کے سر سے خون نکلتا دیکھ کر ان کے بھی اوسان خطا ہو گئے۔وہ بھاگ کر ام ہانی کے پاس گئے اور اس کو پکڑا۔

"کیا ہوا ہانی؟ تمہیں چوٹ کیسے لگی؟"

www.novelsclubb.com

"وہ۔۔۔وہ اشفاق۔۔۔بھائی۔۔۔۔زینب نے۔۔۔۔۔دھکا دیا۔۔۔تو۔۔۔۔گر گئی۔"ام ہانی نے روتے ہوئے اسے بتایا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا بھائی وہ تو۔۔۔۔" زینب اپنی صفائی میں کچھ بولنے لگی تو اشفاق کی تیز آواز نے اس کی بات کاٹی۔

"بس بہت ہو گیا۔ تمہاری وجہ سے دیکھو کیا ہو گیا ہے؟ کب تک ہماری زندگیوں کو یونہی برباد کرتی رہو گی۔"

"میں نے برباد کی؟!" زینب نے نا سمجھی اور بے یقینی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تم نے! تم نے ہماری زندگی برباد کی ہے۔ جب سے تم پیدا ہوئی ہو، ہماری زندگی خراب ہو گئی ہے۔ امی ابو تمہاری وجہ سے مرے۔ اب تم آہستہ

آہستہ ہم سب کو بھی مار دو گی۔اگر ہانی کو کچھ ہوا تو میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"اشفاق اس پر پھنکارے اور ام ہانی کو اٹھا کر باہر لے گئے۔

پیچھے زینب کھڑی اپنے بھائی کے کہے الفاظ کو پراسس کر رہی تھی۔وہ تو جیسے سکتے کے عالم میں تھی۔

زینب کو لگا اگر وہ اس کمرے میں مزید رہی تو اس کا دم گھٹ جائے گا وہ باہر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

ام ہانی کو ہسپتال لے جاتے اشفاق اس بات سے بے خبر تھے کہ ان کے الفاظ زینب کی زندگی میں زہر گھول دے گے۔

****

کھانا کھانے کے بعد عزاہ اور جائی یانہ نے اپنی زیر نگرانی گیسٹ روم سیٹ کروایا۔ پھر بھی نوال نے ایک چکر لگایا تاکہ دیکھ سکے کہ کسی چیز کی کمی نہیں ہو۔

www.novelsclubb.com

جب عیسیٰ سونے کے لیے گیا تب جا کر عزاہ اور جائی یانہ کی جان چھٹی۔ وہ دونوں اپنے اپنے کمروں میں جا کر سو گئیں۔ انہیں پتا تھا کہ یہ مصروفیت تب تک جاری رہے گی جب تک عیسیٰ کا یہاں پر قیام ہے۔

اگلی صبح جائی یانہ جب کچن میں آئی تو کچن کی سلپ پر رکھے کھانوں کو دیکھ کر حیران ہوئی۔ سلپ پر نان چنے، حلوہ پوری اور پراٹھے رکھے ہوئے تھے۔ اس نے پہلے حیرانگی سے کھانوں کو اور پھر اپنی ماں کو دیکھا جو ملازمہ کے ساتھ مل کر مزید ناشتہ بنا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اماں یہ کھانا کہاں سے آیا؟" اس نے حلوہ پوری اور نان چنے کی طرف اشارہ کر کے پوچھا۔

"کہاں سے آنا ہے میں نے رشید (چوکیدار) سے منگوایا ہے۔" نوال نے مصروف انداز میں بتایا۔

"لیکن کیوں؟"

"کیوں کا کیا مطلب؟ عیسیٰ کے لیے منگوائی ہے۔ بچپن میں بڑے شوق سے کھاتا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"اب تو وہ شاید یہ چیزیں نہیں کھاتا ہو گا۔" اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"ایسے ہی نہیں کھاتا ہو گا۔اسے بچپن سے ایسے کھانے پسند تھے جب بھی آتا تھا حلوہ پوری سے ناشتہ کرتا تھا۔دیکھنا ان کھانوں کو دیکھ کر کتنا خوش ہو گا" جائی یانہ نے اپنی ماں کو دیکھا اور سر نفی میں ہلایا۔ان سے کچھ بھی کہنا فضول تھا اس لیے وہ چپ چاپ باہر چلی گئی۔

وہ کچن سے باہر نکل گئی اور ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گئی۔ابھی ڈائننگ ہال میں اس کے علاوہ کوئی موجود نہ تھا۔وہ اپنی سوچوں میں گم تھی کہ اس نے عیسیٰ کو ڈائننگ ہال میں آتے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

بلیک جینز پر اس نے براؤن جیکٹ زیب تن کی تھی۔ وہ جائی یانہ کی سامنے والی کرسی پر بیٹھ گیا اور مسکرا کر جائی یانہ کے ساتھ گفتگو کا آغاز کیا۔

"گڈ مارننگ، کزن!"

"گڈ مارننگ" جائی یانہ نے بھی مسکرا کر جواب دیا۔

"اور سناؤ کیا حال چال ہے؟ کل تو بات کرنے کا موقع ہی نہیں ملا؟

www.novelsclubb.com

"میں تو ٹھیک ہو۔ تم سناؤ تم کیسے ہو؟ ہانی خالہ ٹھیک ہے؟"

"میں بھی ٹھیک ہو اور تمہاری ہانی خالہ بھی ٹھیک۔" عیسیٰ نے جواب دیا۔ عیسیٰ کی بے ساختہ نظر جائی یانہ کے پاس پڑی بزنس اسٹیٹس کی کتاب پر پڑی۔

"تم بزنس پڑھ رہی ہو؟" اس کو خوش گوار حیرت ہوئی۔

"ہاں میں بی بی اے کے فرسٹ سمیسٹر میں ہوں!"

"چلو اچھی بات ہے۔ ہمارے خاندان میں کسی عورت نے اس فیلڈ کی طرف دھیان دیا ورنہ جس عورت کو دیکھو یا تو لٹریچر میں ہے یا ڈاکٹر بن رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا آپ کو بڑا پتا ہے خاندان کی لڑکیوں کے بارے میں۔" جائی یانہ کی بات میں طنز جھلکا۔

"جی آپ کی ہانی خالہ کی بدولت "عیسیٰ نے ہنستے ہوئے کہا جیسے اس کی بات پر محظوظ ہوئے ہو۔

جائی یانہ اب اپنی پڑھائی کے متعلق تفصیلات دینے لگی اور عیسیٰ اس کی بات دلچسپی سے سنے گیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمحات بعد ڈائننگ ہال میں دوبارہ آؤ تو ان دونوں کے ساتھ اشفاق اور عالیہ بھی دکھائی دے رہے تھے۔اشفاق عیسیٰ سے بزنس کی باتوں میں مصروف

تھے۔ جائی یا نہ ان کی باتیں غور سے سن رہی تھی اور جہاں ضرورت سمجھتی اپنا پوائنٹ آف ویو بھی دے دیتی جبکہ عالیہ ان سب سے الگ ضرورت سے زیادہ خاموش تھی۔ اس نے شلوار قمیض پر بالوں کو جوڑے میں قید کیا ہوا تھا۔ وہ اپنے ہاتھ میں لگی پٹی کو دیکھ رہی تھی جو اشفاق نے رات کو اس کے جلے ہاتھ پر لگائی تھی۔

وہ جب جب اپنے جلے ہاتھ کو دیکھ رہی تھی اسے کل کا واقعہ یاد آ رہا تھا۔ ہاتھ پر کافی کا گرنا، اس کی سینڈل کی ہیل کا ٹوٹ جانا، اس کا بھرے ریسٹورنٹ میں گر جانا، پھر ایک عجیب انسان کی اسکی مدد کرنا، ننگے پاؤں گھر آنا، گھر میں عیسیٰ کی آمد اور نوال کی ڈانٹ۔ یہ سب باتیں اس کے ذہن میں گردش کر رہی تھی۔ بلاشبہ کل کا دن اس کے لیے بہت برا تھا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نوال کے ساتھ ناشتہ میز پر لگا رہی تھی۔

جب عزاہ اور نوال کا کام ختم ہو گیا تو وہ اپنی کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔ سب نے ناشتہ شروع کر دیا سوائے عیسیٰ کے۔ نوال نے عیسیٰ کی پلیٹ خالی دیکھی تو پیار سے پوچھا۔

"کیا ہوا عیسیٰ؟ کھانا کیوں نہیں کھا رہے؟ شرماؤ نہیں اسے اپنا گھر سمجھو۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں آنٹی میں شرما نہیں رہا ہوں پر۔۔۔" عیسیٰ نے دانستہ طور پر بات کو ادھورا چھوڑا۔

"پر کیا؟"نوال نے پوچھا۔

"وہ میں اتنا ہیوی کھانا نہیں کھاتا ہوں اور ناشتہ تو بلکل بھی نہیں۔مجھے تو پاکستانی کھانوں کی عادت ہی نہیں ہے اور یہ تو بہت زیادہ آئلی ہے۔"اس نے ڈائننگ ٹیبل پر پڑے کھانوں کی طرف اشارہ کرتے بولا۔

جائی یانہ نے عیسیٰ کی بات سن کر اپنی مسکراہٹ دبائی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تو پہلے ہی کہا تھا، اتنا ہیوی کھانا نہیں کھائے گا آپ کا بھانجا۔ کل سادہ سالن اس کے گلے سے نہیں اتر رہا تھا۔ اس کھانے کو تو دیکھ کر ہی منع کر دیا ہے۔" جائی یانہ نے دل میں سوچا۔

نوال کی مسکراہٹ پھیکی ہو گئی۔ ان کو یہ امید نہیں تھی کہ عیسیٰ ان کے منہ پر صاف انکار کر دے گا۔

"اچھا بچپن میں تو تم یہ سب بڑے شوق سے کھاتے تھے!"

www.novelsclubb.com

"آنٹی بچپن میں تو کھا لیتا تھا لیکن اب اپنی صحت کا بھی تو خیال رکھنا ہے نا!"

نوال کا چہرہ مزید پھیکا ہوا۔

عزاہ نے فوراً بات سنبھالی۔ "تم مجھے بتاؤ تم کیا کھاؤ گے۔ میں وہی بنا دوں گی۔"

"نہیں عزاہ آپ بس مجھے جیم اور بریڈ دے دے میں وہی کھا لو گا۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ نے سر اثبات میں ہلایا اور جیم اور بریڈ اسے تھمائی۔

****

سورج کی چھن چھن کرتی کرنیں گلاس وال پر لگے پردوں سے نکلنے کی ناکام کوشش میں تھی۔ کرنوں کی ہلکی سی روشنی کمرے کے اندھیرے کو مکمل نہیں تو کچھ حد تک ختم کر چکا تھا۔ایسے میں کمرے کے درمیان میں رکھے بیڈ کو دیکھو تو اس پر کوئی لیٹا ہوا تھا۔ تکیہ پر شہد رنگی بال بکھرے ہوئے تھے۔بیڈ پر لیٹے انسان ک ان بالوں نے چھپایا ہوا تھا۔اس نے کروٹ بدلی تو اس کا چہرہ واضح ہوا۔ اس کی سیاہ آنکھیں شب بیداری کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی۔چہرے پر نیند نہ آنے کی وجہ سے بیزاریت پھیلی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

نمرہ نے تھوڑا سا سر اٹھا کر گھڑی میں دیکھا جو نو بجنے کا عندیہ دے رہی تھی۔ اس نے دوبارہ سر نیچے گرا دیا۔ وہ صبح جلد اٹھ جاتی تھی لیکن کل رات شایان اور اس کی تلخ کلامی کے بعد وہ اس وقت شایان کا سامنا نہیں کرنا چاہتی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ خواہ مخواہ کوئی بدمزگی ہو۔

ایسے میں بیڈ کے ساتھ ٹیبل پر رکھا اس کا موبائل بجا۔ اس کو میسج بھیجے گئے تھے۔ اس نے ہاتھ بڑھا کر موبائل پکڑا اور اپنے سامنے کیا۔

اسے عالیہ نے میسجز کیے تھے۔

"السلام علیکم!"

www.novelsclubb.com

"نمرہ گیس کرو ہمارے گھر کون آیا ہے؟"

نمرہ نے اس کے سوال پر لکھا۔

"وزیر اعظم۔"

تھوڑی دیر بعد اسے پیغام موصول ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ویری فنی۔ صحیح سے گیس کرو۔"

"میری بلا سے کوئی بھی ہو۔"

"ٹھیک ہے میں نہیں بتا رہی۔"

"عالیہ تم بتا رہی ہو یا میں ممانی کو کال کر کے پوچھو۔"

"بتا رہی ہوں۔ہانی خالہ کا بیٹا عیسیٰ آیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا!! ہانی خالہ بھی ساتھ آئی ہے؟"

"نہیں! وہ تو نہیں آئی۔ عیسیٰ کو اپنے کاروباری معاملات کے لیے آنا پڑا۔ وہ اکیلا آیا ہے۔"

کچھ مزید اِدھر اُدھر کی باتیں کر لینے کے بعد نمرہ نے بات ختم کر دی۔

اس نے موبائل پر دیکھا تو ساڑھے نو بج گئے تھے۔ شایان اس وقت تک آفس کے لیے نکل جاتا تھا۔ وہ بیڈ پر سے اٹھی اور واش روم کی جانب بڑھی۔ اس نے ابھی عیسیٰ کی آمد کی خبر اپنی ماں کو بھی دینی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

اشفاق ام ہانی کو ہسپتال لے کر جا رہے تھے کہ انہیں راستے میں حسن ملے۔ حسن ام ہانی کی چوٹ کو دیکھ کر پریشان ہوئے اور اشفاق سے وجہ پوچھی۔ اشفاق نے ان کو مختصر الفاظ میں بتایا کہ ام ہانی کو بیڈ کی پائنتی سے چوٹ لگی ہے۔

حسن نے اشفاق کے ساتھ ہسپتال جانا چاہا لیکن اشفاق نے یہ کہہ کر منع کر دیا کہ وہاں پر وقت لگ سکتا ہے اگر وہ دونوں چلے گئے تو دوکان کا کیا ہو گا۔ اس لیے حسن کا دوکان پر رہنا بہتر ہے۔

www.novelsclubb.com

حسن کو چار و ناچار رکنا ہی پڑا۔ وہ دوکان پر بیٹھے خیر و عافیت کی دعائیں مانگ رہے تھے کہ ان کی نظر ان کے سامنے سے گزرتی نوال اور مریم پر پڑی۔ ان

کے ہاتھوں میں شاپر تھے جو اس بات کی نشانی دے رہے تھے کہ وہ دونوں بازار گئے تھے۔ حسن مریم۔ کے پاس گئے اور انہیں ساری بات بتائی۔ جب حسن نے ان کو ام ہانی کی چوٹ کا بتایا تو مریم پریشان ہو گئی۔

گھر پہنچ کر مریم نے زینب سے اس متعلق پوچھنا چاہا لیکن زینب کسی سوال کا جواب نہیں دے رہی تھی بلکہ چپ چاپ بیٹھی تھی۔ شام کے قریب اشفاق ام ہانی کو لے کر گھر آئے تو حسن بھی دوکان بند کر کے ان کے پیچھے گھر پہنچ گئے۔ ام ہانی کے سر پر پٹی بندھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

ام ہانی حسن کے پاس چارپائی پر بیٹھ گئی اور ان کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ حسن اس کے بالوں پر ہاتھ پھیر کر اسے سہلا رہے تھے۔ جب ام ہانی تھوڑا سنبھلی تو مریم نے اس سے پوچھا۔

"ہانی بیٹا! ! آپ کو چوٹ کیسے لگی؟"

"امی زینب مجھ سے جھگڑ رہی تھی۔ جھگڑے کے دوران زینب نے مجھے دھکا دیا تو مجھے بیڈ کی پائنتی سے چوٹ لگ گئی۔" ام ہانی نے سب کے سامنے آدھا سچ رکھا۔

زینب پر اشفاق کے سوا سب کی نظریں اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"چچی اس نے پوری بات نہیں بتائی۔ ہانی یہ بات بھی تو بتاؤ کہ ہمارا جھگڑا کس بات پر ہوا تھا!"

"جھگڑا چاہے کسی بھی بات پر ہوا ہو۔اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ تم یوں کسی کو دھکا دو۔"ام ہانی کی بجائے مریم جواب دیا۔

"چچی میں نے ام ہانی کو جان بوجھ کر نہیں گرایا تھا۔"زینب نے صفائی دی۔

"لیکن ہانی کو تو چوٹ لگی ہے نا"پیچھے سے نوال نے بولا۔اسے ام ہانی کے سر پر پٹی بندھے دیکھ کر زینب پر غصہ آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ لوگ میری بات تو سنے میں آپ کو سب بتاتی ہوں۔" زینب نے منت کرتے لہجے سے بولی۔اس نے ایک مدد طلب نگاہ اپنے بھائی پر ڈالی جو اس کو نہیں بلکہ نیچے زمین پر دیکھ رہا تھا۔

"ہم تمہاری کیا بات سنے؟اپنی صفائی کے لیے کوئی سچی جھوٹی کہانی سنا دو گی۔" اس دفعہ بولنے والے حسن تھے۔انہیں بچوں کی صفائی میں دی باتوں پر یقین نہیں تھا کیونکہ ان کے نزدیک بچے اپنے آپ کو بچانے کے لیے جھوٹ ہی کہتے ہے۔

www.novelsclubb.com

"چچا آپ میری بات تو سنے۔میں کبھی جھوٹ نہیں بولتی ہوں۔" اب کی دفعہ زینب کی آواز اونچی ہوئی تھی لیکن وہ ابھی بھی تمیز کے دائرے میں

تھی۔ وہ اپنے آپ کو بے بس محسوس کر رہی تھی، ہر کوئی اپنی کہے جا رہا تھا کوئی اس سے بھی تو پوچھتا۔

اچانک اس نے اشفاق کو اٹھتے اور اپنے پاس آتا دیکھا۔ ایک پل کے لیے اسے لگا کہ اس کا بھائی اس کی طرف داری کرے گا لیکن اگلے ہی پل اس کی یہ خوش فہمی دور ہو گئی جب اشفاق نے اپنے بھاری ہاتھ سے ایک تھپڑ زینب کے نازک گال پر جڑا۔

زینب ایک ہاتھ سے اپنا گال پکڑے اپنے بھائی کو دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی چچا سے اونچی آواز میں بات کرنے کی! ایک تو تم اپنی غلطی نہیں مان رہی ہو اوپر سے چچا چچی سے بحث کر رہی ہو۔ پتا نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جب تم پیدا ہوئی تھی۔" آخری بات اشفاق نے اتنی آہستہ کی کہ برآمدے میں موجود کسی بھی شخص کو سنائی نہ دی ماسوائے زینب کے۔

زینب کی سیاہ آنکھوں میں ڈھیر سارا پانی جمع ہو گیا۔ اس نے کسی کو بھی نہ دیکھا اور بھاگتی ہوئی چھت پر چلی گئی۔

چھت پر ایک اسٹور روم تھا۔ زینب اس کے اندر چلی گئی اور دروازہ بند کر دیا۔ زینب دروازے سے ٹیک لگ اکر بیٹھ گئی۔ اس کے سیاہ کٹوروں میں بھرے پانی میں سے پہلے ایک آنسو نکلا، پھر دوسرا اور پھر ان گنت آنسو بہتے گئے۔

پہلے اتنے زہریلے الفاظ اور اب تھپڑ۔۔۔۔۔۔۔! وہ چاہتی تھی کہ اس کا بھائی اس سے بات کرے لیکن اس کو اگر پتا ہوتا کہ اس کے بھائی کی زبان میں اتنا زہر بھرا ہے تو شاید قیامت تک اس کی خاموشی کی دعائیں مانگتی۔

آہ! اس کے بھائی کے نزدیک تو اس کا پیدا ہونے کا وقت منحوس تھا۔ وہ اپنا اور اشفاق کا موازنہ کرنے لگی۔ پلڑا اشفاق کا بھاری تھا۔

اس کو تو اپنے ماں باپ کی شفقت بھری نگاہ بھی نہیں ملی تھی، اس کے بھائی نے تو ان کے ساتھ آٹھ سال گزارے تھے۔

اشفاق کے پاس سب موجود تھے۔اشفاق سے اگر ماں باپ چھینے گئے تھے تو انہیں حسن اور مریم کی محبت عطا کی گئی تھی لیکن زینب سے اگر چھینا گیا تھا تو اسے کوئی نہیں ملا تھا حسن اور مریم کے نزدیک دو بس ایک زمہ داری تھی اس سے زیادہ اس کا کوئی مقام نہ تھا۔

اشفاق کہہ رہے تھے کہ زینب نے ان کی زندگی برباد کی ہے لیکن زندگی برباد تو اس کی ہوئی تھی۔وہ کسی دوسرے کی زندگی کیسے خراب کر سکتی تھی۔

وہ صحیح معنوں میں جان گئی تھی کہ یتیم ہونا کسے کہتے ہے۔اس کے پاس اس کا باپ نہیں ہے جس کے سینے سے لگ کر وہ رو رہی بیٹھی ہوتی اور اس کا باپ اس کا دفاع کر رہا ہوتا۔اس کے پاس اس کی ماں نہیں تھی جو اس کے درد اور تکلیف پر تڑپ اٹھتی۔اس کا بھائی اس کے پاس ہو کر بھی کہیں نہیں تھا۔

نو سالہ زندگی میں اس نے یہ سبق وقت سے بڑے اچھے طریقے سے سیکھ لیا تھا کہ وہ اس دنیا کے ہجوم میں تنہا تھی اور اسے اب اپنی بقاء کی جنگ تنہا لڑنی تھی۔ جو جنگیں اس کے لیے لکھی گئی تھی اس میں اس کی روح تک زخمی ہو جائے گی۔

****

www.novelsclubb.com

کچھ دن یونہی مصروف گزرے۔ نوال اپنے بھانجے کی میزبانی میں لگی رہی۔ جائی یانہ کے معمول میں کوئی تبدیل نہ آئی۔ وہ گھر سے یونیورسٹی اور

یونیورسٹی سے گھر تک محدود رہی۔عالیہ اور عزاہ کی کلاسز سٹارٹ ہو گئی تھی سو وہ اس میں مگن ہو گئی۔

جائی یانہ یونیورسٹی کی سیڑھیوں پر بیٹھی کسی کتاب کا مطالعہ کر رہی تھی۔وہ مطالعے میں مکمل طور پر گم تھی۔کچھ دیر بعد اس نے سر اٹھا کر دیکھا تو وہ حیران ہوئی راہداری بلکل سنسان تھی۔اس نے گھڑی سے وقت دیکھا تو اسے معلوم ہوا کہ چھٹی کا وقت ہو چکا ہے۔اس نے جلدی سے کتاب اپنے بیگ میں رکھی اور جانے کے لیے کھڑی ہو گئی۔وہ ایک کلاس کے قریب گزری تو اچانک اس کو اس کلاس میں کسی چیز کو زمین پر بار بار مارنے کی آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ ابھی یونیورسٹی کے پچھلے حصے میں تھی۔چھٹی ہو جانے کی وجہ سے وہاں پر کوئی موجود نہ تھا اور اسٹاف روم یہاں سے بہت دور تھا۔اسٹوڈنٹ

ہوتے بھی تو اس وقت آگے والے حصے میں موجود ہوتے۔اس نے کچھ سوچ کر کلاس کے اندر جھانکا تو اس نے ایک شخص کو بینچ زمین پر بار بار مارتے دیکھا۔

جائی یانہ کو وہ شخص ایسے کرتا ہوا وحشی لگ رہا تھا۔اچھا خاصا غصہ بینچ پر نکال لینے کے بعد اس نے بینچ کو ایک جھٹکے میں چھوڑا اور لمبے لمبے سانس لینے لگا۔ اس شخص کی جائی یانہ کی جانب پشت تھی اس لیے جائی یانہ اس کا چہرہ نہیں دیکھ پا رہی تھی۔اچانک اس شخص نے اپنا چہرہ موڑا۔جائی یانہ نے اس کو مڑتا دیکھ کر فوراً تیز قدم اٹھاتی آگے بڑھی۔تیز چلنے کی وجہ سے اس کا ڈوپٹہ سر پر سے اتر گیا۔وہ شخص جائی یانہ کو دیکھ چکا تھا۔اس لیے کلاس سے نکل کر باہر نکلا اور جائی یانہ کو پیچھے سے آواز دی۔

www.novelsclubb.com

"رک جائیں!"

جائی یانہ کے قدم خوف سے تھم گئے۔وہ آگے بڑھنا چاہتی تھی لیکن اس کی آواز سن کر ایک قدم تک نہ اٹھا پائی۔وہ یہاں پر تنہا تھی اس کی مدد کے لیے کوئی بھی نہ آتا۔اس نے چیخنے کی کوشش کی لیکن اس کی آواز خوف کی شدت سے نکل نہیں پا رہی تھی۔اسے اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ سنائی دے رہی تھی۔جب قدموں کی آہٹ اسے قریب سے سنائی دینے لگی تو اس نے خوف سے آنکھیں بند کر لی۔

اب وہ جائی یانہ کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو مجھے جانے دو" جائی یانہ نے انتہائی آہستہ آواز میں کہا اور ڈرتے ہوئے اپنی آنکھیں کھولی۔

اس کے سامنے گھنگرالے بالوں والا لڑکا کھڑا تھا جس نے جائی یانہ کو اس کا موبائل واپس کیا تھا۔ وہ انتہائی نرمی سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ کلاس میں کھڑے انسان سے بلکل مختلف انسان دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے پر سکون انداز میں جائی یانہ سے پوچھا۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہے؟ کلاسز کی ٹائمنگ تو ختم ہو چکی ہے۔" اس نے جائی یانہ سے ایسے پوچھا جیسے ان دونوں کے درمیان سالوں کی جان پہچان ہو۔

جائی یانہ کا خوف اب کم ہو چکا تھا۔ وہ واپس اپنے پرانے انداز میں آئی۔

"میں جو بھی کروں۔ آپ کو کیا مسئلہ ہے؟ اور آپ کو کس نے حق دیا ہے کہ بینچ کو توڑے اور مجھے جاتے ہوئے پیچھے سے روکے۔"

"آپ کا یوں یونیورسٹی میں اس وقت اکیلے پھرنا ٹھیک نہیں ہے اور اس حصے میں ویسے بھی اسٹوڈنٹ بہت کم رخ کرتے ہے۔ آپ ادھر نہ آیا کریں۔" لڑکے نے جائی یانہ کی بات ان سنی کر دی اور اپنی بات کے آخر میں نصیحت بھی دی۔

www.novelsclubb.com

آپ ہوتے کون ہے مجھے نصیحت کرنے والے؟" جائی یانہ نے کمر پر ہاتھ رکھ کر اس سے پوچھا۔اس کی ایک آئی برو اوپر کی طرف اٹھ گئی۔

"کوئی بھی نہیں" سینے پر ہاتھ باندھے اس نے دوبارہ آرام سے کہا۔

جائی یانہ کا دل چاہا کہ سامنے کھڑے شخص کا منہ نوچ لے لیکن اس کا بینچ زمین پر مارنے والا منظر یاد آیا تو خود کو باز رکھا۔

www.novelsclubb.com

"میرے راستے سے ہٹے۔" اس نے ضبط کر کے یہی بولا۔

لڑکا بغیر کچھ کہے ایک جانب ہو گیا۔ جائی یانہ آگے بڑھ گئی۔ ابھی وہ کچھ دور ہی گئی تھی کہ اسے اس لڑکے کی آواز دوبارہ سنائی دی۔

"سنے! آپ کا ڈوپٹہ؟"

اس نے اس کی بات سنی تو ٹھہری۔

"میرا ڈوپٹہ!" اس کے صرف ہونٹ ہلے

www.novelsclubb.com

اپنے ڈوپٹے پر دھیان دیا تو پتا چلا کہ اس کا دوپٹہ سر پر سے اتر گیا تھا۔ اس نے ڈوپٹہ سر پر لیا اور ایک نظر پیچھے مڑ کر دیکھا۔ وہ لڑکا ابھی بھی اسے دیکھ رہا تھا۔ چند پل کے

لیے دونوں کی بھوری آنکھیں ایک دوسرے سے ٹکرائی۔لڑکا اس کو دیکھ کر واپس مڑ گیا۔جائی یانہ نے بھی جانے کے لیے قدم آگے بڑھائے۔

****

عالیہ اور عزاہ کی کلاسز کو شروع ہوئے ایک ہفتہ ہو چکا تھا۔وہ دونوں ریگولر کلاسز اٹینڈ کر رہی تھی۔عالیہ لٹریچر میں ایم اے کر رہی تھی جبکہ عزاہ میتھ میں۔عالیہ اور عزاہ میں گیارہ ماہ کا فرق تھا۔اس لیے دونوں کی تعلیم ایک ساتھ شروع ہوئی تھی۔ان کے ایم اے کے تین سمیسٹر گزر چکے تھے۔اب ان کا آخری سمیسٹر شروع ہوا تھا۔

عزاہ یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھی تھی۔اس کے آس پاس اس کے کلاس فیلوز گروپ کی صورت میں بیٹھی تھی۔آج ان کو گروپ اسائنمنٹ ملا تھا جن پر وہ سب ایک ساتھ کام کر رہے تھے۔

"فریحہ اس سوال کی مجھے تو سمجھ نہیں آ رہی! تمہیں کچھ پتا چل رہا ہے؟"عزاہ نے جھنجھلا کر بولا۔

"نہیں۔ایک دفعہ فوکس سے کرو تو پتا چل جائے گا۔"اس کے ساتھ دودھیا رنگت والی لڑکی فریحہ نے بولا۔اس نے گلابی رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی

تھی۔اس کے دودھیار نگت پر گلابی رنگ دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے کچے دودھ میں گلاب کی پتیاں گری ہو۔

"آہ!! میرے تو سر میں درد ہو گیا ہے۔مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے کہ کیا کرنا ہے۔"عزاہ نے اپنا رجسٹر اور کتابیں ایک جانب رکھ دی۔

"چلو ایسا کرتے ہے ایک بریک لے لیتے ہے۔"اس کے ساتھ بیٹھی ایک اور لڑکی نے بولا تو سب نے ہاں میں ہاں ملائی۔کچھ دیر بعد سب کسی نا کسی کام کی وجہ اٹھ کر چلے گئے۔اب گراؤنڈ میں صرف عزاہ اور فریحہ بیٹھیں تھیں۔فریحہ بڑے غور سے عزاہ کو دیکھا۔عزاہ نے بھورے رنگ کا ایک سادہ جوڑا پہنا ہوا تھا۔کالے بالوں کو سر پر دوپٹہ لے کر چھپایا ہوا تھا۔فریحہ کو آج عزاہ کچھ تھکی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

"کیا ہوا عزاہ؟ کیا کوئی مسئلہ ہے؟" اس نے فکر مندی سے عزاہ سے پوچھا۔

"نہیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"

"پھر آج اتنا تھکی ہوئی کیوں لگ رہی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"بس تم تو جانتی ہو ہمارا کزن امریکہ آیا ہوا ہے۔ اس کی مہمان نوازی میں ہی لگی ہو۔ کبھی امی کس کام کا کہہ رہی ہوتی ہے تو کبھی کس کام کا۔ اور کل رات مجھے نیند بھی نہیں آپائی تو بس یہی وجہ ہے۔"

"اپنے گھر میں کام کا کسی اور کو کہہ دیتی تمہاری دو بہنیں بھی تو ہے!"

"وہ لوگ اپنے اپنے کاموں میں مصروف تھے ویسے بھی ان کی گھر کے کاموں میں کوئی خاص دلچسپی نہیں ہے۔"

"اچھا"

www.novelsclubb.com

"اگر آج کام نہیں کرنا تو کل کر لے گے تم گھر جا کر ریسٹ کر لو۔"

فریحہ نے اسے پیش کش کی۔

"نہیں، آج ہی کام کریں گے۔" عزاہ نے تھکا سا مسکرا کر اس کی دی ہوئی پیش کش رد کی۔

"ایک بات کہوں؟!" فریحہ نے کچھ دیر بعد ہچکچاتے ہوئے پوچھا۔

عزاہ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"تمہیں نہیں لگتا کہ تم نے اپنے اوپر زیادہ بوجھ ڈالا ہوا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"مطلب؟" عزاہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"تم ہر کام کو ابھی ختم کرنے میں لگی رہتی ہو۔اس وقت تم تھکی ہوئی ہو لیکن اپنی اسائنمنٹ پوری کرو گی اور مجھے یقین ہے کہ گھر جا کر تم آرام کرنے کی بجائے گھر کے کاموں میں لگ جاؤ گی۔"

"تم مجھ پر اتنی نظر رکھتی ہو!"عزاہ نے بات مذاق کی طرف لے جانا چاہی۔

"میں انسان ہوں اور انسان اپنے ارد گرد کے انسانوں کو observe ضرور کرتے ہے۔تمہارے ساتھ اتنا وقت گزارا ہے۔یہ بات تو میں جان گئی ہوں کہ تم خود کے ساتھ ساتھ دوسروں کی ذمہ داریاں بھی خود پر لے لیتی ہو،یہ سوچ کر کہ تم ان کے لیے ضروری ہو۔تم تھکی ہوئی ہو گی لیکن ان کا کام ضرور کرو گی۔

تم سوچتی ہو کہ اگر تم نہیں ہو گی تو ان کے کام نہیں ہو پائے گے لیکن ایک بات بتاؤ؟"

اس نے ایک منٹ کا وقفہ لیا اور دوبارہ بولی۔

"ایک دن تمہیں پتا چلے گا کہ تم تو کبھی ضروری تھی ہی نہیں۔ لوگ تمہارے بغیر بھی کام کر سکتے تھے لیکن تم نے، خود تم نے انہیں ایسا کرنے سے روکا۔ تم نے اپنی انرجی بھی ویسٹ کی ہے اور ان کا بھی نقصان کیا جن کے کام تم پیار محبت سے کر دیتی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"ان لوگوں کا نقصان کیسے ہوا؟" عزاہ کے پوچھنے پر فریحہ نے جواب دیا۔

"ان لوگوں کا نقصان ایسے ہوا کہ وہ تم پر انحصار کرنے لگ گئے ہے۔ ان کو کام کی عادت نہیں رہی۔ اگر تم نے ان کا ساتھ چھوڑا تو وہ ایک لمبے عرصے کے لیے مشکل کا شکار رہے گے۔ ان کو سہاروں کی عادت پر چکی ہے۔ ان کے لیے دوبارہ خود پر انحصار کرنا اب بہت مشکل ہے۔ ان لوگوں میں سے چند ہی دوبارہ خود انحصاری کی طرف بڑھے گے۔ باقی سب نئے سہاروں کو ڈھونڈنے میں اپنی طاقت ضائع کرے گے اور جب انسان اپنے سوا کسی دوسرے انسان پر انحصار کرنے لگ جائے تو اس کی بربادی کے لیے کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو جاتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"میں حیران ہو کہ تم نے خود کو میتھ جیسے خشک سبجیکٹ میں گھسیٹا۔ تمہیں تو نفسیات پڑھنی چاہیے تھی۔" عزاہ اس کی باتوں سے خاصی مرعوب ہوئی تھی۔

"پڑھنا تو میں بھی چاہتی تھی لیکن امی کو لگا کہ اگر میں نے نفسیات پڑھی تو میں بھی نفسیاتی ہو جاؤں گی۔" فریحہ اپنی ہی بات پر ہنسی مگر دور کہی اس ہنسی میں اداسی شامل تھی۔

دونوں کے درمیان ایک بار پھر خاموشی حائل ہوئی۔ دونوں ہی گراؤنڈ میں بیٹھے لوگوں کو تک رہے تھے۔ ایسے میں فریحہ کی نگاہوں نے ان سے کچھ دور بیٹھی عالیہ کا تعاقب کیا۔

عالیہ نمرہ کے ساتھ یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھی کام میں مشغول تھی۔ نمرہ بھی لٹریچر میں ایم فل کر رہی تھی۔اس لیے نمرہ اور عالیہ اکثر ایک ساتھ بیٹھ کر اسائنمنٹ بناتی تھی۔

عالیہ نے وائٹ کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔اس پر پیلے رنگ کا دوپٹہ مفلر کی طرح لیا ہوا تھا۔ بھورے کندھے پر ڈھلکے ہوئے تھے۔

فریحہ نے اپنے ساتھ بیٹھی عزاہ کو دیکھا جو کچھ دور اگے پودوں پر نظر جمائے فریحہ کی کہی باتیں سوچ رہی تھی۔

"عزاہ؟"فریحہ نے بولا۔

"ہمم"عزاہ نے بے خیالی میں کہا۔

"عالیہ اور تم دونوں کی کیا بنتی نہیں ہے؟"

عزاہ نے چونک کر فریحہ کو دیکھا۔اسے فریحہ سے اس بات کی امید ہر گز نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں ایسا کیوں لگا؟"عزاہ نے سوال کے بدلے سوال کیا۔

"بس یونہی، مجھے وائبز آتی ہے کہ تم دونوں کے درمیان بات چیت نہیں ہے۔"

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔بس ہم دونوں کو ایک دوسرے سے بات کرنے کا موقع نہیں ملتا ہے۔"عزاہ نے کمزور سی دلیل دی۔

فریحہ سمجھ گئی کہ عزاہ اس متعلق بات نہیں کرنا چاہتی اسی لیے اس نے بات بدل دی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تم نے بتایا تھا کہ تمہاری چھوٹی بہن بی بی اے کر رہی ہے۔کیسی جا رہی ہے اس کی پڑھائی؟"

"اس کا تو کہنا ہے کہ اچھی جا رہی ہے۔" عزاہ نے کہا۔

"اس نے اس یونیورسٹی ایڈمیشن کیوں نہیں لیا؟"

"اماں نے تو اسے کہا کہ ایک یونیورسٹی میں پڑھائی کر لو لیکن جائی یانہ نے کسی کی بھی نہیں مانی۔ بابا کو ساتھ ملا کر اپنی مرضی کی یونیورسٹی میں داخلہ لیا۔"

www.novelsclubb.com

"چلو اس کو جہاں ایڈمیشن لینا تھا وہاں ہو گیا۔"

وہ دونوں اب گھریلو باتیں ڈسکس کرنے لگے۔

کچھ دیر بعد ان کے گروپ کے لوگ آنے لگے۔ان کا بریک ختم ہو چکا تھا۔اب وہ سب دوبارہ اپنی پڑھائی میں مشغول ہو گئے تھے۔

****

سورج اپنی روشنی کو ہر سو پھیلا کر اب اپنے غروب ہونے کی تیاری میں مصروف تھا۔اشفاق صاحب کے گھر کی جانب آؤ تو وہاں خوب رونق تھی۔

www.novelsclubb.com

اتوار کا دن تھا۔سب گھر پر موجود تھے۔ایسے میں زینب، نمرہ اور شایان بھی آئے ہوئے تھے جس سے گھر کی رونق کو مزید چار چاند لگ گئے۔

زینب لاؤنج میں بیٹھی نوال کے ساتھ خوش گپیوں میں مصروف تھی جبکہ اشفاق، شایان اور عیسیٰ کے ساتھ ڈرائنگ روم میں بیٹھے تھے۔جائی یانہ بھی اشفاق کے ساتھ صوفے پر بیٹھی ان کی باتیں سن رہی تھی۔وہ سب کاروباری گفتگو کر رہے تھے۔جائی یانہ اپنا فیورٹ ٹاپک کیسے چھوڑ سکتی تھی۔

عالیہ نمرہ کو لے کر اپنے کمرے میں چلی گئی تھی جبکہ عزاہ مہمانوں کی خاطر مدارت میں مصروف تھی۔فریحہ کی باتوں کا اس پر کوئی اثر نہیں پڑا تھا۔

نوال صوفے پر اپنے ساتھ بیٹھی زینب سے پوچھ رہی تھی۔

"تم اتنے دنوں سے آئی نہیں تھی۔ خیریت تو تھی؟"

"بھابھی آپ تو جانتی ہے کہ سارا دن کام الجھا کر رکھتے ہے کسی دوسری چیز پر دھیان نہیں جاتا ہے۔" زینب نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ان کاموں سے وقت نکال کر اپنوں سے ملنے آجانا چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

"بھابھی ساری بات وقت کی ہی تو ہے۔ کسی کام کو لے کر بیٹھوں تو دن سے رات ہو جاتی ہے۔ پتا ہی نہیں چلتا ہے۔ ایسے میں اب وقت نکالنا بہت مشکل ہو گیا ہے۔"

"یہ بات تو تم نے بلکل ٹھیک کہی، زینب۔ ہمارے زمانے میں تو وقت میں بہت برکت تھی۔ گھر کے کام کر لینے کے باوجود بھی انسان کے پاس اتنا وقت بچ جایا کرتا تھا کہ اپنوں کے ساتھ گزار سکے لیکن اب تو ہم اس قدر مصروف ہو گئے ہے کہ گھر کے افراد کے لیے تو دور اپنے لیے ہی وقت نکالنا مشکل ہے۔"

www.novelsclubb.com

زینب ان کی بات پر فقط مسکرائی۔ ایسے میں عزاہ لاؤنج میں داخل ہوئی اس کے ہاتھوں میں ٹرے تھی جس میں چائے اور بسکٹ رکھے تھے۔ عزاہ جھک کر

بیٹھی اور ٹرے میز پر رکھ دی۔اس نے پہلے زینب کو چائے کا کپ تھمایا اور اس کے بعد نوال کو۔

وہ اٹھنے لگی تھی کہ اسے زینب کی آواز سنائی دی۔

"عزاہ میں جب بھی آتی ہو تم کاموں میں ہی لگی رہتی ہو۔ کبھی فرصت نکال کر پھپھو کے ساتھ بھی بیٹھ جایا کرو۔"

www.novelsclubb.com

زینب کا گلہ سن کر وہ مڑی اور مسکرا کر جواب دیا "نہیں پھپھو ایسی بات نہیں ہے۔بس میں نسرین کو ڈرائنگ روم میں چائے دینے کا کہہ دو پھر آپ کے پاس آ کر آرام سے بیٹھو گی۔"

یہ کہہ کر وہ چلی گئی۔ کچھ دیر بعد وہ زینب کے پاس رکھے سنگل صوفے پر بیٹھی تھی۔

"اور سناؤ؟ کیسی چل رہی ہے پڑھائی؟"

"اچھی جا رہی ہے۔ اب تو بس لاسٹ سمیسٹر رہ گیا ہے۔" عزاہ نے مسکرا کر بتایا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم، تو مزید آگے پڑھو گی؟"

زینب کے سوال پر عزاہ نے ہاں کہنے کے لیے لب کھولے تھے کہ نوال نے جواب دے دیا۔

"نہیں اب بس۔اتنا پڑھا دیا ہے یہی بہت ہے۔میں تو ان دونوں کے ایم اے کے ہی خلاف تھی۔میں چاہتی تھی کہ یہ دونوں گھر داری سیکھے لیکن تم تو اپنے بھائی کو جانتی ہو میری ایک نہ سنی اور ان کا ایڈمیشن کروا دیا۔"

"ہمم بھائی کو تو میں واقعی بہت اچھے سے جانتی ہوں۔"زینب یہ بات بس سوچ سکی۔

www.novelsclubb.com

"خیر عزاہ تو سگھڑ ہے اس کو تو گھر داری بہت اچھے سے آتی ہے۔"

زینب نے اپنی سوچوں سے دھیان ہٹا کر عزاہ کی تعریف کی۔

"ہاں یہ تو ہے۔گھر داری تو تھوڑی بہت عالیہ کو بھی آتی ہے اسی لیے اب سوچ رہی ہوں ان کا ایم اے مکمل ہو تو ان کی شادی کروا دوں۔"

"ہمم صحیح سوچا آپ نے۔آپ کی نظر میں عالیہ اور عزاہ کے لیے کوئی رشتہ ہے؟"زینب کے سوال پر نوال کی مسکراہٹ پھیکی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ابھی تو کوئی نہیں ہے۔"نوال نے بمشکل مسکراتے ہوئے بولا۔

عزاہ کو اپنا وہاں بیٹھنا مناسب نہ لگا اس لیے وہ اٹھ کر باہر چلی گئی۔

"میں نے بھی سوچ لیا ہے اس سال شایان کی شادی کر وادوں گی۔ ماشاءاللہ سے اب وہ سیٹل بھی ہو چکا ہے اور شادی جیسی زمہ داری کو نبھانے کے لیے بھی تیار ہے۔ایک دو لڑکیاں دیکھ رکھی ہے میں نے۔بس شایان حامی بھر لے تو آپ اور میں رشتہ مانگنے چلے گے۔"

نوال کی مسکراہٹ زینب کی بات سن کر بلکل غائب ہو گئی۔زینب نے آخر میں ان کو ساتھ چلنے کی دعوت دی تو نوال نے زبردستی مسکرا کر جواب دیا۔

"بالکل، کیوں نہیں۔"

زینب اب ان سے شادی کی تیاریوں کے متعلق بات کر رہی تھی اور نوال گم سم سی ان کی باتیں سن رہی تھی۔

اسی وقت اگر دوسری منزل میں جاؤ تو عالیہ اور نمرہ کمرے میں بیٹھے باتوں میں مشغول تھے۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا ہاتھ اب بہت حد تک ٹھیک ہو گیا ہے۔" نمرہ نے اس کا ہاتھ دیکھا تو تبصرا کر دیا۔ عالیہ نے بھی اپنا ہاتھ دیکھا۔ جلا ہوا نشان مندمل ہو رہا تھا۔

"ہاں،اس بات کو تو دو ہفتے گزر چکے ہے۔"

"ویسے سارا کریڈٹ اس شخص کو جاتا ہے۔اسی کی وجہ سے تمہارے ہاتھ پر چھالے نہیں بنے۔لیکن وہ تھا کتنا ہینڈسم۔اس نے اپنا کیا نام بتایا تھا؟!"

"آریان!"اس کو سوچ میں پڑا دیکھ عالیہ نے جواب دیا۔

"ہاں!آریان!"نمرہ کو بھی یاد آگیا۔پھر اس نے آنکھیں سکیڑ کر عالیہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں اس کا نام بڑا یاد ہے!"

"اس کی بات تم کر رہی ہو یا میں؟" اس نے بھی اسی کے انداز میں جواب دیا۔

"ہائے لیکن ایک بات تو ہے وہ تھا بڑا ہینڈسم!"

"کتنی دفعہ اس کو ہینڈسم کہو گی!" عالیہ نے اس کے بار بار ہینڈسم کہنے پر چوٹ کی۔

www.novelsclubb.com

"اب وہ ہے ہی اتنا ہینڈسم کے بار بار کہنے کو دل چاہتا ہے۔" نمرہ بیڈ پر لیٹ گئی اور ڈوپٹہ سے منہ چھپا لیا۔

"اپنے بھائی کے سامنے کہو اسے ہینڈسم، اگلے لمحے ہی تمہاری زبان ہاتھ میں پکڑا دے گا۔"

شایان کا ذکر سن کر اس کا حلق تک کڑوا ہوا۔

"تم تو جی بھر کر خوش بھی نہیں ہونے دیتی ہو۔" نمرہ نے منہ بنا کر کہا اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے اس کے منہ بنانے پر مسکراہٹ دبائی۔

****

ایک گھنٹے بعد زینب اپنے گھر جانے کے لیے اٹھ گئی۔

"ایسی بھی کیا جلدی ہے زینب؟ آج رات کا کھانا ہم سب ساتھ کھا لیتے۔" نوال نے زینب کو جاتا دیکھ کر گلہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی کھانا کسی اور دن سہی۔ وہ تو اتنے دن ہو گئے تھے، آپ سے اور بچیوں سے نہیں ملی تھی۔ اسی لیے چلی آئی۔"

زینب نے عزاہ سے کہلوا کر نمرہ کو نیچے بلوا دیا تھا۔اشفاق ان کو خدا حافظ کہنے کے لیے ڈرائنگ روم سے نکل گئے۔ان کے پیچھے عیسیٰ اور شایان بھی نکلے۔

عیسیٰ کو دیکھ کر زینب رکی۔جب زینب آئی تھی تو عیسیٰ گھر پر نہیں تھا اور کچھ دیر بعد واپس آیا تو سیدھا ڈرائنگ روم میں چلا گیا تھا۔ان دونوں کی یہ پہلی ملاقات تھی۔

"تم ام ہانی کے بیٹے ہو نا؟"زینب نے مسکرا کر اس سے پوچھا۔

"ہاں یہ عیسیٰ ہے۔ام ہانی کا بیٹا۔"عیسیٰ کی بجائے نوال نے جواب دیا۔

"السلام علیکم "عیسیٰ کو سمجھ نہ آئی کہ کیا کہے سو سلام کر دیا۔ وہ غیر ارادی طور پر تھوڑا آگے ہوا تھا۔

"وعلیکم السلام! ماشاءاللہ تم تو بڑے ہو گئے ہو۔ جب ام ہانی امریکہ گئی تھی تب تو تم بہت چھوٹے تھے۔" زینب نے اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ پھیرا۔ پھر اپنے ساتھ کھڑی نوال کی جانب متوجہ ہوئی۔

"نمرہ نے مجھے اس کے آنے کے بارے میں بتایا تھا۔ نمرہ کہہ رہی تھی کہ یہ کسی کاروباری سلسلے میں پاکستان آیا ہے۔"

نوال سے بات کرتے ہوئے زینب نے آخر میں عیسیٰ سے پوچھا۔

"تمہاری ماں کیسی ہے؟"

"ٹھیک ہے۔"

زینب نے سر ہلایا۔ نوال اور زینب نے ادھر ادھر کی کچھ مزید باتیں کی اور پھر وہ لوگ چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

****

اس کے سامنے کفن میں لپٹے دو وجود چارپائی پر لیٹے تھے۔وہ ان سے قدرے دور کھڑی تھی۔دیکھتے ہی دیکھتے وہ جنازے قبر میں تبدیل ہو گئے۔اس نے ارد گرد دیکھا تو اس نے اپنے آپ کو قبرستان کے عین وسط میں پایا۔وہ خوف سے دو قدم پیچھے ہوئی تو اچانک کسی وجود سے ٹکرائی وہ دیکھے بنا جان چکی تھی کہ پیچھے اشفاق کھڑے تھے۔

"یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔تم ان سب کی ذمہ دار ہو۔وہ میرے ماں باپ کی قبریں ہے۔تم نے انہیں یہاں تک پہنچایا ہے۔"اشفاق کی دل دہلا دینے والی آواز اس کی سماعت میں اتری۔

"نہیں، میں نے ک۔۔۔کچھ ننن۔۔۔۔نہیں کیا۔"خوف سے بمشکل اس نے اپنا جملہ مکمل کیا۔اشفاق کی آواز اسے دوبارہ سنائی دینے لگی وہ اسے کسی بات کا الزام دے رہے تھے لیکن اس نے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا۔اس نے آنکھیں سختی سے بند کر لی اور اندھا دھند بھاگنے لگی۔اسے دور جانا تھا، بہت دور۔ اسے اس قبرستان سے نکلنا تھا لیکن اس کو راستہ نہیں مل رہا تھا۔

وہ ہانپنے لگ گئی تھی لیکن رکی نہیں۔اچانک اس کو ٹھوکر لگی تو وہ گر گئی۔اس نے آنکھیں کھولی تو اس کے سامنے ام ہانی بیٹھی تھی۔اس کے سر سے خون نکل رہا تھا۔وہ درد سے بلبلا رہی تھی۔اس نے ام ہانی کے قریب جانا چاہا تو اچانک کسی نے اسے دھکا دے کر ام ہانی سے دور کیا۔

اس نے دوبارہ اس شخص کو نہ دیکھا۔وہ جان گئی تھی کہ وہ کون ہے۔

"تم ایک عذاب ہو جو ہم پر نازل ہوئی ہو۔پتا نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جب تم ہماری زندگیوں میں آئی تھی۔"

اشفاق کی باتیں ابھی تک پس منظر میں ابھر رہی تھی۔وہ رو رہی تھی، اپنی بات کا یقین دلا رہی تھی کہ اس نے کچھ نہیں کیا۔لیکن اس کو آواز اشفاق کی آواز کے سامنے دب رہی تھی۔

زینب کرنٹ کھا کر اٹھی۔وہ پسینے سے نہا چکی تھی۔اس کا جسم ڈر سے ابھی تک کانپ رہا تھا۔اس نے ادھر ادھر دیکھا اس کا کمرہ اندھیرے میں نہایا ہوا تھا۔

اس نے اپنے پاؤں بیڈ سے نیچے اتارے اور کھڑی ہو گئی۔ کپکپاہٹ ابھی بھی اس کے جسم میں تھی۔ وہ تیز تیز قدم لیتی اپنے کمرے سے نکل کر ایک کمرے کے جانب بڑھی۔ وہ حسن اور مریم کا کمرہ تھا۔ دروازہ بند تھا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹانے کے لیے ہاتھ اٹھائے تھے کہ اسے بے ساختہ ہوش آیا۔ اس کا ہاتھ ہوا میں معلق ہو گیا۔

اسے ایسے خواب تب سے آ رہے تھے جب سے اشفاق نے زینب پر ہاتھ اٹھایا تھا۔ وہ یوں ہی ڈرتے ہوئے مریم کے کمرے کی جانب بڑھ دیتی تھی لیکن کبھی بھی دروازہ کھٹکھٹا کر اندر جانے کی ہمت نہیں کر پاتی تھی بلکہ دوبارہ اپنے کمرے میں چلی جاتی تھی لیکن آج اسے گھٹن ہو رہی تھی۔ وہ اپنے اندھیرے میں ڈوبے کمرے میں اس وقت ہر گز جانا نہیں چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ آہستہ آہستہ چلتی برآمدے کی جانب بڑھنے لگی۔اس نے ایک نگاہ ام ہانی اور نوال کے مشترکہ کمرے کو دیکھا۔ان کے کمرے کا بھی دروازہ بند تھا لیکن کمرے کے اندر موجود خاموشی بتاتی تھی کہ وہ دونوں سو رہی تھی۔

زینب نے اس واقعے کے بات سے کسی سے بات نہ کی تھی۔وہ اپنی ناراضی کا اظہار کرنا چاہتی تھی لیکن یہ دیکھ کر اس کا وہ دل دُکھا تھا کہ کسی کو اس کے بولنے یا نا بولنے سے کوئی فرق نہ پڑا تھا اور پڑتا بھی کیوں؟

آخر کو وہ زینب احمد تھی،اشفاق احمد نہیں جس کے آگے پیچھے سب لاڈ اٹھائے۔اس نے سر جھٹکا اور برآمدے کی جانب قدم بڑھائے۔

وہ اشفاق کے کمرے کے قریب سے گزری تو اس کی نگاہیں غیر ارادی طور پر اندر گئی۔ ان کے کمرے کا دروازہ کھلا تھا۔ صحن کے بلب کی مدھم روشنی اس کمرے کے اندر جا رہی تھی۔ اشفاق زینب کی طرف پشت کیے لیٹے ہوئے تھے۔ اسے پتا ہی نہیں چلا کہ وہ کب رک گئی تھی۔ اس نے اپنے بھائی کو بڑے غور سے دیکھا۔

"کیا کسی کے اندر اپنی بہن کے لیے اتنا زہر بھرا ہو سکتا ہے؟"

اس کے ذہن میں یہی سوال آیا تھا۔ وہ تھوڑی دیر کے لیے اپنے بھائی کو لیٹے دیکھے گئی۔ جب اشفاق کروٹ بدلی تو وہ گھبرا کر سامنے سے ہٹ گئی۔

وہ قدم قدم چلتی برآمدے میں آئی اور ایک چارپائی پر گرنے والے انداز میں لیٹ گئی۔اس کو آسمان صاف دکھائی دے رہا تھا۔آسمان پر چاند اپنے جوبن پر تھا۔اس کے ارد گرد ستارے چمک رہے تھے۔وہ بے شک ایک خوبصورت چاندنی رات تھی۔

چاند نے اسے اپنے حسن سے سحر زدہ کر دیا تھا۔اس کی سیاہ آنکھیں چاند کی چاندنی سے چمک رہی تھی۔وہ بنا پلک جھپکے آسمان کو دیکھ رہی تھی کہ اس کی نگاہوں کے ہلنے سے آسمان کا پیش کرتا حسین منظر غائب نہ ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

اس کے اندر یہ خواہش جاگی کہ وہ ایک اس منظر کو قید کر لے۔وہ اسی سوچ میں مگن تھی کہ اس کو ایک خیال آیا۔وہ اوپر چھت پر گئی اور اسٹور روم میں گھس گئی۔اسٹور روم م ایک طرف ٹوٹی ہوئی الماری تھی۔زینب نے اس الماری کا ایک

پٹ کھولا تو اس میں لگی گرد و غبار پر اس کے کپڑوں پر لگ گئی لیکن وہ کسی چیز کی پروا کیے بغیر اپنی مطلوبہ شے ڈھونڈنے لگی۔

کچھ دیر کی محنت کے بعد آخر اس ایک ڈبہ مل گیا زینب نے ڈبہ نکالا اور اسے زمین پر رکھ کر کھولا۔ اس میں بہت سی چیزیں پڑی تھی لیکن زینب کی نظر اس میں موجود کیمرہ پر پڑی۔ یہ کیمرہ اشفاق کو حسن نے تحفے میں دیا تھا لیکن ان کو تصویریں کھینچنے کا شوق نہیں تھا اسی لیے دو تین بار استعمال کرنے کے بعد سے وہ اس الماری میں رکھ دیا گیا تھا۔ زینب نے کیمرہ نکالا۔

www.novelsclubb.com

جب اشفاق نے اس کے سامنے ایک دفعہ کیمرہ استعمال کیا تھا تب اس نے بڑے غور سے ان کی ایک ایک حرکت کو دیکھا تھا۔ اسی لیے اس کو کیمرے کا استعمال کرنا ایک حد تک آتا تھا۔

اس نے کیمرہ نکالا اور باہر آ گئی۔ چاند اپنا سحر ابھی بھی قائم کیے ہوئے تھا۔ زینب نے کیمرہ نکالا اور چاند کی تصویریں کھینچنے لگی۔ وہ بار بار تصویر کھینچنے کے لیے بٹن کلک کرتی رہی۔ کچھ دیر بعد وہ مسکرا کر اپنی کھینچی فوٹو دیکھ رہی تھی۔ اس کا چہرہ، کپڑے اور بال مٹی سے اٹے تھے لیکن اس کو کسی چیز کی پروانہ تھی۔ اس کو تو بس اپنی تصویر سے مطلب تھا جو کہ اس کی توقع کے عین مطابق تھی۔ حسین اور خوبصورت چاند!!!!

www.novelsclubb.com

****

"اچھا، اللہ حافظ!"

عالیہ، نوال کے کمرے میں داخل ہوئی تو بس یہ بات سن سکی۔ نوال کے کان کے ساتھ لگا فون اب نیچے ہو چکا تھا۔ نوال بیڈ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ عالیہ ان کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔

"کس کی کال تھی؟" عالیہ نے اپنے پاؤں بیڈ پر کر لیے اور نوال کے بلکل سامنے اپنے چہرے کا رخ کر لیا۔ اس کو اپنی ماں کا چہرہ اترا ہوا لگ رہی تھی۔

"ہانی نے کال کی تھی۔" نوال نے فون سائیڈ پر رکھ دیا۔

"اچھا! کس لیے کی تھی؟"

"بس خیریت پوچھنے کے لیے کی تھی۔" نوال نے تھکے تھکے سے لہجے میں کہا۔

"آپ پریشان دکھ رہی ہے۔ کیا آپ کے اور خالہ کے درمیان کوئی بات ہوئی ہے؟"

www.novelsclubb.com

"میرے اور تمہاری خالہ کے درمیان میں کوئی بات نہیں ہوئی بس آج تمہاری پھپھو کی باتیں مجھے پریشان کر گئی ہے۔"

"کیوں؟انہوں نے ایسا کیا کہا؟"

نوال تذبذب کا شکار ہوئی کہ وہ عالیہ کو اپنا مسئلہ بتائے کہ نہیں۔عالیہ سمجھ گئی کہ اس کی ماں اسے بتانا نہیں چاہتی ہے اور اس میں اتنی ایتھکس تھی کہ اگر اس کی ماں نہیں بتانا چاہتی تو وہ انہیں فورس نہیں کریں گی۔اسی لیے وہ یہ کہتی اٹھ گئی۔

"اگر آپ مجھ سے اپنی پرابلم شئیر نہیں کرنا چاہتی تو ٹھیک ہے نا کریں"

وہ جانے لگی تو اسے اپنی ماں کی آواز سنائی دی۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ دراصل میں چاہتی تھی کہ تمہاری شادی شایان سے ہو جائے لیکن آج تمہاری پھپھو کی باتیں مجھے یہ باور کروا گئی ہے کہ ان کا تمہیں اپنی بہو بنانے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ بس میں ہانی سے اسی موضوع پر گفتگو کر رہی تھی۔"

نوال عالیہ کو بات بتا کر اپنا دل ہلکا کر رہی تھی جبکہ عالیہ کو لگا کہ ایک بوجھ اس کے دل پر آ گیا ہے۔ اس کی ماں اس کے بارے میں کیا سوچ رہی تھی۔ وہ اور شایان؟ کبھی نہیں، ہرگز نہیں۔

اس نے تو کبھی شایان کو ایسی نظر سے دیکھا ہی نہیں تھا۔اس کو تو وہ ایک کزن کی حد تک بھی بس نارمل لگتا تھا۔اس کے لیے شایان کبھی بھی اہم نہیں رہا تھا۔

عالیہ نے لمحے کے ہزارویں حصے میں شکر ادا کیا کہ پھپھو نے اماں کی آس توڑ دی۔ورنہ مزید میس پھیل جاتا۔

"اس میں اداس ہونے کی کیا بات ہے۔اللہ نے میرے نصیب میں جو لکھا ہو گا وہ مل جائے گا۔"اس نے نوال کو تسلی دینا چاہی۔وہ چاہ کر بھی انہیں کچھ سخت نہ کہہ سکی۔

"نصیب میں جو لکھا ہوتا ہے وہ تو مل کر رہتا ہے لیکن اس کے لیے بھی ہاتھ پاؤں چلانے پڑتے ہے۔ایسے ہی بیٹھ کر سوچنے سے کچھ نہیں ملتا۔"نوال نے اس کی تصیح کی۔

"تم سب سے بڑی ہو۔تمہارے بعد دو اور ہے۔ان کی شادیاں بھی کرنی ہے۔"

عالیہ کے پاس بولنے کو ہزاروں الفاظ تھے لیکن اس کی ماں ابھی کچھ بھی سننے کے موڈ میں دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس لیے وہ خاموشی سے اٹھ کر کمرے میں چلی گئی۔اپنے کمرے میں آ کر اس نے شایان کے بارے میں سوچا۔اسے شایان کے بارے میں سوچ کر ہی عجیب لگ رہا تھا۔اس نے دوبارہ اللہ کا شکر ادا کیا کہ اس کی ماں نے جو سوچا تھا وہ پورا نا ہوا اور اطمینان سے اپنے بستر پر لیٹ گئی۔

****

*

www.novelsclubb.com

"آپ نے کل ماموں ممانی سے میرے اور عالیہ کے بارے میں بات کیوں نہیں کی؟"

صبح ناشتے کے وقت زینب بڑے غور سے اپنے سامنے بیٹھے شایان کو دیکھ رہی تھی جو ان سے جواب طلب کر رہا تھا۔ڈائننگ ہال میں اس وقت زینب اور شایان موجود تھے جبکہ نمرہ اپنے کمرے میں یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ ڈائننگ ہال میں تناؤ پھیلا ہوا تھا۔

"تھوڑا صبر رکھو۔ تمہیں آخر اتنی جلدی کس بات کی ہے؟"

www.novelsclubb.com

زینب نے سنجیدگی سے جواب دیا۔

"آپ چاہتی ہی نہیں ہے کہ عالیہ اور میری شادی ہو۔"

"میں اگر یہی چاہتی تو کل تمہارے ساتھ نہیں جاتی بلکہ اسی وقت منع کر دیتی جب تم نے عالیہ سے شادی کی خواہش میرے سامنے رکھی تھی۔"

"پھر آپ نے ماموں سے ہمارے رشتے کی بات کیوں نہیں کی؟"

شایان کچھ نرم پڑا۔

www.novelsclubb.com

"تم اشفاق بھائی کو اتنا نہیں جانتے جتنا میں جانتی ہوں۔ میں اگر اس وقت تمہارے رشتے کی بات کرتی تو انہوں نے عالیہ کی پڑھائی کا کہہ کر صاف انکار کر دینا تھا۔"

"تو پھر کل ہم ان کے گھر کیوں گئے؟"

"میں بھابھی کو یہ بتانے گئی تھی کہ میں شایان کے لیے لڑکی تلاش کر رہی ہوں اور جلد از جلد اس کی شادی کروانا چاہتی ہوں۔ میں ان کی امید توڑ دی کہ میں شایان کی شادی ان کی بیٹیوں میں سے کسی ایک سے کرواؤ گی۔ آخر میرا بیٹا اتنا گرا پڑا نہیں ہے کہ ایسے لوگوں کے ہاتھوں ریجیکٹ ہو"

"آپ نے یہ کیا کیا؟!" شایان نے بے یقینی سے اپنی ماں کو دیکھا۔ "اگر انہوں نے عالیہ کے لیے دوسرے رشتے دیکھنے شروع کر دیے تو کیا ہو گا؟"

"نہیں نوال بھابھی ایسا کچھ نہیں کریں گی، بلکہ اب وہ خود مجھ سے تمہارے اور عالیہ کے رشتے کے متعلق بات کریں گی۔ میں نے جب ان سے تمہاری شادی سے متعلق بات کی تو ان کے چہرے پر کئی رنگ گزرے تھے اور مسکراہٹ بلکل غائب ہو چکی تھی۔ صاف ظاہر تھا انہیں مجھ سے بہت امید تھی۔"

"اور اگر آپ کی اسٹریٹیجی غلط ہو گئی تو؟" شایان نے اپنا خدشہ پیش کیا۔

"اوّل تو جیسا میں نے کہا ہے، وہی ہو گا لیکن اگر ایسا نہیں ہوا تو میں خود مناسب وقت میں تمہارا رشتہ مانگ لو گی۔"

"اور وہ مناسب وقت کب آئے گا؟" شایان نے کسی بچے کی طرح سوال کیا۔

"جب وہ وقت آئے گا۔ اپنے دل سے سارے خدشات نکال دو اور میرا یقین رکھو میں تمہاری شادی عالیہ سے کروا کر رہو گی۔ مجھے بھی عالیہ بہو کے روپ میں پسند ہے۔ اب تم چپ چاپ ناشتے پر دھیان دو۔"

زینب نے اتنا کہہ کر بات ختم کر دی۔ شایان خاموشی سے ناشتہ کرنے لگا لیکن وہ ابھی بھی مطمئن نہیں تھا پتا نہیں کیوں اسے ایسا لگ رہا تھا جیسے اگر اس نے مزید دیر کی تو یقیناً کچھ نہ کچھ ہو جائے گا۔

****

یونیورسٹی میں آج معمول کے مطابق چہل پہل تھی۔سب اپنی اپنی سرگرمیوں میں مگن تھے۔جائی یانہ کلاس میں بیٹھی لیکچر اٹینڈ کر رہی تھی۔وہ پروفیسر کی ایک ایک بات کو غور اور توجہ سے سن رہی تھی اور ضروری بات کو اپنے رجسٹر میں نوٹ کر رہی تھی۔لیکچر ختم ہوا تو سب اسٹوڈنٹ اٹھ کر جانے لگے۔

جائی یانہ بھی اپنا سامان سمیٹنے لگی۔اس نے سارا سامان بیگ میں ڈالا اور کھڑی ہو گئی۔وہ جانے کے لیے بڑھی کہ اس کی نظر سب سے پیچھے رکھے بینچ پر بیٹھی لڑکی پر پڑی۔یہ وہی کالی چادر والی لڑکی جس کے ساتھ جائی یانہ پہلے دن بیٹھی تھی۔کسی خیال کے تحت جائی یانہ اس کے پاس جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

"یہاں کیا کر رہی ہو؟" جائی یانہ مسکراتے ہوئے اس کے پاس پہنچی۔ وہ لڑکی اپنے نوٹس کو دیکھ رہی تھی۔ اس نے آج بھی اپنے آپ کو کالی چادر سے چھپایا ہوا تھا۔ جائی یانہ کی آواز پر اس نے چونک کر دیکھا۔ جائی یانہ کو دیکھ کر وہ دوبارہ نوٹس پڑھنے لگی۔

"پڑھائی کر رہی تھی بس!" اس نے مصروف انداز میں کہا۔

"اچھا!" جائی یانہ اس کے پاس رکھے بینچ پر بیٹھ گئی۔ کچھ دیر کے لیے ایک طویل خاموشی چھائی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا کیا نام ہے؟" جائی یانہ نے دوبارہ پوچھا۔

"نائلہ "اب کی دفعہ اکتائی آواز سے کہا گیا۔ جائی یانہ جان گئی کہ نائلہ اس سے بات نہیں کرنا چاہتی۔

اسی لیے وہ مزید کوئی بھی بات کیے بنا کلاس سے نکل گئی۔ اس کو سمجھ نہیں آیا کہ آخر نائلہ اس سے یوں روکھے انداز میں بات کیوں کر رہی تھی؟ پہلے دن بھی نائلہ نے اس سے بات نہیں کی تھی اور آج بھی مروتاً بات کر رہی تھی جبکہ وہ تو اس سے بڑی خوش اخلاقی سے ملتی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ اسی متعلق سوچتے ہوئے کینٹین میں رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئی۔ اس نے اپنے لیے کافی منگوائی اور اپنے ارد گرد دیکھنے لگی۔ اس کو یونیورسٹی کا گراؤنڈ

صاف دکھائی دے رہا تھا۔ وہ یونہی اسٹوڈنٹ کو آتا جاتا دیکھ رہی تھی کہ اس کی نظر درخت سے ٹیک لگائے گھنگرالے بالوں والے لڑکے پر پڑی۔

جائی یانہ کو دور بیٹھے بھی اس کے چہرے سے پریشانی صاف ظاہر تھی۔ وہ کسی غیر مرئی نقطے کو تک رہا تھا۔ جائی یانہ کو اس کا بینچ زمین پر مارنا اچھے سے یاد تھا۔ اس وقت وہ غصے میں بینچ کو زمین پر مار رہا تھا۔ شاید وہ اس دن بھی پریشان تھا اور اسی لیے غصے میں آکر بینچ توڑ رہا تھا اس وقت بھی وہ پریشان دکھ رہا تھا حد سے زیادہ پریشان۔ جائی یانہ کو اس پر ترس آیا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ اس کی پریشانی دور کرے۔"

اس کو دیکھتے ہوئے اس کے دل سے دعا نکلی۔اچانک لڑکے نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا۔وہ کسی کی اپنے اوپر نظر محسوس کر چکا تھا۔جائی یانہ نے فوراً نظریں پھیری وہ نہیں چاہتی تھی کہ وہ اسے دیکھتے ہوئے دوبارہ پکڑی جائے۔اتنے میں اس کی آرڈر کی کافی بھی آگئی۔جائی یانہ نے نوٹس نکالے اور اپنا دھیان بٹانے لگی۔

****

*

www.novelsclubb.com

اسلام آباد کا ایک شاپنگ مال شام کے وقت روشنی سے نہایا ہوا دکھائی دیتا تھا۔ایسے میں اس کے اندر داخل ہو تو اس کی راہداریوں میں عالیہ اور نمرہ چلتی دکھائی دے گی۔

ان دونوں کے ہاتھ میں شاپنگ بیگ تھے۔نمرہ کو کچھ سامان خریدنا تھا اسی لیے وہ عالیہ کے ساتھ آئی تھی۔وہ دونوں ساتھ شاپنگ کرنے جایا کرتی تھی۔

نمرہ کی نظر لسٹ پر تھی جس میں اس نے اپنے خریدنے کا سامان لکھا ہوا تھا جبکہ عالیہ اپنے آس پاس نگاہیں دوڑا رہی تھی۔اچانک عالیہ کی نظر ایک انگوٹھی پر پڑی تو وہ رک گئی اور اس کے قریب پہنچ گئی۔اس کے درمیان میں ایک بڑا ہیرا جڑا ہوا تھا اور اس کے آس پاس چھوٹے چھوٹے ہیروں سے ڈیزائن کیا ہوا تھا۔و

وہ اتنی حسین تھی کہ پل بھر کو کوئی بھی ٹھہر سکتا تھا۔اس کے اور انگھوٹھی کے درمیان گلاس وال حائل تھی۔اس نے گلاس وال کو چھوا۔اس کی نظریں نے انگوٹھی کے ساتھ درج قیمت پڑ گئی تو وہ انگوٹھی کے سحر سے ایک دم باہر نکلی۔اس کی قیمت اتنی تھی کہ اس کو خریدنے کا عالیہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔

عالیہ نے دوبارہ انگوٹھی کو دیکھا تو اب کی بار سنہری آنکھوں میں حسرت صاف ظاہر تھی۔اس نے گلاس وال سے انگوٹھی کو چھوا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ! آپ یہاں؟"

وہ انگوٹھی کو تکتی رہتی اگر جانی سی مردانہ گھمبیر آواز اس کے پاس سے نہ آتی۔اس نے مڑ کر دیکھا تو اس کے عین سامنے آریان کھڑا تھا۔اس نے پیش قیمتی تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا،اس کی کلائی میں برانڈڈ گھڑی بندھی ہوئی تھی اور اس کے مہنگے پرفیوم کی خوشبو اس تک بآسانی پہنچ رہی تھی۔یہ بات تو طے تھی کہ اس کا تعلق کسی امیر گھرانے سے تھا۔آریان کے چہرے پر مسکراہٹ تھی جو اس کے وجیہہ نقوش پر جچ رہی تھی۔

"اوہ!آپ بھی یہاں!"

www.novelsclubb.com

عالیہ نے اسی کے انداز میں جواب دیا۔آریان اس کی بات سن کر محظوظ ہوا۔

"آپ کا ہاتھ اب کیسا ہے؟" آریان نے اس کے ہاتھ کی طرف اشارہ کرتے پوچھا۔

"ٹھیک ہے۔"

عالیہ نے ایک نظر اپنے ارد گرد دیکھا تو نمرہ اس کو نظر نہ آئی۔ عالیہ جب اس انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی تب نمرہ آگے نکل گئی ہو گی۔ اب نمرہ یقیناً اس کو ڈھونڈ رہی ہو گی۔

www.novelsclubb.com

"لگتا ہے کسی کو ڈھونڈ رہی ہے؟!" عالیہ کو ارد گرد متلاشی نظروں سے دیکھتا پا کر آریان نے کہا۔

"جی، میری دوست میرے ساتھ آئی تھی لیکن اب پتا نہیں کہاں گئی ہے؟"

عالیہ کسی کے ساتھ مسئلہ ڈسکس نہیں کیا کرتی تھی لیکن وہ نمرہ کی گمشدگی پر پریشان تھی۔ وہ چھوٹی چھوٹی باتوں پر پینک کر جایا کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ اپنی اس دوست کے ساتھ تو نہیں آئی جو آپ کے ہاتھ پر دوائی لگا رہی تھی کیا نام تھا ان کا؟" آریان نے سوچتے ہوئے بولا۔

"نمرہ، نمرہ ہی نام تھا ان کا!" آریان کو ایک دم سے نام یاد آیا۔

"آپ کو میری دوست کا نام کیسے پتا چلا؟" عالیہ نے اپنی سنہری آنکھیں سکیڑ کر آریان کو دیکھا۔

"مجھے تو آپ کا نام بھی پتا ہے، مس عالیہ۔ آپ دونوں ریستوران میں ایک دوسرے کا نام لے رہے تھے تو میں نے اندازہ لگایا۔" آریان نے کندھے اچکائے۔

www.novelsclubb.com

"پتا نہیں وہ کہاں ہو گی؟ میں اتنے بڑے مال میں اسے کہاں ڈھونڈو گی؟"

عالیہ اس کی وضاحت سن کر دوبارہ نمرہ کے لیے پریشان ہونے لگی۔

"آپ ان کو کال کر لے!" آریان نے اس کو مشورہ دیا۔

عالیہ کو اس کا مشورہ سمجھ آیا اس نے اپنے پرس میں سے موبائل نکالنا چاہا لیکن اسی وقت اس کو پتا چلا کہ اس کا پرس تو نمرہ کے پاس تھا۔ اس کے ہاتھ میں زیادہ سامان تھا اسی لیے اس نے پرس نمرہ کو پکڑا دیا تھا۔ اس کا دل چاہا کہ سر پیٹ لے۔ اس نے دل ہی دل میں سوچا۔

www.novelsclubb.com

"آخر میرا موبائل ضرورت کے وقت میرے کام کیوں نہیں آتا۔"

"کیا ہوا، اب آپ یہ نہ کہیے گا کہ آپ نے اپنا موبائل بھی گم کر دیا ہے؟" عالیہ کے چہرے کی اُڑی رنگ اور چہرے کے ایکسپریشن سے آریان بھانپ گیا تھا۔

"نہیں موبائل گم نہیں ہوا۔ میرا موبائل دراصل نمرہ کے پاس رہ گیا ہے۔" اس نے پریشانی سے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"شاباش!" آریان نے بنا آواز کیے تالی بجائی۔

"آپ کو اپنی دوست کا نمبر تو یاد ہو گا؟"

"نہیں مجھے تو صرف اپنا نمبر یاد ہے اور کسی کا یاد نہیں ہے!" عالیہ نے پریشانی سے کہا۔

"تو اپنے نمبر پر کال کر لے!" آریان کے اس مشورے پر عالیہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ آپ کا دماغ تو ٹھیک ہے۔

"میرا موبائل میرے پاس نہیں ہے تو میں کیسے کال کیسے کرو؟" ایک تو وہ اتنی پریشان اوپر سے آریان اسے کیسے مشورے دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرے موبائل سے کر لیجیے!" آریان نے اسے پیشکش کی روہ جھجھکی۔

"اس کا موبائل لوکہ نہیں؟" اس نے سوچا۔

"اب آپ کو اپنا نمبر یاد نہیں ہو گا یقیناً!" آریان نے اس کو سوچتے دیکھا تو ایک اور طنز کیا۔ آخر یہ شخص اتنے طنز کیوں کرتا تھا؟

www.novelsclubb.com

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔"

"اگر ایسی بات نہیں ہے تو پھر آپ سوچ کیوں رہی ہے مانگے مجھ سے موبائل!" آریان نے جیسے عالیہ کو چیلنج کیا۔

"اپنا موبائل دو!" عالیہ نے اس کی بات سن کر فوراً موبائل مانگا۔

آریان نے اپنا موبائل فون کچھ بھی کہے بنا اس کے سامنے کیا۔

اس نے موبائل اپنی گرفت میں لیا اور اپنا نمبر ڈائل کرنے لگی۔ پہلی دو کالز پر کوئی جواب نہ دیا گیا۔ تیسری دفعہ کال کی گئی تو اٹینڈ ہوئی۔

"نمرہ تم کہاں ہو؟" عالیہ نے کال اٹینڈ ہوتے ہی فوراً پوچھا۔

"میں تو دوسرے فلور رہو۔ کب سے تمہیں ڈھونڈ رہی ہوں۔" نمرہ عالیہ کی آواز سے پہچان گئی تھی اسی لیے اس نے سیدھا جواب دیا۔

"جلدی فرسٹ فلور پر آؤ میں ادھر تمہارا انتظار کر رہی ہوں۔"

"تم کس جگہ کھڑی ہو؟"

www.novelsclubb.com

نمرہ کے سوال پر عالیہ نے اپنے ارد گرد کی دکانوں کا حوالہ دیا۔

"میں سمجھ گئی ہوں تم اپنی جگہ سے ہلنا مت میں بس آ رہی ہوں۔۔"

یہ کہہ کر نمرہ نے کال کاٹ دی۔

عالیہ نے فون سامنے کھڑے آریان کی جانب بڑھایا۔

"موبائل دینے کا شکریہ۔"

"آپ کی دوست کہاں ہے؟"موبائل لیتے ہوئے آریان نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ دوسرے فلور پر تھی۔میں نے اسے بتا دیا ہے میں کہاں ہوں،اب وہ آتی ہو گی۔"

"اچھا!" اس نے یہ کہہ کر موبائل اپنی کوٹ کی جیب میں ڈالا۔

"نمرہ!" عالیہ کو دور سے نمرہ آتی دکھائی دی تو وہ آریان کو نظر انداز کر کے نمرہ کی جانب بڑھ گئی۔

اچانک عالیہ کے پکڑے شاپنگ بیگ میں سے ایک ڈبیہ گری لیکن عالیہ کو پتہ نہیں چلا۔ آریان نے ڈبیہ گری ہوئی دیکھی تو فوراً آگے بڑھ کر اٹھالی۔ آریان نے ایک نظر سامنے عالیہ کو دیکھا اور پھر ڈبیہ کو۔ اس نے ڈبیہ کو کھول کر دیکھ تو اس کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ ابھری۔

www.novelsclubb.com

"امید کرتا ہوں ہماری اگلی ملاقات اچھی گزرے گی، مس عالیہ" اس نے ہلکی آواز میں کہا اور واپسی کے لیے مڑ گیا۔ اس نے اپنے کوٹ کی جیب میں ڈال لیا۔

دوسری طرف نمرہ نے آریان کو جاتا دیکھ لیا تھا وہ بھی لپک کر عالیہ کی جانب بڑھی۔

"یہ تو آریان تھا نا؟!" اس نے انگلی کے اشارے سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں!" عالیہ نے آرام سے کہا۔

"ڈونٹ ٹیل می کہ تم نے اس سے موبائل لے کر کال کی تھی۔" نمرہ کا سانس پھولا ہوا تھا جو اس بات کا ثبوت دے رہی تھی کہ وہ عالیہ کی کال پر ڈوری چلی آئی تھی۔

"اس کے موبائل سے ہی کال کی تھی۔" عالیہ نے دوبارہ آرام سے کہا اور آگے بڑھنے لگی۔

"واٹ!" نمرہ نے اپنی جگہ کھڑی رہی۔ اس نے اتنا اونچا بولا تھا کہ تین چار لوگوں نے مڑ مڑ کر اسے دیکھا تھا۔ وہ فوراً عالیہ کے پاس پہنچی اور اس کے ساتھ چلنے لگی۔

"تم نے اس کے نمبر سے کال کی تھی یعنی تم نے آریان سے بات بھی کی ہو گی!"

"تم اتنا اوورری ایکٹ کیوں کر رہی ہو؟!" عالیہ نے چڑ کر کہا۔

"میں تو اوورری ایکٹ کر رہی ہوں اور تم تو پتہ نہیں کیا کر رہی ہو۔ پہلے ریستوران اور اب مال، کیا چل رہا ہے آخر؟!" آخر میں نمرہ کے لب شیطانی مسکراہٹ ڈھلے۔

www.novelsclubb.com

"بکواس بند کرو اپنی!" عالیہ نے اسے جھڑکا لیکن نمرہ اسے تنگ کرنے کا موقع ہاتھ سے جانے نہیں دے سکتی تھی۔

"ویسے ایک بات بتاؤ اب تو وہ تمہیں ہینڈسم لگا ہو گا۔" نمرہ نے آنکھیں ٹپٹپائی۔ عالیہ نے سر آہستہ سے نفی میں ہلایا جیسے کہنا چاہ رہی ہو تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا اور آگے بڑھ گئی۔ نمرہ مسکراتی ہوئی اس کے پیچھے گئی۔ یہ بات طے تھی نمرہ نے اب ایک ہفتے تک اس بات پر اسے تنگ کرتی رہے گی۔

****

*

www.novelsclubb.com

رات ہر سو پھیلی تھی۔اشفاق کے گھر میں رات کا کھانا کھالیا گیا تھا۔اب سب اپنے اپنے کمروں میں چلے گئے تھے۔ ایسے میں عالیہ کچن میں کھڑی چائے بنا رہی تھی۔چائے پکنے کے بعد اس نے مگ میں ڈالی۔اسی وقت جائی یانہ کچن میں آئی۔اس کو پیاس لگی تھی اسی لیے پانی پینے کے لیے اس نے کچن کا رخ کیا تھا۔اس نے پانی کی بوتل نکالی اور ایک نظر عالیہ کو دیکھا۔

"آپی رات کے وقت چائے کیوں بنا رہی ہو؟" جائی یانہ نے پوچھا۔

"عیسیٰ کے لیے بنا رہی ہوں۔اس نے کہا تھا کہ سر میں درد ہے تو چائے بنا دو۔" جائی یانہ نے اس کی بات سن کر سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

"اچھا سنو جائی یانہ! تم اوپر جا رہی ہو تو یہ چائے کا مگ بھی ساتھ لیتی جاؤ۔ عیسیٰ کمرے میں ہو گا تم دے دینا۔"

اچھا! دے دے" جائی یانہ نے احسان جتاتے کہا۔

عالیہ نے اسے مگ تھمایا اور کچن صاف کرنے میں لگ گئی۔ جائی یانہ آرام سے سیڑھیاں چڑھ کر عیسیٰ کے کمرے کے پاس پہنچی۔ عیسیٰ کے کمرے کا دروازہ آدھا ڈھلا ہوا تھا۔ عیسیٰ کسی سے کال پر بات کر رہا تھا۔ کمرے کے باہر اس کی آوازیں صاف سنائی دے۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ دروازے کو دستک دینے لگی تھی لیکن عیسیٰ کی بات سن کر ٹھٹھک گئی۔

"امی آپ نے مجھے اتنے بیک ورڈ لوگوں میں کیوں بھیج دیا ہے؟"

جائی یانہ کا ہاتھ ہوا میں معلق ہو گیا۔

"کیا عیسیٰ ہماری کی بات کر رہا ہے؟" جائی یانہ کے ذہن میں یہ بات آئی۔ عیسیٰ کی آوازیں ابھی تک سنائی دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اشفاق انکل فجر کی نماز میں اٹھانے آجاتے ہے۔میں سارا دن کام کر کے اس وقت سوتا ہوں لیکن ان کے سر پر تو تبلیغ دین کا بھوت سوار ہے۔اوپر سے وہ گھر میں م نماز نہیں پڑھتے بلکہ اپنے ساتھ مسجد لے کر جاتے ہے۔مجھے ہر وقت نماز،روزے کی پابندی کا درس دیتے رہتے ہے۔"

کچھ دیر کے لیے وہ خاموش ہوا اور دوسری طرف کی بات سننے لگا۔

"اوہ پلیز آپ کم از کم ان کی سائیڈ تو لینا چھوڑ دے۔"

www.novelsclubb.com

دوبارہ خاموشی چھائی۔

"نوال آنٹی!!"عیسیٰ نوال کا نام سن کر تمسخر سے ہنسا۔

"نوال آنٹی کی تو بات ہی نا کریں۔ مجھ سے ایسے بات کرتی ہے جیسے کسی پانچ سالہ بچے سے بات کر رہی ہو۔اس گھر میں تو کوئی پرائویسی نہیں ہے۔ ہر وقت آنٹی یا ان کی بیٹیاں کمرے میں آکر پوچھتی رہتی ہے کہ یہ کھایا، کسی چیز کی ضرورت تو نہیں، یہ تو نہیں چاہیے، وہ تو نہیں چاہیے۔ان لوگوں نے تنگ کر کے رکھا ہوا ہے۔"

"اوپر سے نوال آنٹی پتا نہیں کیسے اور کس طرح کے کھانے کھلاتی رہتی ہے۔ کھانا کھانے کے بعد میری طبیعت اس قدر خراب ہو جاتی ہے کہ آپ نہ پوچھے۔اتنے آئلی کھانے! یہاں آکر تو میری ساری ڈائٹ خراب ہو گئی ہے۔ایک

دفعہ میں نے نوال آنٹی کو اپنی ڈائٹ کا بتایا تو کہنے لگی کہ یہ ڈائٹ صحت کے لیے ٹھیک نہیں ہوتی اور پتا نہیں کون کون سی تقریریں جھاڑنے لگی۔"

جائی یانہ کی چائے کے مگ پر گرفت مضبوط تھی۔ جائی یانہ کو اپنا آپ ان دیکھی آگ میں جلتا محسوس ہوا۔ عیسیٰ کی باتوں سے کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا کہ وہ ایک پڑھا لکھا مہذب انسان ہے۔

"جی اچھا مجھے کچھ کام ہے، بعد میں بات کرتا ہوں۔" یہ کہہ کر کال کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کا دل چاہا کہ عیسیٰ کو جا کر کھڑی کھڑی سنائے لیکن وہ اتنی کم ظرف نہیں تھی کہ گھر آئے مہمان کی بے عزتی کریں۔اس نے خود کو کمپوز کیا اور دروازہ کھٹکھٹایا۔

"آجائے۔"

جائی یانہ اجازت ملنے پر کمرے میں آگئی۔عیسیٰ سامنے بیڈ پر بیٹھا ہوا تھا۔اس کے سامنے لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا اور لیپ ٹاپ کے آس پاس مختلف رنگوں کی فائلز بکھری ہوئی تھی۔جائی یانہ کا چہرہ سپاٹ تھا اس نے ایک نظر عیسیٰ پر ڈالی۔ عیسیٰ نے گرے کلر کی ٹی شرٹ اور سفید کلر کا ٹراؤزر پہنا ہوا تھا۔عیسیٰ نے عینک لگایا ہوا تھا۔اس کے بال بکھرے ہوئے ماتھے پر آرہے تھے۔عیسیٰ اس کو دیکھ کر تھکا تھکا سا مسکرایا۔جائی یانہ نے مسکرانے کی بھی زحمت نہیں کی۔

"آجاؤ جائی یانہ، بیٹھ جاؤ" عیسیٰ نے بڑی خوش اخلاقی سے کہا لیکن جائی یانہ اس کی خوش اخلاقی کو کچھ دیر پہلے اچھے سے سن چکی تھی۔

"نہیں رہنے دے۔ آپ اپنا کام کر لے کہیں ہماری وجہ سے آپ کے کام پر نہ حرج پڑ جائے۔" جائی یانہ نے انتہائی روکھے لہجے میں کہا۔ اس نے بس ضبط کیا ہوا تھا ورنہ اس کا بس نہیں چل رہا تھا عیسیٰ کی منافقت پر اس کا سر پھاڑ دے۔

"ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ تم بیٹھو گی تو مجھے اچھا لگے گا۔" عیسیٰ اپنے کام میں الجھا ہوا تھا اسی لیے اس نے جائی یانہ کا روکھا لہجہ محسوس نہیں کیا تھا۔

جائی یانہ نے کوئی جواب نہ دیا اور چپ چاپ کمرے سے نکل گئی۔ عیسیٰ کو اس کا یوں خاموش چلے جانا ٹھٹھکا۔

"اس نے میری اور امی کی باتیں تو نہیں سن لی؟" اس کے دل میں یہ خیال آیا لیکن اگلے ہی لمحے یہ سوچ کر خیال کو جھٹک دیا کہ اگر اس نے سنا ہوتا تو یوں خاموشی سے نا جاتی۔ خود کو تسلی دے کر وہ دوبارہ کام میں مصروف ہو گیا۔

دوسری طرف جائی یانہ تیزی سے سیڑھیاں اتر رہی تھی۔ اس کا رخ کچن کی جانب تھا۔ وہ کچن کے پاس پہنچی تو عالیہ کو اس نے کچن سے نکلتا دیکھا۔ اس نے برتن دھوئے تھے اس لیے اس کے ہاتھ گیلے تھے جن کو وہ اپنے دوپٹے سے رگڑ رہی تھی۔

"عیسیٰ کو چائے دے کر آ گئی، جائی یانہ؟" اس نے بے دھیانی میں پوچھا۔ عالیہ نے سر اٹھا کر جائی یانہ کا چہرہ دیکھا تو رکی۔

"کیا ہوا ہے؟" اس نے بڑے غور سے جائی یانہ کا چہرہ دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

جائی یانہ کو کسی کو یہ بات بتانے کے لیے موقع تلاش تھا۔ وہ تو ایک دم پھٹ پڑی تھی۔ اس نے عیسیٰ اور ام ہانی کی ساری گفتگو عالیہ کو ایک سانس میں سنا دی۔ وہ جوں جوں عالیہ کو بتا رہی تھی عالیہ کے تاثرات سخت ہوتے جا رہے تھے۔ تیز تیز بولنے کی وجہ سے اس کا سانس پھول گیا تھا۔

جائی یانہ دوسری طرف رخ کر کے سانس لینے لگی۔اس کو پتہ تھا عالیہ آپی کو بھی اتنا ہی غصہ آیا ہو گا جتنا اسے یہ بات سن کر غصہ آیا تھا۔

"تمہیں ایک کام کرنے کو کیا دے دو۔تم کام سے جان چھڑانے کے لیے اپنی طرف سے کہانیاں بنانے لگ جاتی ہو۔"

جائی یانہ ایک طرف منہ کیے ہوئے تھی۔اپنی بہن کی بات سن کر فوراً اس کے چہرے کا رخ عالیہ کی جانب ہوا۔اسے لگا کہ اس نے سننے میں غلطی کی ہے۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے ابھی کیا کہا؟"

"وہی جو تم نے سنا! اب پلیز مجھے اس طرح مت دیکھو۔ میں کوئی بچی نہیں ہو، مجھے اچھے سے معلوم ہے کون کیسا ہے اور کون کیسا؟"

"آپ کا مطلب ہے کہ میں جھوٹ بول رہی ہوں؟" جائی یانہ نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"پہلی بات تو یہ ہے کہ عیسیٰ ایسا کہہ ہی نہیں سکتا ہے اور اگر اس نے کوئی بات کہی بھی ہو گی تو بات ایسے نہیں کہی ہو گی جیسے تم مجھے سنا رہی ہو۔ تمہاری رائی کا پہاڑ بنانے کی عادت سے سب واقف ہے۔"

"اچھا تو آپ کو عیسیٰ پر یقین ہے مجھ پر نہیں؟" اب کی دفعہ جائی یا نہ نے بھی غصے میں کہا۔

"ہاں مجھے یقین ہے کہ عیسیٰ نے بات ایسے نہیں کہی ہو گی جیسے تم بتا رہی ہو۔ وہ میرا چھوٹا بھائی ہے۔ میں اسے اچھے سے جانتی ہوں۔ میں تمہیں بھی جانتی ہوں۔ ایک کام تمہیں دے دو تو تم جب تک اس بات کا شور نہیں کرو گی کہ تم نے یہ کام کیا ہے تمہیں چین نہیں ملے گا۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ اس کو باتیں سنا کر اوپر چلی گئی۔ پیچھے جائی یا نہ ابھی تک حیران تھی۔ اس نے عیسیٰ کی بات بتائی تھی لیکن عالیہ کو اس کی بات سے زیادہ عیسیٰ پر

اعتبار تھا۔اس کی غلطی بھی نہیں تھی لیکن اس نے عالیہ کی ڈانٹ سن لی۔وہ پیر پٹختی اپنے کمرے میں گئی اور دروازہ زور سے بند کر دیا۔اپنے بیڈ پر لیٹ گئی اور چادر منہ تک اوڑھ لی۔اس رات اس کو بلکل بھی نیند نہ آئی۔

****

*

www.novelsclubb.com

کالج کی راہداریوں سے گزرتی ہوئی وہ اپنی کلاس کی جانب بڑھ تھی۔

اس نے سفید یونی فارم پہنی ہوئی تھی اور اس پر گلابی رنگ کا دوپٹہ لیا ہوا تھا۔اس

نے اپنے بالوں کی پونی اور کندھے پر بیگ لٹکایا ہوا تھا۔زینب تیز تیز چلتی ہوئی ایک بند کلاس روم کے سامنے کھڑی ہوئی۔اس نے دروازہ کھولا اور ٹیچر سے اجازت لی۔

لیکچر کچھ منٹ پہلے شروع ہو چکا تھا لیکن ٹیچر نے اس کو ڈانٹے بغیر اندر آنے کی اجازت دے دی۔زینب تیسری قطار میں رکھی کرسی کے قریب پہنچی۔ اس کرسی اس کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھی نازنین کا بیگ رکھا تھا۔زینب کو آتا دیکھ کر وہ مسکرائی۔اپنا بیگ اس نے اپنی کمر کے پیچھے رکھ دیا اور زینب کے لیے کرسی خالی کر دی۔زینب نازنین کے ساتھ بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم لیٹ کیوں ہوئی؟"ساتھ بیٹھی نازنین نے اپنے سامنے بیٹھی ٹیچر پر نظر جمائے سرگوشی سے پوچھا۔

"میم آصفہ کو کام تھا اسی لیے مدد کے لیے روک لیا۔" زینب نے بھی آہستگی سے کہا۔

"یہ کسی بھی ٹیچر کو کام ہوتا ہے وہ صرف ہم ٹاپرز کو ہی کیوں دیتے ہے۔ کبھی کسی دوسرے اسٹوڈنٹ کو بھی تو کام دے سکتے ہے۔" نازنین نے اکتائی ہوئی آواز میں سرگوشی کی۔

اس کی بات پر زینب نے بمشکل اپنی ہنسی دبائی۔ وہ دونوں اچھی اسٹوڈنٹس تھیں اسی لیے ٹیچرز کی فیورٹ تھیں۔ ٹیچرز انہیں ہر وقت کوئی نہ کوئی کام دیتی

رہتی تھی۔زینب کو اس بات پر کوئی اعتراض نہ تھا مگر نازنین کام کرتے کرتے تنگ آگئی تھی۔

"ویسے دوسری اسٹوڈنٹس ہمارے ٹیچر کے فیورٹ ہونے کی وجہ سے جلتی ہے۔"زینب نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔وہ جانتی تھی نازنین اس بات پر مزید تپ جائے گی۔

"اگر ایک دن کے لیے بھی یہ لوگ اتنے کام کرلے گی،جتنے ہم روز اپنے ٹیچرز کے لیے کرتیں ہے تو دیکھ لینا آئندہ کسی سے جلے گی نہیں!"اس کی بات پر زینب کے چہرے پر مسکراہٹ کھل گئی۔

دوسری طرف ٹیچر نے زینب کو یوں مسکراتے دیکھ تو فوراً کھڑا کیا۔

"اسٹینڈ اپ!"

ٹیچر نے ہاتھ کے اشارے سے کہا تو زینب فوراً کھڑی ہو گئی۔ تھوڑی دیر پہلے والی مسکراہٹ ہونٹوں سے غائب ہو چکی تھی۔

"بتائے یہ جو شعر میں نے پڑھا ہے یہ کس شاعر کا شعر ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس وقت اُردو کا لیکچر ہو رہا تھا اور ٹیچر نظم کی تشریح کر رہی تھی۔

"احمد ندیم قاسمی!" زینب نے فوراً نام بتایا۔

"شاباش!"

اس کے بعد ٹیچر نے ایک شعر پڑھا اور زینب کو تشریح کرنے کا کہا۔ زینب نے بغیر رکے متوازن لہجے میں شعر کی تشریح کی۔ اس نے تشریح میں وہ پوائنٹس بھی شامل کیے جس کو ٹیچر نے غیر ضروری سمجھ کر چھوڑ دیا تھا۔ ٹیچر کی آنکھوں میں ستائش چمکی۔

www.novelsclubb.com

پوری کلاس نے اس کے لیے تالیاں بجائی اور ٹیچر نے اس م کچھ کہے بغیر بٹھا دیا۔ نازنین فخریہ انداز میں مسکرائی۔ آخر وہ زینب کی دوست تھی، اس کی اسکول کی زمانے کی دوست۔

کلاس ختم ہوئی تو وہ دونوں باہر نکل آئے۔ ان دونوں کا رخ اب گراؤنڈ کی جانب تھا۔

"شاباش، میری شیرنی!" نازنین نے اس کی تعریف کی۔

www.novelsclubb.com

"تم تو ایسے کہہ رہی ہو جیسے میں نے جنگ جیت لی ہو!"

"تم نے جس شعر کی تشریح کی ہے۔ ٹیچر نے اس کی تشریح تب کی تھی جب تم کلاس میں موجود نہیں تھی۔ اسی لیے تمہیں سراہنا تو بنتا ہے۔"

زینب نے مسکرا کر سر نفی میں ہلایا اور آگے چل دی۔ گراؤنڈ میں آ کر دونوں گھاس پر بیٹھ گئی۔ زینب اور نازنین دونوں ادھر ادھر کی باتیں کرنے لگی۔ تبھی نازنین کی نظر ان سے کچھ دور کھڑی ام ہانی پر پڑی۔ اس نے بھی ان دونوں کی طرح سفید شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی مگر اس کا دوپٹہ بلو کلر کا تھا۔ وہ سیکنڈ ائیر میں تھی۔ اس کے ساتھ تین چار لڑکیاں اور تھی۔ وہ سب کسی بات پر قہقہے لگا رہیں تھیں۔ ان کے قہقہوں کی آواز پورے گراؤنڈ میں گونج رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ام ہانی اور اس کے ساتھ کھڑی لڑکیوں کی کالج میں اچھی ریپوٹیشن نہیں تھیں۔ ان لوگوں کی سرگرمیاں بہت حد تک مشکوک تھیں۔ یہ لوگ سارا

سارا دن کلاسز بنک کیے کالج میں آوارہ گردیاں کرتیں تھیں۔ناز نین کو یہ لوگ ایک آنکھ نہیں بھاتی تھی۔

"تم اپنی چچی کو بتاتی کیوں نہیں کہ ان کی بیٹی کی کیسی لڑکیوں سے دوستیاں ہے؟"ناز نین نے ام ہانی کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔اب ام ہانی کسی فرسٹ ائیر کی لڑکی کے ساتھ الجھ رہی تھی۔

"ام ہانی کا ذکر یہاں کہاں سے آگیا؟"زینب اسے کسی اور موضوع پر بات کر رہی تھی۔اچانک ام ہانی کے ذکر پر اس کا حیران ہونا بنتا تھا۔ناز نین نے زینب کی بات کا جواب نہیں دیا بلکہ ام ہانی کو دیکھتی رہی۔زینب نے بھی اس جانب دیکھا جدھر ناز نین دیکھ رہی تھی۔

ام ہانی تیز تیز چلا رہی تھی۔ سامنے کھڑی لڑکی بھی اسے خوب سنا رہی تھی۔ اس شور پر گراؤنڈ میں موجود لڑکیوں نے اپنی گردن اٹھائی لیکن ام ہانی کو دیکھ کر سب دوبارہ اپنے اپنے کاموں میں مشغول ہو گئے۔ ان کے لیے یہ کوئی نئی بات نہ تھی۔ سب جانتے تھے ام ہانی کی عادت تھی پہلے خود ہی لوگوں کو تنگ کرتی تھی اور جب سامنے سے کوئی کچھ کہہ دیتا تو تماشہ لگانے لگ جاتی۔

"تم جانتی ہو کوئی میری بات پر اعتبار نہیں کریں گا بلکہ آخر میں ام ہانی مجھے کسی نا کسی طرح پھنسا لے گی۔ اس لیے میرا اس کے معاملوں میں نہ بولنا ہی اچھا ہے۔"

زینب ام ہانی کو دیکھتے ہوئے نازنین کی تھوڑی دیر پہلے کہی بات کا جواب دیا۔

"وہ آخر تمہارے ساتھ ایسا کیوں کرتی ہے؟" نازنین نے اس سے پوچھا۔ وہ زینب کی اکلوتی دوست تھی۔ زینب کی زندگی میں آئی سب سے مخلص انسان!

"وہ یہ بات اچھے سے جانتی ہے کہ میرے پیچھے کھڑے ہونے والا کوئی نہیں ہے۔ چچا، چچی، نوال اور یہاں تک کہ میرا اپنا سگا بھائی۔ کسی کو اس کے مقابلے میں میری بات کا یقین نہیں آئے گا۔"

"میرا بعض اوقات دل چاہتا ہے کہ تمہارے گھر آؤں اور تمہارے گھر والوں سے بات کروں۔" نازنین کی ہمدردی پر زینب اداس سا مسکرائی۔اس کی سیاہ آنکھیں میں اداسی بھری ہوئی تھی۔

"جب میں اپنے لیے لڑنا نہیں چاہتی تو تم میرے لیے کیوں لڑوں گی۔ میں نے اسے نصیب کا لکھا سمجھ لیا ہے۔میرے نصیب میں محبت لکھی ہی نہیں ہے۔ایسے لڑ جھگڑ کر کوئی فرق نہیں پڑے گا۔چچا اور چچی کے لیے میں زمہ داری ہوں، نوال کے لیے ایک کزن، ام ہانی کے لیے قربانی کا بکرا اور بھائی۔۔۔!" اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری۔

www.novelsclubb.com

"بھائی کے لیے میں ہمیشہ قابل نفرت ہوں اور دیکھنا ہمیشہ قابل نفرت رہو گی۔"

زینب کی آنکھیں نم ہو گئی۔ نازنین اس کو تسلی دینے کے لیے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"تم نے جھوٹ کیوں بولا؟" نازنین نے نروٹھے پن میں کہا۔ زینب نے اس کے چہرے پر دیکھا۔

"تم نے کہا تم سے کوئی محبت نہیں کرتا ہے۔ تم نے غلط کہا۔ میں تم سے بہت زیادہ محبت کرتی ہوں۔ کیا تمہارے نزدیک میری کوئی اہمیت نہیں ہے۔ جاؤ اب تم مجھ سے بات نہ کرنا!"

یہ کہہ کر نازنین نے اپنا چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔ زینب مسکرائی اور اس کو بلایا۔

"اوہ ہو نازو! تم تو میری اتنی اچھی دوست ہو۔ یہ تو ان کی فہرست تھی جن کے نزدیک میری کوئی اہمیت نہیں ہے۔ اس میں میں تم کو کیسے شامل کر سکتی تھی۔"

"بس اب یہ باتیں کم گھماؤ۔ میں جان گئی ہو کہ تمہارے نزدیک میرا ہونا یا نہ ہونا برابر ہے"

www.novelsclubb.com

"سچ میں! میں باتیں نہیں گھمارہی ہو۔اچھا اگر تم ناراض ہوئی ہو تو ٹھیک ہے یہ لو میں نے کان پکڑ لیے ہے۔آئیندہ ایسی کوئی بات نہیں کرو گی جس سے میری پیاری سی دوست کو تکلیف پہنچے۔"زینب نے کان پکڑ کر اس سے معافی مانگی تو نازنین نے اس کی طرف چہرہ کیا اور اس کے ہاتھ کانوں پر سے ہٹائے۔

"تم ایک نمبر کی ڈرامہ باز ہو۔"

"صحبت کا اثر ہے!"زینب نے نازنین کے انداز میں جواب دیا۔ان دونوں نے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا اور کھلکھلا کر ہنس دیے۔

کالج کی چھٹی ہوئی تو زینب گھر جانے لگی۔اس کے ساتھ ام ہانی بھی موجود تھی۔وہ دونوں ساتھ ہی گھر جاتی تھی۔

گھر پہنچ کر زینب نے اپنے کپڑے تبدیل کیے اور کھانا لینے کے لیے کچن میں چلی گئی۔ابھی وہ ہانڈی میں سے اپنے لیے سالن نکال رہی تھی کہ اس کو بر آمدے میں سے آواز سنائی دی۔

"چچی! چچی!"

www.novelsclubb.com

اشفاق مریم کو آواز دے رہے تھے۔اشفاق مریم کو ڈھونڈتے ہوئے کچن میں آئے تو انہوں نے اپنے سامنے زینب کو دیکھا۔زینب نے بھی سیاہ آنکھیں اشفاق کے وجود پر ٹکائی۔

اشفاق نے سفید رنگ کی شرٹ اور بلو کلر کی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔ان کے ہاتھ میں ایک نیلے رنگ کی فائل تھی۔اشفاق اپنا ایم بی اے مکمل کر کے اب ایک فرم میں جاب کرنے لگے تھے۔اشفاق کی یہ آفس ٹائمنگ تھی۔اس وقت وہ گھر نہیں آتے تھے۔وہ ایک ضروری فائل لینے کے لیے گھر آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"چچی کہاں ہے؟"اشفاق نے انتہائی روکھے لہجے میں پوچھا۔

"بھائی مجھے نہیں پتہ۔۔"اشفاق اس کی پوری بات سنے بنا کچن سے نکل گئے۔زینب نے آسودگی سے سر جھٹکا اور اپنا کھانا لے کر کمرے میں بند ہو گئی۔

****

جائی یانہ نے عیسیٰ کی بات گھر میں کسی کو نہیں بتائی۔اس کا موڈ بہت خراب تھا۔وہ ناشتے کے دوران بھی بہت چپ تھی۔

www.novelsclubb.com

اشفاق کو آج جائی یانہ ضرورت سے زیادہ خاموش لگی تو انہوں نے پوچھا"جائی یانہ!طبیعت تو ٹھیک ہے؟آج اتنی خاموش کیوں ہو؟"

"بابا بس سر میں درد ہو رہا ہے۔" جائی یانہ نے سنجیدہ لہجے میں بہانہ بنایا۔

"اگر طبیعت خراب ہے تو آج یونیورسٹی مت جاؤ۔" اشفاق فکر مندی سے بولے۔

"نہیں بابا آج ایک اہم کلاس ہے۔ میں اسے چھوڑ نہیں سکتی ہوں۔ ویسے بھی میں نے سر درد کی گولی لے لی ہے۔ کچھ دیر میں بہتر ہو جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا چلو جیسے تمہاری مرضی! لیکن اگر طبیعت زیادہ خراب ہو تو گھر جلدی آ جانا" اشفاق نے اس کو تاکید کی۔

جائی یانہ نے اثبات میں سر ہلایا۔ ناشتہ ختم کر لینے کے بعد جائی یانہ اپنی کتابیں لینے کمرے میں آئی تو عالیہ بھی اس کے پیچھے آ گئی۔

"تمہارا مسئلہ کیا ہے آخر؟ ایسے ری ایکٹ کر کے کیا ثابت کرنا چاہتی ہو کہ میں غلط ہوں اور تم صحیح! میں اگر تمہاری کل والی بات اماں کو بتا دوں تو تم اچھے سے جانتی ہو وہ تمہاری کھال ادھیڑ دے گی۔ میں بڑی بن کر تمہاری حرکتوں پر پردہ رکھ رہی ہوں اور تم ہو کہ اپنی غلطی کا احساس بھی نہیں کر رہی ہو بلکہ ڈھیٹ بن کر منہ پھلائے پھر رہی ہو!"

جائی یانہ کی اپنی پکڑی کتابوں پر گرفت مضبوط ہوئی۔وہ عالیہ کو کچھ کہے بنا جانے لگی تو عالیہ نے اسے کندھے سے پکڑ لیا۔

"کیا ہوا نہیں ہے نہ بولنے کو کچھ !" عالیہ طنزیہ مسکرائی۔

"میرے پاس کہنے کو تو بہت کچھ ہے لیکن کیا فائدہ۔جو لوگ آپ پر اعتبار کرنا چاہتے ہے وہ آپ کے ایک لفظ پر ایمان لے آتے ہے اور جنہوں نے آپ کا اعتبار نہیں کرنا ہوتا ان کے سامنے اگر آپ سو دلیلیں بھی دے دے تو بھی وہ ایک اور دلیل مانگے گے۔انسان جس پر بھروسہ کرنا چاہتا،اس پر کرتا ہے"

یہ کہہ کر جائی یانہ نے اس سے کندھا چھڑوایا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

عالیہ نے اس کو جاتا دیکھا اور سر جھٹکا۔

"یہ لڑکی اور اس کی کتابی باتیں!"

www.novelsclubb.com

****

*

شام کو اشفاق کے گھر میں سکون تھا۔اشفاق کے ساتھ والے گھر میں محفل میلاد تھی۔نوال اور عزاہ وہاں گئی تھی۔عیسیٰ اپنے دفتری کاموں سے باہر گیا ہوا تھا جبکہ جائی یانہ اپنے کسی ٹیسٹ کی تیاری میں تھی۔

عالیہ لاؤنج میں بیٹھی ٹی وی دیکھ رہی تھی۔کسی بھی ٹی وی چینل میں اس کے پسند کا شو نہیں آرہا تھا۔وہ بے دلی سے چینل چینج کر رہی تھی۔

اسی دوران اس کے پاس رکھا موبائل بجا۔اس نے ریموٹ ایک طرف رکھ کر موبائل اٹھایا۔کسی unknown نمبر سے کال آرہی تھی۔وہ unknown نمبر کی کالز اٹینڈ نہیں کرتی تھی۔اسی لیے اس نے کال نہیں اٹھائی ۔موبائل بجتے بجتے بند ہو گیا۔اس نے موبائل رکھ دیا اور ایک دفعہ دوبارہ ریموٹ

پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھانے لگی تو اسی وقت موبائل دوبارہ بجنے لگا۔کال دوبارہ اسی نمبر سے آرہی تھی۔عالیہ نے کال اٹھالی۔

"ہیلو!"مردانہ گھمبیر آواز اس کی کانوں میں گونجی۔لمحے کے ہزارویں حصے میں وہ پہچان گئی کہ کون بات کر رہا ہے۔

"آریان!؟"وہ ایک دم سیدھی بیٹھ گئی اور غیر ارادی طور پر دروازے کی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تھینک گاڈ! آپ نے مجھے پہچان لیا ورنہ میں کب سے یہی سوچتا کہ آپ سے اپنا تعارف کیسے کرواؤں گا۔" آریان اس قدر بے تکلف ہو رہا تھا جیسے عالیہ اور اس کے درمیان سالوں کی دوستی ہو۔

"آپ کے پاس میرا نمبر کیسے آیا؟" اس نے حیرانگی اور غصے دونوں کے ملے جلے انداز میں پوچھا۔

"آپ کی یاداشت اتنی کمزور ہے۔ آپ نے مال میں خود تو میرے موبائل سے اپنے نمبر پر کال کی تھی۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ اس کی بات سمجھ گئی۔اس کو اپنی کم عقلی پر غصہ آیا کہ اس نے اپنا نمبر آریان کے موبائل سے ڈیلیٹ کیوں نہیں کیا۔

"آپ نے کال کیوں کی ہے؟"اس نے غصے سے پوچھا۔

"آپ کی ایک چیز میرے پاس رکھی تھی تو سوچا کہ آپ کو بتادوں۔"

"کیا!آپ کے پاس میری کونسی چیز ہے؟"عالیہ نے ناسمجھی سے پوچھا

www.novelsclubb.com

"آپ کے ائیر رنگز میرے پاس رکھے ہے"آریان کی بات پر سنہری آنکھیں مزید الجھی۔

"میرے ائیر رنگز؟"اس نے جیسے خود کلامی کی۔

"رکے میں آپ کو تصویر سینڈ کرتا ہوں۔"

یہ کہہ کر آریان نے کال کاٹ دی۔کچھ دیر بعد عالیہ کو آریان کے نمبر سے ائیر رنگز کی فوٹو سینڈ کی گئی۔ائیر رنگز سفید رنگ کی ڈبیہ میں رکھے ہوئے تھے۔ائیر رنگز آنسو کی شکل کے تھے۔اس کے ارد گرد سفید چمکتے ہوئے نگینے جڑے ہوئے تھے جب کہ عین درمیان میں سبز رنگ کا نگینہ جڑا ہوا تھا۔اس کو دیکھنے میں ایسا لگتا تھا کہ یہ زمرد کے پتھر کا ٹکڑا ہو۔

www.novelsclubb.com

عالیہ اس تصویر کو دیکھ کر پہچان گئی۔ یہ عالیہ کے ائیر رنگز تھے۔ یہ ائیر رنگز عالیہ نے اس دن خریدے تھے جس دن اس کی شاپنگ مال میں آریان سے ملاقات ہوئی تھی۔ گھر آ کر اس نے اپنے سامان میں بہت ڈھونڈا لیکن اس کو یہ نہیں ملے۔ اس نے نمرہ سے ان کے متعلق پوچھا تو اس نے بھی اپنے سامان میں اسے ڈھونڈا لیکن اس کو بھی نہیں ملے۔

فوٹو بھیجنے کے دو منٹ بعد دوبارہ اسی نمبر سے کال آنے لگی۔ عالیہ نے کال ریسیو کی۔

www.novelsclubb.com

"اب تو آپ کو پتا چل گیا ہو گا نا کہ میں کونسے ائیر رنگز کی بات کر رہا ہوں۔" آریان نرم لہجے میں گویا ہوا۔

"آپ کے پاس یہ کہاں سے آئے؟" عالیہ کے سوال پر وہ ہنسا۔

"جب آپ اپنی دوست کو دیکھ کر سب کچھ بھولا کر ان کے لاس جا رہی تھی تب یہ آپ کے شاپنگ بیگ سے نکل گیا تھا۔ میں نے انہیں اٹھالیا۔ آپ کو یہ دینا چاہا لیکن دے نہ سکا۔ شاید دینا ہی نہیں چاہتا تھا۔"

عالیہ نے اس کی عجیب بات سن کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کہنا کیا چاہتے ہے؟!"

"میں وہی کہنا چاہ رہا ہوں جو آپ کو سمجھ آ رہا ہے۔"

عالیہ سے کوئی جواب نہ بن پایا۔ آریان خاموشی سے اس کے جواب کا انتظار کرنے لگا۔ عالیہ نے اپنی خاموشی برقرار رکھی تو آریان نے موضوع بدل لیا۔

"آپ مجھ سے اپنی چیز لینے کب آئے گی؟"

"میں اسے لینے نہیں آؤ گی۔ آپ اسے پھینک دے" عالیہ نے اتنا کہہ کر کال کاٹنے کا ارادہ کیا کہ دوسری طرف آریان کی آواز ابھری۔

www.novelsclubb.com

"پرسوں شام پانچ بجے میں آپ کا اسی ریستوران میں انتظار کروں گا جس ریستوران میں ہم پہلی دفعہ ملے تھے۔آپ ادھر آجایئے گا اور اپنی امانت لے لیجیے گا۔"

عالیہ اسے منع کرنا چاہتی تھی لیکن آریان نے اسے موقع دیے بغیر کال کاٹ دی۔عالیہ نے موبائل کان پر سے ہٹایا۔وہ ایک عجیب سی کشمکش کا شکار ہو گئی تھی۔

اتنے میں گھر کا داخلی دروازہ کھلا اور نوال اور عزاہ گھر میں داخل ہوئے۔نوال سیدھا لاؤنج میں آئی جبکہ عزاہ کپڑے چینج کرنے کی غرض سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔

نوال ساتھ والے صوفے میں بیٹھی عالیہ کو میلاد کی تفصیلات بتا رہی تھی اور وہ غائب دماغی سے ان کی باتیں سن رہی تھی۔

****

شایان آرام سے اپنی گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔اس کے ساتھ اس کے بچپن کا دوست رضا بیٹھا تھا۔وہ دونوں ایک دوسرے سے ہر بات شئیر کرتے تھے۔اس وقت بھی وہ اپنے دوستوں کی گیدرنگ میں اکھٹے جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم کہہ رہے تھے کہ تم نے امی کو اپنے رشتے کے لیے ماموں کے گھر بھیجا تھا۔ پھر کیا بنا؟"

رضا نے سلام دعا کے بعد اس سے یہ بات کی۔

"ماما نے ماموں سے بات نہیں کی۔" شایان نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"کیوں؟ کیا آنٹی اس رشتے پر راضی نہیں ہے؟" رضا نے حیرانگی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ماما راضی ہے لیکن ان کا خیال ہے کہ اگر ہم ابھی رشتہ لے کر جائے گے تو ماموں انکار کر دے گے۔اسی لیے ماما نے کچھ وقت مانگا ہے۔یو نو فیملی پولیٹکس!"

"تم فکر نہ کرو، آنٹی بڑی ہے۔وہ جانتی ہے کہ ایسے معاملات کو کس طرح ہینڈل کرنا ہے۔آنٹی پر بھروسہ رکھو۔"رضا نے اسے حوصلہ دیا۔

"مجھے ماما پر بھروسہ ہے لیکن مجھے ڈر ہے اگر عالیہ کا رشتہ میرے ماموں نے کسی اور جگہ طے کر دی تو میرا کیا ہو گا۔میں تو اس کے بغیر مر جاؤ گا۔" شایان کے چہرے پر بہت سے خدشات رقم تھے۔

"اوہ پلیز یار ایک تو تم جیسے لوگ محبت کو اتنا سیریس پتا نہیں کیوں لے لیتے ہو؟ محبوب مل گیا تو اسے آسمان پر چڑھا دو گے اور اگر نہ ملا تو خود پر جینا حرام کر دو گے۔ میرا ماننا ہے کہ اگر انسان کو محبوب مل گیا سو مل گیا اور اگر نہیں ملا تو موو آن کرو۔ یہ میں مر جا۔۔۔۔" رضا کی چلتی زبان شایان کے گھورنے سے رکی۔

"تم کہہ سکتے ہو کیونکہ تم نے کبھی کسی سے محبت نہیں کی۔ میں عالیہ سے بچپن سے محبت کرتا ہوں۔ اس کے اندر ہر وہ خوبی ہے جو کسی کو بھی ایک لائف پارٹنر میں چاہیے ہوتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ کے ذکر پر شایان کے چہرے پر اپنے آپ مسکراہٹ سج گئی تھی۔ پھر اچانک اس کا چہرہ مرجھایا۔ رضا اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ کا بڑے غور سے مشاہدہ کر رہا تھا۔

"مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ اگر ماموں نے اس کے رشتہ کسی اور جگہ کر دیا تو میں چاہ کر بھی کچھ نہیں کر پاؤں گا۔ میرے ماموں ایک ضدی انسان ہے، ایک دفعہ اگر وہ کوئی فیصلہ کر لے تو وہ پتھر پر لکیر ہوتا ہے۔ ان کے سامنے کسی کی ایک نہیں چلتی ہے۔"

"میں تمہیں بتا نہیں سکتا ہوں کہ عالیہ میرے لیے کیا ہے؟ اس کا بولنا، مسکرانا، چہچہانا اور ہسنا۔ مجھے اس سے محبت ہے رضا، شدید محبت۔ بس یہ ایک خیال کہ اس کی شادی میرے سے نہیں ہو پائے گے، مجھے اندر ہی اندر مار دیتی ہے۔ اگر یہ حقیقت میں ہوا تو میں تو جیتے جی مر جاؤں گا۔"

شایان کے لہجے میں بے بسی تھی۔ایسا لگ رہا تھا کہ وہ رضا کو ٹھیک سے اپنے دل کی بات بتا نہیں پا رہا تھا۔وہ بار بار بس ایک یہی خدشہ ظاہر کر رہا تھا کہ عالیہ کا رشتہ کسی اور جگہ طے نہ ہو جائے۔

"مجھے نہیں پتا تھا کہ تم اتنا سیریس ہو۔"رضا نے آنکھوں میں فکر مندی لیے شایان کو دیکھا۔

"تمہارا جذبہ سچا ہے۔اللہ نے تمہارے نصیب میں عالیہ بھابھی کو ضرور لکھا ہو گا۔"رضا نے جیسے دلاسہ دینا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"اللہ کرے ایسے ہی ہو جیسے تم نے کہا ہے۔" شایان کے چہرے پر آسودہ مسکراہٹ ابھری۔

باقی کا سفر خاموشی سے طے پایا۔

****

**

www.novelsclubb.com

"کیا!!!!!!!!"

نمرہ اتنے زور سے چلائی کہ عالیہ کو اپنے کانوں پر ہاتھ رکھنے پڑے۔

"تم سچ کہہ رہی ہو؟" نمرہ نے عالیہ سے بے یقینی سے پوچھا۔اس کی آواز اونچی تھی۔

"بے وقوف لڑکی، آہستہ بولو! تم نے پورے شہر میں یہ بات پھیلانی ہے؟" عالیہ نے اس کو ٹوکا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ کل سے اس کے اور آریان کے درمیان ہوئی گفتگو پر پریشان تھی۔وہ اس معاملے کو نمرہ کے ساتھ ڈسکس کرنا چاہتی تھی لیکن آج صبح نمرہ

یونیورسٹی نہیں آئی تھی،اس لیے عالیہ شام میں نمرہ کے گھر پہنچ گئی۔عالیہ نے اسے ساری بات بتادی تھی اور اب وہ اسی بات پر اتنا اوورری ایکٹ کر رہی تھی۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم کل اس سے ملنے جاؤ گی!" نمرہ بچوں کی طرح ایکسائٹڈ ہو رہی تھی۔

"بکل نہیں! میں ہرگز اس شخص سے ملنے نہیں جاؤں گی" عالیہ نے دوٹوک انکار کیا۔نمرہ کا سارا جوش جھاگ کی مانند بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟ تم اس سے ملنے کیوں نہیں جا رہی ہو؟" نمرہ نے اپنے دونوں ہاتھ کمر پر رکھ کے پوچھا۔

"میرے خیال سے تم بھول گئی ہو کہ گھر میں کسی کو بھی پتا چلا کہ میں، عالیہ اشفاق، ایک ایسا انسان جس کو میں صحیح سے جانتی بھی نہیں ہوں، سے ملنے ریستوران گئی ہوں تو بابا اور اماں دونوں میری ٹانگیں توڑ ڈالیں گے۔"

"تو تم اپنی ٹانگیں ٹوٹنے کے ڈر سے آریان سے ملنے نہیں جاؤ گی!؟"

"میں ڈر نہیں رہی ہوں۔ تم خود بتاؤ ایسے کسی لڑکے سے ریستوران میں ملنا اچھا لگتا ہے۔ اگر کسی رشتہ دار نے دیکھ لیا تو وہ میرے بارے میں کیا سوچے گا؟" عالیہ نے اسے سمجھانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"اگر اس سے ملنے نہیں جاؤ گی تو اپنے ائیر رنگز کیسے واپس لو گی؟"

"بھاڑ میں گئے ائیر رنگز! چند ہزار کے ائیر رنگز کے پیچھے میں اتنا بڑا رسک تو نہیں لے سکتی ہوں"

"قدرت تم دونوں کو بار بار ملانے کے موقع دے رہی ہے اور تم خود اس موقع کو ضائع کر رہی ہو۔ اگر وہ مجھے ملنے کے لیے بلاتا تو میں سوچنے میں ایک منٹ ضائع نہ کرتی اور اس کے ساتھ جانے کے لیے راضی ہو جاتی۔" آخری بات نمرہ نے سوچتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"اگر تمہارا اس سے ملنے کا اتنا دل چاہ رہا ہے تو تم چلی جاؤ"

"ایڈیٹ! میں کس خوشی میں جاؤ؟ تمہارے ائیر رنگز ہے، اس نے تمہیں ملنے بلایا ہے۔ میں جاتی ہوئی اچھی لگوں گی۔ یہ تو مان نہ مان میں تیرا مہمان والی کہانی ہو جائے گی" نمرہ نے منہ بنا کر کہا۔

نمرہ بیڈ پر عالیہ کے برابر میں بیٹھ گئی۔ کچھ دیر کے لیے وہ چپ رہی اس کے بعد جب وہ بولی تو اس کا لہجہ سنجیدہ تھا۔ تھوڑی دیر پہلے والی شوخی ڈھونڈنے سے بھی نہیں مل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو عالیہ! تمہیں اس سے ملنے جانا پڑے گا۔ وہ اب جب تک تم سے نہیں ملے گا یونہی تم سے ملنے کے بہانے تلاش کرے گا۔ کل اس سے ملنے جاؤ

اور دوٹوک انداز میں اس سے بات کرو۔اگر گھر میں کسی کو پتا چل کہ ایک لڑکا تم سے ملنا چاہتا ہے تو تم خود اچھے سے جانتی ہو کہ کیا ہو گا۔"

"میرے خیال سے وہ تم سے محبت کرتا ہے اسی لیے تم سے ملنا چاہتا ہے۔اس سے ایک دفعہ ملو اور بات کرو۔اس سے ساری بات کلئیر کرو کہ آخر وہ تم سے کیا چاہتا ہے۔وہ اگر اپنی بات کہے تو تم اپنا مدعا پیش کرنا۔میرے خیال سے جن باتوں کو تم سمجھ نہیں پا رہی ہو اس ملاقات کے بعد تم سمجھ جاؤ گی۔تم جو بھی کرنا چاہتی ہو تمہاری اپنی مرضی ہے۔میں تمہیں فورس نہیں کر رہی ہون کہ تم آریان سے ملو۔تم نے مجھ سے مشورہ مانگا اور میں نے تمہیں دے دیا ہے کہ تمہیں اس سے ملنے جانا چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

نمرہ کی باتوں نے اسے مزید الجھا دیا۔اس کا فیصلہ لینا مزید کٹھن ہو گیا۔

وہ کچھ دیر بعد اپنے گھر چلی گئی۔

****

زینب گراؤنڈ میں اکیلی بیٹھی سبق یاد کر رہی تھی۔آج نازنین نے چھٹی کی تھی اسی لیے وہ بہت زیادہ بور ہو رہی تھی۔کالج میں اس نے کسی اور کے ساتھ دوستی نہیں کی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں ام ہانی اس کے پاس آ کر بیٹھ گئی۔ زینب اس کو اپنے ساتھ بیٹھتے دیکھ لیا مگر اس نے نظر انداز کیا۔

"زینب آج نازنین نہیں آئی؟" ام ہانی نے بڑی خوش اخلاقی سے کہا۔

"نہیں" اس نے کتاب کے صفحات کو الٹتے ہوئے مصروف انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا وہ میں تمہیں یہ بتانے آئی تھی کہ آج کالج سے چھٹی کے بعد میں اپنی دوست کے گھر چلی جاؤ گی۔ تم آج اکیلے گھر چلی جانا۔ میں چھٹی کے فوراً

بعد اپنی دوست کے گھر جاؤ گی اس لیے اس وقت مجھے بتانے کا موقع نہیں ملے گا اس لیے میں نے اس وقت بتا دیا۔"

"اچھا!" زینب نے ساری گفتگو میں پہلی بار ام ہانی کو دیکھا۔اس کی سیاہ آنکھوں میں طنز صاف تھا اور لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ام ہانی گڑبڑا گئی۔

"ایسے کیوں دیکھ رہی ہو۔میں سچ کہہ رہی ہوں!"

www.novelsclubb.com

زینب اسی طرح مسکراتی رہی۔

"ام ہانی میں نے تو صرف اچھا کہاں ہے۔ تم مجھے صفائیاں کیوں پیش کرنے لگی ہو؟"

ام ہانی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"امی کو بتا دینا وہ بلاوجہ پریشان ہو گی" ام ہانی نے بے نیاز انداز اپنانے کی بھرپور کوشش کی۔ زینب نے اسے طنزیہ نگاہوں سے دیکھتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا۔ ام ہانی اپنی دوستوں کے پاس واپس چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

زینب نے ایک نظر ام ہانی کو جاتے دیکھا اور پھر سر جھٹک کر دوبارہ اپنے کاموں میں مشغول ہو گئی۔ چھٹی ٹائم زینب جانے لگی تو اسے ام ہانی کہیں نظر نہیں آئی۔

وہ چپ چاپ گھر چلی گئی۔ گھر آ کر اس نے مریم کو ام ہانی کی بات بتائی تو وہ آگ بگولہ ہو گئی۔

"ایسے کیسے وہ بغیر اجازت کے جا سکتی ہے تم نے اسے روکا کیوں نہیں!" مریم نے آخر میں اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"چچی اس نے مجھے بس یہی کہا تھا کہ آپ کو اس کے جانے کا بتا دوں۔"

زینب نے کوئی جواب نہ بن سکا تو یہہ کہہ دیا۔ وہ اپنے کمرے میں چلی گئی اور دروازہ بند کر دیا۔ مریم کی ام ہانی کو ملامت کرتی آواز اسے دروازہ بند ہونے کے باوجود بآسانی سنائی دے رہی تھی۔

وہ بغیر یونیفارم چینج کیے اپنے بیڈ پر دھم سے لیٹ گئی۔ اس کو نیند آ رہی تھی۔ اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھی۔ اس کے اندر اتنی ہمت بھی نہیں تھی کہ اٹھ کر کھانا کھا سکے۔ کچھ لمحات بعد وہ گہری نیند سو گئی تھی۔

دو گھنٹے بعد دروازہ کھٹکھٹانے پر اس کی آنکھ کھلی۔ کوئی اس کے دروازے کو بری طرح پیٹ رہا تھا جیسے اگر اس نے دروازہ نہ کھولا تو دروازہ ٹوٹ ہی جائے گا۔

اس نے آنکھیں رگڑی اور اٹھ کر دروازہ کھول دیا۔ ابھی اس نے دروازہ کھولا ہی تھا کہ کسی نے ایک تھپڑ اس کے منہ پر دے مارا۔ اس کا سر دوسری جانب مڑ گیا اور چہرے کو بالوں نے چھپا لیا۔

اس نے سر اٹھا کر سامنے دیکھا۔ گال پر اس کا ہاتھ ٹکا ہوا تھا اور سیاہ آنکھوں میں بے تحاشا حیرت سمائی ہوئی تھی۔

****

*

رات کے بارہ بج رہے تھے۔عالیہ کے کمرے میں روشنی نہ ہونے کے برابر تھی۔دیوار پر لگی گھڑی کی ٹک ٹک پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔ایسے میں عالیہ بیڈ پر چت لیٹی ہوئی تھی۔اس کی نظریں خلا کو گھور رہی تھی۔وہ اب تک فیصلہ نہیں لے پائی تھی کہ اسے کل جانا چاہیے یا نہیں۔اس کے کانوں میں بار بار نمرہ کی باتیں گونج رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ اب جب تک تم سے نہیں ملے گا یونہی تم سے ملنے کے بہانے تلاش کرے گا"

عالیہ نے سیدھے ہاتھ کی کروٹ لی۔

"کل اس سے ملنے جاؤ اور دو ٹوک انداز میں اس سے بات کرو۔"

"میرے خیال سے وہ تم سے محبت کرتا ہے اسی لیے تم سے ملنا چاہتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے دوسری طرف کروٹ لی۔

"میں تمہیں فورس نہیں کر رہی ہو کہ تم آریان سے ملو۔ تم نے مجھ سے مشورہ مانگا اور میں نے تمہیں دے دیا ہے کہ تمہیں اس سے ملنے جانا چاہیے۔"

اس نے تکیہ اٹھا کر اپنے سر کے اوپر رکھ دیا۔

"پرسوں شام پانچ بجے میں آپ کا اسی ریستوران میں انتظار کروں گا جس ریستوران میں ہم پہلی دفعہ ملے تھے۔ آپ ادھر آجایئے گا اور اپنی امانت لے لیجیے گا۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ نے تکیہ نوچ کر خود سے دور پھینکا اور بیٹھ گئی۔اس نے اپنے بالوں پر انگلیاں پھیری اور سائیڈ ٹیبل پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا اور ایک نمبر پر میسج ٹائپ کرنے لگی۔اس نے میسج لکھ دیا اور سینڈ کے بٹن کی طرف انگلی بڑھانے لگی۔

کچھ ایسا تھا کہ اس کا دل اسے روک رہا تھا،اسے باز رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ایک لمحے کے لیے اس کا ہاتھ کانپے لیکن اس نے اپنے دل کی آواز کا گلا گھونٹ دیا اور میسج سینڈ کر دیا۔

اس نے موبائل سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور خود کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کا موقع دیے بغیر آنکھیں بند کر لی۔وہ اس متعلق اب کچھ نہیں سوچنا چاہتی تھی۔

اس کے موبائل کی اسکرین روشن تھی اور ٹائپ کیا ہوا میسج دکھائی دے رہا تھا اگر غور سے دیکھو تو اس میسج میں یہ لکھا ہوا تھا۔

"آریان میرا کل انتظار کرنا میں تم سے ملنے آؤں گی"

گھڑی کی آواز پس منظر میں ابھی تک سنائی دے رہی تھی ایسا لگ رہا تھا کہ کاؤنٹ ڈاؤن شروع ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ٹک ٹک ٹک ٹک ٹک۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔"

****

صبح ویسی ہی تھی جیسی ہونی چاہیے تھی۔ جائی یانہ کچھ دن کی ناراضگی دکھا کر واپس نارمل ہو چکی تھی۔ وہ سب سے آرام سے بات کر رہی تھی۔

عالیہ کی سنہری آنکھیں سرخ تھی جو اس کی ساری رات جاگنے کی گواہی دے رہی تھی۔ وہ بے دلی سے نوالہ حلق سے اتار رہی تھی۔ عیسیٰ اور اشفاق ہمیشہ کی طرح کاروباری گفتگو میں مگن تھے۔ نوال اور عزاہ سب کو ناشتہ دے کر اب اپنا ناشتہ کھانے میں مگن تھیں۔ ناشتہ کے بعد جائی یانہ ڈائننگ ہال سے جانے لگی تو اچانک اسے ایک بات یاد آئی۔

"اماں آج ایکسٹرا کلاسز ہے تو دیر ہو جائے گی۔"

"اچھا، ٹھیک ہے" نوال نے اس کی بات سن کر سر اثبات میں ہلایا۔

جائی یانہ نے پورچ کی طرف قدم بڑھائے۔

یونیورسٹی آکر جائی یانہ کا سارا دن کلاسز لینے میں گزرا۔ان کے مڈٹرمز کچھ ہفتوں میں شروع ہونے والے تھے تھے اسی لیے اب پڑھائی کا بوجھ بڑھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی کلاسز تین بجے جا کر ختم ہوئی۔ ساڑھے تین بجے وہ یونیورسٹی سے نکل گئی۔ جائی یانہ کو یونیورسٹی چھوڑنے اشفاق آتے تھے اور گھر بس سے جاتی تھی۔ دوسری گاڑی عالیہ اور عزاہ کے زیر استعمال تھی۔ ویسے بھی جائی یانہ کو ڈرائیونگ نہیں آتی تھی۔

بس مین روڈ میں آتی تھی اسی لیے اسے مین روڈ تک پیدل چلنا ہوتا تھا۔

وہ یونیورسٹی کی روڈ سے پیدل جا رہی تھی کہ اسے کسی کے سسکنے کی آواز آئی۔ وہ رک گئی اس وقت مین روڈ دور تھا اور جس سڑک پر وہ کھڑی تھی وہاں دور دور تک کوئی انسان دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ ارد گرد درخت لگے ہوئے تھے۔

اس کی اپنے بیگ پر گرفت مضبوط ہو گئی۔اس نے ان آواز کو اپنا وہم کو سمجھا اور آگے جانے لگی۔ایک اور دفعہ سسکنے کی آواز آئی۔اس نے اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ لیا اور تقریباً بھاگنے لگی۔

"ممممم۔۔۔۔۔۔ مممدد۔۔۔۔۔۔ ککککر۔۔۔رررووو" وہ جو کوئی بھی تھا اس کی آواز میں اتنی ازیت اور تکلیف تھی کہ جائی یانہ نہ چاہتے ہوئے بھی رک گئی۔آواز مردانہ تھی۔اس نے اب اپنے ارد گرد اچھے سے جائزہ لیا۔

اسے کوئی بھی دکھائی نہ دیا۔ایک دم سے دوبارہ سسکنے کی آواز سنائی دی۔جائی یانہ نے اس جانب رخ کیا جہاں سے آواز آئی تھی۔اس کے سامنے برگد کا درخت اپنی شاخیں پھیلائے کھڑا تھا۔آواز اس کے پیچھے سے آرہی تھی۔

اس نے آہستہ آہستہ قدم آگے بڑھائے۔جب فاصلہ بس چند قدم کا رہ گیا تو ایک دم سے اسے خوف نے جکڑ لیا۔

"اگر میں کسی مسئلہ میں پھنس گئی تو؟ پتہ نہیں وہ کون ہے اور اس کے ساتھ کیا ہوا؟ اس کی مدد کہیں میرے گلے نہ پڑ جائے؟"

لمحے بھر کو اس کا ارادہ کمزور ہوا تھا کہ سڑک پر دوبارہ کراہنے کی آواز ابھری۔اس کی آواز میں اتنا درد تھا کہ جائی یا نہ کو اپنی سوچ پر شرمندگی ہوئی۔وہ کسی انسان کو اس طرح چھوڑ کر نہیں جا سکتی تھی۔اس نے ہمت کی اور چند قدم کا یہ فاصلہ عبور کیا۔

درخت کے پیچھے کا منظر دیکھ کر اس کی بھوری آنکھیں خوف اور حیرانگی سے پھیل گئی۔

****

*

www.novelsclubb.com

عالیہ نے گھڑی پر دیکھا ساڑھے چار بج چکے تھے۔وہ جانے کے لیے تیار تھی۔اس نے ایک سادہ پیلے رنگ کا جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا۔اس کا چہرہ میک

اپ سے عاری تھا۔وہ نہیں چاہتی تھی کہ آریان سمجھے کہ وہ اس کے لیے تیار ہو کر آئی ہے۔اس نے بھورے رنگ کے پرس میں اس نے اپنا موبائل ڈالا۔

اس کو جاتے ہوئے خیال آیا کہ وہ اپنے ساتھ نمرہ کو لے جائے لیکن پھر خود ہی اپنے خیال کو جھٹک دیا۔وہ بس ایک شخص سے مختصر سی ملاقات کے لیے جا رہی تھی جنگ لڑنے نہیں کہ ہر کسی کو ساتھ لے جاتی۔

وہ اپنا پرس لیے نیچے اترنے لگی کہ اسے سیڑھیوں کی دائیں جانب نوال اور عزاہ بات کرتی دکھائی دی۔

www.novelsclubb.com

"اماں میں نے جائی یانہ کو کال کی ہے۔وہ کال اٹینڈ نہیں کر رہی ہے۔"

"یہ لڑکی ابھی تک کیوں نہیں آئی ہے۔اسے اتنی دیر تو کبھی بھی نہیں ہوئی۔"

"اس کی ایکسٹرا کلاس ہے،اماں۔اس لیے دیر ہو گئی ہو گی۔ویسے بھی ابھی وہ پڑھ رہی ہو گی اور پڑھتے وقت آپ ہی کہتی ہے کہ وہ اپنے آس پاس کے جہان سے بلکل بے خبر ہو جاتی ہے۔ہم چھ بجے تک انتظار کر لیتے ہے۔اگر وہ چھ بجے نہ آئی تو میں بابا کو کال کر دوں گی۔"

عزاہ کی بات سن کر نوال نیم راضی ہو گئی لیکن ان کی بے چینی ابھی تک ختم نہیں ہوئی۔عالیہ باہر جانے کے لیے دروازہ کھولنے لگی تو نوال نے پوچھا۔

"کہاں جا رہی ہو؟"

"کام سے جا رہی ہوں۔"

"جلدی آ جانا۔"

www.novelsclubb.com

نوال جائی یانہ کی وجہ سے پریشان تھی اسی لیے دھیان نہ دے پائی۔ عالیہ نے سع اثبات میں ہلایا اور چلی گئی۔

****

سوا پانچ بجے عالیہ کی گاڑی ریستوران کے سامنے کھڑی تھی۔اس نے سارے راستے گاڑی آہستہ چلائی تھی۔اس نے دل ہی دل میں دعائیں کی تھی کہ کسی طرح آریان نہ آئے لیکن ریستوران میں داخل ہوتے ہی اس کی پہلی نظر آریان پر پڑی۔اس نے ٹو پیس سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔بالوں کو جیل سے ٹکائے وہ ہمیشہ کی طرح وجیہہ لگ رہا تھا۔وہ کرسی پر بیٹھا پانی کے گلاس پر انگلی پھیر رہا تھا۔میز پر ایک طرف ایک بوکے بھی رکھا ہوا تھا۔

اس نے گہرا سانس لے کر خود کو کمپوز کیا اور اس کی طرف قدم بڑھائے۔اپنی طرف کسی کو آتا دیکھ کر آریان نے سر اٹھایا اور عالیہ کو دیکھ کر اس کے لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔آریان اپنی جگہ سے کھڑا ہو گیا۔عالیہ بھی بلکل اس کے سامنے کھڑی ہو گئی۔دونوں کی آنکھیں ایک پل کے لیے ٹکرائی۔

****

**

www.novelsclubb.com

"گڈ ایوننگ، مس عالیہ!!"

ریستوران کی بھوری دیواروں نے ایک وجیہہ شخص اور ایک سنہری آنکھوں والی لڑکی کو آمنے سامنے کھڑا دیکھا۔ بھوری دیواریں خاموشی مگر پر تجسس انداز میں انہیں غور سے دیکھنے لگی۔

آریان عالیہ کو گہری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ سجی ہوئی تھی۔دوسری طرف عالیہ بھی آریان کو دیکھ رہی تھی مگر اس کے چہرے پر آریان جیسی مسکراہٹ نہیں تھی بلکہ بے حد سنجیدگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آیئے بیٹھے!" آریان نے اپنے سامنے پڑی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔ عالیہ بیٹھ گئی۔اس کے چہرے پر سنجیدگی برقرار تھی۔آریان بھی دوبارہ بیٹھ گیا۔

"تو آپ کیا لے گی؟ چائے یا کافی؟" آریان نے اس سے پوچھا۔

"نہیں! میں یہاں آپ سے بات کرنے آئی ہوں، تو بہتر ہو گا کہ آپ ان تکلفات میں نہ پڑے اور کام کی بات پر آئے!"

عالیہ نے اسے سنجیدگی سے منع کیا۔ آریان نے بڑی دلچسپی سے سامنے بیٹھی سنہری آنکھوں والی لڑکی کو دیکھا۔ عالیہ کی سنجیدگی اسے اچھی لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بولیں آپ نے مجھ سے کیا بات کرنی ہے؟"

"مسٹر آریان! آپ نے مجھے یہاں بلایا ہے تو پہلے بات آپ کو شروع کرنی چاہیے۔"

عالیہ نے اس سے نظر ہٹائے بغیر اعتماد سے کہا۔ عالیہ کے چہرے کو اگر غور سے دیکھو تو اس کے چہرے پر کچھ دیر پہلے والی گھبراہٹ دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ وہ اب بلکل بااعتماد تھی۔

آریان نے عالیہ کی بات سن کر سر کو خم دیا اور اپنی پینٹ کی جیب میں سے سفید ڈبیا نکالی اور میز کے درمیان میں رکھ دی۔ عالیہ نے ڈبیا کی طرف نہیں دیکھا۔ اس کی نظریں ابھی بھی آریان کی طرف تھی۔ خاموش اور سنجیدہ۔

"آپ کی امانت!" آریان نے آہستگی سے کہا۔

عالیہ نے سفید ڈبیا کو ہاتھ نہیں لگایا۔

"آپ نے اور کچھ کہنا ہے؟"

آریان نے سر نفی میں ہلایا۔ "نہیں!"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے تو اب آپ میری بات سنے!"

عالیہ نے جیسے اعلان کیا۔

"اگر آپ یہ سوچ رہے ہے کہ میں ان ائیر رنگز کے لیے آپ سے ملنے آئی ہوں تو آپ غلط ہے میں یہ لینے نہیں آئی، میں آپ سے ملنے آئی ہوں۔"

عالیہ ایک پل کے لیے رکی اور آریان کا چہرہ دیکھا۔آریان کی مسکراہٹ گہری ہو گئی تھی۔

"میں ادھر اس لیے آئی ہوں تاکہ اپ کو بتا سکوں کہ مجھے اب آپ سے کسی قسم کا کوئی رابطہ نہیں رکھنا ہے۔اب آپ مجھے اس طرح ریستوران نہیں بلائے گے، آپ مجھے کال نہیں کریں گے اور اگر کبھی اتفاق سے ہم کہیں مل جائیں تو آپ نے ایسے ظاہر کرنا ہے کہ ہم ایک دونوں کو جانتے ہی نہیں ہے۔میں آپ کو

واضح الفاظ میں منع کر رہی ہوں اور اگر آپ اپنی حرکتوں سے باز نہ آئے تو مجھے جو مناسب لگے گا میں وہ کروں گی۔"

آریان کی آنکھوں میں دلچسپی مزید بڑھی۔

"اوہ! تو صاف صاف کہے آپ مجھے دھمکی دینے آئی ہے۔"

"یہی سمجھ لیجیے" عالیہ نے بے نیازی سے کندھے اچکائے۔ "مجھے یقین ہے کہ یہ ہماری آخری ملاقات ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر عالیہ اٹھ کھڑی ہوئی۔آریان بھی اپنی جگہ سے اٹھ گیا۔عالیہ جانے کے لیے مڑی تو اسے آریان نے پیچھے سے پکارا۔

"آپ اپنے ائیر رنگز دوبارہ بھول رہی ہے!"آریان نے سفید ڈبیا پکڑ کر عالیہ کی طرف بڑھائی۔عالیہ نے ایک نظر سفید ڈبیا کو دیکھا اور پھر اسے پکڑ لیا۔ اب عالیہ کے قدم داخلی دروازے کی بجائے کونے میں رکھی کوڑے دان کی طرف تھے۔عالیہ نے بڑی نزاکت سے ڈبیا کو کوڑے دان میں پھینک دیا۔

پھر مڑ کر آریان کو دیکھا۔وہ بھی عالیہ کو دیکھ رہا تھا۔

"میں نے کہا نا میں ائیر رنگز کے لیے نہیں آئی ہوں۔"

یہ کہہ کر وہ رکی نہیں بلکہ ریستوران کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ گئی۔ ریستوران کی بھوری دیواروں نے عالیہ کو نکلتا دیکھا اور پھر آریان کو دیکھا جو عالیہ کو جاتا دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد کچھ ایسا ہوا جس کو دیکھ کر بھوری دیواروں کے لب صدمے سے مقفل ہو گئے۔

****

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے برگد کے درخت کے پیچھے دیکھا تو اس کے پیچھے کوئی اور نہیں بلکہ وہی گھنگرالے بالوں والا لڑکا تھا۔ اس کے سیدھے ہاتھ کی کلائی کٹی ہوئی تھی جبکہ اس

کے پاس ایک چھڑی پڑی تھی۔ چھڑی خون سے لت پت تھی اور آس پاس خون کے چھینٹے گرے ہوئے تھے۔

لڑکے نے برگد کے درخت سے ٹیک لگائی ہوئی تھی اور پاؤں زمین پر پھیلائے ہوئے تھے۔اس کی گردن ایک جانب ڈھلکی ہوئی تھی اور آنکھیں بار بار بند ہو رہی تھی۔دو تین منٹ کے وقفے کے بعد لڑکا درد کی شدت سے بلبلا جاتا تھا۔

جائی یانہ کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ کیا کریں۔اس نے اپنا موبائل نکالا اور ایمبولینس کو کال کی۔اس نے فون کال پر ساری صورتحال سے انہیں آگاہ کیا اور کال کاٹ دی۔کال ختم کر لینے کے بعد اس نے لڑکے کو دیکھا جو نیم بے ہوشی کی حالت میں تھا۔

"سنو آنکھیں بند نہ کرو۔" جائی یانہ نے اونچی آواز میں بولا۔

لڑکے نے پٹ سے آنکھیں کھولی لیکن پھر دوبارہ آنکھیں بند کرنے لگا۔

"تم سن نہیں رہے ہو، میں کیا کہہ رہی ہوں؟" جائی یانہ نے اب کے غصہ میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ---- چچچچ---- للی---- جججا----- ئے" وہ بند ہوتی آنکھوں سے بمشکل یہ کہہ پایا۔

"یہ تو آواز دینے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا نا!" جائی یانہ خود کو طنز سے باز نہ رکھ پائی۔

"اب تم دوبارہ کیوں آنکھیں بند کر رہے ہو!" لڑکے کو آنکھیں بند کرتا دیکھ کر جائی یانہ نے دوبارہ ٹوکا۔

جائی یانہ کی بات کا لڑکے پر کوئی اثر نہیں پڑ رہا تھا۔ لڑکے کی کلائی میں سے خون ابل ابل کر نکل رہا تھا۔ اس کو روکنا انتہائی ضروری تھا۔ جائی یانہ کی توجہ جب لڑکے کے ہاتھ میں گئی تو اس نے فوراً یہ نتیجہ اخذ کیا۔

جائی یانہ نے ادھر ادھر نگاہ دوڑائی لیکن اسے ایسا کچھ بھی نہیں ملا جسے وہ لڑکے کی زخمی کلائی پر باندھ سکے۔ جائی یانہ نے اپنا بیگ کھولا تو اس کی نظر اپنے رومال پر پڑی۔

جائی یانہ نے رومال نکالا اور خون کے چھینٹوں سے بچتی ہوئی اس کے پاس پہنچی۔ لڑکے کو اپنی کلائی پر کچھ بندھتا ہوا محسوس ہوا تو اس نے بمشکل اپنی آنکھیں کھولی۔

"رررہن۔۔۔۔۔۔۔۔دے"

www.novelsclubb.com

لڑکے نے جب جائی یانہ کو اپنی کلائی پر رومال باندھتا دیکھا تو اس نے منع کرنا چاہا۔ جائی یانہ نے اس کی بات کو نظر انداز کر دیا۔

دور سے ایمبولینس کی آواز سنائی دے رہی تھی۔

"دیکھو تم حوصلہ رکھو۔ جب تک ہسپتال نہیں پہنچ جاتے تم نے حوصلے سے کام لینا ہے۔ ویسے تمہارا نام کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ رومال باندھنے کے بعد پیچھے ہو گئی۔ اس نے زید کو ہوش میں رکھنے کے لیے اس سے نام پوچھ لیا۔ وہ ادھر ادھر کی باتیں کر کے ہی زید کو ہوش میں رکھ سکتی تھی۔

"زززز۔۔۔۔ید"اس نے بمشکل کہا۔اسے بتاتے ہوئے تکلیف ہو رہی تھی۔

"زید!"جائی یانہ نے دہرایا جیسے تصدیق کروانا چاہ رہی ہو۔

زید نے سر کو خم دے کر تصدیق کی۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد جائی یانہ خاموش ہو گئی کیونکہ اسے اپنے سامنے ایمبولینس آتی دکھائی دے چکی تھی۔ایمبولینس ان کے پاس رکی اور اس میں سے دو آدمیوں

نے اسٹریچر نکالا۔انہوں نے اسٹریچر پر زید کو اٹھا کر ڈالا اور اسٹریچر ایمبولینس میں رکھ دیا۔

جائی یانہ زید کی حالت دیکھ کر سمجھ گئی تھی کہ اس نے خودکشی کی ہے اور یہ ایک پولیس کیس ہے۔اسے اب زید کے لیے ہسپتال انتظامیہ سے خود بات کرنی تھی۔اس لیے وہ خاموشی سے ایمبولینس میں بیٹھ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

ہسپتال پہنچ کر ویسا ہی ہوا جیسا جائی یانہ نے سوچا تھا۔ ہسپتال کی انتظامیہ پولیس کے آئے بغیر زید کا علاج کرنے سے انکاری تھی اور جائی یانہ ان کو راضی کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی۔

جائی یانہ ایک طرف کھڑی تھی جبکہ ایک دو ڈاکٹرز اس کے مقابل میں کھڑے تھے۔ ان سب کے درمیان میں زید کا اسٹریچر تھا۔ وہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ اس کی گردن ایک طرف ڈھلک گئی تھی۔

جائی یانہ اپنے سامنے کھڑی ڈاکٹروں کو انسانیت کا درس دے رہی تھی جس کا سامنے کھڑے ڈاکٹروں پر کوئی اثر نہیں پڑ رہا تھا۔ ان کے لیے یہ سب روز کی بات تھی۔

اتنے میں ان کے قریب سے لیب کوٹ پہنے ایک ادھیڑ عمر ڈاکٹر گزرے۔انہوں نے چشمہ لگایا ہوا تھا اور گلے میں ستیتھو سکوپ ڈالا ہوا تھا۔ان کے سر کے بال سفید تھے۔

انہوں نے ایک مصروف نظر دائیں جانب کھڑی سانولی رنگت والی لڑکی پر ڈالی جو سامنے کھڑے ڈاکٹروں کی بے پرواہی دیکھ کر اب غصے میں آگئی تھی اور اب ایک سانس میں انہیں اللہ کا خوف دلانے لگ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس ادھیڑ عمر ڈاکٹر کو یہ سانولی لڑکی کچھ شناسا سی لگی۔ابھی وہ کچھ آگے گئے ہی تھے کہ اچانک وہ پہچان گئے کہ یہ لڑکی کون ہے۔وہ فوراً مڑے اور سانولی لڑکی کا چہرہ دیکھا۔سانولی لڑکی کا چہرہ دیکھ کر انہیں تصدیق ہو گئی تھی۔

"جائی یانہ بیٹا!"

ادھیڑ عمر ڈاکٹر نے اس کا نام لیا۔جائی یانہ نے اپنا نام سنا تو اس کی نگاہیں ادھیڑ عمر پر مرکوز ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"حفیظ انکل!"

جائی یانہ کے منہ سے باختہ ادھیڑ عمر ڈاکٹر کا نام نکلا۔

ڈاکٹر حفیظ، اشفاق کے کالج کے زمانے کے دوست تھے۔ڈاکٹر حفیظ اکثر اشفاق کے مہمان ہوا کرتے تھے۔اس لیے وہ اشفاق کی تینوں بیٹیوں کو اچھے سے جانتے تھے۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہو، سب خیریت تو ہے؟" ڈاکٹر حفیظ فکر مندی سے اس کے پاس آئے۔ جائی یانہ نے انہیں ساری صورتحال سے آگاہ کیا۔انہوں نے تحمل سے اس کی ساری بات سنی پھر اس کے سر پر شفقت سے ہاتھ رکھ دیا۔

"تم فکر نہیں کرو! میں سب سنبھال لوں گا۔"

انہوں نے اسے یقین دلایا اور اسٹریچر پر بے ہوش پڑے زید کو لے کر ایمرجنسی میں چلے گئے۔

اس کے بعد جائی یانہ کو واقعی میں کچھ نہیں کرنا پڑا۔ڈاکٹر حفیظ ہسپتال کے سب سے سنئیر اور بارسوخ ڈاکٹر تھے۔ان کے ایک اشارے پر نہ صرف زید کا علاج شروع ہوا بلکہ پولیس سے بھی ڈاکٹر حفیظ نے خود بات کی۔ تفتیش میں جائی یانہ کو شامل نہیں کیا گیا۔

www.novelsclubb.com

ڈیڑھ گھنٹے بعد اس نے ہسپتال کی سفید راہداریوں میں اشفاق کو اپنی طرف آتا دیکھا۔وہ نیلے رنگ کی کرسی پر بیٹھی اشفاق کو اپنے پاس آتا دیکھ رہی

تھی۔وہ جان گئی تھی کہ حفیظ انکل نے اشفاق کو اس سب کا بتایا ہو گا۔جائی یانہ گھبرائی نہیں بلکہ پر سکون رہی۔اس نے کوئی غلط کام نہیں کیا تھا جس پر وہ ڈرتی یا پریشان ہوتی۔

"تم ٹھیک تو ہو!!"اشفاق نے اس کے پاس پہنچ کر سب سے پہلے یہی پوچھا۔اشفاق ہانپ رہے تھے ایسا لگ رہا تھا کہ حفیظ نے جیسے ہی انہیں اطلاع کی تھی اشفاق سب کام چھوڑ کر بھاگتے ہوئے ہسپتال پہنچے تھے۔

جائی یانہ نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

"ہوا کیا تھا؟!"اشفاق نے اس سے پوچھا۔

جائی یانہ نے ساتھ رکھی کرسی کی طرف اشارہ کیا۔اشفاق بیٹھ گئے۔

جائی یانہ نے انہیں سب کچھ تفصیل سے بتایا۔

"تمہیں کس نے کہا تھا کہ تم یوں منہ اٹھا کر ہسپتال چلی آؤ؟"اشفاق نے اس کی ساری بات سن کر سخت لہجے میں پوچھا۔وہ جب غصے میں ہوتے تھے تو جائی یانہ کو تم سے مخاطب کرتے تھے ورنہ پیار سے وہ آپ سے مخاطب کرتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اس کو میری مدد کی ضرورت تھی!"

جائی یانہ نے ان کو آرام سے کہا۔ وہ عالیہ یا عزاہ نہیں تھی جو بابا کو غصے میں دیکھ کر ڈر جاتی یا خاموش ہو جاتی۔ وہ جائی یانہ تھی، اگر وہ حق پر ہوتی تو کسی سے بھی نہیں ڈرتی تھی۔

"وہ خود اپنے آپ کو ختم کر دینا چاہتا تھا۔ تم نے بلاوجہ کسی دوسرے کے معاملے میں خود کو پھنسایا۔ اگر حفیظ نہیں ہوتا تو تم جانتی ہو کتنا بڑا مسئلہ ہو سکتا تھا!"

اشفاق نے اسے ڈانٹا۔

www.novelsclubb.com

"بابا مجھے اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کیا کرنا چاہتا تھا اور کیا نہیں۔ لیکن اس نے مدد کے لیے مجھے بلایا۔ اس کی آواز میں اتنی تکلیف تھی کہ میں اسے چھوڑ کر نہیں آ پائی۔ اگر میں اس کی مدد کیے بغیر گھر آ جاتی تو یہ گلٹ میرے اندر ہمیشہ رہتا کہ میں کسی ضرورت مند کی مدد نہیں کر پائی۔"

"مدد کرنے سے پہلے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ آپ کی مدد کہیں آپ کے گلے نہ پڑ جائے۔"

جائی یا نہ اشفاق کی بات سن کر اداس سا مسکرائی۔

"بابا کتنا عجیب ہے نا ہم بچپن میں، اپنے بڑوں سے یہی سنتے آئے ہے کہ دوسروں کی مدد کرو اللہ تمہیں تمہاری مدد کا اجر دے گا لیکن جب بچے کسی کی مدد کرتے ہے تو سب سے پہلے ہمارے بڑے ہی منع کرتے ہے کہ کیا ضرورت تھی پرائے مسئلہ میں ٹانگ اڑانے کی، کیا ملا دوسروں کی مدد کر کے۔ میں سمجھ نہیں پاتی ہوں آخر بچے اپنے بڑوں کی کس بات کا یقین کریں؟!"

جائی یانہ کی بات سن کر اشفاق کے تنے اعصاب تھوڑے ڈھیلے پڑے۔ اب کے جب وہ بولے تو ان کے لہجے میں پہلے والی سختی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"دونوں باتیں بچوں کی بھلائی کے لیے کہی جاتی ہے۔ ہم مدد کرنے کی بات اس لیے کرتے ہے تاکہ بچے ایک اچھے انسان بنے لیکن ان کو مدد کرنے سے باز اس لیے رکھتے ہے کہ بچہ کسی بڑی مشکل میں نہ پھنس جائے۔ ماں باپ کو اپنا بچہ

بہت عزیز ہوتا ہے۔بچوں کی حفاظت کے لیے ماں باپ خود غرض ہو جاتے ہے۔ بھلے ان کا بچہ مدد کر کے ایک عظیم انسان نہیں بن پائے گا لیکن وہ ان مصائب سے محفوظ تو ہو گا جو کسی کی مدد کرتے ہوئے اس پر آئی۔اسے تم ایک طرح سے ہمارے ڈبل اسٹینڈرڈ کہہ سکتی ہو۔"

اشفاق کی بات سن کر جائی یانہ خاموش ہو گئی۔کچھ لمحات بعد ڈاکٹر حفیظ،اشفاق کے سامنے کھڑے تھے جبکہ جائی یانہ ابھی بھی کرسی پر بیٹھی تھی۔اس کی نظریں بہ ظاہر ہسپتال کے فرش پر تھی لیکن اس کے کان اشفاق اور حفیظ کی باتیں سننے میں مشغول تھے۔

www.novelsclubb.com

"وہ اب خطرے سے باہر ہے۔اس کو ہوش کچھ گھنٹوں بعد آجائے گا۔ پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔ویسے مجھے نہیں پتا تھا کہ ہماری جائی یانہ اتنی ہمت

والی ہے کہ ایسے سڑک پر پڑے زخمی لوگوں کو ہسپتال لے کر آئے اور ان کی خاطر ہسپتال کی انتظامیہ سے الجھ پڑے۔" حفیظ نے آخر میں جائی یانہ کی ستائشی انداز میں تعریف کی۔

جائی یانہ ان کی طرف دیکھ کر مسکرائی۔

"تمہارا بہت بہت شکریہ، حفیظ۔ تمہاری وجہ سے یہ سب معاملات اچھے سے ہینڈل ہو گئے۔ اگر تم نہیں ہوتے تو پولیس کیس بن جاتا اور جائی یانہ بھی اس کیس کا حصہ ہوتی۔ اور تم تو جانتے ہو تھانے کچہری میں کیسے کیسے لوگ ہوتے ہے۔"

"اشفاق تم یہ کیسی باتیں کر رہے ہو؟ جائی یانہ میری بیٹی ہے۔اس کی مدد کر کے میں نے کوئی احسان نہیں کیا۔" حفیظ نے مصنوعی خفگی سے کہا۔

"اس لڑکے کے گھر والوں سے کیا آپ کا رابطہ ہوا ہے؟"

جائی یانہ نے اس سب معاملے میں پہلی دفعہ دخل اندازی کی۔

"اس لڑکے کے فون سے اس کی بہن کا نمبر ملا ہے۔ہم نے اس کی بہن کو اس کے بھائی کی خودکشی کی اطلاع دے دی ہے۔اب تو وہ آتی ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

"ہمیں بھی چلنا چاہیے!" اشفاق نے اپنے ہاتھ میں لگی گھڑی میں وقت دیکھا۔

جائی یانہ نے سر کو خم دیا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ اشفاق نے حفیظ سے ہاتھ ملایا اور ساتھ ساتھ ایک بار پھر شکریہ ادا کیا۔ وہ دونوں جانے کے لیے نکل پڑے۔ وہ گاڑی میں بیٹھے تھے کہ نوال کی کال آئی۔

"ضرور آپ نے اپنی اماں کو اطلاع نہیں دی ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کچھ بولے بغیر ڈھٹائی سے مسکرائی۔ اشفاق کو اپنا جواب مل گیا۔

انہوں کال اٹینڈ کی۔

"اشفاق جائی یا نہ ابھی تک گھر نہیں آئی!" نوال کی فکر مند آواز فون کے سپیکر سے ابھری۔

"آپ فکر نہ کریں وہ میرے ساتھ ہے ہم دونوں گھر آرہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"وہ آپ کے پاس ہے! سب خیریت تو ہے نا یہ تو آپ کے آفس کا ٹائم ہے! آپ ہے کہاں؟"

"میں گھر آجاؤں پھر تفصیل سے بات کریں گے۔"

یہ کہہ کر اشفاق نے کال کاٹ دی اور جائی یانہ کو دیکھا۔

"اماں کیا کہہ رہیں تھیں؟" جائی یانہ نے پوچھا۔

"آپ کی گمشدگی کی اطلاع دے رہی تھی؟" اشفاق نے گاڑی اسٹارٹ کی۔

www.novelsclubb.com

"اماں غصے میں تھی؟" جائی یانہ نے اشفاق کے چہرے کو غور سے دیکھا۔

"بہت!"

"گھر جا کر آپ سب کو کیا بتائیے گے؟"

جائی یانہ کے پوچھنے پر اشفاق نے مختصر سا جواب دیا۔

"وہی جو ہوا ہے!"

www.novelsclubb.com

"یوں تو مجھے ڈانٹ پڑے گی!" جائی یانہ نے منہ بنا کر کہا۔

"جی آپ کو ڈانٹ پڑے گی اور پڑنی بھی چاہیے۔آپ کی حرکتیں ہی ایسی ہے کہ آپ کو اپنی اماں کے جوتیاں پڑے۔"

"یہ کیا بات ہوئی۔آپ میری سائیڈ نہیں لے گے۔"

"میں کسی کی سائیڈ نہیں لوں گا اور آپ خاموشی سے اپنی ماں کی ڈانٹ سنے گی ورنہ میں بھی آپ کو ڈانٹوں گا۔"

www.novelsclubb.com

اشفاق کی بات سن کر جائی یا نہ منہ بسور کر بیٹھ گئی۔ایک تو اس نے نیکی کی اوپر سے اس کو ہی ڈانٹ پڑے گی واہ کیا بات ہے!

****

**

عالیہ جب گھر داخل ہوئی تو نوال کی گرج دار آواز پورے گھر میں گونج رہی تھی۔عالیہ نے لاؤنج میں جھانکا تو منظر کچھ یوں تھا کہ نوال صوفے پر بیٹھی اپنے سامنے کھڑی جائی یانہ پر برس رہی تھی۔اشفاق نوال کے ساتھ بیٹھے اپنے موبائل پر آئی کچھ ای میل چیک کر رہے تھے اور جائی یانہ سر جھکائے خاموشی سے ڈانٹ سن رہی تھی۔ڈانٹ سننے کے ساتھ ساتھ وہ ایک مدد طلب نظر اشفاق پر بھی ڈال رہی تھی جس کا اشفاق کوئی رسپانس نہیں دے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

عالیہ ان کو ایسے ہی چھوڑ کر اوپر اپنے کمرے میں چلی گئی اور دروازہ بند کر دیا۔اس کے اعصاب تھکن کا شکار تھے۔اس نے پرس بیڈ پر پھینکا اور خود بھی بیڈ پر گر گئی۔

ریستوران سے نکلنے سے گھر آنے تک عالیہ بس اپنی اور آریان کی ملاقات کے بارے میں سوچ رہی تھی۔یہ باتیں سوچتے سوچتے اب اس کا سر درد کرنے لگ گیا تھا لیکن وہ پھر بھی اپنے خیالات کو جھٹک نہیں پا رہی تھی۔

"کیا میں نے صحیح کیا؟ کہیں میں نے کچھ غلط تو نہیں کہہ دیا؟ میں نے اس کے سامنے ائیر رنگ کیجرے میں پھینک کر اسے شرمندہ تو نہیں کیا۔"

اسی قسم کی ہزاروں سوچیں اس کے ذہن میں ابھر رہی تھی۔

اس نے اپنا موبائل اپنے پاس پڑے پرس سے نکالا اور کال لاگ پر آئی۔اس کے سامنے آریان کا نمبر تھا۔اس نے نمبر کو بلاک کر دیا۔

اس کے بعد اس نے نمرہ کو کال کی اور ساری بات بتائی۔

"تم نے ائیر رنگز کچرے میں پھینک دیے!" ساری بات سن کر نمرہ نے حیرانی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں!"

"اسے کتنا برا لگا ہو گا!"

"لگتا ہے تو لگتا رہے۔ میں کیا کر سکتی ہوں۔" عالیہ نے بے نیازی دیکھانا چاہی لیکن دور کہیں اسے بھی آریان کے لیے برا لگ رہا تھا۔

"اور تم نے اسے دھمکی کس لیے دی۔ تم آخر کرو گی کیا؟"

www.novelsclubb.com

"کچھ نہیں۔ وہ تو بس یونہی بول دیا کہ جو مناسب لگے گا میں وہ کروں گی۔ یہ کوئی دھمکی تو نہیں تھی۔"

"تم پاگل ہو!" نمرہ نے تاسف سے بولا۔

"بالکل!" عالیہ نے بغیر کسی جھجھک کے اعتراف کیا۔

"تو اب تم اس سے کسی قسم کا کوئی تعلق نہیں رکھو گی!"

"نہیں! میں نے اس کا نمبر بھی بلاک کر دیا ہے اور اب کبھی کہیں مل گیا تو میں اسے پہچاننے سے انکار کر دوں گی۔ اگر اس میں عزت نفس ہو گی تو خود کبھی دوبارہ رابطہ قائم نہیں کرے گا اور اب تم بھی آئندہ اس موضوع کے متعلق بات نہیں کرو گی۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن مجھے تم سے ایک بات پوچھنی ہے تم مجھے ساتھ لے کر کیوں نہیں گئی؟" نمرہ کا لہجہ تیکھا تھا۔

"میں جنگ لڑنے نہیں جا رہی تھی جو پورا شہر جمع کرتی!"

کچھ دیر مزید بات کرنے کے بعد عالیہ نے بات ختم کر دی۔

www.novelsclubb.com

****

زینب ایک ہاتھ سے دروازہ پکڑے اور دوسرے ہاتھ سے گال پکڑے کھڑی تھی۔اس کی سیاہ آنکھیں حیرت سے پھیل گئی تھی۔دروازے کی دوسری طرف مریم کھڑی تھی۔غصے سے ان کا چہرہ لال ہو رہا تھا۔

وہ دونوں ایک دوسرے کو چند پل دیکھے گئے۔زینب کی نظروں میں حیرانی تھی جبکہ مریم کی نظروں میں غصہ۔

"تم نے کیا کہا تھا؟ام ہانی کس دوست کے گھر گئی ہے۔ہاں بولو!"

مریم نے زینب کا ایک کندھا پکڑ کر جھنجھوڑا۔

www.novelsclubb.com

"سس۔۔سچ۔۔مم۔میں۔۔۔۔۔!"زینب سے کچھ بھی کہا نہ گیا۔وہ توحیران تھی کہ اچانک اس کی چچی کو کیا ہوا ہے۔

مریم نے اس کا کندھا بہت زور سے پکڑا ہوا تھا۔زینب کو لگا اگر مریم نے کچھ پل اور اس کا کندھا پکڑا تو وہ ٹوٹ جائے گا۔

ایسے میں نوال اچانک سے آئی اور زینب کو مریم کی مضبوط گرفت سے چھڑوایا۔

www.novelsclubb.com

"امی آپ کیا کر رہی ہے۔اپنے آپ کو سنبھالے!"نوال مریم کو پیچھے کرتے ہوئے بولی۔اس نے بڑی مشکل سے اپنی ماں کو کرسی پر بٹھایا۔

مریم کے سامنے سے ہٹنے سے زینب کے سامنے کا منظر واضح ہوا۔اس کو امہانی کچھ دور کھڑی دکھائی دی۔اس نے یونیفارم پہنی ہوئی تھی۔اس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے۔

وہ ابھی بھی کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی کہ آخر ہوا کیا ہے۔وہ آگے آئی اور ہمت کر کے مریم سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"چچی آخر ہوا کیا ہے؟"

"نوال اس سے کہہ دو میں اس کی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔"

مریم نے کرسی پر بیٹھے ہوئے زینب سے چہرہ موڑ لیا۔ وہ ابھی لمبے لمبے سانس بھر رہی تھی۔

"لیکن یہ تو بتائے کہ آخر میرا قصور کیا ہے؟" زینب کے لہجے میں اب بے بسی صاف جھلکی۔

"تم نے پہلے ام ہانی کی الٹے سیدھے کاموں میں مدد کی ہے اور ہم سے ایسے پوچھ رہی ہو جیسے تم نے کچھ کیا ہی نہیں ہے۔" زینب کے سوال کا جواب مریم کی بجائے نوال نے دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کیا کیا؟!" زینب کو نوال کی بات سمجھ میں نہیں آئی۔ پہلے مریم اور نوال دونوں اشاروں کنایوں میں بات کر رہے تھے۔ کوئی بھی کھل کر زینب کو بات نہیں بتا رہا تھا۔

"میں بتاتا ہوں کہ تم نے کیا کیا ہے!"

اشفاق اچانک اپنے کمرے سے نکلے اور عین زینب کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ اشفاق کو گھر میں اس وقت موجود دیکھ کر زینب مزید الجھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"پہلے تم نے ایک لڑکے کو ام ہانی کے پیچھے لگایا۔اس کے ساتھ تم نے ام ہانی کو غلط راستوں کی طرف مائل کیا اور ہم سب سے جھوٹ بولا کہ ام ہانی ایک دوست سے ملنے گئی ہے۔اب پتا چلا تم نے کیا کیا ہے؟"

زینب کی حالت کاٹو تو بدن میں لہو نہیں کے مصداق تھی۔اس کے تو گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس کے ساتھ یہ کھیل کھیلا جائے گا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے!"

www.novelsclubb.com

زینب نے اپنی صفائی دینا چاہی۔زینب کی آواز کانپ رہی تھی۔اشفاق اس کی بات پر طنزیہ مسکرائے۔

"اچھا اسی لیے جب میں نے ام ہانی اور اس لڑکے کو بازار میں رنگے ہاتھوں پکڑا تو وہ لڑکا چیخ چیخ کر تمہارا نام لے رہا تھا کہ ام ہانی کا کوئی قصور نہیں ہے بلکہ زینب نے ام ہانی کو اس کے پاس بھیجا ہے اور ام ہانی نے بھی مجھے ایک ایک بات بتائی کہ اس کی کوئی غلطی نہیں تھی تم نے اس لڑکے کو ام ہانی کی جانب بھیجا تھا۔ کتنا جھوٹ بولو گی آخر زینب کتنا جھوٹ بولو گی۔"

آخری بات اشفاق نے اس قدر حقارت سے کہی کہ زینب کا بے اختیار ڈوب مرنے کا دل چاہا۔

"اس لڑکے نے جب تمہارا نام لیا تو میرا دل چاہا کہ میں تمہارا گلہ گھونٹ دوں لیکن تمہیں دیکھ کر مجھے اس قدر گھن آ رہی ہے کہ مجھے ڈر ہے کہیں تمہیں ہاتھ لگانے سے میرے اپنے ہاتھ ناپاک ہو جائے۔"

زینب اس سے زیادہ نہیں سن سکتی تھی۔اس کا وجود اتنی حقارت برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔اشفاق بھی شاید اپنے اندر کا سارا زہر الفاظ کے ذریعے زینب کے کانوں میں ڈال چکے تھے اس لیے وہ مریم کی طرف مڑے۔

"آئندہ کے بعد آپ ام ہانی کو اکیلے کالج نہیں بھیجے گیں۔میں ام ہانی کو خود کالج چھوڑوں گا اور خود کالج سے لاؤں گا اور جہاں تک اس کی بات ہے تو آپ اس کی حرکتیں چچا کو بتا دے لیکن ام ہانی کا نام نہیں لیجیئے گا میں نہیں چاہتا ام ہانی کسی اور کی سزا بھگتے۔"

اشفاق نے زینب کے متعلق بات کرتے ہوئے اس کا نام تک لینا گوارہ نہیں کیا۔

اشفاق مزید کچھ کہہ رہے تھے لیکن اب زینب کا دماغ بلکل سن ہو چکا تھا۔ وہ کچھ نہیں سن پائی۔ تھوڑی دیر بعد زینب نے پہلے اشفاق کو جاتا دیکھا پھر مریم کو اور پھر نوال اور ام ہانی کو۔

اب اس جگہ صرف زینب تنہا رہ گئی تھی۔ ہمیشہ کی طرح!

www.novelsclubb.com

اس نے سوچنا چاہا آخر اسے کہاں جانا چاہیے۔دماغ کی طرف سے اسے کوئی رسپانس نہیں ملا۔اسے کچھ دیر پہلے کا تماشا ایک خواب لگنے لگا۔ڈراؤنا خواب!

اگر یہ خواب تھا تو اب تک اسے اٹھ جانا چاہیے تھا۔ہاں اسے اب اٹھ جانا چاہیے تھا۔وہ قدم قدم بڑھتی برآمدے میں لگے نل کے پاس پہنچی۔زینب نے آہستہ آہستہ نل کو گھمایا۔پانی کی دھار نل سے سیدھی زمین پر گرنے لگی۔اس نے پانی ہاتھ میں بھرا اور اپنے منہ پر چھینٹا مارا۔اس کے بعد وہ یکے بعد دیگرے پانی کے چھینٹے اپنے چہرے پر مارتی چلی گئی لیکن کوئی اثر نہ پڑا۔جب زینب کو یقین آ گیا کہ یہ سب ایک ڈراؤنا خواب نہیں بلکہ ایک تلخ حقیقت ہے تو اس نے نل بند کر دیا۔

www.novelsclubb.com

اگر یہ حقیقت تھی تو حقیقت ہی سہی۔وہ اپنی آنکھوں کی نمی بے دردی سے رگڑتی اپنے کمرے کی جانب جانے لگی۔

****

*

اگلی صبح جائی یانہ، نوال کا دوبارہ ایک اچھا خاصا لیکچر لے لینے کے بعد اب اشفاق کی گاڑی میں بیٹھی تھی۔ گاڑی یونیورسٹی کی طرف گامزن تھی۔

www.novelsclubb.com

جب یونیورسٹی کچھ قریب پہنچی تو جائی یانہ نے بات کا آغاز کیا۔

"بابا! آپ سے ایک بات کرنی ہے؟!"

"بولو!"

"کیا میں یونیورسٹی سے جلدی فارغ ہو کر اس لڑکے سے ہسپتال ملنے جا سکتی ہوں؟"

"کیوں؟!"

www.novelsclubb.com

"بابا ہم کل بھی جلدی چلے گئے تھے۔اس کی خیریت بھی نہیں پوچھ پائے تھے اس لیے میں نے سوچا کہ آج ہسپتال اس سے ملنے چلی جاؤں!"

"جائی یا نہ آپ اچھے سے جانتی ہو کہ میں نے اپنی کسی بیٹی کو اتنی چھوٹ نہیں دی ہوئی ہے جتنی میں نے آپ کو دی ہے۔اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے کہ آپ اس طرح کسی غیر مرد سے ملنے جائے۔میرے کچھ اصول ہے اور میں اسے توڑنے کی اجازت کسی کو نہیں دوں گا۔"

"بابا! میں نے آپ سے اجازت اسی لیے لی تھی کہ آپ میرے بغیر بتائے جانے پر ناراض ہوتے۔میں اگر چاہتی تو میں بغیر بتائے بھی ہسپتال جا سکتی تھی لیکن میں اب ہر گز نہیں جاؤں گی۔جس بات سے آپ نے منع کر دیا، آپ اچھے سے جانتے ہے وہ کام میں ہر گز نہیں کرتی ہوں۔"

اس کی آخری بات سن کر اشفاق مسکرائے۔

"مجھے یقین ہے کہ آپ اپنی بات پر پورا عمل کرو گی۔"

کچھ لمحات بعد ان کی گاڑی یونیورسٹی کے سامنے تھی جائی یانہ نے باہر جانے کے لیے دروازہ کھولا تو اسے اپنے پیچھے سے اشفاق کی آواز سنائی دی۔

"وہ لڑکا رات کو ہسپتال سے ڈسچارج ہو گیا تھا۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کا دروازہ کھولتا ہاتھ ہوا میں معلق ہو گیا۔

جائی یا نہ ایک ہاتھ سے دروازے کو پکڑے مڑی۔اشفاق اسے ہی دیکھ رہے تھے۔

"کیا سچ میں؟"

اشفاق نے سر کو اثبات میں ہلایا۔

"حفیظ سے کل رات میری بات ہوئی تو اس نے مجھے بتایا کہ اس کی بہن نے کل رات ہی اسے ڈسچارج کروادیا ہے۔اس کی حالت بھی بہتر تھی اس لیے حفیظ نے زیادہ زور نہیں دیا۔"

www.novelsclubb.com

اشفاق کی بات سن کر جائی یانہ نے سکون کا سانس لیا۔

"یہ تو اچھی بات ہے کہ اس کی طبیعت ٹھیک ہے!"

یہ کہہ کر جائی یانہ گاڑی سے اتر گئی اور یونیورسٹی کے صدر دروازے تک پہنچ گئی۔اس کو بس زید کی فکر تھی اب اگر وہ ٹھیک ہو چکا ہے تو اس سے ملنے کا جواز ہی نہیں رہا۔

www.novelsclubb.com

****

آدھی رات ہو رہی تھی۔ سب اپنے اپنے کمروں میں سو رہے تھے۔ بس ایک وہی تھی جو چھت پر بیٹھی بادلوں کی اوٹ میں چھپے چاند کو ڈھونڈ رہی تھی۔

زینب کا یہ معمول بن گیا تھا جب بھی وہ اداس ہوتی تو وہ رات کو جاگ کر چاند کو دیکھا کرتی تھی۔ کچھ پل دیکھ لینے کے بعد وہ چاند کے خوبصورت منظر کو اپنے کیمرے کی یاداشت میں قید کر لیتی تھی۔

اس نے اشفاق کا کیمرہ استعمال کرنا چھوڑ دیا تھا کیونکہ وہ جانتی تھی اگر اشفاق کو پتہ چلا کہ وہ ان کا کیمرہ استعمال کرتی ہے تو یقیناً اگلے دن زینب کو کیمرہ کوڑے دان کے ڈبے میں ملتا۔ زینب نے پیسے جمع کر کے اپنے لیے کیمرہ خریدہ تھا۔

یہ اشفاق کے کیمرے جتنا اچھا تو نہیں تھا لیکن زینب کو اس میں فوٹوز لیتے ہوئے زیادہ مزا آتا تھا کیونکہ یہ اس کا اپنا تھا۔

چاند ابھی بادلوں کی اوٹ میں چھپا تھا۔ وہ تھوڑی دیر کے لیے بیٹھ گئی اور آج ہونے والے تماشے کو یاد کرنے لگی۔ اس کے ذہن کی اسکرین پر آج شام کا منظر ابھرنے لگا۔

زینب نے اپنے آپ کو گھر کے برآمدے میں کھڑا دیکھا بلکل جیسے کوئی مجرم کٹہرے میں کھڑا ہو۔ اس کے بلکل سامنے حسن چارپائی پر بیٹھے تھے۔ ان کی دائیں طرف مریم کرسی پر جبکہ اشفاق مریم کی کرسی کے پیچھے کھڑے ہوئے تھے۔

اشفاق حسن کو زینب کے "کارنامے" بتا رہے تھے۔ایسے کارنامے جن کا خود زینب کو بھی نہیں پتا تھا کہ اس نے یہ کارنامے سرانجام دیے ہے اور یہ کارنامے زینب کی ایک ایسی کلاس فیلو نے اشفاق کو بتائی تھی جس سے زینب مل ہی نہیں پائی تھی۔

مریم بلکل خاموش بیٹھی تھیں۔وہ یہ نہیں چاہتی تھیں کہ زینب یوں بد نام ہو، لیکن اپنی بیٹی کا نام نہیں لے سکتی تھیں۔یہ ان کی ایک مجبوری تھی۔

www.novelsclubb.com

اشفاق کی بات سن کر حسن نے ایک نظر سامنے کھڑی زینب کو دیکھا۔ ان کی نظر میں ایک ایسا تاثر تھا کہ زینب کو اپنا آپ گرا ہوا محسوس ہوا۔ انہوں نے زینب کو ایک لفظ بھی نہیں کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے۔

برآمدے میں موجود تمام نفوس حسن کے اچانک کھڑے ہو جانے پر حیران ہوئے۔

"آپ کچھ نہیں کہے گے؟" اس تمام معاملے میں مریم پہلی دفعہ بولی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں کل اپنا فیصلہ سناؤں گا!" حسن کے انداز سے زینب جان گئی کہ یہ فیصلہ اس کے حق میں ہر گز نہیں ہو گا۔

زینب اپنے آنسو اندر اتارتے ہوئے چلی گئی۔اس کی بات کسی نے نہیں ماننی تھی۔ حسن کو بھی اس پر اعتبار نہیں تھا۔اس نے اپنے آپ کو کمرے میں بند کر دیا اور رات کو جب سب سو گئے تو وہ چھت پر آ گئی تھی۔تب سے اب تک وہ چھت پر ہی تھی۔

زینب چھت پر بیٹھی یونہی سوچتی رہتی اگر نیچے برآمدے سے اسے پانی کا نل چلنے کی آواز نہیں آتی۔ نل کی آواز سن کر زینب کرنٹ کھا کر اٹھی۔اس وقت کون اٹھ سکتا ہے لیکن پھر اسے یاد آیا کہ حسن اکثر تہجد پڑھنے کے لیے رات کے اس پہر اٹھتے ہے۔

اس نے نیچے کی جانب خاموشی سے جھانکا تو اس کی توقع کے عین مطابق اسے حسن وضو کرتے دکھائی دیے۔

وہ خاموشی سے انہیں وضو کرتا دیکھتی رہی۔ وضو کرنے کے بعد حسن اندر کی طرف غائب ہو گئے۔ چند پل بعد حسن دوبارہ برآمدے میں آئے۔ اس بار ان کے ہاتھ میں جائے نماز بھی تھی۔ انہوں نے برآمدے میں جائے نماز بچھائی اور نیت باندھ کر ہاتھ تکبیر کے لیے کان تک لے گئے۔

www.novelsclubb.com

کچھ پل زینب انہیں دیکھتی رہی پھر آرام سے وہ سیڑھیاں اترنے لگی۔ وہ آہستہ آہستہ چلتی حسن کے پاس پہنچ گئی۔ حسن صاحب قدرے اونچی آواز میں

درودِ ابراہیم پڑھ رہے تھے۔زینب ان کے پاس بیٹھ گئی۔ حسن زینب کو اپنے پاس بیٹھتا محسوس کر چکے تھے لیکن وہ اپنی نماز میں مگن رہے۔

کچھ دیر بعد حسن سلام پھیرنے کے بعد وہ اپنے اذکار پڑھنے لگے۔ انہوں نے زینب کی جانب دیکھا بھی نہیں۔زینب بھی انہیں نہیں دیکھ رہی تھی اس کی نظریں بھی فرش پر جمی تھی۔زینب کی آواز یکدم ابھری۔اس کے لہجے میں گلہ صاف واضح تھا۔

"آپ کو پتہ ہے چچا! چچی اکثر مجھے آپ کے اور بابا کی دوستی کی باتیں بتاتی ہے۔انہوں نے مجھے بتایا ہے کہ آپ دونوں کو ایک دوسرے پر بڑا یقین تھا۔آپ دونوں کی محبت مثالی تھی۔لوگ اکثر آپ دونوں کے درمیان موجود محبت پر رشک کرتے تھے بلکہ حسد کرتے تھے۔"

حسن کے چہرے کے تاثرات بدلے لیکن انہوں نے ابھی بھی زینب کی طرف نہیں دیکھا۔زینب فرش پر بے مقصد انگلی سے لکیریں کھینچتی اپنی بات جاری کرے رکھی۔

"میں سوچتی تھی آپ دونوں اگر ایک دوسرے سے اتنی محبت کرتے تھے تو ضرور بابا کے جانے کے بعد آپ نے خود کو بہت مشکل سے سنبھالا ہو گا!"

احمد کی موت کا زخم حسن کے دل میں آج بھی تازہ تھا اور اس وقت زینب ان ہی زخموں کو کھرچ رہی تھی۔احمد کا ذکر سن کر حسن کی آنکھ سے ایک آنسو نکلا جو ان کے گال سے ٹپک کر ان کی قمیض میں جذب ہو گیا۔

"جب آپ کو کوئی ایسا شخص چھوڑ کر جاتا ہے جس سے آپ بے پناہ پیار کرتے ہے تو یہ تکلیف سہی نہیں جاتی۔آپ کا وہ بھائی جس کے ساتھ بچپن اور جوانی گزاری اس کو بھلا تو نہیں جا سکتا۔ہے نا؟"

اس کے سوال کا حسن نے جواب نہیں دیا۔زینب کو جواب چاہیے بھی نہیں تھا۔

"لیکن آپ تو انہیں بھول گئے!"

www.novelsclubb.com

الفاظ تھے یا صور جو زینب نے حسن کے کانوں نے پھونکے تھے۔

انہوں نے تڑپ کر پہلی بار زینب کو دیکھا جو ابھی بھی انہیں نہیں دیکھ رہی تھی۔

"آپ بھول گئے انہیں، اس لیے تو آپ کے لیے احمد کی بیٹی کے کردار پر شک کرنا اتنا آسان ہو گیا۔ آپ اپنے بھائی احمد کو بھول گئے اس لئے تو مجھ سے کچھ پوچھے بغیر میرے لیے فیصلہ کر لیا۔ آپ سب کچھ بھول گئے جو آپ کے بڑے بھائی نے آپ کے لیے کیا۔ یاد رہے تو بس اشفاق بھائی رہے جنہوں نے میرے کردار پر، زینب احمد کے کردار پر، اس احمد کی بیٹی کے کردار پر جس احمد سے آپ کا ایک رشتہ ہو کر بھی سو رشتے نکلتے ہے، اس کی بیٹی پر الزام لگایا۔"

www.novelsclubb.com

"میں احمد کو نہیں بھولا ہوں!" حسن کی آنکھوں سے آنسو بہے جا رہے تھے۔

"آپ بھول گئے ہے انہیں!" اب کی دفعہ فرش پر زینب کا آنسو گرا۔

"آپ بھول گئے، اس لیے تو آج آپ نے اشفاق بھائی کی بات سن کر، جوان کے بقول میری کسی کلاس فیلو نے انہیں بتائی ہے، پر بھروسہ کر لیا۔ اگر آپ کو احمد یاد ہوتا تو آپ مجھ پر بھروسہ کرتے۔"

"میں نے کوئی فیصلہ نہیں سنایا!" حسن نے کی آواز نم محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے فیصلہ سنایا نہیں لیکن فیصلہ لے لیا ہے۔ کل آپ اس کا اعلان کر دے گے۔ آپ مجھے خود بتائے کہ اگر بابا ایسی بات سنتے تو کیا ایک لمحہ بھی ضائع کرتے میرے کردار کی گواہی دینے میں؟"

اس بات پر حسن نے اپنا سر شرمندگی سے جھکا لیا۔

"میرا یقین کریں چچا میرے کردار میں کوئی جھول نہیں ہے۔ ایک دفعہ چچی نے مجھے بتایا تھا کہ بابا پر کسی نے کوئی جھوٹا الزام لگا دیا تھا۔ انہوں نے بس ایک دفعہ اپنی سچائی کا بتایا اور پھر بابا وہاں سے چلے گئے جہاں ان پر الزام لگا تھا۔ بابا نے اپنے مخالفوں کو مزید کوئی صفائی پیش نہیں کی۔ آج میں بھی وہی کروں گی، اگر آپ کو مجھ پر اعتبار کرنا ہے تو کر لے اور اگر نہیں کرنا چاہتے تو بھی آپ کی مرضی ہے میں آپ پر کوئی دباؤ نہیں ڈالوں گی!"

وہ اٹھ کر جانے لگی تو حسن نے پیچھے مڑ کر اسے دیکھا۔

"میں تمہاری اس ایک بات پر کیسے یقین کر لوں کہ تم بے قصور ہو؟"

زینب کے قدم رکے۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا اس کی سیاہ آنکھیں نم اور اس میں سرخ ڈوریاں پڑی ہوئی تھی۔اس کے لب ایک اداس مسکراہٹ میں ڈھلے۔

www.novelsclubb.com

"یقین تو آپ نے اشفاق بھائی کی بھی اسی ایک بات پر کیا تھا کہ میں قصوروار ہوں۔"

یہ کہہ کر زینب رکی نہیں بلکہ اپنے کمرے میں چلی گئی۔ پیچھے حسن اپنے عمل کا احتساب کر رہے تھے۔

****

"تم کیا کہہ رہی ہو؟!"

www.novelsclubb.com

عالیہ کے چہرے پر بے یقینی تھی۔اس کے سامنے بیٹھی نمرہ بڑے آرام سے اسے دیکھ رہی تھی۔ارد گرد جھانکوں تو وہ دونوں اس وقت ایک خالی کلاس روم میں بیٹھے تھے۔عالیہ اور نمرہ ایک ساتھ بینچ پر بیٹھی تھی۔

"اس میں اتنی بے یقینی کی کیا بات ہے؟ بھائی کو تم اچھی لگتی ہو۔ہی لائک یو!" نمرہ نے اسے آرام سے جواب دیا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا ہے!" عالیہ ابھی بے یقینی کی کیفیت میں تھی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے پہلے تو مجھے بھی نہیں آرہا تھا!"

"تم نے مجھے یہ بات پہلے کیوں نہیں بتائی؟!" اب عالیہ نے غصے سے پوچھا۔

"میں کیا بتاتی مجھے تو خود کچھ دنوں پہلے پتا چلا ہے کہ بھائی تم سے پیار کرتے ہے لیکن تب تم آریان والے مسئلے میں پھنسی ہوئی تھی تو میں نے بتانا مناسب نہیں سمجھا۔" نمرہ نے اسے وضاحت دی۔

"اوہ گاڈ! میں اور شایان! نہیں، کبھی نہیں، ہر گز نہیں!" عالیہ سوچتے ہوئے خود ہی اپنے خیالوں کو جھٹک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے میں اس بات پر بڑی خوش ہوتی کہ تم میری بھابھی بنو گی لیکن یہاں ایک مسئلہ ہے اور وہ یہ ہے کہ تم شایان بھائی کی بیوی بنو گی، شایان بھائی کی!"

"کیوں؟اس میں کیا مسئلہ ہے؟"عالیہ نے نمرہ سے پوچھا۔

نمرہ کی چلتی زبان کو یکدم بریک لگا۔عالیہ کے بولنے پر نمرہ کو احساس ہوا کہ وہ کیا بول گئی ہے۔وہ یکدم خاموش ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

تم خاموش کیوں ہو گئی ہو؟کچھ تو بولو!"عالیہ کو نمرہ کی خاموشی پر ٹھٹکی۔

"میں نے تو بس ایسے ہی کہہ دیا۔۔۔۔۔۔۔" نمرہ نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔ وہ جان گئی تھی کہ تیر کمان سے نکل گیا ہے۔

"تم یوں بات نہیں بدل سکتی ہو۔ تم سچ سچ بتاؤ کہ تمہاری بات کا کیا مطلب ہے۔ تمہیں ہماری دوستی کی قسم!"

عالیہ نے انتہائی جذباتی پن میں بولا جبکہ نمرہ عالیہ کے قسم دینے پر بتانے پر مجبور ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو! میرا بھائی ہے تو اچھا لیکن۔۔۔!" نمرہ نے دوبارہ بات اُدھوری چھوڑ دی۔

"لیکن کیا؟" عالیہ کی سنہری آنکھوں میں الجھن بڑھ گئی۔

"لیکن وہ تھوڑے غصے کے تیز ہے۔ جب وہ غصے میں ہوتے ہے تو وہ اپنے سامنے کسی کو بھی نہیں دیکھتے ہے۔ ان کا غصہ بہت خطرناک ہے اور وہ۔۔۔۔" نمرہ نے دوبارہ بات کو ادھورا چھوڑا۔

www.novelsclubb.com

تم ایک دفعہ میں کیوں نہیں بتا دیتی ہو!" عالیہ نمرہ کی بات کو بار بار ادھورا چھوڑنے پر بری طرح جھنجھلائی۔

"اور بھائی تھوڑے سے شکی مزاج ہے اور وہ ہر وقت اپنی بات منوانا چاہتے ہے۔" نمرہ نے گردن جھکا کر انتہائی دھیمی آواز میں عالیہ کو سچائی بتائی۔

دوسری طرف عالیہ یہ سن کر مزید گھبرا گئی۔ شایان پہلے ہی ایک لائف پارٹنر کے طور پر اس کے معیار پر پورا نہیں اتر رہا تھا۔ نمرہ کی باتیں سن کر تو شایان اب عالیہ کو اپنے قابل ہی نہیں لگا۔

"دیکھو میرے بھائی میں لاکھ برائیاں سہی لیکن وہ تم سے پیار کرتے ہے۔ مجھے یقین ہے وہ اپنے آپ کو تمہارے لیے بدل لیں گے۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ کے تاثرات دیکھ کر نمرہ نے اپنے بھائی کی وکالت کرنا چاہی

"کوئی کسی کے لیے نہیں بدلتا ہے۔انسان جیسی فطرت کا ہوتا وہ ہمیشہ ویسا ہی رہتا ہے۔بس فرق اتنا ہے کہ وہ اپنے اصل کو کچھ وقت کے لیے لوگوں سے چھپا لیتا ہے لیکن وہ ہمیشہ ایسا نہیں کر سکتا ہے۔ کبھی نہ کبھی اس کا اصل لوگوں کے سامنے کھل جاتا ہے!" عالیہ نے اپنا فلسفہ پیش کر کے نمرہ کی کمزور دلیل کو رد کیا۔

"اچھا تم پریشان تو نہ ہو! تم تو ایسے ری ایکٹ کر رہی ہو جیسے ماما تمہارے گھر بھائی کا رشتہ لے کر آگئی ہے۔" نمرہ نے اسے تسلی دی۔

"اسی بات کی تو فکر ہے، اگر پھپھو میرے لیے شایان کا رشتہ لے کر آ گئی تو بہت بڑا مسئلہ ہو جائے گا"

کچھ دیر کے لیے دونوں خاموش ہو گئے۔ اچانک عالیہ کے ذہن میں ایک بات آئی۔

"تمہیں کس نے بتایا کہ شایان مجھے پسند کرتا ہے؟" عالیہ نے وہ سوال اب پوچھا جو اصولاً اسے سب سے پہلے پوچھنا چاہیے تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں بھائی کی الماری سیٹ کر رہی تھی تب مجھے ان کی دراز میں سے تمہاری فوٹوز ملی۔اس پر لال پین سے دل کے نشان بنے ہوئے تھے۔" نمرہ کی بات سن کر عالیہ کی پریشانی کچھ کم ہوئی۔

"ہو سکتا ہے کہ شایان نے یونہی میری فوٹوز دراز میں رکھ دی ہو اور تم نے اس بات کا غلط مطلب نکال لیا ہو۔"

عالیہ کی بات سن کر نمرہ نے اس کی طرف ایسے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہی ہو "تم کچھ بھی نہیں سمجھتی ہو"۔

www.novelsclubb.com

"میرا بھائی ایسے لڑکیوں کی فوٹوز اپنے پاس رکھنے والے لڑکوں میں سے نہیں ہے اور کیا تم نے کبھی غور نہیں کیا کہ تم جب بھی ہمارے گھر آتی ہو تو بھائی تمہیں کیسے پروٹوکول دیتے ہے کوئی اندھا بھی دیکھے گا تو سمجھ جائے گا۔" نمرہ کا لہجہ تھوڑا سخت تھا۔

عالیہ نمرہ کی باتوں کا کوئی جواب نہ دے پائی۔ نمرہ کی بات صحیح تھی عالیہ جب بھی زینب کے گھر جاتی تھی شایان اس کا ہمیشہ گرمجوشی سے استقبال کرتا تھا۔ عالیہ کو چپ دیکھ کر نمرہ نے عالیہ کا چہرہ غور سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آخر تمہیں میرا بھائی اتنا ناپسند کیوں ہے؟"

نمرہ کی بات سن کر عالیہ نے آیک ٹھنڈی آہ بھری۔

"کیوں کہ مجھے شایان میرے بابا جیسا لگتا ہے۔ بابا ایک آئیڈیل باپ ہے مگر مجھے یہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ ایک اچھے شوہر نہیں ہے۔ میں نے ساری زندگی اماں کو بابا کے سامنے جھکا ہوا پایا ہے۔ اگرچہ بابا اماں کی ہر ضرورت کا خیال رکھتے ہے اور ان کو مارتے نہیں ہے لیکن پھر بھی ماما ان کے سامنے ہر وقت جواب دہ رہتی ہے۔ مجھے بعض اوقات ایسا لگتا ہے کہ بابا اماں کے درمیان میاں بیوی کا نہیں بلکہ حاکم محکوم کا رشتہ ہے۔ شایان سے مجھے بلکل بابا جیسی وائبز آتی ہے اور تم نے جیسے شایان کے بارے میں بتایا ہے تو اب میرا شک یقین میں بدل چکا ہے کہ شایان اپنی بیوی کو بلکل اسی طرح ٹریٹ کرے گا جس طرح بابا اماں کو کرتے ہے۔ تمہارا بھائی ایک اچھا انسان ہے لیکن میں ایک ایسا اچھا انسان اپنی

www.novelsclubb.com

زندگی میں نہیں چاہتی ہوں۔ میرے لائف پارٹنر کو لے کر کچھ اسٹینڈرڈ ہے اور شایان ان اسٹینڈرڈ پر کہیں فٹ نہیں ہوتا ہے۔"

عالیہ کی باتیں سن کر نمرہ نے بے اختیار اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔ عالیہ کے منہ سے اپنے بھائی کی برائیاں سن کر بھی نمرہ نے کچھ نہیں کہا بلکہ عالیہ کا کندھا تھپکا رہی تھی۔ عالیہ کو ایسے نمرہ کو اپنا ساتھ دیتا دیکھ کر بس کچھ الفاظ ہی ذہن آتے تھے۔ ایک اچھی اور سچی دوست!

کچھ دیر قائم رہنے والا سکوت نمرہ کی آواز سے ٹوٹا۔

"ویسے میرے پاس ایک حل ہے؟!" نمرہ کی بات سن کر عالیہ نے اس کی طرف دیکھا۔

اس کے بعد نمرہ نے عالیہ کو مسئلے کا حل بتایا جس کو سن کر عالیہ کے چہرے کے تاثرات یکدم بدلے۔

****

www.novelsclubb.com

صبح زینب اپنی یونیفارم پہنے آئینے کے سامنے کھڑی تھی۔اس کی سرخ آنکھیں رت جگے کا ثبوت دے رہی تھی۔وہ اپنا گلابی ڈوپٹہ سیٹ کرتے ہوئے اپنے

آپ کو حوصلہ دے رہی تھی۔اسے پتہ تھا اسے یونیفارم پہنا دیکھ کر اور کالج جاتا دیکھ کر گھر میں ایک اور تماشہ ہو گا۔

ڈوپٹہ سیٹ کرنے کے بعد اس نے چادر اوڑھی، بیگ کندھے پر ڈالا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ برآمدے سے گزرنے سے لے کر گھر کے صدر دروازے کے پاس پہنچنے تک زینب کو کسی نے نہیں دیکھا۔

سب ابھی کچن یا اپنے کمروں میں موجود تھے۔زینب کے دل کو اطمینان ملا۔اس نے دروازے کی چوکھٹ پر قدم رکھا تھا کہ اسے اپنے پیچھے سے آواز آئی۔یہ وہی آواز تھی جسے زینب کے کان کمرے سے نکلنے کے دوران سننا چاہتے تھے اور یہ وہی آواز تھی جسے زینب کا دل ہر گز نہیں سننا چاہتی تھی کیونکہ

جب جب یہ آواز اس کے دل تک پہنچی تھی تب تب اس کا دل کچھ نئے طرح سے زخمی ہوا تھا۔

"تم کالج جا رہی ہو؟!" شدید غصے میں ڈوبی مردانہ آواز۔

"ہاں!" زینب نے مڑے بغیر جواب دیا۔ اس کا دل ڈر سے کانپ رہا تھا۔

"اب سے تم کالج نہیں جاؤ گی! حکم صادر کرتی آواز۔

www.novelsclubb.com

"آپ اس گھر کے بڑے نہیں ہے جو مجھ پر ایسے حکم صادر کریں اگر اس گھر کے بڑے کو میرے کالج جانے پر اعتراض ہو گا تو میں آئندہ گھر سے باہر

قدم نہیں نکالوں گی!"زینب نے مستحکم لہجے میں اپنی بات مکمل کی۔وہ مڑی ابھی تک نہیں تھی۔

"ایک تو تم ہماری عزتوں کو یوں نیلام کر رہی ہو۔۔۔"

اب اس آواز میں طیش کے ساتھ قدموں کی آہٹ بھی شامل تھی۔ زینب کو پیچھے سے وہ اپنے پاس آتا محسوس ہو رہا تھا۔قدموں کی آہٹ قریب پہنچی تو اچانک زینب کو اپنے پیچھے سے ایک اور آواز سنائی دی۔یہ آواز پچھلی آواز سے کچھ ضعیف تھی لیکن اس میں رعب تھا جیسے ایک گھر کے سربراہ کی آواز میں ہوتا ہے اور ہونا چاہیے۔

"اشفاق!!!"

زینب کو اپنی طرف بڑھتے قدم رکتے محسوس ہوئے۔

"تم کس حق سے گھر میں اپنی من مانی چلا رہے ہو!" زینب کے کانوں میں اب اس ضعیف آواز کا جھڑکنا صاف سنائی دے رہا تھا۔

"اور تم!!"

www.novelsclubb.com

زینب بغیر مڑے جان گئی تھی کہ اسے مخاطب کیا جا رہا ہے۔

"تم کالج جاؤ تمہیں دیر ہو رہی ہے!"

زینب کے چہرے پر مسکراہٹ سج گئی۔ وہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر گھر سے باہر نکل گئی۔ زینب تیز تیز قدم اٹھاتی گلی سے گزر رہی تھی۔ اسے ڈر تھا کہ کہیں حسن صاحب کا ارادہ نہ بدل جائے۔

زینب کو چھوڑ کر اگر دوبارہ حسن صاحب کے گھر کی طرف آؤ تو اشفاق حسن کو حیرت سے دیکھ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے اسے بھیج دیا؟ یہ جانتے ہوئے کہ وہ کیا کرتی پھر رہی ہے؟"

"وہ کیا کرتی پھر رہی ہے وہ سب تم نے کسی اور سے صرف "سنا" تھا۔ اپنی آنکھوں سے دیکھا نہیں تھا اور نہ تم میرے پاس کوئی ثبوت لے کر آئے تھے۔"

حسن کی بات سن کر اشفاق کو لگا کہ انہوں نے سننے میں کوئی غلطی کر دی ہے۔

"آپ کو میری بات پر یقین نہیں ہے؟!" اشفاق نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر بے یقینی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے مجھے کہا تھا کہ اس کی ایک کلاس فیلو نے تمہیں بتایا کہ وہ غلط سرگرمیوں میں ملوث ہو گئی ہے اور زینب نے مجھے کہا کہ اس کے کردار میں کوئی جھول نہیں ہے۔ تم دونوں نے بس بات کیں تھیں پھر میں تمہاری بات پر یقین کر کے زینب کو سزا کیسے سنا دیتا؟"

"آپ کو اب اس کی بات پر بھروسہ ہے؟"

"نہیں! مجھے کسی کی بات پر یقین نہیں ہے!" حسن بس اتنا کہہ کر اندر چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

اشفاق نے بے یقینی سے انہیں جاتا دیکھا۔زندگی میں پہلی مرتبہ حسن نے اس کی بات کو رد کیا تھا۔اشفاق نے ایک نظر اس دروازے کو دیکھا جس سے زینب ابھی نکلی تھی اور پھر حسن کو جاتا دیکھا۔اشفاق کے دل میں زینب کے لیے نفرت نے مزید جڑ پکڑ لی۔

****

زید خودکشی کرنے کے بعد کئی ہفتوں تک جائی یانہ کو یونیورسٹی میں دکھائی نہیں دیا۔شروع کے دنوں جائی یانہ پریشان ہوتی رہی پھر اس کا دھیان بٹ گیا اور وہ اپنی پڑھائی میں مشغول ہو گئی۔اس کے مڈٹرم سٹارٹ ہو چکے تھے۔

اس کا آج پہلا مڈ ٹرم کا پیپر تھا۔ وہ پیپر دے کر نکلی تھی کہ اچانک اس کو سر آفتاب ملے۔ سر آفتاب سائنس کے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ تھے۔ جائی یانہ کو وہ بلکل بھی اچھے نہیں لگتے تھے۔ کیونکہ سر آفتاب اس سے بلاوجہ بے تکلف ہوتے تھے حالانکہ جائی یانہ کا سر آفتاب اور سائنس کے ڈیپارٹمنٹ سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں تھا۔ جائی یانہ کو سر آفتاب کی اس کے اوپر اٹھتی نگاہیں کھٹکتی تھی۔

سر آفتاب نے جائی یانہ کو اپنے آفس میں آنے کا کہا۔ سر آفتاب کا جائی یانہ کو آفس میں بلانا تعجب کی بات تھی۔ جائی یانہ سر آفتاب کی اسٹوڈنٹ بھی نہیں تھی تو اس کو بلانے کا کیا مقصد تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کی چھٹی حس نے خطرے کی گھنٹی بجائی لیکن سر آفتاب اس کی کوئی بات سنے بغیر آگے کی جانب چل دیے۔ جائی یانہ کو چار و ناچار قدم بڑھانے پڑے۔

سر آفتاب اپنے آفس میں آکر چیئر پر بیٹھ گئے۔ جائی یانہ سر آفتاب کے پیچھے پیچھے آئی تھی لیکن وہ بیٹھی نہیں بلکہ کھڑی رہی۔

"مس جائی یانہ بیٹھ جائے!"

www.novelsclubb.com

سر آفتاب نے بڑی گرمجوشی سے اسے میز کی دوسری طرف رکھی دو کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھنے کا کہا۔ان کے چہرے پر موجود ایک کمینی مسکراہٹ جائی یانہ کو کھل رہی تھی۔جائی یانہ کو اپنا کھڑا رہنا ہی مناسب لگا۔

جائی یانہ کو بات نہ مانتا دیکھ کر سر آفتاب کے چہرے پر یکدم ناگواری پھیلی۔

"مجھے لگ رہا ہے کہ آپ نے میری بات سنی نہیں ہے۔شاید آپ کا دل پرنسپل آفس جانے کا کر رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کو سر آفتاب کی بات سن کر مجبوراً بیٹھنا پڑا۔ جائی یانہ کو اپنے سامنے بیٹھا دیکھ کر سر آفتاب کے مکروہ چہرے پر دوبارہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"جی تو آج پہلا پیپر تھا! آپ کا پیپر کیسا ہوا!؟"

"اچھا ہوا!" جائی یانہ نے انتہائی خشک لہجے میں جواب دیا۔

"اچھا تو ہونا تھا، آپ ایک ذہین اسٹوڈنٹ ہے۔" سر آفتاب نے مسکراتے ہوئے جائی یانہ کے ہاتھ دیکھے جو ٹیبل پر تھے۔ جائی یانہ کے ہاتھ میں کسی قسم کی کوئی جیولری نہیں تھی۔ اس کے بے داغ سانولے ہاتھ آنکھوں کو بھلے محسوس ہوتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"اور ایک بات بتاؤں مجھے وہ لڑکیاں بہت اچھی لگتی ہے جو اتنی اچھی اور قابل اسٹوڈنٹ ہوتی ہے بلکل آپ کے جیسی!"

یہ کہہ کر سر آفتاب نے اپنے ہاتھ جائی یانہ کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ جائی یانہ نے جب سر آفتاب کے ہاتھ کا لمس محسوس کیا تو کرنٹ کھا کر ہاتھ پیچھے کیا۔ سر آفتاب بدمزہ ہوئے۔

"میں آپ سے بات کر رہا ہوں اور آپ بدتمیزی کر رہی ہے۔ آپ ابھی بزنس میتھ کا پیپر دے کر آرہی ہے۔ مجھے مجبور نہ کریں کہ میں بزنس میتھمیٹکس کے ٹیچر کے پاس جا کر انہیں یہ بتاؤں کہ آپ نے امتحان میں نقل کی

ہے۔ناصرف یہ بلکہ میں پرنسپل کے پاس آپ کی دوسری شکایت بھی لے کر جاؤں گا کہ میں نے آپ کو یونیورسٹی کی ایک بند کلاس میں ایک لڑکے کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پکڑا ہے۔"

جائی یانہ کا دماغ سر آفتاب کی دھمکیاں سن کر بھک سے اڑا۔

"میں نے ایسا کچھ نہیں کیا ہے!!!" جائی یانہ نے کھوکھلی آواز میں دلیل دی۔

www.novelsclubb.com

"جی میں بہت اچھے سے جانتا ہوں کہ آپ نے دونوں میں سے ایک کام بھی نہیں کیا ہے لیکن وہ کیا ہے کہ اگر میں کسی کو بھی یہ بات بتاؤں گا تو کوئی بھی

میری بات کا آنکھیں بند کر کے اعتبار کر لے گا۔آخر کو میں اس یونیورسٹی کا ایک قابل پروفیسر اور سائنس کے ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ ہوں۔"

آخری بات سر آفتاب نے انتہائی فخریہ انداز میں کہی۔

سر آفتاب کے آفس میں گھٹن اچانک اس قدر بڑھ گئی کہ جائی یانہ کو سانس لینے میں دشواری ہونے لگی۔جائی یانہ کی ہتھیلیوں اور پیشانی سے پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے۔اس نے تو خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ اسے ایسے پھنسایا جائے گا۔

www.novelsclubb.com

"آخر آپ ایسا کیوں کر رہے ہے؟!" جائی یانہ کے حلق میں آنسوؤں کے پھندے لگنے لگے۔اس کی آواز رندھی ہوئی تھی۔

"کیونکہ آپ نے ابھی مجھے ناراض کیا ہے۔میں آپ سے اتنی خوش اخلاقی سے بات کر رہا ہوں اور آپ کا رویہ میرے ساتھ انتہائی روکھا ہے۔اگر آپ مجھ سے اچھے سے بات کریں اور مجھے "خوش" کرے تو میں ایسا کچھ نہیں کروں گا بلکہ اگر آپ کہے گی تو آپ کو یونیورسٹی کی سب سے ہونہار اسٹوڈنٹ بنا دوں گا۔"

www.novelsclubb.com

سر آفتاب نے یہ کہہ کر بے باکی سے دوبارہ جائی یانہ کا ہاتھ پکڑ لیا۔سر آفتاب کی للچائی نظریں جائی یانہ کے جسم پر تھی۔جائی یانہ کو اپنا آپ بے لباس محسوس ہوا۔

"تو کیا اب میں آپ کی خاموشی کو ہاں سمجھو؟" سر آفتاب کا چہرہ اس وقت غیر انسانی محسوس ہوا۔

سر آفتاب کی بات سن کر جائی یانہ کا دل حلق میں آ گیا۔ اس کے اندر اتنی ہمت بھی نہیں رہی تھی کہ اپنا ہاتھ چھڑا سکے۔

سر آفتاب اپنی کرسی سے اٹھ کر جائی یانہ کی جانب جھک رہے تھے۔ ان دونوں کے درمیان حائل ایک کم گھیر والی میز جائی یانہ کو آفتاب سے دور کرنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔

جائی یانہ نے آنکھیں بند کر لی اور دل ہی دل میں دعائیں مانگنے لگی۔ سر آفتاب اور جائی یانہ کے درمیان بس کچھ فاصلہ رہ گیا تھا کہ آفس کا دروازہ دھماکے کی آواز میں کھلا۔ سر آفتاب نے ہڑبڑا کر جائی یانہ کا ہاتھ چھوڑا اور سیدھے کھڑے ہو گئے۔ جائی یانہ بھی اپنی کرسی سے کھڑی ہو گئی اور بے اختیار پیچھے ہو گئی۔

جائی یانہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے اپنے سامنے وہ دکھائی دیا۔ وہی جس کے بال گھنگرالے اور آنکھوں بھوری ہے۔ وہ پہلے سے کچھ کمزور ہو گیا تھا۔ اس کی کلائی پر کٹ کا نشان واضح تھا۔ اس کی رنگت زرد تھی۔ اس کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ وہ ابھی بھی مکمل طور پر صحتیاب نہیں ہوا ہے۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کو اس وقت زید ایک فرشتہ لگا جسے اللہ نے اس کی مدد کے لیے بھیجا تھا۔ اس نے اللہ کا دل میں شکر ادا کیا۔

دوسری طرف زید کی نظریں جائی یانہ کی طرف نہیں تھی بلکہ وہ سر آفتاب کو گھور رہا تھا۔

"آپ کو کسی نے یہ مینرز نہیں سکھائے کہ کسی کے آفس میں آنے سے پہلے دروازہ کھٹکھٹاتے ہے۔"

سر آفتاب اب سنبھل چکے تھے اس لیے اس نے زید کے اوپر سے آنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو پرنسپل بلا رہی ہے!" زید نے بس اتنا ہی کہا۔

"پرنسپل سے کہو میں ایک اسٹوڈنٹ کو ایک ٹاپک سمجھا دوں تو پھر ان سے ملنے آتا ہوں!" سر آفتاب کی نگاہیں دوبارہ جائی یانہ پر ٹک گئی۔ زید نے جب سر آفتاب کی ناپاک نظریں جائی یانہ پر گڑی دیکھی تو اس نے سختی سے اپنے جبڑے بھینچے۔

زید کسی بھی بات کی پروا کیے بغیر جائی یانہ کے آگے ڈھال کی مانند کھڑا ہو گیا۔ جائی یانہ زید کے پیچھے چھپ گئی تھی۔ سر آفتاب اب جائی یانہ کو نہیں دیکھ پا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا نا انہیں بول دو کہ میں آرہا ہوں!" سر آفتاب نے سخت لہجے میں کہا۔

"پرنسپل نے کہا ہے کہ آپ فوراً ان کی بات سنے" زید نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر ادا کیا۔

سر آفتاب نے سر جھٹک دیا جیسے ان کا بنا بنایا پروگرام خراب ہو گیا ہو۔ انہوں نے میز پر پڑا اپنا موبائل اٹھایا اور آفس سے نکلنے لگے۔ آفس سے نکلتے ہوئے سر آفتاب نے ایک نظر جائی یانہ کو دیکھا۔ جائی یانہ کے چہرے کی ہوائیاں اڑی ہوئی تھی۔

"میں کسی اور دن آپ کو ٹاپک سمجھاؤں گا۔آپ چاہے تو آفس میں میرا انتظار کر سکتی ہے!" سر آفتاب کی بات سن کر جائی یانہ کا دل کانپ اٹھا۔ سر آفتاب اس کے تاثرات سے محظوظ ہوتے آفس سے نکل گئے۔

سر آفتاب کے جانے کے بعد جائی یانہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر آفس سے باہر نکل گئی۔آفس سے نکل کر اس نے لمبے لمبے سانس لیے۔جائی یانہ کے نکلنے کے بعد زید بھی باہر آگیا۔

جائی یانہ فوراً آگے بڑھی اور سر آفتاب کے آفس سے دور جانے لگی۔ جب اسے یقین آگیا کہ وہ اب آفس سے بہت دور آچکی ہے تو اس کی نظر سیڑھیوں پر پڑی۔وہ جگہ بلکل سنسان تھی۔جائی یانہ کو یہ جگہ ابھی اپنے بیٹھنے کے لیے اس وقت مناسب لگی۔وہ خاموشی سے سیڑھیوں کے ایک زینے پر بیٹھ گئی۔

زید جانتا تھا کہ جائی یانہ اس وقت مینٹلی طور پر ڈسٹرب ہو گی۔اس لیے وہ جائی یانہ کے پیچھے آ گیا۔جائی یانہ کو سیڑھیوں پر بیٹھا دیکھ کر زید اس کے پاس کھڑا ہو گیا۔

"یہ ذلیل۔۔۔"زید ایک گالی نکالنے لگا تھا لیکن جائی یانہ کی موجودگی میں اس نے خود کو باز رکھا۔

"یہ گھٹیا انسان آپ کو کب سے پریشان کر رہا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"اس کی گندی نظریں بہت پہلے سے مجھ پر تھی لیکن آج پہلی مرتبہ اس نے مجھے بلیک میل کرنے کی کوشش کی ہے!" جائی یانہ کے چہرے سے خون نچڑ چکا تھا۔

"ہہنہ! گھٹیا انسان۔۔۔۔!"

زید نے دوبارہ خود کو گالی دینے سے روکا۔ پھر اس کی نظریں بے اختیار جائی یانہ پر پڑی۔ زید کی بھوری آنکھوں میں یکدم فکرمندی اتر آئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ پریشان نہ ہو! سب بہتر ہو جائے گا!" زید کی بات سن کر جائی یانہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں کچھ بھی ٹھیک نہیں ہو گا۔اب سب خراب رہے گا۔اگر میں نے اس کی بات نہ مانی تو وہ مجھے بدنام کر دے گا اور اگر مان لی۔۔۔۔۔۔۔۔" جائی یانہ کے پاس الفاظ ختم ہو گئے۔اس نے اپنے ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔

اب کی دفعہ زید نے کچھ نہیں کہا۔زید جائی یانہ کو یونہی دیکھتا رہا۔کچھ دیر بعد اس نے جائی یانہ کو اپنا چہرہ اٹھاتے دیکھا۔

"میں نے سوچ لیا ہے میں اب یونیورسٹی نہیں آؤں گی۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے جیسے ایک اعلان کیا تھا۔زید نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔اس کے بعد دونوں یونہی خاموش رہے۔جائی یانہ بیٹھی کسی اور دنیا میں گم تھی۔اس کے چہرے تاثرات چیخ چیخ کر بیان کر رہے تھے کہ وہ سر آفتاب کی باتوں سے خوفزدہ ہو رہی تھی جبکہ زید اس کے تاثرات خاموشی سے پڑھ رہا تھا۔

****

آج عزاہ کی کوئی خاص کلاس نہیں تھی۔اس لیے اس نے آج یونیورسٹی سے چھٹی کر لی۔لاؤنج میں رکھے فلور کشن پر بیٹھی وہ آرام سے ایک کوکنگ میگزین کی ورق گردانی کر رہی تھی۔اس کی نظر اس وقت میکرونی کی ریسپی پر ٹکی ہوئی تھی۔

ابھی عزاہ ترکیب پڑھ رہی تھی کہ اس نے نوال کو لاؤنج کے دروازے سے گزرتے دیکھا۔ عزاہ نے ایک جھلک میں دیکھ لیا تھا کہ اس کی ماں نے سفید رنگ کی چادر اوڑھی ہوئی تھی اور ان کے ہاتھ میں پرس تھا وہ یقیناً کہیں باہر جا رہی تھیں۔

عزاہ ہاتھ میں میگزین پکڑ کر فوراً اٹھی اور اپنی ماں کے پیچھے دوڑی۔

"آپ کہیں جا رہی ہے؟" عزاہ نے نوال کو پیچھے سے آواز دی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تمہاری پھپھو کے گھر جا رہی ہوں۔ مجھے تھوڑی دیر لگ جائے گی۔ گھر کا خیال رکھنا۔"

"آپ کس کے ساتھ جائے گیں!؟"

"میں کسی پبلک ٹرانسپورٹ سے چلی جاؤ گی۔"

نوال نے عجلت میں بولا اور عزاہ کی اگلی بات سنے بغیر چلی گئی۔ عزاہ جو انہیں عیسیٰ کے ساتھ جانے کا مشورہ دینے والی تھی نوال کو یوں جلدی میں جاتا دیکھ کر حیران ہوئی۔

www.novelsclubb.com

عزاہ کو نوال کا یوں آندھی طوفان کی طرح جانا ٹھٹھکا۔وہ کچھ دیر اس دروازے کو تکتی رہی جہاں سے اس کی ماں غائب ہوئی تھی پھر سر جھٹک کر دوبارہ ریسپی دیکھنے میں مشغول ہو گی۔

کچھ لمحات بعد زینب کے گھر کے لاؤنج میں جاؤ تو زینب نے اسکن کلر کی شلوار قمیض پہنے ہوئے تھی۔اسکن کلر اس کی سفید رنگت پر خوب جچ رہا تھا۔زینب نے خود کو اچھے سے سنوارا ہوا تھا۔بڑھتی عمر نے بھی ان کی خوبصورتی پر گہن نہیں لگایا تھا۔کوئی سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ اتنا حسین چہرہ اپنے دل میں کتنے بھیانک راز چھپائے بیٹھا تھا۔

www.novelsclubb.com

زینب ایک ڈبل سیٹر صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔ان کے ساتھ نوال بیٹھی ہوئی تھی۔انہوں نے اپنی چادر سمیٹ کر ایک طرف رکھ دی تھی۔نوال نے

لان کا پرنٹڈ سوٹ زیب تن کیا ہوا تھا۔ سلام دعا کے بعد نوال اب زینب سے حال احوال پوچھ رہی تھی۔

"اور سناؤ زینب؟ گھر میں سب ٹھیک ہے؟"

"جی الحمدللہ! آپ سنائیے بچیاں ٹھیک ہے؟"

"انہیں کیا ہونا ہے!" نوال نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

ملازمہ چائے اور دیگر لوازمات کی ٹرے اٹھائے اندر آئی۔ جب ملازمہ ٹرے رکھ کر جانے لگی تو زینب نے اسے روکا۔

"سنو تم آج دوپہر کے کھانے کا اچھے سے اہتمام کرو۔ کوئی کمی نہیں رہنی چاہیے۔ آج بھابھی ہمارے گھر ہی لنچ کریں گی!" آخری بات زینب نے نوال کو دیکھتے ہوئے کہی۔

"ارے نہیں زینب، تم کن تکلفات میں پڑ رہی ہو۔ میں تو تم سے ملنے آئی تھی۔" نوال نے اسے منع کرنا چاہا۔

زینب نے ان کی ایک نہیں چلنے دی اور ملازمہ کو کھانے کا کہہ کر بھیج دیا۔

"میں تو تم سے ملنے آئی تھی اور تم یوں شرمندہ کر رہی ہو!" نوال نے خفگی سے کہا۔

"بھابھی آپ کا اپنا گھر ہے، شرمندگی کس بات کی؟"

اس کے بعد دونوں ادھر ادھر کی باتوں میں مشغول ہو گئیں۔ ایک گھنٹے بات کر لینے کے بعد نوال اصل موضوع پر آئیں۔

www.novelsclubb.com

"زینب! مجھے تم سے ایک بات کرنی تھی"

"جی، بھابھی بولے!"

"وہ دراصل۔۔۔۔۔"نوال جھجھک رہی تھی۔

"آپ بغیر کسی جھجھک کے بات کریں، بھابھی"زینب نوال کی جھجھک جان گئی تھی۔شاید انہوں نے بات بھی بوجھ لی تھی۔

"تم نے مجھے کچھ دنوں پہلے بتایا تھا کہ تم شایان کی شادی کے لیے لڑکیاں ڈھونڈ رہی ہو۔"

www.novelsclubb.com

نوال انتہائی سنجیدگی سے بات کر رہی تھی۔

"جی!" زینب نے سنجیدگی سے سر کو اثبات میں ہلایا۔

"کیا تمہیں شایان کے لیے عالیہ پسند نہیں آئی۔ وہ تو تمہاری اپنی بھتیجی تھی، تمہارا اپنا خون" نوال نے گلہ کیا۔

نوال کا گلہ سن کر زینب کا دل میں مطمئن ہو گیا۔ آخر ان کی اسٹریٹیجی خراب نہیں ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے عالیہ بہو کے طور پر بہت اچھی لگتی ہے۔ میری خود کی یہ خواہش ہے کہ عالیہ میرے شایان کی بیوی بنے مگر آپ تو جانتی ہے بھائی کے نزدیک میری

اور میرے بچوں کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ میں بلاوجہ اپنے آپ کو اور اپنے بچوں کو شرمندہ نہیں کروا سکتی۔" زینب اپنے تاثرات کو سنجیدہ بنائے بولی۔

"تم فکر نہیں کرو تمہارے بھائی کو میں منالوں گی۔ تم بس اپنا اور شایان کا بتاؤ!" نوال جھٹ سے بولی۔

"مجھے تو کوئی اعتراض نہیں ہے بلکہ میں تو بہت خوش ہوں کہ مجھے بہو خاندان سے باہر نہیں لانی پڑی بلکہ گھر کی بچی مل گئی۔"

www.novelsclubb.com

زینب کی بات سن کر نوال حد درجہ خوش ہوئی لیکن زینب کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی۔

"البتہ شایان سے مجھے پوچھنا پڑے گا۔ ہو سکتا ہے کہ شایان کو کوئی اور پسند ہو یا اسے عالیہ پسند نہ ہو؟!"

"تم آرام سے شایان سے اس کی رضامندی پوچھ لو اور مجھے ایک دو دن میں بتا دینا۔"

"آپ فکر نہ کریں میں آج رات ہی شایان سے عالیہ کی بات کروں گی اور کل صبح میں آپ کو شایان کا جواب سنا دوں گی۔" زینب نے اسے تسلی دی۔

www.novelsclubb.com

"زینب مجھے تمہیں یہ بھی کہنا تھا کہ اشفاق کے سامنے تم یہ نہ کہنا کہ میں نے تم سے عالیہ کے رشتے کی بات کی ہے۔ تم تو جانتی ہو اپنے بھائی کو وہ خواہ مخواہ مجھ پر غصہ کریں گے "نوال کی بات سن کر زینب نے سمجھتے ہوئے گردن کو خم دیا۔

"آپ بے فکر رہے بھابھی! یہ بات آپ کے اور میرے درمیان میں رہے گی۔ "زینب نے ان کی یقین دہانی کروائی۔

اب وہ دونوں آرام سے ایک دوسرے سے شادی کے انتظامات کیں اور شادی کے ہی متعلق بات کر رہی تھیں۔ وہ دونوں اس بات سے بے خبر تھے کہ شایان کی شادی ایک بہت بڑے طوفان کو جنم دے گی۔

****

چھٹی کا وقت ہو گیا تھا لیکن جائی یانہ کا اس طرف کوئی دھیان نہیں تھا۔ اس کے ذہن میں بس سر آفتاب کی دھمکیاں گھوم رہی تھی۔اس کے پاس کھڑے زید نے اسے وقت کے بارے میں بتایا۔

"چھٹی کا وقت ہو گیا ہے!!"

www.novelsclubb.com

زید کی آواز پر وہ فوراً حقیقی دنیا میں آئی۔اس نے موبائل پر ٹائم دیکھا۔ واقعی چھٹی کا وقت ہو چکا تھا۔اسے حیرت ہوئی۔جائی یانہ اور زید دو گھنٹے سے ادھر موجود تھے۔

جائی یانہ خاموشی سے اٹھ گئی اور چھوٹے چھوٹے قدم لے کر آگے بڑھنے لگی۔زید بھی اس کے ساتھ چلنے لگا۔زید دو گھنٹے سے مسلسل کھڑا تھا۔اب اس کے پاؤں دُکھ رہے تھے۔

جائی یانہ نے زید کو اپنے ساتھ بیٹھنے کو نہیں کہا تھا اور ویسے بھی زید کو کسی لڑکی کے ساتھ یوں بیٹھنا عجیب لگ رہا تھا لیکن وہ اپنی دکھتی ٹانگوں کی وجہ سے جائی یانہ کو اکیلا بھی نہیں چھوڑ سکتا تھا۔جس جگہ آفتاب جیسا درندہ دندناتا پھر رہا

ہو، وہاں زید کسی عورت کا سایہ تک نہیں دیکھنا چاہتا تھا اور وہ تو پھر جائی یانہ تھی، اس کی محسن!

"تمہارا ہاتھ کیسا ہے؟" جائی یانہ نے چلتے ہوئے زید سے پوچھا۔ وہ اپنا دھیان بھٹکانا چاہتی تھی۔

"ٹھیک ہے!" زید نے آرام سے بتایا۔ "آپ کا اس دن میری مدد کرنے کا بہت بہت شکریہ!"

www.novelsclubb.com

"تم نے خودکشی کیوں کی تھی؟" جائی یانہ نے پوچھا۔

"دل چاہ رہا تھا!"

زید کی بات سن کر جائی یانہ کو لگا کہ شاید زید اس متعلق بات نہیں کرنا چاہ رہا ہے۔اس لیے وہ خاموش ہو گئی۔

وہ دونوں یونیورسٹی کی عمارت سے باہر نکل چکے تھے جب زید نے اپنی بات کا آغاز کیا۔

www.novelsclubb.com

"جس وقت آپ ہسپتال کی انتظامیہ سے میرے لیے بحث کر رہی تھی اس وقت میں بے ہوشی کی حالت میں کچھ کچھ باتیں سن پا رہا تھا۔آپ میرے لیے ڈاکٹروں سے بات کر رہی تھی۔اس وقت آپ کی آواز میں ذرا سا بھی خوف

اور ڈر نہیں تھا۔آپ بہادری سے ہسپتال انتظامیہ کی ہر ناجائز بات کا جواب دے رہی تھی حالانکہ یہ سب آپ کی زمہ داری نہیں تھی۔آپ اگر چاہتی تو مجھے وہی چھوڑ کر جا سکتی تھی یا ایمبولینس کو کال کر دیتی لیکن آپ میرے ساتھ گئی یہ جانتے ہوئے کہ یہ ایک پولیس کیس ہے۔جب مجھے ہسپتال میں ہوش آیا تو میں نے آپ کے بارے میں بہت سوچا آپ جانتی ہے میرے ذہن میں آپ کا کیسا امیج بنا؟"

زید نے اپنے سوال کا خود ہی جواب دیا۔

"میرے ذہن میں ایک ایسی عورت کا خاکہ بنا جو ہر کسی کو اپنی حد میں رکھنا چاہتی ہے،وہ سمجھدار ہو یا نہ ہو وہ ایک بہادر عورت ہے۔نفع یا نقصان کی پروا کیے بغیر وہ حق کے لیے آواز اٹھاتی ہے۔مجھے لگتا تھا کہ آپ اپنی آزادی پر کبھی کمپرومائز نہیں کریں گی لیکن آپ کی بات نے مجھے مایوس کیا ہے۔"

جائی یانہ نے زید کی طرف دیکھا جبکہ زید اپنے سامنے موجود سڑک کو دیکھ رہا تھا۔دونوں پر سورج کی روشنی پڑ رہی تھی۔

"آپ کی بات نے مجھے مایوس کیا کہ اب آپ یونیورسٹی نہیں آئیں گی۔مجھے نہیں لگتا تھا کہ آپ آفتاب یا کسی بھی ایسے شخص سے ڈر کر گھر میں چھپ کر بیٹھے گی لیکن آپ نے بھی ویسا ہی کیا جیسے سب کرتے ہے۔آپ ڈر گئی ہے اور اپنے ڈر کی غلام بن رہی ہے۔"زید نے تاسف سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے لیے کہنا آسان ہے۔ تم ایک لڑکے ہو لڑکوں کو ان سب سے نہیں گزرنا پڑتا جن سب سے ہم لڑکیاں گزرتی ہے!" جائی یانہ کی بات پر زید رک گیا اور اس کی طرف مڑا۔

"بلکل ٹھیک کہا آپ نے، میں ایک لڑکا ہوں اور مجھے واقعی میں ان سب چیزوں سے نہیں گزرنا پڑتا ہے جن سب سے آپ لڑکیاں گزر رہی ہوتی ہیں۔ لیکن آپ کو ایک بات بتاؤں لڑکوں کو ان سے کئی گنا بڑے مسئلوں سے گزرنا پڑتا ہے۔ لڑکوں کو ساری عمر سے یہی سکھایا جاتا ہے کہ تم نے بڑے ہو کر اپنے خاندان کو سنبھالنا ہے، تمہیں کمزور نہیں بننا ہے، تمہیں اپنے خاندان کے ساتھ اعتدال پسند رہنا ہے۔ ایک لڑکے کے کندھوں پر بہت پہلے سے ایک بوجھ ڈال دیا جاتا ہے۔ عورت رو دھو کر، ناراض ہو کر، سوشل میڈیا میں فیمنزم تحریک چلا کر اپنے مسائل بیان کر سکتی ہے لیکن مردوں کو خاموش رہنا ہوتا ہے۔ ہمیں

www.novelsclubb.com

مضبوط ہونا پڑتا ہے، بھلے دل پر پتھر پڑ رہے ہو یا ایک قیامت گزر رہی ہو مگر چہرے پر کوئی آثار نہیں آنے چاہیے کیونکہ آپ مرد ہے اور مرد اگر ڈھا دیا گیا تو اس کے گھر کے دوسرے افراد غیر محفوظ ہو جائے گے۔ لڑکا ہونا بھی کوئی اتنا آسان نہیں ہوتا ہے۔"

زید نہ چاہتے ہوئے بھی تلخ ہوا۔ اس نے دوبارہ چلنا شروع کر دیا۔

کچھ دیر خاموشی سے چلنے کے بعد زید نے اپنی بات دوبارہ شروع کی۔ اس کا لہجہ اب تھوڑا نرم پڑ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ اس بات پر اپنی انرجی ویسٹ نہ کریں کہ آپ لڑکا ہے یا لڑکی۔ اس بات کے بارے میں سوچے کہ آپ اس مسئلے کو کس طرح حل کریں گی۔آپ کے پاس اگر مسئلہ ہے تو یقین کریں کہیں نا کہیں حل بھی ضرور چھپا ہو گا۔آپ کو بس اسے ڈھونڈنے کی ضرورت ہے۔"

"مجھے حل نہیں مل رہا ہے۔میں کب سے یہی سوچ رہی ہوں۔" جائی یانہ بھی چھوٹے قدم اٹھاتی اس کے برابر میں چل رہی تھی۔

"آپ مسئلے کا حل غلط طریقے سے ڈھونڈ رہی ہے۔آپ مسئلے کی بجائے اس شخص کے بارے میں سوچ رہی ہے جس نے مسئلہ پیدا کیا ہے۔آپ کو آفتاب کے بارے میں ابھی نہیں سوچنا ہے۔آپ کو ابھی یہ سوچنا چاہیے کہ آپ اپنے طریقے سے۔۔۔۔۔۔!ویسے آپ کا نام کیا ہے؟"

زید نے بات کرتے ہوئے اچانک اس کا نام پوچھا۔

"جائی یانہ!" اس نے آرام سے بتایا۔

"کیا جیئ نا!" زید سے جائی یانہ کا نام صحیح سے لیا نہیں گیا۔ آہ! یونیک نام رکھنے والوں لوگوں کی زندگی کا سب سے بڑا مسئلہ!

www.novelsclubb.com

"جائی یانہ!" جائی یانہ نے زید کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھتے ہوئے چبا چبا کر اپنے نام کا ایک ایک لفظ ادا کیا۔ جب کوئی اس کا نام بگاڑتا تھا جائی یانہ تمام مروت اور لحاظ بھول جاتی تھی۔

"اچھا اچھا جائی یانہ!" زید نے دونوں ہاتھ اٹھا کر جائی یانہ کو ٹھنڈا کرنا چاہا۔اسے ڈر لگا کہ کہیں جائی یانہ غصے میں اس کا سر ہی نہ پھاڑ دے۔

"میں آپ کو کہہ رہا تھا کہ آپ کو جائی یانہ بن کر اس مسئلے کا حل نکالنا ہے۔یہ سوچنا چھوڑ دے کہ آپ ایک لڑکی ہے بلکہ یہ سوچے کہ آپ جائی یانہ ہے اور سوچے جائی یانہ اپنے زندگی کے مسئلوں کو کس طرح حل کرتی ہے آپ بھی اس مسئلے کو اسی انداز میں حل کرے۔"

www.novelsclubb.com

زید نے اپنی بات مکمل کی۔چلتے چلتے جائی یانہ اور زید مین روڈ تک پہنچ گئے۔جائی یانہ زید کی باتوں کو سن چکی تھی لیکن سمجھ نہیں پائی تھی۔اس لئے اس نے زید کی باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔

جائی یانہ نے ایک ٹیکسی روکی اور اس میں بیٹھ گئی۔ ٹیکسی اسلام آباد کی ایک مصروف سڑک پر رینگنے لگی۔دوسری طرف زید ابھی وہی کھڑا تھا جہاں سے جائی یانہ ٹیکسی پر سوار ہوئی تھی۔اس کی نظریں اس زرد اور کالی رنگ کی ٹیکسی پر مرکوز تھی۔ ٹیکسی کو دیکھتے ہوئے زید کی بھوری آنکھوں میں بہت سے جذبات تھے۔

www.novelsclubb.com

****

جائی یا نہ مرے مرے قدموں سے گھر میں داخل ہوئی۔ کچن سے نکلتی عزاہ نے اسے دیکھا تو اس کے پاس آ گئی۔

"تم آ گئی! امی تو پھپھو کے گھر گئیں ہوئیں ہے۔ گیارہ بجے گئی تھیں۔ ابھی تک واپس نہیں آئیں۔ مجھے لگ رہا ہے پھپھو نے انہیں لنچ کے لیے روک لیا ہے۔ میں نے سالن پکا لیا ہے اور روٹی بھی۔ اب تمہیں بھوک لگ رہی ہے تو تم کچن میں جا کر اپنے لیے کھانا خود نکال لو۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے عزاہ کی باتوں کو سن کر سر کو خم دیا۔اس کے بعد وہ آگے بڑھی اور زینے پر پہلا قدم رکھ دیا۔ پھر وہ آہستہ آہستہ اوپر کی جانب جانے لگی۔ عزاہ کو جائی یانہ کا کھانا کھائے بغیر اپنے کمرے میں جانے پر تعجب ہوا۔

"تم کھانا نہیں کھا رہی ہو؟"عزاہ نے جائی یانہ سے پوچھا۔

اس بار جائی یانہ نے سر نفی میں ہلایا اور سیڑھیوں کے زینے چڑھتی اوپر کی جانب گم ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"اب اسے کیا ہو گیا؟!"عزاہ نے حیرت سے خود کلامی کی۔

"کوئی سیڈ ناول پڑھ لیا ہو گا!" عزاہ نے یہ کہہ کر کندھے اچکا دیئے۔

عزاہ وہاں سے جانے لگی تھی کہ دوبارہ گھر کا دروازہ کھلا۔

عزاہ نے مڑ کر دیکھا تو نوال اس کی طرف آ رہی تھی۔ نوال کا چہرہ کھلا ہوا تھا۔ نوال عزاہ کو دیکھ کر مسکرائی۔ عزاہ کو سمجھ نہیں آیا کہ آج گھر کے افراد ایسے عجیب رد عمل کیوں دے رہے ہیں؟

نوال لاؤنج میں چلی گئی تو عزاہ نوال کے لیے کچن میں سے پانی لے آئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی پھپھو سے ملاقات ہو گئی؟"

عزاہ نے گلاس پکڑاتے ہوئے پوچھا۔

"ہمم!"نوال نے ہنکارا بھرا اور پانی کا گلاس لے کر ایک سانس میں پی لیا۔انہیں بہت پیاس لگ رہی تھی۔

"آپ اتنی خوش کیوں دکھائی دے رہی ہے؟!"عزاہ نے نوال کو پر تجسس انداز میں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں کہ میں خوش ہوں!"نوال نے اس کا تجسس کچھ مزید بڑھایا۔

اسی لمحے گھر کا داخلی دروازہ ایک بار پھر کھلا۔اس بار آنے والی عالیہ تھی۔لاؤنج میں سے نوال کی آواز سن کر وہ لاؤنج کی جانب بڑھ گئی۔

"آپ تو پھپھو کے گھر گئی تھی وہاں ایسی کونسی بات ہوئی ہے جو آپ اتنا خوش ہے؟!"

عزاہ کی آواز عالیہ کے کانوں میں پڑی تو وہ ایک دم رک گئی۔

www.novelsclubb.com

"بات بڑی خوشی کی ہے۔تم سنو گی نا تو تم بھی بہت خوش ہو جاؤ گی۔"

نوال کی آواز سن کر جہاں عزاہ کا خبر سننے کے لیے اشتیاق بڑھا وہی کہیں دور سے عالیہ کی چھٹی حس نے خطرے کی گھنٹی بجائی۔

"میں تمہاری پھپھو سے شایان اور عالیہ کے رشتے کی بات کر کے آئی ہوں۔"

نوال کی بات نے جیسے ارد گرد بم باری کر دی۔ دونوں سنہری آنکھوں میں یک دم کچھ ٹوٹا۔ جی ہاں دونوں سنہری آنکھوں میں!

"زینب کو تو کوئی اعتراض نہیں ہے البتہ اس نے کل صبح تک کا وقت مانگا ہے تاکہ شایان سے اس کی مرضی پوچھ سکے۔ میں بھی تب تک تمہارے بابا کو اس رشتے کے بارے میں بتا دوں۔۔۔۔۔۔" نوال اپنی رو میں بات کہے جا رہی تھی جبکہ ان کے سامنے بیٹھی عزاہ سکتے میں تھی۔

عالیہ کا جہاں بدترین خدشہ درست ثابت ہوا تھا تو دوسری طرف عزاہ کے سینے پر ایک بھاری بوجھ لدا تھا۔ عالیہ اور عزاہ دونوں اگلی بات نہیں سن سکی تھی۔ وہ دونوں سن ہی نہیں سکتی تھی۔

عالیہ کا ایک پل کو دل چاہا کہ اندر جا کر تماشہ کریں، چیخے، چلائے لیکن پتہ نہیں کیوں اس کے قدم لاؤنج کے اندر جانے کی بجائے پیچھے کے جانب گئے۔ پہلے ایک قدم، پھر دوسرا اور پھر وہ مڑ گئی اور اوپر جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

عالیہ تقریباً بھاگتی ہوئی اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گئی۔ دوسری طرف عزاہ بھی صوفے پر سے یک دم اٹھ کھڑی ہوئی۔ وہ اس وقت کچھ سننے اور بولنے کی

حالت میں نہیں تھی۔ عزاہ کے ایک دم اٹھنے سے نوال خاموش ہو گئی اور تعجب سے اسے دیکھنے لگی۔

"میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔ میں تھوڑی دیر سونے جا رہی ہوں۔"

وہ اتنا کہہ کر لاؤنج میں سے باہر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

آج کا دن شاید ان تینوں بہنوں کے لیے ایک برا دن تھا لیکن عزاہ کے لیے کیوں؟!

****

جائی یانہ کمرے کی پائنتی سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔اس کے گھر آنے پر عزاہ نے اسے کچھ بتا رہی تھی۔وہ عزاہ کی باتیں سمجھ نہیں پائی تھی مگر اس نے سر اثبات میں ہلا دیا۔اس کے بعد وہ سیڑھیاں چڑھنے لگی تو عزاہ کی آواز اسے اپنے پیچھے سے دوبارہ سنائی دی۔اس دفعہ کیا بولا گیا تھا،وہ ابھی بھی نہیں سمجھ پائی۔اس کا سر غیر ارادی طور پر نفی میں ہلا تھا۔

اپنے کمرے میں آنے کے بعد سے جائی یانہ اسی حالت میں بیٹھی تھی۔ اس نے اپنے کپڑے بھی تبدیل نہیں کیے تھے۔وہ سر آفتاب والے مسئلے کو کس طرح حل کر سکتی تھی۔اس کا دماغ کوئی نتیجہ اخذ نہیں کر پا رہا تھا۔

اس کے ذہن میں ابھی بس سر آفتاب کی دھمکیاں گونج رہی تھی۔

"آپ ابھی بزنس میتھ کا پیپر دے کر آرہی ہے۔مجھے مجبور نہ کریں کہ میں بزنس میتھمیٹکس کے ٹیچر کے پاس جا کر انہیں یہ بتاؤں کہ آپ نے امتحان میں نقل کی ہے۔"

"نا صرف یہ بلکہ میں پرنسپل کے پاس آپ کی دوسری شکایت بھی لے کر جاؤں گا کہ میں نے آپ کو یونیورسٹی کی ایک بند کلاس میں ایک لڑکے کے ساتھ قابل اعتراض حالت میں پکڑا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"جی میں بہت اچھے سے جانتا ہوں کہ آپ نے دونوں میں سے ایک کام بھی نہیں کیا ہے لیکن وہ کیا ہے کہ اگر میں کسی کو بھی یہ بات بتاؤں گا تو کوئی بھی میری بات کا آنکھیں بند کر کے اعتبار کر لے گا۔ آخر کو میں اس یونیورسٹی کا ایک قابل پروفیسر اور سائنس کے ڈیپارٹمنٹ کا ہیڈ ہوں۔"

"کیونکہ آپ نے ابھی مجھے ناراض کیا ہے۔ میں آپ سے اتنی خوش اخلاقی سے بات کر رہا ہوں اور آپ کا رویہ میرے ساتھ انتہائی روکھا ہے۔ اگر آپ مجھ سے اچھے سے بات کریں اور مجھے "خوش" کرے تو میں ایسا کچھ نہیں کروں گا بلکہ اگر آپ کہے گی تو آپ کو یونیورسٹی کی سب سے ہونہار اسٹوڈنٹ بنا دوں گا۔"

www.novelsclubb.com

اس کا دل چاہا وہ سر آفتاب کا منہ نوچ لے۔ سر آفتاب سائنس کے ڈیپارٹمنٹ کے ہیڈ تھے۔ان سے پنگا لینے کا مطلب جائی یا نہ کو اچھے سے پتہ تھا لیکن سر آفتاب کا مطالبہ تو وہ مر کر بھی پورا نہیں کریں گی، یہ بھی طے تھا۔اس کے پاس بس ایک واحد حل فرار تھا۔اگر وہ یونیورسٹی نہیں جاتی تو اس کا سر آفتاب سے کبھی سامنا نہیں ہوتا لیکن کیا فرار بھی کبھی کوئی حل بن پائی ہے؟

****

www.novelsclubb.com

عالیہ اپنے کمرے میں جلے پیر کی بلی کی طرح ادھر اُدھر چل رہی تھی۔ اس کا بیگ بیڈ پر، جوتے زمین پر اور ڈوپٹہ صوفے پر پڑے ہوئے تھے۔عالیہ کو جس بات سے سب سے زیادہ ڈر لگ رہا تھا، وہ بات ہو چکی تھی۔ سونے پر سہاگا یہ بات

خود نوال نے کی تھی اور عالیہ ایک بات اچھے سے جانتی تھی اس کی ماں کسی صورت اپنے کہے سے پیچھے نہیں ہٹے گیں۔

اس کا دماغ سوچ سوچ کر خراب ہو رہا تھا۔ عالیہ کو اگر پتہ ہوتا کہ آج نوال کے ارادے اتنے خطرناک ہے تو وہ نوال کو کسی صورت پھپھو کے گھر نہ جانے دیتی۔

عالیہ کو شایان پہلے ہی پسند نہیں تھا لیکن نمرہ کی شایان کے متعلق باتیں سن کر اس کی یہ ناپسندیدگی مزید بڑھ گئی تھی۔ اب تو وہ بلکل بھی شایان سے شادی کے لیے راضی نہیں ہو گی۔

اس کو سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا کریں۔اس کو اچانک سے نمرہ کی بات یاد آئی۔اس نے اسے ایک حل دیا تھا لیکن نہیں! اس نے اپنے آپ کو ڈپٹا۔وہ تو بس نمرہ کا ایک بیوقوفانہ مشورہ تھا۔نمرہ تو یونہی کچھ بھی کہہ جاتی ہے۔

اس نے اپنا دماغ کسی دوسرے حل کی جانب لگانا شروع کیا لیکن اسے بار بار نمرہ کا حل اپنے سامنے کھڑا دکھائی دیتا جیسے اس سے بہتر آپشن کہیں موجود ہی نہ ہو۔

شاید اندر کہیں وہ بھی اس حل کی جانب راغب ہو رہی تھی اور اس کی وجہ وہ اچھے سے جانتی تھی لیکن وہ اپنی جان میں انجان بنی ہوئی تھی۔

****

عزاہ اپنے کمرے کی الماری سے کچھ تلاش کر رہی تھی۔اس کے ہاتھ چیزیں الٹ پلٹ کرنے میں مشغول تھے۔اس کے چہرہ سپاٹ اور آنکھیں نم تھی۔ آخر کار کچھ دیر کی تلاش کے بعد اس کو وہ چیز مل گئی جس کو وہ کب سے تلاش کر رہی تھی۔

عزاہ نے چھوٹی سی چیز کو نکالا اور ہتھیلی میں لے لیا۔وہ ایک چھوٹی سی کار تھی۔

کار کا رنگ بہت سی جگہوں سے اتر گیا تھا اور اس کی حالت خستہ ہو گئی تھی۔ صاف ظاہر تھا کہ وہ کار پرانی ہو گئی تھی۔

عزاہ نے کار کو ٹکٹکی باندھے دیکھے چلے گئی۔ وہ نہ چاہتے ہوئے بھی اپنے ماضی کی سب سے خوشگوار یاد میں کھو گئی۔

عزاہ کو اپنے ذہن کی اسکرین میں اپنا آپ ایک بچی کے روپ میں دکھائی دیا۔ اس نے گلابی رنگ کی فراک پہنی ہوئی تھی اور سیاہ بال دو پونی کی صورت میں بندھے ہوئے تھے۔ بالوں پر مختلف رنگوں کی ہیئر پن بھی لگی تھی۔ ذہن کی اسکرین میں عزاہ کو اپنے ارد گرد گھاس اور چند پودے دکھائی دی۔ اس نے غور کیا تو یہ اس کے گھر کا لان تھا۔

لان میں عزاہ آرام سے اپنی گڑیا کے ساتھ کھیل رہی تھی کہ اچانک اسے ایک تتلی ہوا میں اڑتی دکھائی دی۔ تتلی کے پروں کا رنگ نیلا تھا جس پر کالے رنگ کے چھوٹے چھوٹے خوبصورت دھبے تھے۔ فضا میں اڑتی یہ تتلی آنکھوں کو بھلی محسوس ہوتی تھی۔ عزاہ نے اپنی گڑیا وہی چھوڑ دی اور تتلی کے پیچھے بھاگنے لگی۔ وہ ہاتھ اوپر کی طرف اٹھا کر تتلی کو پکڑنے کی کوشش کرنے لگی۔

عزاہ تتلی کے پیچھے بھاگ رہی تھی کہ اچانک اس کا ایک پاؤں دوسرے پاؤں سے الجھا اور وہ گر پڑی۔ اس کے گھٹنے پر خراش آگئی۔

www.novelsclubb.com

ابھی عزاہ گری تھی کہ اس کی سنہری آنکھوں میں آنسو بھر گئے۔یک دم وہ بآواز رونے لگی اور روتی چلی گئی۔

اچانک عزاہ نے اپنی طرف سیاہ آنکھوں والے لڑکے کو دوڑتے ہوئے آتے دیکھا۔بچہ اس وقت پورچ میں تھا جب اس نے عزاہ کو گرتے دیکھا تھا۔

سیاہ آنکھوں والا وہ لڑکا شایان تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اپنی ماں کے ساتھ ماموں ممانی سے ملنے آیا تھا۔اس نے خاکی رنگ کی پینٹ پر ہرے رنگ کی ٹی شرٹ پہنی ہوئی تھی جس کے درمیان میں کارٹون بنے ہوئے تھے۔

اس نے عزاہ کا گھٹنا دیکھا۔اس پر بس ایک ہلکی سی خراش آئی تھی جس پر عزاہ اتنا واویلا کر رہی تھی۔شایان اسے مختلف طریقوں سے بہلانے کی کوشش کرنے لگا لیکن عزاہ چپ ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔

شایان کو خدشہ ہوا کہ کہیں اس کے ماموں یا ممانی یہ نہ سمجھے کہ عزاہ کو اس نے گرایا ہے۔اس خدشے نے اسے پریشان کر دیا۔

www.novelsclubb.com

شایان نے اپنی جان چھڑانے کے لیے اسے اپنی کار دے دی۔اس وقت وہ کار بلکل نئ تھی۔مسٹر ڈکلر کی کار پر سفید رنگ کی دھاریوں سے ڈیزائن ہوا تھا۔

"یہ لو عزاہ! تم یہ لے لو لیکن پلیز رونا بند کر دو!"

شایان نے عزاہ کے سامنے نے کار رکھ دی۔ عزاہ ایک دم چپ ہو گئی اور غور سے اس کار کو دیکھنے لگی۔

شایان نے عزاہ کو چپ ہوتا دیکھا تو سکون کا سانس لیا۔

www.novelsclubb.com

"میں واقعی میں یہ لے لوں؟!"

عزاہ نے اپنے گال پر سے آنسو صاف کرتے ہوئے اپنے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھے سیاہ آنکھوں والے لڑکے کو دیکھا۔

شایان نے سر اثبات میں ہلایا۔ عزاہ نے خوشی خوشی اسے لے لیا اور اس سے کھیلنے لگی۔ اس کو اپنی چوٹ یاد ہی نہیں رہی۔

منظر دھندلا گیا اور عزاہ اپنے حال میں واپس آ گئی۔ اس کے سامنے وہی کار تھی لیکن کار کی حالت بدل چکی تھی جس طرح حالات بدل گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کاش میں یہ جان لیتی کہ یہ کار لے کر میں نے سامنے والے کو اپنا دل دے دیا ہے!"

اس نے ایک ٹھنڈی آہ بھری اور کار کو اپنے سینے سے لگا لیا جیسے ایک بچہ اپنی محبوب شے کو کھونے کے ڈر سے چپکا لیتا ہے۔

اس کے پاس آج غم منانے کے لیے بہت کچھ تھا۔اس دنیا میں جس کو سب سے زیادہ چاہو وہی آپ کے لیے آزمائش بنتی ہے جیسے شایان عزاہ کے لیے ایک آزمائش بن گیا تھا۔

****

رات کا کھانا کھانے کا ان تینوں میں سے کسی کا دل نہیں تھا لیکن تینوں بہنیں اگر کھانا کھانے نہیں جاتی تو ان سے وجہ پوچھی جاتی اور تینوں کے پاس ایسی وجوہات تھیں جو وہ لوگ کسی کو نہیں بتا سکتی تھی اپنے ماں باپ کو تو بلکل بھی نہیں۔ اس لیے تینوں بہنیں دل کو مار کر ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھی خاموشی سے کھانا کھا رہیں تھیں۔

اشفاق صاحب اپنی تینوں بیٹیوں کو خاموش دیکھ کر حیران ہوئے تھے لیکن خاموش رہے۔دوسری طرف نوال کو لگا کہ ان تینوں کے درمیان کوئی لڑائی ہوئی ہے۔اس لیے تینوں بہنیں منہ بنا کر بیٹھی ہیں۔نوال نے ان سے ابھی کچھ نہیں پوچھا کہ کہیں یہ لوگ عیسیٰ اور اشفاق کے سامنے نہ لڑ پڑے۔

www.novelsclubb.com

جہاں تک بات ان تینوں کی تھی تو وہ اپنے مسئلوں میں اس قدر گم تھے کہ دوسرے کی چپ کو محسوس نہ کر پائیں۔

عالیہ نے ایک نظر اشفاق اور نوال کو دیکھا۔ کیا وہ انہیں بتا سکتی تھی کہ اس نے شایان سے شادی نہیں کرنی۔ وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اس کے ماں باپ انکار کی وجہ پوچھے گے اور اگر وہ یہ بتاتی کہ اسے شایان پسند نہیں ہے تو یقیناً اس کی بات کو کوئی خاطر میں نہ لاتا اور نوال اب خود زینب سے بات کر کے محض اس بات پر تو انکار نہیں کر سکتی تھی کہ عالیہ کو شایان پسند نہیں ہے۔ اس نے اپنے باپ کو دیکھا وہ جانتی تھی اس کا باپ اس کی یوں بے باکی سے اپنے رشتے سے انکار پر بے حد غصہ کرتے۔

www.novelsclubb.com

عالیہ اپنے خیالات کو جھٹک کر کھانے میں مگن ہونے کی کوشش کرنے لگی۔

عزاہ کی نگاہیں اپنی ماں پر ٹھہریں۔وہ اچھے سے جانتی تھی کہ اگر اس کی ماں کو بھنک بھی پڑ گئی کہ اس کے دل میں کیا چل رہا ہے تو یقیناً وہ اپنی ماں کی نگاہوں سے گر جاتی۔

عزاہ نے اشفاق کو دیکھا۔اس کے اس خیال سے رونگھٹے کھڑے ہو گئے اگر عزاہ نے یہ بات اشفاق کو بتائی تو کیا ہو گا۔اس دن گھر میں قیامت کا سما ہو گا۔

اس نے بے اختیار نگاہیں چرائی۔

اب ان سب کو چھوڑ کر جائی یانہ کی طرف آؤ تو جائی یانہ نوالے کو چباتے ہوئے نوال کو دیکھ رہی تھی۔اس کی ماں کو اگر پتہ چل جاتا کہ یونیورسٹی کے پروفیسر کی اس پر گندی نظریں ہے اور اسے دھمکی بھی دی ہے تو نوال کے نزدیک قصوروار اس پروفیسر کی بجائے جائی یانہ ہوتی۔

نوال تو جب نیوز چینل پر کسی ریپ کے متعلق خبر سنتی تھی تو ان کے چہرے پر ناگواری پھیل جاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ ساری غلطی عورتوں کی ہوتی ہے۔نا یہ اس طرح اپنی ادائیں دکھائے نہ ان پر کسی مرد کی نظر پڑیں۔پھر سارا الزام بھی ان مردوں پر ڈال دیتی ہے۔"

اس کے کانوں میں یہ آواز آتے ہی وہ گھبرا گئی۔اس کی نظریں اشفاق پر پڑی تو اس کے اندر کی مایوسی تھوڑی اور بڑھی۔

وہ چاہے اشفاق کی کتنی ہی لاڈلی ہو، کوئی بھی باپ یہ برداشت ہر گز نہیں کر پائے گا کہ اس کی بیٹی پر کسی مرد کی گندی نظریں ہے۔اشفاق کو یہ بات بتانا اپنے لیے بربادی کا سامان خود اکھٹا کرنے کے مترادف تھا۔

اس نے بے دلی سے نوالا اپنے حلق سے اتارا۔گھر میں ایک عجیب تناؤ تھا جو ہر کوئی اپنے اپنے طریقے سے محسوس کر رہا تھا۔

****

رات کے کھانے کے بعد سب کمرے میں چلے گئے سوائے عالیہ کے۔

اس نے دوپہر میں بے دھیانی میں سنا تھا کہ نوال نے ابھی تک اشفاق سے بات نہیں کی اور شاید وہ اب کریں گیں۔عالیہ نوال اور اشفاق کے کمرے کے بند دروازے کے باہر کان لگا کر کھڑی ہو گئی۔عالیہ کے ضمیر نے یوں اس کے کان لگا کر باتیں سننے پر ملامت کی کہ یہ اخلاقیات سے ایک گری ہوئی حرکت ہے۔

www.novelsclubb.com

لیکن اس نے ضمیر کو یہ کہہ کر تھپکی دے دی کہ ابھی اخلاقیات کے چکر میں اس کی زندگی خراب ہو جائے گی۔

اگر کمرے کے اندر جھانکوں تو اس وقت اشفاق صوفے پر بیٹھے تھے۔ ان کے ہاتھ میں ایک فائل تھی جس کو وہ اسٹڈی کر رہے تھے۔

جبکہ نوال بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔ان کا رخ اشفاق کی جانب تھا۔نوال الفاظ ڈھونڈ رہی تھی کہ کس طرح بات کا آغاز کریں۔اشفاق صاحب نے ان کی مشکل حل کر دیں۔انہوں نے فائل پر نظر جمائے نوال سے پوچھا۔

"آپ کوئی بات کرنا چاہتی ہے؟!"

www.novelsclubb.com

نوال بری طرح ٹھٹھکی۔اشفاق نوال کو اچھے سے جانتے تھے کہ ان کے ذہن میں کب کیا چل رہا ہے۔نوال نے کچھ ہمت کی اور بالآخر اپنے الفاظ ترتیب دیے۔

"جی،ایک ضروری بات کرنی تھی۔آپ کام کر لے،پھر بات کریں گے۔"

اشفاق نے ان کی بات سن کر اپنی فائل ساتھ پڑی میز پر رکھی اور اپنے چہرے کا رخ نوال کے سامنے کر لیا۔

"بتائے،آپ نے مجھ سے کیا بات کرنی ہے؟"

"وہ میں آج زینب کے گھر گئی تھی!"

نوال ایک لمحے کے لیے رکی اور اشفاق کے تاثرات دیکھے۔اشفاق کے تاثرات انہیں نارمل دکھائی دیے۔

"ہم دونوں کے درمیان کچھ باتیں ہوئیں۔باتوں ہی باتوں میں زینب نے مجھ سے اپنی ایک خواہش کا اظہار کیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"زینب نے کونسی خواہش کا اظہار کیا ہے؟!"

اشفاق تھوڑے آگے کو ہوئے۔نوال کے چہرے کے تاثرات اور لہجے سے اشفاق کو بات سنجیدہ لگی۔

"زینب چاہتی ہے کہ شایان کی شادی عالیہ سے ہو جائے۔"نوال نے جھوٹ بولا۔ان کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

"آپ نے کیا جواب دیا؟"کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد اشفاق نے سنجیدگی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تو کہہ دیا کہ مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے، شایان ہمارے گھر کا بچہ ہے۔ لیکن پھر بھی میں نے زینب سے آپ سے پوچھنے کے لیے وقت مانگ لیا۔"

نوال کی بات سن کر اشفاق گہری سوچ میں پڑ گئے۔ نوال کو لگا کہ شاید اشفاق کو یہ رشتہ اچھا لگا ہے۔

"ویسے مجھے شایان بہت اچھا لگتا ہے۔ آپ نے دیکھا نہیں کہ شایان چھوٹی عمر میں کس طرح زینب اور نمرہ کا سہارا بنا۔ اس نے اپنا سارا کریئر خود بنایا ہے۔ آج کل کے لڑکوں کے مقابلوں میں وہ کتنا سنجیدہ ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ شایان ہمارے خاندان کا ہے، وہ ہمارا خون ہے اور اپنے مار کر بھی چھاؤں

میں ڈالتے ہے۔مجھے تو یہ رشتہ عالیہ کے لیے موزوں لگا ہے۔اب آپ خدا کے لیے عالیہ کی پڑھائی کا کہہ کر انکار نہ کر دیجیئے گا۔"

آخری بات میں نوال نے اپنا خدشہ بھی پیش کیا۔ان کے نزدیک شایان ایک بہترین لڑکا تھا اور عالیہ کی پڑھائی کے چکر میں کم از کم شایان جیسے لڑکے کو ٹھکرایا نہیں جا سکتا تھا۔

"یہ تو آپ صحیح کہہ رہی ہے شایان واقعی میں ایک سلجھا ہوا لڑکا ہے!"اشفاق نے سوچتے سوچتے شایان کی تعریف کی۔

عالیہ کا دل اشفاق کی یہ بات سن کر ڈوب گیا۔عالیہ کو اپنی آخری امید ٹوٹتی دکھائی دی۔

جبکہ نوال ان کی بات سن کر خوش ہوئی۔اشفاق کو اگر شایان عالیہ کے لیے پسند آ گیا تھا تو پریشانی کی کوئی بات ہی نہیں رہی تھی۔

"اچھا تو اب میں زینب کو کیا جواب دوں؟"نوال نے کھلے ہوئے چہرے سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی مجھے سوچنے تو دیں اتنی جلدی کس بات کی ہے!"اشفاق کو نوال کی جلد بازی بری طرح سے کھلی۔

"آپ سوچتے ہی رہ جائے گے اور زینب کسی اور سے شایان کی بات طے کر دیں گی۔اس نے صاف صاف کہا تھا کہ وہ جلد از جلد شایان کی شادی کرنا چاہتی ہے!"

نوال نہیں چاہتی تھی کہ اشفاق فیصلہ کرنے میں وقت لے کیوں کہ وہ جانتی تھی اشفاق وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ شایان کی کسی نہ کسی بات کا مسئلہ کھڑا کر کے رشتے سے انکار کر دے گے۔

www.novelsclubb.com

"آپ تو ایسے کہہ رہی ہے جیسے عالیہ کے پاس شایان کے علاوہ کوئی اور اچھا رشتہ ہی نہیں آئے گا۔"

"لیکن اتنا اچھا رشتہ تو نہیں آئے گا نا۔"

نوال نے انہیں کے انداز میں جواب دیا۔

"عالیہ کے بعد میری دو بیٹیاں اور ہے، ان کا بھی سوچنا ہے۔ ایک بیٹی کی زمہ داری سے فارغ ہو گے تو ہی دوسری بیٹوں کی طرف آئے گے نا!"

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر کے لیے خاموشی ہو گئی۔ عالیہ کو انتظار رہا کہ اشفاق انکار کریں گے لیکن ان میں سے کوئی بھی نہیں بولا۔

اشفاق کچھ نہ بولے تو نوال نے اپنے فیصلے کا اعلان کر دیا۔

"میں کل زینب کو کال کروں گی اور ہاں کر دوں گی۔ اگر آپ عالیہ کے باپ ہے تو میں اس کی ماں ہوں عالیہ کے مستقبل کے بارے میں فیصلہ کرنے کا حق میرے پاس بھی ہے۔"

نوال نے اٹل لہجے میں کہا۔ اشفاق کچھ پل انہیں دیکھتے رہے پھر اپنی میز پر پڑی اپنی فائل دوبارہ اٹھالی اور مصروف انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"اگر آپ نے فیصلہ کر ہی لیا ہے تو میری ایک بات مان لے۔زینب کو کال کر کے جواب دینے کی بجائے اسے کہے کہ وہ کل یا پرسوں گھر آئے اور باقاعدہ طور پر عالیہ کا ہاتھ مانگے۔"

"آپ راضی ہے؟!"نوال نے خوشگوار حیرت سے پوچھا۔

"شایان میں کوئی برائی نہیں ہے لیکن میں پھر بھی اپنی بیٹی کی بات یوں کال پر پکی کر کے زینب کے سامنے اس کی قدر نہیں گھٹا سکتا۔جب تک زینب گھر آکر مجھ سے رشتہ نہیں مانگے گی آپ کوئی جواب نہیں دے گی۔"

اشفاق نے آخری بات انتہائی اٹل انداز میں کہی۔نوال نے ان کی بات پر کوئی اختلاف نہیں کیا۔ان کے لیے اشفاق کا راضی ہو جانا ہی کافی تھا۔

جبکہ باہر عالیہ کی ایسی حالت تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔اسے پتا تھا کہ اشفاق کو اس رشتے پر کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن اندر کہیں اسے موہوم سی امید تھی کہ شاید اشفاق منع کر دے لیکن اس کی یہ امید بھی بری طرح ٹوٹی تھی۔

وہ واپس اپنے کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

****

زینب کی پڑھائی ایک دفعہ پھر بغیر کسی دقت کے شروع ہو گئی۔ام ہانی کو کالج لینے اور چھوڑنے اشفاق خود جاتے تھے۔زینب کے معاملے میں اب وہ بلکل بے نیاز ہو گئے تھے۔پہلے پھر اشفاق کچھ ضروری باتیں زینب سے پوچھ لیا کرتے تھے لیکن اب وہ بھی نہیں پوچھتے تھے۔ان کی بلا سے زینب جیے یا مرے،انہیں کوئی سروکار نہیں تھا۔پہلے وہ زینب کو دیکھ کر اپنی جگہ سے اٹھ جایا کرتے تھے لیکن اب تو اس کو اپنے پاس سے گزرتا دیکھ کر یوں نظر انداز کر دیتے جیسے اس کا وجود ہی نہ ہو۔

www.novelsclubb.com

اتنے سالوں سے اپنے بھائی کی بے رخی سہتے ہوئے بھی زینب خود کو اس سب کا عادی نہیں بنا پائی تھی۔اگر اسے اپنے بھائی کا اسے دیکھ کر اٹھ کر جانا برا

لگتا تھا تو ان کا یوں نظر انداز کرنا اس کو اندر تک زخمی گھول دیتا تھا۔ وہ بعض اوقات سوچتی کیا وہ اتنی بے وقعت ہے کہ کوئی اس کے وجود تک کو نہ مانے۔

زینب نے دو سال دن رات ایک کر کے انٹر پاس کرنے میں لگا دیے۔ اس کی محنت کا پھل اس کے فیڈرل بورڈ میں ٹاپ کر کے ملا۔

جبکہ ام ہانی تین سال سیکینڈ ائیر میں فیل ہونے کے بعد دوبارہ فیل ہو گئی۔ ام ہانی نے اس دفعہ فیل ہونے پر اپنی پڑھائی کو خیر باد کر دیا اور گھر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

زینب اتنی بڑی کامیابی حاصل کر لینے کے بعد اب بی اے کرنا چاہتی تھی لیکن مریم نے اس کے اس مطالبے کو رد کر دیا۔

"اتنا پڑھ کر کیا کر لو گی؟ بعد میں تو یہی چولہا ہانڈی سنبھالنا ہے۔"
مریم کچن میں کھانا پکاتی زینب کو سمجھانے لگی۔

مریم کی باتیں سن کر زینب وقتی طور پر خاموش ہو گئی۔ دوسری طرف مریم اس کو خاموش دیکھ کر مطمئن ہو گئیں کہ زینب کو ان کی بات سمجھ آ گئی ہے۔ ان کا یہ اطمینان اسی وقت ختم ہو گیا جب رات کو برآمدے میں حسن کی موجودگی میں زینب نے اپنا یہ مطالبہ حسن کے سامنے دہرایا۔

www.novelsclubb.com

"اتنا پڑھ لکھ کر تم نے کیا کر لینا ہے؟"

حسن نے زینب سے وہی بات پوچھیں جو دوپہر کو مریم نے پوچھیں تھیں۔

"وہی جو ہر انسان پڑھ لکھ کر کرتا ہے۔"

زینب نے دھیمے مگر متوازن لہجے میں کہا۔

"تمہارے سامنے میں نے نوال کو انٹر کروا کر گھر میں بٹھا دیا ہے، کیا تمہیں بھی نوال کی طرح خاموشی سے میرا فیصلہ نہیں مان لینا چاہیے؟!" حسن نے بظاہر اس سے سوال کیا تھا لیکن زینب جانتی تھی وہ اس سے جواب طلب نہیں کر رہے ہے۔

www.novelsclubb.com

"میں بس آپ سے آگے پڑھنے کا ایک مطالبہ کر رہی ہوں۔ میں نے ٹاپ کیا ہے اور میں ایک اچھی اسٹوڈنٹ ہوں۔ مجھے نہیں لگتا کہ مجھے اپنے آپ کو یوں گھر میں بیٹھ کر ضائع کرنا چاہیے۔" زینب آنکھیں نیچے کیے اپنا نظریہ سمجھانے کی پوری سعی کر رہی تھی۔

"میں تمہیں یونیورسٹی نہیں بھیجوں گا!" زینب کو سمجھ آگئی کہ ان کو کس بات پر اعتراض تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ فکر نہ کریں میں اپنے کالج سے بی اے کر لوں گی۔" وہ یونیورسٹی جا کر پڑھنا چاہتی تھی لیکن اس نے اپنے آپ کو تھوڑا کم لینے پر راضی کر لیا۔

"اور فیس وہ تو اور بھی مہنگی ہو گی؟!" اس بار اعتراض مریم نے کیا تھا۔ انہیں پہلے ہی یہ فکر کھائے جا رہی تھی کہ انہیں تینوں لڑکیوں کا جہیز خود بنانا تھا۔ اس پر زینب کا یہ نیا خرچہ آ گیا تھا۔

"نہیں چچی فیس نہیں دینی پڑے گی بلکہ وہ لوگ مجھے اسکالر شپ دے گے۔" زینب نے کچھ چہکتے ہوئے بتایا۔

"ہمم! اگر تم اپنی ان باتوں پر قائم رہو گی تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" حسن نے سوچتے ہوئے کہا۔ زینب کا چہرہ کھل اٹھا۔

اس ساری گفتگو میں پہلی بار اشفاق نے حسن کو حیرت سے دیکھا۔ آخر وہ ایسے زینب کو آگے پڑھنے کی اجازت کیسے دے سکتے تھے۔ انہوں نے پہلے حسن کو دیکھا اور پھر ان کے سامنے کھڑی زینب کو دیکھا۔ زینب کا چہرہ کھلے ہوئے گلاب کی طرح لگ رہا تھا۔ لیکن اشفاق کو اس کی مسکراہٹ بہت بری لگی۔

اشفاق ایک حرف بھی بولے بنا اٹھ کر چلے گئے۔ زینب نے انہیں جاتے ہوئے دیکھا۔ اس نے ایک جھلک میں اشفاق کے چہرے پر پھیلی ناگواری دیکھ لی تھی۔ زینب نے نظر انداز کر دیا۔ وہ اپنی خوشی کو خراب نہیں کرنا چاہتی تھی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

زینب کو اس رات بلکل بھی نیند نہیں آئی۔ وہ پوری رات چہکتے ہوئے چاند اور جگمگاتے ستاروں کی تصویریں کھینچنے میں مگن رہی۔ اپنے کیمرے کے لینز کو صاف کرنے سے مختلف زاویوں سے فوٹو لینے تک وہ بس اپنے بی اے کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ ان دو سالوں میں یہ کریں گی، کیا کیا ہو گا، کتنا مزا آئے گا، جس دن اسے بی اے کی ڈگری ملے گی وہ اتنا خوش ہو گی۔

وہ اپنی رو میں سوچے جا رہی تھی جبکہ دوسری طرف قسمت نے اس کے لیے کچھ اور سوچا ہوا تھا اور ہوتا وہی ہے جو قسمت نے سوچا ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

****

"آپ سچ کہہ رہیں ہے!"

یہ آواز زینب کے کمرے میں موجود شایان کی تھی۔وہ سنگل صوفے پر بیٹھا تھا جبکہ زینب اس کے ساتھ رکھے ڈبل صوفے پر بیٹھی تھی۔ان دونوں کے ہاتھ میں لال رنگ کے مگ تھے جس میں گرم گرم چائے تھی۔

www.novelsclubb.com

شایان آفس سے آنے کے بعد اکثر رات کے وقت اپنی ماں کے پاس بیٹھ کر چائے پیتا تھا اور دونوں ایک دوسرے سے باتیں کیا کرتے تھے۔

ابھی کچھ دیر پہلے زینب نے اسے نوال کی آمد اور آنے کا مقصد بیان کیا تھا۔

شایان زینب کی باتیں سن کر پھولے نہیں سما رہا تھا۔پہلے تو اسے زینب کی باتیں مذاق لگی لیکن زینب مذاق نہیں کرتیں تھیں۔وہ اس بات سے بھی واقف تھا۔

"آپ کہنا چاہ رہی ہے کہ نوال ممانی آپ سے میری اور عالیہ کے رشتہ کی بات کر کے گئیں ہیں!؟"

www.novelsclubb.com

ساری باتیں سن لینے کے بعد بھی شایان نے ایک دفعہ دوبارہ تصدیق کروانا چاہا۔ زینب نے سنجیدگی سے شایان کا چہرہ دیکھ کر سر اثبات میں ہلایا شایان کے بہرے پر خوشی کے مارے ایک رنگ آرہا تھا تو دوسرا جارہا تھا۔

"اوہ مائی گاڈ!"

شایان نے اپنی چائے سامنے پڑی میز پر رکھ دی۔ اسے یقین آنے کے لیے کچھ وقت درکار تھا۔ شایان خوشی سے اپنے ہاتھ کبھی چہرے پر پھیر رہا تھا تو کبھی بالوں پر۔ اس کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوتی جارہی تھی۔

ایسے میں نمرہ بھی کمرے میں داخل ہوئی۔وہ کسی کام سے اپنی ماں کے پاس آئی تھی پر شایان کو یوں مسکراتا ہوا دیکھ کر وہ شایان کی جانب متوجہ ہو گئی۔

"کیا ہوا بھائی، آپ اتنا خوش کیوں ہے؟"نمرہ نے اپنے بھائی کے چہرے کو دیکھا جو فرط جذبات سے لال ہو رہا تھا۔

"بات ہی خوشی کی ہے!"شایان کی بجائے زینب نے جواب دیا۔ان کے سنجیدہ چہرے پر ایک مسکراہٹ پھیلی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپ لوگ سسپینس کیوں ڈال رہے ہے، صاف صاف بتائے آخر ہوا کیا ہے؟"

نمرہ نے باری باری ان دونوں کے چہرے کو دیکھا۔

"آج نوال بھابھی آئیں تھیں۔شایان اور عالیہ کے رشتے کی بات کرنے!"زینب نے اسے مختصر الفاظ میں بتایا۔

نمرہ کے تاثرات ایک دم سیدھے ہو گئے۔اس نے باری باری سب کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا!"نمرہ بس ایک لفظ کہہ کر زبردستی مسکرائی۔

وہ بغیر کچھ کہے کمرے سے باہر چلی گئی۔ شایان تو ابھی ساتویں آسمان پر تھا اس نے نمرہ کے جانے پر غور نہیں کیا لیکن زینب نے غور کیا تھا لیکن ابھی اس بارے میں بات کرنا مناسب نہیں سمجھا۔

شایان صوفے پر سے اٹھا اور اپنی ماں کے قدموں میں بیٹھ گیا۔ اس نے زینب کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھ میں لیا اور بے حد جذباتی انداز میں بولا۔

"آپ نہیں جانتی، آپ نے میرے لیے کیا کیا ہے! میں ساری عمر آپ کا احسان مند رہوں گا۔ آپ صبح انہیں کال کر کے میری طرف سے ہاں کر دیجیے گا۔"

زینب کو اپنے بیٹے پر پیار آیا۔ زینب نے شفقت سے شایان کے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔

"اللہ تم دونوں کے نصیب اچھے کرے!" زینب نے دعا دی۔ شایان نے اپنی ماں کے ہاتھوں کو چوما اور عقیدت سے اپنی آنکھوں سے لگا لیا۔ اسے آج تک اپنی ماں پر اتنا پیار نہیں آیا تھا۔

دوسری طرف نمرہ اپنے کمرے میں چکر کاٹنے لگی۔ اسے بے اختیار عالیہ کا خیال آیا۔ اس نے فوراً اپنا موبائل پکڑا اور عالیہ کا نمبر ڈائل کیا۔ پہلی دو دفعہ تو کال کا جواب نہیں دیا گیا مگر تیسری دفعہ کال اٹھا لی گئی۔

****

*

عالیہ اشفاق اور نوال کی بات سن لینے کے بعد واپسی کا راستہ طے کر رہی تھی۔ وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی شکستہ حالت میں اپنے کمرے کے پاس پہنچی تو اسے اپنے موبائل کی رنگ ٹون سنائی دی۔

وہ اندر آئی اور اپنا موبائل پکڑا لیکن اس کا موبائل بجتے بجتے بند ہو چکا تھا۔ اس نے دیکھا تو نمرہ کی دو مسڈ کال آئی تھی۔ عالیہ نے نمرہ کو کال کرنا چاہی لیکن اس سے پہلے نمرہ نے خود کال کر دی۔

"یہ ابھی مجھے ماما کیا بتایا ہے؟ نوال ممانی ہمارے گھر آئیں تھیں اور تمہارے رشتے کی بات کر کے گئی ہے۔ تم نے بتانے کی بھی زحمت نہیں کی!"

اس نے سلام دعا کے بغیر ڈائریکٹ کام کی بات کی۔ نمرہ کا لہجہ تیکھا تھا۔

"مجھے خود یہ بات گھر آ کر پتا چلی ہے!"

www.novelsclubb.com

"اب تم کیا کرو گی؟" نمرہ نے فوراً پوچھا۔

"میں کیا کر سکتی ہوں؟" عالیہ نے تھکے ہوئے لہجے میں نمرہ سے پوچھا۔

"ماموں، ممانی سے بات کرو، انہیں بتاؤ کہ تم اس رشتے سے ناخوش ہو!"

عالیہ اس کی بات سن کر تھکا تھکا سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"تم اچھے سے جانتی ہو کہ اماں بابا کس مزاج کے ہے۔ انہیں ہر بات پر اپنا کنٹرول چاہیے۔ اماں بابا کی سوچ پرانی ہے۔ وہ لڑکیوں کا یوں اپنی شادی کی بات اپنے منہ سے کہنے کو اچھا نہیں سمجھتے ہے۔ اگر میں نے اپنے حق کے لیے آواز اٹھائی

تو اماں بابا ضد میں آجائے گے۔ میرے بات کرنے سے معاملات سلجھنے کی بجائے مزید الجھ جائے گے۔ میں ان کے سامنے آواز نہیں اٹھا سکتی ہوں۔ مجھ میں کم از کم اتنا حوصلہ نہین ہے۔"

"اس کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ تم اپنی ساری زندگی ایک ایسے شخص کے ساتھ گزار لو جسے تم پسند نہیں کرتی ہو!" نمرہ بری طرح جھنجھلائی۔ "تم ایک دفعہ ممانی سے بات تو کرو یار! اس طرح نہ کرو میں تمہیں یوں سلینڈر کرنے نہیں دوں گی!"

www.novelsclubb.com

عالیہ جانتی تھی کہ نمرہ کو اس کی کتنی فکر تھی۔ عالیہ کی خاطر وہ اپنے بھائی کی خوشی میں خوش نہیں ہو پا رہی تھی۔

"اماں سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔وہ کسی صورت نہیں مانے گی اور بابا کو تو تم جانتی ہو انہیں پتہ چلا کہ میں شایان سے شادی نہیں کرنا چاہتی ہوں تو وہ اگلے دن ہی شایان سے میرا نکاح کروادے گے!"

عالیہ کی باتیں سن کر نمرہ خاموش ہو گئی۔وہ جانتی تھی کہ عالیہ کی باتیں بلکل درست ہے۔نوال اور اشفاق کی پرانی سوچ کے بارے میں پورا خاندان جانتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تو اب تم کیا کرو گی؟"نمرہ نے دوبارہ وہی سوال کیا لیکن اس دفعہ لہجہ دھیما تھا۔

"میں کیا کر سکتی ہوں!" عالیہ نے بھی وہی جواب دیا۔اس دفعہ بے بسی صاف جھلکی۔

"کر تو تم بہت کچھ سکتی ہو!" نمرہ کی معنی خیز لہجے میں کہی بات عالیہ کو لمحے میں سمجھ آ گئی۔

"میں ایسا کچھ نہیں کروں گی!" عالیہ نے دو ٹوک لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری مرضی ہے لیکن یہ یاد رکھنا کہ یہ زبردستی کی شادی تمہارے ساتھ ساتھ میرے بھائی کی زندگی کو بھی خراب کر ڈالے گی جو میں ہرگز ہونے نہیں دوں گی۔" یہ کہہ کر نمرہ نے کال کاٹ دی۔

****

کچن میں عزاہ چائے پکا رہی تھی۔ عیسیٰ نے کچھ دیر پہلے اس کے کمرے میں آ کر چائے کا مطالبہ کیا تھا۔ چائے کو ٹرے میں پکڑ کر وہ اوپر جا رہی تھی کہ اس کے کانوں میں نوال کی آواز سنائی دی۔

آواز ڈرائنگ روم سے آ رہی تھی۔ عزاہ نے کسی خیال کے تحت ڈرائنگ روم میں جھانکا تو اسے نوال صوفے پر بیٹھی دکھائی دی۔ نوال کی عزاہ کی جانب پشت تھی۔ ان کے ہاتھ میں موبائل تھا۔ عزاہ ایک سیکنڈ میں جان گئی کہ اس کی ماں ہانی خالہ سے بات کر رہی ہے۔

دوسری طرف نوال اپنی بہن کو خوش خبری سنا رہی تھی۔ نوال اشفاق کی نیم رضا مندی پر بہت خوش تھی۔ نوال کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اشفاق شایان کے لیے اتنی جلدی مان جائیں گے۔ اشفاق کی بات سن لینے کے بعد نوال کا دل چاہا کہ وہ اسی وقت کسی کو یہ بات بتائیں اور ام ہانی ایک بیسٹ آپشن ہے۔

www.novelsclubb.com

"ام ہانی تم یقین نہیں کرو گی میں نے تو سوچا بھی نہیں تھا کہ تمہارے بھائی اتنی جلدی شایان کے لیے رضامند ہو جائے گے۔مجھے ڈر تھا کہ کہیں میں نے جلد بازی میں کچھ غلط تو نہیں کر دیا۔"

نوال کچھ دیر کے لیے رکی اور دوسری طرف سے بات سننے لگی۔

"نہیں میں نہیں جانتی کہ وہ یہ سن کر کس طرح کا رد عمل دے گے کہ میں نے خود زینب سے رشتے کی بات کی تھی لیکن اتنا تو میں جانتی ہوں وہ مجھ سے بہت بری طرح خفا ہو گے۔"

www.novelsclubb.com

دوبارہ وہ کچھ دیر کے لیے خاموش ہوئی۔

"تم فکر نہ کرو میں نے زینب سے بات کر لی ہے۔ وہ یہ بات اشفاق کے سامنے نہیں کرے گی۔"

"بس میں تو اب شکرانے کے نفل پڑھوں گی۔ عالیہ کے فرض سے ت ابو میں سبکدوش ہوئی۔"

نوال ابھی بھی کچھ کہہ رہی تھی لیکن عزاہ کو ان باتوں میں دلچسپی نہیں تھی۔ اس کو جو جاننا تھا وہ جان گئی تھی۔ شایان کو عزاہ سے چھین لیا گیا تھا۔ نوال کی باتوں میں اس نے یہی بات اخذ کی تھی اور یہی اس کے لیے سب سے زیادہ تکلیف کا باعث تھی۔ اس کے اندر یکدم کچھ بھڑکا۔

****

رات گہری ہو چکی تھی لیکن نیند سب کی آنکھوں سے غائب تھی۔

سب اپنے مستقبل کا لائحہ عمل طے کر رہے تھے۔

نوال اور اشفاق بستر پر لیٹے اپنی اپنی سوچوں میں گم تھے۔ دونوں کی ایک دوسرے کی جانب پشت تھی۔ اشفاق ان لمحات کے بارے میں سوچ رہے تھے جب نوال نے شایان کے رشتے کے بارے میں بتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

اشفاق شایان سے بہت متاثر تھے۔شایان بڑی مہارت سے کاروباری معاملات کو سنبھالتا تھا۔اس نے تھوڑے عرصے میں اپنی کمپنی کی ریپوٹیشن بہت اچھی کرلی تھی۔شایان کی تعریفیں بہت سی بڑی فرم کے مالکان بھی کرتے تھے۔ وہ واقعی میں سلجھا ہوا اور ایک اچھا انسان تھا۔

لیکن مسئلہ یہ تھا کہ زینب کا بیٹا تھا۔اس زینب کا بیٹا جس سے اشفاق ساری عمر نفرت کرتے آئے ہے۔زینب کا ان کی بہن ہونا اشفاق کے لیے ایک ذلیل ہونے کا مقام تھا۔اب وہ اسے اپنی بیٹی دے کر سر پر نہیں چڑھا سکتے تھے۔ انہوں نے نوال کو منع کرنے کا سوچا تھا کہ اچانک انہیں خیال آیا۔

www.novelsclubb.com

وہ شایان کو شیشے پر اتار کر اسے کسی طرح زینب سے دور کر سکتے تھے۔ وہ ایسا کر سکتے تھے۔ شادی کے بعد اشفاق کے پاس ہزاروں طریقے تھے جس سے وہ زینب کو سبق سیکھا سکتے تھے۔ اشفاق کی نفرت نے ان سے فیصلہ کروالیا۔

اشفاق نے ڈھکے چھپے الفاظ میں نوال کو ہاں کہہ دیا تھا لیکن انہوں نے نوال کو سختی سے تاکید بھی کر دی تھی کہ زینب کو یہاں ان کے گھر بلائے تاکہ وہ خود اشفاق سے رشتے کی بات کریں۔ پھر جا کر وہ زینب کو ہاں کا جواب دے گے۔ اس طرح ان کی ان کی تسکین ہو گی۔

www.novelsclubb.com

اشفاق برسوں اس نفرت کی آگ میں جلتے آئے ہے۔ اتنے سال گزر جانے کے باوجود اشفاق ابھی تک وہی چھوٹے سے بچے تھے جو ماں باپ کے مرنے کا الزام زینب پر لگاتے تھے۔ ان کو اپنا فیصلہ اس وقت بہت اچھا لگا۔

دوسری طرف نوال زینب اور اس کے بچوں کی دو تین دن میں دعوت کرنے کا سوچ رہی تھی۔انہیں کیا پکانا تھا اور دعوت کے دیگر انتظامات، وہ ابھی سے پلاننگ کرنے لگ گئی تھیں۔ان کو شادی کے اخراجات کی بھی پریشانی لاحق تھی۔ نوال اخراجات کو گن رہی تھی۔ان کے پاس کچھ پیسے موجود تھے جو زیادہ نہیں تو ایک حد تک کام آ سکتے تھے۔کچھ رقم اشفاق کے پاس بھی محفوظ ہو گی لیکن پھر بھی یہ سب ملا کر اتنی رقم نہیں بن پائے گی کہ یہ شادی کے لیے کافی ہو،انہیں کہیں سے ادھار بھی لینا پڑے گا۔ان کی رات مستقبل کی فکر کرتے گزر گئی۔

www.novelsclubb.com

****

عالیہ اپنے کمرے میں چت لیٹی تھی۔ کمرے کی ساری لائیٹس بند تھی مآسوائے ٹیبل لیمپ کے۔ ٹیبل لیمپ کی روشنی کمرے میں پھیلے اندھیرے کو کم کرنے کی پرزور کوشش کر رہا تھا۔

عالیہ اوپر کی جانب دیکھتی ہوئی اپنے آگے کا مستقبل سوچ رہی تھی۔ اس نے اپنے آپ کو اپنی ماں کی جگہ پر رکھ دیا اور شایان کو اپنے باپ کی جگہ پر۔

اس نے ہر اس جگہ اپنے آپ کو کھڑا پایا جہاں وہ نوال کو دیکھتی آئی تھی۔ وہ محکوم تھی اور شایان حاکم تھا۔ وہ جو کہے گا اسے باتیں ماننی پڑے گی۔ اس پر غصہ کریں گا تو خاموشی سے سننا پڑے گا اور ہر وہ چیز جو اس کی ماں نے کری ہے

مستقبل میں وہ بھی وہی سب کرتی دکھائی دے گی۔ شایان سے شادی کرنے کا مطلب اپنی مرضی مکمل طور پر ختم کر دینا تھا۔

عالیہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اس نے کوئی حل دوبارہ ڈھونڈنے کی تلاش کی لیکن کچھ نہ ملا۔ عالیہ کی سنہری آنکھوں میں ایک منظر چھایا جو وہ حل کی تلاش میں آج بار بار دیکھ رہی تھی۔

وہ بیڈ پر سے بینچ پر بیٹھ چکی تھی اور اس کے کمرے کی در و دیوار کلاس روم کی دیواروں میں تبدیل ہو گئی تھی۔ اس کے سامنے بینچ پر نمرہ بیٹھی تھی۔

"میرے پاس ویسے ایک حل ہے!" نمرہ نے کچھ سوچتے ہوئے کہا۔

عالیہ نے اس کی طرف دیکھا۔

"اگر ماموں ممانی تمہاری شادی زبردستی شایان بھائی سے کروائے تو تم آریان کو ساری صورتحال بتا کر اس سے مدد لے لینا!"

عالیہ اس سے کسی اچھے مشورے کے بارے میں سوچ رہی تھی لیکن نمرہ کی ایسے تکی بات سن کر اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا بکواس کر رہی ہو تم؟ تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا!"

عالیہ کو ایک دم طیش آیا۔عالیہ کو طیش میں آتا دیکھ کر نمرہ گڑبڑا گئی۔

"دیکھو! میں تو ایک مشورہ دے رہی ہوں۔ویسے بھی ابھی کون سی تمہاری شادی شایان بھائی کے ساتھ ہو رہی ہے۔"نمرہ کی باتیں سن کر بھی عالیہ اسے گھورتی رہی۔

"اب تم مجھے اس طرح نہیں دیکھو۔میرا مشورہ اتنا بھی برا نہیں ہے جتنا تم سمجھ رہی ہو۔آریان مجھے اچھا انسان لگا ہے۔وہ تمہاری مدد کر سکتا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔"

www.novelsclubb.com

نمرہ کی بات عالیہ نے کاٹی۔

"تم دوبارہ یہی بات کر رہی ہو!"

"اچھا نہیں کرتی یہ بات، خوش!" نمرہ چپ ہو گئی۔

"ہاں! بہت زیادہ! آئندہ کے بعد اب میں تمہارے منہ سے آریان کا نام بھی نہ سنوں۔ کبھی سوچ سمجھ کر بھی انسان بول سکتا ہے۔۔۔۔۔۔" اس کے بعد عالیہ بہت دیر تک نمرہ کو سناتی رہی۔

www.novelsclubb.com

منظر آنکھوں سے تحلیل ہوا اور عالیہ اپنے حال میں آ گئی۔اس کو کیا کرنا چاہیے تھا۔وہ کچھ بھی سوچ نہیں پا رہی تھی۔اس کو کیا کرنا چاہیے، کیا کرے وہ،اس کا ذہن بار بار نمرہ کے مشورے پر جا رہا تھا۔

بالآخر عالیہ نے نمرہ کے بے تکے مشورے پر توجہ دے ہی دی۔آریان واقعی میں ایک اچھا انسان ہے۔اس نے اس کی دو دفعہ مدد کی تھی۔وہ اس سے کسی بھی طرح کی مدد مانگتی تو وہ شاید اس کی مدد کر دیتا لیکن اس نے آریان اور اپنی آخری ملاقات میں اس سے ملنے سے صاف صاف انکار کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اب وہ اس طرح آریان سے مدد مانگتی اچھی نہیں لگے گی۔اس کو ایک دم بے چینی ہو گئی۔وہ کیا کرے۔

اس نے اسی حالت میں ایک فیصلہ لیا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا لیکن اس کے پاس کوئی چارہ نہیں تھا۔کم از کم وہ شایان کی غلامی میں اپنی زندگی برباد نہیں کر سکتی تھی۔

اس نے موبائل اٹھایا اور اس کی اسکرین پر تیزی رفتاری سے انگلیاں دبانے لگی۔وہ کال لاگ پر آئی اور اس نے آریان کے نمبر کے ساتھ تین ڈاٹس پر انگلی رکھی۔موبائل کی آسکرین پر ایک مینیو کھلا۔اس میں بہت سے آپشنز تھے جن میں سے ایک unblock کا تھا۔اس نے آپشن پر کلک کر دیا۔آریان کا نمبر ان بلاک ہو چکا تھا۔

اس نے موبائل واپس رکھ دیا۔اس نے آریان کو ان بلاک کر دیا تھا لیکن وہ ابھی آریان کو کال نہیں کر سکتی تھی۔ابھی اسے اپنے ایک مخلص انسان سے مشورہ کرنا تھا کہ اس نے جو کیا ہے کیا وہ صحیح ہے۔اور کیا مجھے اس مخلص انسان کے بارے میں بتانے کی ضرورت ہے؟

عالیہ بیڈ پر لیٹ گئی۔اسے اپنا فیصلہ کچھ جلد بازی کا لگا لیکن اس کے علاوہ وہ اور کیا کر سکتی تھی؟

www.novelsclubb.com

****

عزاہ کے کمرے کی لائٹس چل رہی تھی لیکن عزاہ کمرے میں موجود نہیں تھی۔اس کے کمرے میں شاور چلنے کی آواز صاف سنائی دے رہی تھی۔اگر اس کے کمرے میں موجود واش روم کی طرف نگاہ ڈالو تو باتھ روم کا دروازہ کھلا ہوا ملے گا۔چوری چھپے اس کے باتھ روم کے اندر آؤ تو بلو کلر کی ٹائلز کا باتھ روم اس وقت سوگوار دکھائی دے رہا تھا۔

باتھ روم میں شاور چلنے کے ساتھ ساتھ سسکیاں بھی ابھر رہی تھی۔ اگر اس جگہ پر جاؤ جہاں شاور لگا تھا تو تمہیں ایک سنہری آنکھوں والی لڑکی لباس پہنے شاور میں بھیگتی دکھائی دے گی۔اس کے سیاہ بال جو جوڑے کی شکل میں بندھے ہوئے تھے اب لٹوں کی صورت میں کمر، چہرے اور گردن سے لپٹ گئے تھے۔اس کے کپڑے شاور کی بوندوں سے بھیگ بھیگ کر اس کے بدن سے چپک گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

عزاہ اس سب سے بے پروا بیٹھی تھی۔اس کی آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے جو پانی کی بوندوں میں گم ہو رہے تھے۔ کبھی کبھی حلق سے گھٹی گھٹی سسکیاں بھی بر آمد ہو جاتی تھی۔

عزاہ نے جب سے نوال کی بات سنی تھی تب سے اس کو اپنا وجود کسی اندیکھی آگ میں جلتا محسوس ہو رہا تھا۔اس کو گھٹن محسوس ہو رہی تھی۔وہ اپنے کمرے میں آئی تو اسے کسی پل چین نہیں مل رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اسی بے چینی کے عالم میں واش روم کی جانب بڑھ گئی اور شاور کے نیچے آ کھڑی ہوئی۔اس نے شاور کا نل ایک دم چلا دیا۔شاور سے پانی فوار کی

صورت میں برسنے لگا۔اس کو اپنا وجود آہستہ آہستہ گیلا ہوتا محسوس ہوا لیکن اندر کی آگ ہنوز جل رہی تھی۔وہ دھیرے دھیرے واش روم کے فرش پر بیٹھ گئی۔

عزاہ نے کم عمری میں محبت کی تھی۔اس کو شایان سے محبت تھی لیکن اس نے اس محبت کا اقرار کسی کے سامنے نہیں کیا تھا، شایان کے سامنے بھی نہیں۔ اس نے سب سے چھپا کر اپنی محبت کو پراون کیا تھا اور اب یہی محبت اس کے لیے ناسور ثابت ہونے والی تھی۔

عزاہ کو اس وقت ہر چیز سے نفرت محسوس ہوئی۔اسے اپنی ماں پر بھی غصہ تھا کہ وہ کیسے اس کے حصے کی خوشیاں عالیہ کی جھولی میں ڈال سکتی ہیں۔اس کی ماں کو پیار صرف عالیہ سے تھا اس لیے عالیہ کو بن مانگے شایان دے دیا گیا اور عزاہ کو کیا دیا گیا؟ کچھ بھی نہیں۔

اس نے تو شایان کو ہر وقت مانگا تھا، نمازوں میں، عبادت میں، جب جب اسے کہا جاتا کہ اپنے لیے دعا مانگو تو وہ شایان کو مانگتی تھی۔اس نے جب جب ہاتھ اٹھائیں تھے اس نے شایان کا ساتھ مانگا تھا جیسے یہ دعا اس کی دعاؤں کا لازم جزو ہو۔

عزاہ نے ایک دفعہ پھر دعا مانگنا چاہی۔ کیا پتہ یہی گھڑی قبولیت کی ہو۔

"پلیز اللہ مجھے وہ دے دے! وہ جیسا بھی ہے، مجھے وہ ہر حال میں قبول ہے۔اگر وہ میرے حق میں بہتر نہیں بھی ہے تو بھی مجھے وہی دے۔"

عزاہ نے ایک ضدی بچے کی طرح دعا مانگی اور دوبارہ آنسو بہانے لگی۔

جب اسے کچھ ہوش آیا تو اس نے شاور بند کر دیا اور خالی الذہن کپڑے چینج کر کے باہر آ گئی۔ سنہری آنکھوں میں تیرتا پانی اب بہتے بہتے خشک ہو چکا تھا۔ عزاہ نے اپنے بالوں میں سفید رنگ کا ٹاول باندھا ہوا تھا جس پر گلابی رنگ کی دھاریاں تھی۔ اس نے بالوں سے سارا پانی نچوڑا۔ اس نے ٹاول صوفے پر پھینک دیا اور ہیئر برش سے اپنے بال سلجھانے لگی۔

عزاہ کا چہرہ کھنڈر کی طرح ویران دکھائی دیتا تھا۔ اس کے اندر طوفان آ جانے کے بعد ایک طویل سناٹا پھیل چکا تھا۔ عزاہ کچھ بھی نہیں کر سکتی تھی۔ وہ کرتی بھی کیا؟

کسی سے اس متعلق بات نہیں کر سکتی تھی۔اس کے پاس صرف اور صرف ایک راستہ تھا۔

اور وہ تھا خاموشی کا۔

جو اس نے خاموشی سے اختیار کر لیا۔

www.novelsclubb.com

****

جائی یانہ اپنے کمرے میں موجود کھڑکی سے باہر کی جانب دیکھ رہی تھی۔ گلی بلکل سنسان تھی۔ سب لوگ سو چکے تھے۔ اسلام آباد اپنے جلدی سونے اور جلدی اٹھنے کی وجہ سے نوجوانوں کو خاصا بور لگتا ہے۔

جائی یانہ بظاہر گلی کو دیکھ رہی تھی مگر اس کے ذہن میں زید کی باتیں گردش کر رہی تھی۔ وہ اس وقت زید کی باتوں کو سمجھ نہیں پائی تھی لیکن اب ان باتوں پر غور کر رہی تھی۔

"آپ کی بات نے مجھے مایوس کیا کہ اب آپ یونیورسٹی نہیں آئیں گی۔ مجھے نہیں لگتا تھا کہ آپ آفتاب یا کسی بھی ایسے شخص سے ڈر کر گھر میں چھپ کر بیٹھے گی لیکن آپ نے بھی ویسا ہی کیا جیسے سب کرتے ہے۔ آپ ڈر گئی ہے اور اپنے ڈر کی غلام بن رہی ہے۔"

جائی یانہ مزید اداس ہوئی۔

"آپ اس بات پر اپنی انرجی ویسٹ نہ کریں کہ آپ لڑکا ہے یا لڑکی۔اس بات کے بارے میں سوچے کہ آپ اس مسئلے کو کس طرح حل کریں گی۔آپ کے پاس اگر مسئلہ ہے تو یقین کریں کہیں نا کہیں حل بھی ضرور چھپا ہو گا۔آپ کو بس اسے ڈھونڈنے کی ضرورت ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے سوچنا چاہا لیکن جائی یانہ کو کچھ سمجھ نہ آیا۔وہ آخر کیا کرتی۔اس کے مسئلے میں تو بس مسئلے ہی مسئلے تھا۔حل تو دور دور تک دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"آپ کو جائی یانہ بن کر اس مسئلے کا حل نکالنا ہے۔یہ سوچنا چھوڑ دے کہ آپ ایک لڑکی ہے بلکہ یہ سوچے کہ آپ جائی یانہ ہے اور سوچے جائی یانہ اپنے زندگی کے مسئلوں کو کس طرح حل کرتی ہے آپ بھی اس مسئلے کو اسی انداز میں حل کرے۔"

جائی یانہ سوچنے لگی آخر جائی یانہ ہوتی تو کیا کرتی۔اب کی بار اس نے اپنا فوکس اس بات پر نہیں لگایا کہ وہ کیا کرتی بلکہ اس نے اس بات پر زور دیا کہ جائی یانہ کیا کرتی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر کی طویل سوچ کے بعد جائی یانہ کو کچھ سوجھا۔اس کی بھوری آنکھیں چمک اٹھی۔اس کا دماغ اب انتہائی تیزی سے کام کرنے لگا۔ تھوڑی ہی دیر میں اس کا ایک خیال ایک پلان کی صورت میں تبدیل ہو گیا تھا۔

اس نے پورا پلان بنا لینے کے بعد ایک آخری دفعہ اس پلان پر نظریں ثانی کی۔ پھر اس نے یہ فیصلہ لے لیا کہ وہ اسی پلان پر عمل کریں گی۔

اس کا پیپر پرسوں تھا۔ کل اس کی چھٹی تھی۔اپنے پلان پر اسے پرسوں کام کرنا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ پر لیٹ گئی۔اسے خدشات بھی تھے کہ اگر یہ پلان بگڑا تو بہت کچھ خراب ہو جائے گا لیکن اب اس کے پاس کوئی چوائس نہیں تھی۔اب وقت آ گیا تھا کہ ان درندوں کو سبق سکھایا جائے جو انسان کے بھیس میں معاشرے میں معزز بنے ہوئے ہے۔

****

www.novelsclubb.com

زینب کالج سے گھر جا رہی تھی۔اس کے بی اے کی کلاسز کو شروع ہوئے تقریباً ایک مہینہ ہو چکا تھا۔اب زینب اکیلے آیا کرتی تھی۔ام ہانی اور محلے کی دوسری لڑکیوں نے اپنی پڑھائی چھوڑ دی تھی۔

زینب اپنے چہرے کو چادر سے چھپائے جا رہی تھی کہ اسے سامنے سے ایک لڑکا آتا دکھائی دیا۔

زینب اس لڑکے کو جانتی تھی۔یہ لڑکا ان کے پڑوس میں رہتا تھا۔ان کے گھر اور اس لڑکے کے گھر کی دیواریں ملی ہوئی تھی۔زینب کو یہ لڑکا بلکل بھی صحیح نہیں لگتا تھا۔لڑکا زینب کو دیکھ کر مسکرایا۔زینب لڑکے کو نظر انداز کر کے آگے کی طرف چلتی گئی۔

زینب جلد از جلد اپنی گلی میں پہنچنا چاہتی تھی کیونکہ گلی میں وہ لڑکا اس کے ساتھ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ لڑکا کچھ دنوں سے اسے دیکھ کر یونہی معنی خیز انداز میں مسکرا رہا تھا۔ زینب خاموشی سے گردن جھکائے چلی جاتی تھی لیکن آج اپنے محلے میں آجانے کے باوجود اس نے زینب کا پیچھا نہیں چھوڑا بلکہ یونہی مسکراتا ہوا اس کے پیچھے آتا رہا۔

زینب کے صحیح معنوں میں پسینے چھوٹ گئے۔ اگر حسن یا اشفاق اس لڑکے کو زینب کا پیچھا کرتا دیکھ لیتے تو آج قیامت برپا ہو جاتی۔

www.novelsclubb.com

وہ پہلے سے تیز قدم اٹھاتی اپنے گھر تک پہنچی اور دروازہ بند کر دیا۔اس کے چہرے کا رنگ فق ہوا ہوا تھا۔اسے یہ پریشانی لاحق ہوئی کہ اگر محلے میں سے کسی نے اس لڑکے کو یوں اس کا پیچھا کرتے دیکھا ہو گا تو اس کے بارے میں کیا سوچا ہو گا۔

زینب دروازے سے لپٹی اسی بارے میں سوچ رہی تھی کہ اسے ام ہانی کی آواز سنائی دی۔

"راستے میں تم نے کیا کسی جن بھوت کو دیکھ لیا تھا؟!"

ام ہانی برآمدے میں کھڑے ہو کر بڑے معنی خیز انداز میں سوال کیا تھا۔ام ہانی کے چہرے میں موجود مسکراہٹ زینب کو بری طرح چبھی۔

"تمہیں کیا مسئلہ ہے؟اپنے کام سے کام رکھا کرو!"

اتنا کہہ کر زینب وہاں سے چلی گئی۔ام ہانی کے چہرے پر ایک کمینی مسکراہٹ سج گئی۔

****

www.novelsclubb.com

آج اشفاق کے سوا گھر میں سب موجود تھے۔جائی یانہ نے آج یونیورسٹی نہیں جانا تھا جبکہ عالیہ اور عزاہ دونوں کا کہیں جانے کو دل نہیں تھا اس لیے دونوں میں سے کوئی بھی یونیورسٹی نہیں گیا تھا۔

صبح کے ناشتے کے بعد نوال نے زینب کو کال کی۔نوال نے جب زینب کو کال کی تھی اس وقت زینب ناشتہ کر رہی تھیں۔ان کے ساتھ شایان بھی بیٹھا تھا۔نوال کی کال آتی دیکھ کر شایان بے چین ہو گیا۔زینب نے ٹشو سے ہاتھ صاف کر کے فون اٹھا کر کال اٹینڈ کر لی۔

"السلام علیکم!"نوال نے سلام کیا۔

"وعلیکم السلام!"زینب نے بھی ان پر سلامتی کی دعا بھیجی۔

"تم نے شایان سے بات کی؟"

نوال کے پوچھنے پر زینب نے اپنے سامنے بیٹھے شایان کو دیکھا جو بڑی بے چینی سے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔

"جی، میں نے شایان سے بات کی ہے۔اسے اس رشتے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔"زینب نے مسکراتے ہوئے کہا پھر انہوں نے پوچھا۔"آپ نے بھائی سے بات کر لی ہے؟"

"ہاں میں نے ان سے بات کر لی ہے ان کا کہنا ہے کہ اس طرح فون کالز پر بات کرنے کی بجائے تمہیں باقاعدہ ہمارے گھر آ کر اشفاق سے عالیہ کا رشتہ مانگنا چاہیے۔"

"اچھا!" زینب نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔ "تو آپ بتا دیں ہم لوگ کس دن آپ کے گھر عالیہ کا ہاتھ مانگنے آئیں؟"

"تمہارا اپنا گھر ہے کسی بھی دن آ جاؤ!" نوال کے کہنے پر زینب سوچ میں پڑ گئیں۔

"یہ ہفتہ تو میرا بہت مصروف ہے۔" زینب نے سوچتے ہوئے خود کلامی کیں۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی اگر آپ برا نہ مانے تو میں آج آ جاؤں۔"

زینب کی بات سن کر جہاں نوال کو شاک لگا تھا وہی شایان کو بھی کرنٹ لگا۔ان دونوں کو یہ توقع نہیں تھی کہ زینب آج اشفاق کے گھر جانے کا بول دیں گی۔

"آج؟"نوال نے تھوڑی بے یقینی سے پوچھا۔

"اگر آج نہیں آ سکتے تو ٹھیک ہے میں اپنے شیڈیول سے ٹائم مینیج کر لوں گی۔"

"نہیں نہیں! کوئی مسئلہ نہیں ہے۔تم آج آ جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

زینب کی بات سن کر نوال فوراً بولیں۔انہیں ڈر لگا کہ کہیں زینب اس بات کا برا نہ مان لیں۔

"آپ ایک دفعہ بھائی سے پوچھ لیں کہیں انہیں میرے آج ان کے گھر آنے پر کوئی مسئلہ نہ ہو۔"

"تمہارے بھائی کو بھلا تمہارے آنے سے کیوں مسئلہ ہو گا! زینب تم کیسی فضول باتیں کرتی ہو!" نوال کی بات نے زینب کو کہیں بہت دور پہنچا دیا۔

"میں شام سات بجے بچوں کے ساتھ گھر آجاؤں گی۔امید کرتی ہوں سب اچھا جائے گا!" اتنا کہہ کر زینب نے کال کاٹ دی۔وہ اس سے زیادہ بات نہیں کر سکتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ہم آج ماموں کے گھر جائیں گے؟" شایان نے حیرت سے پوچھا۔

"ہاں!" زینب نے بس یہی کہا اور اپنے کمرے کی طرف جانیں لگی۔ ان کے ذہن میں ایک تکلیف دہ لہر اٹھی تھی۔ دوسری طرف شایان کے سوالات ختم ہونے کا نام نہیں لے رہے تھے۔

"ماموں کے گھر جانے کی اتنی ساری تیاری کرنی پڑے گی؟ کیا میں آج آفس جاؤں؟ اتنے سارے کام آج کیسے ہو پائے گے۔۔۔" شایان کی چلتی زبان زینب نے بند کروائی۔

www.novelsclubb.com

"بس خاموش!"

شایان زینب کی آواز سن کر واقعی میں خاموش ہو گیا۔

"اگر تم نے ایک بھی سوال کیا تو میں اشفاق بھائی کے گھر نہیں جاؤں گی۔ بھائی کے گھر جانے کے لیے میں نے آج کی تاریخ تمہارے لیے ہی رکھی ہے۔ میں چاہتی ہوں جلد از جلد یہ رشتہ طے ہو جائے اور میرا تم سے کیا وعدہ پورا ہو جائے۔"

وہ کچھ لمحے کے لیے رکی اور خود کو ریلکس کیا۔

www.novelsclubb.com

"نمرہ کو بتا دینا کہ ہم سب نے آج بھائی کے گھر جانا ہے اور تم خود بھی تیار رہنا۔ میں اپنے کمرے میں جا رہی ہوں۔ مجھے کوئی تنگ نہ کریں۔"

یہ کہہ کر زینب رکی نہیں بلکہ کمرے میں چلی گئیں۔ پیچھے شایان سمجھ چکا تھا کہ اس کی ماں اس طرح ری ایکٹ کیوں کر رہی ہے۔

****

اشفاق کے گھر میں دوپہر کے وقت کچن میں معمول سے زیادہ چہل پہل تھی۔ اچانک ایک دعوت کا انتظام انہیں آج کی تاریخ میں کرنا تھا۔ نوال نے زینب سے بات کر لینے کے بعد اشفاق کو بھی کال کر کے زینب کے آج شام گھر آنے کا بتا دیا تھا اور جلدی آنے کی تاکید بھی کر دی تھی۔

نوال ابھی سالن کی بھنائی کر رہی تھیں۔ جائی یانہ چاول چھان رہی تھی۔ اس کا موڈ اب بہت حد تک بہتر تھا۔ وہ سر آفتاب کے خوف سے نکل آئی تھی۔

چاول چھاننے کے بعد انہیں بھگونا تھا پھر جائی یانہ کو ڈرائنگ روم اور ڈائننگ ہال کی صفائی بھی ملازمہ کے ساتھ مل کر کروانی تھی۔ اس کے بعد جا کر اس کے حصے کے کام ختم ہونے تھے۔

عزاہ فروٹ ٹرائفل بنانے کے لیے پھل کاٹ رہی تھی۔ اس کی طبیعت اور دل دونوں خراب تھے مگر وہ پھر بھی یہ سب کر رہی تھی۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ کسی بھی طرح کسی کو شک پڑے کہ عزاہ اس رشتے پر خوش نہیں ہے۔ اس کی سنہری آنکھیں بری طرح سوجی ہوئی تھی۔ اس کو بخار بھی ہو رہا تھا مگر نوال کی مدد کروانے کے لیے وہ ہر وقت تیار رہتی تھی۔

"عزاہ تم فروٹ ٹرائفل بنا کر تھوڑا آرام کر لینا!" نوال نے عزاہ کی حالت دیکھ کر کہا۔

"ہمممم!" عزاہ نے ہنکارا بھرا۔

نوال نے دیگچی میں چمچہ ہلاتے ہوئے ایک نظر جائی یانہ کو دیکھا جو برتن میں رکھے چاولوں کو چھاننے کی بجائے ان پر انگلی پھیر کر J بنا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ تم کیا کر رہی ہو؟!"

نوال کی بات سن کر جائی یانہ ایک دم سیدھی ہو گئی اور چاول چھاننے لگی۔

"آپ نے جو کام کہا ہے وہی تو کر رہی ہوں!"

"یہ کام جلدی ختم کرو ابھی صفائی بھی کرنی ہے۔"

"نسرین نے صبح صفائی کر تو دی تھی، اب دوبارہ کرنے کا کیا فائدہ!" جائی یانہ نے منہ بنا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری پھپھو رشتہ لے کر آ رہی ہے۔ کم از کم ڈرائنگ روم اور ڈائننگ ہال کی تو صفائی دوبارہ ہونی چاہیے۔ تمہاری پھپھو اگر تھوڑی سی بھی مٹی دیکھ لیں گی تو کیا سوچیں گی۔ رشتے کے دوران ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں پر بڑا غور کیا جاتا ہے۔"

نوال کی باتیں سن کر جائی یا نہ بے اختیار بولی۔

"پھر تو ہمیں یقیناً گھر تیزاب سے دھونے کی ضرورت ہے۔"

www.novelsclubb.com

نوال اس کی بات کا مطلب نہیں سمجھ پائی لیکن اس کا یوں کام چھوڑ کر بات کرنا سمجھ میں آ گیا۔

"جائی یانہ میں کہہ رہی ہوں اپنی قینچی جیسی زبان کو منہ میں ڈال لو۔ایسا نہ ہو کہ میرے ہاتھ میں پکڑا ہوا چمچہ تمہارے سر پر لگ رہا ہو۔"

نوال نے اونچی آواز میں کہا تو جائی یانہ منہ بنا کر کام کرنے لگ گئی۔

"یہ سہی ہے چھوٹی بیٹی کا تو کام ہی نظر میں نہیں آتا ہے!" جائی یانہ منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔اس کے بعد سب خاموشی سے اپنا اپنا کام کرتے رہے۔

www.novelsclubb.com

جب جائی یانہ نے چاول کو چھان کر بھگو دیے تو وہ باہر جانے لگی۔نوال نے جائی یانہ کو روک کر کہا۔

"اپنی بڑی بہن کو کہہ دو اگر وہ سمجھتی ہے کہ یوں منہ بنا کر بیٹھ جائے گی اور میں مان جاؤں گی تو ایسا کچھ نہیں ہو گا۔اس سے کہو کہ خاموشی سے شام تک تیار ہو جائے ورنہ میں خود اسے تیار کر دوں گی۔"

جائی یانہ ان کی بات سن کر رکی اور نوال کے چہرے پر دیکھا۔

"آپ میک اپ کریں گی؟" جائی یانہ نے تصدیق کے لیے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں کر لوں گی!" نوال نے ایک عزم سے کہا۔

"نہ کریں اماں! شایان بھائی اور زینب پھپھو آپی کی آنکھوں پر لگا ٹیڑھا آئی لائنر اور پورے منہ پر لگا بلشن دیکھ کر ڈر جائے گے۔" جائی یانہ نے تمسخرانہ انداز میں کہا۔

نوال نے ایک تیز نظر جائی یانہ پر ڈالی۔ جائی یانہ نے اپنی زبان کو اس وقت بند کر کے نکلنے پر عافیت سمجھی۔

****

عالیہ اپنے کمرے میں بند تھی۔ نوال نے عالیہ کو صبح بتا دیا تھا کہ زینب شایان کے لیے اس کا رشتہ لے کر آ رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

"اماں میں ابھی شادی۔۔۔۔۔۔" عالیہ نے کچھ کہنا چاہا لیکن نوال نے اس کی بات کاٹ دی۔

"میں تم سے پوچھ نہیں رہی ہوں بلکہ تمہیں بتا رہی ہوں!" نوال نے دو ٹوک انداز میں کہا اور کچھ سنے بنا کمرے سے باہر نکل گئی۔

اب عالیہ اسی بات پر اپنا احتجاج ریکارڈ کروا رہی تھی۔ عالیہ اچھے سے جانتی تھی کہ ان سب کا کوئی فائدہ نہیں ہے لیکن کوشش کرنے میں کیا حرج ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ پر اوندھے منہ گری ہوئی تھی کہ اچانک دروازے پر زور سے دستک ہوئی۔ عالیہ جانتی تھی ان کے گھر کی کونسی مخلوق اس طرح دروازہ کھٹکھٹاتی ہے۔اس لیے اس نے کوئی جواب نہیں دیا۔

دوسری جانب موجود انسان کو بھی اجازت کی کوئی ضرورت نہیں تھی۔وہ فوراً سے اندر آئی اور عالیہ کے پاس بیٹھ گئی۔

"اتنا تو لڑکیاں رخصتی کے وقت نہیں روتی ہیں جتنا آپ ابھی رشتہ آنے پر رو رہی ہے۔" جائی یانہ نے شوخ لہجے میں کہا۔عالیہ کا دماغ پہلے ہی خراب تھا جائی یانہ مزید خراب کر رہی تھی۔

"اپنی بکواس بند رکھو اور میرے کمرے سے نکل جاؤ۔" عالیہ بہت زور سے دھاڑی لیکن جائی یانہ کے کانوں میں جوں بھی نہیں رینگی۔ وہ ڈھٹائی سے بیٹھی رہی۔

"اماں نے مجھے بھیجا ہے۔ وہ کہہ رہی ہے کہ آپ سوچ رہی ہے آپ کے منہ بنا کر بیٹھنے سے اگر اماں مان جائے گی تو ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ اماں نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ چاہے دن رات ایک ہو جائے، سورج مغرب سے نکل آئے، گرمی کے موسم میں برفباری ہو جائے یہاں تک کہ اگر اماں اپنی بیٹیوں کی قدر بھی کرنے لگ جائے تب بھی وہ اس رشتے سے منع نہیں کریں گی۔" جائی یانہ نے مبالغہ آرائی سے کام لیا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے کچھ نہیں کہا وہ یونہی منہ چھپائے بیٹھی رہی۔ جائی یانہ عالیہ کو یوں لیٹا دیکھ کر سمجھ گئی کہ معاملہ سنجیدہ ہے۔

"آپ کیا سیریس والا احتجاج کر رہی ہے؟" جائی یانہ نے جھک کر عالیہ کا چہرہ دیکھنے کی ناکام کوشش کی۔ عالیہ نے ابھی بھی کوئی جواب نہیں دیا۔

جائی یانہ نے آرام سے بستر پر لیٹی عالیہ کو اس طرح موڑا کہ اس کا چہرہ جائی یانہ کے بلکل سامنے آجائے۔ عالیہ نے اس دوران کوئی مزاحمت نہیں کی۔

عالیہ کے چہرے پر موجود خشک آنسوؤں کے نشان دیکھ کر جائی یانہ فکر مند ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ رو کیوں رہی ہے؟ کیا آپ سچ میں خوش نہیں ہے؟ مجھے بتائیں آپ کس لیے اتنی پریشان ہے؟" جائی یانہ نے ایک ہی سانس میں تین سوال کر ڈالے۔

عالیہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے۔ پھر اچانک اسے یاد آیا کہ اس کے سامنے جائی یانہ بیٹھی ہے۔ وہ اپنی بہنوں سے مسئلہ ڈسکس نہیں کر سکتی تھی۔ عالیہ کے نزدیک گھر والوں سے اپنے مسئلے کے متعلق بات کرنا اس مسئلے کو مزید بڑھانے کے مترادف تھا۔

"نہیں کچھ نہیں ہوا ہے۔" وہ آنکھوں میں موجود نمی کو رگڑتی اٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنے کھلے بالوں کو جوڑے کی شکل میں لپیٹنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"آپ ایک دفعہ مجھے بتائے تو سہی میں۔۔۔۔۔۔" جائی یانہ کی بات کو عالیہ کی تیز آواز نے کاٹا۔

"میں نے کہا نہ کچھ نہیں ہوا ہے۔" عالیہ کے تیز لہجے نے جائی یانہ کو باور کروا دیا کہ وہ اس کے مسئلے میں نہ پڑے۔ جائی یانہ کا چہرہ بھی ہتک سے سرخ ہو گیا۔ سادہ سے الفاظ میں جان انسان کا لہجہ ڈالتا ہے جسے دوسرا انسان بہت اچھے سے محسوس کر جاتا ہے۔ عالیہ کا لہجہ جائی یانہ کو ہتک آمیز لگا تھا۔ وہ ایک دم اٹھ گئی اور جانے لگی۔

ابھی وہ دروازے سے چند قدم دور تھی کہ اسے نوال کی ہدایت یاد آئی۔

"اماں نے کہا تھا کہ پھپھو شام سات بجے آئیں گی تب تک آپ تیار ہو جایئے گا۔" جائی یانہ نے سپاٹ لہجے میں کہا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ جائی یانہ نے جاتے ہوئے دروازہ ایک زوردار آواز میں بند کیا۔

اب کمرے میں بس عالیہ موجود تھی اور اس کا دکھ!

****

زینب کالج گراؤنڈ میں نازنین کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی۔اس کے چہرے کا رنگ پھیکا ہوا ہوا تھا اور آنکھوں کے گرد حلقے واضح تھے۔ایسا لگ رہا تھا کہ وہ بہت دنوں سے ٹھیک سے سو نہیں پائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے سمجھ نہیں آرہا ہے کہ اس لڑکے کا آخر مسئلہ کیا ہے۔"نازنین نے زینب کی حالت دیکھ کر جھنجھلا کر کہا۔

زینب نے بہت دن اس پریشانی کو خود تک محدود رکھا تھا کہ اس کے پیچھے ایک لڑکا پڑا ہوا ہے مگر آج اس سے برداشت نہیں ہو پایا اور اس نے یہ سب باتیں نازنین کو بتادی۔

"میں خود نہیں جانتی ہوں کہ وہ مجھ سے کیا چاہتا ہے۔ میری تو راتوں کی نیند اڑ گئی ہے۔ ہر وقت یہ سوچ سوچ کر ڈر لگا رہتا ہے کہ کہیں گھر میں کسی کو پتہ نہ چل جائے۔"

www.novelsclubb.com

"تم گھبراؤ نہیں۔ سب ٹھیک ہو جائے گا۔" نازنین نے زینب کو تسلی دینا چاہی۔

"انشاءاللہ!" زینب نے آسمان کی جانب دیکھتے ہوئے یہ الفاظ ادا کیے۔

"میں اگر تمہاری جگہ ہوتی تو اس کے منہ پر تھپڑ مار دیتی اور اتنا برا بھلا کہتی کہ آئندہ کبھی میری طرف دیکھنے کی جرات بھی نہ کرتا۔" نازنین نے بڑی دلیری دکھا کر بولا۔

دوسری طرف زینب نازنین کی شکل دیکھ کر رہ گئی۔ وہ اسے نہیں بتا سکتی تھی کہ اگر نازنین اس کی جگہ ہوتی تو وہ بھی یہ نڈر قدم نہیں اٹھا سکتی تھی۔ گھر کے مرد خود عورت کی شخصیت کو نکھارتے یا بگاڑتے ہے اور زینب کے گھر کے مردوں نے اس کی شخصیت پر بزدلی کا عیب ڈال دیا تھا۔

تھوڑی دیر اس موضوع پر مزید بات کر لینے کے بعد وہ دونوں اٹھ کر اپنی کلاس کی جانب چل دیے۔

****

زینب اپنے کمرے میں موجود تھی۔ کمرے میں چلتے اے سی کی خنکی محسوس کی جا سکتی تھی۔ فرش اتنا ٹھنڈا تھا کہ پاؤں زمین پر ٹکائے نہیں جا سکتے تھے مگر کمرے کی مالکن کو اتنی ٹھنڈ میں رہنے کی عادت تھی۔ کھڑکیوں پر پردے گرے ہوئے تھے۔ زیرو بلب زینب کی پشت پر موجود دیوار پر چلا ہوا تھا۔ کمرہ مدھم سا روشن تھا۔ دیوار پر لگی وال کلاک شام کے پونے سات بجنے کا عندیہ دے رہی تھی۔

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی اس وقت وہ ایک ہیولا لگ رہی تھیں۔آئینے میں وہ اپنے عکس کو دیکھ رہی تھیں۔بالوں کو دائیں کندھے پر ڈالا ہوا تھا۔ان کے ہرے رنگ کے سوٹ پر بڑی نفاست سے سنہری کام ہوا ہوا تھا۔کانوں میں گولڈن کلر کے جھمکے تھے۔میک اپ اگر زیادہ نہیں کیا ہوا تھا تو کم بھی نہیں تھا۔زینب کے بائیں کندھے پر نیٹ کا ڈوپٹہ تھا۔

زینب اپنے سراپے کو دیکھ رہی تھیں لیکن بار بار کچھ ایسے مناظر ان کے سامنے آ جاتے تھے جن کو دیکھ کر ان کے پرانے زخم دوبارہ ہرے ہو جاتے تھے۔ساری عمر محبت نہ ملنے کا دکھ،ماں باپ کے شفقت بھرے لمس سے محرومی،اپنوں کی بے رخی،غیروں کی منافقت۔سب کچھ یاد تھا۔یادیں عذاب ہوتی ہیں۔حالات ٹھیک رہتے تو یقیناً وہ سب کچھ نہ ہوتا جو ہو چکا ہے لیکن اب تو وہ ہو چکا ہے۔گزرے

www.novelsclubb.com

ہوئے دن، جانے کب سالوں میں تبدیل ہو گئے اور زینب وہی کھڑی رہ گئی جہاں تھی۔

"زندگی میں کبھی سوچا نہیں تھا بھائی کے آپ سے کوئی دوسرا رشتہ بھی بناؤں گی۔" زینب ذہن میں اشفاق کو تصور کر کے اب ان سے بات کر رہی تھی۔

"آپ نے ساری زندگی میرے ساتھ جو کیا میرے پاس ان سب کو بیان کرنے کے لیے الفاظ نہیں ہیں۔ میں آپ کی طرف کبھی بھی نہیں مڑنا چاہتی تھی لیکن حالات میری سوچ کے مطابق کیسے ہو سکتے تھے؟" زینب کے چہرے پر زخمی سا تاثر تھا۔

"میرے بیٹے نے عرصے پہلے مجھے اپنی پسند کے بارے میں بتا دیا تھا۔اسے عالیہ پسند تھی۔اسے عالیہ چاہیے تھی۔میں نے وعدہ کیا تھا اس سے کہ میں اسے عالیہ دوں گی۔عالیہ میرے شایان کی ہے۔" پھر کچھ سوچ کر زینب مسکرائیں۔

"آپ کبھی بھی یہ نہ سوچیے گا کہ میں عالیہ کو آپ سے بدلہ لینے کے لیے استعمال کروں گی۔کسی بے گناہ کو سزا دینا آپ کا کام ہے میرا نہیں لیکن اپنے بیٹے کی خوشیوں کے راستے میں، میں آپ کو دیوار بھی نہیں بننے دوں گی۔پہلے میں بس ایک بہن تھی جس کے ساتھ آپ نے اپنا بے حس رویہ اختیار کیے رکھا لیکن اب میں ایک ماں ہوں اور ایک اپنی اولاد کی خاطر میں کسی طوفان سے بھی ٹکرا سکتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہنے کے بعد زینب بلاوجہ ہنس دی۔ یہ ہنسی ایک نارمل انسان کی ہنسی نہیں تھی۔ اس میں سالوں کا دکھ، اذیت اور تکلیف شامل تھی۔ اس میں ایک معصوم لڑکی کو نفسیاتی مسائل میں ڈالنے کا کرب بھی شامل تھا۔

ایسے میں کمرے کے دروازے پر دستک دی گئی اور ایک مردانہ آواز کمرے کے اندر پہنچی۔

"ماما آپ تیار ہو گئی ہے؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں میں بس تیار ہوں۔" اپنے لہجے کو نارمل بنا کر زینب نے جواب دیا۔

اس کے بعد ایک دفعہ پھر نظر ثانی کی۔ایک دفعہ پھر آنکھوں کے سامنے ایک منظر چھایا جس نے سیاہ آنکھوں میں کرب ڈال دیا۔

زینب نے اسی حالت میں ڈریسنگ ٹیبل پر رکھا گلدان پھینک دیا۔گلدان ٹوٹ کر ریزہ ریزہ ہو گیا۔

زینب نے ان ٹکڑوں کو دیکھا اور پھر ان ہی ٹکڑوں میں سے ایک پر پاؤں رکھ دیا۔ ان کے سفید پاؤں سنہری سینڈل میں مقید تھے۔اس لیے کانچ ان کے پاؤں کو نہیں چبھا۔زینب کانچ کے ٹکڑے کو مسلنے لگی۔جب کانچ مکمل طور پر ایک پاؤڈر کی شکل میں آ گیا تو زینب نے اپنا پاؤں ہٹا دیا اور کمرے سے باہر نکل گئی۔

****

اشفاق کے گھر بھی دعوت کے انتظامات تقریباً مکمل ہو گئے تھے۔گھر کا نچلا حصہ چمک رہا تھا۔ کھانا بھی تیار ہو گیا تھا۔اب بس چائے کے ساتھ کچھ بیکری کا سامان چاہیے تھا جو عیسیٰ لینے گیا تھا۔

عزاہ کا بخار تیز ہو گیا تھا۔اس لیے وہ اپنے کمرے میں آرام کرنے چلی گئی تھی۔ ویسے بھی سارے کام ختم ہو گئے تھے۔عالیہ ابھی تک کمرے میں بند تھی۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں جائی یانہ کے کمرے کے اندر جھانکو تو جائی یانہ اپنے کندھوں تک آتے بالوں کی پونی بنا رہی تھی۔اس کے بال روکھے سوکھے اور بے جان تھے۔ان میں

اتنی کشش نہیں تھی۔اس کو ہیئر فال کا مسئلہ بھی تھا۔ہر لڑکی کا سب سے بڑا دکھ اس کے خراب بال ہوتے ہے اور جائی یانہ اسی بڑے دکھ میں مبتلا تھی۔

اس نے اپنی پونی بنائی اور ایک نظر اپنا چہرہ دیکھا۔چہرہ پر کسی بھی قسم کا۔میک اپ نہیں کوا ہوا تھا۔اسے عام روٹین میں میک اپ کرنا زہر لگتا تھا۔اس نے پرپل کلر کی فراک پہنی ہوئی تھی۔اپنے اوپر تنقیدی نگاہ ڈال لینے کے بعد وہ نیچے چلی گئی۔سات بج چکے تھے۔اب پھپھو بس راستے میں ہو نگی۔ابھی وہ سیڑھیوں سے اتری ہی تھی کہ گھر کا داخلی دروازہ کھلا اور عیسیٰ گھر میں داخل ہوا۔اس کے ہاتھ میں سامان تھا جائی یانہ کو کھڑا دیکھ کر عیسیٰ نے سامان اس کی جانب بڑھایا۔جائی یانہ نے سامان پکڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا شکریہ!" جائی یانہ نے سنجیدہ لہجے میں شکریہ ادا کر دیا۔ وہ ابھی تک عیسیٰ کی باتیں نہیں بھولی تھی۔

"نوٹ مینشن!" عیسیٰ نے مسکراتے ہوئے ہاتھ جھلایا۔

جائی یانہ کچھ بھی کہے بنا کچن میں چل دی۔ کچن میں نوال کرسی پر بیٹھی پریشان تھیں۔ جائی یانہ نے ان کو دیکھا اور سامان میز پر رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا اماں؟" جائی یانہ جانتی تھی وہ کس وجہ سے پریشان ہے، پھر بھی اس نے پوچھا۔

"عالیہ ابھی تک تیار نہیں ہوئی ہے۔"نوال میز کو دیکھتے ہوئے بولی۔پھر انہوں نے چہرہ اٹھا کر جائی یانہ کو دیکھا۔

"تم ایک دفعہ اس سے بات کر لو۔"جائی یانہ نے ایک لمبی سانس کھینچی اور بیٹھ گئی۔

"آپی میری کوئی بات نہیں سنیں گی۔آپ خود ان سے بات کر لیں۔"

"مجھے ڈر ہے کہیں وہ اپنے بابا یا مہمانوں کے آگے کوئی تماشہ نہ لگا دیں۔"نوال نے اپنا خدشہ پیش کیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ فکر نہ کریں، دیکھ لیجیے گا پھپھو اور شایان بھائی جب آئیں گے تو آپی خود ہی تیار ہو کر آرام سے آجائیں گی۔ آپی بابا کی موجودگی میں کوئی تماشہ نہیں لگائیں گی۔"

"بس ہم تو امید ہی لگا سکتے ہیں۔" نوال نے جائی یانہ کی بات پر بس یہی کہہ پائی پھر ایک دم ان کا خیال عزاہ کی طرف گیا۔

"عزاہ کی طبیعت کچھ ٹھیک ہوئی؟" نوال کے کہنے پر جائی یانہ نے سر نفی میں ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"بجو کو تیز بخار ہو رہا تھا۔ وہ ٹیبلیٹ لے کر سو گئی ہے۔ سونے سے پہلے انہوں نے کہہ دیا تھا کہ مجھے کوئی نہ اٹھائے۔"

"ہمم! بیچاری کب سے میرے ساتھ کام کروا رہی ہے۔اب اسے آرام ہی کرنا چاہیے۔"نوال نے متفکر لہجے میں کہا۔پھر جائی یانہ پر حکم صادر کیا۔

"اب تم نے میری مدد کروانی ہے۔مہمانوں کے آگے کھانا سرو تم ہی کرو گی۔"

"کیا؟"جائی یانہ نے آنکھیں پھاڑ کر اپنی ماں کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں اور کان کھول کر سن لو۔ذرا سی بھی گڑبڑ نہیں ہونی چاہیے۔"

"عالیہ آپی سے کہہ دیں، کب سے منہ پھلا کر کمرے میں بیٹھی ہے اور آپ سارے کام ہم لوگوں سے کروا رہی ہے۔اس سے تو اچھا تھا میرا رشتہ آجاتا کہیں سے!"

آخری بات جائی یانہ نے بس سوچی تھی کہی نہیں ورنہ وہ جانتی تھی اس کی ماں کی چپل کا نشانہ اس کے منہ پر بنتا۔

اتنے میں گھر کے باہر ہارن بجا۔نوال فوراً کھڑی ہو گئی اور جائی یانہ کو اوپر جانے کا کہا۔

"عالیہ سے کہو فوراً تیار ہو جائے ورنہ میں اب کسی بات کا لحاظ نہیں کروں گی۔"

****

کچھ لمحات بعد اشفاق کے ڈرائنگ روم میں جھانکوں تو محفل جمی ہوئی تھی۔ زینب شایان اور نمرہ تین سیٹر صوفے پر براجمان تھے۔ ان کا صوفہ درمیان میں تھا۔ ان کے دائیں جانب ڈبل سیٹر صوفے پر نوال و راشفاق بیٹھے ہوئے تھے اور بائیں جانب دو سنگل صوفے تھے۔ جن میں سے ایک پر عیسیٰ بیٹھا ہوا تھا جبکہ دوسرے پر جائی یانہ۔ ان سب صوفوں کے بلکل درمیان میں ایک لکڑی کی میز رکھی ہوئی تھی جس پر شیشہ لگا ہوا تھا۔

جائی یانہ بار بار کام سے کچن میں آ جا رہی تھی۔ ابھی بھی وہ نمکو، سموسے، بسکٹ اور دوسرے لوازمات پلیٹ میں اچھے سے رکھ کر آئی تھی اور ملازمہ چائے پکا رہی تھی۔

زینب کے آنے کی اطلاع جائی یانہ نے عالیہ کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا کر بتادی تھی مگر اندر سے کوئی آواز نہیں آئی تو جائی یانہ واپس آگئی۔ابھی زینب کام کی بات پر نہیں آئی تھیں بلکہ سب ابھی ادھر ادھر کی باتوں میں لگے ہوئے تھے۔

نوال بات کرنے کے دوران بار بار آنکھوں کے اشاروں سے جائی یانہ کو عالیہ کے پاس جانے کا کہہ رہی تھی جب کہ جائی یانہ دوبارہ ذلیل ہونے کے لیے نہیں جانا چاہتی تھی۔اس لیے وہ نوال کے اشاروں کو نظر انداز کرتی رہی۔

کچھ دیر بعد جب ملازمہ نے چائے کی ٹرے اور کھانے کا دوسرا سامان میز پر رکھا تو زینب بلآخر کام کی بات پر آگئی۔

"بھائی! بھابھی نے تو آپ کو بتایا ہو گا کہ میں آج آپ کے اس کیوں آئی ہوں!"

"نوال نے تو بتا دیا ہے لیکن میں چاہتا ہوں تم خود مجھ سے بات کرو۔" اشفاق کے سپاٹ لہجے میں بات سن کر شایان تھوڑا سا نروس ہو گیا۔ اسے اشفاق کے لہجے ڈر لگا تھا لیکن زینب بلکل آرام سے بیٹھی تھی۔ زینب کو اشفاق سے ایسے لہجے کی ہی امید تھیں۔

"میں چاہتی ہوں کہ آپ اپنی بیٹی عالیہ کا ہاتھ میرے بیٹے شایان کے ہاتھ میں دے دیں۔"

www.novelsclubb.com

اشفاق زینب کو دیکھتے ہوئے سیدھے بیٹھ گئے۔ زینب بھی ان کی جانب متوجہ تھی۔

"تم بتاؤ آخر میں اپنی بیٹی کی شادی تمہارے بیٹے سے ہی کیوں کروں؟" اشفاق کی بات سن کر زینب کے سواسب نے پہلو بدلے۔ماحول میں تناؤ کا جھونکا گزرا تھا جسے زینب اور اشفاق کے سواسب نے محسوس کیا۔

"تو آپ شادی نہ کریں!" زینب کی بات سن کر ساتھ بیٹھے شایان نے حیرت سے گردن گھما کر اپنی ماں کے چہرے کو دیکھا۔اس نے زینب کے چہرے کی مسکراہٹ دیکھ لی مگر اس مسکراہٹ کی وجہ نہیں جان پایا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے بھی رشتہ لانے میں پہل آپ لوگوں نے کی تھی۔آپ لوگوں نے خود پیغام بھجوایا تھا"

"کیا مطلب؟"اشفاق نے ناسمجھی سے زینب کو دیکھا۔

"کیا آپ کو نہیں پتہ کہ نوال بھابھی خود رشتہ لے کر میرے پاس آئی تھیں۔"

زینب کی بات سن کر اس دفعہ اشفاق نے حیرانگی سے نوال کا چہرہ دیکھا۔نوال کے چہرے کا رنگ اتر چکا تھا۔اپنی طرف اشفاق کو دیکھتا پا کر نوال نے نظریں چرائی۔ اشفاق کو اپنا جواب مل گیا۔شایان، نمرہ، عیسیٰ اور جائی یا نہ ہونقوں کی طرح ڈرائنگ روم میں موجود اپنے تینوں بڑوں کو دیکھ رہے تھے۔اب ماحول مکمل طور پر تناؤ کا شکار ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یا نہ دور سے بیٹھی اشفاق کی سختی سے بھینچی مٹھیاں دیکھ سکتی تھی۔

"بھابھی کل میرے پاس خود آئی تھیں اور مجھ سے شایان اور عالیہ کے رشتے کے بارے میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ آپ بھی راضی ہے لیکن شاید بھابھی نے آپ کو بتانا مناسب نہیں سمجھا۔"

زینب نے لوہا گرم دیکھ کر ضرب ماری۔ وہ کمال مہارت سے بات کو اپنی مرضی کا رنگ دے رہی تھیں۔ حالانکہ نوال نے صاف الفاظ میں زینب کو بتایا تھا کہ انہوں نے اشفاق کو یہ بات نہیں بتائی ہے اور زینب کو تاکید بھی کی تھی کہ اس بات کا ذکر اشفاق کے سامنے ہر گز نہ کرے لیکن اس وقت معاملہ اولاد کا تھا۔

"گھر میں سب سے زیادہ اہمیت گھر کے سربراہ کی ہوتی ہے اور آپ اس گھر کے سربراہ ہے۔ سربراہ کے حکم کے بغیر تو گھر کے باقی افراد کوئی کام نہیں کرتے ہیں۔ لیکن آپ کو دیکھ کر تو ایسا لگ رہا ہے کہ آپ تو اپنے گھر سے بے خبر ہے۔ گھر میں کیا چل رہا ہے آپ کو تو کچھ معلوم ہی نہیں ہے۔"

"اپنی طرف سے غلط اندازے مت لگاؤ زینب، ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ نوال سے میں نے خود کہا تھا کہ وہ تمہارے پاس عالیہ کا رشتہ لے کر جائیں۔ شایان یتیم بچہ ہے اور اس کے بارے میں میں نے ہی سوچنا تھا۔ آخر کو میں اپنے خاندان کا بڑا ہوں۔ یہ سوال تو میں نے بس یہ جاننے کے لیے کیا تھا کہ شایان میری بیٹی کو کتنا خوش رکھے گا۔ تم پتہ نہیں بات کو کہاں سے کہاں لے گئی۔"

www.novelsclubb.com

اشفاق نے اپنا بھرم قائم رکھنا چاہا۔ وہ اس وقت زینب کو جھڑک دینا چاہتے تھے مگر زینب کے ساتھ اس کا جوان بیٹا بیٹھا تھا۔ وہ کم از کم ایسی کوئی حرکت کر کے خود کو ذلیل نہیں کروانا چاہتے تھے۔

"اچھا! بہت اچھی بات ہے کہ میرے اندازے غلط ہیں اور جہاں تک بات عالیہ کی خوشی کی ہے تو یقین مانیں عالیہ کو میرے گھر کسی چیز کی کمی محسوس نہیں ہو گی۔ ہم عالیہ کو ہتھیلی کا چھالا بنا کر رکھیں گے۔" زینب نے دل جلانے والی مسکراہٹ سے کہا۔ پھر بولی۔

www.novelsclubb.com

"آپ لوگوں کو تو رشتے سے کوئی انکار نہیں ہو گا کیونکہ رشتہ تو آپ لوگوں نے بھجوایا تھا ہے نا!" زینب نے رک کر اشفاق کا چہرہ دیکھا جنہوں نے اپنے لب سختی سے بھینچے ہوئے تھے۔

"ہاں ہمیں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔"اشفاق نے ضبط سے کہا۔

"تو ایسا کریں آپ عالیہ کو بلوا دیں۔ میں چاہتی ہوں کہ میں آج ہی منگنی کی رسم کر لوں۔"ان کی بات سن کر کمرے میں بیٹھے تمام نفوس کو ایک دفعہ پھر جھٹکا لگا۔

"اتنی جلدی؟"اشفاق نے حیرت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

زینب نے سر کو خم دیا اور کہا"جب مجھے اور آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو رسم کرنے میں دیر نہیں کرنی چاہیے۔ یاد ہے بھابھی جب میری بات پکی ہوئی تھی تو

لڑکے والوں نے بھی اسی وقت میری منگنی کر دی۔ مریم چچی نے تو انہیں منع نہیں کیا تھا بلکہ خوشی خوشی راضی ہو گئی تھیں۔"

زینب کی بات سن کر نوال نے اشفاق کی طرف دیکھ کر اجازت مانگنا چاہی۔ اشفاق نے جواب میں رخ موڑ لیا جیسے کہہ رہے ہو "ساری باتیں اپنی مرضی سے کر لی ہے تو یہ بھی کر لیں۔"

نوال نے جائی یانہ کو دیکھا جو ان کے اشارے کی منتظر تھی۔

www.novelsclubb.com

"جاؤ جائی یانہ! جا کر عالیہ کو بلا آؤ۔" جائی یانہ اٹھ کھڑی ہوئی لیکن اسے یہ فکر بھی تھی کہ اگر عالیہ نے آنے سے انکار کر دیا تو کیا ہو گا۔ بابا پہلے ہی اماں سے ناراض ہے ایسا نہ ہو آپی کوئی بدمزگی کریں تو بابا مزید غصہ ہو جائیں۔

جائی یانہ جانے لگی تو نمرہ نے اسے روکا۔

"رکو جائی یانہ!" نمرہ اپنی جگہ کھڑی ہو گئی۔ "میں بھی تمہارے ساتھ چلتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر وہ جائی یانہ کے ساتھ چل دی۔

****

جائی یانہ اور نمرہ عالیہ کے کمرے کے باہر کھڑی تھیں۔ جائی یانہ نے سامنے موجود بند دروازے کو کھٹکھٹایا لیکن اندر سے کوئی جواب نہیں آیا۔ جائی یانہ نے نمرہ کو دیکھا جس کی نظریں جائی یانہ پر ہی مرکوز تھیں۔

جائی یانہ کو اب موقع کی نزاکت معلوم ہوئی۔ نمرہ عالیہ کی ہونے والی نند تھی۔ اس کے سامنے عالیہ کا ایسا ردعمل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے دل ہی دل میں دعائیں مانگتے ہوئے دوبارہ دروازہ کھٹکھٹایا۔ جائی یانہ کے پاس کھڑی نمرہ نے اندر موجود شخص کو آواز دی۔

"عالیہ دروازہ کھولو!"

جائی یانہ نے کمرے کے اندر سے قدموں کی آہٹ سنی۔ پھر یکدم دروازہ کھلا۔ جائی یانہ نے جب اندر موجود نفوس کی حالت دیکھی تو حیران رہ گئی۔

سنہری آنکھوں والی لڑکی نے سرمئی رنگ کا جوڑا زیب تن کیا ہوا تھا۔ جوڑا تھوڑا سا کامدار تھا لیکن موقع کے لحاظ سے اچھا لگ رہا تھا۔ کندھے پر گلابی رنگ کا نیٹ کا ڈوپٹہ تھا۔ بھورے رنگ کے بالوں کو سیدھی مانگ نکال کر پیچھے کیا ہوا تھا۔ بال پیچھے ہونے کی وجہ سے کانوں میں سفید رنگ کے ٹاپس مزید نمایاں ہو رہے تھے۔

ہلکا سا میک اَپ چہرے کو مزید چمکا رہا تھا۔ وہ نیچے جانے کے لیے تیار تھی۔ عالیہ جو عام سے حلیے میں بھی خوبصورت لگتی تھی آج قیامت ڈھا رہی تھی۔

جائی یانہ کو بلکل بھی امید نہیں تھی کہ عالیہ اتنا تیار ہو جائے گی۔ اسے تو لگ رہا تھا کہ عالیہ کوئی سادہ سا سوٹ پہن کر پھپھو کے سامنے جائے گی۔ لیکن عالیہ کی تیاری کہیں سے یہ نہیں بتا رہی تھی کہ وہ اس رشتے سے ناخوش ہے۔

نمرہ اور جائی یانہ اسے دیکھتی ہی رہتی اگر عالیہ خود ان دونوں کا تسلسل نہ توڑتی۔

www.novelsclubb.com

"تم دونوں نے اگر میرا ایکسرے کر لیا ہو تو اب مجھے گزرنے کا راستہ دو گے!"

عالیہ کی بات سن کر جائی یانہ اور نمرہ یکدم پیچھے ہٹی۔عالیہ ان دونوں کو پیچھے چھوڑتی آگے چل دی۔وہ دونوں بھی اس کے پیچھے چل دیے۔

****

عزاہ کی آنکھ کھلی تو چند پل کے لیے وہ وقت کا تعین نہیں کر پائی۔اسے اپنا جسم بھٹی میں سلگتا محسوس ہوا۔عزاہ اپنے بستر پر سے اٹھنے لگی تو اس کے جسم سے درد کی ٹیسیں اٹھی۔اس نے ایک نظر اپنے کمرے کو غور سے دیکھا۔اس کا کمرہ اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔اس نے پاس رکھے لیمپ کو جلایا تو کمرہ دیکھنے کے قابل ہوا۔اس نے سر اٹھا کر دیوار پر لگی وال کلاک پر جھانکا تو ابھی بس آٹھ بج رہے تھے۔وہ پانچ بجے بستر پر لیٹی تھی۔اسے سوتے ہوئے تین گھنٹے گزر چکے تھے۔

عزاہ کا حلق سوکھ کر کانٹا ہو رہا تھا۔اس نے پاس رکھے جگ کو اٹھایا تو وہ اسے بہت ہلکا لگا۔اس نے جب غور کیا تو اس میں پانی ختم ہو چکا تھا۔عزاہ کو بے اختیار جھنجھلاہٹ ہوئی۔

وہ اٹھ کر کچن سے پانی لینے کے لیے جانے لگی تھی کہ اچانک اسے یاد آیا آج پھپھو نے آنا تھا۔اس نے ایک بار پھر گھڑی پر دیکھا جو بتا بتا کر تھک گئی کہ آٹھ بج چکے ہے۔ پھپھو یقیناً ابھی موجود ہو گی۔

www.novelsclubb.com

عزاہ تذبذب کا شکار ہو گئی کہ آیا وہ جائے کہ نہیں۔نیچے جانے پر اسے پھپھو اور شایان کا سامنا کرنا پڑے گا مگر اسے نا قابل برداشت پیاس لگ رہی تھی۔اسے جانا ہی پڑے گا۔

عزاہ بستر پر سے اٹھی اور آئینے کے سامنے آکر کھڑی ہو گئی۔اپنا حلیہ کچھ سہی کیا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔

****

www.novelsclubb.com

عالیہ نے جب اپنا پہلا قدم ڈرائنگ روم میں ڈالا تو سب سے پہلی نظر شایان کی اس پر پڑی تھی۔شایان ابھی اشفاق کو کاروبار کے سلسلے میں کچھ بتا رہا تھا جسے اشفاق

انتہائی بے دلی سے سن رہے تھے۔ جیسے ہی اس کی نظر عالیہ کے وجود پر پڑی وہ یکدم چپ ہو گیا۔ اسے یاد ہی نہیں رہا کہ ابھی وہ کیا بول رہا تھا۔ شایان کے لیے اب سب کچھ بے معنی ہو گیا تھا۔

ڈرائنگ روم میں موجود باقی نفوس نے جب شایان کی نظروں کا تعاقب کیا تو ان سب کی نظریں بھی عالیہ کی طرف رکی۔

عالیہ بآعتماد انداز میں قدم اٹھاتی آ رہی تھی۔ اس کے کچھ پیچھے جائی یانہ اور نمرہ بھی ڈرائنگ روم میں داخل ہوئیں۔

عالیہ میز کے بلکل آگے کھڑی ہو گئی اور زینب کو سلام کیا۔

"السلام علیکم، پھپھو!"

زینب اس کا سلام سن کر مسکرائی اور جواب دیا۔

"وعلیکم السلام، بیٹا۔" پھر زینب بالکل درمیان میں بیٹھ گئی اور اسے اپنے پاس بیٹھنے کو کہا۔

www.novelsclubb.com

"عالیہ، ادھر آ کر بیٹھو۔"

عالیہ بلکل آرام سے بیٹھ گئی۔وہ تینوں صوفے پر کچھ اس طرح بیٹھے تھے کہ ایک طرف عالیہ تھی اور دوسری طرف شایان اور ان دونوں کے درمیان میں زینب۔

شایان ابھی تک مبہوت تھا۔کیا اس نے کبھی عالیہ سے زیادہ خوبصورت انسان دنیا میں دیکھا تھا۔شاید نہیں!

شایان کے لیے عالیہ سے نظریں ہٹانا مشکل ہو رہا تھا۔وہ اس کے بہت پاس بیٹھی تھی۔صد شکر کہ درمیان میں زینب تھی ورنہ آج اسے اپنی موت یقینی لگتی۔

www.novelsclubb.com

عالیہ شایان کی نظروں کا ارتکاز محسوس کر پا رہی تھی مگر اس نے نظر انداز کر دیا۔

ان دونوں کے خیالوں کو چھوڑ کر زینب کی طرف آئیں تو انہوں نے اپنے ہاتھ میں پہنی ایک انگوٹھی نکالی۔ان کی نظر بے ساختہ شایان کے چہرے پر گئی جو زینب کو اپنی طرف دیکھتا پا کر مسکرایا تھا۔شایان کو مسکراتا دیکھ کر زینب بھی مسکرا دیں۔ انہوں نے اپنی انگوٹھی عالیہ کے بائیں ہاتھ کی انگلی میں ڈال دی۔

شایان کی آنکھیں زینب کے ہاتھ میں موجود عالیہ کے ہاتھ پر گئی۔روئی جیسے سفید ہاتھوں پر ہلکے گلابی رنگ کی نیل پالش لگی ہوئی تھی۔اس پر گولڈن کلر کی انگوٹھی مزید دمک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

شایان کے ذہن میں یہ حسین خوبصورت ہاتھ ہمیشہ کے لیے حفظ ہو گئے۔ان حسین ہاتھوں کے صدقے شایان اپنی جان بھی وار سکتا تھا۔

یک دم شایان کو کسی کی نگاہوں کی تپش خود پر محسوس ہوئی اس نے چونک کر ادھر ادھر دیکھا مگر کوئی اس کی جانب متوجہ نہیں تھا۔ شایان اسے اپنا وہم سمجھ کر دوبارہ اس لمحے کو کھل کر جینے لگا۔

زینب نے عالیہ کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کہا۔

"اب سے تم میرے شایان کی امانت ہو۔ انشاءاللہ ہم بہت جلد اپنی امانت کو یہاں سے لے جائیں گے۔"

www.novelsclubb.com

آخری بات انہوں نے اشفاق اور نوال کو دیکھ کر کی تھی۔

نوال نے مسکرانے کی کوشش کی جبکہ اشفاق سنجیدہ چہرہ لیے زینب کی کاروائی دیکھتے رہے۔

زینب کے چہرے کا رخ اب جائی یانہ کی جانب مڑا۔

"جاؤ جائی یانہ! میں جو میٹھائی لے کر آئی ہوں، وہ لے کر آؤ۔ میں خود سب کا منہ میٹھا کرواؤں گی۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے سر کو خم دیا اور اٹھ کر کچن میں چلی گئی۔

کچھ دیر بعد جب وہ آئی تو اس کے ہاتھ میں پلیٹ تھی جس میں مختلف قسم کی مٹھائیاں رکھی ہوئی تھی۔ زینب نے مٹھائی کی پلیٹ لینے کے لیے ہاتھ بڑھائے تو جائی یانہ نے پلیٹ ان کے سامنے کر دی۔ جیسے ہی زینب نے پلیٹ تھامی جائی یانہ نے فوراً گلاب جامن اٹھالیا۔ جائی یانہ کی یہ حرکت دیکھ کر نوال کا خون کھول گیا۔

دوسری طرف زینب اس کی یہ حرکت دیکھ کر مسکرائیننن

جائی یانہ نوال کی قہر آلود نظریں دیکھ چکی تھی مگر وہ کیا کرتی۔ جائی یانہ کے لیے مٹھائی محبت تھی اور گلاب جامن عشق تھا۔ جب سے میٹھائی کی ٹوکری کچن میں رکھی گئی تھی تب سے جائی یانہ کچن میں کسی نہ کسی بہانے سے جا کر گلاب جامن نکال کر کھا رہی تھی اور یہ اس کا پانچواں گلاب جامن تھا جسے وہ محبت پاش نظروں سے دیکھتی کھا رہی تھی۔

جائی یا نہ اور اس کے گلاب جامن کی عاشقی سے نظریں ہٹا کر زینب کی طرف آؤ تو وہ ابھی عالیہ کا منہ میٹھا کروا رہی تھی۔ عالیہ نے جیسے ہی میٹھائی کا ٹکڑا منہ میں لیا تو اس کو میٹھائی کڑوی لگی۔ اسے میٹھائی اتنی کڑوی لگی کہ اس کا حلق تک کڑوا ہو گیا۔

پھر زینب نے میٹھائی کا ٹکڑا شایان کے منہ میں ڈالا۔ اسے میٹھائی ضرورت سے زیادہ میٹھی لگی لیکن مٹھاس کی زیادتی اسے بری نہیں اچھی لگی۔ بہت زیادہ اچھی۔

اس کے بعد زینب اشفاق کے پاس آئیں۔ اشفاق نے بیٹھے ہوئے اپنے سامنے کھڑی زینب کو دیکھا۔ ماہ و سال کا فرق درمیان سے ہٹ گیا۔ ان دونوں بہن بھائیوں کا تعلق ویسا ہی تھا جیسا بچپن میں تھا۔ ایک سرد جنگ جیسا!

"بیٹی کی منگنی مبارک ہو بھائی!" زینب نے کھوئے ہوئے سے لہجے میں کہا۔

"تم اپنے فیصلے پر بہت پچھتاؤ گی!"

اشفاق نے دبے دبے غصے میں زینب کو تنبیہہ کی۔ان کی آواز اس قدر پست تھی کہ خود ان کے کانوں میں بھی نہیں پڑی تھی لیکن زینب کو وہ آواز کمرے میں گونجتی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔وہ اشفاق کی طرف دیکھتے ہوئے زخمی سا مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"انسان اگر خود کچھ غلط کر کے پچھتائے تو اس کی سزا کچھ کم لگتی ہے لیکن اگر انسان کچھ کیے بنا سالوں سزا جھیلے تو ہر دن ایک صدی کے برابر لگتا ہے۔آپ کے معاملے میں، میں اس دفعہ کچھ کر کے پچھتا لینا چاہتی ہوں!"

یہ کہہ کر اس نے مٹھائی والا ہاتھ آگے بڑھایا۔ایک پل کو اشفاق کا دل چاہا کہ اپنے انتقام اور بھرم کو ایک طرف رکھ کر زینب کو ابھی اسی وقت رشتے سے انکار کر دیں مگر ان کی انا کو یہ سب کہاں گوارہ تھا۔اشفاق نے خاموشی سے میٹھائی منہ میں ڈالی اور نظریں پھیر لیں۔زینب سر جھٹک نوال کی طرف بڑھیں۔نوال نے بھی میٹھائی خاموشی سے کھالی۔

www.novelsclubb.com

عیسیٰ اور نمرہ کو بھی میٹھائی کھلا دی گئی۔ ڈرائنگ روم میں چونکہ بیٹھنے کی جگہ نہیں رہی تھی تو جائی یانہ نے نمرہ کو اپنی جگہ پر بٹھا دیا تھا اور خود نمرہ کے صوفے کے پیچھے کھڑی ہو گئی۔

نمرہ کو میٹھائی کھلا کر جب زینب پلٹنے لگیں تو جائی یانہ نے زینب کو آواز دی۔

"پھپھو! خدا کی قسم مجھے بھی شایان بھائی اور عالیہ آپی کے رشتے کی بہت زیادہ خوشی ہوئی ہے۔"

www.novelsclubb.com

زینب کو جائی یانہ کی بات سمجھنے میں بس ایک لمحہ لگا وہ مڑیں اور ایک پورا کا پورا گلاب جامن جائی کے منہ میں ٹھونس دیا۔ ساتھ میں اس کے سر پر ہلکی سی چپت ماری۔

"سدھر جاؤ"

"مشکل ہے!"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے گلاب جامن کو چباتے ہوئے مشکل سے کہا۔ آج کی تاریخ میں اس نے چھ گلاب جامن تو کھا لیے تھے۔ اب رات تک نہ جانے کتنے گلاب جامن اڑائے جانے تھے۔

زینب کو اچانک عزاہ کا خیال آیا وہ لوگ جب سے آئے تھے انہوں نے عزاہ کو نہیں دیکھا تھا۔

"بھابھی! عزاہ کہاں ہے، ہم جب سے آئیں ہیں ایک دفعہ بھی دکھائی نہیں دی۔"

"عزاہ کو بہت تیز بخار ہو رہا تھا۔ وہ دوائی لے کر سو رہی ہے۔" نوال کی بات سن کر زینب نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم! موسم بھی آج کل خراب ہے۔" اس کے بعد وہ لوگ دوسری باتوں میں مشغول ہو گئے۔

****

کچھ دیر بعد شایان کے فون پر کال آئی۔کال اٹینڈ کرنے کے لیے اس نے سب سے معزرت کی اور باہر لان میں چلا گیا۔

لان میں کھڑے ہو کر اس نے کال اٹینڈ کی مگر سامنے سے کوئی جواب نہیں آیا۔ تقریباً دو منٹ تک دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملنے پر شایان نے کال کو رانگ کال سمجھ کر کاٹ دی۔وہ دوبارہ گھر میں داخل ہوا تو اچانک جائی یانہ شایان کے پاس آئی اور دھیمی آواز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"شایان بھائی آپ میرے ساتھ اوپر چلے گے ؟"

"کیوں ؟" شایان کی ایک ابرو اوپر کو اٹھی۔

"میں آپ کو راستے میں سب بتادوں گی مگر ابھی آپ خاموشی سے میرے پیچھے آئے !" جائی یانہ نے عجلت میں کہا۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ شایان کو کھینچ کر اوپر لے جائے۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف شایان اس کی جلد بازی پر حیران ہوا تھا مگر جائی یانہ اسے کچھ بھی کہنے کا موقع دیے بغیر اوپر چل دی۔ شایان نے بھی اس کی تقلید کی۔ جیسے ہی شایان نے آخری زینے پر قدم رکھا جائی یانہ جو اس سے کچھ آگے تھی، رک گئی۔

جائی یانہ نے گردن کو قدرے جھکایا اور اپنا سیدھا ہاتھ اپنے منہ کے پاس لگا کر بڑے رازدارانہ انداز میں شایان کو اطلاع دی۔

"شایان بھائی! میں نے آپ کی اور عالیہ آپی کی ملاقات ارینج کی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کیا؟؟" جائی یانہ نے شایان پر بم پھوڑا۔

"ہاں! اب آپ آرام سے عالیہ آپی کے کمرے میں جائیں اور میں ادھر کھڑی نگرانی کر رہی ہوں اور پلیز تھوڑا جلدی آجایئے گا۔" شایان جائی یانہ کو بس دیکھتا رہا۔

جائی یانہ اسے یوں دیکھتا پا کر تھوڑے تیز لہجے میں بولی۔

"اب آپ جائیں گے یا ابھی آپ نے بابا کے آنے کا انتظار کرنا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"اچھا اچھا جا رہا ہوں!" شایان نے ہاتھ اٹھا کر کہا اور آگے بڑھ گیا۔ شایان عالیہ کے کمرے کے سامنے کھڑا ہو گیا جو آدھا ڈھلا ہوا تھا۔ وہ بے اختیار نروس ہوا۔ زندگی میں پہلی بار اس کے ساتھ کچھ ایسا ہو رہا تھا۔ ماشاءاللہ سے وہ ایک شریف

انسان تھا۔اس طرح اپنی منگیتر کے کمرے میں جانے میں اسے جھجھک محسوس ہو رہی تھی۔جائی یانہ نے اسے عجیب مخمصے میں ڈال دیا تھا۔

اسے دروازے کے سامنے کھڑا دیکھ کر جائی یانہ اس کے پاس آئی اور پوچھا۔

"آپ اندر کیوں نہیں جا رہے ہے؟"

"میں کیا بات کروں گا عالیہ سے۔"

www.novelsclubb.com

"یہ بھی اب میں بتاؤ گی آپ کو"

جائی یانہ نے انگلی سے اپنی طرف اشارہ کیا۔

"رہنے دیں آپ سے نہیں ہو گا، جائیں آپ نیچے جا کر بڑوں کی باتوں مستفید ہو اور ان کی دعائیں لیں۔"

یہ کہہ کر جائی یانہ جانے لگی تو شایان نے اسے روکا۔

"اوکے میں جا رہا ہوں" جائی یانہ مڑی اور تھمبز اپ کیا۔

www.novelsclubb.com

"بیسٹ آف لک!"

شایان نے دوبارہ کمرے کا دروازہ دیکھا۔اس نے ایک لمبی سانس خارج کی اور دروازہ کھول دیا۔

****

شایان نے دروازہ کھولا اور اندر آیا۔اس کے سامنے نمرہ کھڑی تھی۔کمرے میں عالیہ موجود نہیں تھی۔نمرہ کی دروازے کی جانب پشت تھی۔وہ کسی سے کال پر بات کر رہی تھی اور باتوں میں اتنا مگن تھی کہ وہ شایان کی کمرے میں موجودگی کو محسوس نہیں کر پائی۔

www.novelsclubb.com

شایان نمرہ کو آواز دینے لگا تھا کہ اچانک اس کے کانوں میں نمرہ کی آواز گونجی۔

"شاہنواز! آپ یہ کیسی باتیں کر رہے ہے!" نمرہ بڑی بے تکلفی سے کھلکھلا کر ہنسی۔

شایان کا دماغ نمرہ کے منہ سے ایک مردانہ نام سن کر گھوم گیا۔اس کی بہن ایک غیر آدمی سے یوں بے تکلفی سے بات کر رہی تھی۔شایان کے اندر غیرت کا سمندر ٹھاٹھیں مارنے لگا۔

شایان چیل کی طرح نمرہ پر جھپٹا۔اس نے نمرہ کی کلائی پکڑی اور اس کے ہاتھ سے فون کھینچا۔کال کٹ چکی تھی۔

شایان نے ایک ہاتھ سے نمرہ کی کلائی کو پکڑے رکھا اور دوسرے سے نمرہ کے فون کی کال ہسٹری پر آیا۔ کچھ دیر پہلے ایک نمبر پر کال کی گئی تھی جس کو ریما کے نام سے محفوظ کیا گیا تھا۔

شایان کا شک یقین میں بدل گیا۔

"یہ کون شاہنواز ہے جس کا نام تم نے ریما کے نام سے محفوظ کیا ہوا ہے؟" شایان کی نمرہ کی کلائی پر گرفت مضبوط ہو گئی۔ نمرہ کے درد کی شدت سے آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں۔بتاؤ کون ہے شاہنواز؟" شایان کی قہر برساتی آنکھیں نمرہ کے چہرے کا رنگ سفید کیے جا رہی تھی۔

"میں بتاتی ہوں شاہنواز کون ہے؟"

زوردار آواز سے باتھ روم کا دروازہ کھلا اور عالیہ غصے سے باہر نکل کر ان دونوں کی جانب بڑھی۔اس نے نمرہ کی کلائی کو شایان کے مضبوط ہاتھوں سے چھڑایا اور نمرہ کو اپنے پاس لگا لیا۔

www.novelsclubb.com

"شاہنواز اور ریما ہمارے کلاس فیلوز ہیں۔ریما اور شاہنواز کزنز ہیں اور پچھلے سمیسٹر میں ان دونوں کی شادی ہو گئی تھی۔ریما میری اور نمرہ کی دوست ہے۔اس لیے

ہماری اکثر شاہنواز سے بھی بات ہو جاتی ہے۔شاہنواز اور ہمارا تعلق بالکل بہن بھائیوں جیسا ہے بالکل بہن بھائیوں جیسا!" عالیہ نے "بہن بھائیوں" پر زور دیا۔" ابھی بھی ریما اور شاہنواز مجھے نمرہ کے فون سے منگنی کی مبارک باد دے رہے تھے۔میں نے جب ان دونوں سے بات کر لی تو میں نے نمرہ کو فون واپس پکڑا دیا اور واش روم چلی گئی۔اس دوران شاہنواز اور ریما نمرہ سے باتیں کرتے رہے۔اب میں نہیں جانتی ہوں کہ آپ نے ایسی کونسی بات سن لی ہے جو آپ کی سو کالڈ غیرت جوش میں آ گئی۔کچھ اور سننا چاہتے ہے آپ؟"

عالیہ نے نمرہ کی کلائی کو سہلاتے ہوئے پوچھا جو سرخ ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف شایان کا غصہ جھاگ کی مانند بیٹھ گیا۔اس کو بے اختیار خفت محسوس ہوئی۔اس نے جذبات میں آکر پتہ نہیں کیا کر ڈالا تھا۔شایان ایک لفظ بولے بغیر باہر چلا گیا۔

جائی یانہ نے جب شایان کو دیکھا تو شرارتی مسکراہٹ لیے اس کے پاس پہنچی مگر شایان کا اترا ہوا چہرہ دیکھ کر اس کی مسکراہٹ سمٹ گئی۔جائی یانہ کو سیکنڈ میں معلوم ہو گیا کہ اندر کوئی خوشگوار گفتگو نہیں ہوئی ہے۔

"کیا ہوا شایان بھائی؟"جائی یانہ نے اس سے پوچھا مگر شایان نے کوئی جواب نہیں دیا اور تیزی سے جاتا ہوا سیڑھیوں کے زینے اترنے لگا۔جائی یانہ اپنی جگہ کھڑی رہ گئی۔آخر اندر ایسا کیا ہوا تھا کہ شایان بھائی کا موڈ اتنا خراب تھا۔اس کو خیال آیا کیوں نا اندر جا کر وہ عالیہ سے اس متعلق بات کرے لیکن اگر شایان بھائی کا موڈ خراب

ہے تو یقیناً عالیہ آپی کا بھی خراب ہو گا اور اندر نمرہ بھی موجود ہے۔ عالیہ آپی سے کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ نمرہ کا لحاظ کیے بغیر اس کی بے عزتی کر دیں۔ اس لیے ابھی اس کا اندر نہ جانا ہی بہتر تھا۔

****

کچھ لمحات بعد اگر اشفاق کے ڈائننگ ہال میں آؤ تو وہ بھرا ہوا تھا۔ سب کھانا کھانے میں مشغول تھے۔ شایان سر جھکائے خاموشی سے کھا رہا تھا۔ اس نے جو بھی کیا تھا برا کیا تھا۔ آخر اس نے اپنی بہن پر شک کیسے کر لیا۔ اوپر سے عالیہ کے سامنے اس کا امیج بھی برا بن گیا ہو گا۔ وہ سخت شرمندہ تھا۔

دوسری طرف نمرہ کو دیکھ کر بھی ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ زبردستی کھانا کھا رہی ہو۔ نوال بار بار اسے صحیح سے کھانا کھانے کی تاکید کر رہی تھی جس کا وہ پھیکی مسکراہٹ کے ساتھ جواب دے رہی تھی۔

ڈائننگ ٹیبل پر عالیہ، عزاہ اور جائی یانہ کے سوا سب موجود تھے۔ عالیہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔ وہ خود نیچے آئی تھی نہ کسی نے اسے بلایا تھا کیونکہ ابھی کچھ دیر پہلے اس کی منگنی ہوئی تھی اور اب وہ یوں اپنے سسرال والوں کے سامنے بیٹھ کر کھانا کھاتے ہوئے نوال اور اشفاق کو بالکل بھی اچھی نہیں لگتی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ ڈائننگ ہال میں موجود ہر ایک شخص کی پلیٹ اور ڈشوں کا خیال رکھ رہی تھی۔ جس ڈش میں اسے لگتا کہ کھانا ڈالنے کی ضرورت ہے وہ اسے کچن سے دوبارہ بھر کر رکھ دیتی۔ جائی یانہ اور نسرین اسی کام میں مشغول تھے۔

****

عزاہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔اس کا چہرہ بخار کی شدت سے لال ہو رہا تھا لیکن اسے ابھی اپنے بخار کی پروا نہیں تھی۔ابھی اسے کچھ دیر پہلے دیکھا جانے والا منظر اندر ہی اندر کھائے جا رہا تھا۔

وقت کو کچھ دیر کے لیے روک کر ہم اس منظر میں جاتے ہیں جب عزاہ پانی پینے کے لیے کچن میں گئی تھی۔پانی پی لینے کے بعد وہ واپس اوپر جانے لگی تو اس کی نگاہیں ڈرائنگ روم میں جا ٹھہریں۔

عزاہ کب سے کمرے میں تھی۔ عزاہ کو پھپھو سے بغیر ملے چلے جانا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ پھپھو بھی کیا سوچیں گی اس کے بارے میں کہ وہ ان سے ملنے آئی ہی نہیں۔

عزاہ سلام کرنے کی غرض سے ڈرائنگ روم کی جانب بڑھنے لگی تو سامنے موجود منظر کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔

زینب عالیہ کی انگلی میں انگوٹھی پہنا رہی تھی۔ عزاہ کی نظریں انگوٹھی پر ٹک گئی۔ وہ اس کی انگوٹھی تھی جو کسی اور کے ہاتھ میں پہنائی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

عزاہ ہونقوں کی طرح یہ منظر دیکھ رہی تھی۔اس سے وہ چھینا جا رہا تھا جس کی اس نے ہمیشہ خواہش کی تھی۔عزاہ کی نظریں شایان پر گئیں تو شایان کے تاثرات دیکھ کر اس کے اعصاب شل پڑنے لگے۔

شایان عالیہ کو دیکھ رہا تھا اور دیکھے جا رہا تھا۔بہت غور اور توجہ سے۔

اس کی نظروں میں جو تاثر تھا۔عزاہ کو دور کھڑے ہونے کے باوجود معلوم تھا وہ کیا تھا۔اس تاثر کو دنیا نے محبت کا نام دیا ہوا تھا۔عزاہ نے بھی اسے محبت کا نام دے دیا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نے صوفے پر بیٹھی سرمئی لباس پہنے سراپے پر نظر ڈالی۔اسے اس نفوس کا نام ذہن پر ڈھونڈنے پر بھی نہیں ملا تھا بس ذہن اسے شایان کی محبت کا لقب دے رہا

تھا۔وہ بس ایک نظر عالیہ کو دیکھ پائی۔شایان کو دیکھ لینے کے بعد اب اس کے لیے باقی سب بے معنی تھے۔اس کی نظروں نے دوبارہ شایان کے گرد طواف کیا۔

اب صورتحال کچھ یوں تھی کہ عزاہ شایان کو دیکھ رہی تھی،شایان عالیہ کو اور عالیہ ان سب سے بے پروا اپنی انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی۔

اس کی نظروں کا تسلسل جانے کب تک قائم رہتا اگر شایان کو عزاہ کی نظریں محسوس نہ ہوتی۔

www.novelsclubb.com

شایان نے جیسے ہی گردن گھمائی عزاہ فوراً سے پیچھے ہوئی۔پھپھو نے جائی یانہ کو میٹھائی لانے کا کہا۔پھپھو کی بات سن کر عزاہ فوراً لاؤنج میں بھاگ گئی۔

لاؤنج اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔ کسی کو لائٹ چلانے کا خیال نہیں آیا تھا۔ عزاہ دروازے کے پیچھے چھپ گئی۔ عزاہ نے قدموں کی آہٹ سے جائی یانہ کو کچن کی طرف جاتے سنا۔ پھر کچھ دیر بعد جائی یانہ کو واپس ڈرائنگ روم کی جانب جاتے سنا۔

جائی یانہ کے قدموں کی آہٹ جب بلکل مدھم ہو گئی تو عزاہ لاؤنج کے دروازے سے نکلی اور آہستہ آہستہ سیڑھیوں کی جانب جانے لگی۔

www.novelsclubb.com

پھپھو شاید اب سب کو میٹھائی کھلا رہی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ زینوں پر چڑھ رہی تھی کہ اچانک ڈرائنگ روم سے پھپھو کی آواز آئی۔ وہ اس کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔

ان لوگوں کو آئے پتہ نہیں کتنا وقت گزر چکا تھا اور انہیں ابھی تک عزاہ یاد نہیں آئی تھی۔ پھپھو کے لیے وہ اتنی غیر اہم تھی کہ اتنی دیر بعد اس کے بارے میں پوچھا تھا اور وہ بھی سرسری سا۔

عزاہ کا دل مزید خراب ہوا۔ جن لوگوں کو وہ اپنا سب کچھ مانتی تھی ان کے نزدیک اس کی ذرا سی بھی اہمیت نہیں تھی۔ عزاہ کے قدم کچھ اور آہستہ ہو گئے۔

منظر ابھر کر ڈوب گیا اور عزاہ اپنے حال میں واپس آ گئی۔اس کے پاس اس کے علاؤہ اور کوئی نہیں تھا کیونکہ ابھی سب عالیہ کی خوشیوں کا جشن منا رہے تھے اور اسے اپنے دکھوں کا ماتم تنہا منانا تھا۔

****

نو بجے کے قریب زینب اور اس کے بچے اپنے گھر کی جانب روانہ ہو گئے۔ان کی گاڑی خاموشی سے واپسی کا سفر طے کر رہی تھی۔شایان گاڑی ڈرائیو کر رہا تھا۔ زینب فرنٹ سیٹ پر بیٹھی تھی جبکہ نمرہ پیچھے بیٹھی ہوئی تھی۔

زینب کو ان دونوں کا اترا ہوا چہرہ واضح دکھائی دے رہا تھا۔

"تم دونوں کے درمیان کوئی بات ہوئی ہیں؟" زینب نے ان دونوں کا چہرہ غور سے دیکھا۔

"نہیں!" شایان نے نفی میں جواب دیا اور نمرہ نے جواب دینا بھی مناسب نہیں سمجھا وہ ونڈو سے باہر کی جانب دیکھتی رہی۔

"اگر کچھ نہیں ہوا ہے تو تم دونوں کے چہرے خوشی کے موقع پر اتنے اداس کیوں ہیں؟" زینب نے سیدھا اپنے مطلب کا سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔" شایان نے ایک زبردستی مسکراہٹ سجائی۔

"جی آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے اور انسان کو اپنی غلط فہمی کا شکار نہیں ہونا چاہیے ورنہ وہ اکثر یہ بھی بھول جاتے ہے کہ اس کے سامنے کون ہے اور اس کا مقابل سے کیا رشتہ ہے۔" زینب نمرہ کی بات سمجھ نہیں پائی مگر شایان اس کے طنز کو بخوبی محسوس کر گیا۔

"تمہاری اس بات کا کیا مطلب ہے؟" زینب نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"رہنے دیں" یہ کہہ کر نمرہ دوبارہ خاموش ہو گئی۔

"ایک تو یہ بچے ہر وقت منہ بنائے رکھتے ہیں۔" زینب منہ ہی منہ میں بڑبڑائی۔

www.novelsclubb.com

****

جائی یا نہ مہمانوں کے جانے کے بعد کچن میں موجود بچے ہوئے مال غنیمت پر اپنا ہاتھ صاف کر رہی تھی۔ وہ کچن میں رکھی کرسی پر بے دھم بیٹھی تھی۔ اس کا دوپٹہ دوسری کرسی پر لٹک رہا تھا۔

اس نے بریانی کی ٹرے اٹھائی اور اس کے اوپر سالن ڈال کر چمچ کی مدد سے مکس کرتے ہوئے کھانے لگی۔ نوال اس وقت اشفاق کی ڈانٹ سن رہی تھیں جو کہ ایک آدھ گھنٹے سے پہلے ختم نہیں ہونی تھی۔ اس لیے وہ جنگلیوں کی طرح کھا رہی تھی۔

اگر نوال اسے یوں کھاتا دیکھ لیتیں تو اسے شک نہیں بلکہ یقین تھا کہ وہ آج کی رات فٹ پاتھ پر گزارتی۔اب وہ اپنی ماں کو کیسے سمجھائے جو مزہ یوں کھانے میں ہے وہ تمیز اور ادب سے کھانے میں کہاں۔

وہ ابھی بریانی کھا رہی تھی کہ اچانک عیسیٰ کچن کے دروازے سے نمودار ہوا۔جائی یانہ اس کو دیکھ کر ٹھٹھکی۔یہی حالت عیسیٰ کی تھی۔وہ پانی پینے کی غرض سے کچن میں آیا تھا مگر جائی یانہ کو یوں کھاتا دیکھ کر آنکھیں پھاڑ کر اسے دیکھنے لگا۔جائی یانہ کے منہ پر چاول کے چند دانے اور چکنائی لگی ہوئی تھی اور باقی کا حلیہ بھی ابتر تھا۔

www.novelsclubb.com

عیسیٰ نے سر جھٹکا اور فریج سے بوتل نکال کر پانی پینے لگا۔جائی یانہ نے عیسیٰ کی پشت کو گھورا پھر کندھے اچکا کر دوبارہ کھانے میں مشغول ہو گئی جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا ہو کہ سامنے والا اس کے بارے میں کیا سوچ رہا ہے۔

عیسیٰ پانی پینے کے بعد جانے لگا تو ایک نظر جائی یانہ کو دوبارہ دیکھا۔ وہ چاہنے کے باوجود جائی یانہ کو ٹوکنے سے خود کو روک نہ پایا۔

"تم کھانا پلیٹ میں نکال کر آرام سے کھا سکتی ہو!"

جائی یانہ نے سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"کھا تو سکتی ہوں لیکن کیا آپ بھول گئے ہے آپ نے خود ہمیں پینڈو کہا تھا اور پینڈو لوگ تو ایسے ہی کھاتے ہیں۔ آپ کو کوئی مسئلہ؟!"

جائی یانہ نے مزے سے کہا اور چاولوں سے بھرا ہوا چمچہ منہ میں ڈالا۔ یکدم بریانی میں لذت بڑھ گئی تھی۔ آہ اتنے دنوں بعد تو اسے بدلہ لینے کا موقع ملا تھا۔

دوسری طرف عیسیٰ کی حالت ایسی تھی کہ کاٹو تو بدن میں لہو نہیں۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ جائی یانہ کو عیسیٰ کی اس کے گھر والوں کے متعلق رائے کا پتہ ہے۔ وہ اسے کچھ دیر تک دیکھتا رہا پھر جانے کی غرض سے مڑا تو جائی یانہ کی آواز دوبارہ بلند ہوئی۔

"اب پلیز ہانی خالہ سے اس بات کی شکایت نہ لگا دیجیے گا کہ ہم لوگ آپ کی جاسوسی کرتے ہیں۔ ہمیں ایسا کوئی شوق نہیں ہیں۔ جب عیسیٰ صاحب آپ اپنی چائے منگوا کر ہانی خالہ سے بات کر رہے تھے تو آپ کی آواز میرے کانوں میں پڑ گئی تھی۔"

عیسیٰ کا چہرہ مزید سفید ہو گیا۔ عیسیٰ ام ہانی کو اسی بات کی شکایت لگانے جا رہا تھا کہ ان کی بہن کی بیٹیاں اس کی جاسوسی کر رہی ہیں۔

"پلیز! آئندہ کے بعد ذرا دھیمی آواز میں ہماری شکایت لگایئے گا۔ وہ کیا ہے کہ میری نظروں میں تو آپ گر چکے ہے ایسا نہ ہو کہ گھر کے کسی اور فرد کے سامنے آپ کا مقام گر جائے۔"

جائی یانہ نے اپنی بات کہہ دینے کے بعد بریانی کی ٹرے رکھی اور نان قورمہ کھانے لگی۔ عیسیٰ منٹ سے پہلے غائب ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

"آپ نے مجھ سے اتنی بڑی بات کیوں چھپائی؟"

اشفاق کی دھاڑتی آواز پورے کمرے میں گونجی۔نوال جوان کے سامنے کھڑی تھی کچھ پیچھے ہوئی اور ایک نظر بند دروازے پر ڈالی۔انہیں ڈر تھا کہ کہیں ان کی آوازیں کمرے سے باہر نہ جا رہی ہو۔

www.novelsclubb.com

"میں تو بس اپنی بچی کے مستقبل۔۔۔۔"اشفاق نے نوال کی بات کاٹی۔

"جی جی کہہ دیں کہ آپ اپنی بچی کی خوشیوں کی بھیک مانگنے گئی تھیں۔"اشفاق کی بات سن کر نوال نے گردن جھکا دی۔

اشفاق کا چہرہ دھواں دھواں ہو رہا تھا۔انہیں کسی پل چین نہیں آ رہا تھا۔

"آپ کو پتہ بھی ہے آپ نے مجھے آج کتنا زیادہ ذلیل کروایا ہے؟"اشفاق نے ملامتی انداز میں کہا۔نوال نے کوئی جواب نہیں دیا۔اشفاق کو جواب چاہیے بھی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ اشفاق جس کی گردن کسی کے سامنے جھکی نہیں تھی۔وہ آج ایک ایسی منحوس عورت کے سامنے جھکی جو اپنے آس پاس رہنے والے ہر شخص کو نگل جاتی ہے۔"
اشفاق کا چہرہ ہتک سے لال ہو رہا تھا۔وہ بنا پانی کی مچھلی کی طرح تڑپ رہے تھے۔

نوال نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے لیکن کچھ کہہ نہ پائی۔وہ کیا کہہ سکتی تھی ان دونوں بہن بھائی کے درمیان یہ کشیدگی ہمیشہ سے تھی۔نوال ان دونوں بہن بھائی کے درمیان میں کیوں بولتی۔اشفاق بیڈ پر بیٹھ گئے۔

"آپ نے بالکل بھی اچھا نہیں کیا!"اشفاق نے سختی سے گدے کو جکڑ دیا۔

"اگر آپ اس رشتے سے خوش نہیں تھے تو انکار کر دیتے۔" نوال نے دھیمی آواز میں کہا۔

"میں انکار کر دیتا تاکہ وہ سمجھتی آپ مجھ سے پوچھے بغیر اتنے بڑے فیصلے کر لیتی ہیں۔ میری اوقات سب کے نزدیک دو کوڑی کی ہو جاتی۔" اشفاق نے غصے سے کہا۔ پھر وہ ایک دم رکے اور نوال کی طرف آنکھیں سکیڑ کر دیکھا۔

"اب آپ نے اسے یہ تو نہیں بتا دیا کہ آپ مجھ سے بنا پوچھے اتنا بڑا قدم اٹھا رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں میں نے یہ بات نہیں بتائی تھی!"

نوال نے چہرے کو نارمل رکھنا چاہا مگر ان کا جسم پسینے سے بھیگنے لگا تھا۔ اگر اشفاق کو سچ پتہ چل جاتا تو ان سے کوئی بعید نہیں تھی کہ وہ نوال کو اس عمر میں تین لفظ ادا کر کے گھر سے باہر نکال دیتے۔

"آپ سچ کہہ رہی ہے؟" اشفاق نے ابھی بھی بڑے غور سے نوال کا جائزہ لیا۔

"ہاں میں سچ کہہ رہی ہوں!"

www.novelsclubb.com

اشفاق کو اندر کہیں معلوم تھا کہ نوال جھوٹ بول رہی ہے مگر انہوں نے در گزر کر دیا۔ نوال اب ان کا اعتبار توڑ چکی تھیں۔ اب اگر وہ سچ بھی بول رہی تھیں تو انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

کچھ دیر اشفاق خاموش رہے تو نوال نے ہمت کر کے خود سوال کیا۔

"اب آپ کیا کریں گے؟"

www.novelsclubb.com

"کس بارے میں؟" اشفاق نے ابرو اچکا کر سوال کیا۔

"عالیہ اور شایان کے بارے میں؟" نوال کی بات سن کر اشفاق نے ایک گہری سانس خارج کی۔

"ان دونوں کی منگنی ہو گئی ہے اور آپ اچھے سے جانتی ہے ہمارے ہاں منگنی کا ٹوٹنا کتنا معیوب سمجھا جاتا ہے۔"

"تو آپ یہ رشتہ نہیں توڑے گے؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں!" اشفاق نے سر نفی میں ہلایا۔

نوال کو ان کا جواب سن کر کچھ اطمینان ہوا۔ کم از کم یہ رشتہ کسی طرح بچ گیا تھا۔

****

"تم صحیح کہتی تھی، تمہارا بھائی واقعی میں ایک شکی انسان ہے۔"

عالیہ کے ہاتھ میں فون تھا اور وہ ادھر ادھر کمرے کے چکر کاٹ رہی تھی۔ عالیہ اس وقت نمرہ سے بات کر رہی تھی۔ شایان کے عالیہ کے کمرے سے جانے کے بعد نمرہ جب تک عالیہ کے پاس تھی بس روتی رہی تھی۔ ان دونوں کی اس متعلق کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔ نمرہ نے گھر پہنچنے کے بعد عالیہ کو کال کر دی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم میرے بھائی کے بارے میں اتنا برا مت سوچو۔انہیں بس ایک غلط فہمی ہوئی ہے۔"نمرہ نے کمزور لہجے میں شایان کی طرف داری کی۔عالیہ نے آنکھیں گھمائی۔

"تم ابھی بھی اپنے بھائی کی طرف داری کر رہی ہو۔آج میں نے اپنی آنکھوں سے تمہارے بھائی کا رویہ دیکھ لیا ہے۔پتہ نہیں اپنے گھر میں وہ تمہارے ساتھ کس طرح کا سلوک رکھتا ہو گا؟!"

دوسری طرف سے کوئی جواب نہ پا کر عالیہ اپنے بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"مجھے تمہاری بات ماننی ہی نہیں چاہیے تھی۔ تمہاری بات مان کر میں نے منگنی کر تو لی ہے لیکن اب میں شایان سے شادی نہیں کر سکتی۔ تمہارے ساتھ اس نے آج جو کیا ہے وہ اب میرے اس فیصلے پر مہر لگا چکا ہے۔"

"شاید تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔ شاید میں نے تمہیں ایک غلط مشورہ دیا تھا۔" نمرہ کے لہجے میں پچھتاوا صاف ظاہر تھا۔

(شام کے ساڑھے چھ ہونے میں بس دو تین منٹ رہ گئے تھے۔ عالیہ کب سے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی ہوئی تھی۔ اب بس پھپھو کو آنے میں آدھا گھنٹہ رہ گیا تھا۔ عالیہ نے فون اٹھایا اور اپنا بوجھ ہلکا کرنے کی نیت سے نمرہ کو کال کی۔

"کیسی ہو عالیہ؟" نمرہ کی بات سن کر عالیہ کا موڈ کچھ اور خراب ہوا۔

"زبردستی کے رشتے والوں کے آنے پر ایک لڑکی کیسی ہوتی ہے؟"

نمرہ اس کی بات سن کر خاموش ہو گئی پھر ہمت جتا کر اس نے دوبارہ پوچھا۔

"تم تیار ہو گئی ہو؟"

www.novelsclubb.com

"کس خوشی میں؟" عالیہ نے تلخ لہجے میں پوچھا۔ نمرہ کو اس کا لہجہ ناگوار گزرا۔

"تم آرام سے بھی تو بات کر سکتی ہو۔ تم مجھ سے اس طرح کے رویے سے کیوں پیش آ رہی ہو؟ تم تو مجھ سے اس طرح بات کر رہی ہو جیسے میں نے ماموں ممانی سے شایان بھائی کے پرپوزل کی بات کی تھی۔" نمرہ کی آواز میں غصہ پا کر عالیہ کا لہجہ تھوڑا دھیما ہوا۔ نمرہ کا غصہ بجا تھا۔ وہ واقعی میں نمرہ سے بدتمیزی سے بات کر رہی تھی۔

"اچھا سوری! پلیز اب تم مجھ سے ناراض نہ ہو۔ پہلے ہی میں اتنی پریشان ہوں اور تمہاری ناراضگی مجھے مزید پریشان کر دے گی۔" عالیہ نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا تو نمرہ کا غصہ بھی جھاگ کی طرح بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم چلو ان باتوں کو چھوڑو۔ یہ بتاؤ ممانی نے تمہارے انکار پر کیسا ری ایکشن دیا؟"

"انہوں نے کوئی ری ایکشن ہی نہیں دیا۔انہیں لگ رہا ہے میں مذاق کر رہی ہوں۔ بس اماں کمرے میں آئی اپنا حکم صادر کیا اور میری بات سنے بغیر کمرے سے چلی گئی۔" عالیہ نے منہ بسور کر کہا۔

"یعنی ممانی سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔" نمرہ نے سوچتے ہوئے کہا۔" تمہیں میں ماموں سے بات کرنے کا مشورہ بھی نہیں دے سکتی ہوں۔ماموں کا مزاج بہت تیز ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں! اسی لیے میں بھی بابا سے بات کرنے سے ڈر رہی ہوں۔ بابا پتہ نہیں میری بات کا کیا مطلب لے لیں گے۔"

"اب نہ ماموں مانے گے نہ ممانی۔ تم ایسا کرو کہ ابھی کے لیے تم ان دونوں کو خوش کر دو!"

"کیا مطلب؟" عالیہ نے نا سمجھی میں پوچھا۔

"مطلب یہ کہ جب ہم لوگ تمہارے گھر آئیں تو تم بغیر کسی چوں چرا کے خاموشی سے ہمارے سامنے آجانا۔"

www.novelsclubb.com

"تم پاگل ہو گئی ہو یوں تو اماں بابا کو لگے گا کہ میں اس رشتے کے لیے خوش ہوں۔" عالیہ کی حیرت سے آنکھیں پھیل گئی تھی۔

نمرہ نے اسے سمجھانا چاہا۔ "دیکھو سمجھنے کی کوشش کرو، ہم لوگ اب بس گھر سے نکلنے والے ہیں۔ اس وقت اگر تم انکار کرو گی تو تمہاری کوئی نہیں سنے گا۔ ماموں ممانی کسی نہ کسی طرح تمہیں پریشرائز کر کے منالیں گے۔ اس کے ساتھ ساتھ تمہارا ان دونوں کے سامنے امپریشن بھی خراب ہو گا۔ اس لیے مصلحت اسی میں ہے کہ تم خاموشی سے ابھی تیار ہو جاؤ اور ہم سے اچھے سے مل لینا۔ بعد میں تم ماموں سے سکون سے بات کر لینا۔ ویسے مجھے لگ رہا ہے کہ ماما شاید آج تمہاری اور شایان بھائی کی منگنی بھی کر دیں۔"

www.novelsclubb.com

"اب منگنی کہاں سے آ گئی؟" عالیہ کو جھنجھلاہٹ ہوئی۔

"مجھے ماما کی باتوں اور ارادوں سے تو یہی لگ رہا ہے۔بظاہر انہوں نے مجھ سے ایسی کوئی بات نہیں کی ہے لیکن مجھے میری چھٹی حس اشارے دے رہی ہے اور تم جانتی ہو میری چھٹی حس کبھی غلط نہیں کہتی ہے۔اس لیے تم اپنے آپ کو منگنی کے لیے تیار رکھنا۔"

عالیہ نے نمرہ کی باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا۔بلکہ خاموشی سے اپنا نچلا لب کاٹتی رہی۔اسے خاموش دیکھ کر نمرہ دوبارہ بولی۔

"تمہاری اپنی مرضی ہے۔میری باتوں پر عمل کرنا ضروری نہیں ہے۔میں تمہاری مخلص ہوں اس لیے تمہیں مشورے دے رہی ہوں اور حالات تم مجھ سے بہتر جانتی ہو۔" یہ کہہ کر نمرہ نے کال کاٹ دی اور عالیہ اس کی باتوں کو سوچتی رہی۔ اسے نمرہ کی باتوں میں دم لگا۔وہ برے دل کے ساتھ اٹھ کھڑی ہوئی۔اس کے

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

پاس تیار ہونے کے لیے کچھ وقت موجود تھا اور وہ اب کھل کر تیار ہونا چاہتی تھی۔

(

حال میں واپس آؤ تو دونوں دوستیں پریشان تھیں۔عالیہ کو اچانک ایک بات یاد آئی۔

"نمرہ، مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے!" عالیہ نے کچھ جھجکتے ہوئے بولا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں، بولو!"

"میں نے آریان کا نمبر ان بلاک کر دیا ہے۔" عالیہ کی بات سن کر نمرہ کو یکدم کرنٹ لگا۔

"واقعی میں؟؟" نمرہ کو لگا کہ اسے سننے میں کوئی غلطی ہوئی ہے۔

"ہاں!"

"تم نے آریان کو کال کی؟"

www.novelsclubb.com

نمرہ کے پوچھنے پر عالیہ نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں! ابھی کال نہیں کی۔"

"ابھی کال نہیں کرو گی تو کب کرو گی؟ تب جب ماموں ممانی تمہاری شادی شایان بھائی سے کروا دیں گے۔" نمرہ کو اس پر غصہ آیا۔

"یار مجھے شرم آ رہی ہے۔ پچھلی ملاقات میں میں نے اس کے ساتھ اچھی خاصی بدتمیزی کی تھی۔ اب بے شرموں کی طرح اس سے بات کرتے ہوئے عجیب لگے گا۔"

www.novelsclubb.com

"اگر تم شرم کے چکر میں پڑو گی تو اچھا بھلا موقع ہاتھ سے نکل جائے گا۔" نمرہ نے غصے میں کہا۔

"اب تم غصہ تو نہ کرو۔ تھوڑا سا انتظار کرو میں دیکھتی ہوں کہ۔۔۔" نمرہ نے اس کی بات کو کاٹا۔

"تم وقت کو جان بوجھ کر ضائع کر رہی ہو۔ میں اچھے سے جانتی ہوں تم پچھلی ملاقات کے تاثر سے نہیں بلکہ کسی اور بات سے ڈر رہی ہو!"

"اچھا تو بتاؤ میں کس بات سے ڈر رہی ہوں، مجھے بھی تو پتا چلے آخر میرا ایسا کون سا ڈر ہے جو میرے بجائے نمرہ بی بی کو پتہ ہے۔" عالیہ نے طنزیہ لہجے میں پوچھا۔

"یہی کہ تم آریان سے محبت کرتی ہو۔" عالیہ نمرہ کی بات سن کر ساکت رہ گئی۔

عالیہ کچھ بھی کہہ نہ پائی۔اس بات کا تو اس نے خود سے بھی اعتراف نہیں کیا تھا اور نمرہ نے یہ بات اتنے آرام سے کہہ ڈالی تھی۔

"تم اس سے محبت کرتی ہو۔میں جانتی ہوں۔تم بھی جانتی ہو لیکن تم اس حقیقت کو ماننے کے لیے تیار نہیں ہو مگر عالیہ آج اور ابھی تمہیں اس بات کو قبول کرنا ہو گا کہ تم اس سے محبت کرتی ہو۔"

نمرہ کے الفاظ میں سحر تھا اور عالیہ واقعی میں سحر زدہ ہو گئی تھی لیکن وہ کچھ کہہ نہ پائی۔

"عالیہ بولو، اپنے آپ کو باور کرواؤ کہ تم کس سے محبت کرتی ہو!" نمرہ کی آواز میں جانے ایسا کیا تھا کہ عالیہ نے گھٹنے ٹیک دیے۔

"ہاں میں اس سے محبت کرتی ہوں۔" عالیہ نے ایک ہارمانے شخص کی طرح اقرار کیا۔

"جب اس سے محبت کرتی ہو تو ڈرتی کیوں ہو۔ جاؤ آج خدا نے تمہیں موقع دیا ہے۔ ابھی اس کا نمبر ڈائل کرو اور اسے ساری صورتحال بتاؤ اور اسے یہ بھی بتا دینا کہ تم اس سے محبت کرتے ہو۔" نمرہ کی بات سن کر عالیہ نے کھوئے ہوئے سے لہجے میں پوچھا۔

"اس وقت کال کرنا ضروری ہے؟ کل بھی تو کال کر سکتی ہوں؟"

"اظہار میں کبھی بھی دیر نہیں کرنی چاہیے۔ بعض اوقات بس ایک لمحہ کی سستی صدیوں کا پچھتاوا بن جاتی ہے۔ میں کال رکھ رہی ہوں تم ابھی اسے کال کرو اور میں نے جو کہا ہے اسے بتا دینا۔ ایک لمحے کی بھی دیر نہیں ہونی چاہیے۔"

نمرہ نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی۔ عالیہ نے بالکل میکانکی انداز میں نمرہ کی دی گئی ہدایات پر عمل کیا۔ اس نے نمبر ڈائل کر کے فون کانوں سے لگا لیا۔ بیل جانے کی آواز آ رہی تھی۔ اگلے ہی لمحے کال ریسیو کر لی گئی۔

www.novelsclubb.com

"زہے نصیب! آج تو قسمت مجھ پر بہت مہربان ہے۔" آریان کی شوخ آواز جب عالیہ کی سماعتوں میں پڑی تو اسے یکدم ہوش آیا لیکن اب بہت دیر ہو چکی تھی۔ اس کا دل چاہا کہ وہ کال کاٹ دے مگر وہ ایسا نہ کر پائی۔

عالیہ کو پتہ بھی نہیں چلا کہ کب آنسو اس کی آنکھوں میں بھرے اور ٹپک کر گالوں سے پھسلنے لگے۔

"ایک سیکنڈ آپ رو رہی ہے؟" آریان نجانے کیسے جان گیا تھا۔ عالیہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اسے پتہ نہیں کون سی بات رولا رہی تھی۔ شایان کے ساتھ زبردستی منگنی ہو جانا، نمرہ کے دل کا حال جاننا، اس کی اپنی بے بسی یا آریان سے اپنی مدد کی بھیک مانگنا۔

"آپ رو کیوں رہی ہے؟ مجھے بتائیں؟ آپ ٹھیک تو ہے؟ آپ کچھ بول کیوں نہیں رہی ہے؟" آریان کے لہجے میں حد درجہ فکر تھی۔

"میں۔۔ میں نے تمہیں کچھ بتانا تھا!" عالیہ نے روتے روتے کہا۔

"جی بولیں۔ میں سن رہا ہوں" آریان کی بات سن کر عالیہ نے بولنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں۔۔ میرے ماں باپ نے میرا رشتہ میرے کزن سے طے کر دیا ہے۔" عالیہ نے بہتے آنسوؤں کے ساتھ اپنی بات کو جاری رکھا۔

"میری آج منگنی ہو گئی ہے اس کے ساتھ لیکن میں اس کے ساتھ شادی نہیں کرنا چاہتی ہوں۔" عالیہ نے اسے ساری بات بتادی۔

"کیوں؟" آریان نے پوچھا۔

"کیوں کہ میں اس سے محبت نہیں کرتی ہوں۔ میں کسی اور سے محبت کرتی ہوں۔" عالیہ چند پل کے لیے رکی۔

www.novelsclubb.com

"اور وہ تم ہو۔"

یہ سن کر دوسری جانب سناٹا چھا گیا جیسے سامنے والے کو ایسی کوئی امید نہ ہو۔

"کککک۔۔"آریان کی آواز ابھی ابھری ہی تھی کہ عالیہ نے کال کاٹ دی تھی۔

اس نے بہت بڑی بات کہہ دی تھی۔اب اس سے آگے وہ کچھ نہیں سننا چاہتی تھی۔شایان کی کال دوبارہ آنے لگی تو عالیہ نے اپنا موبائل کچھ دیر کے لیے آف کر دیا۔

****

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اپنے کمرے میں کل کے پیپر کی تیاری کر رہی تھی۔جائی یانہ کا دن آج واقعی میں بہت مصروف گزرا تھا۔اسے آج پڑھنے کا بلکل بھی موقع نہیں ملا تھا۔

اب وہ ایک دفعہ دہرائی کر لینا چاہتی تھی۔ جائی یا نہ پیپر کی رات پڑھنے والوں میں سے نہیں تھی بلکہ روز پڑھائی کرتی تھی۔ اس لیے اسے کچھ تسلی تھی۔ ویسے بھی یہ فائنل پیپرز نہیں تھے بلکہ مڈ ٹرمز تھے۔

کچھ دیر بعد جب وہ پڑھ کر فارغ ہو گئی تو بستر پر لیٹ گئی۔ اس کے ذہن میں آفتاب کا چہرہ ابھرا۔ آج کی مصروفیت میں وہ کل کی باتوں کو بھول گئی تھی لیکن ابھی فارغ وقت میں یہ بات دوبارہ اس کے حواسوں پر چھانے لگی۔ اس نے اپنے آپ کو بچانے کا راستہ ڈھونڈ تو لیا تھا لیکن وہ اتنی کانفیڈنٹ نہیں تھی کہ یہ حل سہی ہے بھی یا نہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ کوئی روزانہ ایسے مسئلوں کو ڈیل نہیں کرتی تھی کہ بغیر ڈرے اور بآعتماد ایسے پلان ترتیب دے کر عمل کریں۔ وہ ایک عام سی لڑکی تھی اور اس کی زندگی میں یہ

پہلا مسئلہ تھا جو اس نے کسی سے شئیر نہیں کیا تھا۔اس لیے وہ کچھ حد تک خوفزدہ تھی۔

****

دروازے پر دستک ہوئی تو مریم جو کہ کپڑے دھو رہی تھیں انہوں نے زینب کو آواز دی۔

www.novelsclubb.com

"زینب ذرا دیکھو دروازے پر کون ہے؟"

زینب برتن دھو کر بس ابھی فارغ ہوئی تھی کہ چچی کی بات سن کر اس نے اونچی آواز میں "اچھا چچی!" کہا اور اپنے گیلے ہاتھ ڈوپٹے سے رگڑتی ہوئی دروازے پر پہنچی۔

اس نے دروازہ کھولا تو سامنے موجود شخص نے اسے شادی کی دعوت کا کارڈ دیا اور چلا گیا۔

زینب کارڈ لے کر اندر آئی اور مریم کو دے دیا۔ مریم نے کارڈ کھول کر دیکھا تو پتہ چلا کہ خاندان میں ان کے دور کے رشتے دار کے گھر شادی ہے اور انہیں بمع اہل و عیال مدعو کیا ہے۔

"کس کی شادی کا کارڈ ہے امی؟" نوال نے چھت کی سیڑھیاں اترتے ہوئے پوچھا۔اس کے ہاتھ میں پیلے رنگ کی بالٹی تھی۔وہ اوپر چھت پر کپڑے سکھانے گئی تھی۔

"خاندان میں شادی ہے!"

"اچھا تو ہم جائیں گے؟" نوال نے سوال کیا تو مریم مصروف انداز میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے ابو سے پوچھوں گی اگر انہوں نے اجازت دی تو میرے ساتھ زینب اور ام ہانی جائیں گی۔تم گھر پر رہو گی۔"

"کیوں میں کیوں نہیں جاؤں گی؟"

"کیوں میں کیوں جاؤں گی؟"

زینب اور نوال ایک ساتھ بولیں۔

مریم کے کپڑے دھوتے ہاتھ رکے اور اپنے سامنے کھڑی دونوں لڑکیوں کو گھورا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں میں اس لیے اپنے ساتھ لے کر نہیں جاؤں گی کیونکہ اگر سب چلے گئے تو گھر کا خیال کون رکھے گا اور تمہیں میں اس لیے ساتھ لے کر جاؤں گی کیوں کہ پچھلی دفعہ جب نوال شادی میں میرے ساتھ گئی تھی تو تم گھر پر رکی تھی۔اب تم

میرے ساتھ جاؤ گی۔" مریم نے پہلی بات نوال سے اور دوسری بات زینب سے کی تھی۔

"لیکن ام ہانی بھی تو پچھلی دفعہ گئی تھی!" نوال کے منمنانے پر مریم نے جواب دیا۔

"تو کیا ہوا۔ وہ چھوٹی ہے اور تم جانتی ہو اسے شادیوں میں جانے کا کتنا شوق ہے۔ تم اگر گھر پر رک جاؤں گی تو قیامت نہیں آجائے گی۔"

www.novelsclubb.com

"یہ سہی ہے!" نوال بڑبڑاتے ہوئے دوبارہ دھلے ہوئے کپڑے بالٹی میں ڈالنے لگی تاکہ انہیں چھت پر سکھانے کے لیے لے جائے۔

"چچی اگر نوال کا دل چاہ رہا ہے تو آپ اسے اپنے ساتھ لے جائیں۔ میرا تو ویسے بھی ایسے فنکشنز میں جانے کو دل نہیں کرتا ہے۔" زینب کو فیملی فنکشنز سخت برے لگتے تھے۔ اس لیے وہ جانا نہیں چاہتی تھی۔

"تمہارا جانے کا دل نہیں کرتا ہے پر پھر بھی تمہیں جانا پڑے گا۔ شادی میں ہم جب جائیں گے تو میں کچھ بڑوں کو تمہارے رشتے کی بات کرنے کا بھی کہوں گی۔ اب ویسے بھی تمہاری عمر اتنی ہو گئی ہے کہ تمہاری شادی کروا دی جائے۔" مریم کی بات سن کر زینب بے ساختہ بول پڑی۔

www.novelsclubb.com

"اس لحاظ سے تو نوال اور رام ہانی کی بھی شادی کی عمر ہو چکیں ہیں۔ آخر کو یہ دونوں مجھ سے بڑی ہیں۔" زینب نے یہ بات بول تو دی تھی لیکن پھر پچھتائی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اب مریم طیش میں آجائیں گی اور یہی ہوا۔

"نوال اور ام ہانی میری اپنی بیٹیاں ہے ان کی شادی کی مجھے کوئی فکر نہیں ہے۔ان کے سر پر باپ کا سایہ سلامت ہے۔مجھے بس تمہاری فکر ہے کیونکہ تم میری بیٹی نہیں ہو۔"

مریم نے واضح طور پر یہ لکیر کھینچی ہوئی تھی۔وہ اکثر ایسی باتیں کہہ جاتی تھی جن کا مطلب صاف ہوتا تھا کہ مریم کے لیے زینب کبھی بھی نوال اور ام ہانی کے برابر نہیں آسکتی تھی۔حالانکہ مریم نے کبھی بھی اس کے ساتھ برا سلوک نہیں رکھا تھا اور نہ اس پر روایتی چچیوں کی طرح کوئی ظلم ڈھائیں تھے مگر پھر بھی وہ ہمیشہ اس کی خالہ اور چچی رہی تھیں۔وہ اس کے لیے ماں نہیں بن پائی تھی۔

"تم میرے ساتھ شادی پر چلو گی اور یہ طے ہو گیا ہے۔اب مجھے مزید کوئی بحث نہیں کرنی ہے۔"

یہ کہہ کر وہ اپنا کام کرنے لگی اور زینب بھی کچن میں چلی گئی۔اسے اب آج شام کھانا بنانا تھا۔ایسی لڑائیاں دیسی فیملی میں ہونا روز کا کام ہے۔اب وہ ان باتوں کو دل پر لینا یا رونا دھونا چھوڑ چکی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

اشفاق کے گھر کی صبح آج حبس زدہ تھی۔ہر ایک کے دل میں ہزاروں وسوسے اور اندیشے جنم لے رہے تھے۔بظاہر ہر کوئی ہنسی خوشی ایک دوسرے سے بات کرتا دکھائی دیتا تھا لیکن اپنے بھید ایک دوسرے پر کھلنے سے سب گھبرا رہے تھے۔

ناشتہ کر لینے کے بعد جائی یانہ یونیورسٹی کے لیے چلی گئی۔آج وہ وقت سے کچھ پہلے آگئی تھی اس لیے یونیورسٹی میں اسٹوڈنٹس بہت کم دکھائی دے رہے تھے۔کلاسز تقریباً ساری خالی پڑی ہوئیں تھیں۔جائی یانہ راہداری میں یونہی چہل قدمی کرنے لگی کہ اچانک اس کو دو لوگوں کے درمیان ہوتی گفتگو کی آوازیں سنائی دی۔ آوازیں بہت مبہم تھیں۔اسے کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے آواز کا تعاقب کیا تو اسے پتہ چلا کہ یہ آوازیں ایک بند کلاس میں سے آ رہی تھیں۔وہ اس کلاس کے قریب آئی تو اسے اب آوازیں آرام سے سنائی دینے

لگی۔کلاس کے اندر سے سر آفتاب کی آواز اور ایک نسوانی آواز جائی یانہ کانوں کے پردوں سے ٹکرا رہی تھیں۔جائی یانہ نے دروازے کی لکیر سے اندر دیکھنے کی کوشش کی۔

کلاس کا منظر کچھ یوں تھا کہ سر آفتاب ایک کرسی پر بیٹھے تھے انہوں نے اپنی ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھی ہوئی تھی۔ان کے سامنے ایک لڑکی کھڑی تھی۔جائی یانہ نے ذرا غور سے دیکھا تو وہ لڑکی کوئی اور نہیں بلکہ وہی کالی چادر والی لڑکی تھی جو جائی یانہ کو یونیورسٹی کے پہلے دن ملی تھی۔اس لڑکی نے ایک دفعہ اسے اپنا نام بھی بتایا تھا۔

جائی یانہ نے ذہن پر ذرا زور دیا تو اسے اس کا نام یاد آ گیا۔ نائلہ !!

اس لڑکی نے جائی یانہ کو اپنا یہی نام بتایا تھا۔

نائلہ ابھی سر آفتاب کے سامنے بے بسی سے کھڑی تھی۔ سر آفتاب نائلہ کی بے بسی دیکھ کر محظوظ ہو رہے تھے۔

"میں نے تمہیں ایک کام دیا تھا نائلہ، لیکن افسوس کہ تم یہ کام نہ کر پائی!"

www.novelsclubb.com

سر آفتاب کی آواز سن کر جائی یانہ کے کان کھڑے ہو گئے۔ آخر انہوں نے ایسا کونسا کام نائلہ کے ذمے لگایا تھا جو وہ کر نہیں پائی تھی۔

"میں یہ سب نہیں کر سکتی ہوں۔ میں کسی لڑکی کو دوستی کا جھانسا دے کر آپ کے پاس نہیں لا سکتی ہوں۔" نائلہ کی آواز رندھی ہوئی تھی جیسے وہ اپنے آنسو حلق میں اتار رہی ہو۔

"اچھا تو نائلہ بی بی کو اچھائی کا شوق چڑھا ہے۔ بول تو ایسے رہی ہے جیسے کوئی پارسا ہو۔ زندگی میں کبھی گناہ نہ کیا ہو۔ بی بی! تم جانتی ہو نا کہ تمہاری چند ویڈیوز میرے پاس امانت رکھی ہیں اور میرا جب دل کیا میں اس امانت میں خیانت کر دوں گا۔"

www.novelsclubb.com

"پلیز ایسا نہ کریں آپ کو خدا کا واسطہ ہے!" نائلہ کانپ اٹھی تھی۔ جائی یانہ کو منٹوں میں سمجھ آ گئی کہ یہ کیا کہانی ہے۔

"میں ایسا بالکل نہیں کروں گا۔بس کچھ پیاری پیاری سی لڑکیوں کو اپنی سہیلیاں بنا لو اور انہیں میرے آفس کی راہ دکھادو۔اس کے بعد میں جانوں اور میرا کام جانے۔"

"میں ایسا نہیں کروں گی۔اس کے علاوہ آپ جو کہیں گے میں کروں گی مگر کسی اور لڑکی کو اس ٹراما میں نہیں ڈالوں گی جس سے میں خود گزری ہوں۔آپ کی دی گئی ذہنی اذیت کی وجہ سے میں اپنے سمیسٹر کے فائنل میں کچھ نہ کر پائی اور فیل ہو گئی۔ جب میں نے دوسری یونیورسٹی ایڈمیشن لینے کا فیصلہ کیا تو آپ مجھے بلیک میل کرنے لگے کہ اگر میں اس یونیورسٹی سے گئی تو آپ میری ان ویڈیوز کو لیک کر دے گے جو آپ نے بنائی ہے۔آپ بتائیں میں نے کہا پر آپ کا کہنا نہیں مانا۔اب آپ

سے بس یہ درخواست ہے کہ پلیز دوسری لڑکیوں کو تو کم از کم ٹھیک سے رہ لینے دیں۔ان کی زندگی میں تو آپ مسئلہ نہ بنیں۔"

نائلہ نے بات شروع آرام سے کی تھی مگر آہستہ آہستہ اس کا لہجہ تیز ہوتا چلا گیا تھا۔ اس کی باتیں سن کر سر آفتاب نے کرسی پر سے کھڑے ہوئے اور اس کے بالوں کو نوچنے لگے۔

جائی یانہ نے جب یہ سب دیکھا تو اس نے اپنا ڈوپٹہ منہ پر رکھا اور بھاری آواز سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"السلام سر!"

اس کی آواز کچھ حد تک مردانہ ہو گئی تھی۔ یہ کہنے کے بعد وہ فوراً پیچھے ہو گئی اور ساتھ رکھے بینچ کے نیچے چھپ گئی۔

سر آفتاب یہ آواز سن کر ایک دم سیدھا ہوا اور کھڑکی کے باہر دیکھا۔ وہاں کوئی نہیں تھا لیکن اب یونیورسٹی کا ٹائم ہو چکا تھا۔ کسی اسٹوڈنٹ نے کہیں انہیں۔۔۔اوہ نہیں!

وہ فوراً کلاس روم سے باہر نکل گیا۔ نائلہ اپنی آنکھیں صاف کرنے لگی۔

کچھ لوگ ہوتے ہیں جو یہ نہیں چاہتے کہ جو اذیت وہ جھیل چکے ہیں ان کی وجہ سے کسی اور کو بھی پہنچیں اور نائلہ ان ہی لوگوں میں سے ایک تھی۔

****

یونیورسٹی آج معمول کی طرح تھی۔ سب کچھ نارمل روٹین کے مطابق ہو رہا تھا۔ بہت سے اسٹوڈنٹس ابھی کمرہ امتحان میں بیٹھے پیپر دے رہے تھیں۔ اس لیے راہداریاں اور گراؤنڈ ابھی ویران تھے۔ ایسے میں ایک پروفیسر کے آفس میں آؤ تو سر آفتاب وہاں موجود تھے۔ وہ لوگ آپس میں گفتگو کر رہے تھے کہ اچانک سر آفتاب کا موبائل تھرتھرایا۔

انہوں نے اپنے کوٹ میں سے فون نکالا تو ایک انجان نمبر سے میسج آیا ہوا تھا۔

"آپ کا شکار آپ کے آفس میں ہے۔"

سر آفتاب کے ہونٹوں پر ایک شیطانی مسکراہٹ رینگ گئی۔انہیں لگا کہ یہ میسج نائلہ نے بھیجا ہے۔سر آفتاب نے پروفیسر سے معذرت کی اور اپنے آفس میں جانے لگے۔

www.novelsclubb.com

اپنے آفس پہنچ کر انہوں نے دروازہ کھولا تو ان کی کرسی پر ایک لڑکی بیٹھی تھی۔وہ جو کوئی بھی تھی اس کے بال سنہرے تھے۔سفید ہاتھ جن پر لال رنگ کی نیل پالش لگی ہوئی تھی وہ سنہرے بالوں پر اپنے ہاتھوں کو کنگے کی مانند پھیر رہی تھی۔

لڑکی کی سر آفتاب کی جانب پشت تھی۔اس لیے سر آفتاب اس کا چہرہ نہیں دیکھ پائے۔

"تمہیں نائلہ نے بھیجا ہے نا؟" سر آفتاب نے دروازہ لاک کرتے ہوئے پوچھا۔ لڑکی سیدھی ہو کر بیٹھ گئی مگر وہ پیچھے نہیں مڑی تھی۔

"افسوس کہ تمہاری دوست نے تمہیں دغا دے کر میرے پاس بھیجا ہے۔" سر آفتاب کی آواز میں مصنوعی تاسف تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا کیا مطلب ہے؟" لڑکی نے گھبراتے ہوئے کہا۔اس نے چہرہ ابھی تک نہیں موڑا تھا۔

لڑکی کی گھبراہٹ دیکھ کر سر آفتاب محظوظ ہوئے۔اس کے پاس ایک اچھا شکار بھیجا گیا تھا۔ویل ڈن نائلہ !

"مطلب یہ کہ نائلہ میرے ارادوں سے واقف تھی لیکن پھر بھی اس نے تمہیں میرے پاس بھیجا ہے۔"

ککککک۔۔کیسے ارادے؟"لڑکی گھبراہٹ میں ہکلا گئی۔

www.novelsclubb.com

"ایک آدمی اگر آفس کا دروازہ بند کر کے لڑکی کو اپنے ارادوں کی طرف اشارہ کر رہا ہو تو وہ کیسا ارادہ ہو گا۔" آفتاب شیطان کا روپ دھار چکا تھا۔ وہ قدم قدم بڑھتے لڑکی کے قریب آ رہا تھا۔

"نائلہ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟" لڑکی نے جیسے خود کلامی کی تھی۔ سر آفتاب اس کی بات سن کر ہنسنے لگا۔ شیطانی ہنسی!

"اس کی بھی غلطی نہیں تھی۔ میں نے اس کی ایسی ویڈیوز بنائی تھی جو اگر لیک ہو گی تو اس کی بڑی بدنامی ہو گی لیکن تم فکر نہ کرو تمہاری ویڈیو میں اچھی کوالٹی کی بناؤں گا۔"

سر آفتاب لڑکی کے بے حد قریب آ گئے تھے۔اب بس وہ ایک قدم دور تھے۔ اچانک لڑکی نے کرسی گھمائی اور سامنے آ کھڑی ہوئی۔مقابل کو دیکھ کر سر آفتاب کے چہرے کی ہوائیاں اڑ گئی۔

****

"مس۔۔مس۔۔۔صبا!"

www.novelsclubb.com

سر آفتاب کی حالت کاٹو تو بدن میں لہو نہیں کے مصداق تھی۔انہوں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا کہ وہ اتنی دیر سے وائس پرنسپل (جو کہ پرنسپل کی چھوٹی بہن بھی ہے) سے مخاطب تھا۔

ابھی سر آفتاب اپنی صفائی میں کچھ کہتے مس صبا نے سر آفتاب کے منہ پر ایک زوردار تھپڑ دے مارا۔

"میرا نام بھی مت لینا غلیظ انسان ورنہ میں تمہارا وہ حشر کروں گی کہ دنیا تم پر تھوکے گی بھی نہیں۔"

یہ کہہ کر وہ آگے بڑھ کر آفس سے باہر نکلنے لگی تھیں کہ سر آفتاب نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور اپنے سامنے کیا۔

www.novelsclubb.com

"تم باہر نہیں جاؤ گی۔اب میری بات سنو اگر تم نے۔۔۔۔۔۔۔" سر آفتاب ابھی کوئی دھمکی دینے ہی لگے تھے کہ اچانک کسی نے آفس کا دروازہ کھولا۔

دو باوردی سیکورٹی گارڈ آفس میں آئیں اور آفتاب کو دبوچ لیا۔آفتاب چند لمحے کے لیے سمجھنے سے قاصر ہو گیا تھا کہ یہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے۔پھر جب اسے کچھ سمجھ آیا تو مزاحمت کرنے گا لیکن بے سود۔ سیکیورٹی گارڈز کی گرفت ضرورت سے زیادہ مضبوط تھی۔

آفس کے دروازے سے ایک چالیس سال کی عورت اندر وارد ہوئی۔انہوں نے لال رنگ کی شلوار قمیض پر کالے رنگ کا گاؤن پہنا ہوا تھا۔گاؤن کے کناروں پر سنہری رنگ کی پٹیاں لگی ہوئی تھی۔ سر پر لال ڈوپٹہ ایک شان کے ساتھ اوڑھا ہوا

تھا۔عورت کی گردن اٹھی ہوئی تھی اور چال میں ایک وقار تھا۔انہوں نے ارد گرد نظریں دوڑائی۔وہ قدم قدم چلتی سر آفتاب کے بلکل سامنے کھڑی ہو گئی۔

اس عورت کو دیکھ کر سر آفتاب کے تھوں کے طوطے اڑ گئے۔

"پرنسپل صائمہ صاحبہ دیکھے میرے ساتھ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں۔مس صبا کو کوئی غلط فہمی ہو۔۔۔۔۔۔"چٹاخ

www.novelsclubb.com

پورے آفس میں تھپڑ کی آواز گونج اٹھی۔

تھپڑ اس قدر تیزی سے لگا تھا کہ آفتاب کی ناک میں سے خون نکلنے لگا تھا۔

"اپنی بکواس بند رکھو۔ تم جیسے گھٹیا لوگوں کی وجہ سے لوگ اپنی بچیوں کو تعلیمی اداروں سے دور رکھتے ہیں۔ مس صبا کی کال سے میں تمہاری ساری باتیں سن چکی ہوں۔ تمہیں میں نہ صرف فائر کروں گی بلکہ تمہیں اب پولیس کے حوالے بھی کروں گی۔ پولیس ہی اب تم سے اسٹوڈنٹس کی ویڈیوز نکلوائے گی۔"

پرنسپل صاحبہ کے خاموش ہوتے ہی مس صبا دوبارہ بولی "اور ہاں! تم کب سے ایک لڑکی کا نام لے رہے ہو۔ تمہیں کیا لگتا ہے کسی لڑکی نے مجھے بتایا ہے۔ نہیں مجھے کسی لڑکی نے نہیں بتایا ہے۔ تمہارا مکروہ چہرہ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔"

یہ کہہ کر مس صبا پیچھے ہو گئی۔ پرنسپل نے آنکھوں کے اشارے سے گارڈز کو آفتاب کے باہر نکالنے کا حکم دیا۔

گارڈز نے ان کی بات کو سمجھ کر سر کو خم دیا اور آفتاب کو گھسیٹتے ہوئے لے جانیں لگے۔ آفتاب معافی مانگ رہا تھا، دہائیاں دے رہا تھا مگر پرنسپل کا چہرہ سپاٹ تھا۔

جب آفتاب کی آوازوں نے دم توڑ دیا تو پرنسپل صاحبہ نے مس صبا کے سامنے رخ کیا۔

www.novelsclubb.com

"صبا یہ کیا بچپنا تھا۔ میسج کر کے تم نے مجھے دھمکی کیوں دی کہ اگر میں نے تمہاری اور آفتاب کی باتیں سن لینے کے بعد آفتاب کو پولیس کے حوالے نہ کیا تو تم یہ

معاملہ میڈیا میں پہنچا دو گی۔ معلوم بھی ہے ہمارے ادارے کی کتنی بدنامی ہو نگی۔ اب تم نے جو آفتاب کو پولیس اسٹیشن بھجوا کر جو میس کیا ہے اس کی بھنک پھیلنی نہیں چاہیے ورنہ تم جانتی ہو کہ میرے ادارے کی کتنی بدنام ہو گی اور اگر میرے ادارے کی بدنامی ہوئی تو تم جانتی ہو کہ میں تمہارے ساتھ کس طرح پیش آؤں گی۔"

پرنسپل کے چہرے پر دباد باغصہ تھا۔

"اگر میں یہ دھمکی نہیں دیتی تو کیا تم آفتاب کو پولیس کے حوالے کرتی۔ وہ شخص ہماری اسٹوڈنٹس کی غلط ویڈیوز بنا رہا تھا۔ تمہیں ادارے کی ساکھ۔۔" مس صبا کچھ اور بھی کہنا چاہتی تھی مگر پرنسپل نے انہیں ہاتھ اٹھا کر خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"ایسے حالات میں عورت کو خاموش رہنا چاہیے۔ تم بھی تو ایسے حالات سے گزری تھی، تم نے بھی تو خاموشی سے وہ سب کچھ برداشت کیا تھا۔ پھر ان لڑکیوں کے لیے دلیری دکھا کر تمہیں کیا ملا؟" پرنسپل صاحبہ کے یہ الفاظ مس صبا کے دل میں کھب گئے۔

"میں خاموش نہیں ہوئی تھی تم نے کروایا تھا!" مس صبا نے زخمی نظروں سے اپنے سامنے کھڑی عورت کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے سہی کیا تھا ورنہ آج تم یہاں کھڑی نہ ہوتی! خیر مجھ سے اس بورنگ ٹاپک پر ابھی بات نہ کرو۔ بہتر ہو گا کہ تم آفتاب والے مسئلے کو جلد از جلد نپٹاؤ۔"

یہ کہہ کر وہ جانے لگی تھیں کہ ایک دفعہ پھر مس صائمہ رکی۔

"میں دوبارہ کہہ رہی ہوں کہ میرے ادارے کا نام خراب نہیں ہونا چاہیے۔"

یہ کہہ کر وہ سر آفتاب کے آفس سے نکل گئی۔ پیچھے کھڑی مس صبا نے ایک گہری سانس خارج کی اور اپنی تعلیم یافتہ بہن کی سوچ پر ماتم کیا۔

www.novelsclubb.com

****

عزاہ اور عالیہ بھی آج یونیورسٹی گئیں تھیں۔ عزاہ کو ابھی بھی بخار تھا۔ نوال نے اسے یونیورسٹی جانے سے بہت روکا مگر وہ کسی بھی بات کو خاطر میں لائے بغیر یونیورسٹی آگئی۔ اگر وہ گھر میں رکتی تو کل کی باتیں یاد کر کے اس کی طبیعت سنبھلنے کی بجائے مزید بگڑ جاتی۔

ابھی عزاہ فریحہ کے ساتھ ایک خالی کلاس روم میں بیٹھی ہوئی تھی۔ اس نے فریحہ کو سب بتا کر اپنے دل کا بوجھ ہلکا کر دیا تھا۔ اپنی بات بتاتے وقت اس کی سنہری آنکھوں سے آنسو بھی نکل رہے تھے جبکہ دوسری طرف فریحہ کندھا سہلا کر اسے حوصلہ دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم رونا تو بند کرو دیکھنا سب ٹھیک ہو جائے گا۔" فریحہ کا تسلی آمیز لہجہ عزاہ کو مزید رلا رہا تھا۔

"اب کیا ٹھیک ہو گا۔اب تو سب کچھ خراب ہو چکا ہے۔میرا شایان عالیہ کو دے دیا گیا ہے۔"

عزاہ بری طرح رونے لگی تھی۔صد شکر کہ وہ دونوں ابھی یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں نہیں تھے بلکہ ایک خالی کلاس میں بیٹھے تھے ورنہ یہ بات جنگل میں آگ کی طرح پھیلتی کہ ایک لڑکی گراؤنڈ میں رو رہی ہے اور ہر کوئی عزاہ کے پاس آ کر اس کی خیریت دریافت کر رہا ہوتا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو وہ جس کے نصیب میں تھا اسے مل گیا ہے۔اب تمہاری رونے دھونے سے کوئی فرق نہیں پڑے گا۔اس لیے اسے بھول جاؤ۔"فریحہ اسے سمجھا رہی تھی مگر وہ فریحہ کی بات کے غلط مطلب لے رہی تھی۔

"وہ میرے نصیب میں تھا مگر میری اپنی بہن نے اسے مجھ سے دور کیا ہے۔شایان اس کو چاہتا ہے۔وہ مجھے بھی چاہ سکتا تھا اگر ہمارے درمیان میں عالیہ نہ ہوتی۔جہاں تک بات بھولنے کی ہے تو اگر بھولنا اتنا آسان ہوتا تو ہر کوئی اپنی اذیت بھری یادوں کو دل سے کوڑے کی طرح نکال دیتا۔کوئی بھی شخص اپنا ماضی یاد نہیں رکھتا۔بھلے وہ یادیں کتنی اچھی کیوں نہ ہو۔ماضی عذاب ہوتا ہے۔اس لیے یہ کبھی بھولتا نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ویسے کیا عالیہ کی ان سب میں رضامندی شامل ہے؟"فریحہ کے پوچھنے پر عزاہ نے جواب دیا۔

"پہلے جب اماں نے عالیہ کو رشتے کا بتایا تو منع کر رہی تھی لیکن جیسے ہی اسے منگنی کے لیے بلایا گیا تو خوب تیار ہوئی ہوئی تھی۔مجھے نہیں پتہ کہ وہ خوش ہے یا نہیں."

"لیکن مجھے پتہ چل گیا ہے!"فریحہ کی بات سن کر عزاہ نے اس کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"عالیہ اس رشتے سے خوش تھی۔اس نے انکار بس اس لیے کیا تھا تاکہ تمہاری اماں کو دکھا سکے کہ وہ اس رشتے سے رضامند نہ ہونے کہ باوجود ان کی بات مان رہی ہے۔"

"تمہیں واقعی میں ایسا لگتا ہے؟" عزاہ نے پوچھا۔

"مجھے تو یہی لگ رہا ہے تم خود بتاؤ بندہ اگر پہلے رشتے سے انکار کر رہا ہو اور پھر بعد میں ہنسی خوشی منگنی کر والے تو اس کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب یہی ہے کہ وہ سب اس کو یہ دکھانا چاہتی تھی کہ میں نے اپنی ماں کی بات مان لی ہے اور دوسری طرف اس کی منگنی شایان سے بھی ہو گئی۔ اسے کہتے ہیں ایک تیر سے دو شکار"

"مجھے تمہاری باتوں میں دم لگ رہا ہے۔ اس لیے وہ ہر وقت پھپھو کے گھر جاتی رہتی تھی۔ نمرہ کا تو بس ایک بہانہ تھا۔ وہ تو اصل میں کسی اور کام سے وہاں جاتی تھی۔" عزاہ کسی دوسرے کے لگائے اندازوں کا شکار ہو چکی تھی۔

جب انسان اپنے گھر کے مسئلوں کو گھر والوں سے ڈسکس کرنے کی بجائے کسی دوسرے سے ڈسکس کرتا ہے تو اکثر ایسے اندازوں سے پالا پڑ جاتا ہے اور بعض اوقات وہ بغیر سوچے سمجھے ان باتوں کو درست مان لیتا ہے۔اس لیے دانا کہتے ہے کہ گھر کی بات باہر والوں سے نہیں کرنی چاہیے۔

عزاہ فریحہ کے اندازے کے مطابق گزشتہ حالات کو رنگ دے رہی تھی اور فریحہ کی باتوں کا اثر پختہ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں کو اس خالی کلاس روم میں چھوڑ کر یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں آؤ تو وہاں پر عالیہ اور نمرہ بیٹھی ہوئیں تھیں۔ نمرہ کے چہرے پر جوش تھا جبکہ عالیہ کے چہرے پر بارہ بج رہے تھے۔

عالیہ نمرہ کو آریان اور اپنی فون کال کے بارے میں بتا رہی تھی۔

"اچھا جب تم نے اس سے اقرار محبت کیا تو اس کا کیا ری ایکشن تھا۔" نمرہ نے ساری بات سن لینے کے بعد سب سے پہلے یہ سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے اتنا کہہ کر کال کاٹ دی۔ اب میں نہیں جانتی دوسری طرف اس کا کیا ری ایکشن ہو گا۔" عالیہ کی بات سن کر نمرہ اس کی شکل دیکھتی رہ گئی۔

"تم نے کال کیوں کاٹی؟"

"تمہاری باتوں میں آ کر میں نے پتہ نہیں بے شرموں کی طرح کیا کچھ کہہ دیا تھا۔اپنی باتوں پر مجھے بہت شرمندگی ہوئی تھی۔شرمندگی کی وجہ سے میں مزید بات کر نہیں پائی اور کال کاٹ دی۔"

"اس کے بعد آریان نے تمہیں کال یا میسج کیا؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں اس نے فوراً کال کی تھی مگر میں نے فون آف کر دیا۔"

"تمہیں سن لینی چاہیے تھی اس کی بات"

ابھی وہ دونوں یہ باتیں کر رہی تھیں کہ اچانک عالیہ کے موبائل پر ایک میسج آیا۔

عالیہ نے موبائل پکڑا تو نوٹیفکیشن دیکھ کر عالیہ کو یکدم کرنٹ لگا۔

"نمرہ اس نے مجھے میسج بھیجا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کس نے؟ شایان بھائی نے؟" نمرہ نے پوچھا۔

"نہیں! آریان نے۔"

اس کی بات سن کر نمرہ فوراً سے اٹھی اور اس کا میسج دیکھنے لگی۔

"ہیلو عالیہ! میں آپ سے آج ملنا چاہتا ہوں۔ آپ مجھے لوکیشن اور ملنے کا وقت سینڈ کریں میں ادھر آجاؤں گا۔"

عالیہ کے میسج پڑھ کر ہاتھ پاؤں پھول گئے۔

www.novelsclubb.com

"نمرہ وہ تو اب ملنے کا کہہ رہا ہے۔ یار میں کیا کروں؟ اب کیا مجھے جانا پڑے گا؟"

"مجھے دکھاؤں فون!" یہ کہہ کر نمرہ نے عالیہ کے ہاتھوں سے فون چھینا اور اپنی گرفت میں لے لیا۔

"السلام علیکم آریان! آپ شام چار بجے فاطمہ جناح پارک میں موجود مک ڈولنڈز ریستوران آجایئے گا۔ ہم دونوں وہی بات کریں گے۔"

یہ لکھ کر نمرہ نے میسج سینڈ کر دیا۔ عالیہ نے میسج مکمل پڑھا تو نمرہ کی شکل پر دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے میری طرف سے اسے آنے کا کیسے کہہ دیا؟"

"میں تمہاری دوست ہوں بس اس لیے" عالیہ نمرہ کو دیکھتی رہ گئی۔ نمرہ کے لہجے میں کیا بے نیازی تھی۔ واہ کیا بات ہے!

"تم یہ سب کیوں کر رہی ہو نمرہ؟" عالیہ جاننا چاہتی تھی آخر ایسی کیا بات تھی کہ نمرہ اپنے بھائی کا ساتھ دینے کی بجائے عالیہ کا ساتھ دے رہی تھی۔ یہ جانتے بوجھتے کہ شایان عالیہ کو پسند کرتا تھا۔

"میں یہ سب ہماری دوستی کے لیے کر رہی ہوں۔ میں نہیں چاہتی کہ تم ایک ان چاہے رشتے میں بندھ جاؤ۔ یہ سب میں شایان بھائی کے لیے بھی کر رہی ہوں کیونکہ مجھے یہ بات اچھے سے پتہ ہے زبردستی کے جوڑے رشتے کبھی بھی پائیدار نہیں ہوتا ہے۔ ایسے رشتے خوشی کا نہیں بلکہ دکھ کا باعث بنتے ہے۔ میں نہیں چاہتی کہ شایان بھائی کی زندگی میں کچھ ایسا ہو۔ ہماری زندگی نارمل نہیں رہی ہیں۔ ہم

دونوں بہن بھائی نے ایک ایب نارمل بچپن گزارا ہیں۔ماں باپ کی شفقت سے دور۔تم میرے بھائی کو اتنا برا سمجھتی ہو حالانکہ وہ اتنے برے نہیں ہے۔بس انہیں اینگر مینیجمینٹ ایشوز ہے جس کا سبب ماضی کا وہ تلخ حادثہ ہے۔میں نے جب تمہیں شایان بھائی کی پسند کا بتایا تھا تو تم نے مجھے بولا تھا کہ انسان کسی کے لیے نہیں بدلتا۔مجھے تمہاری بات سہی لگی۔بھائی واقعی میں اپنے غصے پر قابو نہیں رکھ پاتے ہے۔بھائی کی شادی اگر تمہارے ساتھ ہوئی تو بھائی تمہاری کہانی کے ہیرو بننے کی بجائے ولن بن جائیں گے جو میں ہرگز نہیں چاہتی ہوں۔"

نمرہ کی سیاہ آنکھوں میں کرب اتر گیا تھا۔عالیہ نمرہ کو دیکھتی رہ گئی۔عالیہ نے سوچا کیا ایسے لوگ بھی دنیا میں موجود ہے جو اپنے دوستوں اور عزیزوں کے لیے اتنے فکر مند رہتے ہیں۔اس کے دل سے دعا نکلی کہ خدا ہر لڑکی کو ایسی دوست ضرور دے۔

www.novelsclubb.com

"تم انسان ہو یا زمین پر اترا ایک فرشتہ ؟" عالیہ محویت سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"باقیوں کے لیے تو پتہ نہیں پر تمہارے لیے تو میں ایک شیطان ہوں !"

نمرہ اور عالیہ نے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا اور ہنس دیے۔ کوئی بھی انہیں اس وقت ساتھ میں دیکھتا تو اس کے ذہن میں ایک پرفیکٹ فرینڈ شپ کا خاکہ بن جاتا۔

www.novelsclubb.com

****

مس صبا اپنے آفس میں بیٹھی فائلز کی ورق گردانی کر رہی تھیں کہ اچانک ان کے آفس کا دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔

انہوں نے بغیر دیکھے اجازت دی۔

"کم ان!"

آفس کا دروازہ کھلا اور سانولی لڑکی آفس کے اندر آگئی۔ مس صبا نے گردن نہیں اٹھائی۔ شاید وہ بھی اس لڑکی کی آمد کی توقع کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"وہ میم مجھے آپ کا شکریہ ادا کرنا تھا۔" لڑکی کی آواز سن کر مس صبا نے مصروف انداز میں پوچھا۔

"کس بات کا شکریہ؟"

"وہ آپ نے سر آفتاب کے ساتھ جو کیا اس کے لیے۔"

مس صبا نے فائل ایک طرف رکھی اور ریوالونگ چیئر پر بیٹھے ہوئے کچھ پیچھے کو ہوئی اور بڑی فرصت سے اپنے سامنے کھڑی لڑکی کا چہرہ دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

سانولی رنگت۔۔۔ تیکھے نین نقش۔۔۔ بھوری آنکھیں۔۔۔ کندھوں تک آتے بال جن کو سر پر ڈوپٹہ سے چھپایا ہوا تھا۔ وہ لڑکی سامنے والے کی نظروں میں کافی بھلی معلوم ہوتی تھی۔

"بیٹھیں!" مس صبا نے ہاتھ کے اشارے سے لڑکی کو بیٹھنے کا کہا۔ لڑکی بھی چپ چاپ بیٹھ گئی۔

وقت کو ابھی روک کر اگر ہم پیچھے جائیں تو ہم اس وقت میں پہنچیں گے جب جائی یانہ نے آفتاب اور نائلہ کی باتیں سن لی تھیں۔

****

جائی یانہ بینچ میں سے نکل کر باہر جانے لگی تھیں۔اسے سر آفتاب کا پیچھا کرنا تھا اور دیکھنا تھا کہ اب وہ کس کے پاس جائے گا۔وہ بلی کی طرح آہستہ قدم لیتی جا رہی تھی کہ اچانک وہ کسی نفوس سے ٹکرائی۔وہ گرتے گرتے بچی تھی۔وہ اپنے سامنے موجود شخص کو کچھ اچھا خاصا سنانا چاہتی تھی کہ یکدم اس کی نظر اس شخص کے چہرے پر پڑی۔یہ وہی شخص تھا جس کے بال گھنگرالے اور جس کو زید کے نام سے مخاطب کیا جاتا تھا۔

زید نے اپنے دونوں ہاتھ سینے پر باندھے ہوئے تھے اور کچھ خفاسی نظروں میں وہ جائی یانہ کو دیکھ رہا تھا۔

"صبح اس وقت یونیورسٹی میں اسٹوڈنٹس نہ ہونے کے برابر ہیں اور آپ کی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ سر آفتاب بھی اس وقت یونیورسٹی میں حاضر ہوتے ہے۔ آپ اس کی موجودگی میں یوں دندناتی ہوئی کیوں پھر رہی ہے؟"

"میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں!" ایک تو یہ شخص نجانے کس حیثیت سے اس سے سوالات پوچھتا رہتا تھا۔ اوپر سے آفتاب بھی اب کہیں دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ جائی یانہ کو اس کی ایسی باتیں سن کر غصہ آیا کرتا تھا۔ آخر کو وہ بچی تھوڑی تھی کہ وہ ہر بات پر اس سے پوچھ گچھ کرتا رہے۔

www.novelsclubb.com

زید نے سر کو جھٹکا اور سامنے سے ہٹنے لگا تھا کہ جائی یانہ کو یاد آیا کہ اس نے زید کو کچھ بتانا ہے۔

"زیدر کو میرے پاس آفتاب کو مزا چکھانے کا ایک حل ہے۔"

زیدر رک گیا اور زید نے جائی یانہ کو حیرت سے دیکھا جیسے اس نے کسی انہونی کا کہہ دیا ہو۔

"آپ سچ کہہ رہی ہے؟"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے سر اثبات میں ہلایا۔ زید نے اس سے پوچھا۔

"بتائیں آپ نے کیا حل سوچا ہے!"

جائی یانہ کے اندر جوش بڑھ گیا۔

"میں نے سوچا ہے کہ میں آفتاب کے آفس میں جاؤں گی اور اس کی بلیک میل کرتی باتوں کو ریکارڈ کر کے انٹرنیٹ میں ڈال دوں گی۔اس طرح وہ بدنام ہو جائے گا اور ہمارا کام بن جائے گا"

جائی یانہ کی بات سن کر زید کا دل چاہا تالیاں بجائے۔آخر ایسے عقل سے خالی بہادر پلان جائی یانہ کے علاوہ کون بنا سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے دو دن لگا کر یہ پلان تشکیل کیا ہے؟"

"ہاں، کیوں کوئی مسئلہ ہے؟" جائی یا نہ زید کے چہرے کے تاثرات پڑھ لیے تھے۔

"انتہائی فلاپ پلان ہے۔سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ آپ اپنی اور آفتاب کی ویڈیو بنائیں گی تو آپ کے جاننے والے آفتاب کی بجائے آپ کی کردار کشی کریں گے۔ آپ بدنام ہو جائے گی اور اگر آفتاب نے پرنسپل میم کو اپنی صفائی دیتے ہوئے کوئی ایسا پوائنٹ دے دیا جسے پرنسپل میم نے سچ سمجھ لیا تو آفتاب صاحب کی نوکری تو بچ جائے گی البتہ آپ کو یونیورسٹی سے سسپینڈ کر دیا جائے گا اور آفتاب آپ کا جانی دشمن بن جائے گا۔اگر ان مسائل کے علاوہ باقی مسائل کو بھی میں نظر انداز کر دوں تو پلان بہت اچھا ہے"

جائی یانہ کا چہرہ زید کی باتیں سن کر اتر گیا۔اسے تو لگا تھا کہ یہ ایک بہترین پلان ہے۔

"آپ کوئی اچھا پلان لے کر آئیں گی تو میں آپ کا ساتھ ضرور دوں گا لیکن ایسے لاجک لیس پلان میں میں کم از کم آپ کے ساتھ شریک نہیں ہوں گا۔"

یہ کہہ کر زید چلا گیا اور جائی یانہ اکیلی رہ گئی۔اس نے دو دن مسلسل اس بارے میں سوچا تھا۔اس کے بعد بھی یہ پلان زید نے سنتے ہی فلاپ قرار دے دیا تھا۔اس کو یہ باریکیاں پہلے دکھائی کیوں نہیں دی جو زید نے سنتے ہی دیکھ لی تھی۔اس کے پاس تو اب کچھ بھی نہیں رہا تھا۔اس میں واقعی میں عقل کی کمی تھی۔

جائی یانہ مایوس ہو چکی تھی اور مایوسی کی حالت میں اسے نائلہ کا خیال آیا۔ جائی یانہ کو اس وقت نائلہ کے پاس جانا چاہیے تھا۔ وہ واپس اس کلاس میں گئی۔ وہ کلاس کے اندر داخل ہوئی تو اس نے دیکھا نائلہ سب سے آخری بینچ میں سر نیچے کیے بیٹھی ہوئی تھی۔ نائلہ کا چہرہ چھپا ہونے کے باوجود جائی یانہ کو پتہ تھا کہ وہ اس وقت رو رہی ہے۔

نائلہ کو یوں دیکھ کر جائی یانہ کے دل کو کچھ ہوا۔ جائی یانہ کے ساتھ ایسا کچھ نہیں ہوا تھا جیسا نائلہ کے ساتھ ہو چکا تھا۔ نائلہ تو پتہ نہیں کب سے سر آفتاب کے عتاب کو برداشت کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ قدم قدم چلتی اس بینچ پر بیٹھ گئی جس پر نائلہ بیٹھی ہوئی تھی۔ نائلہ محسوس کر چکی تھی کہ اس کے ساتھ کوئی آ کر بیٹھا ہے۔

"تم جو بھی ہو چلی جاؤ ورنہ میری طرح تمہیں بھی رونا پڑے گا!" نائلہ کی زکام زدہ آواز اٹھی۔

"نہیں مجھے یقین ہے کہ مجھے تمہاری طرح رونا نہیں پڑے گا۔ میں جو بھی ہوں تم سے وعدہ کرتی ہوں ہم دونوں اس شخص کو اسی طرح رلائیں گے جس طرح وہ ہمیں اذیت دے کر رولانا چاہتا ہے۔"

جائی یانہ کی نرم اور پر عزم بات سن کر نائلہ نے گردن اٹھا کر سامنے موجود اس لڑکی کو دیکھا۔ نائلہ اس کو دیکھ کر پہچان گئی تھی۔ یہ لڑکی اکثر اس کے پاس بیٹھ کر باتیں کرنے کی کوشش کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم کون ہو؟" نائلہ نے پوچھا۔

"جائی یانہ" جائی یانہ کا نام ہی اس کی پہچان تھی۔

"تم اس سب کے بارے میں کیا جانتی ہو؟" نائلہ نے محتاط انداز میں پوچھا۔

"میں وہ سب جانتی ہوں جو تمہارے ساتھ ہوا ہے، جو میرے ساتھ ہونے والا تھا اور اگر ہم نے آواز نہ اٹھائی تو پتہ نہیں کتنی اور لڑکیوں کے ساتھ ہو گا۔ ہم دونوں کو ہمت کرنی ہو گی اور اس شخص کو سبق سکھانا ہو گا" جائی یانہ کی بات سن کر نائلہ نے سر دوبارہ ڈیسک پر دے دیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بس کتابی باتیں ہیں حقیقت میں ایسا کچھ نہیں ہوتا ہے۔"

"جب حقیقی باتیں کتابوں میں لکھی جا سکتی ہے تو کتابی باتیں حقیقت میں کیوں نہیں ڈال سکتے۔"

"تم کیا چاہتی ہو کہ میں ہر جگہ اپنی بدنامی کرواؤں کہ ایک شخص کے پاس میری نازیبا ویڈیوز ہیں جو میرے منہ سے ایک لفظ نکلنے سے قبل وہ سب ویڈیوز لیک کر دے گا۔"

www.novelsclubb.com

"تو تم خود بتاؤ تم کیا کرنا چاہتی ہو بلکہ تم مجھے یہ بتاؤ کہ تم ابھی کیا کر رہی ہو؟" جائی یانہ نے اسی کے انداز میں بات لوٹائی۔

"میں صبر کر رہی ہوں اور اللہ میرے صبر پر میرا ساتھ دے گا۔" جائی یانہ نے نائلہ کی طرف تاسف سے دیکھا۔

"یہ صبر نہیں بزدلی ہے۔ میں نے پڑھا تھا صبر غم پر کرتے ہے، ظلم پر نہیں۔ صبر اس جگہ پر کیا جاتا ہے جہاں آپ کے پاس کرنے کو کچھ نہ بچا ہو۔ صبر ایک بند گلی میں کرتے ہے جہاں آپ نہ آگے جا سکو اور نہ پیچھے۔ تم بند گلی میں نہیں کھڑی ہو، تمہارے پاس راستے ہیں ڈھیر سارے راستے لیکن تم خوفزدہ ہو۔ تم بزدلی دکھا رہی ہو۔"

نائلہ اس کی باتیں سن کر کچھ پل کے لیے خاموش ہو گئی۔اس نے دھیرے سے اپنا سر اٹھایا اور آنسو صاف کرنے لگی۔

"تم سہی کہہ رہی ہو میں واقعی میں ایک بزدل لڑکی ہوں۔میں وہ سب نہیں کر سکتی ہوں جو تم مجھ سے کروانا چاہتی ہو۔مجھے معاف کر دو اور چلی جاؤ بلکہ میں خود ہی جا رہی ہوں۔"

یہ کہہ کر نائلہ اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔جائی یانہ نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

"پلیز کچھ دیر بیٹھ جاؤ۔ بھلے میری باتوں پر عمل نہ کرو لیکن ایک دفعہ بات سن تو لو۔ مجھے نہیں لگتا ہے کہ میری باتیں صرف سننے میں کوئی حرج ہے۔"

نائلہ جائی یانہ کا ہاتھ جھڑک دینا چاہتی تھی آخر وہ اتنا نڈر قدم کیسے اٹھا سکتی تھی مگر پتہ نہیں کیوں وہ دوبارہ بیٹھ گئی۔

نائلہ کے بیٹھنے پر جائی یانہ خوش ہوئی تھی مگر اس نے اپنی خوشی کو ظاہر نہیں کیا بلکہ پہلے والے سنجیدہ لہجے میں دوبارہ بات کرنا شروع کی۔

www.novelsclubb.com

"تم جانتی ہو پرسوں آفتاب نے مجھے بھی اپنی ہوس کا نشانہ بنانا چاہا تھا مگر عین وقت پر ایک شخص آ گیا اور میں بچ گئی۔ لیکن اس نے مجھے وارننگ دے دی ہے کہ وہ

دوبارہ مجھ پر وار کرے گا۔ میں دو دن اس کی باتوں پر ذہنی دباؤ کا شکار رہی ہوں۔ میں نے اس مسئلے پر سوچا، بہت سوچا، بہت زیادہ سوچا۔ میں نے ایک پلان بھی بنایا لیکن جب میں نے کسی سے مشورہ کیا تو اس نے میرے پلان کو سن کر ہی فلاپ قرار دے دیا۔"

"تم نے کس طرح کا پلان بنایا تھا؟" نائلہ نے ابرو اٹھا کر پوچھا۔

"میں نے سوچا تھا کہ جب آفتاب مجھے بلیک میل کرے گا تو میں اس کی ویڈیو بنالوں گی اور انٹرنیٹ پر اپلوڈ کر دوں گی لیکن جس شخص کو میں نے یہ پلان بتایا تو اس نے مجھے میرے پلان میں موجود اتنے سارے نقص بتائے کہ میرا دل خراب ہو گیا۔" جائی یانہ نے آخری بات پر بچوں کی طرح منہ بنالیا۔

نائلہ اس کی بات سن کر سوچ میں پڑ گئی۔

"تم پلان نہ بھی بناؤ تو تمہارے پاس حل ہے۔ اگر تم چاہو تو یونیورسٹی کے کسی با رسوخ اور بارعب شخص کو بتا کر بھی اپنی جان چھڑا سکتی ہو۔ کیا پتہ وہ تمہاری شکایت کو سنجیدہ لے کر ایکشن لے لیں۔"

"تم نے یہ کوشش کیوں نہیں کی؟"

www.novelsclubb.com

"کیونکہ میں تمہاری طرح خوش قسمت نہیں ہوں۔ میری باری میں آفتاب پہلی کوشش میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اپنا مقصد حاصل کر لینے کے بعد اس نے مجھے دھمکی

دی تھی کہ اگر یہ بات کسی کو بتائی تو وہ میری بنائی ہوئی ویڈیوز ڈارک ویب سائٹس پر اپلوڈ کر دے گا۔ میں نے بہت دفعہ کوشش کی کہ کسی کو بتا دوں لیکن ہر دفعہ میرا خوف میرے ارادے پر حاوی ہو جاتا تھا۔"

نائلہ نے اداس لہجے میں کہا پھر مسکرا کر جائی یانہ کی طرف دیکھا۔ "تم مجھے چھوڑو خود کو بچاؤ، میں نہیں چاہتی تم بھی میری طرح زندگی گزارو۔"

جائی یانہ سوچ میں پڑ گئی آخر ایسا کون سا انسان ہے جس کی بات پر کوئی بھی شخص آنکھ بند کر کے بھروسہ کر لے۔ یونیورسٹی میں اساتذہ کے معاملے میں سب سے زیادہ عزت سر آفتاب کو دی جاتی تھی کیونکہ اس کے اوپر یونیورسٹی کے انتظامی

معاملات کی بھی بہت سی ذمہ داری تھی۔اس کے بعد یا تو پرنسپل آتی تھی یا پھر وائس پرنسپل۔

جائی یانہ کے دماغ کی سوئی وائس پرنسپل پر اٹکی۔ مس صبا،اس کی یونیورسٹی کی وائس پرنسپل۔وہ اکثر عورتوں کے حقوق اور ہراسمنٹ پر سمینار ارینج کرواتی تھی۔اس کے علاوہ بھی عام موقعوں پر وہ عورتوں کے حقوق کے بارے میں بولتی رہتی تھی۔یہ آپشن کچھ کچھ اچھا لگ رہا تھا۔

جائی یانہ جلدی سے اٹھی اور کلاس روم سے باہر چلی گئی۔پیچھے نائلہ تنہا رہ گئی وہ سمجھ گئی تھی کہ جائی یانہ کے دماغ میں کوئی آئیڈیا آیا ہے۔

وہ زید کو ڈھونڈ رہی تھی۔اچانک اس کی نظر زید پر پڑی وہ تین لڑکوں کے ساتھ کھڑا باتیں کر رہا تھا۔جائی یانہ بغیر سوچے سمجھے اس کے پاس آئی اور اونچی آواز میں بولی۔

"زید!!"

زید کے ساتھ ان تین لڑکوں کی نگاہیں بھی اس لڑکی پر پڑی۔پہلے انہوں نے لڑکی کو دیکھا پھر اپنے سامنے موجود زید کو دیکھنے لگے کہ اس لڑکی اور زید کا کیا سین ہے۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کو بے اختیار اپنی اس غلطی پر شرمندگی ہوئی۔

"وہ تمہیں ایک پروفیسر نے بلایا ہے۔" جائی یانہ جتنے مہذب انداز میں بات کر سکتی تھی، اس نے کی۔ زید نے سر کو خم دیا اور اپنے ساتھ کھڑے لڑکوں کی نظروں کا اس وقت کوئی جواب دیے بغیر جائی یانہ کے ساتھ چل دیا۔

جب وہ دونوں لڑکوں کی نگاہوں سے اوجھل ہو گئے تو زید رک گیا۔

"آپ خدا کے لیے سب کے سامنے بات کرنے سے احتیاط برتا کریں۔ میں نہیں چاہتا کہ آپ کو اور مجھے لے کر یونیورسٹی میں کوئی جھوٹی بات پھیلے۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کا منہ کھلا رہ گیا۔

"یہ تم ہر بات میں مجھے نصیحت کیوں کرتے رہتے ہو۔ تم جب بھی ملو گے کوئی نہ کوئی نصیحت کرنی ضروری ہے۔"

"میں آپ کو آپ کے بھلے کے لیے ہی کہہ رہا ہوں۔"

"اچھا ان سب باتوں کو چھوڑو۔ میں نے ایک اور بات سوچی۔۔۔۔" زید نے جائی یانہ کی بات کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھیں آپ مجھے اپنی پوری کہانی مت سنائیں بلکہ میرے حصے کا کام بتائیں۔ میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ آپ کا پرانا پلان ایک نئے انداز میں سنوں" زید

اس دفعہ کچھ اکھڑے ہوئے سے لہجے میں بولا۔ شاید اسے جائی یانہ کا اس کی بات بدل کر اپنی بات کہنا برا لگا تھا۔ جائی یانہ نے تیز نظروں سے اس کی طرف دیکھا۔

"اتنے روڈ ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تمہاری یا تمہاری مدد کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے تمہیں بلانا ہی نہیں چاہیے تھا۔ میں نے تھوڑا سا فری کیا کیا تم تو سر پر ناچ رہا ہو" آخری بات جائی یانہ نے بس سوچی تھی۔ جائی یانہ ایسا لہجہ کسی کا برداشت نہیں کرتی تھی۔ وہ زید کو چھوڑ کر آگے کی طرف جانے لگی۔

کچھ دیر کے لیے خاموشی قائم ہو گئی۔ جائی یانہ کو لگا کہ زید اب اس کے پیچھے آ کر اس سے لڑیں گا یا اپنے رویے کی وضاحت دے گا۔ جب بہت دیر تک اسے زید کی آواز سنائی نہ دی تو جائی یانہ نے اپنی انا ایک طرف رکھ کر گردن موڑ کر پیچھے دیکھا۔

زید پیچھے نہیں تھا۔وہ تو کہیں بھی نہیں تھا۔جائی یانہ اس سے غلط امیدیں باندھ رہی تھی۔

"اچھا ہوا چلا گیا ورنہ میں خود اسے بھیج دیتی۔جب اس کا دل کرے گا مجھے نصیحت کرنے لگ جاتا ہے اور جب دل کرے گا بد تمیزی کرنے لگ جاتا ہے۔اسے لگتا ہے کہ میں اس کے بغیر کچھ کر نہیں سکتی ہوں۔اب دیکھنا میں کرتی کیا ہوں"

جائی یانہ خود کلامی کرتے ہوئے چل رہی تھی۔بہت سے اسٹوڈنٹس نے راستے میں گزرتے ہوئے جائی یانہ کو اپنے آپ سے باتیں کرتا دیکھ کر عجیب نظروں سے دیکھا لیکن ابھی جائی یانہ بری طرح تپی ہوئی تھی۔اس کا لوگوں کی عجیب نظروں پر کوئی دھیان نہیں تھا۔

اس نے فیصلہ کیا کہ وہ خود وائس پرنسپل کے آفس میں جائے گی۔اسے ویسے بھی زید کی ضرورت نہیں تھی۔

وہ غصے میں بغیر کچھ سوچے سمجھے وائس پرنسپل کے آفس پہنچ گئی۔ مس صبا آفس میں آچکی تھی۔اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو اندر سے آنے کی اجازت مل گئی۔

جائی یانہ نے دروازہ کھولا تو اس کے عین سامنے ایک خاتون اپنی ریوالونگ چیئر پر بیٹھی تھی۔ان کی تمام توجہ کا مرکز اس وقت جائی یانہ تھی۔ مس صبا کو یونیورسٹی آئے بمشکل پانچ منٹ ہوئے تھے۔اس لیے ابھی انہوں نے کسی کام کو ہاتھ نہیں

www.novelsclubb.com

لگایا تھا۔ان کے بال سنہری تھے۔سفید رنگت اور صاف نقش۔وہ بلاشبہ بہت خوبصورت تھی۔

"بولیں؟" جائی یانہ جانے کب تک ان کا تجزیہ کرتی رہتی اگر مس صبا خود اس سے بات شروع نہ کرتیں۔

جائی یانہ جلد بازی میں یہاں آتو گئی تھی مگر اب وہ ان سے کیا کہے گی۔اسے کچھ پتہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ میں نے آ۔۔آپ کو ایک بات بتان۔۔نی تھی۔" جائی یانہ کنفیوژ ہو رہی تھی۔ اس کی حالت کو مس صبا بھانپ گئی تھی۔

"بیٹھیں!" انہوں نے آرام سے کہا۔

جائی یانہ بیٹھ گئی۔

"آپ نے جو بات کرنی ہے کھل کر کریں، بلکل بھی نہ گھبرائے۔" مس صبا کے دوستانہ انداز نے جائی یانہ کو کچھ ہمت دی۔

www.novelsclubb.com

"وہ دراصل مس مجھے سر آفتاب کے بارے میں کچھ بتانا تھا۔" جائی یانہ اپنے گود میں رکھے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو مروڑنے لگی۔

"وہ بات یہ تھی کہ سر آفتاب نے مجھے ہراس کیا ہے اور کچھ غلط کرنے کی کوشش بھی کی ہے۔" جائی یانہ کی بات سن کر مس صبا سیدھی بیٹھ گئی۔اب ان کے چہرے پر سنجیدگی طاری ہو گئی تھی۔پہلے والا دوستانہ انداز بلکل غائب تھا۔

"نام کیا ہے آپ کا؟" مس صبا نے جائی یانہ اس سے سوال کیا۔

"جائی یانہ!" جائی یانہ نے اپنا اعتماد قائم رکھا۔

"ہمم تو جائی یانہ آپ کے پاس کوئی ثبوت ہے جس پر میں یقین کر لوں۔"

www.novelsclubb.com

"میرے پاس کوئی ثبوت نہیں ہے لیکن میں ایک لڑکی کو جانتی ہوں۔اس کا نام نائلہ ہے سر آفتاب نے اس کی کچھ نازیبا ویڈیوز بنائی ہے۔ سر آفتاب اب اسے ویڈیوز کے ذریعے بلیک میل کر رہے ہیں۔"

"اچھا!" "مس صبا نے سر ہلایا" آپ اس لڑکی کو بھی آفس میں بلا لیں، آگے کی گفتگو اب اس لڑکی کے ساتھ بیٹھ کر کریں گے۔" مس صبا کی بات سن کر جائی یانہ اٹھ کھڑی ہوئی اور بھاگتی ہوئی نائلہ کو ڈھونڈنے لگی۔

وہ سب سے پہلے اس کلاس میں ہی گئی تھی جہاں اس نے نائلہ سے بات کی تھی۔ اس کے اندازے کے عین مطابق نائلہ اسی کلاس میں موجود تھی۔ جائی یانہ نے نائلہ کو بس اتنا ہی بتایا تھا کہ مس صبا نے نائلہ کو بلایا ہے. نائلہ اس کے ساتھ چل پڑی۔ راستے میں نائلہ نے مس صبا کے بلانے کی وجہ پوچھنا چاہی مگر جائی یانہ نے

اسے کچھ نہیں بتایا۔ جائی یانہ کو ڈر تھا کہ کہیں نائلہ وجہ جان لینے کے بعد مس صبا کے آفس جانے سے انکار نہ کر دے۔

جب وہ دوبارہ آفس پہنچی تو مس صبا ان دونوں کا انتظار کر رہی تھیں۔

"دروازہ بند کر دیں اور میرے سامنے بیٹھ جائے۔" جائی یانہ نے ان کی بات سن کر سر کو خم دیا اور آفس کا دروازہ بند کر دیا۔ وہ دونوں مس صبا کے سامنے رکھی کرسیوں پر بیٹھ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"میم آپ نے مجھے کیوں بلایا ہے؟" نائلہ کے سوال پر مس صبا نے جائی یانہ کی طرف دیکھا۔

"آپ نے اپنی دوست کو میرے بلانے کی وجہ نہیں بتائی؟" مس صبا نے جائی یا نہ سے پوچھا تو اس سر نفی میں ہلا دیا۔

"نو میم!"

"کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"میم مجھے ڈر تھا کہ نائلہ کو اگر میں نے پہلے ہی بات بتا دی تو وہ آپ کے پاس آنا نہیں چاہے گی۔"

"ہمم" جائی یانہ کی بات سن کر مس صبا نے ہنکارا بھرا۔

"جائی یانہ نے مجھے ایک بات بتائی ہے۔بس اسی کی تفتیش کے لیے میں نے آپ کو اپنے آفس میں طلب کیا ہے۔" مس صبا اب مکمل طور پر نائلہ کی جانب متوجہ تھی۔

"آپ کی دوست نے مجھے بتایا ہے کہ سر آفتاب نے آپ کی قابل اعتراض ویڈیوز بنائی ہیں۔کیا یہ سچ کہہ رہی ہے؟"

www.novelsclubb.com

نائلہ نے جیسے ہی بات سنی اس کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔اس کے سامنے وہ منظر، وہ دردناک یادیں دکھائی دینے لگی۔اس کو اپنا دم اس آفس میں گھٹتا محسوس ہوا۔

نائلہ سے کچھ بھی نہیں کہا جا رہا تھا۔اس کو اپنا سانس اکھڑتا محسوس ہونے لگا۔مس صبا اس کے چہرے کے اتار چڑھاؤ بخوبی دیکھ رہی تھی۔

جائی یانہ بھی اس کو دیکھ رہی تھی۔وہ اس کی حالت سمجھ سکتی تھی۔اس نے اپنا ہاتھ نائلہ کے کندھے پر رکھ کر اسے کچھ حوصلہ دیا۔

"آپ گھبرائیں نہیں جو کہنا چاہتی ہیں کھل کر کہہ دیں۔"مس صبا نے اس کا حوصلہ بڑھانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"نائلہ بتاؤ۔تم ہی تو چاہتی ہو کہ کوئی تمہارا جگہ نہ لے۔دیکھو خدا نے تمہیں موقع دیا ہے۔تم لوگوں کی مدد کر سکتی ہو۔پلیز بولو،اپنے لیے نہ سہی تو ہر اس لڑکی کے لیے جو سر آفتاب کا ٹارگٹ بن سکتی ہے۔" جائی یانہ نے بڑی امید سے نائلہ کو کہا۔

نائلہ کو جائی یانہ کی آواز اپنے ضمیر کی آواز لگی۔اس کا دل بھی اسے اکسانے لگا۔

"میں نے۔۔" نائلہ بتاتے ہوئے دوبارہ خاموش ہو گئی۔جائی یانہ نے بغیر آواز کے لب ہلائے۔"تم کر سکتی ہو نائلہ۔"

www.novelsclubb.com

نائلہ نے ہمت باندھی اور بولنا شروع کیا۔

****

آفس میں موجود دونوں افراد تیسرے فرد کی کہانی سننے میں مشغول تھے۔نائلہ نظریں جھکائیں آہستہ آہستہ اپنی کہانی بیان کر رہی تھی۔

"میں نے پچھلے سال بی بی اے کے لیے اس یونیورسٹی میں اپلائے کیا تھا۔مجھے یونیورسٹی میں آئے تیسرا دن ہوا تھا کہ سر آفتاب سے میری ملاقات ہوئی۔"

www.novelsclubb.com

*(راہداری میں چلتی کالے رنگ کی چادر میں خود کو مکمل طور پر چھپائے نائلہ اپنا لیکچر لینے جا رہی تھی۔اس کی چادر اس قدر بڑی تھی کہ اس کا لباس بھی دکھائی

نہیں دیتا تھا۔راہداری کے آخر میں سر آفتاب کھڑے تھے وہ نائلہ کو ہی دیکھ رہے تھے۔)*

"ہم دونوں کے درمیان گفتگو بہت مختصر سی ہوئی تھی۔انہوں نے بس مجھ سے میرے سبجیکٹس پوچھیں اور یونہی ادھر ادھر کی بات پوچھی۔انہوں نے اس دن مجھ سے بہت مہذب اور تمیز سے بات کی۔"

("آپ بی بی اے کیوں کر رہی ہے؟آپ نے تو پری میڈیکل کیا تھا اور آپ کے مارکس تو اتنے اچھے ہے۔آپ کو تو کیمسٹری میں بی ایس کرنا چاہیے تھا۔"سر آفتاب نے اس سے سلام دعا کے بعد اس کے انٹر میں مارکس اور اس کے ڈیپارٹمنٹ کے بارے میں پوچھا تھا۔نائلہ کے مارکس اچھے تھے اس لیے وہ حیران تھے۔

"سر مجھے سائنس سے زیادہ بزنس میں شوق تھا اسی لیے میں نے بی بی اے سلیکٹ کیا۔"نائلہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"اچھا!!انسان کو جس چیز میں انٹرسٹ ہو اسے وہی کام کرنا چاہیے۔"سر آفتاب نے پھر گھڑی کو دیکھا۔"ابھی تو مجھے ایک کام ہے اور آپ کی بھی کلاس کا وقت ہو رہا ہو گا۔ایسا کرتے ہیں کل چھٹی ٹائم آپ میرے آفس آجایئے گا۔میں آپ کا انتظار کروں گا آخر کو اتنی اچھی اسٹوڈنٹ سے بات کرنے کا موقع بار بار تو نہیں ملتا ہے نا۔"

www.novelsclubb.com

نائلہ نے حامی بھر لی۔ سر آفتاب نے مسکراتے ہوئے اس کے سر پر ہاتھ رکھا اور چلے گئے۔ نائلہ کے ذہن میں سر آفتاب کا کردار ایک شفیق استاد جیسا بن گیا تھا۔ وہ مسکراتے ہوئے اپنے لیکچر لینے کے لیے جانے لگی)

"میں کسی بھی مرد سے یوں اکیلی نہیں ملتی لیکن سر آفتاب نے پہلی ملاقات میں ایسا تاثر دیا کہ میں خواب میں بھی نہیں سوچ سکتی تھی کہ اس شخص کی اصلیت اتنی ڈراؤنی ہو گی۔"

(نائلہ سر آفتاب کے آفس کا دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی۔ یونیورسٹی میں چھٹی ہو چکی تھی۔ یونیورسٹی میں چند ایک لوگ ہی موجود تھے۔

سر آفتاب نے آفس کا دروازہ خود کھولا اور اسے اندر آنے کی اجازت دی۔اس نے جیسے ہی اندر قدم رکھے اس کے پیچھے موجود دروازہ ایک دھاڑ سے بند ہوا۔اس نے مڑ کر دیکھا تو اسے سر آفتاب نہیں دکھائی دیے بلکہ ایک شیطان کھڑا دکھائی دیا۔)

"میں بہت چلائی بہت آوازیں دی مگر اس وقت کوئی نہیں آیا۔میں عزازیل سے ملنے گئی تھی مگر میری ملاقات ابلیس سے ہو گئی اور ابلیس انسانوں کا کھلا دشمن ہے۔"

www.novelsclubb.com

*(آفس کی حالت کچھ لمحات بعد بالکل بدل گئی تھی۔کوئی بھی شے اپنی جگہ پر موجود نہیں رہی تھی۔وہ آفس کے فرش پر لیٹی ہوئی تھی۔اس کا چہرہ فرش پر ڈھلکا

ہوا تھا۔اس کی چادر سر آفتاب نے ایک طرف پھینک دی تھی۔اس کا چہرہ کھنڈر پڑا ہوا تھا ایسا لگ رہا تھا اب اس کھنڈر پر کبھی بہار نہیں گزرے گی۔*

اس کے سامنے سر آفتاب کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔اس کے ہاتھ میں موبائل تھا۔وہ اپنے کیے ہوئے گناہ کو بار بار ویڈیو کے ذریعے دہرا کر دیکھ رہے تھے۔وہ بار بار اسے دیکھ کر ہنس رہے تھے۔غرور سے)

"تمہیں میرے پاس آنا چاہیے تھا!" مس صبا اس کی بات سن کر بس اتنا بول پائی۔

www.novelsclubb.com

"میں اس وقت یہ بات کسی کو بھی نہیں بتا سکتی تھی۔آج صبح اگر آپ مجھ سے پوچھتی تو بھی میں آپ کو نہیں بتاتی لیکن ابھی آپ نے پوچھا تو بتا دیا۔شاید وقت

بھی سہی وقت کا انتظار کر رہا تھا کہ وقت کے ابلیس کو سہی وقت پر مارا جائے۔"

نائلہ بس اتنا کہہ پائی۔

("یہ بات کسی کو بھی پتہ نہیں چلنی چاہیے ورنہ میں تمہیں بدنام کر دوں گا۔اگر تمہارے منہ ایک لفظ بھی نکلا نہ تو اگلے لمحے تمہاری ویڈیوز ہر ویب سائٹس پر موجود ہو گی۔" سر آفتاب اس کے پاس کھڑے کہہ رہا تھا۔

"اپنا حلیہ درست کرو اور اب اپنے گھر چلی جاؤ گھر والوں کو بتا دینا کہ اپنی دوست کے گھر گئی تھی۔میرا شکریہ ادا کرو کہ میں تمہارا راز راز رکھ رہا ہوں ورنہ میری جگہ کوئی اور ہوتا تو تمہیں تمہارے حال پر چھوڑ کر چلا جاتا۔" سر آفتاب نے کالی چادر نائلہ کی جانب بڑھائی۔نائلہ کو اپنی چادر منہ چڑاتی دکھائی دی۔)

"گھر میں کسی نے مجھ سے کچھ نہیں پوچھا نہ میں نے کسی کو بتایا۔بس خاموشی سے اپنے کمرے میں چار پانچ دنوں کے لیے بند ہو گئی۔یہ سب کچھ میرے لیے ٹراما بن گیا تھا۔"

(کمرے کی دیواروں نے اپنی سوئی ہوئی مالکن کو ڈر کر اٹھتے دیکھا۔

کمرے کی دیواروں نے اپنی مالکن کو کتابیں پکڑے روتے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

کمرے کی دیواروں نے کمرے کی مالکن کو چیختے چلاتے ہوئے دیکھا لیکن یہ آوازیں حدود سے باہر نکلنے نہ دی۔)

"میں سمیسٹر کلئیر نہیں کر پائی۔ میں نے یونیورسٹی بدلنے کا سوچا مگر سر آفتاب نے مجھے دھمکی دے دی تھی۔"

"اس کے بعد آفتاب نے آپ کو تنگ کرنے کی کوشش کی؟"

"جی اس کا مطالبہ تھا کہ میں کسی لڑکی کو اس کے آفس بھیجوں تاکہ وہ اس کے ساتھ بھی وہی سب کرے جو میرے ساتھ کیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہمم آپ نے اس سلسلے میں اس کی کوئی مدد کی؟" مس صبا کے پوچھنے پر نائلہ نے گردن نفی میں ہلائی۔

"میرے اندر اتنا حوصلہ نہیں تھا کہ مظلوم ہونے کے ساتھ ساتھ اب ظالم بھی بن جاؤں۔ یاداشت کا بوجھ اٹھایا نہیں جا رہا ہے، دل اور ضمیر کا بوجھ بھی اگر اٹھا لیا تو زمیں میں دھنس جاؤں گی۔"

****

ساری باتیں کھل کر سامنے آچکی تھی۔اب آفس میں ایک سکوت کا راج تھا۔اس سکوت کو مس صبا کی آواز نے توڑا۔

www.novelsclubb.com

"تم دونوں نے کچھ سوچا کہ اب کیا کرنا ہے۔"

"میم میں نے سوچا تھا کہ آفتاب کی بلیک میل کرتی ویڈیوز میں انٹرنیٹ پر ڈال دوں گی مگر مجھے کسی نے منع کر دیا اور کہا کہ اس سے میری ہی بدنامی ہو گی۔" جائی یانہ کو ابھی بھی اپنا آئیڈیا اچھا لگ رہا تھا۔ شاید مس صبا کو بھی اچھا لگ جائے۔ زید جیسے شخص پر کیا بھروسہ کرنا۔

مس صبا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

"مجھے ثبوت تو چاہیے ہونگے ورنہ میں تمہاری پرنسپل صاحبہ کو راضی نہیں کر پاؤں گی۔" مس صبا نے سوچتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میم آپ تو ان کی بہن ہے وہ تو آپ کی بات مان جائیں گی۔" جائی یانہ نے بے ساختہ بات کہہ دی۔

مس صبا کے چہرے کے تاثرات بدل گئے جائی یانہ کو پتہ چل گیا اس نے کچھ غلط کہہ دیا ہے۔اس نے معذرت کرنا چاہی لیکن اس سے پہلے ہی مس صبا نے بات بدل دی۔

"آپ دونوں اب جائیں میں اس مسئلے کو اپنے طریقے سے ہینڈل کر لوں گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں کھڑی ہو گئی اچانک جائی یانہ یاد آیا کہ ان کا پیپر تو شروع ہو گیا ہو گا۔

"میم ہمارا پیپر تو اب تک شروع ہو گیا ہو گا۔"

جائی یانہ کی بات سن کر مس صبا نے انہیں تسلی دی۔

"آپ دونوں پریشان نہ ہو۔آپ دونوں کو پیپر حل کرنے کا پورا وقت دیا جائے گا۔میں آپ کے سر سے بات کر لوں گی۔"

ان دونوں کو کچھ تسلی ہوئی اور دونوں باہر چلی گئی۔پیچھے مس صبا اپنے حال اور ماضی میں ایک ساتھ جینے لگی۔

www.novelsclubb.com

****

جہاں سے ہم نے وقت کو روکا تھا اسی وقت میں ایک دفعہ دوبارہ آتے ہیں۔ مس صبا اور جائی یانہ ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔

"آپ مجھ سے کوئی سوال کرنا چاہیں گی؟" مس صبا کے پوچھنے پر جائی یانہ نے گردن اثبات میں ہلائی۔

"جی میں نے پوچھنا تھا کہ آپ نے یہ سب کس طرح کیا؟"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کی بات سننے پر مس صبا تمسخر سے ہنسی۔ جائی یانہ سمجھ نہ پائی کہ اس نے آخر ایسا کیا پوچھ لیا ہے جو مس صبا اس پر ہنس رہیں ہے۔

"مجھے لگا تھا کہ آپ سمجھدار ہے اور ضرور وہی سوال کریں گی جو میں نے سوچا ہے۔"

"کیسا سوال؟" جائی یانہ نے نا سمجھی سے پوچھا۔

"آپ کو مجھ سے پوچھنا چاہیے تھا کہ میں نے آپ کی مدد کیوں کی ہے نا کہ یہ آپ نے میری مدد کس طرح کی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"مدد کرنا آپ کا فرض تھا اس لیے۔۔۔۔" جائی یانہ نے خود سے سوچی وجہ بتادی۔

"میری پیاری شاگردہ! یہ دنیا ہے۔ یہاں پر کوئی بھی کسی کی غیر مشروط مدد نہیں کرتا ہے اور اگر ہم سب اپنا فرض سمجھ کر دوسروں کی مدد کرنے لگ جائے تو یہ دنیا جنت بن جائے گی۔ یہ بات اپنے ذہن میں بٹھالو کوئی کسی کی مدد فرض سمجھ کر نہیں کرتا ہے۔ میں نے بھی نہیں کی۔"

جائی یا نہ ان کی باتیں سن کر سوچ میں پڑ گئی۔ "اب کس طرح مدد کی" کا سوال ثانوی حیثیت اختیار کر گیا تھا۔ اب سب سے اہم سوال اب یہ بن گیا تھا کہ "اس کی مدد کیوں کی" گئی ہے۔

www.novelsclubb.com

****

مس صبا اور جائی یانہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ جائی یانہ نے آخر کار وہ سوال پوچھ ہی لیا جس کی مس صبا نے فرمائش کی تھی۔

"میم آپ نے میری مدد کیوں کی؟"

مس صبا گردن جھکا کر ہنسی پھر جب انہوں نے چہرہ اٹھایا تو جائی یانہ نے ان کے چہرے پر پھیلے کرب کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ اس کے پیچھے ایک بہت بڑی کہانی ہے جائی یانہ! کیا تم سننا چاہو گی؟" مس صبا کے پوچھنے پر جائی یانہ نے گردن اثبات میں ہلا دی۔ مس صبا نے اپنی داستان سنانا شروع کر دی۔

"بہت سالوں پہلے کی بات ہے جب میں باہر ملک پڑھنے گئی تھی۔ میرے ساتھ میری بہن اور اس ادارے کی سربراہ صائمہ بھی میرے ساتھ گئی تھی۔ ان دنوں ہمارے گھر کے حالات کچھ ٹھیک نہیں تھے۔ ہمارے ماں باپ کی ہم بس دو اولاد تھیں۔ ماں باپ نے پیٹ کاٹ کاٹ کر ہمیں باہر ملک پڑھنے بھیجا۔ ہمارے ماں باپ کا خواب تھا کہ ہم دونوں بہنیں باہر ملک پڑھنے جائیں۔ وہ چاہتے تھے کہ ان کی بیٹیاں پڑھ لکھ کر اپنے لیے معاشرے میں باعزت مقام قائم کریں۔ وہ ہماری زندگی سنوارنے کے لیے جو کر سکتے تھے انہوں نے کر دیا۔ اب ہم بہنوں کی باری تھی۔ ہمیں اپنے ماں باپ کا خواب پورا کرنا تھا، ہر حال میں، ہر قیمت میں، ہر صورت میں۔ ہم بہنوں کو لندن بھیج دیا گیا اور وہاں کی یونیورسٹی میں ہمارا داخلہ کروا دیا گیا۔ شروع کا ایک سال اچھا اور پر سکون گزرا۔ شاید صائمہ کے لیے آگے کے سال بھی ٹھیک گزرے تھے مگر میرے لیے بس ایک سال ہی بہتر گزرا۔ اس

www.novelsclubb.com

کے بعد میری شخصیت سے میرا اعتماد چھین لیا گیا۔ میری ذات کو پیروں تلے روند ڈالا۔"

جائی یانہ کے چہرے پر الجھے سے تاثرات چھائے جو مس صبا سے چھپے نہ رہ سکے۔

"کیا ہوا سمجھ نہیں پا رہی ہو؟" مس صبا نے پوچھا۔ "سمجھ جاؤ گی جلدی!"

مس صبا نے ایک غمگیں مسکراہٹ کے ساتھ بات کو دوبارہ جاری کیا۔

www.novelsclubb.com

"میں جس یونیورسٹی میں پڑھتی تھی اس میں ایک ٹام نام کے پروفیسر ہمیں پڑھایا کرتے تھے۔ ان کا مجھ پر شروع سے ہی بہت دھیان تھا۔ میں نے یہ توجہ ایک

شاگرد کے طور پر خود پر سمجھی مگر ان کی توجہ تو ایک شاگردہ پر تھی ہی نہیں بلکہ ایک لڑکی پر تھی۔ حسین لڑکی پر!!

انہوں نے مجھے ہراس کرنا شروع کر دیا۔ پہلے میں بس اپنا وہم سمجھ کر نظر انداز کرنے لگی مگر آہستہ آہستہ پانی جب سر سے اونچا ہونے لگا تو میں نے ہاتھ پاؤں ہلانا شروع کر دیے۔ میں نے ٹام کو دھمکی دی کہ اگر وہ اپنی حرکتوں سے باز نہ آیا تو میں اس کی شکایت یونیورسٹی انتظامیہ سے لگاؤں گی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ الٹا اس نے دھمکی دی کہ وہ مجھے اور میری بڑی بہن پر جھوٹے الزامات لگا کر یونیورسٹی سے نکال دے گا۔ ان کے پاس اس وقت بہت طاقت تھی۔ اتنی ہی طاقت جتنی آفتاب کے پاس تھی۔ میں بہت بری طرح سے دلدل میں پھنس چکی تھی۔ اب میں جتنے ہاتھ پاؤں ہلا رہی تھی اتنا زمین میں دب رہی تھی۔ ان حالات میں میں نے یہ بات اپنی بہن سے ڈسکس کی۔ مجھے لگا کہ وہ میری طرف داری کرے گی اور میری ہر

www.novelsclubb.com

ممکن مدد کرے گی۔اور کچھ نہیں تو وہ کم از کم اپنی مورل اسپورٹ تو مجھے دے گی نا لیکن۔۔۔۔"

مس صبا کے آنکھوں کے سامنے وہ منظر ابھرا۔

(ہاسٹل کے ایک کمرے میں وہ دونوں بہنیں موجود تھیں۔ مس صبا اس وقت بیڈ پر بیٹھی اپنی نم آنکھوں کو رگڑ رہی تھی جبکہ ان کے سامنے مس صائمہ کھڑی تھیں۔ مس صائمہ یقیناً خوبصورت تھیں مگر مس صبا کے حسن کا اس وقت کوئی مقابلہ نہیں تھا۔اس وقت مس صبا ہچکیاں لیتے ہوئے اپنی داستان سنا رہی تھی۔سب بتا دینے کے بعد اب مس صبا آخر میں ٹام کی دی ہوئی دھمکی مس صائمہ کو بتا رہی تھی۔

"اس نے کہا ہے کہ وہ مجھے اور تمہیں نکال دے گا اگر یہ بات یونیورسٹی انتظامیہ تک گئی۔"

مس صبا نے اپنے گال پر گرتے آنسو کو اپنے انگلیوں کی پوروں سے صاف کیا اور اپنی بہن کو دیکھا جو سپاٹ انداز میں انہیں ہی دیکھ رہی تھیں۔)

"لیکن اس نے مجھے قصوروار سمجھا۔" مس صبا نے کھوئے ہوئے سے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

("تمہیں کہا کس نے تھا سر ٹام سے اتنا بے تکلف ہونے کو؟" مس صبا کی آنکھیں اپنی بہن کی بات سن کر پھیل گئیں۔

"تمہاری وجہ سے دیکھو وہ اب ہمیں کیسی دھمکی دے رہا ہے۔ ہمارے ماں باپ نے ہم دونوں کو یہاں پڑھنے بھیجا تھا۔ اگر ہمیں یہاں سے نکال دیا گیا تو بتاؤ کیا کریں گے ہم؟ واپس پاکستان جا کر کتنی عزت افزائی ہو گی ہماری، تمہیں کچھ اندازہ ہے۔"

مس صبا نے کچھ کہنا چاہا، اپنی صفائی پیش کرنا چاہی لیکن الفاظ لبوں پر دم توڑ چکے تھے۔)

www.novelsclubb.com

"تم نے کبھی ایسی بے بسی کو جانا ہے جب منہ میں زبان ہو مگر زبان پر اپنی صفائی دینے کے لیے الفاظ نہ ہو۔"

("تم نے یہ سب کیا ہے۔اگر تمہاری وجہ سے میں یونیورسٹی سے نکلی تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

"اب میں کیا کروں؟" یہ الفاظ جانے کیسے مس صبا کے لبوں سے ادا ہوئے۔

"اب تم کیا کر سکتی ہو۔بس خاموش رہو۔سر ٹام کو نظر انداز کرو۔کچھ بھی کرو لیکن ایسا کچھ نہ کرنا کہ ہمیں اس یونیورسٹی سے نکلنا پڑیں۔ویسے بھی یہ ہراسمنٹ وغیرہ کوئی اتنا بڑا مسئلہ نہیں ہوتا ہے جتنا تم جیسی عورتیں بنا دیتی ہیں۔تھوڑا بہت کومپرومائز ہر عورت کو کرنا پڑتا ہے۔" یہ کہہ کر مس صائمہ رکی نہیں بلکہ ہاسٹل کے کمرے سے باہر چلی گئی اور مس صبا اپنی جگہ کھڑی رہ گئی۔وہ اپنی بہن کو یہ نہ بتا

پائی کہ ہر اسمنٹ کتنا بڑا مسئلہ ہے۔ لیکن اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا اب انہیں سب کچھ سہنا تھا۔ وہ خود کو نہ چاہتے ہوئے بھی تیار کر رہی تھیں سر ٹام کی گندی نظروں سے گزرنے کے لیے اور ان سب چیزوں سے جو ہر ان جیسی عورت گزرتی ہے۔)

"پھر آگے آنے والے سال خاموش سے گزرے۔ کسی نے پوچھا نہیں میں نے کچھ بتایا نہیں۔ اپنی بزدلی میں میں نے وہ سب سہہ لیا۔" مس صبا کی آنکھیں بھر گئیں تھیں۔ انہوں نے اپنی انگلی کو آنکھوں کے کنارے پر رکھا اور جائی یانہ کی طرف دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ ضرور سوچ رہی ہو نگی کہ ان سب باتوں سے آپ کا کیا تعلق!" جائی یانہ نے مس صبا کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔

مس صبا تھوڑا سا جھکی اور سرگوشی جیسی آواز میں کہا۔

"آپ کا تعلق ان سب میں یہ ہے کہ قدرت نے جو موقع آپ کو دیا تھا اس کا استعمال میں نے کر لیا ہے۔"

جائی یانہ نے سر اٹھا کر مس صبا کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کا پلان آدھا بلکل ٹھیک تھا۔آپ آفتاب کی باتوں کو ریکارڈ کر کے صائمہ کے سامنے ثبوت پیش کر سکتی تھیں۔اس طرح آفتاب کے عتاب سے بہت سی لڑکیاں آپ کی وجہ سے بچ جاتیں اور آپ کی یہ بہادری آپ کو اپنی نظروں میں

معتبر بنا دیتی لیکن افسوس آپ نے اپنا پلان میری جھولی میں ڈال دیا اور میں نے اپنا موقع استعمال کر لیا۔ میں نے صائمہ کو کال کر کے آفتاب کی ساری باتیں براہ راست سنا دی اور اس کے ساتھ اپنی حفاظت کے لیے دو گارڈز بھی ساتھ میں لے لیے۔ آفتاب پکڑا گیا اور اب سلاخوں کے پیچھے ہو گا۔"

"مجھے آپ کی بات سمجھ نہیں آئی ہے۔ سر آفتاب سے تو آپ کا کوئی لینا دینا نہیں تھا پھر آپ نے میری مدد کر کے اپنا بدلہ کیسے لے لیا؟" جائی یانہ واقعی میں الجھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چلیں آسان الفاظ اور تفصیلی انداز میں بیان کرتی ہوں۔ میرے ساتھ میرے یونیورسٹی کے پروفیسر نے برا کیا لیکن میری بہن نے مجھے چپ کروا دیا یا شاید میں خود ہی بزدل تھی۔ مجھے ڈگری تو اس یونیورسٹی سے مل گئی لیکن افسوس! میرا اپنی

ذات پر سے بھروسہ اٹھ گیا۔ میں سالوں اس گلٹ میں مبتلا رہی ہوں کہ میں نے اس شخص کا منہ کیوں نہیں توڑا کیوں چپ چاپ بیٹھی رہی۔ چپ رہی تو اس کاغذ کے ٹکڑے کے لیے جس کو ہاتھ میں پکڑ کر بندہ باعزت کہلاتا ہیں۔ کیا علم ہمیں یہ سکھاتا ہے کہ اس کو حاصل کرنے کے لیے بندہ بزدل بن جائے، ظلم سے ڈرے اور خاموش رہے؟ نہیں! علم یہ نہیں سکھاتا ہے۔ علم کہتا ہے باطل کے سامنے ایک سیسہ پلائی دیوار بن جاؤ۔ علم بہادری کا درس دیتا ہے۔ میں نے علم کے نام پر شو پیس تو حاصل کر لیا لیکن اپنے علم پر عمل نہ کر پائی۔ میرے ماں باپ کا مجھے باہر تعلیم دلوانے کا کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ میں اپنے ماں باپ کی برسوں کی ریاضت کا صلہ بس ایک کاغذ کے ٹکڑے میں دیا۔ میرے ماں باپ کی محنت رائیگاں گئی۔"

www.novelsclubb.com

مس صبا نے کچھ پل کا وقفہ لیا پھر دوبارہ بات شروع کی۔

"اب میرا معاشرے میں باعزت مقام ہے مگر میرے دل میں میرے لیے کوئی خاص مقام نہیں ہے۔ میں چاہتی تھی کہ کسی طرح وہ وقت دوبارہ آئے تو اس دفعہ میں ظلم کے خلاف ڈٹ کر کھڑی ہو جاؤں گی۔ جب آج آپ میرے پاس آئی تو مجھے لگا کہ اللہ نے مجھے میرا موقع واپس دے دیا ہے۔ میں نے اسی وقت سوچ لیا تھا کہ میں اس بار اپنا موقع ضائع نہیں کروں گی۔ جس وقت نائلہ اپنی کہانی سنا رہی تھی تب میں اس متعلق سوچ رہی تھی یہ مسئلہ کس طرح حل کیا جا سکتا ہے۔ پھر آپ نے اپنا پلان بتایا جسے میں نے کچھ ردوبدل کر کے ترتیب دے دیا۔ آفتاب کو جیل پہنچا دیا اور میرے ضمیر پر سے بوجھ اتر گیا کہ میں نے اس ظلم کو خود اپنے ہاتھوں اکھاڑ کر پھینکا ہے۔ اب میں گلٹی نہیں ہوں۔ میرے خیال سے اب آپ کو سمجھ میں آ گیا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

ایک پل کے لیے دونوں کی نظریں ایک دوسرے سے ٹکرائی۔اس کے بعد مس صبا نے اپنے سامنے رکھی فائل دوبارہ کھول لی۔یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ جائی یانہ اب ان کے آفس سے باہر نکل جائے۔جائی یانہ خاموشی سے چلی گئی۔اسے اب کچھ بھی سننے میں دلچسپی نہیں رہی تھی۔

****

جائی یانہ باہر نکلی تو اس کے سامنے نائلہ کھڑی تھی۔وہ جائی یانہ کے ہی باہر نکلنے کا انتظار کر رہی تھی۔جائی یانہ کو آفس سے باہر نکلتا دیکھ کر وہ جائی یانہ کی طرف دوڑی اور پوچھا۔

"مس صبا سے تمہاری کیا بات ہوئی ہے؟"

جائی یانہ نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے اسے کہیں بیٹھ کر بات کرنے کو کہا۔ کچھ لمحات بعد وہ دونوں لڑکیاں یونیورسٹی کی کینٹین میں بیٹھی ہوئی تھی۔ دونوں کے ہاتھوں میں چائے کے کپ تھے۔ جائی یانہ نائلہ کو ساری بات بتا چکی تھی۔

"میری ویڈیوز ڈیلیٹ ہو جائے گی نا؟" نائلہ نے ساری بات سن کر بس یہی پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم! مس صبا نے پرنسپل میم سے بات کی ہے۔"

"اچھا!"

وہ دونوں ایک بار پھر خاموش ہو گئے۔

"کتنے خوش نصیب ہوتی ہیں وہ لڑکیاں جن کے پاس بہنیں ہوتی ہیں کم از کم وہ اپنی پریشانی ان سے شئیر کر لیتی ہے۔" نائلہ کی بات سن کر جائی یانہ نے اس سے پوچھا۔

"کیوں تمہارے بہن بھائی نہیں ہیں؟"

www.novelsclubb.com

"میری بہنیں نہیں ہیں بس دو بھائی ہیں اور وہ بھی مجھ سے بڑے۔" نائلہ نے جائی یانہ کی معلومات میں اضافہ کیا۔ "جن لڑکیوں کے پاس بہنیں ہوتی ہیں وہ کم از کم

اس طرح کی باتیں اپنی بہنوں سے شئیر کر لیتی ہیں۔ ہم جیسے لوگوں کو ایسی باتیں اپنے دل میں رکھنی پڑتی ہے۔ اب تم مس صبا کو دیکھ لو ان کے پاس کوئی ایسا شخص تھا تو سہی جس سے انہوں نے اپنا مسئلہ بیان کیا۔ ہم جیسوں کے پاس تو کوئی بھی نہیں ہوتا ہے۔"

جائی یانہ اس کی بات سنتے ہوئے چپ چاپ چائے کے گھونٹ گلے میں تار رہی تھی۔ جب اس کی بات ختم ہوئی تو جائی یانہ بولی۔

"میری دو بہنیں ہیں۔ دونوں مجھ سے بڑی ہیں لیکن میں ان سے اپنا مسئلہ شئیر نہیں کر پائی۔ جب بھی سوچتی ان کو بتانے کا تو ایک ساتھ بہت سے جذبات حملہ آور ہوتے۔ شرم کا، جھجک کا، خوف کا، غلط سمجھے جانے کا۔ جیسے تمہیں ان سب جذبات کا سامنا ہوا ہو گا اپنے بھائیوں کو بتانے کا سوچ کر بلکل ویسے ہی مجھے بھی

ہوا۔ جہاں تک بات مس صبا کو پرنسپل میم کو یہ بات بتانے کی ہے تو شاید تم نے آگے والی باتوں پر غور نہیں کیا۔ انہوں نے مس صبا کو خاموش رہنے کا کہا اور ہر اسمنٹ جیسے بڑے مسئلے کو ایک اوور ریٹڈ مسئلہ قرار دیا۔"

نائلہ خاموشی سے جائی یانہ کی بات سنے گئی۔ جائی یانہ نے دوبارہ چائے کا گھونٹ لیا اور اپنی بات دوبارہ شروع کی۔

"مسئلہ یہ نہیں ہے کہ آپ کے پاس اگر بہن ہے تو آپ یہ مسئلہ ان کے ساتھ ڈسکس کر سکتے ہیں یا اگر آپ کے پاس بھائی ہے تو آپ اپنے مسائل کو کھل کر بیان نہیں کر سکتے ہو۔ بات ایک اچھے ریلیشن شپ بانڈ کی ہے۔ اگر آپ کسی بھی شخص، جس کے ساتھ آپ کا کوئی سا بھی رشتہ ہو، سے بات کرنے میں جھجھک، شرم اور ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے ہو اور آپ کو یقین ہے کہ سامنے والا آپ کے مسئلے کو

سن کر آپ کو جج نہیں کرے گا اور واقعی میں وہ شخص آپ کو جج کیے بغیر آپ کے مسئلے کو سنتا ہے اور حالات کا جائزہ لیتے ہوئے آپ کو ایک مخلص مشورہ دیتا ہے تو سمجھ جائے آپ کا اس شخص کے ساتھ ایک اچھا ریلیشن شپ بانڈ ہے۔"

"بھلے وہ آپ کا بھائی بھی ہو؟" نائلہ نے اس سے پوچھا۔

"بھلے وہ معاشرے کا بنایا ہوا کوئی سا بھی رشتہ ہو۔" جائی یانہ نے بولا۔ "ہر اسمنٹ ایک ایسا مسئلہ ہے جس کو بہت سے شخص بتانے سے کتراتے ہیں۔ وہ خود ہی چپ چاپ اس مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اگر وہ اپنے فیملی ممبر میں سے کسی کو بتاتے ہے تو بہت کم لوگ ان کو صحیح سمجھتے ہے باقی لوگ بالکل مس صائمہ کی طرح وکٹم کو الزام دیتے ہے۔ اس لیے یہ مسئلہ لوگ اپنے فیملی ممبر کو نہیں بتاتے ہیں انہیں یہی خوف رہتا ہے کہیں وہ لوگ اپنے گھر والوں کی نظروں میں گر نہ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جائے۔افسوس کے ساتھ میں بھی ان لوگوں سے ہوں، جو یہ جانتی ہے کہ اگر میں نے یہ بات اپنی بہنوں یا گھر کے کسی دوسرے شخص کو بتائی تو وہ مجھے صحیح نہیں سمجھے گا اور اگر میں نے یہ بات اپنے ماں باپ کو بتائی تو وہ مجھے گھر سے باہر نکلنے نہیں دیں گے بلکہ گھر پر بٹھا دیں گے۔"

جائی یانہ نے اپنی بات مکمل کی اور کپ میں بچی ہوئی چائے کو ایک گھونٹ میں پی گئی۔نائلہ جائی یانہ کی باتوں پر غور کر رہی تھی۔کچھ دیر بعد جب چھٹی کا وقت ہوا تو دونوں ایک ساتھ کھڑی ہو گئیں اور یونیورسٹی سے باہر جانے لگی۔جائی یانہ اور نائلہ چلتے چلتے بس اسٹاپ تک پہنچ گئے۔جائی یانہ کی بس آنے ہی والی تھی۔آج اس کا ٹیکسی یار کشہ سے جانے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک بات پوچھوں؟"نائلہ نے اس سے پوچھا۔

جائی یانہ نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

"تمہیں یہ باتیں کیسے پتہ چلیں؟"

"کتابوں سے۔انسان کو کتابوں کا مطالعہ کرنا چاہیے۔کتابیں پڑھنے والے آہستہ آہستہ لوگوں کو پڑھنے کا فن سیکھ جاتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کو اپنی بس دور سے آتی دکھائی دی۔

"اچھا تم اگر برا نہ مانو تو میں تم سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔" نائلہ نے قدرے ہچکچاہٹ سے کہا۔

"تم ہر سوال کرنے سے پہلے اجازت کیوں لے رہی ہو؟" جائی یانہ نے بس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔ بس، بس اسٹاپ کے قریب آ رہی تھی۔

"تم میری دوست بنو گی؟" نائلہ نے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگا کہ ہم دونوں دوست بن چکے ہیں۔" جائی یانہ کی بات سن کر نائلہ کے چہرے پر مسکراہٹ کھل گئی۔

اسی وقت بس جائی یانہ اور نائلہ کے سامنے رک گئی۔ جائی یانہ جانے لگی تھی کہ اچانک نائلہ اس کے گلے لگ گئی۔

"شکریہ!" نائلہ نے رندھی آواز میں کہا۔

"کس لیے؟" جائی یانہ نے پوچھا۔

"ان سب چیزوں کے لیے جو تم نے آج میرے لیے کی۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے نائلہ کو خود سے الگ کیا اور کہا۔

"پہلی بات دوستی کا سنہری اصول ہے کہ دوست کو سوری کہا جاتا ہے نہ تھینک یو۔ دوسری بات بس ڈرائیور میری خالہ کا بیٹا نہیں ہے جو بس کو روکے رکھے گا اس لیے خدا حافظ۔"

پہلی بات جائی یانہ نے نائلہ کے ساتھ کھڑے ہو کر کی تھی جبکہ دوسری بات جائی یانہ نے بس کی جانب بھاگتے ہوئے اونچی آواز میں بولی۔ نائلہ ہنس دی۔

جائی یانہ بس میں داخل ہو گئی اور بس اسی وقت تیز رفتاری سے آگے بڑھنے لگی۔ نائلہ نے بس کو دور تک جاتا دیکھا۔ پھر اس نے ایک رکشہ رکوایا اور اس پر سوار ہو گئی۔ نائلہ اور جائی یانہ دونوں کو اس بات کا اس وقت اندازہ نہیں تھا کہ ان دونوں کی مضبوط دوستی کا ستون آج ڈل چکا تھا۔

****

فاطمہ جناح پارک میں شام کے چار بجے چہل پہل معمول کے مطابق تھیں۔فاطمہ جناح پارک اسلام آباد کا عوامی تفریحی پارک ہے۔اس کو کیپیٹل پارک اور F-9 پارک بھی کہتے ہے۔یہ پاکستان کے سب سے بڑے پارکوں میں سے ایک ہے اور پورے سیکٹر F-9 پر پھیلا ہوا ہے۔یہ نیویارک کے سینٹرل پارک سے بس کچھ ہی چھوٹا ہے۔اسے مائیکل جیپیر و نے ڈیزائن کیا تھا اور اس کا افتتاح 1992 میں ہوا تھا۔اس کا نام بانی پاکستان محمد علی جناح کی چھوٹی بہن مادر ملت فاطمہ جناح کے نام پر رکھا گیا ہے۔پارک کا زیادہ تر حصہ ہریالی پر مشتمل ہے۔اس میں زیادہ تر وائلڈ لائف کی رہائش ہے۔بس کچھ حصہ ہی ترقی یافتہ ہے۔اسی ترقی یافتہ علاقے میں مک ڈونلڈز کا ریستوران قائم ہے جو کہ ہماری کہانی کا اس وقت مرکز بنا ہوا ہے۔

اس کے آؤٹ ڈور سائیڈ پر موجود عالیہ اور نمرہ برگر کھا رہیں تھیں۔ان دونوں کو یہاں پر آئے آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا۔سفید رنگ کی میزوں کو لال رنگ کی چھتری سے ڈھکا ہوا تھا۔وہ دونوں اسی کے سائے تلے بیٹھے ابھی باتیں کر رہی تھیں۔

"وہ ابھی تک آیا کیوں نہیں ہے؟"عالیہ نے گھڑی کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"پتہ نہیں،شاید راستے میں ہو گا!"نمرہ نے موبائل چلاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اس نے کیا بات کرنی ہو گی میرے ساتھ؟"

"یہ تو بات کر کے ہی پتہ چلے گا تمہیں" نظریں ابھی تک موبائل پر جمی ہوئی تھی۔

"تم کیا کر رہی ہو فون پر؟" عالیہ نے اس سے پوچھا۔

"بس یونہی کچھ آرٹیکل پڑھ رہی ہوں۔" نمرہ نے اسے بتایا۔

"یہ آرٹیکل چھوڑو اور میری بات غور سے سنو۔ جب آریان آئے تو تم میرے ساتھ رہنا مجھے کچھ حوصلہ ملے گا۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں آپ کو حوصلہ دینے کے چکر میں میں کباب میں ہڈی بننے کا رول ہر گز پلے نہیں کروں گی۔" نمرہ نے صاف انکار کیا۔ "اور ویسے بھی آریان کیا سوچے گا میرے بارے میں؟"

عالیہ اس کی بات کا جواب دینے لگی تھی کہ اچانک اس کی نظر سامنے سے آتے شخص پر پڑی۔

"نمرہ! آریان آگیا"

www.novelsclubb.com

عالیہ کی بات سن کر نمرہ نے بھی اپنے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ وہ واقعی میں آ رہا تھا۔ اس نے لائٹ براؤن کلر کی شرٹ پر ڈارک براؤن جیکٹ پہنی ہوئی تھی۔ بال اس وقت لاپرواہی سے بکھرے ہوئے تھے۔ عالیہ کو وہ واقعی میں وجیہہ لگا۔

"ہیلو!" وہ ان دونوں کی کرسی کے جب بلکل پاس آ گیا تو بولا۔

نمرہ نے کوئی جواب نہیں دیا بلکہ اپنا بیگ پکڑے خاموشی سے کھڑی ہو گئی اور فوراً سے پیچھے کی جانب کہیں غائب ہو گئی۔ آریان نمرہ کی کرسی پر بیٹھ گیا اور آرام سے عالیہ سے بات کرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"کل آپ نے جو کہنا تھا آپ نے کہہ دیا. آج میری باری ہے آپ کو اپنا دل کا حال سنانے کی کیا میں شروع کروں؟" آریان نے اس سے اجازت مانگی۔

عالیہ نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

ان دونوں کو چھوڑ کر اگر ہم اسلام آباد میں قائم ایک عمارت کے اندر داخل ہو تو وہ ایک آفس معلوم ہوتا تھا۔اس عمارت میں تین فلور قائم تھے۔سب سے آخری فلور میں موجود میٹینگ روم میں جاؤ تو وہاں پر ابھی میٹینگ ہو رہی تھی۔ایک لڑکی جس نے زنانہ تھری پیس سوٹ ہوا تھا ایک پروجیکٹ کے بارے میں بریفینگ دے رہی تھی جبکہ میٹینگ روم میں موجود باقی افراد اس کی باتیں سن رہے تھے۔ سر براہی کرسی پر سیاہ آنکھوں والا شخص بیٹھا تھا۔وہ لڑکی کی باتوں کو سن تو رہا تھا مگر دھیان نہیں دے پا رہا تھا۔اس کے دل پر بوجھ پڑ رہا تھا۔حالانکہ جب میٹینگ

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

شروع ہوئی تھی تب تک اس کے ساتھ ایسا کوئی معاملہ نہیں تھا لیکن اب کچھ عجیب لگ رہا تھا۔ لڑکی نے جب اپنی بریفینگ دے دی تو وہ خاموش ہو گئی اور سوالیہ نظروں سے اپنے باس کو دیکھنے لگی لیکن اس کا باس ابھی کچھ بولنے کی کنڈیشن میں نہیں تھا۔

"ہم کل اس بارے میں بات کریں گے۔ آپ لوگ پلیز ابھی کے لیے جائیں۔" اس کی بات سن کر سب لوگ اپنا سامان سمیٹنے لگے اور کچھ دیر بعد میٹینگ روم سے باہر نکل گئے سوائے سیاہ آنکھوں والے مرد اور ایک اور شخص کے۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے شایان؟" وہ شخص سیاہ آنکھوں والے مرد کی طرف بڑھا۔

"ہاں رضا! بس کچھ عجیب سا لگ رہا ہے۔" شایان نے اپنی ٹائی کی ناٹ ڈھیلی کی۔

"کیا مطلب؟" رضا کے پوچھنے پر شایان نے اسے بتانا شروع کیا۔

****

"ایسا لگ رہا ہے دل پر ایک بوجھ ہے۔"

www.novelsclubb.com

(ایک سحر سا تھا جو پورے ماحول میں پھیلا ہوا تھا۔ صاف موسم میں ڈھلتی سورج کی شعاعیں ریستوران کے باہری حصے پر ایک تابناک ماحول قائم کرنے کی کوشش

کر رہی تھی اور دور تک پھیلا یہ سبز آنکھوں کو ٹھنڈک اور راحت دینے کا سبب بنا ہوا تھا۔

ایسے میں سفید کرسی پر بیٹھا وجیہہ مرد اپنے سامنے موجود سنہری آنکھوں کو دیکھتے ہوئے اپنے دل کا حال سنا رہا تھا۔

"پہلی دفعہ میں نے آپ کو اس ریستوران میں دیکھا تھا جب آپ اپنی دوستوں کے ساتھ ڈنر کرنے آئی تھیں۔")

www.novelsclubb.com

"اور میرے دل کا بوجھ کم نہیں ہو رہا ہے بلکہ آہستہ آہستہ بڑھ رہا ہے۔"

("جب میری پہلی نظر آپ پر پڑی تھی اس وقت آپ کے ساتھ بس آپ کی دوست نمرہ بیٹھی تھی۔ آپ دونوں شاید اپنی دوسری دوستوں کا انتظار کر رہی تھیں۔ میری پہلی نظر نے میرے دل کو بے اختیار کر دیا تھا۔ مجھے آپ پسند آئی تھیں، بہت زیادہ" سنہری آنکھوں میں ایک تاثر سا جھلکا۔)

"ایسا لگ رہا ہے کوئی انہونی ہونے والی ہے۔"

("میں ریستوران میں سارا وقت آپ کو دیکھتا رہا۔ اس کے بعد جب آپ جانے لگی تو میرا دل چاہا تھا کہ میں آپ کو روکوں، کسی طرح بات کروں اور اسی وقت ویٹر نے آپ پر کافی گرا دی۔ مجھے لگا کہ مجھے قدرت نے یہ ایک موقع دیا ہے۔"

"پھر تم میرے لیے دوا لے کر آئے تھے۔" سنہری آنکھوں والی لڑکی نے پہلی دفعہ گفتگو میں مداخلت کی۔

"تمہارے زخم پر مرہم لگانا میرا فرض تھا۔")

"جیسے کچھ چھننے والا ہو۔ کچھ بہت اپنا۔"

("آپ نے پچھلی تینوں ملاقاتوں میں میرے ساتھ تھوڑا سخت رویہ رکھا جس سے میں ہرٹ ہوا تھا۔" سنہری آنکھیں یہ بات سن کر نیچے کو جھکی لیکن سامنے موجود شخص کی بات ابھی ختم نہیں ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن ان سب کا مداوا آپ کی کل کی بات نے کر دیا۔" سامنے بیٹھے شخص کی ہونٹوں پر مسکان ابھری۔)

"میرا دل مجھے کچھ بتانے کی کوشش کر رہا ہے وہ۔ کہہ رہا ہے جاؤ اس سے پہلے وہ انہونی ہو جائے۔ تم اسے ابھی روک لو۔ لیکن سمجھ نہیں آ رہی رضا وہ انہونی کیا ہے؟"

("کل آپ نے مجھ سے کہا تھا کہ آپ مجھ سے محبت کرتی ہے۔ میں بھی یہی کہوں گا مجھے بھی آپ سے محبت ہے۔ میں پہلی نظر میں اپنا دل آپ کو دے بیٹھا تھا۔" دونوں کی نظریں ایک پل کے لیے ٹکرائی۔

آریان نے عالیہ کا ہاتھ تھاما۔عالیہ نے کچھ نہیں کیا بس خاموشی سے آریان کی کاروائی دیکھتی رہی۔آریان نے عالیہ کے ہاتھ سے زینب کی پہنائی ہوئی انگوٹھی اتار دی اور اپنی پینٹ کی جیب میں سے ڈبی نکالی۔اس ڈبی میں ایک انگوٹھی تھی۔شایان نے عالیہ کی انگلی میں وہ انگوٹھی پہنا دی۔ایک پل کے لیے ساری دنیا تھم گئی۔)

"تمہاری طبیعت خراب لگ رہی ہے۔تم میرے ساتھ ہسپتال چلو۔"رضا نے شایان کو سہارا دیا اور اپنے ساتھ لے کر میٹنگ روم سے باہر چلا گیا۔

(عالیہ اپنی انگوٹھی کو دیکھ رہی تھی۔یہ وہی ڈائمنڈ کی انگوٹھی تھی جو عالیہ نے شاپنگ مال میں دیکھی تھی اور اس کو دیکھنے کے بعد اس کی آریان سے دوسری دفعہ ملاقات ہوئی تھی۔

"یہ تو بہت قیمتی ہے۔" عالیہ سمجھ نہ پائی کہ وہ بولے۔

"یہ انگوٹھی مہنگی ہے، قیمتی نہیں۔اس انگوٹھی کو بس اس پتھر نے مہنگا بنایا ہے۔ اس دنیا کی قیمتی شے محبت ہے جو تمہارے اور میرے پاس موجود ہے۔" آریان نے دوبارہ اس کا ہاتھ تھام لیا۔

وہ دونوں ہر شے سے بے نیاز ایک دوسرے کو دیکھ کر مسکرا رہے تھے۔میز کے بلکل درمیان میں زینب کی دی ہوئی انگوٹھی پڑی تھی جو اس وقت ایک سوالیہ نشان بن گئی تھی۔)

****

عالیہ آریان سے ملاقات کے بعد گھر آگئی۔اس نے گھر کے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ اسے نوال اپنے سامنے کھڑی ملی۔

"یونیورسٹی کا ٹائم تو ختم ہو گیا ہے۔اتنی دیر کہاں لگی تمہیں؟"عالیہ کا دل کی دھڑکنیں کچھ پل کے لیے آہستہ ہو گئی۔اگر اماں کو پتہ چلا کہ وہ کہاں سے آرہی ہے تو۔۔۔

www.novelsclubb.com

"اماں آپ بھی آتے ہی شروع ہو جاتی ہے۔"عالیہ یہ کہتی ہوئی لاؤنج کی جانب جانے لگی۔اس نے ایک طرح سے اپنی ماں کی نظروں سے بچنے کی کوشش کی۔

"میں نے کچھ پوچھا ہے عالیہ؟"نوال کی بات سن کر عالیہ نے جواب دیا۔

"میں نمرہ کے ساتھ مک ڈولنڈز چلی گئی تھی۔ سوچا وہاں جا کر لنچ کر لوں۔"

"تم مک ڈونلڈز گئی تھی۔"نوال نے حیرت بھرے غصے سے کہا۔"تمہیں پتہ نہیں ہے کہ وہ ریستوران کس طرح اسرائیل کی مدد کر رہا ہے اور اسرائیل کے فوجیوں کو مفت کھانا فراہم کر رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

نوال کا اشارہ اسرائیل اور حماس کی موجودہ جنگ پر تھا۔ آج کل بہت سے لوگ اس مسئلے پر سر چڑھ کر حصہ لے رہے تھے۔ انٹرنیٹ پر مک ڈولنڈز کو بھی اس وجہ سے

کافی تنقید کا سامنا تھا کہ اس کا اسرائیلی آؤٹ لٹ اسرائیلی فوجیوں کو مفت کھانا فراہم کر رہا تھا جبکہ عالیہ کو اس مسئلے میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔اس کے نزدیک یہ معاملہ بس اسرائیلی اور عربوں کا تھا جس میں پاکستانی خواہ مخواہ اپنا حصہ ڈال رہے تھے۔

"اماں اگر مک ڈولنڈز والے واقعی میں یہ سب کر رہے ہیں تو بھی ہمارا ان سب سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔یہ پاکستانیوں کا نہیں عربوں کا مسئلہ ہیں۔بہتر ہے جن ممالک کا ہے وہ لوگ خود اسے حل کریں۔"

www.novelsclubb.com

"یہ معاملہ عربوں یا کسی ملک کا نہیں بلکہ انسانیت کا مسئلہ ہے عالیہ! یہ مسجد اقصیٰ کا مسئلہ ہے، ہمارے قبلے کا مسئلہ! اور تم کہہ رہی ہو کہ یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے۔"
عالیہ کی بات سن کر نوال حیران ہوئی تھی۔

"ہاں تو ٹھیک کہہ رہی ہوں۔ وہ لوگ اگر چاہیں تو پرامن طریقے سے رہ سکتے ہیں لیکن اب اگر وہ لڑائی جھگڑہ کر رہے ہیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟ ہم لوگوں نے فلسطینیوں اور کشمیریوں کو بس اوور ریٹڈ کیا ہوا ہے۔" عالیہ یہ کہہ کر اوپر چلی گئی جبکہ نوال نے اپنی بیٹی کی ذہنیت پر ماتم کیا۔

عالیہ اپنے کمرے میں آگئی اور بیڈ پر لیٹ گئی۔ وہ کتنا خوش تھی آریان کے پرپوز کرنے پر لیکن اماں نے سارا موڈ خراب کر دیا۔ پتہ نہیں پاکستان میں سب کو فلسطینی اور کشمیری کیوں مظلوم لگتے تھے۔ اگر وہ لوگ چاہتے تو خاموشی سے معاہدہ کر کے رہ سکتے تھے لیکن انہیں خود ہیرو بننے کا شوق تھا۔ عالیہ کے نزدیک اس کی سوچ سہی تھی جیسے ہر ایک شخص کو لگتی ہے۔ وہ اسی بارے میں سوچے چلے جا رہی تھی۔

****

اگلے دن جائی یانہ اور نائلہ یونیورسٹی کی راہداری میں ایک ساتھ چلتے ہوئے باتیں کر رہی تھیں۔اسی وقت جائی یانہ نے زید کو اپنی جانب آتا دیکھا۔

"مجھے آپ سے بات کرنی ہے۔میرے ساتھ کہیں چلیں!"زید جائی یانہ کے پاس آکر فوراً بولا۔نائلہ سمجھ گئی کہ ان دونوں نے کوئی ضروری بات کرنی ہے۔اس لیے نائلہ نے جائی یانہ کو کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہارا گراؤنڈ میں انتظار کر رہی ہوں۔ تم جب فارغ ہو جاؤ تو وہی آ جانا۔" یہ کہہ کر نائلہ آگے بڑھ گئی۔ نائلہ کے چلے جانے کے باوجود جائی یانہ وہی کھڑی رہی۔

"تم نے جو بھی بات کرنی ہے یہی سب کے سامنے کرو۔" جائی یانہ نے دوٹوک انداز میں کہا۔

"یہاں پر سب موجود ہے۔" زید نے اپنے آس پاس لوگوں کی طرف دیکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"اسی لیے تو کہہ رہی ہوں۔ تمہارے اور میرے درمیان ایسی کوئی بات نہیں ہے جو سب سے چھپائی جائے۔ تمہارے اور میرے درمیان کوئی رشتہ بھی نہیں ہے جو

میں تمہارے ساتھ کہیں بھی چل دوں۔اس لیے یہی سب کے سامنے بات کرو۔"

"آپ میری نیت پر شک کر رہی ہیں؟"زید نے اس سے پوچھا۔

"میں اپنی عزت کا دھیان رکھ رہی ہوں۔اگر ایک ہونے والے حادثے کے خوف سے حواس باختہ ہو کر کچھ دیر کے لیے تمہیں اپنا ہمدرد مان کر بات کرنے لگ گئی تھی تو اس کا مطلب یہ ہر گز نہیں ہے کہ میں کسی بھی لڑکے پر اندھا اعتماد کر لیتی ہوں۔اس لیے سب کے سامنے مجھ سے بات کرو۔"

زید سمجھ گیا کہ جائی یا نہ سے بحث کرنا فضول ہے۔اس لیے وہ کام کی بات پر آیا۔

"کیا آفتاب والے معاملے میں آپ کا ہاتھ ہے؟"

"تمہیں کیا لگتا ہے؟" جائی یانہ نے سوال کے جواب میں سوال کیا۔

"مجھے پتہ ہے آپ ہی تھی ان سب میں۔"

"اگر پتہ ہے تو مجھ سے کیوں پوچھ رہے ہو؟" جائی یانہ دوبدو جواب دے رہی تھی۔اسے زید کے کل والے رویے پر ابھی تک تپ چڑھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں بس یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ نے ان سب میں مس صبا کو کیسے شامل کیا ہے۔ پوری یونیورسٹی میں یہ بات پھیلی ہوئی ہے کہ مس صبا نے سر آفتاب کو یونیورسٹی سے نکال دیا ہے مگر وجہ کسی کو معلوم نہیں ہیں۔"

"میں نے مس صبا کو شامل نہیں کیا بلکہ وہ خود ان سب میں شامل ہوئی تھی۔اس سے آگے میں مزید کچھ نہیں کہنا چاہوں گی۔کچھ باتیں راز ہی رہنی چاہیے۔"

اتنا کہہ کر جائی یانہ آگے بڑھ گئی اور زید پیچھے کھڑا رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

****

کچھ ماہ بعد

فجر قضا ہوئے کچھ ساعتیں ہی گزری تھیں۔ سورج کی کرنیں ایک نئی امید کی طرح اپنے ارد گرد پھیلے اندھیرے کو دور کر رہی تھی۔ اسلام آباد کے ایک پارک میں بنے جاگنگ ٹریک پر ہماری کہانی کا ایک کردار جاگنگ کر رہا تھا۔ سرمئی ٹریک سوٹ میں ملبوس، اس کے بال اس وقت ماتھے پر بکھرے ہوئے تھے۔ کانوں میں ائیر پوڈ لگا ہوا تھا۔ وہ اپنے آس پاس کے جہاں سے اس وقت مکمل طور پر بے نیاز تھا۔ سیاہ رنگ کی آنکھوں میں اس وقت اطمینان ہی اطمینان تھا۔ اچانک اسے اپنے موبائل پر میسج موصول ہوا۔ اس نے موبائل کی اسکرین پر دیکھا تو اس کو ایک نمبر جسے ماما کے نام سے محفوظ کیا ہوا تھا سے میسج ملا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شایان! پارک سے آتے ہوئے کچھ سامان بھی لیتے ہوئے آنا۔ میں ابھی لسٹ سینڈ کر رہی ہوں۔"

ایک مسکراہٹ اس کے ہونٹوں پر رینگ گئی۔ یہ مسکراہٹ کوئی خاص مسکراہٹ نہیں رہی تھی بلکہ یہ مسکراہٹ اب ایک معمول کی طرح شایان کے چہرے پر سج جایا کرتی تھی۔ اب موقع محل کے علاوہ بھی شایان کے قریبی اس کی مسکراہٹ دیکھ سکتے تھے۔

شایان نے اچھا لکھ کر جواب سینڈ کر دیا اور دوبارہ جاگنگ میں مشغول ہو گیا۔ اس کا ذہن گزرے ہوئے مہینوں کو یاد کرنے میں مشغول ہو گیا تھا۔ جب کچھ مہینے پہلے اسے وہم اور وسوسے ہو رہے تھے تب رضا اسے ڈاکٹر کے پاس لے کر گیا تھا۔ ڈاکٹر کے مطابق اس کی یہ حالت بس زیادہ اسٹریس لینے کی وجہ سے ہوئی تھی۔

اس نے پھر ان سب باتوں پر دھیان دینا چھوڑ دیا اور اپنے کام میں مشغول رہنے لگا۔

اسے وہ دن بھی اچھے سے یاد ہے جب عالیہ کے امتحانات ختم ہونے کے ایک دن بعد وہ لوگ اشفاق کے گھر گئے تھے۔اس کی ماں نے اسی دن اشفاق سے شادی کی تاریخ لے لی تھی اور اب عالیہ اور اس کی شادی میں بس ایک ہفتہ رہ گیا تھا۔ایک ہفتے بعد عالیہ کے نام کے ساتھ اس کا نام شامل ہو جائے گا۔ایک ہفتہ۔۔۔۔!

مسکراہٹ دوبارہ شایان کے چہرے پر سج گئی۔وہ اسی بارے میں سوچتا سوچتا ٹریک پر سے بہت آگے نکل گیا اور پھر وہ نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

ایک تیز ہوا کا ٹھنڈا سا جھونکا گزرا اور ہماری کہانی کا منظر بدل گیا۔اب سامنے اشفاق صاحب کا گھر ایک رعب کے ساتھ کھڑا ہوا تھا۔گھر کے اندر داخل ہو کر سیدھا ایک کمرے کے اندر آؤ تو اس وقت ایک نفوس کہیں جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔اس کی رنگت سانولی اور آنکھیں بھوری تھی۔اس کے بال جو کندھے تک آتے تھے وہ اس وقت کھلے ہوئے تھے۔شلوار قمیض میں ملبوس جائی یا نہ اپنی یونیورسٹی جانے کے لیے تیار تھی۔اس نے اپنا بیگ بیڈ پر سے اٹھایا اور کتابیں چیک کرنے لگی۔کتابیں چیک کرتے ہوئے اسے گزرے ہوئے مہینے ایک خلاصے کی طرح ذہن پر سے گزرتے دکھائی دے رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

سر آفتاب کا معاملہ نپٹ جانے کے بعد اس زندگی نارمل ہو گئی تھی۔وہ اب اپنے دوسرے سمیسٹر میں آگئی تھی۔پچھلے سمیسٹر میں اس نے ٹاپ کیا تھا۔زید سے اب اس کا سامنا بلکل نہ ہونے کے برابر رہ گیا تھا۔اگر کبھی دونوں ایک دوسرے کو

دیکھ بھی لیتے تو نظر انداز کر کے آگے بڑھ جاتے۔زید اور جائی یانہ نے اپنے بڑھتے قدم صحیح وقت پر روک لیے تھے۔

جائی یانہ کے فون پر اسی وقت میسج آیا۔اس نے فون اٹھا کر دیکھا تو نائلہ کا میسج تھا۔ نائلہ نے اس سے کچھ پوچھا تھا۔جائی یانہ میسج کو دیکھ کر مسکرائی۔ان دونوں کی ان کچھ مہینوں میں کافی اچھی دوستی ہو گئی تھی۔

وہ نائلہ کو جواب دیتے ہوئے کمرے میں سے باہر نکل گئی۔راہداری سے گزرتے ہوئے اس کا گزر عالیہ کے کمرے کے دروازے سے بھی ہوا۔جائی یانہ آگے بڑھ گئی مگر منظر اب کمرے کے بھورے دروازے پر ٹک گیا۔

ہم اس بند دروازے کو پار کر کے اندر کی طرف جائیں تو اس وقت کمرے میں موجود عالیہ اپنا بستر ٹھیک کر رہی تھی۔ بستر ٹھیک کر لینے کے بعد وہ واشروم کے اندر گئی اور واش بیسن کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ اس نے منہ پر چھینٹے مارے اور اپنا عکس دیکھا۔ ان چند مہینوں میں عالیہ کی ظاہری حالت ایک حد تک بدل گئی تھی۔ لمبے بال اب اسٹیپس کی صورت میں کٹ گئے تھے۔ اس کے بالوں کا رنگ اوپر سے بھورا اور نیچے سے لال مائل ہو گیا تھا جو اس کے ڈائی کروانے کا منہ بولتا ثبوت تھا۔ وہ پہلے سے زیادہ حسین ہو گئی تھی لیکن اس کی آنکھوں کے نیچے حلقے بھی واضح دکھائی دینے لگے تھے۔

www.novelsclubb.com

عالیہ کی نظریں اپنے حلقوں پر گئی تو اسے یکدم آریان یاد آیا۔ یہ حلقے اس کی اور آریان کی روزانہ رات کو گھنٹوں تک فون پر بات کرنے کا نتیجہ تھا۔ اس کی زندگی میں اب آریان سے بات کرنا ایک لازم جزو بن گیا تھا۔ ہفتے میں ایک بار وہ دونوں

ایک دوسرے سے ملتے بھی ضرور تھے۔عالیہ کے مطابق ان دونوں کا رشتہ گزرے ہوئے مہینوں میں بہت مضبوط ہو گیا تھا۔آریان ہی نے عالیہ کو اپنے بال کٹوانے اور ڈائی کروانے کا کہا تھا۔عالیہ نے بغیر کسی تامل کے اس کی بات مانی تھی۔ عالیہ کے لیے آریان بہت اہمیت کا حامل بن گیا تھا۔وہ اس کی کسی بات پر انکار نہیں کرتی تھی۔

کچھ دیر بعد عالیہ واش روم سے باہر نکل آئی اور اپنے بالوں کی پونی بنانے لگی۔نچلی منزل سے آتی ناشتہ پکنے کی خوشبو عالیہ کے کمرے کو مہکا رہی تھی۔ان خوشبوؤں کا پیچھا کرتے ہوئے اب اگر ہم کچن میں جائیں تو عزاہ کچن میں موجود سب کے لیے پراٹھے بناتی دکھائی دے گی۔

www.novelsclubb.com

اس کے ساتھ ساتھ عزاہ ڈائننگ ہال سے آتی نوال اور اشفاق کی باتوں کی آواز بھی سن رہی تھی۔ عزاہ کا چہرہ ان دونوں کی باتیں سنتے ہوئے نہایت اترا ہوا لگ تھا۔ عزاہ کے ان گزرے ہوئے مہینوں میں خوب رشتے والے آئے تھے مگر عزاہ کو یہ سب ایک بیروزگار کا جگہ جگہ نوکری کے لیے انٹرویو دینے جیسے تھا۔ اس کا کام کی نوعیت بس تھوڑی مختلف تھی۔ عزاہ کا انٹرویو آئے دن مختلف لوگ لینے آتی۔ وہ چائے کی ٹرے پکڑے مہمانوں کے سامنے پیش ہوتی۔ اپنی ڈگری اور اپنے بارے میں مختصر لیکن بامعنی انٹرویو دیتی۔ وہ لوگ اسے دیکھتے اور سوچ میں پڑ جاتے کہ آیا یہ لڑکی ہمارے گھر کی بہو بننے کے لائق ہے کہ نہیں۔ جن لوگوں کے نزدیک عزاہ ان کے گھر کی بہو کے معیار پر پورا نہ اتر پاتی تو وہ جلد جواب دینے کا کہہ کر چلے جاتے اور پھر مڑ کر نہ دیکھتے تھے۔ اور جنہیں عزاہ پسند آجاتی تو اشفاق انہیں ریجیکٹ کر دیتے۔

www.novelsclubb.com

نوال کی تمام تر کوششوں کے باوجود عزاہ کا رشتہ کہیں بھی طے نہیں ہو پایا تھا۔
نوال چاہتی تھیں کہ عزاہ اور عالیہ دونوں کی ایک ساتھ شادی کروادیں لیکن اب یہ کام ممکن نہیں رہا تھا کیونکہ عالیہ کی شادی میں اب بس ایک ہفتہ باقی رہ گیا تھا۔

نوال ابھی بھی اشفاق کو کل آنے والے ایک رشتے کے بارے میں بتا رہی تھی۔
مہمانوں نے کل عالیہ کو دیکھ لیا تھا اور اب ان کی خواہش تھی کہ ان کے بیٹے کی بات عزاہ کی بجائے عالیہ سے پکی ہو جائے۔ عزاہ کو کبھی بھی کسی ریجیکشن پر اتنا دکھ نہیں ہوا تھا جتنا اس بار ہوا تھا۔ ہمیشہ عالیہ اور اس کے مقابلے میں عالیہ جیت جاتی تھی۔
وہ تو اب کوئی سائیڈ کریکٹر بن گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اب ہم اگر ڈائننگ ہال میں آئیں تو نوال کرسی پر بیٹھی یہی تفصیلات اشفاق کو بتا رہی تھی۔ایسے میں جائی یانہ نے بھی اپنی کرسی سنبھالی اور بیٹھ کر اپنی بریڈ پر مکھن لگانے لگی۔

"عزاہ نے تو مجھے پریشان کر کے رکھ دیا ہے۔پتہ نہیں اس کا رشتہ کسی جگہ طے کیوں نہیں ہو رہا ہے؟"نوال کی آواز کچن میں بآسانی پہنچی تھی جس نے ایک مرجھائے ہوئے چہرے کو مزید مرجھا دیا تھا۔

"بجو پر نام نہ لگائیں آپ خود ہی بے وجہ پریشان ہو رہی ہے۔بجو کی جب شادی ہونی ہو گی، ہو جائے گی۔"جائی یانہ نے عزاہ کی حمایت لی۔

"جائی یانہ آپ خاموشی سے کھانا کھاؤ۔ بڑوں کی باتوں میں نہیں بولتے ہیں۔"
اشفاق نے نرم مگر دوٹوک لہجے میں جائی یانہ کو تنبیہہ کی۔ جائی یانہ خاموش ہو گئی۔

کچھ لمحات بعد جب سب ناشتہ کر رہے تھے تو نوال کو ایک بات یاد آئی۔

"میری ام ہانی سے بات ہوئی تھی۔ وہ بتا رہی تھی کہ وہ مہندی سے دو دن پہلے پہنچے گی۔"

www.novelsclubb.com

اشفاق نے ان کی بات سن کر سر تھوڑا سا اوپر کیا۔

"وہ اتنی دیر سے کیوں آ رہی ہے؟"

"آپ جانتے تو ہے عیسیٰ ایک خاصا مصروف انسان ہے اور اوپر سے فلائٹس کا بھی مسئلہ ہے۔"

عیسیٰ کا نام سن کر جائی یانہ نے پوچھا۔

"عیسیٰ بھی ساتھ آئے گا؟" عیسیٰ عالیہ کی منگنی کے کچھ دن بعد ہی واپس امریکہ چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو ظاہر سی بات ہے،ام ہانی اتنا بڑا سفر اکیلے کیسے طے کرے گی؟"نوال کی بات سن کر جائی یانہ کا منہ بن گیا۔اسے عیسیٰ ایک آنکھ نہیں بھاتا تھا۔ناشتہ ختم کر لینے کے بعد جائی یانہ یونیورسٹی جانے کے لیے کھڑی ہو گئی۔

نوال نے اسے یونیورسٹی جاتے دیکھ کر ٹوکا۔

"اب بہن کی شادی میں بس ایک ہفتہ رہ گیا ہے اور تمہارے یونیورسٹی کے چکر ابھی تک ختم نہیں ہوئے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اماں بس آج یونیورسٹی جا رہی ہوں۔اس کے بعد میں آپی کی شادی کے بعد ہی جاؤں گی۔"یہ کہہ کر جائی یانہ روانہ ہو گئی۔

****

شایان جاگنگ کے بعد سامان خریدنے کی غرض سے راستے میں ایک یوٹیلیٹی اسٹور میں گھس گیا۔

وہ سامان خرید رہا تھا کہ اچانک اس کو لگا اس پر کوئی نظر رکھے ہوئے ہے۔اس نے گردن اٹھا کر اپنے ارد گرد کا جائزہ لیا مگر کوئی بھی موجود نہیں تھا۔اس کو ان چند ماہ میں اکثر یہ وہم بھی ہوا تھا کہ کوئی اس پر نظر رکھے ہوئے ہے لیکن شایان ان سب کو نظر انداز کر دیتا تھا۔آج اس سے نظر انداز بھی نہیں کیا جا رہا تھا۔

آخر کون تھا جس کی نظریں شایان پر تھی۔

****

زینب لان میں ٹہلتی ہوئی فون پر درزی سے بات کر رہی تھی۔

"برائیڈل ڈریس میں کسی قسم کی کوئی کمی نہیں آنی چاہیے۔اگر تم نے کوئی نقص چھوڑا تو میں تمہارے پیسے کاٹ لوں گی۔"

www.novelsclubb.com

زینب ابھی بات کر رہی تھیں کہ نمرہ بھی گھر سے باہر نکل کر ان کی جانب چل پڑی۔ماں کو بات کرتا دیکھ کر نمرہ رک گئی اور لان میں رکھی کرسیوں پر بیٹھ کر ان

کی کال ختم ہونے کا انتظار کرنے لگ گئی۔جب زینب کی بات ختم ہوئی تو وہ بھی نمرہ کے ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

"کس سے بات کر رہی تھیں آپ؟"نمرہ کے پوچھنے پر زینب نے جواب دیا۔

"درزی سے بات کر رہی تھی۔شادی سر پر کھڑی ہے اور اس سے ابھی تک برائیڈل ڈریس ہی تیار نہیں ہو پایا ہے۔"

www.novelsclubb.com

زینب نے پھر نمرہ سے پوچھا۔

"تم نے اپنے کپڑے تیار کر لیے ہیں نا؟"

"جی ماما میرے سارے فنکشن کے کپڑے ریڈی ہے۔بس اب جیولری رہ گئی ہیں۔وہ بھی آج یا کل میں جا کر لے آؤں گی۔"

"ہمم گڈ آج یا کل میں لے آنا۔"

"آپ کو نہیں لگتا آپ نے بھائی کی شادی میں کچھ جلد بازی کا مظاہرہ کیا ہے۔" نمرہ کی بات سن کر زینب مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے جلد باز کہہ رہی ہو حالانکہ میرا تو دل تھا کہ جب ہم عالیہ کا رشتہ لے کر بھائی کے گھر گئے تھے اسی دن عالیہ اور شایان کا نکاح کروا دوں۔لیکن خیر!"

زینب اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"میں ایک دفعہ دوبارہ کہہ رہی ہوں۔اپنی تیاری مکمل رکھنا ایسا نہ ہو رات کو تمہارے بھائی کی برات جانی ہو اور تم دوپہر کو بازار میں آوارہ گردی کرتی دکھائی دو۔"

یہ کہہ کر زینب چلی گئی۔نمرہ اپنی جگہ پر بیٹھی زینب کو جاتا دیکھتی رہی۔اس کا نظروں کا ارتکاز فون کال نے توڑا۔اس کے موبائل پر کال آئی تھی۔اس نے کال ریسیو کر لی۔

****

اگر صبح کے گیارہ بجے ایک ریستوران کے اندر آؤ تو عالیہ اور آریان اس وقت بحث کر رہے تھے یا اگر میں کہوں لڑ رہے تھے تو یہ زیادہ مناسب ہو گا۔ یہ وہی ریستوران تھا جہاں ان دونوں کی پہلی ملاقات ہوئی تھی۔ آریان کے پرپوز کرنے کے بعد سے وہ دونوں اسی ریستوران میں ملا کرتے تھے۔

"تم جانتے بھی ہو ایک ہفتہ رہ گیا ہے میری شادی میں؟ اور تم ابھی تک اپنی ماما کو میرے لیے منا نہیں سکے ہو۔" عالیہ کی دبی دبی غراہٹ اس وقت ریستوران میں گونج رہی تھی۔ صبح کے وقت یہاں پر لوگ نہ ہونے کے برابر تھے۔

"میں کیا کر سکتا ہوں یار! وہ نہیں مان رہی ہے۔" آریان نے بے بسی سے کہا۔

"اگر وہ مان نہیں رہی ہیں تو پھر تم نے مجھے یہاں پر کیوں بلایا ہے، انہیں جا کر مناؤں۔ کیا تم ابھی تک حالات سمجھ نہیں پائے ہو۔ میری اگلے ہفتے شادی ہے۔ اگلے ہفتے! تمہیں کیا لگتا ہے کہ یہ سب کوئی مذاق ہے۔"

"یار تم غصہ تو نہ کرو میں پہلے ہی گھر میں جو کچھ چل رہا ہے، اس پر خاصا پریشان ہوں۔ تم کسی دن طعنے نہیں دو گی تو مر نہیں جاؤ گی۔"

www.novelsclubb.com

"میں بھی خوشی خوشی تم پر چلا نہیں رہی ہوں۔ آج بھی میری اماں نے مجھ پر اتنا غصہ کیا ہے کہ میری شادی ہونے والی ہے اور میں باہر سیر سپاٹے کرنے جا رہی

ہوں۔ایک دو دن بعد میرا گھر سے باہر نکلنا بالکل بند ہو جائے گا۔تم مجھے بتاؤ کہ میں کیا کروں۔مجھے یہ سوچ سوچ کر انزائٹی ہو رہی ہے کہ اگر تم کچھ نہ کر پائے تو مجھے شایان سے شادی کرنی پڑے۔۔۔۔"عالیہ کی بات کو آریان نے کاٹا۔

"تم اس شخص کا نام میرے سامنے مت لیا کرو۔ہزار دفعہ کہا ہوا ہے میں نے۔" آریان کے لہجے میں کاٹ تھی۔

"اگر تم کچھ نہ کر پائے تو کچھ دنوں بعد اس "شخص" کا نام میرے نام کے ساتھ ہو گا۔اس کا کیا کرو گے تم؟"

www.novelsclubb.com

عالیہ نے بھی اسے اسی لہجے میں جواب دیا۔ آریان کے تنے اعصاب ڈھیلے پڑے۔ اس نے عالیہ کا ہاتھ تھاما اور اپنی گرفت میں لیا۔

"عالیہ کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے؟"

آریان کے یوں کہنے پر عالیہ کچھ نرم پڑی۔

"مجھے تم پر بھروسہ ہے لیکن میں ڈرتی ہوں اگر ہم ایک نہ ہو پائے تو؟"

www.novelsclubb.com

"تم ڈرو نہیں، میں تمہارا ہوں اور تمہارا ہی رہوں گا۔ ہمیں کوئی الگ نہیں کر سکتا ہے۔"

عالیہ کا غصہ اب بالکل غائب ہو گیا تھا۔وہ اس شخص کے لیے نرم پڑ جاتی تھی۔
آریان اب اسے تسلی دے رہا تھا اور عالیہ آنکھوں میں نرمی لیے اس کی باتیں سن رہی تھی۔اس کی باتوں پر یقین کیے جا رہی تھی۔

ریستوران کی ان بھوری دیواروں کے منہ پر مقفل لگے ہوئے تھے مگر ان کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے یہ کچھ کہنا چاہتی ہیں لیکن کیا؟ یہ اس وقت کوئی نہیں جان سکتا تھا۔

****

مغرب کو قضا ہوئے بس کچھ لمحات ہی گزرے تھے۔ایسے میں حسن صاحب کے گھر میں داخل ہو تو زینب اپنے کمرے میں موجود شادی میں جانے کے لیے تیار ہو رہی تھی۔ان کی تیاری تقریباً مکمل تھی۔آنکھوں میں کاجل لگائے اور نفیس سا جوڑا پہنے وہ تیار تھی۔ان کے ہاں کنواری لڑکیاں بس اتنا ہی تیار ہوا کرتی تھی۔سیاہ آنکھوں پر سیاہ کاجل بھلا سا لگتا تھا۔زینب اچھی تو لگ رہی تھی مگر اس کا چہرہ لٹکا ہوا تھا جیسے وہ زبردستی جا رہی ہو۔

"زینب جلدی آجاؤ!" کمرے کے باہر سے اس کی چچی کی آواز آئی۔زینب نے اپنا پرس پکڑا اور باہر نکل گئی۔برآمدے میں مریم چچی اور ام ہانی دونوں تیار کھڑے تھے۔زینب کو آتا دیکھ کر وہ بھی باہر کی جانب بڑھ گئے۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمحات بعد وہ لوگ ایک گھر پر موجود تھے۔رات کے بڑھتے اندھیرے میں وہ گھر روشنیوں سے نہایا ہوا الگ رہا تھا۔آج وہاں ولیمے کی دعوت تھی۔پورے گھر میں لوگ ادھر ادھر پھرتے دکھائی دے رہے تھے۔گھر کے برآمدے میں رکھی مرکزی کرسی پر دلہن بیٹھی تھی۔دلہن نے سی گرین کلر کی کڑھائی والی قمیض پر گھاگرا پہنا ہوا تھا۔اس پر بھاری سونے کے سیٹ دلہن نے پہنے ہوئے تھے۔دلہن کا چہرہ گھونگھٹ میں چھپا ہوا تھا۔وہ اس وقت ساری عورتوں کی توجہ کا مرکز بنے ہوئے تھی۔

کچھ بزرگ عورتیں اس کے پاس جا کر اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر دعائیں دے رہیں تھیں تو کچھ عورتیں اسے سلامی دے رہیں تھیں۔مریم بھی ان عورتوں میں شامل تھیں۔انہیں دعوت ولیمہ کا کارڈ ہی موصول ہوا تھا۔ام ہانی اپنی کزنوں کے ساتھ ادھر اُدھر گھوم رہی تھی۔ایسے میں ہم اگر زینب کو ڈھونڈے تو وہ اس وقت ایک

www.novelsclubb.com

کرسی پر بیٹھی تھی جو مرکزی میز کا حصہ تھی۔اس کے پیچھے والی میز پر بیٹھی چند عورتیں اس کے بارے میں ہی باتیں کر رہی تھی۔

"تمہیں پتہ ہے یہ احمد کی بیٹی ہے۔"

ا"چھا انور بھائی کے بیٹے احمد کی بیٹی جس کی پیدائش پر اس کے ماں باپ مر گئے تھے۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں وہی لڑکی۔"

"احمد اور پروین بھی اپنی بہت کم عمر لکھوا کر آئیں تھے۔"

"ضرور یہ لڑکی ہی منحوس تھی ورنہ احمد اور پروین کی تو عمر ہی کیا تھی۔"

"بس اللہ ایسی منحوست سے سب کو دور رکھے!"

زینب اپنے پیچھے بیٹھی مختلف عورتوں کے خود پر ہوتے مختلف تبصرے سن رہی تھی۔اس کے چہرے کے تاثرات سے بالکل بھی نہیں لگتا تھا کہ وہ پیچھے چلتی عورتوں کی باتوں کو سن پا رہی تھی۔زینب کو اس لیے خاندان میں ہونے والی تقریبات بری لگتی تھی۔کوئی بھی اس کے ساتھ بات نہیں کرتا تھا اور اس کے متعلق ایسی ہی چہ مگوئیاں ہوتی تھی۔کچھ لوگ اسے منحوس جان کر حقارت سے

دیکھتے تھے اور کچھ عورتیں ترس سے دیکھتی تھی۔زینب کو ان دونوں قسم کی نظروں سے بے انتہا نفرت تھی۔

وہ ابھی ان عورتوں کی باتوں کو سن کر دل ہی دل میں کڑھ رہی تھی کہ اسی پل مریم چچی نے اسے اشارہ کر کے اپنے پاس بلایا۔زینب اٹھ گئی اور ان کی جانب بڑھ گئی۔وہ جیسے ہی مریم کے پاس گئی انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور ایک دوسری میز پر لے گئیں جہاں پر ایک بزرگ عورت بیٹھی ہوئی تھیں۔ان کے پاس ایک پان دان تھا جس پر سے وہ پان کا پتہ نکال کر کتھا لگا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم ! پھپھو" مریم نے انہیں مخاطب کیا۔

اس عورت کے پان پر کتھا لگاتے ہاتھ رک گئے۔انہوں نے فوراً نظریں اٹھائی۔ بزرگ عورت نے اپنے سامنے کھڑی بھتیجے کی بیوی کو دیکھا پھر اس کے ساتھ کھڑی سیاہ آنکھوں والی لڑکی پر نظریں گئی۔انہوں نے سلام کے جواب میں اپنے سر کو خم دیا۔

مریم نے زینب کا ہاتھ دبا کر اسے بھی سلام کرنے کا اشارہ کیا۔

"السلام علیکم!" زینب کے سلام کا جواب پر سر کو خم نہیں کیا گیا بلکہ ساتھ بیٹھنے کی اجازت دی گئی۔

www.novelsclubb.com

"آؤ مریم بیٹھو!" مریم اور زینب بیٹھ گئیں۔

"کیسی ہے پھپھو؟" مریم نے حال احوال پوچھا۔

"کیسے ہو سکتے ہیں ہم۔اب تو بس دن گن رہے ہیں۔" پھپھو نے نہایت عاجزی سے کام لیا۔

"پھپھو ایسی باتیں تو نہ کریں اللہ آپ کو ہماری عمر بھی لگا دیں۔" مریم کی بات سن کر وہ مسکرا دی پھر ان کے ذہن میں اچانک سامنے بیٹھی لڑکی کا خیال آیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تمہاری بیٹی ہے مریم؟" پھپھو کی بات سن کر مریم نے دھیمے سے سر کو نفی میں ہلایا۔

"نہیں پھپھو! ویسے کہنے کو تو یہ میری ہی بیٹی ہے لیکن اصل میں یہ پروین اور احمد بھائی کی بیٹی ہے۔" احمد کا نام سن کر اس بزرگ عورت کا چہرہ یکدم رنجیدہ ہو گیا۔

"کیا یاد دلا دیا تم نے مریم! بہت اچھا بچہ تھا احمد! میرے بھائی کی سب سے بڑی اولاد! بس اس کی عمر دھوکا دے گئی۔" اب وہ عورت اپنے ڈوپٹے کے پلو سے آنکھیں صاف کرنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"آپ صحیح کہہ رہی ہے پھپھو! بھائی اور باجی تو چلے گئے لیکن جاتے جاتے ایک بڑی زمہ داری ہمارے کندھوں پر چھوڑ گئے۔" مریم اب اپنی مطلب کی بات کہنے کا راستہ بنا رہی تھیں۔

"بس پھپھو آپ کا احمد تو چلا گیا ہے لیکن اس کی بیٹی تو ابھی زندہ ہے نا۔ آپ کے پاس اس لیے آئی ہوں تا کہ اپنی کچھ پریشانی آپ سے بانٹ سکوں۔"

"ہمم بولو بیٹا میں سن رہی ہوں!" بزرگ عورت نے انہیں حوصلہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"اب آپ دیکھے میں لاکھ اسے اپنی بچی کہہ دوں مگر اصل بات تو یہی ہے نا کہ یہ میری بیٹی نہیں ہے۔ لڑکی کی ذمہ داری بہت بڑی ذمہ داری ہوتی ہے جو میں اور

حسن کب سے اٹھا رہے ہیں۔ اگر اس کے ساتھ کوئی بھی اونچ نیچ ہوئی تو ہمارے اوپر ہی الزام آئے گا۔ اس لیے اب میں چاہتی ہوں کہ اس کی شادی کروا دوں۔ آپ کے پاس اس لیے آئی ہوں کہ آپ زینب کی بات ادھر ادھر چلائیں تاکہ میں اس ذمہ داری سے سبکدوش ہو جاؤں۔" وہ عورت کچھ دیر کے لیے سوچ میں پڑ گئی۔

"ہمم دیکھیں گے۔ تم فکر نہ کرو میں جیسے ہی کوئی اچھا خاندان دیکھوں گی فوراً اس کی بات طے کر دوں گی۔" پھپھو نے پان کے پتے پر سونف اور چھالیہ ڈال کر منہ میں لیا۔ اس کے بعد قدرے تجسس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے اپنی بیٹیوں کے بارے میں کیا سوچا ہے؟"

"نوال کی منگنی تو پروین باجی اشفاق سے کر گئی تھی اور ام ہانی کی عمر نہیں ہے ابھی شادی وغیرہ کی۔ بس آپ زینب کے لیے ابھی کوئی رشتہ تلاش کر لے۔"

زینب کا دماغ مریم کی بات سن کر بھک سے اڑا۔ اس لیے اشفاق بھائی مریم چچی کے اتنے چہیتے تھے کیونکہ وہ ان کے ہونے والے داماد تھے۔ نوال، نوال اس کی بھابھی بنے گی۔ ویسے یہ بات اتنی بھی برا نہیں ہے۔ اگر نوال کی جگہ ام ہانی اس کی بھابھی بنتی تو یہ اس کے لیے زیادہ پریشانی کی بات تھی۔ پھر تو اسے یقین تھا کہ وہ اپنے بھائی کا چہرہ دیکھنے کے لیے ترس جاتی۔ خیر چچی نے جس آنٹی کے سامنے یہ بات کی تھی وہ بھی مریم کی شکل دیکھ رہی تھی۔ شاید وہ بھی مریم کے ڈبل اسٹینڈرڈ سمجھ گئی تھیں۔

شادی کی تقریب میں آگے کچھ ایسا نہیں ہوا جو زینب کے لیے قابل ذکر ہو۔

****

رات کے وقت ہر کوئی بستر میں دبکا ہوا تھا۔عالیہ بھی اپنے بستر پر لیٹی نمرہ سے واٹس ایپ پر بات کر رہی تھی۔

"آریان ابھی تک اپنی ماں کو منا نہیں سکا ہے مطلب سیریسلی؟"نمرہ کا میسج عالیہ کو موصول ہوا تھا۔عالیہ نے ابھی نمرہ کو آریان کی ماں کی ناراضگی کا بتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں! آج میری اور آریان کی اسی وجہ سے لڑائی بھی ہوئی ہے۔" عالیہ نے میسج ٹائپ کر کے سینڈ کیا۔

"ہمم عالیہ تم اسے آرام سے پریشرائز کرتی رہو۔ اس وقت لڑائی جھگڑے میں نہ پڑو۔ ایسا نہ ہو وہ عین وقت پر تم سے شادی سے انکار کر دے۔"

"تم میری کنڈیشن بھی تو دیکھو۔ گھر میں شادی کی تیاریاں چل رہی ہیں۔ بس ایک ہفتہ رہ گیا ہے اور آریان ابھی تک اپنی ماما کو منا نہیں سکا ہے۔ یہ سارے حالات مجھے مینٹلی طور پر ڈیپریسڈ کر رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

کچھ پل کے لیے نمرہ کی طرف سے کوئی جواب موصول نہیں ہوا۔جب بہت زیادہ دیر ہو گئی تو عالیہ نے خود نمرہ سے پوچھا۔

"کیا ہوا، کہاں غائب ہو گئی ہو؟" عالیہ نے نمرہ سے پوچھا۔اس کے میسج بھیجنے کے کچھ دیر بعد نمرہ نے جواب دیا۔

"نہیں کہیں نہیں۔بس میں سوچ رہی تھی کہ اگر اللہ نہ کریں کہ تمہاری شادی آریان سے نہیں بلکہ شایان بھائی سے ہو گئی اور شایان بھائی کو یہ پتہ چل گیا کہ شادی سے پہلے تم آریان کے ساتھ انوالو تھی تو وہ تمہارا کیا حشر کریں گے؟"

"کیسی فضول باتیں کر رہی ہو؟ اللہ نہ کریں ایسا کچھ ہو ورنہ پتہ نہیں کیا ہو جائے گا؟" عالیہ اس لمحے کو سوچ بھی نہیں پا رہی تھی۔

"عالیہ تم آریان پر دباؤ ڈالتی رہو۔ اسے بولو کہ وہ کسی طرح اپنی امی کو منائے۔ اگر تمہاری شایان بھائی سے شادی ہو گئی تو ہمارے خاندان میں بہت بڑی تباہی آ جائے گی۔"

"ہمم! میں یہی کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

"ویسے آریان کی امی کا راضی ہونا ضروری بھی نہیں ہے۔ تم لوگ ایسا بھی تو کر سکتے ہو کہ پہلے کورٹ میرج کر لو۔ اس کے بعد آریان کی ماما کو رضامند کر دینا" نمرہ کا میسج پڑھ کر عالیہ اسے جواب دینے والی تھی کہ اچانک نمرہ کا خود ہی میسج آیا۔

"میں اب سو رہی ہوں۔ کل بات کریں گے۔" اس نے بس اتنا لکھا اور فوراً آف لائن ہو گئی۔

عالیہ موبائل ایک طرف رکھ کر سوچنے لگی۔ نمرہ صحیح کہہ رہی تھی اگر عالیہ لڑکی ہوتے ہوئے اپنے ماں باپ کی چوکھٹ کو چوری چھپے پار کر سکتی ہے تو آریان تو ایک لڑکا ہے اس کے لیے تو یہ سب اور بھی آسان ہے۔ ماں باپ لڑکیوں کی شکل بھلے ساری عمر نہ دیکھیں مگر لڑکوں کو معاف کر ہی دیا جاتا ہے لیکن اگر آریان نہ مانا تو؟

اگر اس نے مجھ سے شادی سے منع کر دیا؟ پھر کیا مجھے واقعی میں شایان سے شادی کرنی پڑے گی؟

عالیہ جانے کس پہر یہی باتیں سوچتے سوچتے سو گئی۔

****

اگلے دن شام کو عالیہ گھر پر تنہا تھی۔ سب شاپنگ پر گئے ہوئے تھے۔ اس نے یہ وقت آریان سے بات کرنے کے لیے مناسب سمجھا۔ اس نے آریان کو کال کی۔ اگلی بیل جاتے ہی کال اٹھا لی گئی۔

www.novelsclubb.com

"کام کر رہے ہو؟" عالیہ نے سب سے پہلے یہ سوال کیا۔

"نہیں تو!" آریان کے کہنے پر عالیہ نے سکھ کی سانس بھرا۔ کم از کم اب وہ آریان سے سکون سے بات کر سکتی تھی۔

"آریان میں اب تم سے کچھ ضروری سوالات پوچھوں گی اور میں چاہتی ہوں کہ تم مجھے ان کے سنجیدہ جوابات دو۔"

www.novelsclubb.com

"اوکے!"

"تم مجھ سے محبت کرتے ہو؟" عالیہ نے اپنا پہلا سوال کیا۔

"یہ کیسا سوال ہے؟" آریان نے کچھ تعجب سے پوچھا۔

"مجھے ہاں یا ناں میں جواب دو آریان!" عالیہ نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

"ہاں" آریان نے لمحے کی دیر بھی نہیں کی

"تم مجھ سے شادی کرنے میں سیریس ہو؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں!"

"تم میری خاطر ہر ایک سے لڑ سکتے ہو؟"

"ہاں!"

"تمہاری امی ابھی تک مانی ہے کہ نہیں؟"

"نہیں، وہ نہیں مانی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"ہمم آریان میں نے کل رات اس باتے میں بہت کچھ سوچا اور مجھے کل ایک راستہ بھی مل گیا ہے۔ میں سوچ رہی ہوں کہ کیوں نہ ہم دونوں ابھی کورٹ میرج کر لیتے ہے اور شادی کے بعد ہم تمہاری ماما کو منائیں گے"

"تم کیا بکواس کر رہی ہو؟" آریان کی چلاتی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔ اس کا لہجہ اتنی جلدی بدلا تھا کہ عالیہ کچھ پل کے لیے حیران رہ گئی تھی۔ آریان نے کبھی بھی اس سے ایسے بات نہیں کی تھی۔ دوسری طرف آریان اسے سنائے جا رہا تھا۔

"مجھے لگتا ہے تم پاگل ہو گئی ہو۔ وہ میری ماں ہے اگر وہ شادی کے لیے نہیں مانیں گی تو میں تم سے شادی کیسے کر سکتا ہوں؟"

"میں اپنے ماں باپ کو ناراض نہیں کروں گی تم سے شادی کر کے؟" عالیہ نے آریان کی طرح اس سے سوال کیا۔

"تم اپنے ماں باپ پر مینٹلی طور پر انحصار نہیں کرتی ہو پر میں اپنی ماما پر کرتا ہوں۔ یہ میری ایک بہت بڑی مجبوری ہے۔"

"مرد کبھی بھی مجبور نہیں ہوتا ہے۔ تم بس اپنی ماں کی ناراضگی کا بہانہ بنا رہے ہو۔ اصل میں تو تم مجھ سے شادی کرنا ہی نہیں چاہتے ہو۔" عالیہ کو اس دفعہ شدید اشتعال چڑھا تھا۔

"تمہیں لگ رہا ہے میں تمہارے ساتھ ٹائم پاس کر رہا ہوں؟" آریان نے تنک کر سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں مجھے لگتا ہے بلکہ مجھے یقین ہے تم میرے ساتھ ٹائم پاس کر رہے ہو۔ تم جیسے لوگ یہی بہانہ بناتے ہیں کہ گھر والے نہیں مان رہے ہیں اصل میں تم جیسے لوگوں کے دلوں میں خود چور ہوتا ہے۔ آئندہ کے بعد مجھے کال نہ کرنا۔"

یہ کہہ کر عالیہ نے فون رکھ دیا۔ عالیہ کو یہ امید رہی کہ شاید آریان کا فون دوبارہ آئے گا لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔ وہ یونہی اپنے کمرے میں بیٹھی اس کی کال کا انتظار کرتی رہی۔

****

نوال، عزاہ اور جائی یانہ شاپنگ پر گئیں تھیں۔ وہ لوگ تقریباً دو گھنٹے تک شاپنگ کرتے رہے۔ جب ان لوگوں کی شاپنگ مکمل ہو گئی تو وہ لوگ گھر جانے کے لیے شاپنگ مال سے نکل کر پارکنگ ایریا میں آ گئے۔ پارکنگ ایریا میں مختلف قسم اور مختلف رنگوں کی گاڑیاں پارک ہوئی ہوئی تھی۔ پارکنگ ایریا میں تھوڑی بہت چہل پہل تھی۔ وہ لوگ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گئے جو کچھ دور کھڑی تھی۔

عزاہ جب گاڑی کے پاس پہنچی تو اس نے دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھال لی۔ کار کا انجن چلانے کے لیے اس نے چابی کی ہول میں گھمائی مگر انجن نہیں چلا۔ عزاہ کو تعجب ہوا۔ اس نے ایک بار پھر کوشش کی لیکن انجن نہیں چلا۔

www.novelsclubb.com

"گاڑی کو کیا ہوا ہے عزاہ؟" گاڑی کی بیک سیٹ پر سوار نوال نے عزاہ سے پوچھا۔

عزاہ نے جھنجھلائے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

"پتہ نہیں اماں، ابھی تو ٹھیک چل رہی تھی۔اب پتہ نہیں انجن کیوں نہیں چل رہا ہے۔"

عزاہ کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھی جائی یانہ گاڑی کی ونڈو سے باہر جھانک رہی تھی۔ اچانک اس کی نظر شایان پر پڑی وہ پارکنگ ایریا میں ہی موجود تھا اور اپنی گاڑی کا دروازہ کھول رہا تھا۔شایان نے بھی غیر ارادی طور پر گردن گھمائی تو جائی یانہ کو گاڑی میں بیٹھا دیکھا۔شایان نے اپنی گاڑی کا دروازہ بند کیا اور ان کی گاڑی کی جانب چل پڑا۔شایان کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر جائی یانہ نے اونچی آواز میں اعلان کیا۔

"شایان بھائی آرہے ہے!"نوال نے جائی یانہ کی نظروں کا تعاقب کیا جبکہ عزاہ نے دھیان نہیں دیا اسے لگا جائی یانہ مزاق کر رہی ہے۔

شایان ان کی گاڑی کے بلکل قریب آگیا اور جھک کر اندر کی جانب جھانکا۔وہ جائی یانہ کے بلکل سامنے کھڑا تھا۔

"السلام علیکم!"

www.novelsclubb.com

شایان کو دیکھ کر نوال نے سلام کا جواب دیا جبکہ عزاہ کے گاڑی اسٹارٹ کرتے ہاتھ رک گئے۔ عزاہ نے مڑ کر بھی نہیں دیکھا تھا کہ اس کی دائیں کھڑکی میں کون جھانک رہا تھا۔

"بیٹا تم یہاں کیا کر رہے تھے؟" نوال نے پوچھنے پر شایان نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"ممانی میں بس ایک کام کے سلسلے میں یہاں آیا تھا۔" بات کرتے ہوئے شایان کی نظریں عزاہ پر گئی جو ابھی بھی گاڑی اسٹارٹ کرنے کی تگ و دو کر رہی تھی۔

"گاڑی کو کچھ ہوا ہے؟" شایان کے ڈائریکٹ سوال کرنے پر عزاہ کچھ گڑبڑا گئی۔ وہ شایان سے ابھی بات نہیں کر سکتی تھی۔ اس کے اندر ہمت ہی نہیں تھی ایک لفظ بھی بولنے کی اپنے مقابل کے سامنے۔

"جی شایان بھائی گاڑی اسٹارٹ نہیں ہو پا رہی ہے۔" عزاہ کی بجائے جائی یانہ نے جواب دیا۔ عزاہ نے دل ہی دل میں شکر ادا کیا۔

"اچھا چلو میں دیکھتا ہوں۔" شایان نے اپنے شرٹ کی بازوؤں کو پیچھے موڑا اور آگے بڑھ گیا۔

www.novelsclubb.com

شایان نے کار کے bonnet کو اٹھایا اور انجن کی تاروں کے ساتھ چھیڑ چھاڑ کرنے لگا۔ عزاہ نے اپنا منہ ونڈو کی طرف کیا ہوا تھا۔ اس نے ایک چور نگاہ wind screen پر ڈالی تو شایان سامنے کھڑا تھا۔ ایک ہاتھ سے بونٹ پکڑے اور اپنی کمر کو جھکا کر دوسرے ہاتھ سے گاڑی کو ٹھیک کرتا، وہ اسے اچھا لگ رہا تھا۔ کاش اس کی قسمت اور عالیہ کی قسمت بدل جاتی۔ کتنا اچھا ہوتا! عزاہ نے نظریں دوبارہ موڑ لی۔ سامنے کا منظر دل جلانے والا تھا۔

کچھ دیر بعد شاجان نے بونٹ بند کر دیا اور دوبارہ جائی یانہ کی ونڈو میں نمودار ہوا۔

www.novelsclubb.com

"اب گاڑی چلاؤ!"

عزاہ نے اس کی بات سن کر چابی کی ہول کی طرف بڑھائی۔ عزاہ نے واضح دیکھا کہ اس کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔ جیسے ہی اس نے چابی گھمائی انجن چلنے کی آواز آگئی۔

"جیتے رہو بیٹا!" نوال نے شایان کو دعا دی جو کہ شایان نے ایک مسکراہٹ کے ساتھ موصول کی۔

"شکریہ شایان بھائی!" جائی یانہ نے اس کا شکریہ ادا کیا

www.novelsclubb.com

"ارے شکریہ کی کیا بات ہے۔" شایان نے جائی یانہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور چلا گیا۔

سب لوگوں نے اپنا واپسی کا سفر شروع کیا۔ پورے راستے عزاہ کے ذہن پر کار کا بونٹ اٹھائے شخص کا منظر سوار رہا۔

****

کچھ لمحات بعد اگر اشفاق کے گھر کے لاؤنج میں آؤ تو وہ لوگ اپنی خریدی ہوئی چیزیں دیکھ رہے تھے۔ عالیہ اپنے کمرے میں موجود تھی۔ اس نے ابھی تک لاؤنج میں قدم نہیں رکھا تھا۔ جائی یانہ نے ایک ہاتھ سے اپنا ٹیکا ماتھے پر لگایا ہوا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ

www.novelsclubb.com

میں اپنے موبائل کا فرنٹ کیمرہ کھولے وہ تنقیدی نگاہوں سے خود کو دیکھ رہی تھی ۔اس کو اپنا ٹیکا اب کچھ بڑا لگ رہا تھا۔ حالانکہ شاپنگ مال میں اسے ٹیکے کا سائز

پرفیکٹ لگا تھا لیکن ہر لڑکی کی طرح چیز خرید لینے کے بعد اب اسے ٹیکے میں سو سو نقص دکھائی دے رہے تھے۔اس نے عزاہ سے رائے مانگی لیکن وہ اس وقت اس دنیا میں موجود نہیں تھی۔وہ ابھی تک اپنے آپ کو مال کے پارکنگ ایریا میں دیکھ رہی تھی۔اس نے جائی یانہ کی بات کا کوئی رد عمل نہیں دیا۔

نوال سے پوچھنا فضول تھا۔اگر وہ کہتی کہ اب اسے اپنا ٹیکا سمجھ میں نہیں آرہا ہے تو وہ الٹا اس پر غصہ کرتیں کہ اسے اگر ٹیکا پسند نہیں تھا تو اس نے کیوں خریدا؟

اس نے سوچا کیوں نہ عالیہ کے پاس جا کر اسے اپنا ٹیکا دکھائے اور عالیہ کی رائے مانگے۔وہ لاؤنج سے باہر نکلی اور عالیہ کے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔عالیہ کے کمرے میں پہنچی تو اس نے دیکھا عالیہ ابھی اپنے کمرے میں موجود نہیں ہے۔پھر جائی یانہ کی نظر واش روم کے بند دروازے پر پڑی۔عالیہ یقیناً واشروم میں تھی۔

جائی یانہ بیڈ پر بیٹھ کر عالیہ کے باہر نکلنے کا انتظار کرنے لگی۔بیڈ پر عالیہ کا فون بھی رکھا تھا۔اس نے فون اٹھایا اور موبائل پر عالیہ کے کانٹیکٹس کے واٹس ایپ اسٹیٹس دیکھنے کی غرض سے واٹس ایپ کھولا۔ جئی یانہ کو سب سے اوپر ایک ایسا نمبر دکھائی دیا جو کسی بھی نمبر سے محفوظ نہیں تھا۔اس کی پروفائل پر ایک آدمی کی فوٹو تھی۔وہ آدمی ایک کار کے سامنے کھڑا اپنے بائیں ہاتھ کی کلائی پر لگی گھڑی کو دیکھنے میں مصروف تھا۔جائی یانہ کو اس شخص کی شکل جانی پہچانی لگی۔اس نے یہ شخص کہیں دیکھا تھا لیکن کہاں؟ یہ اسے یاد نہیں تھا۔ابھی وہ اس شخص کی فوٹو کا تجزیہ کر رہی تھی کہ اچانک عالیہ آئی اور فوراً اس کے ہاتھوں سے موبائل چھینا۔

www.novelsclubb.com

"میرا موبائل تم نے کیوں پکڑا ہے؟" عالیہ نے رعب سے پوچھا۔

"یہ کس کا نمبر ہے آپی؟" جائی یانہ واقعی میں اس شخص کو جاننا چاہتی تھی۔ جائی یانہ کو پتہ تھا اس نے اس شخص کو کہیں ضرور دیکھا ہے۔ عالیہ کے چہرے پر ایک سایہ گزرا۔

"تم سے مسئلہ؟" عالیہ نے نظریں چرائی۔

"نہیں بس یونہی پوچھ لیا۔" جائی یانہ نے کندھے اچکائے۔ اس نے ایک طرح سے بات گھمانا چاہی کیونکہ وہ جان گئی تھی کہ عالیہ اسے نہیں بتائے گی بلکہ ان دونوں کے درمیان لڑائی ہو جائے گی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا آپی یہ بتائیں کیا یہ ٹیکا مجھ پر بڑا ہے۔"

"یہ ٹھیک ہے جائی یانہ! اب چلی جاؤ مجھے سونا ہے۔" عالیہ نے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا اور بیڈ پر دھم سے گر گئی۔ جائی یانہ کمرے سے نکل گئی۔ اس کے ذہن سے ٹیکا محو ہو گیا تھا۔ ابھی بس اسے وہ شخص یاد تھا جس کی پروفائل پکچر اس نے عالیہ کے واٹس ایپ پر دیکھی تھی۔ جائی یانہ کے ذہن میں اس شخص کی تصویر حفظ ہو گئی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

رات کے درمیانے پہر جب وہ جاگی تو اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ اس نے گردن ادھر ادھر گھمائی تو اس نے اپنے آپ کو اپنے کمرے میں موجود پایا۔ اس نے

اپنے ہاتھوں کو دیکھا تو وہ بھی صاف تھے لیکن اسے تسلی نہیں ہوئی۔ وہ اٹھی اور اس نے کمرے کی لائٹ آن کی۔ کمرہ روشنی سے نہا گیا۔ اس نے اب اپنا ہاتھ دوبارہ دیکھے تو وہ صاف ہی دکھائی دے رہے تھے۔ یقیناً اس نے کوئی بھیانک خواب دیکھا ہو گا۔

یہ خواب زینب کو کافی دنوں سے آ رہے تھے۔ زینب نے یاد کرنے کی کوشش کی کہ یہ برے خواب اسے کب سے آ رہے تھے۔ کچھ دیر بعد اسے یاد آیا کہ یہ سلسلہ تب سے شروع ہوا تھا جب سے وہ چچی کے ساتھ شادی میں گئی تھی۔ اس دن سے روزانہ عجیب و غریب خواب آ رہے تھے۔ اس نے بستر کے ساتھ رکھی میز پر سے پانی کا جگ اٹھا کر گلاس میں پانی نکالا اور پانی پینے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

پانی پیتے ہوئے زینب سوچنے لگی۔ آخر وہ کون شخص تھا جو اس کے خواب میں اسے گرا ہوا ملا کرتا تھا اور جب بھی زینب اس کو ہاتھ لگاتی اس کے ہاتھوں پر خون لگ جاتا تھا۔ حالانکہ اس شخص کے کپڑوں اور جسم پر کہیں بھی خون نہیں ہوتا تھا۔ کاش وہ جان جاتی کہ وہ شخص کون تھا۔ اللہ پاک کاش اس شخص کا چہرہ تھوڑا سا واضح کر دیتے۔ پانی پی لینے کے بعد وہ اٹھی اور برآمدے میں جا کر وضو کرنے لگی۔ زینب نے ایک دفعہ حسن صاحب کو کہتے سنا تھا کہ اگر کسی نے برا خواب دیکھا ہو تو دو نفل پڑھ کر اپنی عافیت اور خواب کے شر سے دور رہنے کی دعا مانگنی چاہیے۔

اس نے سوچا آج کیوں نہ وہ بھی یہ کر لے۔ کیا پتہ یہ خواب بھی ایسا ہو جس کی تعبیر اس کے حق میں بری ہو۔

****

اس نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک دھندلکے میں چل رہی ہے۔وہ خواب میں بھی جانتی تھی کہ یہ وہی خواب ہے جو وہ لڑکپن سے دیکھتی آ رہی تھی۔اسے اس دھند میں کوئی بھی دکھائی نہیں دیتا تھا لیکن پھر آہستہ آہستہ دھند چھٹنا شروع ہو گئی۔اب انہیں کچھ کچھ واضح دکھائی دینے لگ گیا تھا۔وہ کوئی ویرانہ تھا جہاں وہ اس وقت موجود تھی۔

وہ آگے کی جانب بڑھ رہی تھیں تب ہی ان کی نظر راست پر گرے شخص پر پڑی۔ یہ بھی خواب کا حصہ تھا۔وہ اس گرے ہوئے شخص کے پاس گئی اور اس کا چہرہ دیکھا۔لڑکپن میں اسے اس شخص کا چہرہ دکھائی نہیں دیتا تھا مگر کچھ سالوں سے اسے اس کا چہرہ دکھائی دینے لگ گیا تھا۔وہ اس شخص کو اچھے سے جانتی تھی۔اس شخص کے ساتھ ان کا ایک بہت گہرا رشتہ گزرا تھا۔وہ فوراً زمین پر بیٹھیں اور اس

شخص کو اٹھانے کی کوشش کی مگر وہ نہیں اٹھا بلکہ ان کے ہاتھوں پر خون لگ گیا۔ خون بڑھتے ہوئے اب ان کے بازوؤں کو لال رنگ سے رنگ رہا تھا۔

شروع میں یہ خواب یہاں تک ختم ہو جاتا تھا مگر پچھلے کچھ سالوں سے ایک اور منظر خواب میں دکھایا جاتا تھا اور وہ تھا بھیڑیوں کے حملے کا۔ان کے پاس لیٹا ہوا شخص ایک دم غائب ہو گیا تھا۔اسے اب بھیڑیے اپنے ارد گرد دکھائی دینے لگ گئے۔ان بھیڑیوں نے چاروں طرف سے انہیں گھیرا ہوا تھا۔وہ بھاگ جانا چاہتی تھی مگر اس کے پاؤں پتھر کے بن گئے تھے۔ بھیڑیوں نے چھلانگ لگائیں اور اس پر ٹوٹ پڑے۔انہوں نے اس کے جسم کی بوٹی بوٹی الگ کر دی۔

www.novelsclubb.com

زینب خواب سے اٹھ گئیں۔وہ تیز تیز سانسیں لیں رہی تھیں۔ایسا لگ رہا تھا انہیں سانس لینے میں تکلیف ہو رہی تھیں۔انہوں نے لائٹس نہیں جلائی۔انہیں لگا کہ

اگر انہوں نے اپنے ہاتھوں میں دیکھا تو انہیں اپنے ہاتھوں میں خون لگا دکھائی دے گا۔انہوں نے گلاس میں پانی ڈالا اور پانی پینے لگی۔

پانی پیتے ہوئے انہوں نے سوچا کاش انہیں کبھی پتہ نہ چلتا کہ وہ شخص کون تھا جو گرا ہوا تھا۔لاعلمی ایک نعمت ہے جو انہوں نے ناشکری میں گنوا دی تھیں۔زینب نے گلاس واپس رکھ دیا۔ان کا دل چاہا کہ وہ اٹھ کر وضو کریں اور دو نفل پڑھ کر دعا مانگیں۔اپنی عافیت کی دعا مانگیں اور اپنے گناہوں کی مغفرت مانگیں۔ان سے جو گناہ ہوا تھا شاید اس کی سزا مل گئی تھی لیکن اگر وہ سزا ابھی تک ختم نہ ہوئی ہو تو۔۔۔۔

www.novelsclubb.com

اگر ابھی بھی ان سے اس گناہ کے بدلے کچھ لیا جانا تھا تو۔۔۔۔

کیا وہ اس قابل رہی تھیں کہ اب نماز پڑھ کر اپنے رب کو راضی کر سکے۔ وہ کچھ بھی سوچ نہیں پا رہی تھیں۔ ان کا ذہنی انتشار بڑھنا شروع ہوا اور انہوں نے پاس پڑا گلاس پھینک دیا۔ اس کے بعد جگ اٹھا کر دیوار پر دے مارا۔

شایان اپنے کمرے میں موجود اپنی ماں کے کمرے سے آتے شور کو سن کر اٹھ گیا تھا۔ وہ اپنی ماں کے پاس جانا چاہتا تھا مگر اس کی ماں اسے اندر نہ آنے دیتی اور وہ بھی اپنی ماں کو اس طرح ٹوٹا پھوٹا بھی نہیں دیکھ سکتا تھا۔ آخر اس حادثے میں وہ بھی کہیں گناہگار تھا۔

www.novelsclubb.com

****

شادی میں بس اب تین دن رہ گئے تھے۔ہال کی بکنگ بھی ہو چکی تھی۔ بازار کے چکر زور و شور سے لگائے جا رہے تھے۔بس تین دن،اس کے بعد شادی کا پہلا فنکشن، مہندی کی رسم ہو گی۔

عالیہ بیڈ پر لیٹی اپنے موبائل کی اسکرین پر نکلے کلینڈر کو دیکھتے ہوئے یہ سب سوچ رہی تھی۔آریان سے جھگڑے کے بعد اس کی ابھی تک آریان سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔دونوں میں سے کسی نے بات کرنے میں پہل نہیں کی تھی۔عالیہ کو یہ سوچ ستائے جا رہی تھی کہ اگر آریان نے واقعی میں اس سے ان حالات میں شادی سے انکار کر دیا تو اس کو شایان سے شادی کرنی پڑیں گی۔

قسمت ایک عجیب دوراہے پر کھڑی تھی۔اس کے پاس بس دو راستے تھے۔ایک راستے پر شایان کے نام کی تختی تھی تو دوسری طرف آریان کا نام ایک شان سے سجا تھا۔اسے ان دونوں میں سے ایک راستہ چننا تھا۔عالیہ کو ایک بات بے حد عجیب لگتی تھی کہ شایان اور آریان دونوں کے نام بہت ملتے جلتے تھے۔بس شروع کے دو لفظ دونوں کے نام اور ان کا مطلب الگ کرتے تھے۔اب جانے عالیہ کی قسمت میں ان دونوں میں سے کس کا نام لکھا تھا۔

کاش اس کی زندگی کچھ آسان ہوتی، کاش اس کی فیملی اس کی بات سمجھ پاتی، کاش یہ رشتہ آتا ہی نہیں اور یہ سب مسائل جنم لیتے۔

www.novelsclubb.com

عزاہ کی زندگی کتنی اچھی تھی۔اس کی شادی شایان کے ساتھ نہیں ہو رہی تھی۔ اس کی زندگی کتنی نارمل تھی۔وہ جو چاہتی اس وقت کر سکتی تھی۔کاش وہ ایک بار عزاہ جیسی زندگی جی پاتی۔

اچانک اس کے موبائل پر میسج آیا۔

"عالیہ تم مجھ سے شام میں ملنے آؤ۔ایک ضروری بات کرنی ہے۔اگر تم آج نہ آئی تو میں سمجھ جاؤں گا کہ ہمارے رشتے کی تمہارے نزدیک کوئی وقعت نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

میسج آریان کی جانب سے آیا تھا۔عالیہ نے میسج پڑھ کر سر پکڑ لیا۔اس کے باہر آنے جانے پر اب مکمل طور پر پابندی تھی۔نوال اسے کسی صورت نہیں جانے دیں گی لیکن آریان سے ملنا بھی ضروری تھا۔اس اب کچھ نہ کچھ کرنا تھا۔

****

آج حسن صاحب کے گھر کو اچھے سے چمکایا گیا تھا۔کچن سے آتی کھانوں کی خوشبوؤں نے سارے گھر کو مہکایا ہوا تھا۔ان سب انتظامات کی وجہ زینب کے لیے رشتے والوں کا آنا تھا۔یہ رشتہ احمد کی پھپھو کے ذریعے آیا تھا۔ان سب سے بے نیاز زینب اپنے کمرے میں اداس بیٹھی ہوئی تھی۔اس نے سفید اور گلابی رنگ کی شلوار قمیض زیب تن کی ہوئی۔بال اچھے سے چوٹی میں بندھے ہوئے تھے۔اس کا دل ایک عجیب طرح سے اداس تھا۔اسے خود اپنی اداسی کی وجہ سمجھ نہیں آرہی تھی۔

شاید یہ اداسی اس اچانک آجانے والے رشتے پر تھی یا پھر یہ اداسی کسی اپنے کے ساتھ نہ ہونے کی تھی یا پھر یہ اداسی اس گھر سے لگاؤ کی وجہ سے تھی کیونکہ اس نے یہاں اپنا بچپن گزارا تھا یا پھر شاید شاید۔۔

اس کی چلتی سوچوں پر بریک نوال نے لگایا۔

"زینب تم تیار ہو گئی۔۔۔"نوال بولتے ہوئے اس کے کمرے میں داخل ہوئی تھی لیکن زینب کو دیکھ کر اس کی زبان یکدم رک گئی۔

www.novelsclubb.com

"ماشاءاللہ سے تم پیاری لگ رہی ہو۔"نوال کو زینب واقعی میں پیاری لگ رہی تھی۔

"چلو امی نے بلایا ہے وہ کہہ رہی ہیں کہ چائے تم بناؤ گی۔"

یہ سن کر زینب کھڑی ہو گئی اور نوال کے پیچھے چل دی۔

ابھی اس نے چائے بنانے کے لیے پتیلی کو چولہے پر رکھا تھا کہ اچانک گیٹ کھٹکھٹانے کی آواز سنائی دی۔

www.novelsclubb.com

سب لوگ یکدم چوکنا ہو گئے۔ مریم اپنا ڈوپٹہ سر پر اچھے سے سیٹ کرتے ہوئے گیٹ کھولنے کے لیے بڑھ گئی۔ کچھ دیر بعد اسے برآمدے میں سے لوگوں کی آہٹیں اور زنانہ آوازیں سنائی دینے لگی۔ اب مریم سب کو اندر لے کر جا رہی تھیں۔ آوازوں سے یہ محسوس ہو رہا تھا کہ زیادہ لوگ آئے ہیں۔

قدموں کی آہٹ اندر کے کمرے کی جانب بڑھ گئی جب چائے تیار ہو گئی تو اس نے چائے پتیلی سے کپ میں ڈال دی اور ڈوپٹہ صحیح سے سر پر اوڑھ لیا۔

دوسری طرف نوال بھی مریم کے کہنے پر اسے کچن سے لینے آ گئی تھی۔ زینب نے چائے کی ٹرے کو تھام لیا اور آگے بڑھ گئی۔ نوال اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔

جب وہ کمرے میں داخل ہوئی تو وہاں پر بہت سی عورتیں بیٹھیں ہوئیں تھیں۔ان کے ساتھ تین چار بچے بھی تھے۔

جیسے ہی زینب نے چائے میز پر رکھی مریم آگے کو ہوئی اور میز کی دوسری طرف صوفے پر بیٹھیں عورتوں سے زینب کا تعارف کروایا۔

"یہ زینب ہے۔"

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم!"زینب نے دھیمے لہجے میں سب کو سلام کیا۔

"ماشاءاللہ سے بہت پیاری بچی ہے۔"عورتوں میں سے ایک نے اس پر تبصرہ کیا۔

"جی بس اللہ اس کے نصیب بھی اچھے کریں۔" مریم کی بات پر سب نے آمین کہا۔ زینب ابھی تک میز کی دوسری طرف کھڑی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ اب اسے کیا کرنا ہے۔

"ارے بیٹا تم وہاں کیوں کھڑی ہو۔ آؤ یہاں میرے پاس بیٹھو۔" ایک فربہ عورت نے اسے اپنے پاس بیٹھنے کی دعوت دی۔ زینب خاموشی سے ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"ماشاءاللہ سے آپ کی بیٹی بہت خوبصورت ہے۔ میرے بیٹے عمر اور آپ کی بیٹی کی جوڑی خوب جچے گی۔"

"اگر تمہیں لڑکی اچھی لگ گئی ہے نگینہ تو نیک کام میں دیری کیوں کر رہی ہو۔بسم اللہ کرو۔" یہ آواز احمد کی پھپھو کی تھی وہ بھی ان عورتوں کے ساتھ شامل تھیں۔

"آپ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔تو مریم بہن ہمیں اجازت ہے؟" اس فربہہ عورت نے مریم چچی سے اجازت مانگی۔

"ارے جی جی نگینہ بہن! آپ کی اپنی بیٹی ہے۔"

www.novelsclubb.com

یہ سن کر نگینہ آنٹی نے اپنے ہاتھوں سے انگوٹھی نکالی اور زینب کی انگلی میں ڈال دی۔ زینب دنیا جہاں کی حیرت سموئے ان لوگوں کی کارستانی دیکھ رہی تھی۔ اسے تو لگ رہا تھا یہ لوگ اس کا رشتہ مانگنے آئے ہیں مگر اس کی تو یہاں منگنی ہو گئی تھی۔

منگنی کی انگوٹھی زینب کے ہاتھ میں جاتے ہی زینب کو لگا کہ دل میں کوئی پھانس چبھا ہے۔ دوسری طرف اس کے ساتھ بیٹھی نگینہ آنٹی اس کی بلائیں اتار رہی تھی۔

"اللہ تمہیں میرے بیٹے کے ساتھ خوش رکھے، سدا سہاگن رہو۔" وہ اسی طرح کی نجانے کون کون سی دعائیں دیے جا رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

اتنے میں ام ہانی کمرے میں داخل ہوئی اور میٹھائی سے بھری پلیٹ سب کو سرو کرنے لگی۔ نگینہ آنٹی نے میٹھائی پکڑی اور زینب کے منہ میں ڈال دی۔ زینب نے میٹھائی بمشکل چبا کر حلق سے اتاری۔

"میری بہو اب بس آپ لوگوں کے پاس ایک ڈیڑھ دو مہینے کی امانت ہے۔ میں اسے بہت جلد لے جاؤں گی۔" ایک اور بم زینب پر پھوڑا گیا۔ اتنی جلدی شادی ہونے کا مطلب کیا تھا وہ اچھے سے جانتی تھی۔ اسے اپنے خوابوں سے دستبردار ہونا پڑے گا۔ اسے تو ابھی زندگی میں بہت کچھ کرنا تھا۔ اسے تو ابھی اپنے بھائی کو خود سے راضی بھی کرنا تھا۔ یہ سب اس کے ساتھ کیا ہو رہا تھا۔ اس نے ادھر ادھر مدد طلب نگاہوں سے دیکھا لیکن ابھی سب زینب کی خوشی میں خوش تھے لیکن زینب اپنی خوشی میں خوش نہیں ہو پا رہی تھی۔ ایک بے بسی سی بے بسی زینب کو خود میں محسوس ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

رات کو جب یہ بات گھر کے مردوں کو بتائی گئی تو زینب کی نظروں نے اشفاق کے چہرے کے تاثرات کو ٹٹولا مگر ان کے چہرے کے تاثرات ایسے تھے جیسے ان کی بہن کی نہیں بلکہ کسی اور شخص کی شادی کی بات بتائی جا رہی ہو۔ البتہ حسن صاحب بہت خوش دکھائی دیں رہے تھے۔ انہوں نے زینب کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا اور خوب دعائیں دی۔

زینب کو پتہ چل گیا کہ اب اس گھر میں اس کے دن پورے ہو چکے تھے۔ جانے اس کی زندگی میں آگے کیا لکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

شام کا وقت تھا۔اشفاق کے گھر میں اس وقت ان کے قریبی رشتہ دار نوال کو بیٹی کی شادی کی مبارکباد دینے کے لیے آرہے تھے۔پورا گھر ابھی میزبانی میں مشغول تھا۔ عالیہ کو یہ وقت ایک گولڈن چانس لگا۔اس نے اپنے ہینڈ بیگ میں کچھ پیسے ڈالے اور آہستہ آہستہ سیڑھیاں اترنے لگ گئی۔عالیہ سیڑھیوں کے آخری زینے پر رک گئی اور اپنی نظریں اطراف میں دوڑائی۔

ڈرائنگ روم سے اٹھتا بچوں اور بڑوں کا شور پورے گھر میں گونج رہا تھا۔عالیہ نے جب دیکھا کہ آس پاس کوئی نہیں ہے تو بجلی کی سی تیزی سے گھر کے باہر نکل گئی۔ گھر سے باہر نکلنے کے بعد اس نے مین گیٹ کی طرف چھپکے سے دیکھا تو وہاں پر بھی کوئی نہیں تھا۔شاید چوکیدار کو اماں نے کوئی سامان لینے بھجوایا ہوگا۔عالیہ نے مین

گیٹ بھی عبور کر لیا۔وہ تیز تیز قدم چلنے لگی۔راستے میں اس نے ایک کیب لی اور اس میں بیٹھ گئی۔

وہ اپنی کار میں اس لیے نہیں گئی کیونکہ کار کے شور سے ہو سکتا تھا کسی کو معلوم ہو جاتا کہ عالیہ باہر جا رہی ہے اور وہ آریان سے مل لینے سے پہلے کسی کو بتانا نہیں چاہتی تھی کہ وہ گھر سے باہر جا رہی ہے۔

کچھ دیر بعد وہ اپنے اور آریان کی ملاقات گاہ یعنی ریستوران پہنچ گئی۔عالیہ متلاشی نگاہوں سے آریان کو ڈھونڈنے لگی۔اسے آریان ایک کونے والی میز پر بیٹھا ملا۔ عالیہ نے خاموشی سے آریان کے سامنے رکھی کرسی کو کھینچا اور اس پر بیٹھ گئی۔

آریان نے عالیہ کی آمد کو محسوس کر لیا تھا مگر اس نے اپنا سر اوپر نہیں اٹھایا۔ وہ بے مقصد میز کو تکتا رہا۔ عالیہ کی نظریں جب آریان کے چہرے پر گئی تو وہ حیران ہوئی۔ آریان کی حالت ایک دم بکھری ہوئی تھی۔ ڈھیلی ٹائی، بکھرے ہوئے بال اور ویران آنکھیں۔

"تم نے اپنا کیا حال بنا لیا ہے؟" عالیہ کوشش کے باوجود خود کو کہنے سے روک نہ پائی۔

"عالیہ میری ماما تمہارے لیے نہیں مان رہی ہیں اور تم ہو کہ مجھے ہی غلط سمجھ رہی ہو۔ تم مجھے بتاؤ میں کیا کروں؟ میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا ہوں اور انہیں ناراض بھی نہیں کر سکتا ہوں۔ یار تم مجھے سمجھاؤ میں کیا کروں؟"

آریان کے لہجے میں الگ ہی بے بسی تھی۔اس نے شاید عالیہ کا سوال سنا ہی نہیں تھا۔عالیہ کا دل پسیج گیا۔اس نے آریان کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر حوصلہ دیا لیکن آج آریان بہت ٹوٹا ہوا تھا۔

"میں۔۔۔میں انہیں مناؤں گا۔تمہاری شادی میں بس تین دن رہ گئے ہے نا۔میں تب تک انہیں منانے کی پوری کوشش کروں گا لیکن پلیز تم مجھ سے یوں لاتعلق نہ ہو۔"

www.novelsclubb.com

"اگر وہ نہ مانی تو؟"عالیہ نے اپنا خدشہ پیش کیا۔

"تو پھر میرے پاس کوئی راستہ نہیں بچے گا سوائے اس کے کہ میں تم سے ان کی ناراضگی کے باوجود نکاح کر لوں۔" اس دفعہ آریان کچھ سرد لہجے میں بولا۔

"میں تم سے نکاح اس دن کروں گا جس دن تمہاری بارات کا فنکشن ہو گا اور پھر تمہیں اپنے گھر لے جاؤں گا۔ ماما بھلے مجھ سے لاکھ ناراض ہو لیکن وہ کسی نا کسی طرح راضی ہو جائیں گی۔"

آریان نے جیسے سب کچھ سوچ لیا تھا۔ پھر اس نے عالیہ کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیا اور اس کو غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے؟"

"ہاں مجھے تم پر بھروسہ ہے۔"عالیہ نے لمحوں کی دیر بھی نہیں لگائی جواب دینے میں۔

"تمہیں مجھ پر کتنا بھروسہ ہے؟"آریان نے دوبارہ سوال کیا۔

"میں یہ نہیں بتا سکتی ہوں کہ مجھے تم پر کتنا بھروسہ ہے لیکن یہ ضرور جانتی ہوں کہ اگر ایک طرف میں دنیا پر راج کر سکتی ہوں اور دوسری طرف تمہاری غلامی کرنی ہو تو میں تمہاری غلامی قبول کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ کی بات سن کر آریان مسکرایا۔وہ بھی مسکرادی لیکن ریستوران کی بھوری دیواریں نہ مسکرا سکی۔آخر ایسا کیا تھا جو یہ دیواریں جانتی تھی لیکن بتا نہیں پا رہی تھی بلکہ ایک تجسس ماحول میں بنائے ہوئے تھیں۔اب جانے کیوں یہ تجسس برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

****

جب عالیہ اور آریان بات کرنے کے بعد ریستوران سے باہر نکلے تو عالیہ کی نظر کچھ دور کھڑے شایان پر پڑی۔شایان بھی اسے دیکھ چکا تھا اور وہ اسی کی طرف آ رہا تھا۔عالیہ شایان کو دیکھ کر خوفزدہ ہو گئی۔

"شایان!" عالیہ کے منہ سے بس یہ لفظ نکل پایا۔

"کیا؟!" آریان نے اس کی طرف ناسمجھی سے دیکھا اور عالیہ کی نظروں کا تعاقب کرنے کی کوشش کی۔

"شایان ادھر ہی ہے اور ہماری طرف ہی آرہا ہے۔ پلیز تم ابھی یہاں سے چلے جاؤ میں نہیں چاہتی کوئی مسئلہ پیدا ہو۔ پلیز!"

www.novelsclubb.com

آریان کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ جانا نہیں چاہتا ہے لیکن پھر بھی وہ عالیہ کے کہنے پر چلا گیا۔ شایان تب تک عالیہ کے پاس پہنچ چکا تھا۔ شایان نے عالیہ کو آریان کے ساتھ دیکھ لیا تھا۔

"یہ کون تھا عالیہ؟"اس نے عالیہ سے پوچھا۔عالیہ کی دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگی لیکن اس نے اپنے چہرے کے تاثرات نارمل رکھے۔

"کیوں آپ کو اب یہ لگ رہا ہے کہ میرا اور اس کا کوئی افیئر ہے۔"

عالیہ نے اس کے سوال کا جواب دینے کی بجائے شایان سے سوال کیا۔شایان اس کے اتنے کھلے انداز میں پوچھنے پر کچھ گڑبڑا گیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں میں نے تو بس یونہی پوچھ رہا تھا" شایان کی بات کا عالیہ نے کوئی جواب نہیں دیا تھا بلکہ شایان کو وہی چھوڑ کر وہ خاموشی سے آگے کی طرف چل دی اور کسی ٹیکسی کا انتظار کرنے لگی۔

"تم کار لے کر نہیں آئی ہو؟" شایان نے جب عالیہ کو یوں کھڑا دیکھا تو اس سے پوچھا۔

"نہیں!" عالیہ نے نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"میرے ساتھ چلو۔ میں گھر ہی جا رہا ہوں راستے میں تمہیں بھی تمہارے گھر چھوڑ دوں گا۔"

"نہیں آپ کو زحمت اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔میں خود چلی جاؤں گی۔"
عالیہ نے اس کی پیشکش فوراً رد کر دی۔

"ضد نہ کرو اور میرے ساتھ چلو۔میں تمہیں یہاں پر کسی ٹیکسی ڈرائیور کے رحم و کرم پر نہیں چھوڑوں گا۔تم اچھے سے جانتی ہو ملک کے اس وقت کیا حالات چل رہے ہیں۔" شایان کا لہجہ دو ٹوک تھا۔عالیہ کو پتہ چل گیا کہ شایان اب اسے لے کر ہی یہاں سے جائے گا۔اس لیے یہاں کھڑا ہونا اب وقت ضائع کرنے والی بات تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا ٹھیک ہے۔" عالیہ نے آہستگی سے کہا۔ شایان آگے بڑھ گیا اور روڈ کراس کر کے اپنی گاڑی تک پہنچ گیا۔ عالیہ نے بھی اس کی تقلید کی۔

گاڑی میں بیٹھنے سے پورے سفر تک دونوں نے ایک دوسرے سے کوئی بات نہیں کی۔ شایان خاموشی سے اپنی گاڑی چلاتا رہا اور عالیہ ونڈو سے باہر دیکھتی رہی۔

جیسے ہی اشفاق کا گھر آیا۔ عالیہ نے اپنا ہینڈ بیگ تھاما اور جانے کے لیے اٹھ گئی۔ جانے عالیہ کے ذہن میں ایسا کون سا خیال آیا کہ اس نے شایان سے ایک سوال پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ وہاں کیا کر رہے تھے؟" عالیہ نے سوال کر تو لیا تھا لیکن پھر پچھتائی اگر اب شایان نے اس سے یہی سوال پوچھ لیا تو وہ کیا جواب دیں گی۔

"ریستوران کے ساتھ جو کپڑوں کی دکان تھی میں وہاں پر آیا تھا۔ نمرہ نے اپنا آرڈر کیا ہوا ڈوپٹہ وہاں سے اٹھوانا تھا مگر وہ ڈوپٹہ ابھی تک تیار نہیں ہوا ہے۔"

شایان کی بات سن کر عالیہ نے بس "اچھا" کہا اور گاڑی میں سے اتر گئی۔ شایان عالیہ کو اس کی منزل پر اتار کر اب اپنی منزل پہنچنے کا سفر طے کرنے لگا۔ شایان نے بے اختیار سوچا کہ اب بس تین دن رہ گئے تھے پھر ان کا راستہ اور منزل دونوں ایک ہو جائے گی۔

دوسری طرف عالیہ گھر میں داخل ہوئی تو چوکیدار اپنی کرسی پر بیٹھا ہوا دکھائی دیا مگر وہ غنودگی کی حالت میں تھا۔ عالیہ شور مچائے بغیر گھر میں داخل ہو گئی۔ گھر میں بھی راستہ صاف تھا۔ گھر میں ہر طرف اس وقت خاموشی تھی شاہد مہمان گھر چلے گئے تھے۔ وہ آہستہ آہستہ سیڑھیاں چڑھنے لگی۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ اپنے کمرے تک آئی۔ اس نے ابھی اپنے کمرے کے دروازے کے ہینڈل کو پکڑا ہی تھا کہ اچانک اسے اپنے پیچھے سے ایک آواز سنائی دی۔

"کہاں گئی تھی آپ؟" عالیہ کو ایک پل کے لیے یہ آواز موت کے فرشتے کی معلوم ہوئی۔ وہ کرنٹ کھا کر پیچھے مڑی۔ اس نے دیکھا کہ اس کے پیچھے موت کا فرشتہ نہیں بلکہ جائی یانہ کھڑی تھی جو آنکھیں سکیڑ کر اس پوچھ رہی تھی۔

"تمہیں کیا مسئلہ ہے، جاؤ یہاں سے!"

www.novelsclubb.com

"اچھا، ٹھیک ہے۔اماں!" جائی یانہ نے اتنی زور سے اماں کہا کہ عالیہ فوراً اس کے پاس گئی اور اس کے منہ پر ہاتھ رکھا۔

"امم!امم!"

جائی یانہ نے آواز نکالنے کی کوشش کی لیکن اس کا منہ عالیہ نے سختی سے بند کیا ہوا تھا۔عالیہ اسے ایسے ہی پکڑ کر اپنے کمرے میں لے کر آگئی اور دروازہ بند کر دیا۔ اس کے بعد جائی یانہ کے منہ پر سے اپنا ہاتھ ہٹایا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا حرکت ہے؟ مجھے اغواء کیوں کیا ہے؟" جائی یانہ کی بات سن کر عالیہ نے اسے سختی سے گھورا۔

"بکواس بند کرو اپنی اور خبردار اماں کو کوئی بات بھی بتائی ورنہ تمہارا اس دنیا میں آخری دن ہوگا!" عالیہ کی تنبیہہ سن کر جائی یانہ کے کان پر جوں بھی نہ رینگی۔

"اچھی بات ہے میں اماں کو بتا دیتی ہوں دونوں بہنیں ساتھ دنیا سے جانے کی ٹکٹیں کٹوائے گی۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ یہ کہہ کر دروازے کی جانب لپکی تھی کہ عالیہ نے اسے پکڑ کر دور کیا۔

"تم میرے ہاتھوں کیوں ضائع ہونا چاہتی ہو جائی یا نہ؟"

"اچھا چلیں ہم دونوں ایک ڈیل کر لیتے ہیں یوں نہ میں ضائع ہو نگی اور نہ آپ کو اماں سے ڈانٹ پڑے گی۔"

"کیسی ڈیل؟" عالیہ کی بھنویں سکڑ گئی۔

"مجھے دو کتابیں خریدنی ہے اگر آپ مجھے پیسے دے دیں گی تو میں فوراً وہ کتابیں خرید لاؤں گی۔"

www.novelsclubb.com

"کتنے چاہیے؟" عالیہ نے فوراً پوچھا۔

"دو ہزار روپے۔" جائی یانہ کی بات سن کر عالیہ کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

"کیا!!!"

"دیکھیں بات بھی تو اتنی بڑی ہے۔ پہلے آپ اماں سے بغیر پوچھے گھر سے باہر چلی گئی اور ابھی آپ کو شایان بھائی چھوڑ کر گئے ہیں۔ سوچیں اگر۔۔۔۔۔" عالیہ نے جائی یانہ کی بات کاٹی۔

www.novelsclubb.com

"تم میری جاسوسی کر رہی تھی؟"

"بلکل نہیں!" جائی یانہ نے سر نفی میں ہلایا۔ "میں آپ کی جاسوسی کیوں کروں گی وہ تو بس میں نے اپنے کمرے کی کھڑکی سے آپ کو شایان بھائی کی گاڑی سے اترتا ہوا دیکھ لیا۔"

"ہمم!" عالیہ نے ہنکارا بھرا۔ "دیکھو جائی یانہ میرے پاس ابھی ہزار روپے ہیں ابھی انہی سے گزارا کر لو۔"

جائی یانہ عالیہ بات سن کر سوچ میں پڑ گئی پھر کچھ دیر بعد اس نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں ٹھیک ہے ابھی کے لیے یہی کافی ہے۔آپ بھی سوچیں گی کس سختی سے پالا پڑا ہے۔" عالیہ نے پرس سے ہزار کا نوٹ نکال کر جائی یانہ کو تھما دیا۔ساتھ میں تاکید بھی کر دی۔

"یہ بات کسی کو پتہ نہیں چلنی چاہیے۔"

جائی یانہ نے اپنے لبوں پر انگلی پھیر کر گویا زپ لگا دی۔

www.novelsclubb.com

"اب چلو میرے کمرے سے باہر نکل جاؤ۔" عالیہ کی بات سننے سے پہلے ہی جائی یانہ باہر جا رہی تھی۔ہزار کا نوٹ تھامے اس کے ذہن میں یہی خیال تھا کہ وہ ان پیسوں سے کونسی کتاب خریدے گی۔

جیسے ہی جائی یا نہ کمرے سے نکلی عالیہ نے سکھ کا سانس لیا۔

****

زینب اب بالکل بھی کالج نہیں جا رہی تھی۔ مریم اور حسن اب اسے کالج نہیں جانے دیتے تھے۔ زینب نے حسن اور مریم کو منانے کی ہر ممکن کوشش کی مگر وہ دونوں نہیں مانے۔ ان دونوں کا کہنا تھا کہ اس کی شادی ہونے والی ہے اس لیے اب اسے گھر سے باہر نہیں جانا چاہیے بلکہ اب گھر میں رہ کر گھر داری میں ہاتھ بٹانا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

زینب ابھی چھت پر کپڑے سکھا رہی تھی اچانک اسے اپنے پیچھے کوئی محسوس ہوا۔ اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک پل کے لیے زینب کی ڈھڑکنیں تھم گئی۔

اس کے پیچھے وہی لڑکا کھڑا تھا جو اکثر زینب کا پیچھا کیا کرتا تھا۔ لڑکے نے گہرے بھورے رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی جس کے گریبان کے بٹن اس وقت کھلے تھے۔ گردن میں سلور رنگ کی چین واضح دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے زینب کی کلائی پکڑی اور اسے پیچھے کرتے ہوئے دیوار پر لگا دیا۔ زینب کے لیے یہ سب کچھ اتنا جلدی تھا کہ وہ چند پل کے لیے وہ کچھ بھی سمجھنے سے قاصر ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم میرے علاوہ کسی اور کے ہونے کا سوچ کیسے سکتی ہو؟" لڑکے نے غصے سے بولا۔ "میں تم سے اتنی محبت کرتا ہوں، پاگلوں کی طرح تمہارے پیچھے پڑا ہوا ہوں اور تم ہو کہ میری طرف دیکھتی ہی نہیں ہو۔"

زینب کو اپنے دل کی دھڑکنیں بے ترتیب ہوتی محسوس ہوئی۔

"می۔۔میں نہی۔۔جانتی کہ تم۔۔کس بارے۔۔میں بیبات کر رہے۔۔۔ہو۔" زینب نے بات کرنے کی کوشش کی۔

"تم نہیں جانتی ہو کہ میں کس بارے میں بات کر رہا ہوں!" لڑکے نے اپنا دوسرا ہاتھ دیوار پر زور سے مارا۔ "میں اس بارے میں بات کر رہا ہوں کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں، شادی کرنا چاہتا ہوں اور تم! تم مجھے چھوڑ کر جا رہی ہو۔ میں نے اپنے محبت کے پیغامات تمہاری کزن کے ذریعے تم تک بھجوائے مگر تم نے انہیں بھی پھاڑ دیا۔"

"کونسے پیغامات؟ کونسی کزن؟" زینب نے حیرت سے پوچھا۔

"اوہ پلیز اب یہ نہ کہنا کہ تم کچھ جانتی نہیں ہو۔ تمہاری کزن ام ہانی کو میں نے خود سارے پیغامات دیے تھے اور اس نے تمہیں دے بھی دیے تھے۔"

زینب نے جیسے ہی ام ہانی کا نام سنا اسے سب سمجھ آ گئی۔ اسے پتہ چل گیا کہ یہ مصیبت جو اس کے پیچھے پڑی ہے، یہ ام ہانی کی لائی ہوئی ہے۔ آخر اس نے ام ہانی کا بگاڑا کیا تھا جو وہ اس کی مشکل زندگی کو مزید مشکل بنا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو نہ میں تمہیں جانتی ہوں اور نہ تمہارا کوئی پیغام مجھ تک موصول ہوا ہے۔ بہتر ہو گا کہ تم میرا پیچھا چھوڑ دو اور جا کر اس سے بات کرو جس نے تمہیں میرے پیچھے لگایا ہے۔" زینب نے کچھ ہمت دکھائی اور اپنی کلائی چھڑوا کر لڑکے کو کچھ پیچھے کیا لیکن اس لڑکے نے دوبارہ اس کی کلائی تھام لی۔

"کیا کہا تم نے؟" لڑکے نے ابھی یہ بات بولی ہی تھی کہ ایک دم سے چھت پر ایک مردانہ آواز گونجی۔ زینب اور اور اس لڑکے نے آواز سن کر اپنی گردن گھمائی تو دونوں کے چہرے تاریک پڑ گئے۔

www.novelsclubb.com

****

اگلا دن اشفاق کے گھر میں انتہائی مصروف گزرا کیونکہ ام ہانی سالوں بعد پاکستان اپنی بہن کے گھر آ رہی تھیں۔ صبح کے گیارہ بجے جیسے ہی ام ہانی اور عیسیٰ کی گاڑی اشفاق صاحب کے گھر کے پورچ میں رکی تو سارا خاندان گھر سے باہر نکل کر ان کے استقبال کے لیے پورچ میں جمع ہو گیا۔ گاڑی کی بیک سیٹ سے سب سے پہلے عیسیٰ نکلا۔ عیسیٰ نے سفید رنگ کی ٹی شرٹ پر نیلی جینز پہنی ہوئی تھی۔ وہ گاڑی کی دوسری طرف مڑا اور بیک سائیڈ سیٹ کا دوسرا دروازہ کھل گیا۔ گاڑی کے دروازے سے سب سے پہلے کالے رنگ کی سینڈل نکلی۔ اس کے بعد پورا سراپا اشفاق کے خاندان کے سامنے پیش ہوا۔ ان کے سامنے ام ہانی کھڑی تھیں۔ ام ہانی سلیولیس پیلی قمیض پر لال شلوار پہنے ہوئے تھی۔ ان کے بال اسٹیپس کی صورت میں کٹے ہوئے تھے اور سر پر کالا چشمہ لگا ہوا تھا۔ ہاتھوں میں براؤن کلر کا ہینڈ بیگ ٹکا ہوا تھا۔ ام ہانی ابھی تک اسمارٹ تھی اور انہوں نے اپنا فگر ابھی تک قائم تھا اور چہرہ جواں تھا۔

www.novelsclubb.com

ام ہانی کو دیکھ کر صاف معلوم ہو رہا تھا کہ انہوں نے باہر کی تہذیب کا خاصا اثر لیا ہے۔ نوال اور اشفاق کو ان کا لباس بہت نامناسب لگا تھا مگر انہوں نے کچھ کہا نہیں کیونکہ اتنے سالوں بعد آئے مہمان کو ٹوکنا اخلاقی طور پر غیر مناسب تھا۔

وہ قدم قدم چلتی نوال کے سامنے کھڑی ہو گئی۔ دونوں بہنوں کے نقش و نگار ایک دوسرے سے خاصے ملتے تھے۔ دونوں بہنوں کو ایک لمحے کے لیے دیکھا اور پھر دونوں گلے لگ گئیں۔ دونوں کو ایک دوسرے کے جسم سے نکلتی ایک عجیب حدت محسوس ہو رہی تھی۔ کچھ دیر بعد ام ہانی نوال سے الگ ہو گئی اور اشفاق سے سلام کیا۔

"السلام علیکم!" ام ہانی کی بات سن کر اشفاق نے اس کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔

"وعلیکم السلام! نوال آپ ام ہانی کی اچھے سے میزبانی کیجیے گا میں لنچ تک آجاؤں گا۔" اشفاق یہ کہتے ہوئے اپنی گاڑی میں بیٹھ گئے۔ اس کے بعد ام ہانی عالیہ اور عزاہ سے ملنے لگی۔ ان دونوں سے ملنے کے بعد وہ جائی یانہ کی طرف بڑھی اور اس کے گلے لگ گئیں۔

"لڑکی! میں نے تمہارے متعلق بہت سنا ہے۔ کیسی طبیعت ہے جناب کی؟" ام ہانی کا لہجہ ایسا تھا جیسے بہت جائی یانہ اور ان کی بہت پرانی یاری تھی جبکہ جائی یانہ حیرت کے مارے غش کھا رہی تھی۔ اس نے باشعور ہونے کے بعد پہلی دفعہ براہِ راست ام ہانی سے آج ملاقات کی تھی۔ اس سے پہلے اگر ان دونوں کے درمیان رابطہ بس فون کے ذریعے ہوتا تھا اور وہ بھی رسمی سا۔

ام ہانی نے جائی یانہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ دیا اور اندر کی جانب بڑھ گئی۔ جائی یانہ کو جانے کیوں یہ دوستانہ انداز ٹھٹھکا رہا تھا۔

****

کچھ لمحات بعد اگر اشفاق کے گھر کے اندر آؤ تو سب لوگ لاؤنج میں محفل جمائے بیٹھے تھے۔ عزاہ کے علاوہ پورا گھر لاؤنج میں ہی موجود تھا۔ ان سب کو چھوڑ کر عزاہ لنچ کی تیاریوں میں مصروف تھی۔ جائی یانہ کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کسی طرح عزاہ کی مدد کروانے کے بہانے یہاں سے کھڑی ہو جائے مگر ام ہانی اسے کچھ بھی کہنے کا موقع نہیں دے رہی تھی۔ وہ دونوں تھری سیٹر صوفے میں بیٹھیں تھیں۔

ام ہانی جائی یانہ سے ذاتی نوعیت کے سوالات پوچھ رہی تھی اور جائی یانہ کے جوابات دینے پر وہ اپنے تبصرے پیش کر رہی تھی۔ جائی یانہ کو ام ہانی کے تبصرے بالکل بھی اچھے نہیں لگ رہے تھے۔

"تم کیا پڑھ رہی ہو جائی یانہ؟" ام ہانی اب پڑھائی کے موضوع کی جانب بڑھی تھی۔

"بی بی اے!" جائی یانہ کا جواب سن کر ام ہانی بولی۔

www.novelsclubb.com

"بی بی اے! بی بی اے پڑھنے کا کیا فائدہ؟ کیا لڑکیاں آفس اور کاروباری کاموں میں حصہ لیتی اچھی لگتی ہیں۔ لڑکیاں تو گھر داری کرتی ہی اچھی لگتی ہیں اور اگر پھر بھی

پڑھائی کا شوق ہو تو ڈاکٹر بن جائیں۔ایسی مردانہ فیلڈز میں خود کو تھکانے کا کیا فائدہ؟"ام ہانی کی باتوں سے اندازہ کرنا مشکل تھا کہ وہ اپنی زندگی کا طویل عرصہ امریکہ میں گزار کر آئی ہے۔بی بی اے پر اپنی طنزیہ رائے پیش کرنے کے بعد ام ہانی جائی یانہ کی ظاہری صورت پر آئی۔

"کیا حلیہ بنایا ہوا ہے تم نے اپنا جائی یانہ؟ کہیں سے بھی نہیں لگ رہا ہے کہ تم اس زمانے کی لڑکی ہو۔بندے خود کو تھوڑا سا گروم تو کرتا ہے۔اب تو یوٹیوب میں ویڈیوز بڑھی ہوئی ہیں لڑکیوں کی ڈریسنگ سینس ٹھیک کرنے کے لیے۔"

www.novelsclubb.com

"میں خود تھک گئی ہوں اس کو سمجھاتے سمجھاتے مگر مجال ہے کہ یہ لڑکی میری کوئی بات سن لے"نوال بھی ام ہانی کے ساتھ شروع ہو گئی۔

"عالیہ کا فیشن سینس اتنا اچھا ہے۔ تم تھوڑا سا عالیہ سے ہی سیکھ لو۔ اوپر سے تمہاری رنگت بھی بہت سانولی ہے۔" جائی یانہ کو ایسا لگ رہا تھا کہ بیچ بازار میں اسے درے مارے جا رہے ہو۔ اوپر سے کوئی بھی شخص اس کی طرف داری نہیں کر رہا تھا۔ اس کی سگی ماں اسے ذلیل کرنے والوں کے ساتھ مل گئی تھی۔ ماں باپ کو سمجھنا چاہیے بعض اوقات بھری محفل میں ان کے رشتہ دار بچوں کی بھلائی کے لیے نہیں بلکہ بچوں کو ذلیل کرنے کے لیے ان کی کمزوریوں کا تذکرہ چھیڑتے ہیں۔

"اتنی ساری اسکن کیئر پروڈکٹس مارکیٹ میں موجود ہیں۔ تم اگر مجھ سے کہتی تو میں خود تمہارے لیے امریکہ سے اسکن کیئر پروڈکٹ لاتی۔" جائی یانہ نے جب اپنے سامنے سنگل صوفے بیٹھے عیسیٰ کے ہونٹوں پر طنزیہ مسکراہٹ دیکھی تو اس

کی بس ہو گئی۔ وہ کچھ کہنے ہی والی تھی کہ اچانک لاؤنج میں داخل ہوتے شخص نے جائی یانہ کی حمایت لی

"ان سب چیزوں کو ضرورت تمہیں ہو گی ام ہانی۔ ہماری بچی کو ایسی چیزوں کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ماشاءاللہ سے اس کا چہرہ ہی اتنا پیارا ہے کہ دیکھنے والے کو بس ایک نظر میں بھا جاتا ہے۔"

جائی یانہ کا چہرہ کھل گیا۔ اس کی حمایت کسی اور نے نہیں بلکہ اس کی پھپھو زینب نے لی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آئندہ کے بعد ایسی بات کرتے ہوئے احتیاط کرنا ایسا نہ ہو کہ تمہیں خود ہی منہ کی کھانی پڑے۔" زینب نے نرم لہجے میں ام ہانی کو باور کروایا۔

ام ہانی کی مسکراہٹ لمحے بھر کے لیے تھم گئی دوسری طرف نوال زینب کو دیکھ کر اس کے استقبال میں کھڑی ہو گئی اور ان کے گلے لگ گئی۔

"زینب خیریت ہے کیسے آنا ہوا؟" نوال نے ان سے الگ ہوتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی نمرہ نے مجھے بتایا تھا کہ آج ام ہانی آئے گی۔ تو سوچا کیوں نہ آج ہی اس سے ملنے آجاؤں۔"

زینب بات کرتے کرتے اسی تھری سیٹر صوفے پر بیٹھ گئی جس پر جائی یانہ اور ام ہانی بیٹھے تھے۔

"اور سناؤ ام ہانی کیا حال ہے؟"

"میں تو ٹھیک ہوں۔ تم اپنی سناؤ فوٹو گرافر صاحبہ؟ اتنے سالوں بعد میری یاد کیسے آئی۔ میں تو سمجھتی تھی کہ تم مجھے بالکل بھول گئی ہو۔" ام ہانی نے اپنا لہجہ نارمل بنا کر طنز کرنے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"تم صحیح کہہ رہی ہو۔زندگی میں اتنے ضروری کام ہیں کہ غیر ضروری لوگوں کی یاد ہی نہیں آتی لیکن اب میں آگئی ہوں تو تمہارے شکوے دور کر کے ہی جاؤں گی۔"

عیسیٰ نے حیرت سے زینب کو دیکھا۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ کوئی اس کی ماں کو منہ توڑ جوابات دیں سکتا ہے۔نوال نے ان دونوں کی گفتگو کو غلط سمت جاتے دیکھا تو بات بدلنے کی کوشش کی۔

"تم لوگ کیا فضول باتیں لیں کر بیٹھ گئیں ہو۔ان باتوں کو چھوڑو۔ام ہانی میں سوچ رہی تھی کہ عالیہ اور شایان کی شادی تو ہو ہی رہی ہے۔تو کیوں نا تم ایسا کرو کہ عیسیٰ کے لیے بھی کوئی لڑکی پسند کر لو اور واپس جانے سے پہلے عیسیٰ کی منگنی کر دو۔۔"

"جی باجی آپ صحیح کہہ رہی ہے۔میں بھی یہی سوچ رہی تھی مگر مجھے عیسیٰ کی ہم جوڑ لڑکی کو ڈھونڈنے میں خاصی دقت پیش آئے گی۔گھر کی لڑکیاں تو اس کی عمر سے بڑی ہیں اور جو بچی ہوئی ہیں وہ میرے عیسیٰ کے لائق کہاں۔"اس دفعہ نوال کا چہرہ بھی فق ہو گیا۔وہ جانتی تھی کہ ام ہانی کا نشانہ کس پر تھا جبکہ زینب اس کی بات سن ہنس دی۔

"میں نے سنا تھا کہ امریکہ کے لوگ بڑے بلنٹ ہوتے ہیں۔آج دیکھ بھی لیا۔مجھے نہیں پتہ تھا ام ہانی کو امریکہ کا پانی اتنا راس آجائے گا کہ اپنے سگے بیٹے کو خود اپنے منہ سے ہماری لڑکیوں سے کم تر کہہ رہی ہے۔ویسے تمہارا بیٹا مجھے اتنا بھی کم تر نہیں لگا ہے کیوں جائی یانہ؟"آخر میں زینب نے جائی یانہ کی رائے مانگی۔

عیسیٰ نے بے اختیار پہلو بدلا۔اس کا چہرہ خفت سے لال ہو گیا تھا۔دوسری طرف ام ہانی کی بھی بس ہو گئی تھی۔ابھی وہ زینب کو کھڑی کھڑی سنانے والی تھی کہ اشفاق صاحب گھر میں داخل ہو کر سیدھا لاؤنج میں آ گئے۔

"کس بارے میں بات کر رہے تھے آپ لوگ؟"اشفاق نے یہ بات ام ہانی اور نوال کو دیکھتے ہوئے پوچھی تھی،زینب کو انہوں نے ہمیشہ کی طرح نظر انداز کر دیا تھا۔

"کوئی خاص بات نہیں ہو رہی تھی۔"نوال نے ان کے سوال کا ہلکے پھلکے لہجے میں جواب دیا۔اسی وقت عزاہ لاؤنج میں آئی۔اس کا ڈوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا۔

"کھانا لگ گیا ہے اماں!" یہ سن کر سب لوگ ڈائننگ ہال میں جانے کے لیے کھڑے ہو گئے۔

کچھ لمحات بعد ڈائننگ ہال میں آؤ تو سب لوگ کھانا کھانے میں مشغول تھے۔ کھانے کے دوران اشفاق بار بار ام ہانی کو کھانے کے لیے ڈشیں پیش کر رہے تھے اور کھانا کھانے کی ترغیب بھی دے رہے تھے۔ان کا زینب کی جانب کوئی دھیان نہیں تھا۔ام ہانی اپنی کمینی گہری مسکراہٹ کے ساتھ زینب کو دیکھ رہی تھی۔ جیسے کہنا چاہ رہی ہو کہ اس گھر میں آج بھی اس کی قدر زینب سے زیادہ ہے۔

www.novelsclubb.com

زینب نے جب اس کی ان نظروں کو بار بار خود پر محسوس کیا تو بولی۔

"آہ آج تو مریم چچی کی بہت یاد آ رہی ہے مجھے۔" اچانک نوال، اشفاق اور ام ہانی سمیت سب کا چہرہ سوگوار ہو گیا۔

"یاد ہے نوال جب جائی یانہ پیدا ہوئی تھی تو مریم چچی کس طرح اس کے نین نقش کو میری ماں سے ملا رہی تھی۔ مریم چچی کو تو ایسا لگ رہا تھا کہ جائی یانہ امی جان کے روپ میں دوبارہ ہماری زندگی میں آ گئی ہے۔"

زینب کی بات سن کر اشفاق کے چہرے پر ایک سوگوار مسکراہٹ پھیل گئی۔ اشفاق نے دنیا میں بس دو عورتوں کو دل سے چاہا تھا۔ ایک اپنی ماں اور دوسری جائی یانہ۔

"جب ام ہانی تم ہماری جائی یانہ کو اس کے سانولے رنگ کی وجہ سے ٹوک رہی تھی تو مجھے بہت برا لگا۔ایسا لگا کہ تم میری امی جان کے نین نقش کا مزاق اڑا رہی ہو۔"

یہ بات سن کر ام ہانی کا چہرہ فق ہو گیا۔دوسری طرف اشفاق نے بھی ام ہانی کو گھورا۔

"میری بیٹی کا رنگ چاہے سانولا ہو یا کچھ بھی ہو۔کسی دوسرے کو فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔"

ام ہانی نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔

"اشفاق بھائی مجھے تو بس جائی یانہ کی فکر تھی،اس لیے کہہ دیا۔"

"آئیندہ خیال رکھنا۔" اشفاق نے دوٹوک انداز میں اسے تنبیہ دے دی۔ دوسری طرف جائی یا نہ اپنی رنگت کو موضوع بنتا دیکھ کر دل ہی دل میں کڑھ رہی تھی۔

کھانا کھا لینے کے بعد زینب نے شایان کو کال کر دی کہ وہ انہیں لینے آجائے۔ آدھے گھنٹے بعد شایان کی گاڑی اشفاق کے پورچ میں موجود تھی۔ زینب شایان کی آمد کی اطلاع سن کر سب کو خدا حافظ کہتی گھر سے باہر نکلنے لگی۔ ایک دم انہیں کچھ یاد آیا۔ وہ رکی اور عالیہ سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"عالیہ بیٹا تمہیں جوتی فٹ آگئی تھی نا جو تم نے نمرہ کے ساتھ خریدی تھی؟"

"جی مجھے اس جوتی کا نمبر بالکل فٹ تھا۔" عالیہ نے زینب کی بات کا جواب دیا۔

"ہمم چلو ٹھیک ہے تمہاری ولیمے کی سینڈل بھی اسی نمبر کی لے آؤں گی۔" زینب نے سوچتے ہوئے کہا۔ "ویسے تمہاری دوست بہت مچل رہی تھی تم سے ملنے کے لیے۔"

عالیہ ان کی بات سن کر ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

"تو آپ اسے لیں آتی!"

"روز تو دونوں بات کرتی ہو۔ آخر اتنی باتیں لے کیسے آتی ہو دونوں؟"

"دوستوں کے درمیان ہزاروں باتیں ہوتی ہیں جو وہ ایک دوسرے سے شئیر کرتے ہیں۔آپ بھی اپنے دور میں اپنی دوستوں کے ساتھ یوں ہی اٹیچ ہو نگی۔" عالیہ کی بات سن کر زینب کو سانپ سونگھ گیا۔

(تم نے میرے ساتھ کیا کر دیا زینب!)

زینب کو یہ آواز بہت دور سے آتی محسوس ہوئی۔انہوں نے سر جھٹکا اور نوال کی جانب متوجہ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا بھابھی تو اب اجازت دے دیں۔" زینب، نوال اور ام ہانی بات کرتے ہوئے پورچ میں آ گئے۔

"تم کچھ دیر اور رک جاتی تو اچھا لگتا!" نوال کی بات پر زینب مسکرائی۔

"نہیں بھابھی آپ تو جانتی ہے شادی کا گھر ہے سو انتظام ہے جو مجھے سنبھالنے ہے۔ یہ تو آج میں خصوصی ام ہانی سے ملنے آ گئی۔" آخر میں انہوں نے ام ہانی کو دیکھا جس کے ہونٹ اس وقت غصے سے چپکے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ہمم چلو اسی بہانے تمہیں اپنے بھائی کے گھر آنے کا موقع تو ملا۔" ام ہانی کا طنز زینب نے اچھے سے محسوس کر لیا تھا لیکن اس وقت نظر انداز کر دیا۔

وہ آگے بڑھی اور گاڑی میں بیٹھ گئی۔ شایان نے گاڑی گیٹ سے باہر نکال لی اور اپنے گھر کے راستے پر اسے دوڑا دیا۔

"جہاں تک مجھے معلوم ہے آپ کو تو امی ہانی آنٹی کچھ زیادہ اچھی نہیں لگتی تو آپ ان سے ملنے کیوں گئی؟" شایان نے نظریں سامنے سڑک پر ہی جمائی رکھی۔

"دیکھنا چاہتی تھی کہ اس کے اندر کا شر ختم ہوا کہ نہیں۔" زینب نے بھی سامنے دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا پتہ چلا آپ کو؟"

زینب سیٹ پر کچھ پیچھے کو ہوئیں اور آنکھیں موند لیں۔

"یہی کہ فطرت کبھی نہیں بدلتی ہے۔"

دوسری طرف ام ہانی پورچ میں کھڑی نوال پر غصے سے چلا رہی تھی۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا زینب کا منہ توڑ دے۔

www.novelsclubb.com

"اس کی زبان دیکھی تھی آپ نے۔ کینچی جیسی زبان سنبھال نہیں سکتی ہے۔جو لڑکی کل تک ہمارے ٹکڑوں پر پلتی تھی آج وہ ہمارے ہی منہ پر آ رہی ہے۔پتہ

نہیں کیا سوچ کر آپ نے عالیہ کی شادی اس منحوس کے بیٹے سے کروانے کا سوچا۔"

نوال نے جب ام ہانی کو اتنا ہائپر دیکھا تو اسے ریلکس کروانے کی کوشش کی۔

"آرام سے بولو۔ تمہارے بھائی نے سن لیا تو کیا سوچیں گے؟"

"میں تو یونہی بولوں گی کوئی سنتا ہے تو سن لیں۔" یہ کہہ کر ام ہانی اندر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

نوال نے ایک گہرا سانس بھرا اور اندر آ گئی۔ وہ جانتی تھی کہ جب تک ام ہانی یہاں پر ہے اس کا زینب کے ساتھ جھگڑا ضرور رہے گا۔

****

"یہ سب کیا چل رہا ہے یہاں پر؟"اشفاق کی آواز سن کر جہاں زینب کو دھچکا لگا تھا وہی وہ لڑکا بھی حیران ہوا تھا۔

اشفاق برق رفتاری سے ان دونوں کے پاس آئے اور زینب کا ہاتھ اس لڑکے کے ہاتھ سے چھڑوایا۔

www.novelsclubb.com

"کمینے انسان! ہماری عزت پر ہاتھ ڈالنے کی تیری ہمت کیسے ہوئی؟"اشفاق نے لڑکے کا گریبان پکڑ لیا تھا اور اسے پیچھے کی طرف دھکیلنے لگے۔

"میرا گریبان چھوڑ!" لڑکے نے اپنا گریبان چھڑوانا چاہا۔

"تو پہلے مجھے بتا تیری ہمت کیسے ہوئی ہمارے گھر کی چھت پر یوں دندنانے کی؟" اشفاق کی گرفت اس شخص کے گریبان پر اور مضبوط ہو گئی۔

"پسند کرتا ہوں تیری بہن کو اور اسے بتانے آیا ہوں کہ شادی کروں گا تو اسی سے کروں گا۔" لڑکے کی بات سن کر اشفاق مزید آگ بگولہ ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"تیری تو!" اشفاق نے اس کی ناک پر مکا مار دیا اور اسے ساتھ چھت کی دیوار کے پاس دھکا دے دیا۔

"تو ابھی یہاں سے نکل جا ورنہ تیرا میرے ہاتھوں قتل ہو جائے گا۔" اشفاق نے کہا۔ "اور یہ ہر گز نہ سمجھی کہ میں خاموش بیٹھ گیا ہوں۔ تیرا تو میں بندوبست کرتا ہوں۔"

لڑکا دیورا پھلانگ کر چلا گیا دوسری طرف شور سن کر حسن صاحب اور ان کا پورا خاندان چھت پر جمع ہو گیا تھا۔ سب حیرت سے ایک دوسرے کی شکل دیکھ رہے تھے سوائے ام ہانی کے۔ ام ہانی نے مسکراتے ہوئے یہ سارا ڈرامہ دیکھ رہی تھی۔

لڑکے کے جانے کے بعد اشفاق کا قہر زینب پر گرا۔ وہ زینب کے پاس گئے اور اس کے بالوں کو سختی سے اپنی مٹھی میں بھینچ لیا۔ وہ زینب کو ایسے ہی پکڑے نیچے لے جانے لگے۔

"بھائی۔۔بھائی۔۔۔میں نے۔۔۔"زینب کی آوازیں بلند تھی۔اشفاق کا چہرہ شدتِ جذبات سے لال ہو رہا تھا۔ان کو اس قدر غصہ آ رہا تھا کہ وہ زینب کو کچھ کہنا بھی نہیں چاہتے تھے۔

اشفاق نے زینب کو جھٹکے سے اس کے کمرے کے اندر پھینکا اور دروازہ بند کر کے کنڈی لگا دی۔زینب فوراً دروازے کے پاس لپکی اور کھٹکھٹانے لگی۔

"بھائی بھائی دروازہ کھولے!بھائی دروازہ کھولے!"وہ مسلسل کھٹکھٹاتے ہوئے بول رہی تھی۔اسے باہر سے اشفاق کی بات کرنے کی آواز آ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"چچی اس کے کمرے کا دروازہ کھلنا نہیں چاہیے۔اس کے سسرال والوں کو کہہ دیں کہ اس کو اسی ہفتے بیاہ کر لے جائیں۔ایسے گند کو اپنے گھر میں رکھنا میری توہین ہے۔"مریم نے کچھ نہیں کہا شاید وہ اس ساری صورتحال کو سمجھ چکی تھی۔کچھ دیر کی مزید لعنت و ملامت سن لینے کے بعد زینب کو قدموں کی آہٹ اپنے کمرے سے دور جاتی سنائی دی۔اسے باہر سے اب کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی

زینب کے دروازہ پیٹتے ہاتھ رک گئے۔دروازہ اس کے شور مچانے سے نہیں کھلنا تھا الٹا اس کی بے بسی کا مذاق بن رہا تھا۔اس نے دروازے سے ٹیک لگا لی اور آنکھیں موند لی۔اسے ام ہانی سے ایک عجیب سی نفرت اپنے دل میں پنپتی محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

****

رات کے وقت اگر اشفاق کے گھر میں آؤ تو کھانا تیار کر کے ڈائننگ ٹیبل پر لگایا جا رہا تھا۔ سب لوگ اسی کام میں جتے ہوئے تھے۔ جائی یانہ نے جیسے ہی سلاد ڈائننگ ٹیبل پر رکھا تو اسے نوال کی آواز آئی۔

"جاؤ جائی یانہ اپنی خالہ کو بلا آؤ"

"امی آپ ہی چلی جائے۔ میرے سے تو پتہ نہیں خالہ کو اللہ واسطے کا بیر ہے۔"

www.novelsclubb.com

"بری بات خالہ ہے وہ تمہاری، دشمن تھوڑی ہے۔ وہ تمہارے بھلے کے لیے ہی تمہیں سمجھا رہی تھیں۔ چلو شاباش خالہ کو بلانے جاؤ۔" نوال کی بات سن کر جائی یانہ کو ام ہانی کو بلانے جانا پڑا۔

جب وہ ام ہانی کے کمرے کے پاس پہنچی تو ام ہانی کی آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔

"میں نے تو لڑکی کو ذلیل کرنے کی پوری کوشش کی تھی۔ اب عین وقت پر زینب اس کی حمایت لینے آ گئی تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟" جائی یانہ فوراً سمجھ گئی کہ خالہ باتوں کا اشارہ اس کی طرف ہے۔

"مجھے نہیں پتہ آپ کو کسی بھی طرح اسے سبق سکھانا ہو گا۔اتنی بد تمیز بھانجی ہے آپ کی کہ بس! میرا بس نہیں چل رہا تھا کہ۔۔۔"عیسیٰ کی آواز بھی کمرے کے باہر تک آئی۔عیسیٰ کی بات کو ام ہانی نے کاٹا۔

"اچھا اب تم کچھ مت کرنا۔میں ہوں نا! میں خود تمہاری بے عزتی کا بدلہ لوں گی۔"جائی یانہ کو اب سب سمجھ آگئی کہ صبح والی تذلیل کس خوشی میں کی گئی تھی۔

اس نے ایک نظر اپنے سامنے موجود کمرے کے دروازے کو دیکھا اور پھر باہر سے ہی اونچی آواز میں ام ہانی کو آواز لگائی۔

"ہانی خالہ!"

www.novelsclubb.com

کمرے سے آتی اوازیں یکدم بند ہو گئی۔ جائی یانہ قدم قدم چلتی کمرے کی چوکھٹ چوکھٹ تک پہنچی اور ان دونوں کی شکلوں کو دیکھا۔ دونوں کے چہرے کے رنگ اڑے ہوئے تھے۔

"کھانا لگ گیا ہے۔" جائی یانہ نے یہ کہا اور جانے کے لیے مڑ گئی۔ اس وقت ام ہانی نے جائی یانہ کو روکا۔

"جائی یانہ ہم لوگ تو بس اپنی باتیں کر رہے تھے۔" جائی یانہ مڑی اور خالہ کو دیکھ کر پوچھا۔

"آپ کیا کہہ رہی ہے خالہ؟"

"ہم بس آتے ہیں جائی یانہ!" عیسیٰ نے بات سنبھالی۔ جائی یانہ نے سر ہلایا اور آگے چل دی۔

ام ہانی اور عیسیٰ نے جائی یانہ کو جاتا دیکھ کر سکون کا سانس لیا۔ انہیں یہی فکر تھی کہ جائی یانہ نے کوئی بات سن نہ لی ہو جبکہ دوسری طرف جائی یانہ پر بھی سکون سا طاری ہوا یہ جان کر کہ اس کی خالہ کیسی ہے۔

www.novelsclubb.com

****

شایان کے نکاح کا دن

شام کے سایے میں اسلام آباد کی سڑک پر ایک سفید گاڑی رینگتی معلوم ہوتی تھی۔ اگر ونڈ واسکرین سے اندر کی جانب جھانکیں تو ڈرائیونگ سیٹ پر ایک جانا پہچانا شخص بیٹھا دکھائی دے رہا تھا۔

("میرا نام آریان جہانگیر ہے۔ میں اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد ہوں۔ میرے ڈیڈ کا بہت عرصے پہلے انتقال ہو گیا تھا۔" آریان اپنے سامنے بیٹھی عالیہ کو اپنی زندگی کے بارے میں بتا رہا تھا۔ یہ اسی دن کی بات ہے جب آریان نے عالیہ کو مک ڈونلڈز ریستوران میں پرپوز کیا تھا۔ عالیہ کو پرپوز کرنے کے بعد آریان اب اپنا تفصیلی تعارف عالیہ کو پیش کر رہا تھا۔ عالیہ چپس کھاتے ہوئے اس کی بات خاموشی سے سن رہی تھی۔)

وہ بڑی عمدگی سے کار چلا رہا تھا۔اس نے کالے رنگ کی پینٹ شرٹ پہنی ہوئی تھی اور سر کو ہری پی کیپ سے ڈھکا ہوا تھا۔

("میرے ڈیڈ کے جانے کے بعد میری ماما نے ہمارا کاروبار سنبھالا۔انہوں نے دن رات محنت کی ہے مارکیٹ میں کمپنی کا نام بنانے میں۔پڑھائی کے بعد جب میں نے کاروبار سنبھالا تب تک ماما نے بزنس اچھے سے سیٹل کر لیا تھا۔"آریان کی بات سن کر عالیہ نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کس طرح کا کاروبار ہے تمہارا؟"عالیہ کی بات سن کر آریان نے جواب دیا۔

"ہماری اپنی Pharmaceutical company (ایسی کمپنی جو دوائیاں بناتی ہے۔) ہے" عالیہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔ آسمان پر اڑتی چیل کی آوازیں اور ڈھلتا سورج ماحول کو تابناک بنائے ہوئے تھا۔)

ڈرائیونگ کے دوران اس کے نمبر پر ایک میسج آیا۔ اس نے میسج پڑھا اور بس اتنا لکھ کر سینڈ کر دیا۔

"فکر نہ کریں۔ میں سب کچھ سنبھال لوں گا۔"

www.novelsclubb.com

("میری زندگی اتار چڑھاؤ سے بڑھی ہوئی ہیں۔ اب جا کر کچھ ٹھہراؤ آیا ہے۔ میں نے ایسے حالات دیکھیں ہیں کہ بعض اوقات مجھے لگتا تھا میں کسی سے شادی تو دور

محبت بھی نہیں کر پاؤں گا پھر تم مل گئی۔ تم سے محبت بھی ہو گئی اور اب بہت جلد شادی بھی ہو جائے گی۔ میں جیسے ہی گھر جاؤں گا فوراً ماما سے تمہارے بارے میں بات کروں گا اور انہیں کچھ ہی دن میں تمہارے گھر بھیجوں گا۔" آریان نے آخری بات پر عزم بات کی۔

"تمہاری ماما کا مزاج کیسا ہے؟" عالیہ نے اس سے پوچھا۔ ہر عام لڑکی کی طرح وہ بھی اپنی ہونے والی ساس کے مزاج اور رویے کے بارے میں کچھ پریشان سی تھی۔

"دیکھو میں جھوٹ نہیں بولوں گا، ماما مزاج کی کچھ گرم ہے۔ ان کے لیے اس دنیا میں سب سے زیادہ اہم میں ہوں۔ میرے بارے میں وہ بہت پوسیسو ہے۔" عالیہ آریان کی باتیں سن کر اب مکمل طور پر پریشان ہو گئی تھی۔)

میسج سینڈ کر دینے کے بعد اس نے اپنا موبائل جیب میں ڈال لیا اور نظریں دوبارہ سڑک پر جما لی۔اس کے چہرے کے تاثرات سپاٹ تھے۔اس کے چہرے اور آنکھوں سے کوئی بھی جذبہ اخذ نہیں کیا جا سکتا تھا۔

("تمہیں کیا ہو گیا ہے؟"

آریان اپنی رو میں بات کیے جا رہا تھا کہ اچانک اس کی نظر عالیہ کے چہرے پر گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم کہیں ماما کے رویے کی وجہ سے تو ناراض نہیں ہو۔"

عالیہ نے کچھ نہیں کہا۔اس کی خاموشی نے آریان کے اندازے کو درست قرار دے دیا تھا۔آریان نے بے اختیار قہقہہ بلند کیا۔وہ عالیہ کے تاثرات سے خاصا محظوظ ہوا تھا۔)

سڑک پر رینگتی گاڑی نے ایک موڑ کاٹا۔موڑ مڑنے کے بعد اس کی نظر دور لگے بورڈ پر گئی۔وہ ایک پارلر کا بورڈ تھا۔

("تم ماما کی وجہ سے پریشان ہو رہی ہو اوہ گاڈ!"آریان نے ہنستے ہوئے اپنا جملہ مکمل کیا۔جب وہ ہنستے ہنستے تھک گیا تو کچھ سنجیدگی سے گویا ہوا۔

"میری ماما بہت اچھی ہے۔ میں انہیں جیسے ہی تمہارے بارے میں بتاؤں گا وہ بہت خوش ہو نگی۔ وہ میری کوئی بات نہیں ٹالتی ہے۔ دیکھ لینا ابھی میں بات ختم ہی کروں گا وہ فوراً تمہارے گھر جانے کی تیاریوں میں مصروف ہو جائیں گی اور اگر بالفرض وہ نہ بھی منی تو میں ہوں نہ میں انہیں خود اپنے طریقے سے مناؤں گا۔")

گاڑی عین بیوٹی پارلر کے سامنے رکی تھی۔ اس نے اپنے سامنے کھڑی عمارت کو دیکھا جو اپنے پورے قد اور رعب سے کھڑی تھی۔ اس عمارت کے اندر ایک لڑکی تھی جو اس کا انتظار کر رہی تھی۔ اسے اسی لڑکی کو باہر نکالنا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنا موبائل جیب سے نکالا اور ایک نمبر ڈائل کرنے لگا۔

****

عالیہ لال رنگ کا عروسی لباس پہنے آئینے میں اپنے آپ کو دیکھ رہی تھی۔لال رنگ کے لباس پر گولڈن کلر کی پیچیدہ کڑھائی ہوئی تھی۔ گردن کو گولڈن رنگ کے نیکلس سے چھپانے کی کوشش بھی کی گئی تھی۔ نیکلس اور کانوں میں موجود ائیر رنگز پر ہرے رنگ کے پتھر جڑے ہوئے تھے۔اس کا منہ ہیوی میک اپ سے اٹا ہوا تھا مگر اس پر ہیوی میک اپ سوٹ کر رہا تھا۔ بالوں کا جوڑا کر کے ماتھا پٹی لگی تھی اور سامنے سے دو لٹیں نکلی تھی۔عالیہ اس وقت پارلر کے اندر موجود تھی۔بیوٹی پارلر سفید اور کالے رنگ کے امتزاج تھا۔بیوٹی پارلر میں اے سی کی خنکی محسوس کی جاسکتی تھی۔عالیہ نے اپنے سیٹ ڈوپٹہ کو کچھ ٹھیک کیا۔وہ بالکل تیار تھی۔اس کی دونوں بہنیں تیار ہو رہی تھیں۔وہ دونوں ہی اندر کمرے میں موجد تھے۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے اپنے ہاتھوں میں لگی مہندی کو دیکھا جس پر شایان کا نام لکھا تھا۔ مہندی کو دیکھتے دیکھتے اس نے سوچا کہ ہاتھوں پر مہندی سے نام لکھنے سے کیا ہو جاتا ہے؟ مہندی کا رنگ کبھی نہ کبھی مٹ جاتا ہے لیکن نکاح نامے پر لکھے نام تا قیامت ساتھ رہتے ہیں۔ شایان کا نام ہاتھوں کی مہندی پر تھا جبکہ آریان کا نام نکاح نامے کے کاغذات میں لکھا جائے گا۔ بس کچھ لمحوں کا کھیل تھا پھر یہ مہندی بے مول ہو جائے گی۔

عالیہ کی سوچوں کا تسلسل فون کال نے توڑا۔ اس نے اپنا موبائل اٹھایا جو اس نے بے دھیانی میں صوفے رر کھ دیا تھا۔ اس نے کال ریسیو کی اور کچھ دیر تک سامنے والے کی بات سنتی رہی۔ جب اس نے بات کر لی تو کال کاٹ دی اور ایک لڑکی کو روک کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"واش روم کہاں ہے؟" عالیہ نے پوچھا۔

"یہاں سے چھوڑ کر دائیں طرف" عالیہ نے سر ہلایا اور آگے بڑھ گئی۔ عالیہ دائیں جانے کی بجائے بائیں طرف گئی اور ایک کمرے میں گھس گئی۔ اسے کال پر یہی کرنے کی ہدایت دی گئی تھی۔ اب اس کے بعد جو ہونا تھا باہر کھڑے شخص نے خود کرنا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

زینب بیڈ پر ترچھی لیٹی بند دروازے کو تک رہی تھی۔زینب کو لگا کہ اسے ایک عرصہ گزر گیا ہے بند دروازے کی چوکھٹ کو آزادی سے پار کیے۔اشفاق کو اسے کمرے میں بند کیے کتنے دن گزر گئے تھے زینب نے ان کا حساب نہیں لگایا تھا۔وہ جانتی تھی اس حساب کا کوئی فائدہ نہیں تھا۔کمرے کا دروازہ دن میں چار دفعہ کھلتا تھا۔دو دفعہ کھانا لانے کے لیے اور دو دفعہ واش روم جانے کے لیے۔اس کے علاوہ کمرے کا دروازہ بند ہی رہتا تھا۔اس کے کمرے کی گھڑی بھی خراب ہو چکی تھی۔وہ وقت سے بالکل بے خبر ہو گئی تھی۔گھر کے مکین کا شور شرابا اور چوکھٹ میں سے آتی ہلکی سی روشنی اسے دن اور رات کا فرق بتاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

زینب کو کھانا دینا اور باتھ روم لے جانا نوال کے ذمے تھا۔زینب نے شروع میں نوال سے اس کی مدد کرنے کی خوب منت کی مگر نوال خود مجبور تھی۔نوال نم

آنکھوں اور مقفل ہونٹوں کے ساتھ اس کی بات سنتی اور کچھ کہے بغیر واپس چلی جاتی۔ کچھ دنوں بعد زینب نے نوال سے مدد مانگنا چھوڑ دیا۔

پھر زینب نے اپنا سارا دھیان دوسری سرگرمیوں میں لگا دیا۔ وہ کمرے میں بیٹھی بیٹھی بہت سی ایسی سرگرمیوں کرنے لگ گئی جس کا اسے عام دنوں میں اتنا وقت نہیں مل پاتا تھا۔ وہ کمرے کی مختلف زاویوں سے تصویر کھینچنے لگ جاتی یا پھر اپنے کیمرے کے لینز اور دوسرے حصوں کو صاف کرنے لگتی۔

اس نے تمام باتوں پر مینٹل بلاک لگا لیا تھا جو اسے تکلیف دیتے تھے۔ جیسے ہی زینب کو وہ باتیں یاد آتی وہ فوراً اپنا دھیان بٹا لیتی۔ آہستہ آہستہ اسے بند کمرے میں رہنے کی عادت ہونے لگ گئی۔ اسے گھر میں موجود کسی شخص کی یاد یاد نہیں آتی تھی اگر اسے کسی کی یاد آتی بھی تھی تو وہ بس نازنین تھی۔

زینب کی نازنین میں جان بسا کرتی تھی اور یہی حال نازنین کا تھا۔ نازنین ہمیشہ زینب کی مشکل وقتوں میں مدد کیا کرتی تھی۔ نازنین اور زینب کی جوڑی پورے کالج میں مشہور تھی۔ زینب اکثر سوچتی کہ کاش اسے اشفاق جیسا بھائی نہ ملتا بلکہ نازنین جیسی ایک اچھی بہن مل جاتی۔

زینب ابھی انہیں خیالات کو ایک بار پھر سوچ رہی تھی کہ اچانک کمرے کا دروازہ کھلا۔ زینب فوراً سے اٹھ کر بیڈ پر صحیح سے بیٹھ گئی اور ڈوپٹہ صحیح سے لیا۔ مریم سپاٹ تاثرات کے ساتھ کمرے میں داخل ہوئی اور زینب کے بے تاثر نظروں سے گھورا۔ انہوں نے ہاتھوں میں کپڑے اور جیولری کے باکس تھے۔

"آج رات تمہارا نکاح ہے۔"

****

عزاہ اور جائی یانہ کے ہاتھوں کے طوطے صحیح معنوں میں اڑ گئے تھے جب انہیں پتہ چلا کہ عالیہ پارلر میں موجود نہیں ہے۔عالیہ کچھ دیر پہلے ان کی نظروں کے سامنے بیٹھی تھی۔ادھر ان دونوں کا دھیان کچھ پل کے لیے عالیہ سے ہٹا اور ادھر عالیہ اتنی سی دیر میں نظروں سے اوجھل ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

ارد گرد کے لوگوں سے پوچھنے پر ایک لڑکی نے ان دونوں کو بتایا کہ عالیہ واشروم گئی ہے مگر جب زیادہ دیر گزر گئی تو عزاہ اور عالیہ کو شک ہونے لگا۔وہ

دونوں عالیہ کو واشروم میں ڈھونڈنے گئے تو انہیں معلوم ہوا وہاں تو عالیہ کا نام و نشان تک نہیں تھا۔اس کے بعد پارلر میں ایک واویلا مچ گیا۔

عزاہ پارلر کے عملے کے ساتھ عالیہ کو ڈھونڈنے لگی جبکہ جائی یانہ پارلر کی ماکن سے بحث کرنے لگ گئی لیکن کسی بھی چیز کا فائدہ نہیں ہو پایا۔

جب عزاہ اور جائی یانہ مایوس ہو گئے تو جائی یانہ نے اشفاق کو کال کر دی اور یہاں موجود تمام صورتحال کے بارے میں انہیں آگاہ کر دیا۔جائی یانہ کی توقع کے عین مطابق اشفاق چند پل میں نہ صرف پارلر پہنچے تھے بلکہ انہوں نے پارلر میں کام کرتے لوگوں کو بھی کھڑی کھڑی سنانی شروع کر دی تھی۔اشفاق نے پارلر کے عملے پر الزام لگا دیا کہ ان لوگوں نے عالیہ کو اغوا کیا ہے۔انہوں نے دھمکی بھی دی کہ اگر انہیں عالیہ نہ ملی تو وہ اس پارلر کو ہمیشہ کے لیے بند کروا دیں گے۔

پارلر کی مالکن کو بھی غصہ آگیا اور وہ اشفاق سے انہی کے انداز میں بات کرنے لگ گئی۔ اشفاق نے غصے میں قریبی تھانے کے ایس ایچ او، جو اشفاق کے دوست بھی تھے، کو کال کر کے بلا لیا۔ معاملہ مزید پیچیدہ ہو چکا تھا۔

کچھ دیر میں پولیس بھی آگئی۔ عزاہ ہونقوں کی طرح یہ سب کاروائی دیکھ رہی تھی جبکہ جائی یانہ فون پر لگی نوال کو پل پل کی صورتحال سے آگاہ کر رہی تھی اور ساتھ میں انہیں حوصلہ بھی دیں رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

نوال ہال میں موجود تھی۔ جب جائی یانہ نے اشفاق کو کال کر کے عالیہ کی گمشدگی کا بتایا تھا اس وقت نوال بھی اشفاق کے ساتھ موجود تھی۔ یہ بات سن کر

ہی وہ پریشان ہو گئی تھی۔ بارات اب بس پہنچنے والی تھی اور عالیہ کا کچھ پتہ نہیں تھا۔ نوال بار بار کال کر کے جائی یانہ سے عالیہ کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔ وہ چاہتی تھیں کہ وہ بھی اشفاق کے ساتھ چلیں مگر اشفاق نے انہیں ساتھ لے جانے سے منع کر دیا تھا۔ وہ کرسی پر بیٹھی ایک ہاتھ سے موبائل پکڑے ہوئے تھی جبکہ دوسرے ہاتھ سے اپنا سر پکڑا ہوا تھا۔ ام ہانی نوال کی ساتھ والی کرسی پر بیٹھی اپنی بہن کی پشت سہلا کر حوصلہ دیں رہی تھی۔

مہمانوں کی نظروں سے ان دونوں کی اڑی ہوئی رنگت چھپی نہیں تھی۔ اکثر لوگ آ کر ان کی پریشانی کی وجہ پوچھ رہے تھے جس کے جواب میں ام ہانی نوال کی طبیعت خراب ہونے کا بہانہ بنا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

پولیس نے جب عزاہ اور جائی یانہ سے تفتیش کر لی اشفاق نے عزاہ اور جائی یانہ کو ہال جانے کا کہہ دیا۔ جائی یانہ پورا راستہ دعائیں مانگتی رہی۔ اس کے ساتھ والی سیٹ پر بیٹھ ڈرائیو کرتی عزاہ کے ہاتھ ٹھنڈے پڑ رہے تھے۔ اس کو رہ رہ کر عالیہ کا خیال ستا رہا تھا۔ اسے ہزاروں قسم کے وسوسوں نے گھیر رکھا تھا۔ اس کے اور عالیہ کے درمیان بھلے سو اختلافات ہو لیکن تھی تو اس کی بہن ہی۔ ویسے بھی ایک وقت میں وہ دونوں بہت اچھی دوست تھیں۔

عزاہ اور جائی یانہ ہال پہنچنے کے بعد اپنی ماں کے پاس چلی آئیں جن کا دل ان دونوں کو عالیہ کے بغیر آتا دیکھ کر بوجھل ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

شایان ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تیار ہونے میں مصروف تھا۔اس کے دونوں ہاتھ سیاہ رنگ کی شیروانی پر لگے سنہری بٹن کو بند کرنے میں مصروف تھے۔اگر شایان کی سیاہ آنکھوں میں جھانکو تو ان میں ایک الگ سا خمار دکھائی دیں رہا تھا۔اب بس کچھ لمحات باقی رہ گئے تھے پھر شایان اور عالیہ ایک ساتھ ہوتے۔

شایان کا اگر بس چلتا تو وہ ساری دنیا عالیہ کے قدموں میں رکھ دیتا۔آخر اتنے سالوں کے انتظار کے بعد اسے عالیہ مل رہی تھی۔جب اس نے شیروانی کے بٹن بند کر لیے تو اپنا سر اٹھا کر سامنے موجود آئنے میں دیکھا۔آئنے میں دیکھتے ہوئے اس کی نظر کمرے کے دروازے سے اندر آتی زینب پر گئی۔شایان نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔شایان نے انہیں مسکرا کر دیکھا۔اس کی ماں نے آج لال رنگ کی ساڑھی پہنی ہوئی تھی۔چہرہ ہیوی میک اپ سے ڈھکا ہوا تھا اور بالوں کو سیدھی مانگ نکال

کر کر لز کیا ہوا تھا۔یقیناً عمران کے لیے ایک نمبر تھی۔زینب ہیل کی ٹک ٹک کرتی آواز کمرے میں پھیلاتی اپنے بیٹے کے پاس گئی اور محبت پاش نظروں سے شایان کو دیکھنے لگی۔ہر راویتی ماں کی طرح ان کا بھی یہ خواب رہا تھا کہ وہ اپنے بیٹے کو اپنی زندگی میں دولہا بنا دیکھیں جو آج پورا ہو گیا تھا۔

"ماشاءاللہ!"

شایان کو دیکھتے ہوئے زینب کی آنکھیں نم ہو گئیں۔پھر زینب نے اپنے پرس میں سے ہزار کے تین نوٹ نکال کر شایان کے اوپر واریں۔

"اللہ میری اولاد کو نظر بد سے محفوظ رکھے۔"اس کے بعد زینب نے شایان کا ماتھا چوما۔شایان کا قد زینب کے قد سے بڑا تھا۔اس لیے شایان کو جھکنا پڑا تھا۔پھر شایان سے الگ ہوتے ہوئے زینب بولی۔

"تم جلدی سے تیار ہو جاؤ۔میں اب بارات لے کر نکلنے والی ہوں۔"زینب نے شایان کو ہدایت دینے کے بعد م خود کلامی کی۔"یہ پیسے میں کسی غریب کو دیں آتی ہوں۔اللہ بس میرے بچے کی خوشیوں کو نظر نہ لگائے۔"

کمرے سے باہر نکلتی زینب اس بات کا اندازہ نہ لگا پائی کہ ان کے بیٹے کی خوشیوں کو نظر لگ چکی ہے۔

****

سڑک پر ایک کار بہت تیزی سے اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔ گاڑی کی فرنٹ سیٹ کی ونڈو میں جھانکو تو سنہری آنکھوں والی لڑکی دلہن بنے بیٹھی تھی۔ اس کے ساتھ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا آریان سپاٹ چہرے کے ساتھ سڑک پر نظر جمائے ہوئے تھا۔ عالیہ بظاہر کھڑکی سے باہر دیکھتی معلوم ہو رہی تھی مگر وہ دور کہیں پارلر سے نکلنے والے واقعات کو یاد کر رہی تھی۔

اسے یاد تھا کہ اس نے پہلے پارلر میں کام کرتی لڑکی پر ظاہر کیا کہ وہ واش روم جا رہی ہے مگر وہ واش روم نہیں گئی بلکہ آریان کی ہدایت کے مطابق پارلر میں بنے ایک چھوٹے سے اسٹور روم میں گھس گئی تھی۔ یہاں پر بہت سا سامان پڑا تھا۔ اس کمرے کو بند رکھا جاتا تھا مگر آریان نے پارلر کے اسٹاف میں سے کسی کو پیسے دیں کر

اس کمرے کو فی الحال کھلوالیا تھا۔دروازے کے سامنے والی دیوار پر ایک کھڑکی تھی۔عالیہ اپنے بھاری جوڑے کو سنبھالتی اس کھڑکی کے پاس پہنچی۔اس نے کھڑکی کو کھولا اور باہر کی جانب جھانکا۔سامنے موجود سڑک سنسنان تھی۔عالیہ کو اسی کھڑکی سے پارلر سے باہر نکلنا تھا کیونکہ داخلی دروازے پر سی سی ٹی وی کیمرہ نصب تھے جس سے عالیہ اور آریان پکڑے جا سکتے تھے۔اس لیے آریان نے عالیہ کو یہاں سے نکلنے کا کہا۔اس کمرے کی کھڑکی عمارت کی پچھلی طرف کھلتی تھی جو ایک سنسنان سڑک تھی۔اس لیے کھڑکی کے ذریعے پارلر نکلنا اس کے لیے بہت آسان تھا۔عالیہ اپنی کپڑوں اور ہیل کو سنبھالتی مشکل سے باہر نکلی۔

www.novelsclubb.com

پارلر سے باہر نکل جانے کے بعد عالیہ کچھ دیر تک سڑک پر کھڑی آریان کا انتظار کرتی رہی۔جب اسے وہاں کھڑے کھڑے بیس منٹ گزر گئے تو اسے دور سے ایک گاڑی آتی دکھائی دی۔گاڑی اس کے بالکل سامنے رکی۔

عالیہ گاڑی کا دروازہ کھول کر فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی اور اپنے ساتھ بیٹھے آریان کی طرف گھور کر دیکھا۔

"اتنی دیر سے کیوں آئے ہو؟ تم جانتے بھی ہو میں کتنی دیر سے تمہارا انتظار کر رہی تھی۔"

"میں پارلر کے سامنے کھڑا اس بات کی تصدیق کر رہا تھا کہ کسی نے تمہیں اسٹور روم میں جاتے ہوئے دیکھا تو نہیں ہے۔" آریان نے یہ کہا اور گاڑی آگے کی طرف بڑھا دی۔

www.novelsclubb.com

اچانک گاڑی جھٹکے سے رکی اور عالیہ اپنے حال میں واپس آ گئی۔اس نے آریان کو دیکھا جو گاڑی سے باہر نکل رہا تھا۔اس نے کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھا۔وہ دونوں ایک متوسط علاقے میں موجود تھے۔محلے میں موجود بچے ان کی گاڑی کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھ رہے تھے۔یقیناً ان کی گلی میں گاڑی آنا ان کے لیے تعجب کی بات تھی۔آریان نے عالیہ کو باہر آنے کا اشارہ کیا۔عالیہ بھی گاڑی سے باہر نکل گئی اور آریان کے ساتھ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی ایک گھر کے اندر گھس گئی۔

****

www.novelsclubb.com

اشفاق اور ان کے دوست نے ہر طرح کا دباؤ ڈال کر دیکھ لیا لیکن پارلر میں موجود کسی بھی شخص کو کچھ پتہ نہیں تھا۔ہر ایک کی لاعلمی نے اشفاق کے غصے کو پریشانی میں بدل دیا تھا۔عالیہ کی بارات کسی بھی پل ہال میں پہنچنے والی ہو گی اور عالیہ کا کچھ

پتہ نہیں تھا۔نوال ان تمام معاملات کو اکیلے بالکل بھی سنبھال نہیں سکتی تھی۔ انہیں خود ہال جا کر وہاں کت صورتحال کا جائزہ لینا چاہیے تھا۔انہوں نے ایس ایچ او کے پاس آ کر انہیں اپنے ہال واپس جانے کی اطلاع دی۔ان کے دوست نے سر ہلایا اور کسی کو کال ملانے میں مصروف ہو گئے۔وہ دونون کی حالت الجھی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

جب اشفاق ہال واپس پہنچیں تو بارات بھی عین اسی وقت ہال میں داخل ہوئی تھی۔اشفاق باراتیوں کی بھیڑ میں سے نکلتے ہوئے تیز قدموں کے ساتھ ہال کے اندر گھسیں۔وہ فوراً نوال کے پاس گئے جن کا چہرہ دور سے دیکھنے سے ہی زرد معلوم ہوتا تھا۔نوال نے جیسے ہی اشفاق کو دیکھا۔وہ اپنی جگہ پر سے کھڑی ہوئی اور اشفاق سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو عالیہ مل گئی؟"

نوال کی سوال پر اشفاق نے گردن نفی میں ہلائی۔نوال شکستہ سی کرسی پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی۔ان کے ساتھ کھڑی جائی یانہ نے اپنی ماں کا کندھا پکڑ لیا۔

نوال نے پیچ کلر کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔جس پر سی گرین اور گولڈن کلر کا کام دکھائی دیتا تھا اور ڈوپٹہ سر پر ایک شان سے اوڑھا ہوا تھا۔ان کے چہرے کا میک اپ اور جیولری نجانے کیوں نوال کے غمزدہ چہرے کو چھپا نہیں پا رہے تھے۔

اشفاق نے سفید رنگ کی شلوار قمیض پر لال واسکٹ پہنی ہوئی تھی۔
ان کے بال جنہیں انہوں نے اچھے سے سیٹ کیا تھا اب بری طرح بکھر گئے تھے۔

عزاہ نے سیاہ، براؤن اور سنہری رنگ کے امتزاج کی لمبی گھیر ادار فراک پہنی ہوئی تھی۔اس کے پورے لباس پر کڑھائی کی گئی تھی۔ڈوپٹہ اس نے کندھے کی ایک طرف کر کے لیا ہوا تھا۔بالوں کو سیدھی مانگ نکال کر کھلا چھوڑے عزاہ مزید پیاری لگ رہی تھی مگر اس وقت اس کو اپنے آپ سے زیادہ گھر والوں کی فکر ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے کاسنی رنگ کی قمیض پر کاسنی رنگ کا ہی گرارا پہنا ہوا تھا۔
اس نے سیدھی مانگ نکال کر اپنا ٹیکا ماتھے پر سیٹ کیا ہوا تھا۔اس نے آج کے دن میں جتنی پلاننگ کی تھی وہ سب ایک پل میں رائیگاں ہو گئی تھیں۔

اشفاق کا سارا خاندان آج اس تقریب کے لیے خوب اچھے سے تیار ہوا تھا۔ تیار ہوتے وقت ان میں سے کسی کو یہ اندازہ نہیں گا کہ جس تقریب کے لیے وہ اتنا تیار ہو رہے ہیں وہی تقریب ان کے خاندان پر ایک آفت کی طرح نازل ہونے والی ہے۔

ہال کے اندر جب رش بڑھنے لگا تو اشفاق کے خاندان کی نظریں ایک ساتھ ہال کے دروازے پر پڑی۔ زینب، شایان اور نمرہ ہال میں داخل ہو چکے تھے۔ نمرہ اور شایان ایک ساتھ اسٹیج پر چلے گئے جبکہ زینب کی نظر کونے کی میز پر جمع اشفاق کے خاندان پر پڑی تو وہ ان می جانب ہی بڑھ گئی۔ نوال نے زینب کو اپنی طرف آتا دیکھا تو انہوں نے چہرے کا رخ موڑ لیا۔ ام ہانی کو بھی کسی کی کال موصول ہوئی تو وہ اٹھ کر وہاں سے چلی گئی۔

زینب جیسے ہی ان کے پاس آئیں تو انہوں نے سیدھا نوال کو مخاطب کیا۔

"بھابھی کیا ہوا ہے؟ آپ لوگوں کے گھر کی شادی ہے اور آپ لوگ یوں کونے میں بیٹھے ہیں۔ مہمان طرح طرح کی باتیں بنائیں گے۔"

جب کسی نے بھی زینب کی بات کا جواب نہ دیا تو زینب سمجھ گئی کہ مسئلہ کچھ زیادہ ہی گھمبیر ہے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے بھابھی؟" زینب نے ٹٹولتی نظروں سے ان سب کے چہروں پر دیکھا جس کے جواب میں وہ سب نظریں چرا رہے تھے۔

زینب کی بات سن کر نوال نے اپنے اندر زینب کو سچ بتانے کی ہمت پیدا کرنے کی کوشش کی۔ شاید نوال کو اندازہ ہو گیا تھا کہ کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر کے مصیبت نہیں ٹل سکتی تھی۔

"وہ زینب دراصل عالیہ۔۔۔" نوال کے منہ سے عالیہ کا نام سن کر زینب کا ماتھا ٹھنک گیا۔

"کیا ہوا ہے عالیہ کو؟ آپ کیا چھپا رہی ہیں؟" اس دفعہ زینب کے لہجے میں بھی پریشانی تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ عالیہ پارلر گئی تھی مگر اب وہ پارلر میں نہیں ہے۔" پہلے تو زینب کو نوال کی بے ترتیب بات بالکل بھی سمجھ نہیں آئی پھر جیسے ہی نوال کی باتوں کا مطلب زینب کو سمجھ میں آیا تو وہ پھٹ پڑی۔

"کیا مطلب ہے آپ کا؟ عالیہ اگر پارلر گئی تھی تو اسے پارلر میں ہی ہونا چاہیے تھا نا۔ یہ بھی کوئی مذاق کا وقت ہے۔"

زینب کو اس وقت یہ لحاظ بھی نہیں رہا تھا کہ اشفاق ان کے دع قدم دوری پر موجود تھے۔ اگر یہ کوئی عام موقع تو اشفاق بھی زینب کی باتیں بالکل بھی نہ سنتے مگر اس وقت بے حد پریشان تھے اس لیے نظر انداز کر گئے۔ وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے موبائل کو پکڑیں اپنے کانٹیکٹس میں سے ایسے لوگوں کو تلاش کر رہے تھے جو اس مشکل گھڑی میں ان کی مدد کریں۔ اسی وقت اشفاق کو اپنے ایس ایچ او

دوست کی کال آئی اشفاق کال کو اٹینڈ کرنے کے لیے ہال سے باہر جانے لگے۔ جیسے ہی اشفاق ہال کے دروازے سے نکلے زینب بھی ان کے پیچھے چل دی۔ جائی یا نہ زینب کو جاتا دیکھ رہی تھی کہ عزاہ نے اسے کندھے سے ہلایا اور اسے بھی باہر جانے کا اشارہ کیا۔ جائی یا نہ بھی ہال سے باہر نکل گئی۔

****

یہ منظر ایک چھوٹے سے صحن کا تھا جس کے وسط میں بچھی چارپائی پر عالیہ بیٹھی تھی۔ عالیہ نے اپنے پاؤں اوپر چارپائی پر بچھائے ہوئے تھے۔ اس کا ڈوپٹہ جو کچھ دیر پہلے سر پر اچھے سے سیٹ تھا، اب کچھ بگڑ سا گیا تھا۔ البتہ بال اور میک اپ ابھی تک جمے ہوئے تھے۔ صحن میں وہ تنہا بیٹھی معلوم ہوتی تھی۔ رات کا اندھیرا آہستہ آہستہ ہر سو چھا گیا تھا۔ آریان چارپائی کے سامنے والے کمرے میں موجود تھا۔ اس

کمرے سے دو تین مردوں کی آوازیں بھی سنائیں دیں رہیں تھیں۔وہ آوازیں اتنی ہلکی تھی کہ باہر بس بھنبھناہٹ کی صورت میں سنائی دیتی تھی۔

عالیہ چہرہ اکتاہٹ کا شکار تھا۔وہ اپنی بوریت کو کچھ دور کرنے کے لیے صحن کا جائزہ لے رہی تھی۔اس نے فرش کو اچھے سے دیکھ لیا تھا جس کا پلستر جگہ جگہ سے اکھڑ بیا تھا۔دیواروں کا رنگ وروغن موسمی حالات کی وجہ سے خراب ہو گیا تھا۔شاید کہیں سے پانی بھی لیک ہو رہا تھا کیونکہ پانی کی دھار فرش پر سے گزرتی ہوئی آگے کی طرف بڑھ رہی تھی۔عالیہ کو یہاں آنے سے پہلے لگ رہا تھا کہ آریان اور وہ کورٹ میرج کریں گے مگر آریان نے اپنے دوست کے گھر نکاح انتظام کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں سے جوتوں کے باہر نکلنے کی آواز آنے لگی۔عالیہ اپنی سوچوں کو بھلا کر کمرے کی جانب دیکھنے لگی۔اس نے دیکھا کمرے سے سب سے پہلے آریان نکلا تھا اور اس کے پیچھے پیچھے تین مرد بھی نکلے تھے۔

آریان سیدھا عالیہ کے پاس آیا۔

"مولوی صاحب پہنچتے ہی ہونگے۔تم تو ٹھیک ہو نا؟"آریان کے لہجے میں فکر مندی نمایاں تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا تمہارے ساتھ ہوں تو ٹھیک ہی ہو نگی۔"

عالیہ نے مسکرا کر جواب دیا۔آریان بھی اس کی بات سن کر مسکرانے لگا۔اسی وقت گھر کے بند دروازے پر کسی نے دستک دی۔

"شاید مولوی صاحب آ گئے۔"ان کے ساتھ موجود ایک شخص نے قیاس کیا اور دروازہ کھولنے کے لیے بڑھ گیا جبکہ دوسرا آدمی گھر کے اندر چلا گیا۔

تھوڑی دیر بعد دروازہ کھولنے جانے والے شخص کے ہمراہ ایک اور شخص بھی ساتھ تھے جو اپنے حلیے سے مولوی صاحب معلوم ہوتے تھے۔اس نے سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔ان کی داڑھی سفید تھی اور سر پر ایک جالی دار ٹوپی پہنی ہوئی تھی۔

دوسرا شخص کرسی اٹھا کر واپس صحن میں آیا اور کرسی عین چارپائی کے سامنے رکھ دی۔ مولوی صاحب کرسی پر بیٹھ گئے اور اپنے ہاتھ میں موجود کاغذات کو ترتیب دینے لگے۔ کاغذات ترتیب میں دینے کے بعد مولوی صاحب نے سر اٹھایا اور سوالیہ نظروں سے ان کی جانب دیکھا۔

"اجازت ہے؟"

"جی مولوی صاحب!" آریان نے کہا۔

www.novelsclubb.com

مولوی صاحب نے نکاح پڑھوانا شروع کیا۔عالیہ کے دل کو یکدم کچھ ہوا۔ایک عجیب سی بے چینی اس کے جسم میں پھیل گئی۔آنکھوں کے سامنے اپنے گھر والوں کے چہرے آنے لگے۔

مولوی صاحب کی آواز گونجی۔

"عالیہ بنت اشفاق آپ کا نکاح شایان ولد جہانگیر سے حق مہر پانچ لاکھ روپے سکہ راجیہ الوقت کیا جاتا ہے۔کیا آپ کو قبول ہے؟؟؟"

www.novelsclubb.com

مولوی صاحب عالیہ سے اس کی مرضی پوچھ رہے تھے لیکن عالیہ نے کچھ نہیں کہا۔اسے اپنے ماں باپ کی کمی اس وقت شدت سے محسوس ہوئی۔اس لے اتنے اہم

موقع پر اس کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔اس کے دل میں وہم بھی اٹھے کہ آریان کا ساتھ دیں کر اس نے کوئی غلطی تو نہیں کر دی ہے۔

آریان عالیہ کے کانوں کی جانب قدرے جھکا اور سرگوشی کی۔

"عالیہ مولوی صاحب کچھ پوچھ رہے ہے!" عالیہ کا دل چاہا انکار کر دیں مگر اب وہ کہا کر سکتی تھی۔وہ تو اپنی کشتیاں جلا بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"قبول ہے!" عالیہ نے آہستگی سے کہا۔

مولوی صاحب نے مزید دو بار عالیہ سے پوچھا اور اس نے اپنی رضامندی ظاہر کر دی۔اس کے بعد آریان سے پوچھا گیا اور اس نے بھی وہی جواب دیا۔ نکاح کے بعد سب لوگ ایک دوسرے کو مبارک باد دینے میں مصروف ہو گئے۔ایسے میں اس نے دیکھا ایک شخص نے اس کی موبائل سے فوٹو کھینچی ہے۔عالیہ نے اس گھور کر دیکھا اور کچھ سمٹ کر بیٹھ گئی۔اپنے پیچھے آہٹ محسوس ہونے پر عالیہ نے مڑ کر دیکھا تو اسے اپنے پیچھے بنے کمرے کی چوکھٹ پر کوئی ہٹتا محسوس ہوا۔عالیہ نے اس شخص کی ایک جھلک ہی دیکھی تھی اور جھلک میں ہی اس نے اندازہ لگا لیا تھا کہ اس کے پیچھے کوئی عورت کھڑی تھی۔وہ جانے کب تک دیکھتی رہتی اگر اسے آریان آواز نہ دیتا۔اس نے اپنا چہرہ آگے کیا تو آریان کچھ عجلت میں دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"چلیں عالیہ؟"

"ٹھیک ہے!" عالیہ یہ کہتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔

****

"کیا کہہ رہے ہو یار؟ میری بیٹی ایسا کر ہی نہیں سکتی ہے۔ وہ لوگ میری بیٹی جھوٹا الزام لگا رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

اشفاق ہال کے باہر کھڑے تیز اور سخت آواز میں کال کی دوسری طرف کھڑے انسان کو سنا رہے تھے۔ اشفاق بار بار اپنی مٹھی بھینچ رہے تھے۔ ان کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ اپنا موبائل دیوار پر پھینک دیں۔

"تم مجھے سی سی ٹی وی فوٹیج بھیجو۔ میں خود دیکھتا ہوں کہ آخر یہ معاملہ کیا ہے۔"

یہ کہہ کر اشفاق نے کال کاٹ دی۔ دوسری طرف سے آتی آواز نے درمیان میں ہی دم توڑ دیا۔ وہ موبائل پر تیزی سے انگلیاں چلا رہے تھے کہ اچانک انہیں اپنے پیچھے سے تیکھی سی آواز سنائی دی۔

"آخر یہ کیا تماشہ ہے بھائی؟"

www.novelsclubb.com

اشفاق نے پیچھے مڑ گئے۔انہیں زینب اپنے پیچھے کھڑی ملی۔وہ شدید آگ بگولہ دکھائی دیں رہی تھیں۔میک اپ بھی ان کا غصے سے لال چہرہ چھپا نہیں پا رہا تھا۔

"مجھے یقین نہیں آرہا ہے کہ آپ اس قدر گر جائیں گے !مجھے ذلیل کرنے کے آپ کے پاس اور بہت سے طریقے ہیں۔اپنی بیٹی کو چھپا کر آپ اپنا ہی مزاق بنوا رہے ہیں۔"

اشفاق نے زینب کی طرف دیکھا اور پھر حقارت سے نگاہیں دوبارہ موبائل پر ٹکالی اور جائی یانہ کو مخاطب کیا جو ابھی زینب کے برابر پہنچی تھی۔تیز چلنے کی وجہ سے جائی یانہ کی سانسیں اکھڑی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

"جائی یانہ! اپنی پھپھو کو بول دو۔ میں ابھی اس کا منحوس چہرہ نہیں دیکھنا چاہتا ہوں۔اس لیے یہ اپنی بکواس بند کر کے یہاں سے چلی جائے۔"

اشفاق کی بات نے زینب کو مزید مشتعل کر دیا۔ زینب دو قدم مزید آگے بڑھی اور غصے سے بولی۔

"کیوں جاؤں میں؟ ساری عمر مجھے ذلیل کرتے ہوئے آپ کو چین نہیں ملا ہے جو اب آپ میری اولاد کے بھی پیچھے پڑ گئے ہیں۔ میں بتا رہی۔۔۔۔" ابھی زینب کچھ بولتی اشفاق کے موبائل پر نوٹیفکیشن آیا۔ کسی نے واٹس ایپ پر میسج کیا تھا۔

اشفاق نے فوراً واٹس ایپ کھولا اور چیٹ میں آئے۔انہیں ان کے دوست نے سی سی ٹی وی فوٹیج کی ویڈیوز سینڈ کر دی تھی۔ جیسے ہی ویڈیو ڈاؤ وڈ ہوئی اشفاق نے فوراً اس پر کلک کیا۔ویڈیو ابھر کر پوری اسکریں میں پھیل گئی۔یہ اسی کمرے کی ویڈیو تھی جس کی کھڑکی سے عالیہ فرار ہوئی تھی۔ویڈیو میں صاف دیکھا جا سکتا تھا کہ عالیہ خود اپنی مرضی سے جا رہی تھی۔وہ کھڑکی کو پھلانگ کر نکل رہی تھی۔اشفاق بے یقینی سے ویڈیو دیکھتے رہے۔زینب بھی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔ان کی آنکھیں حیرت سے پھٹی رہ گئی تھی۔وہ کبھی ویڈیو دیکھتی تو کبھی اشفاق کا چہرہ۔ ویڈیو کے نیچے میسج پر اشفاق کے دوست نے لکھا تھا کہ میں نے یہ ویڈیو پارلر کی مالکن سے حاصل کی ہے۔یہاں پر پارلر کا بہت سا ضروری سامان رکھا ہوا ہے جسے کوئی بھی چوری کر سکتا ہے اس لیے اس کمرے میں سی سی ٹی وی کیمرہ ہے۔اسٹاف کو اس کیمرے کا علم نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

زینب اور اشفاق کے پیچھے کھڑی جائی یانہ پنجے اٹھا کر موبائل کی اسکرین دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔ جائی یانہ ویڈیو نہیں دیکھ پا رہی تھی مگر اس زینب اور اشفاق کے تاثرات دکھائی دیں رہے تھے جو بالکل بھی خوشگوار نہیں تھے۔ ویڈیو جیسے ہی ختم ہوئی اشفاق بے یقینی سے موبائل کی اسکرین کو دیکھتے رہے۔

اسی وقت واٹس ایپ پر ایک اور میسج آیا۔ زینب تھوڑا سا پیچھے ہوئی تو جائی یانہ کو موبائل دیکھے کا موقع ملا۔ وہ فوراً آگے بڑھی اور موبائل کو دیکھا۔ اشفاق ایک انجان نمبر سے بھیج ہوئی فوٹوز کو ڈاؤنلوڈ کر رہے تھے۔ جائی یانہ نے نمبر پر غور کیا۔ اس نے یہ نمبر کہیں دیکھا تھا۔ اس کی پروفائل پکچر نہیں لگی ہوئی تھی مگر اسے اچھی طرح یاد تھا کہ یہ نمبر وہ پہلے کہیں دیکھ چکی ہے۔ اشفاق جائی یانہ کی سوچوں سے بے نیاز فوٹو ڈاؤن لوڈ ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ انہیں ایک عجیب سی بے چینی نے جکڑا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی فوٹو ڈاؤنلوڈ ہوئی اشفاق نے فوراً اس پر کلک کیا۔ فوٹو کھل کر اسکرین پر پھیل گئی۔ وہ نکاح نامے کی فوٹو تھی۔ اس پر عالیہ کے دستخط تھے۔ فوٹو دیکھ کر اشفاق کا ہاتھ کانپ گیا۔ اشفاق کو لگا ان کا دماغ سن ہو چکا ہے۔ انہیں زبردست قسم کا چکر آیا۔ وہ زمین پر گرتے گرتے بچے۔ جائی یانہ نے انہیں سنبھالا اور زمین پر بٹھا دیا۔ اشفاق کا موبائل زمین پر گر چکا تھا۔

اشفاق کا گرا ہوا موبائل زینب نے جھک کر اٹھایا۔ انہوں نے ایک بار پھر فوٹو پر دھیان دیا۔ اب ساری غلط فہمی اور امیدیں ختم ہو گئی تھی۔ عالیہ اپنی مرضی سے باپ کی عزت کو روند کر جا چکی تھی۔ زینب نے دوسری فوٹو لگائی تو ان کو یکدم سانپ سونگھ گیا۔ اس فوٹو میں عالیہ ایک صحن میں پر بچھی چارپائی پر بیٹھی ہوئی تھی۔ عالیہ چہرے پر مسکراہٹ لیے آگے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ زینب کو عالیہ کے

چہرے نے نہیں بلکہ عالیہ کے پیچھے کھڑی ایک عورت نے چونکا دیا تھا۔وہ اس عورت کو جانتی تھی۔وہ اسے کبھی بھول نہیں سکتی تھی. یہ تو وہی تھی۔۔۔۔۔!

پچھلی فوٹو نے تو انہیں بس شاک دیا تھا مگر یہ فوٹو یہ دیکھ کر تو۔۔۔۔

زینب نے فوراً فوٹو پیچھے کی اور عالیہ کے نکاح نامے کو غور سے دیکھا۔آریان کا نام انہیں صاف لکھا دکھائی دیا۔زینب نے کڑیوں سے کڑیاں ملائی اور انہیں اپنا جواب مل گیا۔

www.novelsclubb.com

زینب نے پیچھے مڑ کر اپنے بھائی کو دیکھا جسے ایک فوٹو نے اتنا کمزور کر دیا تھا کہ وہ کھڑے نہیں ہو پا رہے تھے۔پھر زینب نے دوبارہ اسکرین پر دیکھا۔

انہوں نے سوچ لیا انہیں کیا کرنا ہے۔انہوں نے خاموشی سے فوٹو ڈیلیٹ کر دی۔ انہوں نے چند گہرے سانس لے کر خود کو کمپوز کیا۔

جب انہیں اپنا آپ قدرے بہتر محسوس ہوا تو وہ مڑ گئی اور آہستہ آہستہ قدم لیتیں اپنے بھائے کے پاس گھٹنوں کے بل بیٹھ گئیں۔انہیں اپنی ساڑھی، اپنی تیاری کسی بھی چیز کی فکر نہیں تھی۔اشفاق چہرہ جھکائے بیٹھے تھے۔زندگی میں پہلی دفعہ وہ نظریں ملانے کے قابل نہیں رہے تھے۔ان کی اولاد نے انہیں کسی قابل نہیں چھوڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی!" زینب نے آہستگی سے اشفاق کو پکارا۔اشفاق نے کوئی جواب نہیں دیا۔ زینب نے دوبارہ پکارا۔

"بھائی!"

زینب کی بات کا دوبارہ کوئی جواب نہ دیا گیا۔ اشفاق جب بہت دیر تک کچھ نہ بولے تو زینب تھک ہار کر اٹھنے لگی۔ تب ہی اشفاق نے زینب کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھنے سے روکا۔ زینب کا دل کچھ پل کے لیے دھڑکنا بھول گیا۔

"میں لوگوں کا سامنا کیسے کروں گا۔ آج جب برات جائے گی تو میں تو کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہوں گا۔ میں کیا کروں گا؟ میں کیا کروں گا؟" اشفاق نے اپنا منہ ہاتھوں میں چھپا لیا۔ زینب کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔ ان کے دل میں احساس جرم سر اٹھانے لگ گیا۔ وہ اپنے بھائی کو اندھیرے میں رکھ کر غلطی

کر رہی تھیں لیکن اگر وہ اشفاق کو سب کچھ بتا دیتی تو وہ ہمیشہ کی طرح ان پر ہی الزام لگا دیتے۔ زینب عجیب کشمکش کا شکار ہو گئیں۔

"آپ عالیہ کے لیے فکر مند نہ ہو وہ۔۔۔" زینب خود بھی نہیں جانتی تھی کہ وہ کیا کہہ رہی تھی۔ اشفاق نے فوراً ان کی بات کاٹی۔

"مجھے اس نافرمان کی کوئی فکر نہیں ہے۔ مجھے بس اپنی عزت کی فکر ہے۔ بیٹی کا عین شادی کے دن بھاگ جانا کتنا معیوب ہوتا ہے۔ تم جب شایان کو لے کر جاؤ گی تو تم نہیں جانتی ہو میری کتنی بدنامی ہو گی میں دنیا والوں کے سامنے رسوا ہو جاؤں گا۔"

زینب نے تاسف سے اپنے بھائی کو دیکھا۔ان کے لیے آج بھی اپنی عزت خونی رشتوں سے بھر کر تھی۔اشفاق ایک پل کے لیے ٹھٹھکے۔ایسا لگا جیسے ان کے ذہن میں کوئی خیال آیا۔انہوں نے زینب کی طرف دیکھا۔اشفاق کی آنکھوں میں ایک منت بھرا تاثر تھا۔

"تم ایسا کرو اپنے بیٹے کی شادی عزاہ سے کر دو۔"زینب کی سیاہ آنکھیں پھیل گئیں۔ اشفاق کی کمر پر جائی یانہ کے سہلاتے ہاتھ رک گئے۔دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا پھر اپنے درمیان بیٹھے اس مرد کو دیکھا۔اشفاق کے تاثرات اس قدر سنجیدہ تھے کہ ان دونوں کو یقین ہو گیا کہ انہوں نے ٹھیک سنا ہیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ یہ کیا کہہ رہے ہے!"زینب بدک کر کچھ پیچھے کو ہوئی۔"شایان عالیہ کو پسند کرتا ہے،ایسے میں ہم عزاہ کی شادی شایان سے کیسے کر سکتے ہیں؟"

"دیکھو تم یہ کر سکتی ہو!" اشفاق آگے کو ہو کر بولے۔ "تم میری عزت کو سنبھال سکتی ہو۔ مجھے آج اپنی عزت اور ساکھ سنبھالنی ہے۔"

زینب کے تاثرات ابھی بھی کشمکش کا شکار تھے۔ زینب کو یوں دیکھ کر اشفاق نے اس کے پاؤں پکڑ لیے۔

"دیکھو میں تمہارے پیر پکڑتا ہوں۔ اگر آج برات چلی گئی تو میں سر اٹھا کر جی نہیں پاؤں گا۔" زینب نے فوراً اپنے پاؤں چھڑوائے۔

"بھائی آپ پاگل ہو گئے ہے!" زینب بری طرح جھنجھلا گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں پاگل ہو گیا ہوں" اشفاق نے بغیر کسی جھجھک کے اعتراف کیا۔ "کوئی بھی شخص ایسی صورتحال میں پاگل ہو جاتا ہے۔"

اس کے بعد اشفاق نے ہاتھ جوڑ لیے۔ "دیکھو مان جاؤ تمہیں خدا کا واسطہ ہے۔" جائی یانہ نے باپ کے جڑے ہاتھ نیچے کرنے کی کوشش کی مگر اشفاق کسی صورت ہاتھ نیچے نہیں کر رہے تھے۔ وہ یک ٹک زینب کو منت بھری نگاہوں سے دیکھے جا رہے تھے۔ اشفاق کو دیکھ کر کہیں سے ایسا نہیں لگ رہا تھا کہ یہ وہی شخص ہے جو اتنے سال اس تکبر میں مبتلا رہا تھا کہ وہ اپنی بہن سے بہتر ہے۔ زینب کا دل پسیج گیا۔

زینب اسی حالت میں بیٹھی کچھ دیر سوچتی رہی پھر کچھ دیر بعد وہ کھڑی ہو گئی۔ان کو کھڑا ہوتا دیکھ کر اشفاق اور جائی یانہ کی نگاہیں بھی اٹھ گئیں۔

زینب کا چہرہ ہر جذبات سے عاری تھا۔انہوں نے ایک نظر زمیں پر بیٹھے بھائی اور بھتیجی کو دیکھا اور پھر ہال کے دروازے کی جانب مڑ گئی۔

"اٹھ جائیں بھائی! شایان اگر مان گیا تو یہ نکاح آج اور ابھی ہو جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر وہ رکی نہیں بلکہ آگے بڑھ گئی۔اشفاق کے دل میں اطمینان کی لہر گزری۔ کم از کم ان کی عزت کسی طرح بچ سکتی تھی۔

****

شایان اسٹیج پر کھڑا ہال کے عجیب سے ماحول پر حیران ہو رہا تھا۔ زینب اور اشفاق کو اس نے باہر جاتے دیکھ لیا تھا لیکن ان کے چہرے کے تاثرات اسے کچھ عجیب لگ رہے تھے۔ نوال کونے کی میز پر بیٹھی پریشان تھی اور عالیہ کو ابھی تک کوئی بھی اسٹیج پر نہیں لایا تھا۔ ہال میں موجود لوگ انہیں یوں دیکھ کر چہ میگوئیاں کر رہے تھے۔ وہ نمرہ سے ساری معلومات اکھٹی کرانا چاہتا تھا مگر نمرہ ابھی دور کسی آنٹی سے بات کرنے میں مصروف تھی۔ جب وقت بہت زیادہ گزر گیا تو شایان اسٹیج پر سے اتر گیا۔

"کیا ہوا ہے ممانی، آپ اتنی پریشان کیوں ہے؟"

شایان کا سوال سن کر نوال کی گردن جھک گئی۔ان کے پاس شایان کے سوالوں کا کوئی جواب نہیں تھا۔پاس کھڑی عزاہ اپنی ماں کا سر جھکا دیکھ کر برا لگا۔اس کی ماں ایسے بے گناہ ملزم کی طرح لگ رہی تھی جس کے پاس اپنی صفائی کے لیے الفاظ نہ ہو۔شایان نوال کو یوں کھڑا دیکھ کر مزید الجھا۔

"ممانی بتائیں کیا ہوا ہے؟ مجھے بتائیں آخر کیا مسئلہ ہوا ہے؟ مما اور ماموں ہال سے باہر کیا بات کر رہے ہیں؟ اور عالیہ ابھی تک اسٹیج پر کیوں نہیں آئی ہے؟ آپ کی خاموشی مجھے پریشان کر رہی ہے۔"

شایان نے انتہائی بے چینی سے پوچھا۔ وہ جلد از جلد مسئلہ جان لینا چاہتا تھا۔ نوال نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے مگر اسی وقت عزاہ کی آواز نے نوال اور شایان دونوں کو دوسری جانب متوجہ کر دیا۔

"بابا اور پھپھو آ گئے!"

ان تینوں نے دیکھا وہ لوگ آ رہے تھے۔ سب سے آگے اشفاق تھے، ان کے پیچھے زینب اور سب سے آخر میں جائی یانہ۔

www.novelsclubb.com

ان تینوں کے چہرے نوال اور شایان کو عجیب سے لگے۔ اشفاق کے کندھے جھکے ہوئے سے تھے جیسے وہ سالوں سے جاری جنگ چند لمحوں میں ہار گئے ہو۔ زینب

کے چہرہ بالکل سپاٹ تھا جبکہ جائی یانہ کا چہرہ اترا ہوا تھا۔ جائی یانہ کے قدم دور سے دیکھنے والے کو بھی بوجھل دکھائی دیتے تھے اور چہرہ سفید تھا جیسے سارہ خون نچڑ گیا ہو۔

وہ تینوں شایان کے پاس پہنچ گئے۔ جائی یانہ کے اندر ہمت ختم ہو گئی تھی۔ وہ خاموشی سے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اسے کچھ پل پہلے سنی باتوں اور ثبوتوں پر یقین نہیں آ رہا تھا۔

زینب نے شایان کو آنکھوں سے اشارہ کیا اور اسے لے کر ان لوگوں سے الگ ہو گئیں۔ اشفاق عزاہ کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ عزاہ اپنے باپ کی آنکھوں میں بآسانی جھانک سکتی تھی۔ اس کے باپ کی آنکھیں افسردہ سی تھی۔ ان میں منت کا تاثر بھی تھا۔

"عزاہ!!"اشفاق نے عزاہ کا نام لیا۔عزاہ کو باپ کی آواز فریاد لگی۔

"میں آج تم سے کچھ مانگوں گا۔مجھے یقین ہے تم منع نہیں کرو گی۔"اشفاق کا لہجہ کچھ ایسا تھا کہ عزاہ کو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی سنائیں دیں۔

دوسری طرف کوہال کے دوسرے کونے میں لیں گئیں۔نمرہ بھی ان کے پاس آگئی تھی۔نمرہ کب سے ان لوگوں سے الگ بیٹھی تھی۔عالیہ کی ہال میں غیر موجودگی اس بات کا اشارہ تھی کہ عالیہ آریان کے ساتھ جا چکی ہے۔نمرہ مطمئن ہو گئی تھی مگر زینب کا انہیں ساتھ لے کر جانے کی بجائے یوں ایک کونے میں لے آنا نمرہ کو سمجھ نہیں آرہا تھا۔

"کیا ہوا ماما؟" پوچھنے والی نمرہ تھی۔

"عالیہ کسی لڑکے کے ساتھ چلی گئی ہے۔اسے یہ شادی نہیں کرنی تھی" زینب نے بغیر کسی تمہید کے بتا دیا۔ نمرہ کو تو کوئی حیرت نہیں ہوئی مگر شایان کو لگا کہ اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔

"کیا کہہ رہی ہے ماما؟ عالیہ کہاں چلی گئی!" شایان بے یقینی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

زینب نے اس کی طرف دیکھتے ہوئے جواب دیا۔"میں نہیں جانتی ہوں عالیہ کہاں گئی ہے لیکن اس نے کسی اور سے نکاح کر لیا ہے۔شاید وہ تمہارے ساتھ شادی پر خوش نہیں تھی"

"آپ کہہ رہی ہے کہ اس نے کسی اور سے شادی کر لی ہے؟"شایان نے پوچھتے ہوئے ماں کا چہرہ دیکھا۔زینب نے ہلکے سے سر کو چم دیا۔شایان ہال کے فرش کی طرف دیکھتا بولا۔"ایسا کیسے ہو سکتا ہے؟اس نے تو مجھ سے شادی کرنی تھی۔وہ مجھے کیسے چھوڑ سکتی ہے۔کہیں وہ کسی مشکل میں تو نہیں ہے۔آپ لوگوں نے اسے ڈھونڈا بھی نہیں ہیں۔مجھے اسے ڈھونڈنا ہو گا۔"اس سے پہلے شایان چلا جاتا،زینب نے اس کا بازو تھام لیا۔

www.novelsclubb.com

"ہیرو بننے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔اشفاق بھائی نے ہر طرح سے تفتیش کروالی ہے۔وہ کسی اور لڑکے کو چاہتی تھی۔ایک نمبر سے اس کے نکاح نامہ کی فوٹو موصول ہوئی ہے۔وہ چلی گئی ہے شایان!"زینب کی باتیں شایان کو سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"آپ کیا کہے جا رہی ہے؟ہم تو یہاں پر عالیہ کو لینے آئے تھے۔اب ہم آ گئے ہیں تو آپ کہہ رہی ہے۔۔"شایان نے جملہ ادھورا چھوڑ دیا وہ کرسی پر بیٹھ گیا اور بالوں پر اضطرب سے ہاتھ پھیرنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"میں سچ کہہ رہی ہوں میرے بیٹے!حقیقت تلخ ضرور ہے مگر ہمارے پاس ماننے کے سوا کوئی چارہ نہیں ہے۔اگر ہمیں لگتا کہ ان سب عالیہ کی مرضی نہیں ہے تو ہم لوگ اس کو ڈھونڈنے میں زمین آسمان ایک کر دیتے مگر سارے ثبوت اس بات کا

اشارہ ہیں کہ عالیہ خود اپنی مرضی سے گئی ہے۔ جانے والوں کی تلاش میں خوار نہیں ہونا چاہیے۔" زینب نے اب کی بار نرم لہجے میں شایان کو سمجھانا چاہا۔

"مجھے گھر جانا ہے!" شایان ایک دم اٹھ کھڑا ہوا۔ "مجھے ابھی کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا ہے کہ آپ کیا کہہ رہی ہے۔ میں گھر جا رہا ہوں" زینب نے اسے دوبارہ روکا اور زبردستی کرسی پر بٹھایا۔

"بیٹھو! ہم لوگ یوں نہیں جا سکتے ہیں۔" زینب کی بات سن کر شایان بولا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟ آپ ہی کہہ رہی ہے عالیہ چلی گئی ہے تو یہاں بیٹھنے کا فائدہ؟" شایان کی بات سن کر زینب نے گہرا سانس لیا اور ہمت مجتمع کی۔

"عالیہ چلی گئی ہے تو کیا ہوا؟ میں تمہاری شادی عزاہ سے کروا رہی ہوں۔" ایک اور دھماکہ شایان کے سر پر پھوڑا گیا تھا۔ نمرہ نے بے یقینی سے زینب کو دیکھا۔ شایان کے چہرے پر پہلے بے یقینی اور پھر غصے کا تاثر ابھرا۔ وہ بدک کر کھڑا ہو گیا۔

"ماما آپ ٹھیک تو ہے؟ پہلے آپ کہہ رہی تھی کہ عالیہ کہیں چلی گئی ہے اور اب آپ کہہ رہی ہے میری شادی عزاہ سے ہو رہی ہے۔ آپ کو یہ وقت مزاق کا لگ رہا ہے۔" شایان نے غصے سے کہا۔ زینب نے شایان کو کندھے سے پکڑ کر روکنا چاہا مگر شایان نے اپنی ماں کا ہاتھ جھڑک دیا اور غصے سے آگے بڑھ گیا۔ نمرہ شایان کے پیچھے بھاگی۔ زینب اپنے بچوں کو جاتا دیکھ کر شکستہ سی ساتھ والی کرسی پر بیٹھ گئی۔

منظر دوبارہ اشفاق اور عزاہ کی طرف گیا۔ایک باپ اپنی بیٹی کے پاس عزت بچانے کی درخواست لے کر گیا تھا۔

"عزاہ! میری بیٹی! میں تم سے بھیک مانگتا ہوں۔تم میری خاطر شایان سے شادی کر لو۔اپنے بوڑھے باپ پر رحم کھاؤ۔تمہیں خدا کا واسطہ ہے۔"اشفاق کی بات سن کر عزاہ کے دل کی دھڑکنیں تھم گئی۔اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ اس کا باپ اس سے ایسی بات کر سکتا ہے جبکہ نوال نے یہ بات سنی تو تڑپ گئی۔انہوں نے اشفاق کا کندھا پکڑ کر اپنی طرف موڑا۔

www.novelsclubb.com

"آپ یہ کیسے کر سکتے ہے؟عالیہ کا ابھی تک کچھ پتہ نہیں ہے اور آپ اسے ڈھونڈنے کی بجائے عزاہ کی شادی شایان سے کروا رہے ہے۔"نوال کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے۔

اشفاق نے اپنے کندھے پر سے نوال کا ہاتھ ایک جھٹکے سے چھڑوایا اور نوال کے دونوں بازوؤں کو دبوچ لیا۔ان کی آنکھیں ایک پل کے لیے خون آشام دکھائی دیں۔

"ڈھونڈا ہے تمہاری بیٹی کو لیکن وہ نہیں ملے گی۔جانتی ہو کیوں؟ کیوں کہ وہ بھاگ کر نکاح کر بیٹھی ہے۔لیکن مجھے اس سے کوئی گلہ نہیں ہے۔میں نے ہی اس کے لیے ایک بدکردار عورت کو ماں بنانے کا سوچا تھا۔"

www.novelsclubb.com

نوال کا چہرہ زرد ہو گیا۔انہیں ایسا لگا جیسے انہیں بیچ بازار میں رسوا کر دیا ہو۔جو بات اتنے سالوں میں اشفاق اور نوال کے درمیان تنہائی میں نہیں ہوئی تھی وہ بات آج

ان کی دونوں اولاد کے سامنے انکشاف کی طرح کھلی تھی۔ جائی یانہ اور عزاہ الجھن سے اپنے ماں باپ کو دیکھ رہے تھے۔ انہیں اپنے باپ کی بات کا مطلب قطعاً سمجھ نہیں آیا تھا۔ اشفاق نے حقارت سے نوال کو جھٹکا دے کر چھوڑ دیا۔ اشفاق نے اپنا چہرہ دوبارہ عزاہ کی جانب موڑ لیا۔

"عزاہ اپنے باپ کی بات کی لاج رکھ لو اور شایان سے شادی کر لو۔ اسی میں ہم سب کی بھلائی ہے۔"

عزاہ اشفاق کی بات سن کی گڑبڑا گئی۔ "بابا میں کیسے؟"

اشفاق نے عزاہ کی بات مکمل نہیں ہونے دی۔ انہوں نے ہاتھ جوڑ لیے اور بولیں۔

"تمہیں اپنے باپ کے ان جڑے ہاتھوں کا واسطہ!"

عزاہ یہ دیکھ کر کانپ گئی۔اس نے فوراً اشفاق کا ہاتھ نیچے کیا اور اپنی رضامندی ظاہر کی۔

"بابا میں تیار ہوں۔آپ یوں نہ کریں۔" اشفاق کی آنکھوں میں چمک ابھری۔ کچھ بچ جانے کی چمک!

www.novelsclubb.com

انہوں نے عزاہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔

"اللہ تمہیں خوش رکھے!"

یہ کہہ کر وہ آگے کی جانب بڑھ گئے۔ جبکہ عزاہ وہی کھڑی رہ گئی۔ قسمت نے بھی کیا عجیب کھیل کھیلا تھا۔ اسے وہ ملنے والا تھا جس کی اس نے بچپن سے دعا مانگی تھی۔ عزاہ کو لگتا تھا کہ اسے جس دن شایان ملے گا وہ دن بہت حسین ہو گا مگر اسے آج کے دن سے خوف آیا تھا۔ اس دن نے اس کے خاندان کا شیرازہ بری طرح بکھیر دیا تھا۔ آج کے دن اس کا باپ لوگوں کے سامنے جھکا تھا۔ آج اس کی ماں یوں نظریں جھکائیں بیٹھیں تھیں۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نے نظریں اٹھا کر اطراف میں دیکھا تو اسے دور سے شایان اور نمرہ ایک ساتھ ہال کے اندر آتے دکھائی دیے۔ ان دونوں کا رخ کچھ دور بیٹھی زینب کی طرف تھا۔ عزاہ نے دیکھا شایان نے زینب کے پاس جا کر کچھ کہا ہے۔ اسے شایان کی بات اتنی

دور سے سنائی نہیں دی لیکن شایان کے چہرے پر چھائی ناگواری وہ دیکھ سکتی تھی۔

زینب نے شایان کی بات سن کر سر ہلایا اور اپنی کرسی پر سے اٹھ کر نوال کے پاس آئی۔ نوال ابھی بھی سکتے کے عالم میں تھی۔ ان کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ ان کی دونوں بیٹیوں کے سامنے ان کے ماضی کی ایک جھلک کھلی تھی۔

نوال کو حال میں زینب کی ہیل کی آواز لائی تھی۔ زینب نوال کے سامنے رکی اور سنجیدہ لہجے میں اطلاع دی۔

"شایان راضی ہے۔ ان دونوں کے نکاح کی تیاری شروع کر دیں۔"

ان الفاظوں نے سب کچھ تھما دیا۔ہال میں موجود لوگوں کی ہل چل، پس منظر میں گونجتی آوازیں اور قہقہے سب تھم گئے۔ عزاہ کے کانوں میں سناٹا سا چھا گیا۔اس کے بعد ہونے والے مناظر آہستہ آہستہ ہوئے۔

عزاہ نے دیکھا جائی یانہ اور نوال اسے لے کر اسٹیج کی طرف بڑھ رہے تھے۔ عزاہ کو اسٹیج پر رکھے مرکزی صوفے پر بٹھا دیا گیا۔نوال نے اس کے سر پر ڈوپٹہ اوڑھا دیا۔ عزاہ کو اپنے سامنے زینب، شایان اور نمرہ آتے دکھائی دیے۔ شایان کے چہرے کے تاثرات صاف بتا رہے تھے کہ اس کے ساتھ زبردستی ہوئی ہے۔زینب نے شایان کو عزاہ کے ساتھ بٹھا دیا۔شایان عزاہ سے نامحسوس فاصلے پر بیٹھ گیا۔ عزاہ نے شایان کے چہرے کو دیکھا۔اس کے تاثرات عزاہ کو ڈرا رہے تھے۔ عزاہ نے چہرہ موڑ لیا۔اشفاق بھی مولوی صاحب کو لے کر اسٹیج پر آ گئے۔وہ عزاہ کی سائیڈ پر رکھی کرسی پر بیٹھ گئے اور نکاح کی کاروائی شروع ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"عزاہ بنت اشفاق آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" عزاہ کو اپنا دل مٹھی میں بند ہوتا محسوس ہوا۔ اس سانس لینے دقت ہو رہی تھی۔

"جی قبول ہے!" عزاہ نے اپنے آپ پر قابو پانے کی کوشش کی۔ عزاہ کے ساتھ بیٹھے شایان کے ماتھے کی شکنیں مزید گہری ہو گئیں۔ عزاہ کے بعد مولوی صاحب نے شایان سے پوچھا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" شایان کا دل چاہا منع کر دے۔

"قبول ہے!" شایان کی آواز عزاہ کو آگ سے دہکتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

قبول ہے!" شایان نے اپنی گردن پر سے پھولوں کا ہار نکالا۔

"آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟"

"قبول ہے؟" اس کے بعد شایان نے فوراً نکاح نامے پر دستخط کیے اور اپنے ہاتھ میں پکڑا ہار ایک طرف پھینک کر سٹیج پر سے اٹھ گیا۔ زینب شایان کو روکنے کے لیے بڑھی مگر انہیں ٹھوکر لگ گئی۔ نمرہ نے زینب کو فوراً سنبھال لیا۔ شایان کو اپنے پیچھے کئی چہ مگوئیاں سنائی دی مگر اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ وہ اپنی گردن سیدھی

www.novelsclubb.com

رکھے باہر کی جانب بڑھ رہا تھا۔وہ یہاں عالیہ کو جیتنے آیا تھا مگر اسے بری طرح شکست سے دوچار کر دیا گیا۔اشفاق کے خاندان نے اسے دھوکا دیا تھا۔

اسٹیج پر بیٹھی عزاہ پورے ہال کے سامنے ایک سوالیہ نشان بن گئی۔اس کی گردن لوگوں کی نظروں سے مزید جھک گئی۔خوابوں کی دنیا میں ہم کچھ لمحات کو کتنا قیمتی سمجھتے ہے لیکن حقیقت انہیں کتنا بے مول کر جاتی ہے۔

عزاہ شاید یہ نہیں جانتی تھی کہ آج بس یہ لمحہ ہی بے مول نہیں ہوا تھا بلکہ اس کی اپنی ذات بھی بے مول ہو چکی تھی۔

****

حسن کا گھر اس وقت روشنیوں سے نہایا ہوا تھا۔ سنہری رنگ کی لائٹس نے گھر کی سجاوٹ میں چار چاند لگائی ہوئی تھی۔ مہمانوں کی آمد کا سلسلہ جاری تھا۔ لوگوں کی باتوں اور قہقہوں نے گھر میں خوب رونق لگائی ہوئی تھی۔ اشفاق ادھر ادھر دوڑ لگاتے تقریب کے سارے انتظامات سنبھال رہے تھے۔ مریم اور ام ہانی مہمانوں کی خاطر تواضع میں مگن تھے۔

مردوں کے بیٹھنے کا انتظام گھر کے صحن میں تھا جبکہ عورتیں گھر کے اندر بیٹھ رہی تھیں۔ پورا گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا۔ بس ایک کمرے میں کوئی مہمان نہیں آیا تھا اور وہی کمرہ ہماری کہانی کا مرکز ہے۔

اس کمرے میں سیاہ آنکھوں والی لڑکی بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔اس کی تیاری مکمل تھی۔مہرون رنگ کا عروسی جوڑا لڑکی کی سفید رنگت کو مزید نمایاں کر رہا تھا۔گلے میں خالص سونے کا ہار پہنا ہوا تھا جو اس وقت لڑکی کو خوب جچ رہا تھا۔کانوں میں پہنے بڑے سائز کے جھمکے لڑکی کی گردن گھمانے پر چھن چھن کی آوازیں پیدا کر رہے تھے۔لڑکی کا چہرہ میک اپ سے بھرا ہوا تھا۔لڑکی کے بالوں کو جوڑے میں مقید کیا ہوا تھا۔اس کی سیاہ آنکھیں اس وقت اداس تھی۔اس کے ساتھ ایک سنہری آنکھوں والی لڑکی تھی جو اس کے سر پر ڈوپٹہ اچھے سے سیٹ کر رہی تھی۔

"زینب اپنی گرد سیدھی کرنا!"نوال نے زینب کو ہدایت دی۔زینب نے بے دلی سے ہدایت پر عمل کیا۔نکاح ہونے میں بس کچھ دیر لمحات تھے۔ابھی زینب کا ڈوپٹہ سیٹ ہی ہوا تھا کہ مریم کمرے میں داخل ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"نوال تم نے پانی کے جگ کہاں رکھے ہیں جو صبح تمہارے ابو لے کر آئے تھے؟" مریم نے عجلت میں پوچھا

"میں نے تو کچن میں ہی رکھے تھے۔" نوال نے کچھ حیرت سے جواب دیا۔

"میں نے سارا کچن کھنگال لیا ہے مجھے تو نہیں مل رہے ہیں۔ میرے ساتھ کچن میں چلو اور خود نکال کر دو۔" مریم نے تھوڑے سے سخت لہجے میں کہا۔ نوال فوراً بیڈ پر سے اٹھی اور باہر چلی گئی۔ مریم بھی اس کے پیچھے جا رہی تھی کہ زینب کی آواز نے ان کے قدم روک دیے۔

www.novelsclubb.com

"چچی آپ نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا؟"

مریم مڑی اور اپنے سامنے بیٹھی دلہن کو دیکھا۔

"میں نے تمہارے ساتھ کچھ نہیں کیا۔ جو ہوا ہے وہ تمہارے اپنے کرتوتوں کی وجہ سے ہوا ہے۔" مریم کے لہجے میں چٹان جیسی سختی تھی۔

زینب نے نم آنکھوں سے اس عورت کو دیکھا جس سے زینب کے دو رشتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ تو کہتی تھی کہ میری ماں آپ کو بہت عزیز تھی۔ آپ نے خود میرا نام رکھا تھا تو پھر اتنی بے اعتنائی کیوں؟ ماں نہ سہی، یہی سمجھ لیتی کہ میں آپ کی بہن کی بیٹی ہوں۔"

"وہ بیٹی جس نے دنیا میں آتے ہی میری بہن کو کھا لیا۔" مریم پھنکاری۔ "تمہاری شکل ہمیشہ میرے زخموں کو ہرا کر دیتی ہے۔ میں ابھی تک اپنی بہن کی موت کو بھلا نہیں پائی ہوں۔ اتنے سال میں نے تمہیں اسی رشتے کی وجہ سے برداشت کیا۔ تمہیں پالنا میری زندگی کا سب سے اذیت ناک کام تھا۔ میری بہن کچھ دیر اور جی جاتی اگر اس پر تمہاری منحوستی کے سائے نہ چھاتے۔" آخری بات مریم نے نم لہجے میں کی۔

اس کے بعد انہوں نے اپنی انگلی کی پوروں سے نم آنکھوں کو صاف کیا اور جانے کے لیے مڑ گئی۔ ان کے بڑھتے قدم دروازے کی چوکھٹ پر رکیں۔

"تمہارا نام میں نے نہیں بلکہ تمہاری ماں نے ہی رکھا تھا۔" زینب نے حیرت سے گردن اٹھا کر مریم کو دیکھا جن کی نظریں کمرے کے باہر ہی تھیں۔ "جب سے اسے پتہ چلا تھا کہ وہ امید سے ہے تب سے وہ بہت خوش رہا کرتی تھی۔ میں نے اس کو اتنا خوش اشفاق کی پیدائش پر بھی نہیں دیکھا۔ اس نے پہلے ہی سوچ لیا تھا کہ اس کی بیٹی پیدا ہو گی اور وہ اس کا نام زینب رکھے گی۔ اپنی زندگی کے آخری دنوں میں اس کے منہ پر زینب نام ہی سوار رہتا تھا۔ اسے کیا پتہ تھا کہ یہی بیٹی اس کی موت کا سبب بنے گی۔"

مریم یہ کہہ کر کمرے سے چلی گئیں۔ پیچھے زینب سکتے کے عالم میں تھی۔ اس کی ماں اس کے دنیا میں آنے سے پہلے ہی اتنا خوش رہا مرتی تھی۔ ساری زندگی اس کو لوگوں نے اس کے پیدا ہونے پر سزا دی تھی اور اس کی ماں اس کے پیدا ہونے کی دعائیں مانگا کرتی تھی۔ ماں نے اپنی بیٹی کا نام پیدائش سے پہلے ہی رکھ دیا تھا۔ کیا وہ

www.novelsclubb.com

جانتی تھی کہ وقت نے انہیں مہلت نہیں دینی ہے۔زینب کو اپنا دل پھٹتا ہوا محسوس ہوا۔ماں باپ کی کمی کو وہ ساری زندگی محسوس کرتی آئی تھی مگر آج تو وہ اپنے ماں باپ کا پیار دیکھنے کے لیے تڑپ رہی تھی۔وہ منہ جھکائے بیٹھی تھی کہ اسے محسوس ہوا کہ کمرے میں کوئی آیا ہے۔اس نے سوچا ضرور نوال آئی ہو گی اس لیے وہ سر جھکائے خود کو پر سکون کرنے کی کوشش کرنے لگ گئی۔جب اس نے چہرہ اٹھا کر دیکھا تو اسے جھٹکا۔اس کے سامنے نوال نہیں نازنین کھڑی تھی۔اس کے چہرے کے تاثرات گھمبیر دکھائی دیتے تھے مگر زینب نے اس کے تاثرات پر دھیان نہیں دیا۔وہ فوراً سے اٹھی اور نازنین کے گلے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"نازنین تم نہیں جانتی میں نے تمہیں کتنا مس کیا؟تم نہیں جانتی ہو میرے ساتھ کیا ہوا۔یہ لوگ میری زبردستی شادی کروا رہے ہیں۔اشفاق بھائی مجھ سے مزید بدگمان ہو گئے ہیں انہیں لگتا ہے۔۔۔۔۔"

زینب کی چلتی زبان ایک دم رک گئی جب اس نے دیکھا کہ نازنین اسے خود سے الگ کر رہی تھی۔ زینب آنکھوں میں حیرت لیے اس سے الگ ہو گئی اور نازنین کا چہرہ دیکھا جس کے چہرے پر ملال صاف ظاہر تھا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔ زینب نے نازنین کے حلیے پر غور کیا۔ اس کا حلیہ کہیں سے یہ نہیں بتا رہا تھا کہ وہ اس کی شادی میں شرکت کرنے آئی ہے۔

"کیا ہوا نازنین؟" زینب نے پریشانی سے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔ نازنین نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

www.novelsclubb.com

"زینب آج میں تمہارا امتحان لینے آئی ہوں۔ تمہارے پاس بس دو راستے ہیں تمہیں سیک کو چننا ہے۔" نازنین نے سپاٹ انداز میں کہا۔ نازنین آگے مزید بولتی رہی جسے سن کر زینب کا چہرہ فق ہو گیا۔

****

پھولوں سے لدی گاڑی زینب کے گھر کے پورچ میں رکی۔ سب سے پہلے گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر سے نمرہ اتری۔ گاڑی سے اتر کر وہ تیزی سے اندر چلی گئی۔ اس کے بعد زینب اتری اور گاڑی کی دوسری جانب جا کر دروازہ کھولا۔ بیک سیٹ پر بیٹھی عزاہ گاڑی سے باہر نکلی اور زینب کے ہمراہ آگے بڑھ گئی۔

اشفاق کو شایان کے تیور صحیح نہیں لگے تھے۔اسی لیے اشفاق نے آج ہی عزاہ کی رخصتی کروادی۔وہ نہیں چاہتے تھے کہ کسی قسم کی کوئی تاخیر ہو۔ہال میں موجود سب لوگ یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ اشفاق نے بیٹی کی رخصتی دولہا کے بغیر کر دی ہے۔ہال میں خوب چہ مگوئیاں اٹھی جس کی آوازیں عزاہ کے کانوں میں اچھے سے پہنچی۔اس کا دل چاہا کہ وہ لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو جائے۔اس کے دل میں ایک دفعہ پھر عالیہ کی نفرت جاگی۔عالیہ گھر سے بھاگ جانے کے باوجود لوگوں کی باتوں سے بچی ہوئی تھی اور وہ بے گناہ ہو کر بھی اس مجمعے میں مجرم بنی کھڑی تھی۔

جب عزاہ گھر کے اندر آئی تو اس نے دیکھا گھر کے تمام ملازمین قطار سے کھڑے تھے۔ملازموں کے ہاتھوں میں پھولوں سے بھری پلیٹیں پکڑے تھیں جو انہوں نے دلہن کے استقبال کے لیے پکڑی تھی۔عزاہ کے دل کو کچھ ہوا جب ملازمین اسے مہمان سمجھ کر نظر انداز کر گئے اور گردن اٹھا اٹھا کر دلہن کے آنے کا انتظار

www.novelsclubb.com

کرنے لگ گئے۔ان کو معلوم نہیں تھا کہ شایان کی دلہن گھر میں آچکی ہے۔زینب نے آگے بڑھتے ہوئے ملازموں کو حکم دیا۔

"تم لوگ یہ پلیٹیں کچن میں رکھ دو اور اپنے اپنے کوارٹر میں چلے جاؤ۔"

ملازمین تذبذب کا شکار ہو گئے۔یہ لوگ تو شایان صاحب کی دلہن لینے گئے تھے اور بغیر دلہن لیے ہی واپس آ گئے۔زینب انہیں یوں دیکھتا پا کر تھوڑے غصے میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"میری شکل کیا دیکھ رہے ہو؟سنائی نہیں دیا تم لوگوں کو؟"

ایک لمحے بعد تمام ملازمین وہاں سے غائب تھے۔زینب عزاہ کو لے کر شایان کے کمرے میں چلی گئی۔

عزاہ نے جیسے ہی کمرے میں قدم رکھا تو ایک پل کے لیے سب کچھ بھول گئی۔ کمرے کو اتنے حسین طرح سے سجایا گیا تھا کہ عزاہ پلک تک نہ جھپک پائی۔پورس کمرہ پھولوں سے بھرا ہوا تھا۔ان پھولوں کو بہت مہارت سے سجایا گیا تھا۔اس کمرے کو اس وجہ سے بھی ممتاز حیثیت حاصل تھی کیونکہ یہ کمرہ شایان کا تھا۔ زینب اسے بول کر چلی گئی کہ "میں آرام کرنے جا رہی ہوں تم بھی آرام کرو۔" عزاہ نے ان کی بات سنی ہی نہیں تھی۔وہ کھوئے ہوئے سے انداز میں سر گھما گھما کر کمرے کا جائزہ لے رہی تھی اور چیزیں پکڑ پکڑ کر دیکھ رہی تھی۔عزاہ کی نظریں جب بیڈ کے تاج پر گئی تو وہ فورا کمرے میں پھیلے اس سحر سے باہر نکلی۔

www.novelsclubb.com

بیڈ کے تاج کے عین اوپر ایک تصویر لگی ہوئی تھی۔ وہ تصویر عالیہ کی تھی جو ایک بڑے فریم میں لگی تھی۔ تصویر ایک کھلا اعلان تھی کہ اس کا راج اس کمرے میں نہ ہونے کے باوجود قائم ہے۔ کمرے کی سجاوٹ یکدم ماند پڑ گئی۔ عزاہ کو اس تصویر نے کچھ کہے بغیر بتا دیا کہ عزاہ کی حیثیت یہاں پر کیا ہے۔ یہ سجاوٹیں عزاہ کے استقبال کے لیے نہیں بلکہ تصویر میں کھڑی سنہری آنکھوں کے لیے تھی۔ عزاہ چلتی چلتی تصویر کے بالکل پاس آ گئی۔ اس میں عالیہ کا مسکراتا ہوا چہرہ واضح تھا جو عزاہ کو زہر لگ رہا تھا۔

اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور شایان کمرے میں داخل ہو گیا۔ اس کا چہرہ صاف بتا رہا تھا کہ وہ شدید غصے میں ہے۔ اس کی کن پٹی کی رگیں غصے کی شدت میں ابھری ہوئی معلوم ہو رہی تھی۔ شایان کو اندر آتا دیکھ کر عزاہ لاشعوری طور پر اس کی جانب مڑی۔

www.novelsclubb.com

شایان نے جب بیڈ کی دوسری طرف عزاہ کو دیکھا تو اس کے چہرے پر کچھ پل کے لیے حیرانگی پھیلی پھر اس حیرانگی کی جگہ غصے نے لے لیا۔ شایان عزاہ کی جانب بڑھا اور اس کی کہنی پکڑ کر پوچھنے لگا۔

"تمہیں میرے گھر میں گھسنے کس نے دیا؟" شایان اس قدر غصے میں تھا کہ عزاہ کو اس کے ہاتھ بھی کانپتے محسوس ہو رہے تھے۔

"وہ پھپھو۔۔" ابھی عزاہ کا جملہ مکمل ہوا نہیں تھا کہ شایان دوبارہ بولا۔

"تمہیں ماما لے کر آئی ہیں! مجھے یقین نہیں ہوتا ہے۔" شایان نے اپنا چہرہ نیچے کیا اور ماتھے کو چھوا پھر یکدم اس نے چہرہ اٹھایا۔ اس کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ تھی۔ "تمہارے باپ نے تمہیں یوں جانے دیا۔ ویسے تو بہت غرور تھا انہیں اور اب دیکھو بغیر دولہا کے ہی اپنی بیٹی کی رخصتی کر دی۔"

شایان کے ہونٹوں سے مسکراہٹ سمٹی۔

"لیکن میں تمہیں اس گھر میں نہیں رہنے دوں گا۔ تم ابھی اور اسی وقت اپنے گھر واپس جاؤ گی۔ تم سے نکاح کرنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں تمہیں اپنے ساتھ رکھوں گا۔ تمہیں اپنی ساری زندگی اپنے گھمنڈی باپ کے گھر ہی گزارنی ہو گی۔ چلو نکلو"

شایان نے ہاتھ بڑھا کر دروازے کی جانب اشارہ کیا مگر عزاہ ہٹی نہیں۔وہ یونہی شایان کے سامنے کھڑی اسے ناسمجھی سے دیکھتی رہی۔

"تم نے سنا نہیں!"

"شایان آپ۔۔۔۔"ایک دفعہ دوبارہ عزاہ کی بات درمیان میں رہ گئی۔شایان نے عزاہ کا ہاتھ پکڑا اور اسے کمرے سے باہر لے جانے لگا۔شایان کی رفتار اس قدر تیز تھی کہ عزاہ سے قدم بھی اٹھائے نہیں جا رہے تھے۔شایان اسے یونہی پکڑے گھر کے دروازے تک پہنچ گیا۔اس نے عزاہ کو دھکا دیں کر گھر سے باہر نکال دیا۔

"تم اب جا سکتی ہو۔" یہ کہہ وہ دروازہ بند کرنے لگا تھا کہ عزاہ پھرتی سے اس کے پاس آئی اور دروازے کو پکڑ کر کھڑی ہو گئی۔

"پلیز شایان ایسا نہ کرو۔ میں کیسے جاؤ گی" شایان کی آنکھوں سے آنسو بہل بہل کر جا رہے تھی لیکن اس کی بھری ہوئی نم آواز شایان کے دل کو پگھلا نہ سکی ہاں اگر یہی آنسو عالیہ کی آنکھوں سے نکل رہے ہوتے تو شایان اس وقت تڑپ رہا ہوتا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بات تمہارے باپ کو تمہاری شادی مجھ سے کروانے سے پہلے سوچنی چاہیے تھے۔" یہ کہہ کر شایان نے دوبارہ دروازہ بند کرنے کی کوشش کی۔

"تم بتاؤ اتنی رات کو میں کہاں جاؤں گی۔ تم جانتے ہو رات کے وقت میرا یوں جانا محفوظ نہیں ہے۔ خدا کے لیے مجھے یوں نہ نکالو۔ مجھے اگر بھیجنا ہی ہے تو ڈرائیور کے ساتھ بھیج دو۔" شایان کے دروازہ بند کرتے ہاتھ ایک پل میں ہی رک گئے۔ اس کے سامنے اس کے ماضی کی سب سے تلخ رات کا منظر گھوم گیا۔

اس کی گرفت دروازے پر سے ہلکی ہوئی۔ اس نے دروازہ کھول دیا اور عزاہ کو اندر آنے کا راستہ دیا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ جیسے ہی اندر آئی شایان کی کھوئی ہوئی نم سی آواز اس کی سماعتوں میں گونجی۔

"کمرے میں چلی جاؤ اور باہر نکلنے کی ہمت نہ کرنا۔"

اس کے بعد شایان رکا نہیں بلکہ لان کی جانب چل دیا۔

عزاہ بھی بغیر کچھ کہے فوراً کمرے کی جانب بڑھ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

اشفاق کے گھر میں موت کا سناٹا چھایا ہوا تھا۔ جس گھر میں شادی کی رونقیں سنبھالنے سے نہیں سنبھل رہی تھی، اب اس گھر میں ماتم کا سما تھا۔

گھر کے اندر آؤ تو گھر کے مکین اس وقت افسردہ تھے۔اشفاق عزاہ کی رخصتی کے بعد جیسے ہی گھر آئیں انہوں نے خود کو کمرے میں بند کر دیا۔نوال کمرے میں نہیں گئیں ان کے اندر ہمت نہیں تھی کہ وہ اشفاق کی ملامتی نگاہوں کا سامنا کر پاتیں۔

نوال کچن میں میز کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھیں تھیں۔انہوں نے ایک کندھا میز پر رکھے ہاتھ کو چہرے سے ٹکایا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ سے میز پر انگلیوں لکیریں کھینچ رہی تھیں۔انہوں نے ابھی تک کپڑے بھی چینج نہیں کیے تھے۔وہ ابھی تک اسی حلیے میں بیٹھی تھی۔ام ہانی ابھی کچھ دیر پہلے انہیں تسلیاں دیں کر گئی تھی۔ام ہانی کا طنزیہ لہجہ اس پریشانی میں تھوڑا بدل گیا تھا۔وہ بھی اپنی بہن کو پریشان دیکھ کر پریشان ہو گئی تھی۔

نوال کو امہانی کے دلاسوں سے تسلی نہیں ہوئی تھی۔انہیں لوگوں کے طنز و طعنوں کا خوف ابھی تک بری طرح کھایا جا رہا تھا۔ان کا دل مامتا کے ہاتھوں بے چین تھا۔آخر عالیہ نے کچھ بھی کیا ہو وہ تھی تو ان کی اولاد ہی۔انہیں عالیہ کی فکر ہو رہی تھی۔جانے اس کے ساتھ کیا ہوا ہو گا۔

اچانک کچن میں آہٹ ہوئی۔نوال نے سر اٹھا کر دیکھا تو انہیں جائی یانہ دکھائی دی۔اس نے اپنے کپڑے چینج کر کے گھر کے استعمال کا سوٹ پہنا ہوا تھا۔ بالوں کی پونی بنا کر اور سارا میک اپ صاف کر کے وہ اپنے عام حلیے میں تھی۔وہ نوال کے سامنے والی کرسی کو کھینچ کر بیٹھ گئی اور نوال کو دیکھنے لگی۔کچھ لمحے خاموشی کے نذر ہو گئے۔پھر جائی یانہ کی جذبات سے عاری آواز پورے کچن میں گونجی۔

"اب کیا ہو گا؟" نوال نے اس کے سوال پر کندھے اچکا دیے۔

"معلوم نہیں۔"

"عالیہ آپی کا کیا حال ہو گا؟"

"ماں باپ کے گلے میں ذلت کا طوق ڈال کر وہ خود بھی کبھی خوش نہیں رہے گی۔" نوال نے جیسے موسم کی پیشنگوئی کی۔ جائی یانہ خاموش ہو گئی۔ کچھ دیر بعد جب جائی یانہ دوبارہ بولی تو اس کے لہجے میں جھجھک واضح تھی۔

www.novelsclubb.com

"اماں کیا آپی نے کبھی آپ کو کہا تھا کہ وہ یہ شادی نہیں کرنا چاہتی ہے؟"

نوال نے اس کے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ وہ ماضی کے ایک لمحے میں کھو گئی۔ یہ اس دن کی بات ہے جب زینب شادی کی تاریخ طے کر کے گئی تھی۔ جب زینب چلی گئی تھی تو نوال نے اپنے سارے کام نپٹا دیے اور آرام کی غرض سے اپنے بیڈ روم آ گئی۔ اشفاق کسی ضروری کام کے سلسلے میں گھر سے باہر تھے۔ ابھی نوال لیٹی ہی تھی کہ دروازے پر دستک ہوئی۔ انہوں نے آنے والے کو کمرے میں آنے کی اجازت دی تو انہیں عالیہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی کمرے میں اندر آتی دکھائی دی۔ اس نے اسکن کلر کا عام جوڑا پہنا ہوا تھا۔ بالوں کو ایک ڈھیلے جوڑے میں باندھا ہوا تھا۔ عالیہ خاموشی سے بیڈ کے پاس آئی اور بیڈ کے کونے میں

www.novelsclubb.com

بیٹھ گئی۔نوال بھی اٹھ کر بیٹھ گئی۔عالیہ کم ہی اس وقت ان کے کمرے میں آیا کرتی تھی۔

"وہ اماں۔۔"عالیہ نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

"ہاں بولو!"

"وہ کیا آپ شایان والے رشتے سے انکار نہیں کر سکتی ہے۔"عالیہ نے اپنی ساری ہمت جمع کی اور بات کہہ ڈالی۔وہ جانتی تھی کہ سامنے والے کا یہ بات سن کر کیا ری ایکشن ہو گا۔

www.novelsclubb.com

نوال کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔اگلے لمحے آنکھوں میں حیرت کی جگہ طیش نے لے لی۔

"کیا بکواس ہے یہ عالیہ؟چپ چاپ اپنے کمرے میں چلی جاؤ۔"نوال یہ کہہ کر لیٹ گئی۔

"مگر اماں۔۔"نوال نے عالیہ کی بات کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

"بس مجھے اور کچھ نہیں سننا ہے۔"عالیہ کچھ دیر تک بیڈ پر بیٹھی رہی۔نوال نے کروٹ لے کر اپنا منہ چھپا لیا۔جب عالیہ سمجھ گئی کہ اماں اب کچھ نہیں سنیں گی تو وہ بوجھل دل کے ساتھ کمرے سے نکل گئی۔

وہ لمحہ ختم ہوا اور نوال اپنے حال میں واپس آ گئی۔

"وہ کچھ کہنے کے لیے آئی تھی مگر میں نے اس کی بات نہیں سنی۔"

جائی یانہ نے کچھ نہیں کہا بس خاموشی سے میز پر انگلی گھماتی رہی۔

بہت دیر بعد جائی یانہ نے ماحول میں قائم سکوت کو دوبارہ توڑا۔

www.novelsclubb.com

"اماں آپ کو نہیں لگتا بعض اوقات اولاد کی بھی سن لینی چاہیے۔ کیا پتہ اس کو وہ پتہ ہو جو بڑوں کو نہ پتہ ہو۔"

"میں نے جو بھی کیا اس کی بھلائی کے لیے کیا۔اس نے خود اپنے ساتھ ظلم کیا ہے۔"نوال نے نم آواز سے کہا۔

"ظلم تو آپ نے بھی کیا آپی کے ساتھ ان کی مرضی نہ پوچھ کر۔جو حق خدا نے انہیں دیا تھا اسے آپ نے کیوں چھین لیا؟" جائی یانہ کی آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔جو بھی تھا عالیہ اس کی بہن تھی۔سالوں کا ساتھ اس طرح کیسے ٹوٹ گیا۔

"اسے نہیں پتہ تھا کہ اس کے لیے کیا صحیح ہے اور کیا غلط؟ہاں خدا نے عورت کو حق دیا ہے مگر یہاں پر کون عورت سے پوچھتا ہے؟ہمارے بڑوں نے کبھی بھی بیٹیوں سے نہیں پوچھا ہے۔ہمارے خاندان میں یہی اصول ہے۔میرے ماں باپ نے بھی مجھ سے نہیں پوچھا تھا اور دیکھو تمہارے بابا اور میں نے اتنے سال ساتھ گزار دیے۔"

نوال کی آنکھوں سے ایک آنسو نکلا جسے انہوں نے بے دردی انگلیوں سے رگڑ دیا۔

جائی یا نہ کچھ دیر تک نوال کو دیکھتی رہی۔

"کیا اس ساتھ میں خوشیاں شامل تھیں؟"

www.novelsclubb.com

اس بات نے نوال کو لاجواب کر دیا۔ کچھ دیر تک وہ جواب تلاش کرتی رہی۔

"خوش رہنا ہی سب کچھ نہیں ہوتا ہے۔بس سر پر چھت ہونی چاہیے اور دو وقت کی روٹی مل جانی چاہیے۔وہی بہت ہوتا ہے۔"نوال نے نظریں چرا کر جواب دیا۔

"عالیہ آپی۔۔۔۔"جائی یانہ کچھ کہنے والی تھی کہ اسے اپنے پیچھے اشفاق کی گرج دار آواز سنائی دی۔

"بس بہت ہو گیا!"نوال اور جائی یانہ نے آواز کا تعاقب کیا تو انہیں اشفاق صاحب کچن کے دروازے پر کھڑے ملے۔انہوں نے بھی ابھی تک کپڑے چینج نہیں کیے تھے۔ان کے بال بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔وہ دو قدم آگے آئیں اور کاٹ دار آواز میں بولیں۔

"اب اگر کسی نے اس گھر میں عالیہ کا نام بھی لیا تو اس کی زبان کاٹ دوں گا میں! ہمارا اب اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔اب میں اس بارے میں کوئی بات دوبارہ نہ سنوں۔" اشفاق اپنی بات کہہ کر کچن سے باہر چلے گئے۔ پیچھے جائی یانہ اور نوال بے بسی کی تصویر بنی کھڑی رہ گئیں۔

****

عزاہ کے کمرے میں پہنچنے کے ایک گھنٹے بعد شایان واپس آیا۔جب وہ واپس آیا تو اس نے عزاہ کو بیڈ پر بیٹھا دیکھا۔ عزاہ اپنے گھٹنوں کو سینے سے لگائے آگے کی جانب دیکھ رہی تھی جب شایان کمرے میں آیا۔اس نے اپنی نظروں کا

رخ شایان کی جانب کر دیا وہ خاموشی سے آگے بڑھا۔ شایان کی آنکھوں میں ایک سرد سا تاثر تھا۔ عزاہ کو اس سے خوف سا آیا۔ شایان عزاہ کے سر پر پہنچ گیا۔

"میں نے آج تمہیں جانے کا موقع دیا تھا لیکن تم نہیں گئی۔"

شایان بھی بیڈ پر عزاہ کی جانب رخ کر کے بیٹھ گیا۔ عزاہ اور شایان دونوں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھ سکتے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تم نہیں گئی اور اب تم ساری زندگی اسی بات پر افسوس کرو گی۔" شایان کا چہرہ سفاک دکھائی دیا۔ "تم میری مرضی سے میری زندگی میں نہیں آئی ہو لیکن یہاں تم میری مرضی کے مطابق رہو گی۔"

اس کے بعد شایان نے اپنا چہرہ کچھ آگے کو کیا۔

"اب جانے کے تمام راستے بند ہو چکے ہیں۔ تم یہی میرے ساتھ رہو گی۔ میری غلام بن کر!" آخری الفاظ شایان نے توڑ توڑ کر ادا کیے۔ شایان اتنا کہہ کر اٹھ کھڑا ہوا اور بستر کی دوسری جانب چلا گیا۔ وہ بیڈ پر عزاہ کی جانب پشت کر کے لیٹ گیا۔

عزاہ شایان کی پشت تکتی رہ گئی۔ اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا آخر شایان اس سے چاہتا کیا تھا۔ کچھ دیر پہلے شایان اسے گھر سے نکال دینا چاہتا تھا اور اب شایان اسے ساری زندگی اسے قید رکھنا چاہتا تھا۔ آخر یہ سب تھا کیا؟؟

****

مریم مہمانوں کی میزبانی میں مگن تھیں کہ انہوں نے اشفاق کو گھر کے اندر داخل ہوتے دیکھا۔انہوں نے سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔وہ سیدھا مریم کے پاس آئے اور ہلکی آواز میں مریم سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"چچی مولوی صاحب آگئے ہیں!انہیں اندر بھیجوں؟"

"نہیں دس منٹ کے لیے رک جاؤ۔ میں ذرا زینب کو دیکھ لوں کہ وہ تیار ہو گئی ہے کہ نہیں؟"

مریم کی بات سن کر اشفاق نے سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا اور باہر چلے گئے۔ مریم زینب کے کمرے میں جانے والی تھی کہ ان کی نظر دور کھڑی نوال پر پڑی۔ مریم نے نوال کو اشارے سے اپنے پاس بلایا اور ہلکی آواز میں ساری بات سمجھا کر زینب کے کمرے میں بھیج دیا۔

www.novelsclubb.com

نوال مہمانوں کے رش سے نکلتی ہوئی زینب کے کمرے میں پہنچ گئی۔ ابھی اس نے زینب کے کمرے کا دروازہ کھولنے کے لیے ہاتھ بڑھایا ہی تھا کہ کسی

نے کمرے کا دروازہ اندر سے کھول دیا۔نوال کچھ پیچھے ہوئی تو اس نے دیکھا نازنین کمرے سے باہر نکل رہی تھی۔نازنین زینب سے ملنے دو تین دفعہ ان کے گھر آئی تھی۔اس لیے نوال نازنین کو اچھے سے جانتی تھی۔نازنین تنے ہوئے چہرے کے ساتھ کمرے سے باہر نکلی اور نوال سے بات کیے بغیر آگے کی جانب بڑھ گئی۔نوال نے نازنین کو روکنا چاہا مگر اس کے چہرے کے تاثرات نوال کو کچھ صحیح نہیں لگے تھے۔نوال کمرے کے اندر گئی تو اس نے زینب کو سکتے کے عالم میں کھڑا دیکھا۔اس کی نظریں ابھی تک دروازے کی جانب تھی۔

نوال سیدھا زینب کے پاس آئی اور زینب سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری دوست اتنے غصے میں کیوں گئی ہے؟" زینب نے کوئی جواب نہیں دیا۔ ایسا لگتا تھا کہ اس نے یہ بات سنی ہی نہیں تھی۔ وہ ابھی بھی دروازے کو تک رہی تھی۔

نوال نے اسے یوں دیکھ کر کندھے سے جھنجھوڑا۔ زینب ایک دم حال میں آئی اور نوال کو دیکھا۔

"تمہیں کیا ہوا ہے؟"

www.novelsclubb.com

زینب نے فوراً خود کو سنبھالا۔

"کچھ نہیں بس۔تم کسی کام سے آئی ہو۔"

نوال نے فوراً ماتھے کو چھوا۔

"ہاں امی پوچھ رہی ہیں تم تیار ہو؟اگر تم تیار ہو تو مولوی صاحب کو نکاح پڑھوانے کے لیے اندر بھیج دیں؟"

"نکاح؟مولوی صاحب؟"

www.novelsclubb.com

زینب نے حیرت سے یہ الفاظ ادا کیے۔ایسا لگ رہا تھا وہ مکمل طور پر بھول گئی تھی کہ آج اس کا نکاح ہے۔

ابھی وہ نوال کو کچھ کہتی مریم اندر آ گئی اور عجلت میں پوچھا۔

"سب ٹھیک ہے نا نوال؟"

"جی امی مجھے تو زینب تیار ہی لگ رہی ہے آپ دیکھ لیں۔" نوال نے جواب دیا

www.novelsclubb.com

"ہاں ہاں بس صحیح ہے۔ایسا کرو ایک چادر لا کر اسے اوڑھا دو اور اس کا چہرہ بھی چھپا دینا۔میں تب تک تمہارے ابو کو بول دوں کہ وہ مولوی صاحب کے ساتھ اندر آ جائیں۔"

مریم جتنی عجلت میں آئی تھیں اتنی عجلت میں چلی گئیں۔زینب تھک کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔نوال اس کی الماری میں چادر ڈھونڈنے لگی۔آخر کار نوال کو زینب کی چادر مل گئی۔

زینب نے نوال کو اس کے اوپر چادر اوڑھاتے دیکھا۔اسی وقت مریم چچی اور نگینہ آنٹی کمرے کے اندر آئیں۔نگینہ آنٹی اس پر صدقے واری جا رہی تھی مگر اسے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔کچھ دیر بعد مرد حضرات مولوی صاحب کے ہمراہ کمرے میں داخل ہو گئے۔مولوی صاحب کے بیٹھنے کے لیے باہر سے ایک کرسی منگوائی گئی۔کرسی آنے کے بعد مولوی صاحب کرسی پر بیٹھ گئے۔نکاح کی رسم شروع ہو گئی۔کمرے میں ایک مقدس خاموشی چھا گئی۔بس مولوی صاحب کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔

ان سب کو چھوڑ کر اگر زینب کو دیکھو تو وہ ذہنی طور کہیں اور غم تھی۔
اس کی سننے کی صلاحیت اسے حال کی بجائے ماضی کی آوازیں سنوا رہی تھی۔

("زینب میں جانتی ہوں تم مجھے انکار نہیں کرو گی" نازنین کی آواز گونجی۔)

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" مولوی صاحب زینب سے اس کی رضا مندی پوچھ رہے تھے۔ یہ سب کچھ کرنے سے پہلے کسی نے بھی زینب کی رضا مندی نہیں پوچھی تھی اور اب عین وقت پر اس کی رضامندی اتنی اہم بن گئی کہ سب لوگ کان لگائے کھڑے تھے۔

("میں تم سے آج بہت بڑی چیز مانگ رہی ہوں۔")

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" مولوی صاحب نے اس کو کوئی جواب نہ دیتا دیکھ کر دوبارہ پوچھا۔

زینب انکار کر دینا چاہتی تھی۔ جو کچھ نازنین نے کہا تھا اس کے بعد تو وہ بالکل بھی تیار نہیں تھی۔ اس نے انکار کرنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ یکدم مردوں میں سے ایک مرد اس کی طرف بڑھا اور اس کے سر پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"بولو زینب تمہیں قبول ہے۔" زینب سر اٹھا کر اس شخص کو دیکھا۔ وہ مرد کوئی اور نہیں بلکہ اس کا اپنا بھائی تھا۔ زینب نے اپنے بھائی کی آنکھوں میں جھانکا تو اسے صرف اپنائیت دکھائی دی۔ اشفاق کے ہاتھوں میں زندہ رکھنے والی گرمائش تھی۔ زینب کو اپنے سر پر رکھا یہ ہاتھ ایک ڈھال معلوم ہوا۔ وہ انکار کرنے والی تھی مگر اب وہ منع کیسے کر سکتی تھی۔ اس دنیا میں موجود اس کے سب سے عزیز مرد نے اس سے کچھ مانگا تھا۔ وہ اس مرد کی خاطر اپنی جان قربان کر سکتی تھی۔ دوست کی دوستی قربان کرنا تو انتہائی معمولی کام تھی۔

"قبول ہے!"

www.novelsclubb.com

زینب نے بھری ہوئی آواز میں کہا۔ بالآخر ان سب چیزوں کے ہونے کے بعد اسے اپنا بھائی مل گیا۔ وہ ساری زندگی تپتی دھوپ میں دوڑی تھی۔ اس کے بھائی کا ہاتھ اسے چھاؤں جیسا لگ رہا تھا۔

کمرے میں موجود سب لوگوں نے سکھ کا سانس لیا۔ مولوی صاحب نے دوبارہ مزید پوچھا جس کا زینب نے مثبت جواب دیا۔ نکاح کے بعد لوگوں نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے اس کے بعد کمرے سے رش ہٹتا گیا۔ اچانک اشفاق نے بھی زینب کے سر پر سے ہاتھ اٹھا لیا۔ زینب یک دم چونک گئی کیونکہ اشفاق نے جتنی شفقت سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا تھا، اٹھاتے ہوئے اسے وہ شفقت محسوس نہیں ہو پائی تھی۔ اس نے گردن اٹھا کر اپنے بھائی کو دیکھا۔ اس کے بھائی کی آنکھیں اس اپنائیت سے بالکل خالی تھیں جو کچھ پہلے جھلک رہی تھی۔ اب اس کی جگہ حقارت نے لے لی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کبھی ہمیں ذلیل کروانے کا موقع نہ چھوڑنا۔" اشفاق اپنے لہجے کا زہر زینب کے کانوں میں ڈال کر چلے گئے۔ زینب نے دیکھا جاتے جاتے اشفاق اپنے ہاتھ کو اس طرح جھٹک رہے تھے جیسے انہوں نے کسی ناپاک شے کو پکڑ لیا ہو۔ زینب کا دل کسی نے مٹھی میں قید کر لیا تھا۔ تو کیا وہ سب کچھ فریب تھا؟

زینب نے جتنی جلدی خوابوں کا محل تعمیر کیا تھا وہ تو پل میں زمین بوس ہو گیا تھا۔ اشفاق کی جھوٹی محبت کو اپنا مان کر اس نے اپنی سب سے بہترین دوست گنوا دی تھی۔ اسے اتنی مشکل سے مخلص شخص ملا تھا جسے زینب نے لالچی بن کر گنوا دیا تھا۔

اس نے اپنی نازنین کو گنوا دیا تھا۔

****

اگلی صبح جب عزاہ کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے آپ کو شایان کے بیڈ پر پایا۔ کچھ پل کے لیے اس کا دماغ بالکل خالی رہا۔ پھر آہستہ آہستہ رات میں ہوئے تماشے اس کے ذہن میں ابھرنے لگے۔ عزاہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔ رات کو نجانے کس پہر اس کی آنکھ لگ گئی تھی۔ پھر اس نے چاروں طرف نظریں دوڑا کر شایان کو ڈھونڈا۔ شایان کمرے میں موجود نہیں تھا پھر جب اس کی نگاہ باتھ روم پر گئی تو وہ سمجھ گئی کہ شایان ضرور باتھ روم میں ہو گا۔

عزاہ نے اپنا سر ہاتھوں پر گرا لیا۔اس نے ابھی تک رات والا سوٹ پہنا ہوا تھا۔اس کے بال جو رات تک سلیقے سے سیٹ تھے اب بری طرح الجھ گئے تھے۔منہ پر میک اپ ابھی تک سیٹ تھا. عزاہ کو اپنا سر دکھتا محسوس ہوا۔کل کی رات کتنی بڑی تھی۔عزاہ کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایک رات میں اتنی تبدیلیاں کیسے آسکتی تھیں۔وہ سوچتی تھی کہ اس کا اور شایان کا ساتھ ناممکن ہے لیکن خدا کے لیے تو کچھ بھی ناممکن نہیں ہوتا۔اس کے بس کن کہنے سے ساری دنیا کا نظام پلٹ سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ یونہی بیٹھے ہوئے سب کچھ سوچ رہی تھی کہ اچانک باتھ روم کا دروازہ کھلا اور شایان اندر آیا۔اس نے گرے رنگ کی شرٹ پر کالی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔وہ اپنے گیلے بالوں کو سفید رنگ کے تولیے سے سکھا رہا تھا۔عزاہ بھی بیڈ

پر سے کھڑی ہو گئی اور باتھ روم کی جانب جانے لگی۔ شایان باتھ روم کے دروازے کے ساتھ رکھی ڈریسنگ ٹیبل پر کھڑا ہو گیا اور کنگا نکالنے لگا۔ اس نے تولیے کو صوفے پر پھینک دیا تھا۔ عزاہ نے باتھ روم کے دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھا اور ایک نظر ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے شایان کو دیکھا۔ اسی وقت شایان نے بھی عزاہ کو دیکھا۔ دونوں کی نظریں ایک پل کے لیے ٹکرائی پھر شایان نے اپنی نگاہیں موڑ لی۔ شایان کی نظریں عزاہ کو دیکھتے ہوئے بالکل خالی تھی۔ ان میں کوئی بھی تاثر نہیں تھا۔ عزاہ نے اپنا سر جھٹکا اور باتھ روم میں چلی گئی۔ دوسری طرف شایان نے کنگا بہت زور سے ڈریسنگ ٹیبل پر پٹک دیا۔ جانے کیوں عزاہ کی آنکھوں نے اسے ایک بار پھر عالیہ کی یاد دلادی تھی۔ دونوں کی آنکھیں کتنی ملتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

آہ اس نے آج کے دن کے بارے میں کیا سوچا تھا اور کیا ہو گیا تھا۔

اسے لگا تھا آج کی صبح اس کی زندگی کی حسین ترین صبح ہو گی مگر اس کو آج کی صبح اپنی زندگی کی بدترین صبح لگ رہی تھی۔ قسمت آخر اس پر مہربان کیوں نہیں تھی۔

****

آج کی صبح عالیہ کی زندگی کی حسین ترین صبح تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ بیڈ روم کی کھڑکی سے جھانکتی ہوئی یہ بات سوچ رہی تھی۔ اس نے کھلتے ہوئے لال رنگ کی فراک پہنی ہوئی تھی جو اس کے پیروں کو چھو رہی تھی۔

چہرہ میک اپ سے ڈھکا ہوا تھا اور بالوں کو کرل کر کے کھلا چھوڑا ہوا تھا۔اس کی ہونٹوں کی مسکراہٹ اسے مزید حسین بنا رہی تھی۔عالیہ کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ خوشی کے نشے میں جھوم اٹھے تاکہ سب کو پتہ چل جائے اسے آریان جیسا ہمسفر ملا ہے۔ اسے اپنے کمرے میں کھانا پکنے کی خوشبو آ رہی تھی۔آریان اپنے اور عالیہ کے لیے ناشتہ بنا رہا تھا۔

عالیہ نے ہاتھ تھوڑا اوپر کر کے انگلی میں میں موجود انگوٹھی کو دیکھا۔کیا قسمت اتنی اچھی بھی ہو سکتی ہے۔کیا ایک رات کسی کی زندگی اتنی بدل سکتی ہے۔ ہاں اس کے سارے خونی رشتے اس سے چھن گئے تھے مگر ان کے عوض اسے آریان ملا تھا۔جو عالیہ کے نزدیک کسی انعام سے کم نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

آریان نکاح کرنے کے بعد عالیہ کو اپنے آپارٹمنٹ میں لے آیا تھا۔

عالیہ کو تھوڑی حیرت ہوئی کیونکہ پہلے آریان نے عالیہ کو کہا تھا کہ وہ دونوں نکاح کے بعد آریان کی امی کے پاس ان کے گھر جائیں گے مگر ان کی گاڑی تو ایک عمارت کے پارکنگ ایریا میں رکی تھی۔

عالیہ کی حیرانگی آریان سے چھپی نہ رہ سکی۔اس نے عالیہ کے پوچھنے سے پہلے ہی اسے بتا دیا۔

"ابھی ہم میرے اپارٹمنٹ میں آئے ہیں۔میں تمہیں گھر لے تو جاؤ مگر میرے اندر اتنی ہمت نہیں ہے کہ ماما کا غصہ سہہ سکوں۔جب میں حالات کو کچھ بہتر سمجھوں گا تو خود ہی انہیں بتا دوں گا۔"

آریان یہ کہہ کر گاڑی میں سے باہر نکل گیا لیکن عالیہ ابھی بھی تذبذب کا شکار تھی۔ پارکنگ ایریا سے اپارٹمنٹ کے بیڈ روم میں آنے تک وہ اسی پریشانی میں مبتلا رہی تھی۔ آریان نے دوبارہ اس کی پریشانی بوجھ لی۔ اس نے پہلے عالیہ کو بیڈ پر بٹھایا اور پھر خود پیڈ پر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد اس نے عالیہ کے دونوں ہاتھ نرمی سے پکڑ لیے اور عالیہ کی سنہری آنکھوں میں دیکھا۔

"کیا تمہیں مجھ پر بھروسہ نہیں ہے؟ اگر ہے تو اتنی پریشان کیوں ہو؟" آریان کی آواز میں بلا کی نرمی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ایسی بات نہیں ہے۔بس مجھے ڈر ہے کہ کہیں تمہاری امی کو تمہارے بتانے سے پہلے پتہ چل گیا تو کیا ہو گا؟ وہ کہیں ہمیں غلط نہ سمجھ لیں۔" عالیہ نے ہلکی آواز میں اپنی پریشانی بتائی۔

"چاہے کچھ بھی ہو جائے میں تمہیں یقین دلاتا ہوں تمہیں کبھی نہیں چھوڑوں گا۔ تمہیں ہمیشہ اپنی قید میں رکھوں گا۔" آخری بات آریان نے عجیب لہجے میں کہی تھی لیکن عالیہ نے اس کے لہجے پر اتنا غور نہیں کیا۔آریان کی باتوں نے اس کی پریشانی کو ہوا کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ کھڑکی سے باہر دیکھتی جانے کتنی دیر تک اپنی سوچوں میں گم رہتی اگر اسے اپنے پیچھے سے دروازہ کھلنے کی آواز نہ آتی۔

عالیہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اس کی توقع کے عین مطابق آریان کھڑا تھا۔اس نے فیروزی رنگ کی شرٹ پر سفید رنگ کی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔اس نے سفید رنگ کا ایپرن پہنا ہوا تھا جس پر لال رنگ کی دھاریاں بنی ہوئی تھی۔وہ ہاتھ میں کھانے کی ٹرے لیے کمرے کے اندر آیا اور ٹرے کو بیڈ پر رکھ دیا۔عالیہ آریان کی جانب بڑھ گئی۔آریان عالیہ کو دیکھ کر مسکرایا اور ایک طرف ہو کر عالیہ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔

"میڈم!"عالیہ کی مسکراہٹ مزید گہری ہو گئی۔وہ مسکراتی ہوئی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"اب کھا کر بتائیں اس شیف نے کیسا آملیٹ بنایا ہے؟" آریان نے مصنوعی انکساری سے کہا۔

عالیہ نے چھری کانٹا پکڑا اور آملیٹ کی پلیٹ کو اپنے پاس کر کے پہلا نوالہ منہ میں ڈالا۔

"زبردست!" عالیہ نے نوالہ چباتے ہوئے کہا۔ آریان نے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر کو خم دیا۔ پھر وہ عالیہ کے لیے ٹی پاٹ میں سے چائے نکالنے لگا۔ عالیہ آریان کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی کیا شایان اس کے اتنے نکھرے اٹھا سکتا تھا جتنے آریان اٹھا رہا تھا۔ نہیں وہ تو شاید کسی نہ کسی بات پر ابھی اسے بری طرح جھڑک رہا ہوتا اگر ان دونوں کی شادی ہوئی ہوتی۔

****

شایان صوفے پر بیٹھا اپنے موبائل میں کسی کو ای میل سینڈ کر رہا تھا کہ تبھی اس کی نظر عزاہ پر پڑی جو نہا دھو کر کپڑے چینج کر کے باتھ روم سے باہر نکلی تھی۔ شایان نے سر جھٹک کر اپنی نظریں دوبارہ موبائل کی اسکرین پر مرکوز کرنا چاہی کہ اسی وقت اس کے ذہن میں کچھ کلک ہوا۔ اس نے دوبارہ عزاہ کی طرف دیکھا جو اب ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی کنگے سے اپنے گیلے بالوں بالوں کو سلجھا رہی تھی۔ اس کی نظریں عزاہ کے جوڑے پر گئی جو نیوی بلو کلر کی شلوار قمیض تھی۔ اس پر مختلف رنگوں سے اچھا سا پرنٹ کیا ہوا تھا۔ شایان کی آنکھیں لال ہو گئی۔ وہ

فوراً اٹھا اور عزاہ کے کندھوں کو جارحیت سے اپنی طرف کیا۔ عزاہ اس اچانک آنے والی مصیبت پر بوکھلا گئی اور آنکھیں حیرت سے پھاڑے شایان کو دیکھنے لگی۔

"تمہیں کس نے اجازت دی کہ تم یہ والا سوٹ پہنو؟" شایان نے انتہائی غصے میں پوچھا۔

"یہ وارڈروب میں رکھا تو میں نے سوچا اسے پہن لوں۔" عزاہ نے ڈرتے ہوئے دھیمے لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"یہ تمہارے لیے نہیں ہے۔" شایان غرایا۔ "ابھی جا کر اس سوٹ کو چینج کرو اور اس کی جگہ کوئی اور سوٹ پہنو اور اگر آئندہ کے بعد تم اس سوٹ کے

ارد گرد بھی دکھائی دی تو میں تمہارا وہ حال کروں گا کہ ساری دنیا دیکھے گی۔"

شایان نے عزاہ پر غصہ کیا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ عزاہ نے آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر پہلے اپنی نم سنہری آنکھوں کو دیکھا اور پھر اپنے کپڑوں کو دیکھا۔ یہ وہ فیری ٹیل تو نہیں تھی جو اس نے ساری عمر اپنے ذہن میں بنائی تھی۔ اس نے پیچھے مڑ کر عالیہ کی لگی تصویر کو دیکھا جو اس وقت عزاہ کی حالت کا مزاق اڑاتی محسوس ہو رہی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

اشفاق کے گھر کی طرف اب اگر ہم بڑھیں تو ان کی صبح اس قدر خاموش تھی کہ ایسا لگتا تھا گھر میں کوئی موجود نہیں ہے۔ ہر طرف بس سناٹوں کا

راج تھا۔ کچن سے آتی برتن رکھنے اور اٹھانے کی آوازیں گھر میں گونج رہی تھی۔ اگر کچن کی جانب بڑھو تو نوال اپنے تیار کیے ناشتے کو ٹرے اور ٹوکری میں رکھ رکی تھیں۔ ناشتے میں انڈہ، پراٹھے، حلوہ پوری اور نان چنے شامل تھے۔ اسی وقت جائی یانہ بھی کچن میں آگئی۔ اس کی آنکھیں سونے کی وجہ سے سوجی ہوئی تھی اور بال بکھرے ہوئے تھے۔ وہ کچن کی سلپ کے پاس آئی اور جگ میں سے پانی نکال کر پینے لگ گئی۔ اگر کوئی اور دن ہوتا تو نوال جائی یانہ کو اس کے حلیے پر ضرور ٹوکتی مگر آج کی صبح ان کا دل اس قدر بے زار تھا کہ انہوں نے جائی یانہ کے یے پر دھیان نہ دیا۔ انہوں نے سپاٹ انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے آج ناشتہ لے کر جانا ہے۔" جائی یانہ کے حلق میں پانی اٹک گیا۔

"کیا؟؟" جائی یانہ نے سنبھلنے کے بعد حیرت سے نوال کو دیکھا۔"

کہاں ناشتہ لے کر جانا ہے؟"

"تمہاری پھپھو کی طرف۔ تم اکیلی ہی چلی جانا میرا من نہیں ہے اور تمہارے ابو کمرے سے باہر ہی نہیں نکل رہے ہیں۔ تمہاری ہانی خالہ کے سر میں درد ہے تو انہوں نے بھی جانے سے منع کر دیا ہے۔"

"لیکن میں اکیلی کس طرح جاؤں گی مجھے تو ڈرائیونگ بھی نہیں آتی ہے اور آپ خود بتائیں میں اکیلی جاتی اچھی لگوں گی؟" جائی یانہ نے مزاحمتی انداز میں کہا۔

"تم کیب منگوا کر چلی جانا جائی اور اب خدا کے لیے کوئی بحث نہ کرنا میں پہلے ہی بہت پریشان ہوں۔" نوال نے تھکے تھکے سے انداز میں کہا۔

جائی یانہ خاموش ہو گئی مگر اس کا ذہن ابھی تک اسی بات پر اٹکا ہوا تھا کہ یوں اکیلے ناشتہ لے کر جانا کتنا آکورڈ لگے گا۔ وہ تیار ہونے کے لیے کچن سے جانے لگی کہ اچانک اس کے ذہن میں ایک خیال آیا۔

"اماں میں اپنی دوست نائلہ کو بھی لے کر چلی جاؤں؟" جائی یانہ نے مڑ کر پوچھا

www.novelsclubb.com

"ہمم! جس کو لے کر جانا ہے، چلی جاؤ۔" نوال کی اجازت ملتے ہی جائی یا نہ فوراً کمرے کی جانب بھاگی۔ نائلہ کل شادی پر بھی نہیں آئی تھی۔ اب اسے نائلہ کو ہر حال میں منانا تھا کہ وہ اس کے ساتھ ناشتہ لے کر پھپھو کے گھر چلے۔ حالانکہ یہ ایک بہت مشکل کام تھا لیکن ناممکن تو نہیں تھا۔

****

سورج کی کرنیں جب کھڑکی کے شیشوں کو پار کر کے بیڈ پر سوئی زینب کے چہرے سے ٹکرائی تو اس کی آنکھ کھل گئی۔ وہ بیڈ پر کسمساتے ہوئے اٹھی۔ اس نے لال رنگ کی کمبل اوڑھ رکھی تھی۔ اس نے اپنی آنکھ پر ہاتھ پھیرا اور دیوار پر لگی گھڑی کو دیکھا۔ صبح کے سات بج چکے تھے۔ پھر زینب نے اپنے بیڈ کے ارد گرد

لگے پھولوں پر نظر دوڑائی۔سب پھولوں کے رنگ ایک دوسرے سے جدا تھے۔ پورے کمرے کا جائزہ لیتے ہوئے زینب کی نگاہ اپنے ساتھ لیٹے شخص پر پڑی جو دوسری طرف منہ کر کے سو رہا تھا۔زینب کو بس اس شخص کی پشت دکھائی دیں رہی تھی۔زینب اس شخص کی پشت کو تکتی رہی۔اس شخص کے ساتھ کل رات کو زینب کا ایک مضبوط رشتہ بندھ گیا تھا۔

یہ شخص عمر تھا۔زینب کا شوہر!!

اسی پل عمر نے کروٹ بدلی اور اپنا رخ زینب کی جانب کیا۔عمر کے نقوش کرخت اور شخصیت معمولی سی تھی۔اس نے آنکھ لمحے بھر کے لیے کھولی تو اس نے زینب کو اسے ہی دیکھتا پایا۔اس نے آنکھ دوبارہ بند کرتے ہوئے نیند میں ڈوبی آواز میں پوچھا۔

"آپ اتنی جلدی کیوں جاگ گئیں؟"عمر کی بات سن کر زینب نے جواب دیا۔

"ہمارے گھر میں ہم لوگ جلدی اٹھ جایا کرتے ہیں۔"

"اچھا لیکن ہم لوگ اتنی جلدی نہیں اٹھتے۔ابھی ایک گھنٹہ باقی ہے۔ میری مانیں تو آپ دوبارہ سو جائیں۔ویسے بھی آج ولیمہ ہے۔اپنی کل کی تھکن اتار لیں۔" یہ کہنے کے بعد وہ دوبارہ سو گیا۔زینب نے بھی سوچا کہ وہ اتنی جلدی تیار ہو کر کیا کریں گی۔اس لیے وہ بھی لیٹ گئی۔اگرچہ نیند اس کی آنکھوں سے غائب ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

زینب نے نکاح کے بعد اشفاق کو اپنے ارد گرد کہیں نہیں دیکھا تھا یہاں تک کہ رخصتی کے وقت بھی اسے اپنا بھائی کہیں دکھائی نہیں دیا تھا۔ وہ نکاح سے لے مرعمر کے گھر پہ پہنچنے تک سارا راستہ پریشان رہی تھی۔ اسے یہی خوف کھایا جا رہا تھا کہ اس نے اپنی دوست کی بات نہیں مانی تھی۔ اس کی دوست ایک آس لے کر اس کے پاس آئی تھی اور اس نے اپنی دوست کی آس توڑ دی۔ وہ بھی بس اپنے بھائی کی جھوٹی محبت کے دھوکے میں۔

اسے یہ خوف بھی تھا کہ اپنی بہترین دوست کو گنوا کر اس نے جس شخص کا ہاتھ تھاما ہے۔ کیا وہ شخص اس لائق بھی ہے کہ اس کے ساتھ زندگی گزاری جا سکے۔ لیکن عمر کا رویہ رات سے لے کر اب تک زینب کے ساتھ اچھا تھا۔ وہ شکل سے جتنے سخت مزاج معلوم ہوتے تھے اتنے تھے نہیں۔ وہ ایک نارمل

انسان کی طرح زینب سے اچھے سے بات کر رہے تھے۔اگر زینب کے پاس کوئی کہانیوں کا شہزادہ نہیں آیا تھا تو بھی زینب اس بات سے خوش تھی کہ اس کے نصیب میں کم از کم بد تمیز یا آوارہ انسان نہیں تھا۔زینب عمر کے رویے سے ہی جان گئی تھی کہ عمر ایک تمیز دار انسان ہے۔عمر کو دیکھ جانے کیوں اسے نازنین کا خیال آرہا تھا۔کاش اسے نازنین اور عمر دونوں مل جاتے۔اس سے نازنین کو چھینا نہ جاتا۔اس کی بیسٹ فرینڈ!!

****

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے آخر کار نائلہ کو منا ہی لیا۔ نائلہ کے گھر میں یوں دوستوں کے گھر جانا اچھا نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اسی وجہ سے وہ شادی میں شرکت نہیں کر پائی تھی۔ نائلہ آج بھی بس جائی یانہ کے اتنے اصرار پر آ رہی تھی۔

جیسے ہی نائلہ نے اس کے ساتھ پر حامی بھری، جائی یانہ جلدی سے تیار ہو گئی۔ جائی یانہ نے کیب منگوا کر پہلے نائلہ کو اس کے گھر سے لیا۔ نائلہ کو ساتھ لے لینے کے بعد جائی یانہ نے کیب کا رخ زینب کے گھر کی طرف کروایا۔ جائی یانہ نے نائلہ کو راستے میں کل کی رات ہوئی ساری باتیں بتا دیں۔ نائلہ یہ باتیں سن کر کچھ شرمندہ ہوئی کیونکہ جب جائی یانہ نائلہ کو کال پر ساتھ چلنے کے لیے منا رہی تھی تو نائلہ بار بار منع کرتے ہوئے کہہ رہی تھی کہ جائی یانہ اس کی بجائے اپنی بڑی بہن (عزاہ) کو ساتھ لے جائے۔ نائلہ کو ذرا سا بھی اندازہ نہیں تھا کہ جائی یانہ کے گھر کے حالات اتنے خراب ہیں۔

www.novelsclubb.com

آخر کار وہ دونوں زینب کے گھر پہنچ گئیں۔دونوں نے ناشتے کا سامان کیب میں سے نکالا اور اسے پکڑ گھر کے اندر گھس گئیں۔وہ دونوں ابھی گھر کے اندر داخل ہی ہوئے تھے کہ انہوں نے شایان کی چلاتی آواز سنی۔

"تم اپنا چہرہ لے کر کچھ دیر کے لیے گم نہیں ہو سکتی ہو۔آخر اتنا تیار ہو کر تم ثابت کیا کرنا چاہتی ہو کہ تم کوئی حسن زادی ہو اور میں تم پر فدا ہو گیا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

یہ آواز اوپر کی منزل سے آ رہی تھی۔ایک دم سے دروازے کھلنے کی زوردار آواز آئی اور دوبارہ شایان کی دھاڑتی آواز گونجی۔

"اب کچھ دیر باہر ہی رہنا" اور پھر زوردار آواز سے دروازہ بند ہو گیا۔ کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔ جائی یانہ اور نائلہ نے کشمکش کے عالم میں ایک دوسرے کا چہرہ دیکھا کہ اب انہیں اندر جانا چاہیے کہ نہیں۔

اچانک انہیں کسی کی سیڑھیوں سے نیچے آنے کی آواز سنائی دی۔ جائی یانہ نے جب سیڑھیوں کی جانب دیکھا تو اسے عزاہ نیچے اترتی دکھائی دی۔ عزاہ ان دونوں کی موجودگی سے نیچے اتری اور دوسری جانب مڑنے لگی۔ اچانک اس کی نظر جائی یانہ اور نائلہ پر گئی جو ہاتھوں میں سامان پکڑے ہونقوں کی طرح عزاہ کا حلیہ دیکھ رہیں تھیں۔

عزاہ نے کھلتے نارنجی رنگ کا کام سے بھرا ہوا جوڑا پہنا ہوا تھا۔ عزاہ کے چہرے پر ادھورا میک اپ ہوا ہوا تھا۔ لال رنگ کی لپ اسٹک چہرے پر بری طرح پھیل گئی تھی۔ عزاہ کے بال جن کو اسٹائل دے کر پیچھے سے کھلا چھوڑ دیا تھا وہ اب اڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ ایسا لگتا تھا کسی نے بہت زور سے عزاہ کے بالوں کو اپنی سخت گرفت میں جکڑا تھا۔ اس کی حالت مضحکہ خیز معلوم ہوتی تھی مگر اگر کوئی اسے اپنے سامنے یوں دیکھتا تو اسے یقیناً ہنسی نہیں آتی بلکہ اس پر ترس آتا۔ عزاہ کے قدم جائی یانہ کو سامنے کھڑا دیکھ کر جم گئے۔ نہ کوئی آگے بڑھا نہ کسی نے پیچھے کی طرف قدم لیے۔ ایسا لگتا تھا کہ سب کچھ تھم سا گیا ہو۔

www.novelsclubb.com

پھر عزاہ نے ہمت لی اور آگے بڑھی۔

"تم آ گئی ہو۔ میں نمرہ کے کمرے میں جا رہی تھی۔ میرا میک اپ میرے پاس ہے نہیں اور ویسے بھی میرا سارا میک اپ خراب ہو گیا ہے۔ شایان نے مجھے کہا کہ میں نمرہ سے میک اپ ٹھیک کروالوں تو میں اس کے پاس جا رہی ہوں۔" عزاہ غیر ضروری تفصیل بتا کر اوپر کی جانب چل دی۔ جائی یانہ کو عزاہ کی بے ترتیب باتیں بالکل بھی سمجھ نہیں آئی۔

اب نائلہ اور جائی یانہ ایک بار پھر وہی کھڑے رہ گئے تھے۔ جائی یانہ نے کچھ ہمت کی اور اندر کی جانب بڑھ گئی۔ اسی پل ان دونوں کو ملازمہ دکھائی دی دونوں نے ناشتے کا سامان ملازمہ کو دیا اور جائی یانہ نے زینب کو بلانے کا کہا۔ ملازمہ سر اثبات میں ہلا کر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نائلہ کو لے کر لاؤنج میں آ گئی اور بن بلائے مہمانوں کی طرح صوفے پر براجمان ہو گئیں۔ان دونوں کو یہ اسچیویشن خاصی آکورڈ لگ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد زینب لاؤنج میں داخل ہو گئی۔جائی یانہ اور نائلہ اپنی جگہ سے کھڑے ہو گئے۔زینب نے سنگل صوفے کی جانب بڑھتے ہوئے انہیں بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ نائلہ اور جائی یانہ دوبارہ بیٹھ گئیں۔

زینب کے پوچھنے سے پہلے ہی جائی یانہ نائلہ اور زینب کا تعارف کروا دیا۔

www.novelsclubb.com

"پھپھو یہ میری دوست نائلہ ہے اور نائلہ یہ میری پھپھو ہے۔"

زینب نے سر کو خم دیا اور پھر جائی یانہ سے پوچھا۔

"خیریت اس وقت تم لوگ کیوں آئے؟"

"وہ پھپھو ہم دونوں ناشتہ لے کر آئیں ہیں۔"

"اچھا اچھا!" زینب نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔ "نوال بھابھی تمہارے ساتھ نہیں آئیں اکیلے ہی بھیج دیا تم لوگوں کو؟"

www.novelsclubb.com

"جی وہ دراصل اماں کی طبیعت کچھ ٹھیک نہیں تھی۔"

"ہمم" زینب نے بس ہنکارا بھرا۔اسی وقت عزاہ بھی کمرے سے لاؤنج میں آگئی۔اس کا چہرہ اب میک اپ سے بالکل پاک تھا۔اس کے چہرے پر موجود پانی کے قطرے اس کے منہ دھونے کی چغلی کر رہے تھے۔اس نے بالوں کو پونی میں جکڑ لیا تھا۔اسے آتا دیکھ کر زینب اٹھ کھڑی ہوئیں۔

"عزاہ تمہاری بہن ناشتہ لے کر آئی ہے۔ان لوگوں کی اچھے سے خاطر تواضع کرنا۔مجھے ابھی ضروری کام سے جانا ہے ورنہ میں تم لوگوں کو ضرور جوائن کرتی۔تم لوگ خوب مزے کرنا۔خدا حافظ!"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر زینب کمرے سے باہر چلی گئیں۔لاؤنج میں دوبارہ خاموشیوں نے بسیرا کر لیا۔کسی نے کسی سے کوئی بات نہ کی۔سب ایک دوسرے سے نظریں چرانے کی تگ و دو میں لگے رہے۔کچھ دیر بعد ملازمہ آئی اور ڈائننگ پر

ناشتہ لگنے کی اطلاع دیں کر اپنے دوسرے کام نپٹانے کے لیے واپس چلی گئی۔ عزاہ اٹھ کھڑی ہوئی اور ان دونوں کو لے کر ڈائننگ ہال چلی گئی۔

ڈائننگ ٹیبل پر وہ تینوں بیٹھی تھیں۔ سب نے پلیٹوں میں بس برائے نام کھانا لیا اور ایک دو لقمے لینے کے بعد ہاتھ کھینچ لیے۔ جائی یانہ نے کیب بلوالی حالانکہ عزاہ نے اسے بہت منع کیا کہ ڈرائیور انہیں چھوڑ دیں گا مگر جائی یانہ گھر کا ماحول دیکھ کر خاصی محتاط ہو گئی تھی۔ تقریباً بیس منٹ بعد کیب گھر کے باہر کھڑی تھی۔ عزاہ ان دونوں کو چھوڑنے کے لیے باہر آ گئی۔ عزاہ نے جیسے ہی دیکھا کہ نائلہ کیب میں بیٹھ گئی ہے تو وہ کیب میں بیٹھتی جائی یانہ کا ہاتھ پکڑ کر کچھ دور لے گئی اور آہستہ آواز میں بولی۔

"تم نے جو کچھ دیکھا ہے، اس کے بارے میں اماں بابا کو نہ بتانا۔"

www.novelsclubb.com

"کیوں؟ان کو بھی تو پتہ ہونا چاہیے کہ آپ کے ساتھ یہاں کیا ہو رہا ہے۔" جائی یانہ نے دبے دبے غصے میں کہا۔

"دیکھو میرے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے وہ میرا نصیب ہے۔تم یہ بھی تو دیکھو مجھے شایاں مل گیا ہے۔مجھے شایان کے ساتھ اب اپنا گھر بنانا ہے جائی یانہ۔تم خدا کے لیے میری زندگی کو دوبارہ اندھیروں میں نہ لے کر جاؤ۔" جائی یانہ کو لگا اس کی بہن اپنا دماغی توازن کھو بیٹھی ہے۔وہ اس شایان کے ملنے پر خوشی منا رہی تھی جس نے کچھ دیر پہلے اسے اتنا ذلیل کر کے کمرے سے نکالا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس سے پہلے کچھ کہتی کیب ڈرائیور نے گاڑی کا ہارن بجا دیا۔ جائی یانہ نے عزاہ کو اس کے حال میں چھوڑ دیا اور گاڑی میں سوار ہو گئی۔ دونوں واپسی کا سفر طے کرنے لگ گئی۔ جب ان دونوں نے آدھا راستہ پار کر لیا تو جائی یانہ نے نائلہ سے کہا۔

"آج جو بھی ہوا پلیز وہ کسی کے سامنے شئیر نہ کرنا!"

"میرے خیال سے دوستی کا سنہری اصول یہ بھی ہے کہ اپنے دوست کے گھر کے حالات کسی سے شئیر نہ کیے جائیں۔" نائلہ نے بڑے آرام سے کہا۔ جائی یانہ اس کی بات سن کر ہنس دی۔ چند پل کے لیے اس کے ذہن میں چھایا تناؤ دور ہو گیا۔

****

گھر پہنچ کر جائی یا نہ کمرے میں بند ہو گئی۔اس نے نوال یا اشفاق کو کچھ بھی نہیں بتایا اور نہ ہی اس کے ماں باپ نے کوئی سوال کیا۔وہ کمرے میں جیسے ہی آئی تو وہ بیڈ پر دھرام سے لیٹ گئی۔اس نے کپڑے بھی تبدیل نہیں کیے تھے۔اس کا موڈ اس قدر خراب تھا کہ کوئی حد نہیں تھی۔ایک طرف اگر وہ شایان کے رویے کی وجہ سے پریشان تھی تو دوسری طرف عزاہ کی بیوقوفانہ سوچ پر اسے رہ رہ کر غصہ آ رہا تھا۔آخر یہ سب کون کرتا ہے؟ شایان بھائی اور بجو کی تو شادی بھی نہیں ہو رہی تھی تو بجو کو ایک ہی دن میں شایان بھائی سے اتنی محبت کیسے ہو گئی اور وہ بھی شایان بھائی کے اس قدر برے رویے کے باوجود؟

جائی یانہ عزاہ کے جذبات سے بے خبر تھی۔اگر وہ جانتی ہوتی کہ عزاہ شایان کو کب سے پسند کرتی ہے تو یقیناً اسے یہ سب اتنا عجیب نہ لگ رہا ہوتا۔شایان اور عزاہ کے بارے میں سوچتے سوچتے کب اس کی آنکھ لگ گئی اسے معلوم بھی نہ ہو سکا۔

جائی یانہ کی جب آنکھ کھلی تو کھڑکی سے اب روشنی تھوڑی کم آرہی تھی۔اپنی آنکھ کو رگڑتے ہوئے وہ اٹھی اور وال کلاک کی جانب دیکھا۔اس نے دیکھا کہ چھوٹی سوئی پانچ پر اور بڑی سوئی بارہ پر ہے مگر اسے کچھ سمجھ نہیں آپائی۔ اس کا دماغ اتنی گہری نیند لے لینے کے بعد ابھی تک سن تھا۔اس نے دماغ پر تھوڑا زور دیا تو اسے پتہ چلا کہ شام کے پانچ بج رہے ہے۔پھر اس نے باہر کھڑکی میں دیکھا تو اجالا ابھی تک تھا۔

"میں اتنی دیر تک سوتی رہی ہوں؟"

اس نے خود کلامی کی۔ابھی وہ اسی بارے میں سوچ رہی تھی کہ اچانک اسے یاد آیا آج تو شایان اور عزاہ کا ولیمہ ہے۔وہ فوراً سے اٹھی اور باہر چلی گئی۔وہ اپنی ماں کو تلاش کر رہی تھی جو اسے نیچے لاؤنج میں ملی۔وہ صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی اور کسی بارے میں سوچ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اماں آج بجو کا ولیمہ کنفرم ہے نا؟"

"ہاں میں نے زینب سے کال کر کے پوچھ لیا تھا۔اس نے کہا کہ وہ آج ہی ولیمہ کر رہی ہے۔"

"اچھا" جائی یانہ نے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔"میں نے تو کپڑے بھی استری نہیں کیے ہیں؟"

"جاؤ جلدی سے کپڑے استری کرو اور تیار ہونا شروع ہو جاؤ۔ساڑھے سات بجے ہمیں ہال کے لیے نکل جانا ہے۔"نوال نے کہا پھر اچانک انہیں یاد آیا۔

"جائی یانہ! ایسا کرو اپنی خالہ اور عیسیٰ کے بھی کپڑے استری کر دو۔"ام ہانی اور عیسیٰ کا نام سن کر جائی یانہ کا موڈ خراب ہو گیا مگر اس نے کچھ نہیں کہا۔وہ لاؤنج سے باہر نکل گئی۔ابھی اسے بہت سے کام کرنے تھے اور وقت مختصر تھا۔

****

سورج کو غروب ہوئے ابھی بس کچھ ہی لمحات گزرے تھے۔ پھر بھی اندھیرا کافی حد تک پھیل گیا تھا۔ ایسے میں اگر ہم ایک بڑی سی بلڈنگ میں بنے اپارٹمنٹ میں آئیں تو وہاں پر ایک لڑکی اپنی سنہری آنکھوں پر کاجل لگا رہی تھی۔ کاجل لگا کر اس نے اپنے پورے چہرے کو تنقیدی نگاہوں سے دیکھا۔ کہیں بھی کوئی کمی نہیں تھی۔ اس کا میک اپ مکمل ہو چکا تھا۔ عالیہ ڈریسنگ مرر کے سامنے سے ہٹ گئی اور ایک الماری کی طرف بڑھ گئی۔ اس کی ساڑھی کا پلو زمین پر گر رہا تھا۔ عالیہ نے ڈارک گرین کلر کی ستاروں سے بھری ساڑھی پہنی ہوئی تھی۔ اس کا بلاؤز بھی اسی رنگ کا تھا۔ ساڑھی پر دوسرا کوئی اور کلر نہیں تھا۔ ڈارک گرین کلر پر اس کی رنگت مزید نکھر گئی تھی۔ اس نے الماری کے دونوں پٹ کھول دیے اور جھک کر

لال رنگ کا جیولری کا ڈبہ نکالا۔اس نے الماری کے پٹ دوبارہ بند کر دیے اور ڈریسنگ مرر کے سامنے پہنچ گئی۔اس نے ڈبہ ڈریسنگ ٹیبل پر کھولا۔ڈبے کے اندر ڈائمینڈ کا حسین نیکلس موجود تھا۔اس کے ساتھ دو ڈائمنڈ ائیر رنگز بھی تھے جن پر نیکلس جیسا ہی کام ہوا ہوا تھا۔

عالیہ نے پہلے ائیر رنگز نکال کر اپنے کانوں میں ڈالے۔پھر اس نے نیکلس پکڑا۔ٹھیک اسی وقت آریان بھی کمرے میں آ گیا۔اس نے سفید رنگ کا ٹو پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا عالیہ کے پاس آیا اور اس کے ہاتھوں سے نیکلس پکڑ لیا۔عالیہ نے مسکراتے ہوئے اس کی جانب دیکھا پھر وہ آئنے کی جانب مڑ گئی۔وہ دیکھ سکتی تھی کہ آریان اس کے گلے میں نیکلس ڈال رہا ہے۔پھر آریان نے اس کے بال، جو ابھی اس نے آڑھی مانگ نکال کر کرلز کیے تھے، کو نیکلس کی ڈوری سے نکال کر باہر کر رہا تھا۔جب آریان نے چہرہ اٹھا کر

www.novelsclubb.com

آئینے پر دیکھا تو عالیہ کو یہ منظر مکمل لگا۔ عالیہ کو اس وقت لگا کہ اسے آریان سے بہتر انسان کبھی بھی نہیں مل سکتا تھا۔ آریان نے عالیہ کا ہاتھ تھاما اور اسے لے کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ وہ دونوں باہر ڈنر کے لیے جا رہے تھے۔

****

عزاہ پارلر میں بے چینی سے ادھر ادھر ٹہل رہی تھی۔ وہ بالکل تیار کھڑی تھی۔ اس نے گرے کلر کی میکسی پہنی ہوئی جو اوپر سے نیچے تک کام سے بھری ہوئی تھی۔ اس کے اوپر اس نے گرے کلر کا ڈوپٹہ سر پر اوڑھا ہوا تھا۔ اس نے سیدھی مانگ نکال کر جوڑا کیا ہوا تھا۔ اس کا میک اپ اور اسٹائلنگ سب کام ہو چکے تھے۔ اب بس اسے شایان کا انتظار تھا جو ابھی تک گاڑی لے کر نہیں آیا تھا۔

اس نے زینب کو اتنی بار کال کی تھی مگر وہ ہر بار یہی کہہ رہی تھی میں نے شایان کو تمہیں لینے بھجوا دیا ہے اب وہ بس آتا ہی ہو گا۔اسے آخری کال کیے آدھا گھنٹہ ہو گیا تھا مگر شایان کا کچھ پتہ نہیں تھا۔

وہ پارلر میں اکیلی آئی تھی۔اس کے ساتھ کوئی نہیں تھا۔نمرہ اس کے ساتھ چل بھی لیتی مگر اسے صبح سے بخار تھا۔اس لیے اس نے گھر پر ہی ٹھہرنا مناسب سمجھا۔اس کا دل تھا کہ جائی یانہ کو اپنے ساتھ لے آئے مگر زینب نے اتنی عجلت میں اسے ڈرائیور کے ساتھ بھیج دیا کہ اسے موقع ہی نہ ملا۔ابھی وہ اس بارے میں سوچ ہی رہی تھی کہ پارلر میں کام کرتی لڑکی اس کے پاس آئی اور اسے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو لینے کے لیے آ گئے ہیں۔" اتنا کہہ کر وہ لڑکی آگے بڑھ گئی جب کہ عزاہ اپنی میکسی کو اٹھا کر باہر جانے لگی۔ وہ جیسے ہی باہر آئی اسے شایان کی گاڑی پارلر کے گیٹ کے سامنے کھڑی ملی۔

وہ اپنی میکسی کو اٹھا کر بمشکل آگے بڑھی اور اس نے بیک سیٹ کا دروازہ کھول لیا۔ ابھی عزاہ گاڑی میں بیٹھی ہی تھی کہ شایان نے گاڑی تیز رفتار میں آگے بڑھا دی۔ عزاہ آگے کی جانب کو جھکی۔ اس کا ہاتھ فورا فرنٹ سیٹ پر آیا تھا۔ شایان کچھ بھی دیکھے بغیر ڈرائیو کیے جا رہا تھا۔ اسے بس جلد از جلد ہال پہنچنا تھا۔ اسے پیچھے بیٹھی عورت اس قدر بری لگ رہی تھی کہ اگر اس کا بس چلتا تو وہ خود اس کا گلہ دبا دیتا۔ پندرہ منٹ کا راستہ ان دونوں نے پانچ منٹ میں عبور کر لیا تھا۔ شایان نے ایک جھٹکے سے گاڑی روکی۔ عزاہ کو دوبارہ جھٹکا لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

"گاڑی سے اترو!" شایان نے نہایت سرد آواز میں کہا۔

عزاہ خاموشی سے اترنے لگی۔ ابھی وہ اتر ہی رہی تھی کہ اس کی میکسی گاڑی کے دروازے کے ہینڈل پر اٹک گئی۔ وہ میکسی چھڑوانے کے لیے دوبارہ مڑی ۔

"تمہیں کہا ہے نا جلدی جاؤ۔ پتہ نہیں اس طرح کی حرکتیں کر کے تم عورتوں کو ملتا کیا ہے۔ ایسی اوچھی حرکتیں میرے ساتھ نہ کیا کرو۔" عزاہ کے میکسی نکالتے ہاتھ رک سے گئے۔ وہ کہنا چاہتی تھی کہ اگر اس کی میکسی دروازے کے ہینڈل میں پھنس گئی ہے تو یہ کونسی اوچھی حرکت ہے؟

عزاہ کچھ کہہ بھی دیتی اگر شایان کی ناراضگی کا خوف اس کے ذہن پر سوار نہ ہوتا۔اس نے خود کو تسلی دی کہ یہ باتیں بس عالیہ کی وجہ سے کہی جا رہی ہے۔کچھ دنوں بعد اس کا رویہ صحیح ہو جائے گا۔

عزاہ نے اس کمزور سی دلیل پر پورے صدق دل کے ساتھ یقین کیا اور میکسی چھڑا کر ایک طرف کھڑی ہو گئی۔شایان گاڑی پارک کر کے اتر گیا اور سیدھا ہال کی جانب جانے لگا۔اسے اب عزاہ کی بالکل بھی فکر نہ تھی۔عزاہ ہیلز کے ساتھ میکسی اٹھاتی شایان کے برابر آنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی تھی لیکن شایان کے قدم اس قدر تیز تھے کہ عزاہ اس کا ساتھ نہیں دے پا رہی تھی۔آخر کار وہ دونوں ہال پہنچ گئے۔اب شایان کی چال نارمل ہو چکی تھی۔عزاہ کی سانسیں تیز چلنے کی وجہ سے بے ترتیب ہو گئی تھی لیکن وہ ابھی ہانپ نہیں سکتی تھی کیونکہ ارد گرد بہت سے لوگ بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں چلتے ہوئے سیدھا اسٹیج پر پہنچ گئے۔زینب جو اسٹیج پر کھڑی تھی۔کچھ قدم آگے بڑھی اور عزاہ کے کندھے کو پکڑ کر اسے اسٹیج پر رکھے مرکزی صوفے پر بٹھا دیا۔

شایان اسٹیج پر نہیں چڑھ سکا کیونکہ اسے اس کے دوستوں نے روک لیا تھا۔زینب کو بھی کسی عورت نے بلا لیا۔وہ اسٹیج پر سے اتر کر اس عورت کی بات سننے لگی۔

www.novelsclubb.com

عزاہ اسٹیج پر بالکل تنہا رہ گئی۔اس نے اسٹیج کے سامنے کھڑے شایان کو دیکھا۔شایان تین چار لڑکوں سے بات کرنے میں مصروف تھا۔عزاہ کو شایان کی

آواز سنائی نہیں دیں رہی تھی مگر وہ یہاں سے شایان کی مسکراہٹ دیکھ سکتی تھی۔ وہ کافی خوش مزاجی سے بات کرتا دکھائی دیں رہا تھا۔ایسا لگ ہی نہیں رہا تھا کہ یہ وہی شایان ہے۔ کیا اسے ایسا ہی ہنستا مسکراتا انسان نہیں مل سکتا تھا؟ اللہ نے آخر اس کے ساتھ ایسا کیوں کیا تھا؟

اس کے دل میں لاکھوں شکوے اٹھنے لگے۔اسی وقت عزاہ نے نوال، جائی یانہ، ام ہانی اور عیسیٰ کو ہال میں داخل ہوتے دیکھا۔اسے اشفاق کہیں بھی دکھائی نہیں دیے۔ زینب نے نوال اور ام ہانی کا بہت ٹھنڈے انداز میں استقبال دیا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ سیدھا عزاہ کے پاس اسٹیج پر گئی اور اس کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گئی۔

"آپ ٹھیک ہو؟" جائی یانہ نے عزاہ کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں میں خوش ہوں۔ مجھے شایان مل گیا ہے۔ یہ کیا کم ہے؟" عزاہ نے اپنے تمام شکووں کو اس وقت پس منظر میں ڈال دیا تھا۔ دل میں ایک بار پھر شایان کا بنا ہوا شاندار پتلا اپنے پورے رعب کے ساتھ کھڑا ہو گیا تھا۔

"میں نے آپ سے پوچھا تھا آپ ٹھیک ہو۔ خوش ناخوش ہونے کی تو بات ہی نہیں ہوئی۔" جائی یانہ کی بات سن کر عزاہ ٹھہر سی گئی۔ کچھ پل کے لیے خاموشی قائم ہوئی پھر عزاہ نے بات بدلتے ہوئے پوچھا۔

"بابا نہیں آئیں؟"

"نہیں۔ان کی طبیعت نہیں ٹھیک تھی۔" جائی یانہ نے اپنے پاؤں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"اچھا!" عزاہ نے آہستہ سے کہا۔وہ جانتی تھی اشفاق کو کیا بات کھائے جا رہی تھی۔اس کے بعد عزاہ اور جائی یانہ دوبارہ خاموش ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بیٹھنے کے بعد جائی یانہ اسٹیج پر اسے اتر کر اس ٹیبل پر چلی گئی جہاں نوال بیٹھی تھیں۔

****

رات کے سناٹے میں سڑک پر ایک گاڑی راوں دواں تھی۔اگر گاڑی کے اندر جھانکو تو عالیہ اور آریان گاڑی بیٹھے دکھائی دیں گے۔آریان کی توجہ اس وقت سامنے سٹک پر مرکوز تھی جبکہ دوسری طرف عالیہ گاڑی کی کھڑکی سے باہر کا منظر دیکھ رہی تھی۔وہ دونوں ڈنر کر کے واپس گھر جا رہے تھے۔

اچانک موڑ کاٹتے ہوئے ان کے راستے میں میرج ہال آیا۔عالیہ نے جب میرج ہال کی طرف دیکھا تو وہ حیران ہو گئی کیونکہ اس نے عزاہ کو دلہن کے روپ میں گاڑی میں بیٹھتے دیکھا۔اس سے زیادہ حیرانگی کی بات یہ تھی کہ اس کے ساتھ شایان بھی کھڑا تھا۔عالیہ کی گاڑی آگے چلی گئی مگر وہ پھر بھی گردن باہر نکال

کر باہر کا منظر دیکھنے لگی۔ شایان بھی گاڑی میں بیٹھ گیا تھا۔ عالیہ کو سمجھ آ گئی کہ اس کا کیا مطلب ہے۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا کہ عزاہ اور شایان کی شادی ہو سکتی ہے۔ اسے اس بارے میں نمرہ نے بھی کچھ نہیں بتایا تھا۔ اس کا اور نمرہ کا کل صبح سے کوئی رابطہ نہیں ہوا تھا۔ جب سے وہ پارلر سے آریان کے ساتھ گئی تھی تب سے تو دونوں کا رابطہ بالکل بھی نہیں ہوا تھا۔

عالیہ سارا راستہ اسی بارے میں سوچتی رہی۔ آخر شایان اور عزاہ کی شادی کیسے ہو سکتی تھی۔

گھر پہنچنے کے بعد جب آریان چینج کرنے کی غرض سے باتھ روم گیا تو عالیہ نے اسی وقت نمرہ کو کال ملائی۔

اگلے ہی لمحے کال اٹھالی گئی۔

"ہیلو عالیہ! سب کچھ ٹھیک ہے نا؟" نمرہ نے کال اٹھاتے ساتھ ہی پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ عزاہ اور شایان کی شادی ہو گئی ہے؟" عالیہ نے غصے سے پوچھا۔ کچھ پل کے لیے دوسری طرف خاموشی چھا گئی۔ پھر جذبات سے عاری آواز عالیہ کی سماعت میں گونجی۔

"تم نے مجھ سے بس یہی پوچھنا تھا؟"

"ہاں میں نے تم سے یہی پوچھنا تھا۔ تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں کہ عزاہ کی شادی شایان سے ہو گئی ہے۔ تم جانتی بھی ہو کہ تمہارا بھائی کس قسم کا ہے پھر بھی تم نے کچھ نہیں کیا۔ شایان میری بہن کا جینا دو بھر کر دے گا۔ وہ اسے طعنے دے دے کر ہی مار دے گا" عالیہ نے جذباتی انداز میں بات کی۔

"کیا یہ وہی بہن نہیں ہے جس سے تم بات کرنا بھی پسند نہیں کرتی ہو۔" نمرہ کی بات سن کر عالیہ ایک پل کے لیے رک گئی۔ وہ تو عزاہ سے نفرت کرتی تھی پھر اسے عزاہ کی اتنی فکر کیوں تھی۔

"نہیں وہ میں۔۔۔" عالیہ نے بے ترتیب انداز میں بات کو ادھورا چھوڑ دیا۔اب کی دفعہ نمرہ بولی تو اس کا لہجہ نرم تھا۔

"میں نے تمہیں اس لیے نہیں بتایا تھا کہ کہیں میری فون کال کی وجہ سے تمہیں پکڑی نہ جاؤ اور تم بھی اپنا فون کچھ عرصے کے لیے بند رکھو بلکہ میری مانو تو نئی سم خرید لو۔ایسا نہ ہو کہ تمہاری غلطی کی وجہ سے آریان اور تم پھنس جاؤ۔اور جہاں تک عزاہ کی بات ہے تو اس سے یہ سب پوچھ کر ہوا ہے۔وہ چاہتی تو منع کر سکتی تھی۔تم اس کی وجہ سے خود کو بلیم نہ دو۔ویسے تمہیں بھائی اور عزاہ کی شادی کا کیسے پتہ چلا؟"

نمرہ کے پوچھنے پر عالیہ نے بتایا۔

"میں آریان کے ساتھ ڈنر کر کے واپس آ رہی تھی تب میں نے عزاہ کو میرج ہال کے باہر شایان کی گاڑی میں بیٹھتا دیکھا۔اس کا حلیہ بالکل دلہن جیسا تھا۔"

"اچھا"نمرہ نے اچھا کو کچھ کھینچا۔"کسی نے تمہیں دیکھا تو نہیں نا؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے تو نہیں لگتا ہے۔"

"ہمم"نمرہ نے ہنکارا بھرا۔

"اچھا اب میں کال رکھتی ہوں۔ کہیں کوئی سن نہ لے۔" یہ کہہ کر نمرہ نے کال کاٹ دی۔

عالیہ نے فون بند کر دیا اور ڈریسنگ ٹیبل کے پاس جا کر اپنی جیولری اتارنے لگی۔

"اچھی بات ہے عزاہ کو شایان ہی سوٹ کرتا ہے۔ دونوں ایک جیسے ہی ہیں۔ مجھے بھی جانے کیا ہو گیا جو میں عزاہ کے چکروں میں نمرہ سے لڑائی کرنے لگ گئی۔ نمرہ کو برا لگا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ اپنے آپ کو ان سوچوں سے مطمئن کرنے لگ گئی مگر دور کہیں اسے عزاہ کی فکر بھی ہو رہی تھی۔

****

گھڑی کی سوئیاں رات کے ڈھائی بجا رہی تھیں۔ایسے میں اگر عالیہ کے بیڈ روم میں آؤ تو وہ اس وقت آرام سے بیڈ پر لیٹی خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی۔اس نے کروٹ بدلی تو اچانک اسے محسوس ہوا کہ آریان بیڈ پر موجود نہیں ہے۔نیند سے بھری آنکھوں سے اس نے ادھر ادھر دیکھا تو آریان اسے کہیں بھی دکھائی نہیں دیا۔وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ہر جانب رات کی

مقدس خاموشی چھائی ہوئی تھی۔کمرے سے باہر نکل کر اسے آریان کی آواز سنائی دی۔اس نے آواز کا تعاقب کیا تو وہ آواز کچن میں سے آ رہی تھی۔

آریان کسی سے بہت غصے میں بات کر رہا تھا مگر اس کے باوجود اس کی آواز دھیمی تھی۔

عالیہ کچن کے دروازے کی چوکھٹ پر رک گئی۔آریان کی عالیہ کی جانب پشت تھی اس لیے وہ عالیہ کی آمد سے بالکل بے خبر تھا۔اس نے غصے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"اگر اس نے یہ دیکھ لیا تو اس میں میرا کیا قصور ہے؟"

تھوڑی دیر کے لیے وہ خاموش ہو گیا۔

"تم میری بات کو۔۔۔"آریان یہ کہتے ہوئے مڑا کہ اچانک اسے اپنے سامنے عالیہ دکھائی دی۔عالیہ کو محسوس ہوا کہ آریان کے چہرے پر سے ایک سایہ ہو کر گزرا ہے۔

"تم اٹھ کیوں گئی؟"آریان نے زبردستی مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اتنی رات کو کس کی کال آئی تھی؟"عالیہ نے آریان کے سوال کو نظر انداز کر دیا۔

آریان اس کے پاس آیا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے واپس بیڈ روم لے جانے لگا۔

"میرا ایک دوست ہے۔ مجھ سے ایک بات پر ناراض ہے۔ اسی بات پر ابھی میری اور اس کی لڑائی ہو رہی تھی۔ اسی وقت تم آ گئی۔"

آریان آہستہ آہستہ قدم اٹھا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس وقت؟" عالیہ نے آریان کا چہرہ دیکھا۔

"وہ باہر ملک رہتا ہے اس لیے ٹائمنگ کا مسئلہ ہو گیا۔" آریان نے وضاحت دی پھر خاصے شوخ انداز میں کہا۔ "ویسے اب مجھے لگنے لگ گیا ہے کہ میری شادی ہو گئی ہے۔ مطلب اب مجھے تم روایتی بیوی لگ رہی ہو۔ یونو شکی ٹائپ"

آریان عالیہ کو لے کر کمرے کے اندر چلا گیا۔

****

یہ اس صبح کی بات ہے جب جائی یانہ اور نائلہ عزاہ کا ناشتہ لے کر گئی تھیں اور زینب ان دونوں سے مل لینے کے بعد باہر چلی گئی تھیں۔

زینب اپنی سیاہ آنکھوں پر کالا چشمہ لگائے اور بالوں کو ایک شال کی مدد سے چھپائے گاڑی کی بیک سیٹ پر بیٹھی تھی۔انہوں نے جاتے ہوئے شال، عینک اور پرس کمرے سے لے لیے تھے۔ڈرائیور گاڑی کو زینب کی بتائی گئی منزل پر پہنچا رہا تھا۔

زینب کے تاثرات بالکل سپاٹ تھے۔ان کے چہرے کا رخ کھڑکی کی جانب ہیتھا۔کچھ دیر بعد گاڑی رک گئی۔زینب نے فوراً دروازہ کھولا اور تھوڑی دیر کے لیے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ان کے سامنے ایک بڑا قبرستان تھا۔زینب نے گردن ہلا کر ادھر ادھر دیکھا تو ان کی نگاہ ایک دوکان پر گئی جہاں بہت سے پھول رکھے

ہوئے تھے۔زینب قدم قدم چلتی دوکان کے پاس آئی اور پھولوں کی پتیوں کا شاپر خرید کر اپنے ہاتھ میں لے لیا۔

ان کے پیچھے کھڑا ڈرائیور اپنی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تھا۔زینب نے قبرستان کا دروازہ پار کیا اور درمیان میں بنے راستے سے گزرتی ہوئی ایک قبر تک پہنچ گئی۔زینب نے پھولوں کی پتیاں اس قبر پر ڈالیں۔اس کے بعد دعا کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا لیے۔دعا مانگنے کے بعد وہ کچھ دیر تک یونہی کھڑی رہی۔ تھوڑی دیر بعد قبرستان کی خاموش فضاؤں میں زینب کی نم آواز گونجی۔

www.novelsclubb.com

"جس کا ڈر تھا، وہی ہوا۔میری سزا ختم نہیں ہوئی۔"زینب کی آنکھوں کو کالے چشمے نے چھپایا ہوا تھا اس لیے آنکھوں کی نمی دکھائی نہ دیں سکیں۔

زینب کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ ابھری۔

"مزے کی بات بتاؤں جو آفت میرے لیے سزا ہے۔ وہ میرے خاندان پر آزمائش بن کر اتری ہے۔ میں پوری کوشش کروں گی کہ اپنے خاندان کو کسی طرح اس آفت سے بچالوں لیکن شاید دور کہیں میں یہ جانتی ہوں کہ یہ آفت دوبارہ نازل ہوئی ہے تو سب کچھ برباد کر کے ہی جائے گی۔"

دوبارہ قبرستان میں خاموشی چھا گئی۔ زینب بہت دیر تک اس قبر کو تکتی رہی۔ جب زیادہ وقت گزر گیا تو زینب نے واپسی کی راہ لی۔ وہ بوجھل قدم اٹھاتی قبر کی حدود سے دور آ رہی تھی۔ قبرستان آ کر ان کا دل مزید بوجھ کا شکار ہو جایا کرتا تھا۔

اس مٹی میں ان کے بہت سے پیارے سوئے ہوئے تھے۔ایک پل کے لیے وہ رکی اور مڑ کر واپس اسی قبر کو دیکھا۔ان کی نگاہیں قبر پر لگی تختی پر گئی۔

وہاں ایک شان سے قبر کے مالک کا نام لکھا گیا تھا۔زینب کی نظر تین حروف سے لکھے لفظ "عمر" پر ٹھہری تھی۔

****

یہ بات ہے شایان اور عزاہ کے ولیمے کی رات کی۔گھڑی کی سوئیاں بارہ بجا رہی تھیں۔ایسے میں ہم اندھیرے میں ڈوبے ایک کمرے کی جانب بڑھتے ہیں۔اس کمرے میں واحد روشنی بس کھڑکی سے آنے والی سٹریٹ پولز کی روشنی تھی۔ایسے

میں ہم دیکھتے ہیں کہ سانولی لڑکی بیڈ پر لیٹی ہوئی تھی۔وہ کمبل سینے تک تانے اور دونوں ہاتھ سر کے نیچے کیے،اوپر چھت کو گھور رہی تھی۔دن میں اتنی دیر سو جانے کے بعد جائی یانہ کو اب بالکل بھی نیند نہیں آ رہی تھی مگر اس کے پاس کرنے کو کچھ نہیں تھا۔اس لیے وہ بیڈ پر لیٹی سونے کی ناکام کوشش ہی کر رہی تھی۔

نیند نہ آنے کی وجہ سے جائی یانہ کے ذہن میں لاکھوں خیالات گردش کرنے لگ گئے تھے۔اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ آخر ایک دم سے ان کے گھر میں یہ سب کچھ کیسے ہو گیا تھا۔عالیہ کا یوں گھر چھوڑ کر چلے جانا،عزاہ کی شایان سے شادی، بابا کی سارے گھر سے لاتعلقی،شایان کا عزاہ سے برا برتاؤ اور سب سے بڑھ کر عزاہ کا شایان کو چاہنا یہ سب اس کی سمجھ سے بالاتر تھا۔

www.novelsclubb.com

اگر عالیہ شایان کو ناپسند کرتی تھی تو اس نے یہ بات بابا یا گھر کے دیگر افراد سے کرنے کی کوشش کیوں نہیں کی؟ جائی یانہ کو یاد تھا اس نے شادی سے شاید تین چار دن پہلے اپنے کمرے کی کھڑکی سے عالیہ کو شایان کی کار سے اترتے ہوئے دیکھا تھا۔ اگر عالیہ کو شایان اتنا ناپسند تھا تو وہ اس سے ملنے کیوں گئی تھی؟ کیا وہ شایان کو منع کرنے گئی تھی؟ اگر ہاں تو پھر شایان چپ کیوں تھے، انہوں نے کسی کو بتایا کیوں نہیں؟

جائی یانہ کے ذہن میں اٹھتے سوالوں کا جواب فی الحال عالیہ کے سوا کسی کے پاس نہیں تھا۔ سوچتے سوچتے اسے پیاس لگنے لگ گئی۔ جائی یانہ بیڈ پر سے اتری اور کمرے سے باہر نکل گئی۔ کمرے کے باہر خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ سب لوگ اپنے اپنے کمروں میں آرام کرنے کے لیے چلے گئے تھے۔ جائی یانہ انہی باتوں کو سوچتی سوچتی پانی پینے کے لیے کچن چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

پانی پی لینے کے بعد جائی یانہ کچن سے باہر نکل گئی اور اس نے اپنا رخ کمرے کی جانب موڑ لیا۔ راستے میں اسے کسی کے موبائل بجنے کی آواز سنائی دینے لگ گئی۔ جائی یانہ نے آواز کا تعاقب کیا تو وہ لاؤنج میں رکھے صوفے کے پاس سے آ رہی تھی۔ وہ پاس آئی تو اس نے صوفے پر رکھا اشفاق کا موبائل دیکھا جو اب خاموش ہو چکا تھا۔ جائی یانہ اشفاق کے موبائل کو یہاں پڑا دیکھ کر تھوڑا سا الجھی۔ بابا تو کل سے کمرے سے باہر نہیں نکلے تھے تو یہ یہاں کیسے آ گیا۔ اس نے موبائل پکڑ لیا اور تھوڑی دیر کے لیے وہ دوبارہ کال آنے کا انتظار کرتی رہی لیکن جب موبائل پر کال دوبارہ نہ آئی تو وہ موبائل واپس صوفے پر رکھ کر واپس جانے لگی۔ ابھی وہ ایک دو قدم صوفے سے پیچھے ہٹی تھی کہ اسے کچھ یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

وہ مڑی اور اشفاق کا موبائل پکڑ لیا۔ موبائل کو ان لاک کیا اور واٹس ایپ پر گھس گئی۔ جائی یانہ موبائل کی اسکرین دیکھتے دیکھتے صوفے پر بیٹھ گئی۔

جس نمبر سے عالیہ کے نکاح نامہ کی فوٹو موصول ہوئی تھی وہ ابھی تک واٹس ایپ پر موجود تھا۔ جائی یانہ نے اس نمبر پر غور کیا۔ اس نے بارات والے دن بھی اس نمبر کو دیکھا تھا تو یہ اسے کچھ جانا پہچانا سا لگ رہا تھا اور آج بھی ایسا ہی محسوس ہو رہا تھا۔ وہ بہت دیر تک نمبر کو تکتی رہی لیکن اس کے ہاتھ کچھ نہیں آیا۔ بالآخر فون کو اس کی جگہ پر رکھ کر وہ خاموشی سے واپس جانے لگ گئی لیکن اب اس کا ذہن اس نمبر کے معاملے میں الجھا ہوا تھا۔ پتہ نہیں کیوں وہ جب بھی اس نمبر کے بارے میں سوچ رہی تھی اس کا ذہن بار بار عالیہ کے کمرے کا منظر دکھا رہا تھا۔ وہ یہی سوچتی سوچتی بیڈ پر لیٹ گئی اور کمبل کو اپنے چہرے تک اوڑھ لیا۔ اس نے مزید دھیان سے سوچنا شروع کیا۔ ایک بار پھر ذہن پر عالیہ کا کمرہ چھایا لیکن اس کے

www.novelsclubb.com

ذہن میں عالیہ کے موبائل کو پکڑا ہوا عکس بھی ابھرا تھا۔اس نے عالیہ کا موبائل پکڑا ہوا تھا اور ایک شخص کی ڈی پی اسکرین پر جگمگا رہی تھی۔یہ نمبر اشفاق کے موبائل پر موجود نمبر جیسا ہی تھا۔شاید!!

اس نے تھوڑا اور غور کیا۔اس شخص کے چہرے کا دھندلا سا سانچا اس کے ذہن میں ابھرا۔اسی وقت اسے ایک شخص یاد آیا جو بالکل اسی عکس کی طرح اسے دکھائی دیتا تھا۔جائی یانہ نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔

اس نے منٹ سے پہلے اپنا موبائل ہاتھ میں لیا اور فوراً واٹس ایپ پر بنے گروپ پر آئی جسے بی بی اے اسٹوڈنٹ لرننگ گروپ کا نام دیا گیا تھا۔جائی یانہ عجلت میں اپنی انگلیاں اسکرین پر دبانے لگی اور اس جگہ پر آئی جہاں پر بتایا جا رہا تھا کہ کس کس نے یہ گروپ جوائن کیا ہے۔جائی یانہ اپنی انگلی نیچے سے اوپر کرتی کچھ

ڈھونڈنے میں مشغول تھی۔اس کی نظر ایک شخص کی ڈی پی پر گئی۔پھر نظر ڈی پی کے ساتھ موجود موبائل نمبر پر گئی۔یہ نمبر اس نمبر سے بالکل مختلف تھا جو اس نے اشفاق کے موبائل میں دیکھا تھا لیکن اسے ابھی اسی نمبر کی تلاش تھی۔اس نے فوراً اس پر کلک کیا اور میسج ٹائپ کرنا شروع کیا۔

"میں جائی یا نہ بات کر رہی ہوں!"اس نے ساتھ ساتھ اپنا رول نمبر بھی بتایا۔

"میں نے تم سے ایک بات کرنی ہے اور وہ بھی بہت ضروری۔تم مجھ سے کل مل سکتے ہو؟"

اس نے یہ پیغامات سینڈ کر دیے اور پھر اضطرابی حالت میں اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرنے لگ گئی جو اس کے چہرے پر گر رہے تھے۔ تھوڑی دیر بعد دوسری طرف سے میسج آیا۔

"میں آپ کو پہچان گیا ہوں۔ میں کل نہیں آپاؤں گا۔ دو تین دن بعد میرا یونیورسٹی آنا ہو گا۔"

جائی یانہ کے چہرے پر تھوڑی سی مایوسی چھائی لیکن پھر وہ سوچ میں پڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے تو میں جمعہ والے دن یونیورسٹی آؤں گی کیا تب مجھ سے بات کر سکو گے؟"

جائی یانہ نے میسج سینڈ کر دیا۔کچھ دیر بعد تھمبز اپ کا ایموجی موصول ہوا۔

جائی یانہ نے موبائل دوبارہ سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اور کروٹ لے کر بیڈ پر لیٹ گئی۔اب بس اسے جمعے کے دن کا انتظار تھا۔

www.novelsclubb.com

****

صبح کے وقت سورج کی روشن کرنیں گرم اور پر سکون معلوم ہوتی تھی۔ سورج کی کرنوں نے زمانے پر چھائے اندھیروں کو ختم کر دیا تھا مگر افسوس اس سورج میں اتنی طاقت نہیں تھی کہ تاریک دلوں کو اپنی روشنی سے منور کر سکے۔

سورج کی کرنوں کا اگر تعاقب کریں تو اس کی کرنیں زینب کے گھر کی عمارت پر پڑ کر اپنی آمد کا پیغام دے رہی تھیں۔ ہم گھر کے اندر داخل ہو تو سارا خاندان کھانے کی میز پر بیٹھا کھانا کھاتا دکھائی دے رہا تھا۔ سربراہی کرسی پر زینب چائے کا کپ نزاکت سے پکڑے اسے پینے میں مصروف تھیں۔ زینب کے ایک جانب شایان بیٹھا تھا جبکہ دوسری طرف عزاہ بیٹھی تھی۔ عزاہ اور شایان ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے مگر دونوں میں سے کوئی بھی ایک دوسرے کی جانب دیکھنے کی خطا نہیں کر پا رہا تھا۔

شایان کا سارا دھیان اپنے موبائل پر تھا۔ موبائل پر نظر جمائے وہ وقفے وقفے سے چائے کے گھونٹ اور ٹوسٹ کے نوالے منہ میں ڈال رہا تھا۔ وائٹ کلر کی شرٹ پر کالا کوٹ پہنے وہ آفس جانے کے لیے بالکل تیار تھا۔ اس کے سامنے بیٹھی عزاہ کی نظریں اپنی پلیٹ پر تھی۔ وہ اس وقت شایان کی جانب دیکھنا نہیں چاہتی تھی۔ عزاہ جانتی تھی کہ شایان پھپھو کی موجودگی میں بدتمیزی نہیں کرے گا مگر پھر بھی اسے شایان سے ڈر لگنے لگ گیا تھا۔ عزاہ کے حلیے پر آؤ تو اس نے آج اسکن کلر کا سادہ جوڑا پہن رکھا تھا۔ بالوں کو سختی سے جوڑے میں جکڑا گیا تھا۔ اس کا چہرہ مرجھایا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ بے رغبتی سے نوالوں کو حلق سے اتار رہی تھی۔ چائے پیتی زینب کی نگاہ اچانک عزاہ کی پلیٹ پر گئی جس پر کھانا نہ ہونے کے برابر تھا۔

"عزاہ بیٹا اتنا کم کیوں کھا رہی ہو؟ اگر یہ کھانا پسند نہیں ہے تو ملازمہ سے کہہ دو وہ تمہیں کچھ اور بنا دے گی۔"

شایان نے ناگواری سے عزاہ کو دیکھا اور سر جھٹک کر نگاہیں دوبارہ اپنے موبائل کی جانب کر لی۔(اٹینشن سیکر)

۔

"نہیں پھپھو میں بس اتنا ہی کھاتی ہوں۔" عزاہ کی بات سن کر شایان جل کر رہ گیا۔(ڈرامے۔۔۔!)

www.novelsclubb.com

"تمہیں اپنی خوراک بڑھانی چاہیے۔ تمہاری عمر کی لڑکیوں کی خوراک تو کافی اچھی ہوتی ہے۔" زینب نے گفتگو کو آگے بڑھانا چاہا۔

ابھی عزاہ کچھ کہتی اس سے پہلے ہی نمرہ بول پڑی۔

"عالیہ تو کھانے پینے کی بہت شوقین تھی۔ تم کس پر چلی گئی ہو؟" نمرہ نے یہ بات ہنستے ہوئے کہی۔ اس کی بات سن کر ہال میں موجود تمام نفوس کو سانپ سونگھ گیا۔ نمرہ نے جب سب کے چہروں پر ناگوار تاثرات دیکھیں تو اس کی مسکراہٹ پل بھر میں غائب ہو گئی۔ وہ سمجھ گئی اس نے غلط وقت پر غلط انسان کا حوالہ دے دیا ہے۔

زینب نے نمرہ کو تادیبی نگاہوں سے گھورا۔ عزاہ پلیٹ کی جانب جھک گئی اور شایان کے لب سختی سے بھینچ گئے۔ اس کے ہاتھ موبائل پر تیزی سے حرکت کرنے لگ گئے۔ کچھ دیر بعد جب شایان نے اپنا ناشتہ مکمل کر لیا تو وہ ڈائننگ ہال سے باہر نکل گیا۔ زینب بھی ناشتہ ختم کر کے اپنی کرسی سے اٹھ گئیں تبھی ان کی نظر شایان کی کرسی کے ساتھ والی کرسی پر گئی۔ اس کرسی پر جامنی رنگ کی فائل رکھی تھی۔ زینب نے آگے بڑھ کر فائل کو اپنے ہاتھوں میں لیا۔ وہ شایان کی فائل تھی جو وہ اپنے ساتھ ڈائننگ ہال میں لے کر آیا تھا۔

"عزاہ!! یہ شایان کی فائل ہے۔ اسے جلدی سے دے کر آجاؤ ایسا نہ ہو وہ آفس کے لیے گھر سے نکل جائے۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ نے سر اثبات میں ہلایا اور زینب سے فائل پکڑ کر ڈائننگ ہال سے باہر نکل گئی۔زینب جو باہر جانے والی تھیں انہوں نے اپنا ارادہ ترک کر دیا اور دوبارہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئیں۔انہوں نے گہری نگاہوں سے نمرہ کو دیکھا جو کھانا کھانے میں مصروف دکھائی دیتی تھی۔ماں کی نظروں کو محسوس کر کے نمرہ نے سر اٹھا کر ماں کو دیکھا۔زینب نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے۔

"تم۔۔"اس سے پہلے زینب کچھ کہہ پاتیں نمرہ نے ان کی بات کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتی ہوں آپ مجھے اس بات پر ڈانٹیں گی کہ میں نے عالیہ کا ذکر بھائی اور عزاہ کے سامنے کیوں کیا۔"نمرہ تھوڑی دیر کے لیے رکی۔"میں مانتی

ہوں میری غلطی ہے مجھے عالیہ کا نام نہیں لینا چاہیے تھا مگر آپ یہ بھی تو دیکھیں عالیہ میری دوست ہے۔اب اس کا ذکر زبان پر غلطی سے آ ہی سکتا ہے۔"

زینب نے کچھ بھی نہیں کہا۔زینب خاموش اور بے تاثر نگاہوں سے نمرہ کے چہرے کو ٹٹولتی رہی۔نمرہ زینب کی ان نگاہوں سے گڑبڑا گئی۔

"مما آخر آپ کو ہو کیا گیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

زینب نے گہرا سانس لیا۔

"تم جانتی تھی نا کہ عالیہ کسی اور کو پسند کرتی ہے؟"

الفاظ تھے یا صور جو زینب نے نمرہ کے کانوں میں پھونکے تھے۔ نمرہ کے وہم و خیال میں بھی نہیں تھا کہ اس کی ماں اس سے یہ سوال پوچھیں گی۔ اس کا چہرہ ایک پل میں فق ہو گیا۔

"نہیں مجھے کیسے پتہ ہو گا۔ مما آپ کیسی باتیں کر رہی ہے۔ اگر مجھے پتہ ہوتا تو میں اسے روک نہ لیتی۔" نمرہ نے ہڑبڑاہٹ کے عالم میں کمزور سی صفائی دی۔

www.novelsclubb.com

زینب خاموشی سے نمرہ کو دیکھتی رہی۔ایسا لگ رہا تھا وہ نمرہ کو اندر سے باہر تک پڑھ رہی تھی۔زینب نے پھر کوئی سوال نہ کیا۔نمرہ نے جلدی سے ناشتہ منہ میں ٹھونسا اور ڈائننگ ہال سے جانے کے لیے اپنی کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

وہ زینب کے پاس سے ہو کر ڈائننگ ہال کے دروازے کی جانب بڑھ رہی تھی کہ زینب کی آواز نے اس قدموں پر زنجیر ڈالی۔

"نمرہ مجھے امید ہے تم مجھے اور اپنے بھائی کو کبھی بھی دھوکہ نہیں دو گی۔"

www.novelsclubb.com

نمرہ کے گلے میں گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔اس کے چہرے پر سایوں کا راج ہو گیا۔ نمرہ پلٹ کر مڑی نہیں۔اسے ڈر تھا کہ زینب نے اب اسے دیکھا تو وہ سب کچھ جان جائے گی۔ نمرہ کوئی جواب دیے بغیر تیز قدم اٹھا کر ہال سے باہر نکل گئی۔

نمرہ کے جانے کے بعد زینب نے سر کرسی کی پشت پر ٹکا دیا اور لمبی گہری سانسیں بھری۔

ڈائننگ ہال کو چھوڑ کر اب پورچ کی جانب آؤ تو شایان اپنی گاڑی کا دروازہ کھولتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔اس نے اپنی گاڑی کا دروازہ جیسے ہی کھولا گھر کا مرکزی دروازہ کھلا اور عزاہ بھاگتی ہوئی شایان کے پاس آئی۔ شایان کے دروازہ کھولتے ہاتھ ہوا میں معلق ہو گئے۔

"شایان آپ اپنی فائل چھوڑ آئے تھے!" عزاہ نے ہانپتے ہوئے اپنی بات مکمل کی اور فائل والا ہاتھ شایان کی جانب بڑھایا۔

"توجہ حاصل کرنے کا کوئی موقع تم چھوڑ نہیں سکتی ہو!" شایان نے فائل پکڑتے ہوئے طنزیہ انداز میں کہا۔ عزاہ کی سنہری آنکھوں میں الجھن پھیل گئیں کیونکہ یہ بات موقع محل سے بالکل مختلف تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی؟" عزاہ نے ناسمجھی سے پوچھا۔

شایان عزاہ کو اب جانچتی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔اس کے چہرے پر پھیلی ناگواری گہری ہوتی جا رہی تھی۔

"تم کتنی بھی کوشش کر لو۔ کتنی ہی توجہ لینے کی جدوجہد کر لو میرا دل اپنے لیے کبھی نرم نہیں کر پاؤ گی۔اگر تم سمجھتی ہو کھانا کم کھا کر، آنکھوں میں ہر وقت آنسو لے کر، چہرے پر بارہ بجا کر مجھے تم سے محبت ہو جائے گی تو یہ تمہاری سب سے بڑی بھول ہے۔ تمہارا وجود کبھی بھی میرے لیے اہم نہیں ہو پائے گا۔۔"شایان سختی سے کہہ رہا تھا جبکہ سامنے کھڑی عزاہ کو شایان کا دماغ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اپنے آپ کو اس بھول سے بھی نکال لو کہ ماما کو اپنے ساتھ ملا کر تم مجھ پر کسی قسم کا پریشر ڈال سکتی ہو۔ میں ماما یا کسی اور کے پریشر میں آنے والا شخص نہیں ہوں۔"

یہ کہہ کر شایان گاڑی میں بیٹھ گیا اور گاڑی کو گھر کے گیٹ سے باہر نکال کر آگے بڑھ گیا۔ عزاہ بت بنی وہی کھڑی رہ گئی۔ وہ شایان کو بس فائل پکڑانے آئی تھی اور شایان نے اسے بے وجہ اتنی باتیں سنا ڈالی۔

کیا واقعی میں وہ شایان کے نزدیک اتنی کم تر تھی۔ اس کا دل ڈوبنے لگا۔ وہ بوجھل دل کے ساتھ گھر کے اندر داخل ہو گئی۔

****

*

"جی جی اوکے ماما!"

عالیہ کی آنکھ آریان کی آواز سے کھلی تھی۔اس نے بیڈ پر سے اپنا سر اوپر کیا اور آریان کو دیکھا جو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تھا۔کالے رنگ کی پینٹ پر اورنج کلر کی ٹی شرٹ پہنے آریان کے دونوں ہاتھ گھڑی پہننے کی جدوجہد میں مصروف تھے۔اس کا موبائل اس کے کندھے پر تھا جسے اس نے سر جھکا کر سنبھالا ہوا تھا۔وہ یقیناً اپنی ماں سے بات کر رہا تھا۔

"اچھا ماما باقی باتیں آ کر کروں گا۔"

آریان نے گھڑی پہن لی تو موبائل ہاتھوں میں لیا اور دوسری طرف موجود شخص کو خدا حافظ کہہ کر کال کاٹ دی۔

عالیہ اب اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔اس کے پاؤں ابھی بھی کمبل میں چھپے تھے۔آریان نے ڈریسنگ کے آئنے سے جب عالیہ کو اپنی طرف دیکھتا پایا تو مڑے بغیر عالیہ کے عکس کو دیکھتا ہوا مسکرایا۔آریان کچھ زیادہ ہی ہشاش بشاش دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے نیوی بلو کلر کا نائٹ سوٹ پہنا ہوا تھا۔اس کے بال بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں سونے کی وجہ سے سوجی ہوئی لگ رہی تھیں۔وہ اس عجیب سے حلیے میں بھی پیاری لگ رہی تھی۔

"کہیں جا رہے ہو؟"عالیہ نے بھاری آواز میں کہا۔ایسا لگتا تھا وہ بہت گہری نیند سے اٹھی تھی۔

"ہاں ماما کے پاس جا رہا ہوں۔میں نے سوچ لیا ہے میں ماما کو آج سب کچھ بتا دوں گا۔"آریان کی بات سن کر عالیہ کی آنکھیں کھل گئیں۔کچھ دیر پہلے والی سستی اب ختم ہو چکی تھی۔

"تم آنٹی کو بتانے جا رہے ہو؟" عالیہ نے بات دوبارہ دہرائی۔

"ہمم اور آنٹی نہیں ماما بولو" آریان نے نرم سے انداز میں عالیہ کی تصیح کروائی۔ عالیہ نے ماتھے کو چھوا۔

"ہاں سوری!" آریان مسکرا کر رہ گیا۔ وہ اب آئینے کے سامنے کھڑا اپنے بال سیٹ کرنے میں مصروف تھا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ کچھ دیر خالی نگاہوں سے کمبل کو گھورتی رہی۔ پھر اس نے سر اٹھا کر آریان کو دیکھا جس کے بال ابھی بھی سیٹ نہیں ہوئے تھے۔

"میں بھی تمہارے ساتھ آنٹی کے پاس جاؤں گی۔" عالیہ کا انداز فیصلہ کن تھا۔ آریان کے بال بناتے ہاتھ رک گئے۔

"تم بھی ساتھ چلو گی؟" آریان نے ہلکے پھلکے انداز میں پوچھا۔ اس نے بال سیٹ کرنا دوبارہ شروع کر دیا تھا۔

"ہاں! اگر نکاح ہم دونوں نے کیا ہے تو ناراضگی تم اکیلے کیوں برداشت کرو گے۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی تاکہ آنٹی کو بتا سکوں کہ ہمارا نکاح اتنی جلد بازی میں کیوں ہوا ہے۔" آریان نے برش ٹیبل پر رکھ دیا اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا عالیہ کے سامنے کھڑا ہو گیا۔ عالیہ نے آریان کے بیٹھنے کے لیے اپنے پاؤں سمیٹ لیے۔ آریان بیڈ پر بیٹھ گیا اور عالیہ کے ہاتھوں کو تھام لیا۔ اس نے سر اٹھا کر عالیہ کی سنہری آنکھوں کو دیکھا۔

"تم میرے ساتھ چلو گی یہ سن کر مجھے اچھا لگا لیکن آج میں تمہیں ساتھ لے کر نہیں جانا چاہتا ہوں۔ میں چاہتا ہوں میں ماما سے اکیلے کروں تاکہ ان کی ری ایکشن دیکھ لوں۔ ویسے تو وہ غصہ ہی کریں گی مگر مجھے برا بھلا کہہ کر شاید ان کا غصہ جلدی اتر جائے گا۔ لیکن اگر تم میرے ساتھ جاؤ گی تو شاید معاملات مزید بگڑ جائیں گے۔ وہ میری بات سنے بنا ہی مجھے گھر سے باہر نکال دیں گی۔ آج مجھے ان سے بات کر کے دیکھنے دو ان کا غصہ کتنے لیول پر ہے۔"

عالیہ کو آریان کی بات سمجھ آگئی تھی۔ اس لیے اس نے سمجھتے ہوئے سر اثبات میں ہلا دیا۔ آریان اسے دیکھ کر مسکرانے لگا۔ عالیہ کے ہاتھوں میں اس کی گرفت مزید مضبوط ہو گئی۔

"شکریہ مجھے سمجھنے کے لیے۔۔۔!"

عالیہ بھی اسے دیکھتے ہوئے مسکرا دی۔

****

زینب کی زندگی میں شادی کے بعد ٹھہراؤ آ گیا تھا۔اس کی زندگی آرام سکون سے گزر رہی تھی۔شادی سے پہلے وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ عمر کا کاروبار اسلام آباد کی بجائے کراچی میں ہے اور عمر کراچی میں ہی قیام پذیر ہے۔

www.novelsclubb.com

شادی کے بعد زینب بھی کراچی منتقل ہو گئی تھی۔ زینب کو اپنے سسرال والوں کی طرف سے کبھی کسی بڑی مشکل کا سامنا نہیں ہوا تھا۔ اس کی ساس نگینہ بیگم اپنے بڑے بیٹے کے ساتھ اسلام آباد میں رہتی تھی۔ انہوں نے روایتی ساسوں کی طرح زینب کو مشکل وقت نہیں دیا تھا۔ وہ طبیعت کی خاصی اچھی عورت تھی۔ عمر کے باپ کا ان کی شادی سے ایک سال پہلے ہی انتقال ہو گیا تھا۔

زینب اور عمر کراچی میں اپر مڈل کلاس کالونی میں رہائش پذیر تھے۔ کراچی آجانے کے بعد زینب کا اپنے میکے سے رابطہ نہ ہونے کے برابر تھا۔ بس عید کے موقع پر ہی زینب جب سسرال سے ملنے اسلام آباد آتی تو حسن کے گھر بھی چکر لگا آتی۔ اس کے چچا چچی کے گھر کا ماحول اس کے لیے پہلے جیسا ہی تھا۔ وہاں پر اس کا کافی ٹھنڈے انداز میں استقبال کیا جاتا تھا۔ پندرہ بیس منٹ کی مختصر سی ملاقات میں

www.novelsclubb.com

زینب کو اچھے سے بآور کروا دیا جاتا کہ اسے اپنے سسرال والوں سے ہی بنا کر رکھنی ہے۔اس کے میکے میں اس کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔

عمر اس کا ہر طرح سے خیال رکھتے تھے۔شادی کے چھ مہینے بعد زینب کی پریگننسی کی خوشخبری نے زینب کی زندگی میں مزید خوشیاں بھر دی تھیں۔عمر کی توجہ اور محبت زینب کے لیے مزید بڑھ گئی۔اس کی ساس کو جب یہ خبر ملی تو وہ پھولے نہیں سما رہی تھی ان کا بس چلتا تو وہ اڑ کر زینب کے پاس پہنچ جاتی مگر وہ جوڑوں کے درد کی وجہ سے کراچی کا سفر نہیں کر سکتی تھیں۔اسی دوران زینب کو اپنے سسرال سے معلوم ہوا کہ ام ہانی کی منگنی ہو گئی ہے۔اسے مریم یا حسن کی جانب سے ایسی کوئی خبر نہیں ملی تھی لیکن اس نے اپنے میکے کا بھرم رکھنے کے لیے اس نے یہی بتایا کہ اسے پہلے سے معلوم تھا لیکن اپنی حالت کو دیکھتے ہوئے وہ اسلام آباد نہیں گئی۔

www.novelsclubb.com

اس کا دل چاہا کہ وہ فون کر کے مریم یا حسن سے شکوہ کرے لیکن پھر اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔ اگر کوئی اسے اپنے ساتھ نہیں رکھنا چاہتا تھا تو اس میں اتنی عزت نفس تو تھی ہی کہ ان سے بات نہ کرے۔ زندگی اسی ڈگر پر رواں دواں تھی۔

****

www.novelsclubb.com

گھڑی نے دوپہر کے تین بجا دیے تھے۔ عالیہ لیونگ روم کے صوفے پر بیٹھی دیوار پر لگی ایل سی ڈی میں ڈرامے دیکھ رہی تھی۔ اس نے دونوں پاؤں

صوفے کے اوپر کیے ہوئے تھے۔وقفے وقفے سے وہ سامنے ٹیبل پر پڑے بسکٹ کو اٹھا کر کتر رہی تھی۔ابھی ڈرامے میں کوئی اچھا سین چل رہا تھا۔عالیہ بڑے انہماک سے ڈرامہ دیکھنے میں مگن تھی۔اسی وقت اپارٹمنٹ کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ عالیہ کی ساری توجہ ٹوٹ گئی۔عالیہ نے کچھ آگے جھک کر دروازے پر جھانکنا چاہا۔

اسے آریان لیونگ روم میں آتا دکھائی دیا۔اس کے قدم بوجھل تھے اور چہرہ اترا ہوا تھا۔جو مسکراہٹ عالیہ نے آریان کے گھر سے باہر نکلتے ہوئے دیکھی تھی اب اس کا نام و نشان بھی دکھائی نہیں دیتا تھا۔عالیہ کچھ کچھ سمجھ گئی تھی کہ مسئلہ کیا تھا۔شاید اس نے خود کو اس بات کے لیے تیار بھی کر لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آریان لیونگ روم میں آیا اور عالیہ کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا۔ عالیہ نے آریان کی آنکھوں میں دیکھا تو اسے نمی جھلکتی ہوئی دکھائی دی۔ ایسا لگتا تھا اس نے خود کو رونے سے بمشکل روکا ہوا تھا۔

"ماما نہیں مانی؟!" عالیہ نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔ وہ جانتی تھی اس بات کا کیا جواب ہو گا۔

آریان نے سر نفی میں ہلایا اور عالیہ کے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس نے اپنا چہرہ دونوں ہاتھوں پر گرا کر چھپا دیا۔

www.novelsclubb.com

"وہ مجھ سے بہت غصہ ہے۔" آریان کی دبی ہوئی روہانسی آواز عالیہ کی سماعتوں سے گزری۔

عالیہ نے اپنے پاؤں نیچے زمیں پر رکھے اور آریان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے حوصلہ دینا چاہا۔

"تم فکر نہ کرو یہ وقتی غصہ ہے۔"

www.novelsclubb.com

آریان نے اپنا چہرہ ابھی بھی جھکایا ہوا تھا۔

"مجھے نہیں لگتا کہ یہ غصہ وقتی ہے۔مجھے پتہ تھا کہ ماما یہ جان کر بہت غصہ ہو نگی اور مجھ سے کچھ وقت کے لیے ناراض ہو جائیں گی مگر میں نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا وہ مجھ سے سارے رشتے ناطے توڑ دیں گی۔"

"آخر ماما کو مجھ سے مسئلہ کیا ہے۔کیا میں ان کے معیار پر پورا نہیں اترتی ہوں؟"عالیہ کو کبھی بھی یہ مسئلہ سمجھ نہیں آپایا تھا۔

"انہیں تم سے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔سارا مسئلہ ان کی اس خواہش کا ہے وہ اپنی مرضی کی بہو لے کر آئے۔انہوں نے تو تمہارا نام بھی نہیں سنا ہے۔"
آریان نے اپنا سر اٹھا کر عالیہ کو دیکھا۔آریان کی آنکھیں اب سرخ ہو رہی تھیں اور آنکھوں کے ارد گرد بھی نمی دکھائی دے رہی تھی۔ایسا لگتا تھا اس نے جھکے سر میں اپنے آنسو بہائے تھے۔

عالیہ فرش کو تکنے لگی۔آخر گھر کو بڑوں میں اتنی انا کیوں ہوتی ہے۔ آخر کیوں ان کے نزدیک بچوں کی خوشی کوئی معنی نہیں رکھتی ہے۔ضد اور انا جب گھر کے بڑوں میں داخل ہو جائے تو اکثر خاندان کے بٹوارے ہو جاتے ہیں۔

عالیہ نے ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھے رنجیدہ آریان کو دیکھا۔اس مرد کو یوں بکھرا دیکھ کر عالیہ کے دل میں ہمیشہ ٹیسیں اٹھتی تھی۔لیکن اس وقت وہ آریان کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

جمعے کا دن

یونیورسٹی کے پر ہجوم گراؤنڈ میں بیٹھی جائی یانہ لوگوں کی باتوں، خوش گپیوں اور قہقہوں کی آوازوں کو سن رہی تھی۔اس کا دماغ اس وقت الجھا ہوا تھا۔وہ یہاں پر آتو گئی تھی مگر اب اسے اپنا فیصلہ جلد بازی کا نتیجہ لگ رہا تھا۔وہ بس خیال ہی خیال میں باتیں جوڑتے ہوئے کسی شخص کو یہاں کیسے بلا سکتی تھی۔اتنے دنوں بعد یونیورسٹی آنے کے بعد اس پر پڑھائی کا بوجھ بھی بڑھ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

نوال سے آج صبح یونیورسٹی جانے کی اجازت لیتے ہوئے جائی یانہ کو لگ رہا تھا کہ نوال اس پر غصہ کریں گی مگر خلاف توقع نوال نے بالکل بھی غصہ

نہیں کیا۔ان کا پہلے جیسا غصہ اب بالکل ختم گیا تھا۔انہوں نے بڑی آسانی سے جائی یانہ کو یونیورسٹی جانے کی اجازت دے دی۔اشفاق کا حال ابھی تک ایسا ہی تھا۔وہ ابھی تک آفس نہیں گئے تھے اشفاق لوگوں کا سامنا کرنے سے کترا رہے تھے۔ جائی یانہ بھی آج یونیورسٹی نہ آتی اگر اسے کچھ معلومات اکھٹی نہ کرنی ہوتی۔

جائی یانہ یونیورسٹی کے آدھے ٹائم تک اس شخص کو ڈھونڈتی رہی لیکن اس نے تو شاید دکھائی نہ دینے کی قسم کھائی تھی۔جائی یانہ نے اسے کال مسیجز بھی کیے مگر کوئی جواب نہیں آیا۔اسے ڈھونڈتے ڈھونڈتے جائی یانہ تھک ہار کر گراؤنڈ میں آکر بیٹھ گئی۔آج نائلہ بھی یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔وہ خوب بور ہو رہی تھی۔جائی یانہ کو جب لگنے لگا کہ وہ آج یونیورسٹی نہیں آیا ہے۔ تبھی وہ شخص اسے دور سے آتا دکھائی دیا۔جائی یانہ کی بھوری آنکھیں چمک اٹھیں۔

www.novelsclubb.com

اگر جائی یانہ کی نظروں کا تعاقب کرو تو وہ قدم قدم چلتا جائی یانہ کی جانب بڑھ رہا تھا۔اس نے براؤن کلر کی ٹی شرٹ پر اسکن کلر کی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔اپنے بیگ کا ایک بازو کندھے پر ڈالے وہ اسی کی جانب بڑھ رہا تھا۔اس کے بھورے گھنگرالے بال دھوپ پڑنے کی وجہ سے سنہری شیڈ کے دکھائی دے رہے تھے۔

وہ جائی یانہ کے سر پر کھڑا ہو گیا اور اسے ایسے دیکھنے لگا جیسے جائی یانہ سے بیٹھنے کی اجازت مانگ رہا ہو۔جائی یانہ نے سر اٹھا کر اپنے سامنے کھڑے لڑکے کو دیکھا۔اس نے آنکھوں کو دھوپ سے بچانے کے لیے ماتھے پر ہاتھ کا چھجا بنایا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر جائی یانہ نے اپنا بیگ ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔ یہ اس بات کا اشارہ تھا کہ وہ بیٹھ سکتا ہے۔

زید جائی یانہ کے بالکل سامنے بیٹھ گیا۔

"آپ نے کیوں بلایا؟" زید نے سیدھا کام کی بات پوچھی۔

"مجھے تم سے ایک شخص کے بارے میں پوچھنا ہے!" جائی یانہ نے ہچکچاتے ہوئے اسے بتایا۔

www.novelsclubb.com

زید نے سر کو خم دیا جیسے جائی یانہ کو آگے بتانے کا کہہ رہا ہو۔

"تمہیں یاد ہے جب ہمارے فرسٹ سمیسٹر کا پہلا پیپر تھا۔"

"ہمم!" زید نے ہنکارا بھرا۔

"اس دن۔۔۔۔۔۔" زید کو اس دن کا بتاتے ہوئے جائی یانہ خود بھی اس منظر میں گم ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اگر غور سے دیکھیں تو یہ یونیورسٹی کا گراؤنڈ ہی تھا لیکن اس دن آسمان پر بادل چھائے ہوئے تھے۔ کسی بھی وقت بارش ہو سکتی تھی۔ ہوا کے ٹھنڈے جھونکیں ماحول کو خوشگوار کیے ہوئے تھے۔ ایسے میں جائی یانہ ہمیں ایک درخت

کے نیچے بیٹھی دکھائی دیتی ہے۔اس کے سامنے ایک بیگ رکھا ہوا تھا جس کے اوپر اس نے کتاب کھولی ہوئی تھی۔وہ ابھی کچھ دیر پہلے ہی اپنا پہلا پرچہ دے کر آئی تھی۔اپنے ہاتھ میں سوالیہ پرچہ پکڑے وہ کتاب کھول کر دیکھ رہی تھی کہ اس کے کتنے جوابات درست ہیں اور کتنے غلط۔وہ اپنے کام میں مصروف دکھائی دیتی تھی۔

اس کے ساتھ ایک اور لڑکی بھی بیٹھی تھی جس نے اپنے سر کو کالے رنگ کی چادر سے چھپایا ہوا تھا۔وہ بیزاری سے جائی یانہ اور اس کے سوالیہ پرچے کو گھور رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یار مجھے پتہ ہے تمہارے سارے جواب ٹھیک ہیں تو پھر تم بلاوجہ خود کو کیوں تھکا رہی ہو؟"

"مجھے پھر بھی دیکھنا ہے کہیں میں نے کچھ غلط تو نہیں کر دیا ہے" جائی یانہ کی آنکھیں ہنوز کتاب پر تھی۔

"یوں دیکھنے سے تمہارے غلط جواب ٹھیک نہیں ہو جائے گے۔ سائیڈ پر رکھو اس کتاب کو۔ اتنی مشکل سے تو جان چھٹی ہے"۔

جائی یانہ نے نائلہ کو جواب دینے کے لیے سر اٹھایا مگر اس کی نظر نائلہ سے کچھ دور پیچھے کھڑے دو لوگوں پر پڑی۔ ایک شخص کی ان کی جانب پشت تھی جب کہ دوسرے کی شکل وہ بآسانی دیکھ سکتی تھی۔

ان کی جانب پشت کیے شخص کی شکل دیکھے بنا بھی جائی یانہ اسے پہچان گئی تھے۔ بھرے مجمعے میں بھی وہ اس شخص کو اسے کے گھنگرالے بالوں سے پہچان سکتی تھی۔ وہ زید تھا۔

زید کی اپنے سامنے کھڑے شخص سے خوب بحث ہو رہی تھی۔ ایسا لگتا تھا سامنے والا شخص زید کو کسی بات کے لیے منا رہا تھا مگر زید سر بار بار نفی میں ہلا کر اسے منع کر رہا تھا۔ نائلہ نے جب جائی یانہ کو اپنے پیچھے دیکھتا پایا تو وہ بھی چہرہ موڑ کر پیچھے کا منظر دیکھنے لگ گئی۔ ان دونوں کی مبہم آوازیں ان تک پہنچ رہی تھیں۔ کچھ دیر بعد زید غصے سے پیر پٹختا اس شخص کے سامنے سے گزر گیا۔ اس شخص نے ہاتھ پکڑ کر زید کو روکنا چاہا مگر زید نے اپنا ہاتھ چھڑوالیا اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ دوسرے شخص نے زید کو جاتے دیکھا پھر وہ نائلہ اور جائی یانہ کے سامنے سے گزر گیا۔ اس نے ایک نظر بھی درخت کے نیچے بیٹھی لڑکیوں کو نہیں دیکھا تھا۔ جائی یانہ

www.novelsclubb.com

نے اس کے چہرے کو دیکھا۔اس کا چہرہ کافی وجیہہ تھا۔جائی یانہ نے کبھی اتنا حسین مرد نہیں دیکھا تھا۔جائی یانہ کی یاداشت میں اس شخص کے چہرے کے نقش و نگار محفوظ ہو گئے۔

منظر ابھر کر معدوم ہوااور اس کے سامنے چھائی دھند ہٹ گئی۔اب جائی یانہ کو اپنے سامنے زید بیٹھا دکھائی دے رہا تھا۔

"یہ بات بتانے کا آپ کا مقصد؟"زید نے ابرو اچکا کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اپنا مقصد بتانے کے لیے موزوں الفاظ ڈھونڈنے لگ گئی۔

"وہ میری بڑی بہن اپنی شادی کے دن سے گمشدہ ہے۔میں انہی کو تلاش کر رہی ہوں۔" جائی یانہ جھجھکتے ہوئے ٹھہر ٹھہر کو بات بتا رہی تھی۔اپنی بات بتاتے ہوئے وہ زید کی بجائے گراؤنڈ کی گھاس کو دیکھ رہی تھی۔"میں نے ان کے گمشدہ ہونے سے کچھ دنوں پہلے اپنی بہن کے واٹس ایپ پر ایک نمبر دیکھا تھا وہاں اسی شخص کی فوٹو ڈی پی پر لگی ہوئی تھی جو تم سے بات کر رہا تھا۔" جائی یانہ نے نظریں ابھی بھی نہیں اٹھائی۔

"تو آپ کو اس پر شک ہے؟" زید نے سوچتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کسی پر شک نہیں ہے مگر مجھے اس پوری صورتحال میں اس شخص کے علاوہ کوئی اور چیز مشکوک نہیں لگی ہے۔" جائی یانہ نے بات سنبھالتے

ہوئے کہا۔وہ نہیں جانتی تھی کہ اس شخص اور زید کا کیا تعلق تھا۔کہیں وہ اس کا کوئی قریبی نہ نکل آئے۔

"آپ نے اپنی بہن سے پوچھا تھا اس شخص کے بارے میں؟"زید کے سوال پر جائی یانہ بولی۔

"میں نے پوچھا تھا مگر میری بہن نے بات ٹال دی۔"جائی یانہ نے نظریں جھکا کر جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں بس تم سے یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ کیا وہ شخص سہی انسان ہے۔ مطلب وہ کوئی۔۔۔" جائی یانہ نے موزوں لفظ ڈھونڈا۔ "کوئی برا انسان تو نہیں ہے نا۔"

"دیکھیں میں کچھ کہہ نہیں سکتا ہوں۔ وہ میرا کزن ہے لیکن ہم لوگوں کے درمیان عرصے سے بول چال بند ہے۔ اس دن بھی وہ اپنے ایک کام سے آیا تھا لیکن میں نے اسے منع کر دیا تھا۔"

"اچھا!" جائی یانہ نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔ "اگر یہ کچھ زیادہ نجی معاملہ نہیں ہے تو کیا تم مجھے بتا سکتے ہو کہ وہ تمہارے پاس کس کام سے آیا تھا؟"

زید نے سوچتے ہوئے جواب دیا۔

"جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے وہ کسی لڑکی کے بارے میں جاننا چاہتا تھا۔"

"کس لڑکی کے بارے میں؟" جائی یانہ نے فوراً پوچھا۔

"لڑکی کا نام تو اس نے مجھے نہیں بتایا تھا لیکن وہ کہہ رہا تھا وہ لڑکی اسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اور وہ بی بی اے کی ہی اسٹوڈنٹ ہے۔ شاید اس نے مجھے اس لڑکی کے باپ کا نام بتایا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"کیا نام تھا وہ؟" جائی یانہ نے دوبارہ بے صبری سے پوچھا۔

"اب میری آپ کی طرح اتنی اچھی یادداشت نہیں ہے کہ اتنی پرانی بات یاد رکھوں لیکن ہاں اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا وہ اس لڑکی کے بارے میں فوراً جاننا چاہتا ہے۔"

اس کے بعد زید بولا۔

"اس سے زیادہ میں آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا ہوں۔ ویسے وہ ابھی تک کنوارا ہے اس کی شادی نہیں ہوئی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"امم ہمم" جائی یانہ نے سر اثبات میں ہلایا۔زید اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور کچھ دیر بعد تیز قدموں سے جائی یانہ کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔جائی یانہ نے اپنا سر ہاتھ پر ٹکا دیا۔زید سے بات کرنے کا اسے کوئی فائدہ نہیں ہوا۔اتنی کوشش کرنے کے بعد وہ خود کو زید کو یہ بتانے پر رضامند نہیں کر پائی کہ اسے لگ رہا ہے اسے عالیہ کے نکاح نامے کی فوٹو اس کے کزن کے نمبر سے ہی موصول ہوئی ہے مگر اسے یہ شک بھی تھا کہ کیا پتہ جو نمبر اس نے اشفاق کے موبائل پر دیکھا وہ وہی نمبر نہ ہو جو عالیہ کے موبائل میں تھا۔ہو سکتا ہے دونوں موبائل نمبر ایک دوسرے سے ملتے ہو لیکن ایک نہ ہو۔ویسے بھی اس کے پاس کوئی پکا ثبوت نہیں ہے۔وہ اس وقت سیلف ڈاؤٹ میں پھنسی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف زید اپنی کلاس لینے کے لیے یونیورسٹی کی عمارت میں داخل ہو گیا تھا۔اسٹوڈنٹس کے ہجوم سے گزرتے ہوئے اسے ایک گلٹ سا

محسوس ہو رہا تھا۔اس نے جائی یانہ کو ساری بات نہیں بتائی تھی۔اس نے ایک بات جائی یانہ سے چھپادی تھی۔وہ نہیں جانتا تھا یہی بات جاننا جائی یانہ کے لیے کتنا اہم تھا۔

****

*

عزاہ بیڈ پر پاؤں پھیلائے ہاتھ میں پکڑی میگزین کی ورق گردانی کر رہی تھی۔کمرے کی کھڑکی سے شام کی ڈھلتی دھوپ لان پر گرتی ہوئی صاف دکھائی دے رہی تھی۔عزاہ کو کسی کے قدموں کی آہٹ اپنے کمرے کی طرف

بڑھتی سنائی دی۔اس کے بعد دروازہ کھل گیا۔عزاہ نے سر اٹھایا تو اسے زینب دروازے پر کھڑی دکھائی دی۔ان کے ہاتھوں میں بہت سے شاپنگ بیگز تھے۔

"میں اندر آسکتی ہوں؟"زینب نے اجازت طلب کی۔

عزاہ نے اپنے پاؤں فوراً سمیٹے اور کھڑے ہو کر بولی۔

"جی پھپھو۔مجھے بلا لیا ہوتا۔"

www.novelsclubb.com

زینب کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری اور وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی بیڈ پر بیٹھ گئیں۔انہوں نے شاپنگ بیگز بھی بیڈ پر رکھ دیے۔ساتھ میں عزاہ کو بھی بیٹھنے کا اشارہ کیا۔عزاہ ان کے ساتھ بیٹھ گئی۔

"کام مجھے تھا تو سوچا خود ہی آجاؤں۔ویسے بھی پیاسا کنوئیں کے پاس آتا ہے۔کنواں خود چل کر پیاسے کی پیاس بجھانے نہیں آتا۔"زینب کچھ دیر کے لیے رکی۔"میں یہاں ایک ضروری بات کرنے آئی ہوں۔مجھے یقین ہے تم میری بات سنجیدگی سے سنو گی اور اس پر عمل بھی کرو گی۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ کے چہرے پر الجھن پھیل گئی۔ایسی کونسی بات تھی جس پر پھپھو اتنی بڑی تمہید باندھ رہی تھی۔

"میں یہاں پر آج پھپھو نہیں ساس بن کر آئی ہوں۔ میں جانتی ہوں تمہاری اور شایان کی شادی بہت عجیب حالات میں ہوئی ہے۔ تم دونوں ان سب کے لیے تیار نہیں تھے لیکن یہ سب ہو چکا ہے۔" زینب بات کرتے ہوئے اپنی نظریں فرش پر جمائے ہوئے تھیں جبکہ عزاہ ان کا چہرہ دیکھ رہی تھی جو اس وقت اسے بے تاثر دکھائی دیتا تھا۔

"اب تم ان سب کو قبول کر لو اور ایک اچھی بیوی اور بہو کی طرح اپنی ذمہ داری سنبھال لو۔ میں جانتی ہوں تمہیں یہ سب سن کر عجیب لگ رہا ہو گا لیکن بیٹا یہی حقیقت ہے۔ اپنے اور شایان کے تعلقات کو بہتر بناؤ اور جب تک یہ بہتر نہ بن پائے تب بھی اسے ایک دوسرے کے درمیان میں رکھو۔ میاں بیوی کا رشتہ بہت نازک ہوتا ہے اور اس کو مزید نازک وہ لوگ کر دیتے ہیں جو اس رشتے سے

ناخوش ہو۔ تمہارے اور شایان کے درمیان چاہے جتنے بھی اختلافات ہو اسے کبھی بھی دنیا کی نظروں میں نہ آنے دینا ورنہ مزاق صرف تمہارا بنے گا۔"

"میں بہت کوشش کرتی ہوں پھپھو مگر شایان کو میرے میں ذرا سی بھی دلچسپی نہیں ہے۔" عزاہ نے افسردہ لہجے میں کہا۔ زینب نے نظریں اٹھا کر اب عزاہ کو دیکھا۔ پھر اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"شروع شروع میں ایسا ہوتا ہے بیٹا لیکن آہستہ آہستہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میرا بیٹا بہت اچھا ہے بس اس کا مزاج کچھ تلخ ہے اور اس تلخی کی وجہ بچپن میں ہوئے اس واقعے کی وجہ سے ہے۔" زینب نے یہ کہتے ہوئے اپنا ایک ہاتھ ارد گرد باندھا جانے کیوں ایسا لگتا تھا وہ یہ کہنے کے بعد گئی تھیں۔

پھر اس کے بعد زینب نے خود کو سنبھالا۔

"مجھے امید ہے تم میری باتوں پر غور کرو گی اور عمل کرو گی۔ ویسے بھی ایک عورت میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ وہ خود سے منسلک رشتوں کو آپس میں جوڑ کر رکھ سکے۔ اگر عورت چاہے تو مرد کو تھوڑی سی جدوجہد کے بعد راہ راست پر چلا دیتی ہے۔"

اس کے بعد زینب نے شاپنگ بیگز پر اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"یہ میں کچھ کپڑے تمہارے لیے خرید کر آئی ہوں۔" زینب نے ان میں سے ایک شاپنگ بیگ آگے کیا۔ "اس سوٹ کو پہنو اور تیار ہو جاؤ۔ شوہروں کو سجی سنوری بیویاں اچھی لگتی ہیں۔"

اس کے بعد ان کی نظر بیڈ کی تاج کے اوپر موجود عالیہ کی تصویر پر گئی۔ ان کے چہرے پر ناگواری پھیل گئی۔

"میں کل اسے اتروا دوں گی اس کا یہاں کوئی کام نہیں ہے۔" زینب نے ناگوار لہجے میں کہا اور کمرے سے باہر چلی گئیں۔ پیچھے بیڈ پر بیٹھی عزاہ زینب کی باتوں کا مطلب ڈھونڈنے میں مگن تھی۔

****

بچے کے رونے کی آواز جب کچن میں برتن دھوتی زینب کے کانوں میں پڑی تو زینب اپنے گیلے ہاتھوں کو قمیض کے دامن سے صاف کرتی اپنے بیڈ روم کی جانب بڑھی۔بیڈ روم میں داخل ہو کر زینب نے دیکھا چھ ماہ کا شایان بیڈ پر لیٹا رو رہا ہے۔اس کی صاف رنگت رونے کی وجہ سرخ معلوم ہوتی تھی۔اس کی سیاہ آنکھوں سے آنسو بھی نکل رہے تھے۔زینب نے دیوار پر لگی گھڑی پر نظر دوڑائی۔ ابھی شایان کو سوئے زیادہ وقت نہیں گزرا تھا۔شایان کی نیند دوسرے بچوں کی بہ نسبت کافی اچھی تھی۔اس لیے زینب کو اس کے جلدی اٹھنے پر کچھ حیرت ہوئی۔

www.novelsclubb.com

زینب نے شایان کو کندھے سے لگایا اور کمرے میں ٹہلنے لگ گئی۔اگر ہم زینب اور عمر کے مشترکہ کمرے پر ایک نظر دوڑائیں تو کمرے کی دیواروں پر

سفید رنگ کا کلر ہوا ہوا تھا۔ کمرے کا فرنیچر گہرے بھورے رنگ کا تھا۔ بیڈ کے تاج کے عین اوپر عمر اور زینب کی شادی کی تصویر لگی ہوئی تھی جب کہ باقی دیواروں پر قدرتی مناظر کی فوٹوز فریم میں لگی ہوئی تھیں۔ یہ ساری تصویریں زینب کی کھینچی ہوئی تھیں۔ اس نے یہ فوٹوز عمر کو دکھائی تھی۔ عمر کو زینب کی کھینچی ہوئی تصاویر بہت پسند آئی تھی۔ وہ یہ جان کر بڑا مرعوب ہوا تھا کہ زینب کو اتنی اچھی فوٹو گرافی بغیر کسی تربیت کے آتی تھی۔ عمر کا ہی آئیڈیا تھا کہ زینب کو یہ تصاویر کمرے میں لگانی چاہیے۔

جب شایان چپ ہو گیا تو زینب اسے لے کر بیڈ پر بیٹھ گئی اور شایان کو اپنی گود میں لٹا لیا۔ اس نے بیڈ کی سائیڈ ڈرارز کے اوپر سے فیڈر اٹھایا اور شایان کو فیڈر پلانے لگی۔

www.novelsclubb.com

اسی وقت بیڈ پر پڑا اس کا فون بجنا شروع ہو گیا۔ زینب نے فون اٹھا کر دیکھا۔ اس کی ساس نگینہ بیگم کال کر رہی تھیں۔

زینب نے کال اٹینڈ کی۔

"السلام علیکم امی!"

"وعلیکم السلام!" زینب کو اپنی ساس کی آواز میں خفگی جھلکتی محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہے آپ؟" زینب نے گفتگو کو آگے بڑھانا چاہا۔

"مجھے کیا ہونا ہے۔یہ بتاؤ شایان کیسا ہے؟"دوبارہ سرد لہجے میں کہا گیا۔زینب کو حیرت ہونے لگی۔آخر نگینہ بیگم اس کی باتوں کا اتنے اکھڑے ہوئے لہجے میں جواب کیوں دیں رہی تھیں۔

"شایان ٹھیک ہے۔ابھی سو کر جاگا ہے۔"

"اچھا!!میں نے تمہیں تمہارے بھائی کے نکاح کی مبارک باد دینے کے لیے کال کی تھی۔"اب کی بار خفگی کو چھپانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی مگر زینب کو ان کے لہجے نے نہیں بلکہ ان کے الفاظ نے جھٹکا دیا تھا۔

"کس کا نکاح ہوا ہے؟" زینب نے اسی حیرت میں پوچھا۔

"لو بھئی تم تو انجان بن رہی ہو۔ تمہارے بھائی اشفاق کے نکاح کی بات کر رہی ہوں۔ تم تو ایسے چھپا رہی ہو جیسے پتہ نہیں ہمیں اس کے نکاح کا پتہ چل گیا تو ہم لوگ کیا کر لیں گے۔ ہم تمہارے سسرال والے لگتے ہیں تمہارے گھر والوں کو اتنا دھیان تو رکھنا چاہیے تھا۔ نکاح میں بلائے بغیر مٹھائی دینے آ گئے!"

اشفاق کا نام سن کر زینب کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

"اشفاق بھائی کا نکاح ہو گیا ہے؟" زینب بے یقینی سے چلائی۔

"کیا مطلب، تمہیں کچھ نہیں پتا ہے؟" اب کی دفعہ نگینہ بیگم بھی الجھی تھیں۔ انہوں نے تو زینب سے ابھی بہت سے گلے شکوے کرنے تھے مگر یہاں تو ان کی بہو خود اپنے میکے کی خبروں سے بے خبر تھی۔

"امی میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے تو اس بارے میں کچھ معلوم نہیں ہے۔" زینب نے اسی بے یقینی میں نگینہ بیگم کو یقین دلانا چاہا۔

"اچھا کل تمہارے چچا مٹھائی کا ڈبہ دینے آئے تھے۔ دروازے پر کھڑے کھڑے ہی اپنی بیٹی اور تمہارے بھائی کے نکاح کی خبر سنا کر چلے گئے۔ میں نے تمہیں اس لیے کال کی تھی کہ تم سے پوچھوں تمہارے گھر والوں نے ہمیں کیوں نہیں بلایا مگر تم تو خود بے خبر نکلی۔" زینب کا سر چکرانے لگا۔

"اچھا امی کوئی آیا ہے میں آپ سے بعد میں بات کروں گی۔" زینب نے بہانہ بنا کر کال کاٹ دی اور اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔ زندگی میں کبھی بھی اس کے گھر والوں نے اسے نیچا دکھانے کا موقع ہاتھ سے نہیں چھوڑا تھا۔

کاش اسے یہ بات کسی اور سے پتہ چل جاتی کہ اس کے بھائی کا نکاح ہوا ہے۔ یہ سارا معاملہ اس کی ساس کے سامنے نہ کھلا ہوتا۔ نگینہ بیگم ویسے تو ایک اچھی اور سلجھی ہوئی عورت تھی مگر رشتے میں تو زینب کی ساس لگتی تھی۔ اب اس کے سسرال والے کیا سوچیں گے کہ اس کی اپنے میکے میں یہ اوقات ہے کہ بھائی کی شادی کا بھی اسے ساس سے معلوم ہوتا ہے۔

نگینہ بیگم اور عمر کو ہمیشہ یہی شکایت رہی تھی کہ انہیں زینب کے گھر والے اہمیت نہیں دیتے ہیں۔ وہ ہمیشہ خاموشی سے یہ بات سن کر ٹال دیا کرتی تھی۔ وہ انہیں کیا بتاتی کہ اس کا خود کا وجود اپنے گھر والوں کے لیے بے معنی ہے۔ مگر آج کہے بنا ہی سب کو معلوم ہو گیا تھا۔ اسے یقین تھا کہ نگینہ بیگم یہ بات کچھ دیر میں عمر کو بھی بتا دیں گی اور پھر عمر کے آفس سے آجانے کے بعد سوال جواب کا ایک نیا کٹھن مرحلہ شروع ہو گا۔

رات کے کھانے کے دوران وہی ہوا جو زینب نے سوچا تھا۔ کھانا کھاتے ہوئے عمر نے اچانک سے اس سے پوچھ لیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے بھائی کی شادی ہو گئی ہے؟"زینب کا دل ایک لمحے کے لیے زور سے دھڑکا۔چاولوں سے بھرا چمچ ہوا میں معلق ہو گیا۔زینب نے چمچ پلیٹ پر رکھ دی اور عام سے انداز میں بولی۔

"جی!آپ کو کس نے بتایا؟"زینب نے غور سے عمر کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"امی نے بتایا تھا لنچ بریک میں!"عمر نے نوالہ چباتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا!"زینب چمچ کو چاول سے بھری پلیٹ میں گھماتے بولی۔(اب تو سچ ہی کہنا ہو گا!!)

"تمہارے چچا چچی نے ہمیں کیوں نہیں بلایا؟" عمر اب اصل موضوع پر آ گیا تھا۔ زینب نے سر اٹھا کر اپنے سامنے بیٹھے مرد کو دیکھا۔ عمر کی نظریں بھی اس کی جانب تھی۔

"ان کی مرضی وہ ہمیں بلائیں یا نہ بلائیں؟" زینب نے مضبوط لہجے میں کہا۔

"لیکن پھر بھی اشفاق کو تو تمہیں بلانا چاہیے تھا۔ آخر کو تم اس کی اکلوتی بہن ہو۔ تم دونوں کا تو خون کا رشتہ ہے۔" عمر نے کھانے سے ہاتھ کھینچ لیا اور انگلیاں آپس میں پھنساتے ہوئے پوچھا۔

"رشتے خون کے نہیں، دلوں کے ہوتے ہیں۔ اگر دل نہ ملے تو خون کی کوئی اوقات نہیں۔ ویسے کیا آپ اس بات پر ناراض ہے کہ انہوں نے آپ کو نہیں بلایا؟"

زینب نے یہ بات اتنی ڈائریکٹ پوچھی کہ ایک لمحے کے لیے عمر گڑبڑا گیا۔

"نہیں میں کیوں ناراض ہونگا۔ میں تو بس تمہارے لیے ہی پوچھ رہا تھا۔" عمر نے یہ کہہ کر دوبارہ کھانا کھانا شروع کر دیا۔ زینب بھی کھانا کھانے لگ گئی۔ کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔

جب زینب کو خاموشی کا وقفہ طویل ہوتا محسوس ہوا تو زینب نے عمر کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"میرے لیے آپ اور شایان سے بڑھ کر اور کوئی نہیں۔ آپ دونوں میرے لیے بہت اہم ہیں۔ مجھے کوئی تیسرا نہیں چاہیے ہماری فیملی پرفیکٹ ہیں۔" زینب کی بات سن کر مسکرا دیے۔ زینب بھی مسکرا دی۔ زینب اس وقت اس بات سے انجان تھی کہ اس کی فیملی کے پیچھے بہت جلد ایک بلا لپٹنے والی ہے۔

www.novelsclubb.com

****

**

ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی عزاہ اپنے ہونٹوں پر کھلتے لال رنگ کی لپ اسٹک لگا رہی تھی۔ اگر ہم اس کا حلیہ دیکھیں تو اس نے پیلے رنگ کی ایک فراک پہنی ہوئی تھی جو گھٹنے تک آتی تھی۔ اس کے نیچے کھلا پیلے رنگ کا ٹراؤزر پہنا ہوا تھا۔ یہ وہی سوٹ تھا جو زینب نے اسے پہننے کو کہا تھا۔ لپ اسٹک لگانے کے بعد عزاہ نے اپنا چہرہ دیکھا جو میک اپ کرنے کے بعد ہشاش بشاش دکھائی دے رہا تھا۔ عزاہ نے اپنے بالوں کو دیکھا جسے آگے کی دو لٹوں کو چوٹی کی صورت میں باندھ کر پن کی مدد سے پیچھے کر دیا تھا اور باقی کے بالوں کو کھلا چھوڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر عزاہ نے ایک نظر دیوار پر لگی گھڑی پر ڈالی۔ شایان کے آنے کا وقت ہو چکا تھا۔ اب شایان کسی بھی وقت آ سکتا تھا۔ عزاہ کو ڈر بھی لگ رہا تھا کیونکہ پچھلی بار جب وہ تیار ہوئی تھی تو شایان نے اسے بے عزت کر کے کمرے سے باہر نکال دیا تھا لیکن وہ پھپھو کو انکار بھی نہیں کر سکتی تھی۔ وہ اس گھر میں پھپھو کی اسپورٹ کی وجہ سے ہی ٹکی ہوئی تھی اگر پھپھو اس سے ناراض ہو گئی تو اس کا یہاں رہنا ناممکن ہو جائے گا۔

عزاہ پیچھے مڑی اور ڈریسنگ ٹیبل کی ٹیک لگا کر کھڑی ہو گئی۔ یکدم اس کی نظر بیڈ پر رکھے شاپنگ بیگز پر گئیں جو زینب کے رکھنے کے بعد سے اب تک اسی حالت میں تھے۔ شایان نے اگر بیڈ کو یوں بکھرا ہوا دیکھا تو وہ یقیناً عزاہ سے ناخوش ہو گا۔ وہ بیڈ کی طرف بڑھی اور شاپنگ بیگز اٹھانے میں مصروف ہو گئی۔ ابھی وہ شاپنگ بیگز بیڈ پر سے اٹھا رہی تھی کہ اسے پورچ سے گاڑی کا ہارن بجنے کی آواز

www.novelsclubb.com

سنائی دی اس کا مطلب شایان گھر پہنچ گیا تھا۔ عزاہ نے جلدی سے سارا سامان اٹھایا اور وارڈروب میں چلی گئی۔ اس نے جلدی سے اپنا سامان الماری میں رکھنا شروع کر دیا۔ اسے کمرے میں کسی کے داخل ہونے کی آواز سنائی دی۔ اب عزاہ نے سامان تقریباً الماری میں ٹھوسنا شروع کر دیا تھا۔ سامان رکھنے کے بعد وہ سیدھا کھڑی ہوئی اور اپنے بالوں کو سیٹ کیا۔ پھر وہ وارڈروب سے باہر نکل گئی۔

باہر نکلتے ہی اس کی شایان پر نگاہ پڑی جس سے وہ کچھ پل کے لیے پتھر کی بن گئی۔ اس سے کچھ دور کھڑا شایان اس کی موجودگی سے بے خبر تھا۔ اس کی نظریں اس وقت عالیہ کی تصویر پر ٹکی تھی۔ وہ اسے کافی محویت سے گھورے جا رہا تھا۔ شایان کی آنکھوں میں موجود محبت عزاہ کو ایک نادیدہ آگ میں جھلسانے لگی۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نے اپنی موجودگی کا احساس دلانے کے لیے گلا کھنکھارا مگر شایان ابھی بھی ساری دنیا مافیا سے بے خبر تھا۔ جانے وہ دونوں اسی حالت میں کب تک کھڑے رہتے اگر ملازمہ کمرے کا دروازہ نہ کھٹکھٹاتی۔ شایان کا دھیان فوراً تصویر پر سے ہٹا۔ اس نے ملازمہ کی طرف سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"بیگم صاحبہ آپ لوگوں کو کھانے کے لیے بلا رہی ہیں۔"

"انہیں کہو میں پانچ منٹ میں آرہا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

شایان نے عام سے انداز میں کہا۔ ملازمہ نے سر ہلایا اور واپس چلی گئی۔ شایان نے ایک نظر دوبارہ عالیہ کی تصویر کو دیکھا۔ اس دفعہ تصویر کو دیکھتے ہوئے

اس کی نظروں میں ملال اور حسرت شامل تھیں۔ پھر اس نے سر جھٹکا اور آگے بڑھ گیا۔ اس نے عزاہ کو دیکھا۔ شایان کے چہرے پر شرمندگی کا کوئی تاثر نہ دیکھ کر عزاہ کو جھٹکا لگا۔ کیا شایان کے لیے کوئی معنی نہیں رکھتا تھا کہ اس کی بیوی اسے اپنی سابقہ منگیتر کی تصویر کو یوں دیکھتا ہوا پکڑ لے۔

شایان نے عزاہ کے پاس سے گزرتے ہوئے ایک نظر عزاہ پر ڈالی۔ عزاہ کو اس کی نظروں میں اپنے لیے اس وقت کچھ بھی محسوس نہیں ہوا۔ نہ حقارت، نہ نفرت، محبت تو بہت دور کی چیز تھی۔ شایان باتھ روم میں گھس گیا اور پیچھے کھڑی عزاہ اسے دیکھتی رہ گئی۔ پھر عزاہ کا رخ تصویر کی جانب ہوا۔ عزاہ تصویر کے بالکل سامنے کھڑی ہو گئی۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ وہ مسکراتی ہوئی عالیہ کے چہرے پر تیزاب پھینک ڈالے۔ اس کی وجہ سے شایان اس سے اتنا دور تھا۔ وہ سب کچھ تہس نہس کر دینا چاہتی تھی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو جھلکے۔

www.novelsclubb.com

عزاہ بھاگ کر واپس وارڈروب میں چلی گئی اور خود کو پر سکون کرنے لگی۔اسی دوران ورڈراب کے باہر سے قدموں کی آہٹ قریب ہو کر واپس دور جاتی سنائی دی۔شاید شایان کھانے کی میز پر جا رہا تھا۔وہ شایان کے لیے اتنا تیار ہوئی تھی مگر شایان کو تو کوئی فرق ہی نہیں پڑتا تھا۔کچھ دیر کی جدوجہد کے بعد جب اس نے خود پر قابو پالیا تو وہ بھی کمرے سے باہر نکل آئی۔

وہ بے دلی سے ڈائننگ ہال کی جانب بڑھی تو اسے ڈائننگ ہال کے باہر سے شایان اور زینب کی بحث کرنے کی آواز سنائی دی۔عزاہ کے قدم خود بخود رک گئے اور اسے کے کان ان کی بحث سننے میں مبزول ہو گئے۔

"آخر تم اس لڑکی کی تصویر کمرے سے ہٹا کیوں نہیں سکتے ہو؟" زینب کی غصے سے بھری آواز باہر سنائی دی۔

"میں کیوں اس تصویر کو باہر نکالوں؟" شایان بھی تنک کر بولا۔

"تمہاری شادی عزاہ سے ہو گئی ہے۔ کمرے میں عزاہ کی بجائے اس کی بہن کی تصویر دیکھ کر کوئی کیا سمجھے گا۔" زینب کو شایان پر مزید غصہ آیا۔

www.novelsclubb.com

"کسی کو کیا مطلب میرے بیڈ روم میں کیا لگا ہے؟"

"اور تمہاری بیوی! کیا اسے اچھا لگتا ہو گا کہ تم نے ایسے اپنی سابقہ منگیتر کی تصویر لگائی ہوئی ہے اور منگیتر بھی وک جو اس کی سگی بہن ہے۔"

اس سے پہلے شایان کچھ بول پاتا۔ عزاہ تیزی سے اندر آئی اور ڈائننگ ٹیبل کی طرف بڑھتے ہوئے بولی۔

"رہنے دیں پھپھو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

دونوں ماں بیٹے کی نگاہیں سنہری آنکھوں والی لڑکی پر پڑی جو ٹیبل کی جانب ہی بڑھ رہی تھی۔ زینب اس کی بات سن کر اسے گھورنے لگی جبکہ شایان نے

تلخی سے سر جھٹکا۔ آخر یہ لڑکی اپنے آپ کو اعلیٰ ظرف دکھا کر ثابت کیا کرنا چاہتی تھی کہ وہ ایک عظیم عورت ہے اور شایان ایک ظالم شخص!!

عزاہ اپنی کرسی پر بیٹھ گئی۔ اسے زینب کی تیز نظریں اور شایان کی تلخی محسوس ہو رہی تھی۔

اس نے سر اٹھا کر زینب اور شایان کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"دیواروں سے تصویریں کو ہٹا کر دلوں میں نقش چہروں کو نہیں مٹایا جا سکتا ہے۔ اس لیے شایان کو جیسا اچھا لگتا ہے ویسا ہی سہی ہے۔" اس کے بعد عزاہ ان دونوں کو نظر انداز کر کے اپنی پلیٹ میں سالن ڈالنے لگ گئی۔ زینب اور شایان

نے ایک نظر سامنے بیٹھی عزاہ کو دیکھا پھر حیرت سے ایک دوسرے کا چہرہ دیکھتے رہ گئے۔کچھ پل کے لیے ان کے پاس الفاظ ختم ہو گئے تھے۔زینب اور شایان کو عزاہ کے الفاظ سے زیادہ اس کی سنہری آنکھوں میں موجود تاثرات نے مسحور کر دیا تھا۔ وہ دونوں ہی اس تاثر کو سمجھنے سے عاری تھے۔

زینب نے اسی حالت میں کھانا کھانا شروع کر دیا جبکہ شایان کے چہرے پر دوبارہ ناگواری چھا گئی۔چاہے کچھ بھی ہو جائے اس کا دل کبھی بھی عزاہ کے لیے نرم نہیں پڑ سکتا تھا۔اس نے ایک نظر عزاہ کو دیکھا پھر اس کی نظر عزاہ کے ساتھ بیٹھی نمرہ پر گئی جو ان سب سے بے پروا کھانا کھانے میں مگن دکھائی دیتی تھی۔شایان بھی پلیٹ پر دھیان دے کر خاموشی سے کھانا کھانے لگ گیا۔اب ڈائننگ ہال سے بس چمچوں اور پلیٹوں کی آوازیں سنائی دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

اگلے دن شام کو جائی یانہ جب باہر سے اپنا کچھ ضروری سامان خرید کر گھر واپس آئی تو اسے نوال، ام ہانی اور عیسیٰ لان میں ساتھ بیٹھے دکھائی دیئے۔ جائی یانہ نے اپنا سامان کمرے میں رکھا اور ان لوگوں کی کمپنی جوائن کرنے کے لیے لان میں چلی گئی۔

لان میں آکر وہ واحد خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔ جائی یانہ جب ان کے ساتھ بیٹھی تو اس وقت ان لوگوں کے درمیان ام ہانی اور عیسیٰ کی واپسی کا موضوع چھڑا ہوا تھا۔

چاروں کرسیوں کے درمیان میں میز پڑی ہوئی تھی جس پر تین کپ چائے اور درمیان میں بسکٹ پڑے ہوئے تھے۔ میز کی ایک طرف ام ہانی اور عیسیٰ بیٹھے تھے اور دوسری طرف نوال اور جائی یانہ۔

"میں نے رضوان کو بول دیا ہے کہ جتنا جلدی ہو سکے پاکستان آجائے۔ میں نے انہیں بتا دیا ہے اگلے مہینے کی نو تاریخ نکاح کے لیے طے پائی ہے پھر نکاح کے اگلے دن ہماری واپسی ہے۔" ام ہانی نے اپنا پورا شیڈیول بتایا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے میز پر بسکٹ اٹھاتے ہوئے پر تجسس انداز میں پوچھا۔

"کس کا نکاح ہونا ہے؟"

یہ بات سن کر جائی یانہ کے ساتھ بیٹھی نوال نے بے چینی سے پہلو بدلا جبکہ ام ہانی نے حیرت سے نوال کا چہرہ دیکھا۔البتہ عیسیٰ پر سکون رہا۔

"آپ نے جائی یانہ کو بتایا نہیں۔"ام ہانی نے حیرت سے اپنی بڑی بہن کو دیکھا۔نوال نے آنکھوں سے نفی کا اشارہ کیا۔ام ہانی نے چائے کا کپ میز پر رکھا اور جائی یانہ کی طرف مکمل طور پر متوجہ ہو کر سنجیدہ لہجے میں جائی یانہ کو آگاہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"ہم لوگوں نے تمہاری اور عیسیٰ کی بات پکی کر دی ہے۔نو تاریخ کو تم دونوں کا نکاح ہے۔"

"اوہ اچھا!" جائی یانہ نے بسکٹ کھاتے ہوئے بے دھیانی میں سر ہلاتے ہوئے بولا لیکن جیسے ہی اسے ام ہانی کی بات کا مطلب سمجھ آیا اس کے گلے میں بسکٹ پھنس گیا۔ وہ کچھ دیر کے لیے کھانستی رہی پھر بے یقینی سے ام ہانی کو دیکھا۔

"کیا؟ میرا اور عیسیٰ کا نکاح؟" جائی یانہ نے اپنے سینے پر انگلی رکھ کر ام ہانی سے تصدیق کروانا چاہی۔ ہو سکتا ہے اس نے کچھ غلط سن لیا ہو!

www.novelsclubb.com

ام ہانی نے سنجیدہ تاثرات کے ساتھ سر اثبات میں ہلایا۔

جائی یانہ کو اپنا سر گھومتا محسوس ہوا۔آخر یہ سب کیسے ہو سکتا تھا۔اس نے نوال کی جانب دیکھا جو اس سے نگاہیں چرا رہی تھیں پھر اس نے عیسیٰ کو دیکھا جس کے لبوں میں طنزیہ مسکراہٹ تھی۔اس نے نوال کو انکار کرنے کے لیے لب کھولے لیکن پھر کچھ کہے بغیر بند کر دیے۔یہ وقت نامناسب تھا۔اسے کسی اور سے بات کرنا چاہیے۔

جائی یانہ کسی کو بھی دیکھے بغیر میز پر سے اٹھی اور گھر کے اندر چلی گئی۔ گھر کے اندر پہنچ کر اس کے قدم تیز ہو گئے۔وہ جانتی تھی اسے کس سے بات کرنی ہے۔وہ جلد از جلد اپنی منزل پر پہنچ جانا چاہتی تھی لیکن راستہ کچھ زیادہ ہی لمبا ہو گیا تھا۔آخر کار وہ اپنی منزل تک پہنچ گئی۔اس کے سامنے ایک دروازہ تھا جو ابھی بند تھا۔جائی یانہ نے اسے کھولنے کی کوشش کی مگر وہ اندر سے بند تھا۔اس نے دروازہ

www.novelsclubb.com

کھٹکھٹایا مگر اندر سے کوئی جواب نہ آیا۔اس نے ایک بار پھر دروازہ کھٹکھٹایا اور نم آواز میں اندر موجود شخص کو بلایا۔

"بابا!"

کچھ دیر تک سکون قائم رہا اور پھر اندر سے قدموں کی آہٹ سنائی دی۔اس کے بعد دروازہ کھل گیا اور اشفاق دکھائی دیئے۔

www.novelsclubb.com

ان کا حلیہ دیکھ کر کہیں سے نہیں لگتا تھا کہ یہ وہی اشفاق تھے جو اپنی ناک پر بیٹھی مکھی کو برداشت نہیں کر پاتے تھے۔ان کی رنگت زرد پڑی تھی۔وہ

اس قدر کمزور دکھائی دے رہے تھے کہ ایسا معلوم ہوتا تھا اشفاق بہت بڑی بیماری کے بعد صحتیاب ہوئے ہو۔

اشفاق نے جائی یانہ کو اندر آنے کا راستہ دیا۔ جائی یانہ اشفاق کو غور سے دیکھتی اندر آ گئی۔ اس نے اپنے باپ کو اتنے دنوں بعد دیکھا تھا۔ شادی کے بعد سے اشفاق اپنے کمرے میں بند تھے اور نوال نے بھی اسے اشفاق کے کمرے میں جانے سے سختی سے منع کیا تھا۔ وہ کمرے میں داخل ہوئی تو اسے کمرہ بکھرا ہوا ملا۔ وہ خاموشی سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔ اشفاق بھی دروازہ بند کر کے جائی یانہ کے ساتھ بیٹھ گئے۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر خاموشی قائم رہی پھر جائی یانہ کی آواز کمرے میں گونجی۔

"بابا مجھے خالہ نے بتایا کہ اماں اور انہوں نے میرا اور عیسیٰ کی۔۔۔"

جائی یانہ نے بات ادھوری چھوڑ دی۔

اشفاق نے جائی یانہ کو دیکھا اور کہا۔

"تمہاری خالہ نے ٹھیک کہا ہے میں نے ہی ان سے بات کی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"وہ بابا۔۔۔!" جائی یانہ کچھ کہنا چاہتی تھی مگر اشفاق نے اسے سنا ہی نہیں۔

"میں جانتا تھا تم جیسے ہی یہ بات سنو گی تو میرے پاس آؤ گی اور کہو گی مجھے آپ کے فیصلے سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" جائی یانہ کے الفاظ لبوں پر دم ٹوڑ گئے۔اشفاق کے لہجے کا مان جائی یانہ کی زبان کو بند کروا گیا۔

"تم میری طرح حالات کی نزاکت کو سمجھو گی اور اپنے بابا کا کہنا مانو گی۔ تم اس نافرمان کی طرح میرے فیصلے پر باغی نہیں ہو گی بلکہ کھلے دل کے ساتھ میرا کہنا مانو گی۔ تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے" اشفاق نے عام سے لہجے میں یہ بات کہی پھر جائی یانہ کی طرف دیکھ کر اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں مجھ پر بھروسہ ہے نا؟"

جائی یانہ کے حلق میں آنسو کے پھندے لگ گئے۔ یہاں آکر اس نے جو بات کہنی تھی وہ تو اب بالکل بھی نہیں کر سکتی تھی۔اس کا سر جھک گیا۔

"مجھے بھروسہ ہے۔"

جائی یانہ نے آواز میں نمی کو چھپانے کی ناکام کوشش کی۔ لیکن اشفاق کا اس وقت جائی یانہ کی آواز پر دھیان نہیں تھا وہ تو اس وقت جائی یانہ کے الفاظ سے خوش تھے۔اشفاق کے چہرے پر مسکراہٹ سج گئی۔انہوں نے جائی یانہ کے سر پر ہاتھ رکھا۔

www.novelsclubb.com

"جیتی رہو۔مجھے تم سے یہی امید تھی۔" جائی یانہ خاموشی سے کھڑی ہو گئی اور کمرے سے باہر چلی گئی۔اس نے تو سوچا تھا یہاں آ کر اس کا مسئلہ حل ہو جائے گا لیکن یہاں آ کر تو مسئلہ مزید پیچیدہ ہو گیا تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں پہنچ گئی اور دروازہ بند کر دیا۔وہ بند دروازے سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور سر دروازے سے لگا کر آنکھیں موند لی۔اس نے آنکھوں کی نمی پر جو بند باندھا تھا آنسوؤں کے ریلے نے اسے توڑ دیا تھا۔وہ آنکھیں بند کیے آنسو بہاتی رہی۔ساتھ ساتھ دبی دبی سسکیاں بھی کمرے میں گونج رہی تھی۔

وہ اپنے باپ کو منع کر دینا چاہتی تھی مگر اشفاق کے لہجے میں موجود مان اس سے انکار نہیں کروا سکا۔

www.novelsclubb.com

وہ عیسیٰ سے شادی کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی مگر حقیقت میں اکثر وہی ہوتا ہے جس کے بارے میں انسان کبھی سوچتا نہیں ہے۔آنسو بہاتے ہوئے جائی یانہ نے ابھی تک یہ فیصلہ نہیں کیا تھا کہ اس نے عیسیٰ سے شادی کرنی ہے یا نہیں مگر یہ بات طے تھی وہ اپنے باپ کا مان نہیں توڑے گی۔

****

رات کے اندھیرے میں ہم اگر اپارٹمنٹ کا کچن میں آئیں تو وہ اس وقت روشن دکھائی تھا۔ایک لڑکی چولہے کے سامنے کھڑی چائے بنانے میں مصروف دکھائی دیتی تھی۔اس کے حلیے پر غور کریں تو اس کی آنکھیں سنہری اور رنگت اجلی معلوم ہوتی تھی۔اس نے مسٹرڈ کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی جس

پر سیاہ رنگ کی دھاریاں تھیں۔چائے پکانے کے بعد سنہری آنکھوں والی لڑکی نے چائے کپ میں ڈالی اور کپ کو تھامے کچن سے باہر چلی گئی۔وہ چائے لے کر بیڈ روم میں داخل ہوئی اور بیڈ پر بیٹھے شخص کی جانب بڑھ گئی۔بیڈ پر بیٹھے شخص نگ لڑکی پر تھکی تھکی مسکراہٹ اچھالی۔اس شخص کے سامنے لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا اور ارد گرد کئی فائلز بکھری پڑی تھیں۔

عالیہ نے چائے کا کپ بیڈ کے ساتھ رکھی سائیڈ ڈرار پر رکھا اور آریان کے بالکل سامنے بیٹھ گئی۔عالیہ نے آرام سے لیپ ٹاپ کی اسکرین نیچے کی جانب جھکا دی اور آریان کے ہاتھ میں پکڑی فائل کو بند کر کے بیڈ کے ایک طرف رکھ دیا۔آریان خاموشی سے عالیہ کی کاروائی دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اپنا کام کر لینے کے بعد اب عالیہ آریان کو متفکر نگاہوں سے دیکھنے لگی۔ بظاہر آریان ٹھیک تھا مگر عالیہ جانتی تھی کہ آریان اپنی ماں سے ملاقات کے بعد سے ذہنی طور پر الجھا ہوا تھا۔ وہ دونوں یوں تو معمول کے مطابق بات چیت کر رہے تھے مگر آریان کے لہجے میں موجود پر جوشی اور خوشی اب غائب ہو گئی تھی۔ آریان نے اسے یہ بھی بتایا تھا کہ اس کی ماں اسے بزنس اور جائیداد سے بھی بے دخل کر دینا چاہتی ہے مگر کچھ قانونی پیچیدگیوں کی وجہ سے وہ ابھی تک ایسا نہیں کر پائی ہیں۔ وہ اس وجہ سے بھی خاصا پریشان تھا۔

اس دن کے بعد سے ان دونوں کے درمیان آریان کی ماں کا ذکر کبھی نہیں ہوا مگر آج عالیہ نے سوچ لیا تھا کہ وہ آریان کے ساتھ مل کر اس مسئلے کا حل ضرور تلاش کرے گی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری ماما سے کوئی بات ہوئی؟" اس نے بغیر کسی تمہید کے بات شروع کی۔ عالیہ نے جیسے ہی یہ بات پوچھی آریان کی مسکراہٹ غائب ہو گئی اور اس کے اعصاب تن سے گئے۔

"نہیں ابھی تک تو نہیں!"

آریان اب بیڈ شیٹ کو گھور کر دیکھنے لگا۔ اب اس نے عالیہ کو دیکھنے کا ارادہ ترک کر دیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں نہیں لگتا ہم دونوں کو ان سے مل کر بات کرنی چاہیے؟" عالیہ نے آریان کے تاثرات کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں نے تمہیں ان کے غصے کے بارے میں پہلے ہی بتا دیا ہے۔ اگر تم اس وقت ان کے سامنے جاؤ گئی تو معاملات مزید خراب ہو جائیں گے!" آریان نے یہ بات تھوڑے چڑچڑے انداز میں کی۔ شاید آریان عالیہ سے اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"میں پھر بھی کہوں گی آریان یوں ہاتھ پر ہاتھ دھر کے بیٹھنے سے مسئلہ نہیں سلجھے گا۔ ہم دونوں کو مل کر کوئی نہ کوئی حل تلاش کرنا چاہیے۔ آخر کو وہ تمہاری ماما۔۔۔" عالیہ کی بات آریان کی غصے سے بھری آواز نے کاٹی۔

"تمہیں کیا لگتا ہے میں نے اتنے دنوں سے کوئی حل نہیں نکالا ہے؟" آریان بیڈ پر سے کھڑا ہو گیا اور غصے سے بولنے لگا۔ "میں نے بہت سوچا ہے اس بارے میں۔ مجھے یاد ہے وہ میری ماں ہے اور مجھے انہیں منانا ہے۔ میں تمہاری طرح اپنے ماں باپ سے لاتعلق نہیں ہو سکتا ہوں۔ میں اپنی ماں کو تمہاری طرح کسی کے پیار میں نہیں چھوڑوں سکتا ہوں۔"

عالیہ کی سنہری آنکھوں میں بے یقینی در آئی مگر آریان کو اس وقت کچھ نظر نہیں آ رہا تھا۔ "مجھے اپنی ماں کی تم سے زیادہ فکر ہے اور میں جب بہتر سمجھوں گا اس بارے میں پیش رفت شروع کر دوں گا۔ تمہیں اس بارے میں سوچنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم کبھی بھی نہیں سمجھ پاؤ گی کہ ناراض ماں باپ کی ملامتی نظروں کو جھیلنا کتنا کٹھن کام ہے کیونکہ تم تو آرام سے میری دی ہوئی چھت کے

نیچے بیٹھی ہو۔" شایان اسے سنا کر کمرے سے نکل گیا۔ جاتے جاتے وہ دروازہ زور سے بند کرنا نہیں بھولا تھا۔

بیڈ پر بیٹھی عالیہ کا وجود زلزلوں زد میں آ گیا تھا۔ عالیہ جس کی خاطر وہ اپنا سب کچھ چھوڑ آئی تھی وہی اتنی آسانی سے اسے گھر سے بھاگنے کا طعنہ دے کر چلا گیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ گھر سے بھاگنے کے بعد ایک عورت کو معاشرے کی حقارت بھری نگاہوں اور طعنوں کو برداشت کرنا پڑتا ہے مگر وہ اس بات سے بالکل بے خبر تھی کہ ان لوگوں کے درمیان وہ شخص بھی شامل ہوتا ہے جس کے ساتھ وہ بھاگ کر آئی ہوتی ہے۔

www.novelsclubb.com

عالیہ بے یقینی سے دروازے کو تکتی رہی۔ کچھ باتوں کو سن لینے کے بعد بھی آپ اسے اپنا وہم و خیال ماننا چاہتے ہیں۔ آپ اسے حقیقت تصور ہی نہیں

کرنا چاہتے ہیں۔آپ کو یقین ہی نہیں آتا کہ یہ بات آپ کو اس شخص نے کہی جس کے لیے آپ ساری دنیا سے لڑتے پھرتے تھے۔ابھی عالیہ بھی آریان کی باتوں کے سبب اسی حالت کا شکار تھی۔

****

فجر کا وقت قضا ہوئے کافی لمحات گزر چکے تھے۔آسمان پر صبح کی سفیدی اتر آئی تھی۔ایسے میں ہم اگر اشفاق صاحب کے گھر میں داخل ہو کر سیدھا جائی یانہ کے کمرے میں گھسے تو اس کا بیڈ سلیقے سے سیٹ تھا۔سنگل بیڈ کے بالکل ساتھ جائے نماز بچھی ہوئی تھی۔اس پر بیٹھی جائی یانہ دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھی۔ڈوپٹہ چہرے کے چاروں گرد لپٹا ہوا تھا۔وہ خالی الذہن اپنے اٹھے ہاتھوں کو

گھورے جا رہی تھی۔اس کی زندگی کے گرد اس وقت ایک بھنور گھوم رہا تھا مگر اس کا ذہن اس وقت خالی تھا۔رات سے وہ اتنا سوچ چکی تھی کہ اب مزید کچھ سوچنے کی سکت نہیں رہی تھی

نماز پڑھ کر وہ کب کی فارغ ہو گئی تھی مگر اسے یہ سمجھ نہیں آ رہا تھا اسے دعا کیا مانگنی ہے۔ بعض اوقات حالات اتنے پیچیدہ ہو جاتے ہیں کہ انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اس کے حق میں اس وقت کونسی دعا بہتر ہو گی۔وہ عیسیٰ سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن وہ اپنے باپ کا دل بھی نہیں توڑ سکتی تھی۔وہ کچھ ایسا چاہ رہی تھی کہ اس کی عیسیٰ سے شادی بھی نہ ہو اور اشفاق بھی اس سے راضی رہے مگر اسے ایسا ہونا ایک معجزے جیسا لگ رہا تھا۔بلآخر اس کے ہونٹ دعا مانگنے کے لیے پھر پھرائے۔

www.novelsclubb.com

"اے اللہ میں نہیں جانتی کہ آگے کیا ہو گا، کس طرح ہو گا اور کیوں ہو گا مگر میں چاہتی ہوں جو بھی ہو سب سہی ہو۔ میں نہیں جانتی عیسیٰ کے ساتھ میرا مستقبل کیسا ہو گا مگر آپ کو سب پتہ ہے۔ مجھے نہیں لگتا ہم دونوں ایک ساتھ زندگی گزار پائیں گے لیکن اگر میری شادی عیسیٰ سے نہ ہو پائی تو میرے بابا کا دل بری طرح ٹوٹ جائے گا۔ میں بس چاہتی ہوں آگے جو بھی ہو اچھے کے لیے ہی ہو۔"

جائی یانہ نے دعا مانگنے کے بعد اپنے چہرے پر ہاتھ پھیرا اور جائے نماز اٹھا کر سمیٹنے لگی۔ پھر اس نے ڈوپٹہ اتار دیا اور یونیورسٹی جانے کے لیے تیار ہونے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمحات بعد اب اگر ہم ڈائننگ ہال میں آئے تو وہاں پر ام ہانی، عیسیٰ اور اشفاق بیٹھے ہوئے تھے۔ آخر کار اشفاق نے خود کو کمرے سے باہر نکال لیا تھا اور آفس جانے کے لیے تیار ہو گئے تھے۔ نوال کچن میں موجود سب لوگوں کے لیے کھانا کھانے میں مصروف تھیں۔

ایسے میں جائی یانہ ڈائننگ ہال میں داخل ہوئی۔ اس نے آج لیمن کلر کی قمیض پہنی ہوئی تھی جس پر نیلے رنگ کا ٹراؤزر زینب تن کیا ہوا تھا۔ بالوں کو کھلا چھوڑے نیلا ڈوپٹہ گلے میں لٹکا ہوا تھا۔ جائی یانہ کے ایک کندھے پر بیگ لٹکا ہوا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں تین کتابیں پکڑی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے اپنی کرسی کھینچی اور اس پر بیٹھ گئی۔ عیسیٰ نے اسے بیٹھتا دیکھ کر معنی خیز نگاہوں سے ام ہانی کو دیکھا جس نے گردن ہلا کر جیسے عیسیٰ کی تسلی دی ہو۔ پھر اس نے اپنا اشفاق کی جانب چہرہ موڑ لیا۔

"اشفاق بھائی!!"

ام ہانی کے بلانے پر اشفاق کی توجہ اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل کی بجائے ام ہانی پر مبذول ہو گئی۔ ام ہانی نے اپنی بات بولنا شروع کی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے لگتا ہے کہ اب جائی یانہ کو یونیورسٹی نہیں جانا چاہیے۔" جائی یانہ جو اپنی بریڈ پر جیم لگانے میں مصروف تھی یہ بات سن کر آنکھیں پھاڑے ام ہانی کو

دیکھے گئی مگر ام ہانی نے اپنی بات جاری رکھی۔"میں نہیں چاہتی ل وہی کچھ دوبارہ ہو جو عالیہ کی شادی کے دوران ہوا تھا۔ویسے بھی اب ہمارا گھر لوگوں کی نظروں میں آیا ہوا ہے ایسا نہ ہو لوگوں کو مزید باتیں بنانے کا موقع ملے۔"

جائی یانہ نے جس ہاتھ سے چھڑی پکڑی تھی وہ ہاتھ اتنا نیچے ہو گیا تھا کہ چھڑی پر لگی جیم میز کو گندہ کرنے لگی تھی مگر جائی یانہ کا اس وقت سارا دھیان اشفاق کے چہرے پر تھا۔اسے یہ بھی یاد نہیں تھا کہ اس کے ہاتھ میں چھڑی ہے۔

اشفاق کے چہرے کے تاثرات جائی یانہ کو اپنے حق میں بہتر دکھائی نہیں دے رہے تھے۔آخر کار اشفاق نے موبائل ایک طرف رکھا اور دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو آپس میں جوڑتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جائی یانہ نکاح ہونے تک یونیورسٹی نہیں جائے گی!" یہ بات سن کر جائی یانہ نے احتجاج کرنے کے لیے اپنے لب کھولے لیکن عیسیٰ نے جائی یانہ کو بات کرنے کا موقع نہ دیا۔

"انکل میں چاہتا ہوں جائی یانہ اب کبھی یونیورسٹی نہ جائے۔" یہ بات سن کر جائی یانہ کا خون کھول گیا۔اب یہ کیا بکواس ہوئی۔ "وہ پڑھ لکھ کر آخر کرے گی کیا؟میرا بزنس اچھا ہے۔گھر کے حالات بھی اچھے ہے۔مجھے ویسے بھی پڑھی لکھی لڑکیاں اچھی نہیں لگتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

عیسی جیسے ہی چپ ہوا امہانی فوراً بول پڑی۔ جائی یانہ کو بات کرنے کا موقع جو نہیں دینا تھا۔

" صحیح کہہ رہا ہے عیسیٰ! آخر پڑھ لکھ کر عالیہ نے کیا کیا؟ جاہل لڑکیوں جیسی حرکت کی۔ پڑھائی لکھائی آج کل کی لڑکیوں کا دماغ خراب کر رہی ہے۔ اور ہم نے کونسا اپنی بچی سے کوئی نوکری کروانی ہے۔"

جائی یانہ ان دونوں ماں بیٹے کو نظر انداز کر کے اپنے باپ سے بات کرنے لگ گئی۔ وہ بات کرتے ہوئے کسی قدر جھنجھلائی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اگر اس کا بس چلتا تو وہ جس چھڑی سے جیم لگا رہی تھی اسی چھڑی سے عیسیٰ کا گلہ کاٹ دیتی۔

"بابا! آپ مجھے جانتے ہے میں ایسا کچھ نہیں کروں گی۔آپ تو مجھے جانتے ہے میں کبھی بھی ایسا نہیں کروں گی۔۔۔۔"

اشفاق نے جائی یانہ کی بات کاٹی جس کا چہرہ بولتے بولتے سرخ پڑ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جائی یانہ مجھے عیسیٰ کی بات سے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" جائی یانہ کو لگا اس کے باپ نے اس کے چہرے پر طمانچہ مار دیا ہے۔اس کی آنکھوں میں چھائے خوابوں کو ٹوٹنے میں ایک لمحہ بھی نہ لگا۔

جائی یانہ اپنے باپ کا چہرہ دیکھتی رہی پھر اس نے عیسیٰ اور ام ہانی کا چہرہ دیکھا جن کی گردن پر سر یا لگ گیا تھا۔ان دونوں کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ ماں بیٹے نے مل کر قلعہ فتح کر لیا ہو۔جائی یانہ نے بریڈ اور جیم لگی چھڑی پلیٹ پر رکھ دی اور بیگ اور کتابیں لے کر پیر پٹختی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اوپر آ کر اس نے اپنا سامان غصے سے بیڈ پر پھینکا پھر خود بھی بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گئی۔اس کا ایک کامیاب بزنس وومین بن کر بزنس کی دنیا میں چمکنا تھا اور اس کا یہ خواب عیسیٰ کی کمینگی کے ہاتھوں ٹوٹ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

آخر ان سب میں اس کا قصور کیا تھا؟ بس یہی کہ وہ عالیہ کی چھوٹی بہن تھی؟ اگر جائی یانہ کو پتہ ہوتا کہ عالیہ کی چھوٹی بہن ہونے کی سزا اسے اتنی سخت ملے گی تو جائی یانہ شاید اسی رات مر جانا پسند کرتی جس رات عالیہ گھر چھوڑ کر گئی تھی۔ عالیہ کی اتنی سی خود غرضی نے اس کی زندگی جلا کر راکھ کر دی تھی۔ وہ باپ جس کے نزدیک اس کی اتنی سی بات پتھر پر لکیر ثابت ہوتی تھی۔ اسی باپ نے آج اسے ساری دنیا کے سامنے ناقابل یقین ثابت کر دیا تھا۔ عالیہ کے لیے بدگمانی کی دیوار جائی یانہ کو اپنے دل میں بنتی محسوس ہوئی۔ جائی یانہ کی آنکھوں سے آنسو نکلا جو اس نے بے دردی سے رگڑا۔ جائی یانہ کو اپنا دماغ پھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔ اسے لگا اگر اس نے اپنا مسئلہ کسی کے سامنے بیان نہ کیا تو یقیناً اس کا سر پھٹ جائے گا۔ جائی یانہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنے بیگ میں سے اپنا موبائل نکالا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کانٹیکٹ اسکرین اسکرول کرنے لگی۔اس کی انگلی عزاہ کا نام دیکھ کر رک گئی۔اس نے سوچے سمجھے بنا عزاہ کو کال کر دی۔

****

عزاہ بیڈ پر بچھی بیڈ شیٹ کو ٹھیک کر رہی تھی جبکہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا شایان دفتر جانے کے لیے تیار ہو رہا تھا۔بیڈ پر رکھے موبائل فون کے بجنے تک دونوں کا دھیان اپنے کام میں مبذول تھا۔جیسے ہی کال آئی شایان نے ایک نظر موبائل کو دیکھا اور بیزار سی نظر عزاہ کو دیکھ کر سر جھٹکا۔شایان اپنے کوٹ کے بٹن بند کرتا باہر چلا گیا۔عزاہ نے تاسف سے شایان کو جاتے دیکھا پھر آگے بڑھ کر

موبائل اٹھالیا۔ موبائل پر جائی یانہ کا نام جگمگا رہا تھا۔ عزاہ نے کال اٹینڈ کی اور موبائل اپنے کانوں سے لگایا۔

"اتنی صبح کال کی خیریت؟" عزاہ نے سلام کے بعد سیدھا یہی سوال کیا۔

"وہ بجو۔۔" جائی یانہ کا ضبط ٹوٹ گیا اور وہ ہچکیاں لے کر رونے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا جائی یانہ تم رو کیوں رہی ہو؟" عزاہ نے حیرت اور پریشانی سے پوچھا۔اس کے ذہن میں فوراً اشفاق کا خیال آیا۔ کہیں بابا کو تو کچھ۔۔۔۔ نہیں نہیں!

"وہ بابا نے میری منگنی۔۔۔ عیسیٰ۔۔۔۔سے کروادی ہے!" جائی یانہ نے ہچکیاں لیتے ہوئے عزاہ کو بتایا۔اس نے ابھی اور بھی بہت کچھ اسے بتانا تھا مگر دوسری طرف عزاہ کی آواز سنائی دے دی۔

"تو مسئلہ کیا ہے؟" عزاہ کی بات سن کر جائی یانہ نے ایک پل کے لیے رونا بند کیا۔

"میرا مسئلہ یہ ہے مجھے وہ اچھا نہیں لگتا ہے۔" جائی یانہ کو ایک بار پھر رونا آیا۔اس نے رندھی آواز میں بات کی۔

"تم اس لیے رو رہی ہو!"

عزاہ سر پکڑ کر بیڈ بیٹھ گئی۔یہاں پر اتنے مسائل تھے اور جائی یانہ اتنا بچکانہ مسئلہ لیے بیٹھی تھی۔آخر اس کا بچپنا کب ختم ہو گا!!

www.novelsclubb.com

"جائی یانہ گھر کے حالات تمہارے سامنے ہیں اور تم ابھی بھی یہی بات لیے بیٹھی ہو کہ تمہیں کون پسند ہے اور کون نہیں!" جائی یانہ کی آنکھوں سے

نکلتے آنسو اپنی جگہ جامد ہو گئے۔آخر بجو اس کی بات سمجھ کیوں نہیں پا رہی تھی لیکن اس نے ہمت نہ ہاری۔

"بجو آپ نہیں جانتی عیسیٰ ایک نمبر کا گھٹیا انسان ہے وہ بہت بد تمیز ہے۔وہ بس مجھے نیچا دکھانا چاہتا ہے اور ہانی خالہ۔۔" جائی یانہ کی بات کو عزاہ نے کاٹا۔

"میں جانتی ہوں ہانی خالہ زیادہ اچھی نہیں ہے وہ ہر چیز میں نقص نکالتی رہتی ہیں۔ساتھ ساتھ ان کے طنز بھی ختم نہیں ہوتے ہیں لیکن دیکھو اس مشکل گھڑی میں وہ تم لوگوں کے ساتھ کھڑی ہیں اور جہاں تک تم عیسیٰ کے بارے میں بتا رہی ہو تو مجھے عیسیٰ ایسا نہیں لگتا ہے اور اگر وہ واقعی میں ایسا لڑکا ہے تو بھی تمہیں برداشت کرنا ہو گا۔" عزاہ نے اسے سمجھانا چاہا۔"ہمارے گھر میں جو

کچھ ہوا ہے اور بابا کی جو پوزیشن ہے ان سب کے بعد عیسیٰ کا رشتہ آنا نعمت سے کم نہیں ہے۔ تم نے مجھے نہیں دیکھا کس طرح میں لوگوں کے سامنے پیش ہوتی تھی اور لوگوں کے تنقیدی نگاہوں سے گزرتی تھی۔ ہمارے حالات بہتر ہونے کے باوجود میں ریجیکٹ ہو جاتی تھی۔ مجھے تو لگتا تھا عالیہ کے جانے کے بعد تمہارے لیے رشتے آنا ناممکن ہے اور اگر کوئی آ بھی گیا تو وہ بھی مناسب نہیں ہو گا۔ سب سے بڑا دھبہ ہمارے گھر پر عالیہ کا بھاگنا ہے اور اگر کوئی اچھا رشتہ اسے نظر انداز کر بھی دے تو بھی اور بہت سے مسائل ہیں۔ اگر ہم نے عالیہ کے گھر چھوڑ کر جانے کی بات تمہارے لیے رشتہ لائے لوگوں سے رشتے جوڑتے وقت چھپائی تو پھر بھی یہ بات کسی نا کسی طرح ان لوگوں تک پہنچ جائے گی اور سوچو اگر یہ باتیں تمہاری شادی کے بعد کھلی تو کیا ہو گا۔ وہ لوگ تمہارا جینا دوبھر کر دیں گے۔ تمہیں اٹھتے بیٹھتے عالیہ کی بہن ہونے کے طعنے ملیں گے۔ تمہاری سسرال میں عزت نہ ہونے کے برابر ہو گی۔ اس لیے عیسیٰ ایک بہتر آپشن ہے۔ اس کو سب پتہ ہے کہ گھر میں

www.novelsclubb.com

کیا ہوا تھا۔ ویسے بھی تم اپنوں میں جاؤ گی اپنے اگر مارتے ہیں تو مرہم بھی لگاتے ہیں۔ اور تم نے کہا ہے نا کہ عیسیٰ تمہیں جھکانا چاہتا ہے تو جھک جاؤ مردوں کو جھکی ہوئی عورت ہی تسکین دیتی ہے۔ اماں بابا کی شادی بھی اسی لیے کامیاب چلی تھی کہ اماں نے خود سے زیادہ بابا کو ترجیح دی اور ان کی ساری باتیں مانتی چلی آئی۔ تم بھی یہی کرو۔" اسی وقت عزاہ کو شایان کے آنے کی آواز سنائی دی۔

"اچھا اب بعد میں بات کروں گی۔" عزاہ نے عجلت میں کہہ کر فون رکھ دیا۔ اسی وقت شایان کمرے کے اندر آیا۔

www.novelsclubb.com

"کس سے اتنی دیر سے بات کر رہی تھی؟" عزاہ کو فون رکھتا دیکھ کر شایان نے شکی نگاہوں سے عزاہ کو گھورا۔

"جائی یا نہ سے۔آپ خود دیکھ لیں۔"عزاہ نے اپنا فون شایان کی جانب بڑھایا۔

"کیوں کی تھی کال؟"شایان نے عزاہ کا موبائل نہیں پکڑا۔

"بس یونہی!"عزاہ نے موبائل سائیڈ ڈرار پر رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا!"یہ کہہ کر شایان صوفے پر رکھی اپنی ضروری فائل اٹھا کر باہر چلا گیا اور عزاہ نے سکون کا سانس لیا۔

"جائی یانہ بھی نا! اتنی چھوٹی سی بات پر پریشان ہو گئی۔ عیسیٰ تو کافی اچھا انسان ہے جائی یانہ ہی کسی چھوٹی سی بات کو پکڑے ہوئے ہو گی" یہ سوچ کر عزاہ بھی کمرے سے باہر چلی گئی۔

دوسری طرف جائی یانہ اپنے کمرے میں بالکل ساکت بیٹھی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں موبائل ابھی بھی تھا لیکن اس کی گرفت کافی ہلکی ہو گئی تھی۔ عزاہ کی باتوں نے اسے بہت بری طرح سے ہلا دیا تھا۔ اس نے عزاہ سے تسلی بخش الفاظ سننے تھے مگر عزاہ نے تو۔۔۔۔۔!

www.novelsclubb.com

عزاہ کا نظریہ بالکل صحیح تھا لیکن عزاہ یہ کیوں نہ سمجھ پائی کہ عیسیٰ بھی تو شادی کے بعد ایسا ہی کرے گا۔ بس ام ہانی کا "اپنا ہونا" اس کے "اچھا ہونا" کی ضمانت نہیں تھی۔

جائی یا نہ نے اپنا چہرہ چھپا لیا وہ اس وقت ہر چیز سے منہ موڑ لینا چاہتی تھی۔

****

صبح سے شام ہو گئی مگر عالیہ بستر سے نہیں اٹھی۔ وہ کمبل میں منہ دے کر رات سے وقفے وقفے سے روئے جا رہی تھی۔ اس نے نہ ناشتہ کیا اور نہ ہی دوپہر کا کھانا کھایا۔ آریان کی باتوں نے اسے بہت برا صدمہ دیا تھا۔ وہ اس کی خاطر ہی تو سب کچھ چھوڑ کر آئی تھی اور وہ ہی اس سے اکتا گیا تھا۔ ان چوبیس گھنٹوں کے اندر

www.novelsclubb.com

اندرا سے اپنا فیصلہ غلط لگنے لگ گیا تھا۔اب اس کے نزدیک آریان پر بھروسہ کرنا اس کی سب سے بڑی حماقت تھی۔

مغرب کی اذان کی صدائیں جب ہر سو پھیلنے لگی تو کمرے کا دروازا کھلنے کی آواز عالیہ کے کانوں میں پڑی لیکن عالیہ نے نظر انداز کر دیا وہ جانتی تھی کہ کون کمرے میں داخل ہوا ہے۔اس نے کمبل اپنے منہ پر سے نہیں ہٹائی۔

قدموں کی آہٹ بیڈ کے قریب بڑھتی چلی گئی پھر اچانک آواز آنا بند ہو گئی۔اگلے ہی پل کسی نے عالیہ کے اوپر سے کمبل کھینچ لی تھی۔کمرے کی روشنی ایک دم آنکھوں میں پڑنے پر اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔اس نے کمبل کھینچنے والے کے ہاتھوں سے اپنی کمبل جارحانہ انداز میں واپس لینا چاہی اور چلائی۔

"کیا مسئلہ ہے، تمہیں کیوں آئے ہو میرے پاس؟ مجھے تو تمہاری یا کسی کی کوئی پرواہ نہیں ہے نا، جا کر ان لوگوں سے بات کرو جن کو سب کی پرواہ ہے۔"

عالیہ کے پاس جیسے ہی کمبل آئی اس نے کمبل کو اپنے اوپر اوڑھنا چاہا مگر آریان نے ایک بار پھر کمبل پکڑ لی تھی۔اب کی بار عالیہ نے کمبل کھینچی نہیں بلکہ اٹھ کر بیٹھ گئی اور منہ دوسری طرف موڑ لیا۔اس کے بال بری طرح سے بکھرے ہوئے تھے اور آنکھیں رونے کی وجہ سے سوجی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

آریان نے کمبل ہٹائی اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔اس نے عالیہ کو دیکھا اور اسے غور سے دیکھتا ہوا بس اتنا کہہ پایا۔

"سوری!"

عالیہ کا پارہ تیزی سے اوپر چلا گیا۔اس نے آریان کو دیکھا اور تیکھے انداز میں جواب دیا۔

"تم کیوں معافی مانگ رہے ہو۔معافی تو مجھے مانگنی چاہیے آخر میری وجہ سے تمہاری ماں تم سے ناراض ہو گئی۔میرا ساتھ کیا ہوا ہے؟میں تو اپنے ماں باپ کو ناراض کر کے یہاں بڑی خوشی سے تمہارے گھر پر بیٹھی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ نے دوبارہ دوسری سمت دیکھنا شروع کر دیا۔ آریان نے عالیہ کے ہاتھ پکڑ لیے۔ عالیہ نے ہاتھ چھڑوانے چاہے مگر آریان نے ایسا نہ ہونے دیا۔

"میں جانتا ہوں مجھے تم سے ایسی بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ میں ماما کی ناراضگی کی وجہ سے شدید ذہنی دباؤ سے گزر رہا تھا اور تمہاری باتوں نے مجھے مزید ٹینس کر دیا۔ تم کیا اس بارے میں بات کرنا بند نہیں کر سکتی ہو!"

عالیہ کے ماتھے پر شکنیں بڑھ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری ماما کی ناراضگی کا ذکر کر کے مجھے خوشی نہیں ملتی ہے مگر تم یہ تو جانتے ہو نا کہ میرے ماں باپ مجھ سے ناراض ہے اور تم نے ہی شادی سے پہلے

مجھے صاف الفاظ میں بتایا تھا کہ جب تک تمہاری ماما نہیں مانیں گی ہم میں سے کوئی بھی میرے ماں باپ کے گھر نہیں جائے گا۔ میں اگر اپنے ماں باپ کا ذکر نہیں کرتی ہوں تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے مجھے ان کی یاد نہیں آتی ہے۔ تم تو لڑکے ہو تمہاری ماں کو تمہیں معاف کرنا ہی ہو گا مگر میرے ماں باپ! میرے ماں باپ مجھے زندگی بھر معاف نہیں کریں گے۔ ان کے لیے میں مر چکی ہوں مگر پھر بھی میں ان سے معافی مانگنا چاہتی ہوں۔ میں اپنے دل میں موجود اس گلٹ سے نکل جانا چاہتی ہوں۔ میں اس کام کی کوشش کرنا چاہتی ہوں جو نا ممکن ہے۔"

عالیہ ایک دم سے پھٹ پڑی تھی جو بات وہ کھل کر خود سے بھی نہیں کر پا رہی تھی وہ بات آج وہ آریان کو سمجھا رہی تھی۔ عالیہ اسے سمجھانا چاہتی تھی کہ ماں باپ پر محبت کو ترجیح دینا آسان نہیں ہوتا۔ وہ مجبور تھی لیکن کیا واقعی ایسے لوگ مجبور ہوتے ہیں؟؟

www.novelsclubb.com

آریان اسے دیکھتا رہ گیا پھر اس کی نظریں ندامت سے جھک گئیں۔

"مجھے اس کا احساس نہیں ہوا" آریان کی شرمندہ سی آواز کمرے میں گونجی۔

"تمہیں احساس ہو بھی نہیں سکتا ہے۔ تم اپنی ماما کو کسی نہ کسی بہانے سے بار بار دیکھ سکتے ہو۔ میں ایسا نہیں کر سکتی ہوں۔ ایسا لگتا ہے صدیاں بیت گئی ہے ان کا چہرہ دیکھے ہوئے!"

www.novelsclubb.com

عالیہ کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا۔اس نے آریان سے ہاتھ چھڑا لیا اور منہ پر ہاتھ رکھ کر رونے لگ گئی۔وہ خود کو اس وقت کے لیے کوس رہی تھی جس دن اس نے آریان کے ساتھ بھاگنے کا فیصلہ کیا تھا۔

آریان نے شرمندگی بھرے لہجے میں عالیہ سے کہا۔

"میں بہت جلد ہم دونوں کے لیے ماں باپ کے گھروں کے دروازے کھول دوں گا۔مجھے بس کچھ وقت دے دو۔"آریان اٹھ کر باہر چلا گیا جبکہ عالیہ اندر کمرے میں بیٹھی دوبارہ رونے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

جلد بازی کے فیصلے بعض اوقات پچھتاوے کا باعث بن جاتے ہیں لیکن عالیہ اس وقت اتنا نہیں پچھتا رہی تھی جتنا آگے آنے والے دنوں میں پچھتانے والی تھی۔

****

*

کچھ دنوں بعد

www.novelsclubb.com

اشفاق کے گھر میں نکاح کی تقریب کی تیاریاں زور و شور سے جاری تھیں۔ام ہانی نوال کو ساتھ لے کر روزانہ شام کو بازار چلی جاتی اور خوب شاپنگ کر کے آتی۔ام ہانی اپنے اکلوتے بیٹے کے نکاح میں کسی قسم کی کوئی کسر نہیں رکھنا چاہتی تھی۔

آج بھی معمول کے مطابق نوال اور ام ہانی شاپنگ پر گئیں تھیں۔ شاپنگ کے بعد ان دونوں کا زینب کے گھر جانے کا بھی ارادہ تھا۔جائی یانہ دونوں بہنوں کا پلان اچھے سے جانتی تھی اس لیے اس نے خود ہی سے اندازہ لگا لیا کہ آج ان دونوں کو آنے میں دیر ہو جائے گی۔

www.novelsclubb.com

مغرب کی نماز پڑھنے کے بعد جائی یانہ رات کے کھانے کے لیے روٹیاں پکانے لگ گئی۔وہ دوسری روٹی بیل رہی تھی کہ اسے اپنے پیچھے قدموں کی

آہٹ محسوس ہوئی۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو اسے عیسیٰ کچن میں موجود کرسیوں میں سے ایک پر بیٹھتا دکھائی دیا۔اس کے چہرے پر تمسخرانہ تاثرات تھے۔جائی یانہ کے ماتھے ہر شکنوں کا جال بچھ گیا۔اس نے اپنا چہرہ آگے کی جانب موڑ لیا اور پورا دھیان روٹیاں پکانے میں لگا دیا۔

"ویسے تمہیں ابھی تک تمیز نہیں آئی ہے!"عیسیٰ نے خود ہی گفتگو کا آغاز کیا۔جائی یانہ نے کچھ نہیں کہا۔عزاہ کی شادی کے بعد سے وہ دونوں پہلی دفعہ اکیلے میں یوں بات چیت کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا ایٹیٹوڈ ابھی تک ختم نہیں ہوا ہے۔"

جائی یانہ نے عیسیٰ کی باتوں نظر انداز کرنا چاہا۔ وہ خاموشی سے چمٹے کی مدد سے توے پر رکھی روٹی پلٹنے لگی۔

"تمہیں کچھ اپنے بابا سے سیکھنا چاہیے دیکھو اتنا سب کچھ ہونے کے بعد ان کا غرور کیسے مٹی میں ملا ہے اور تو اور اپنی بیٹی کا رشتہ بھی خود اپنے منہ سے مانگا ہے۔ جانتی ہو وہ میری ماں کے سامنے ہاتھ جوڑ کر کیا کہہ رہے تھے۔" عیسیٰ کے چہرے کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ وہ اس منظر کو سوچ کر ہی خوب لطف اٹھا رہا تھا۔ "انہوں نے کہا خدا کے لیے میری جائی یانہ کی شادی اپنے بیٹے سے کروا دو۔ ہم پہلے ہی بہت مصیبتوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ میں اپنے سر پر سے یہ بوجھ بھی اٹھانا چاہتا ہوں پلیز ام ہانی۔" عیسیٰ نے ہاتھ جوڑ کر اشفاق کی نقل اتاری۔ پھر خود ہی قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کے لب بھینچ گئے۔اس نے پیچھے مڑ کر عیسیٰ کو نہیں دیکھا۔وہ جانتی تھی اگر اس نے عیسیٰ کو دیکھا تو وہ برداشت ختم۔ہو جائے گی اور اپنے ہاتھ میں پکڑا بیلن اسے رسید کر دے گی۔

دوسری طرف عیسیٰ اس قدر ہنس رہا تھا کہ اس کی آنکھوں سے پانی نکلنے لگا۔اس نے اپنی انگلی سے آنکھوں کے کناروں کو صاف کیا اور اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے اس نے موضوع بدل دیا۔

"ویسے تمہاری بہن نے کتنے عاشق بنائے ہوئے تھے۔"عیسیٰ کو دیکھ کر صاف معلوم ہوتا تھا کہ وہ جائی یانہ کو غصہ کرنے پر اکسا رہا تھا۔"یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ شایان عالیہ سے محبت کرتا ہے لیکن عالیہ ! عالیہ کے ارادے تو کچھ اور ہی نکلے۔شاید وہ جان گئی تھی شایان سے شادی کے بعد وہ اپنے دوسرے عاشقوں

سے نہیں مل پائے گی۔شاید اس کے عاشقوں کی جیب بھی کافی کھلی ہو گی۔" جائی یانہ کی اب بس ہو گئی۔اس نے چمٹے کو زور سے کچن سلپ پر رکھا اور پیچھے مڑ کر عیسیٰ کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھا۔اس کا چہرہ غصے سے لال ہو چکا تھا۔

"اپنا منہ بند رکھو!" جائی یانہ زور سے چلائی۔

عیسیٰ جائی یانہ کی یہ حالت دیکھ کر کافی محظوظ ہوا۔اس نے دونوں ہاتھ اوپر کو اٹھاتے لئے۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے۔لگتا ہے میں نے کسی کی دم پر پاؤں رکھ دیا ہے۔ان سب لوگوں کو چھوڑ کر اب ہم دونوں اپنی باتیں کرتے ہیں۔"

عیسیٰ کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور جائی یانہ کی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔ جائی یانہ کو عیسیٰ کی سبز آنکھیں اس قدر بری لگ رہی تھیں کہ اس کا دل چاہا اس کی دونوں آنکھیں نکال کر اس کے ہاتھ میں دے دے۔

"اب ہم دونوں کا کچھ دنوں بعد نکاح ہو جائے گا اور ہم دونوں ایک مقدس رشتے میں بندھ جائیں گے لیکن کزنز ہونے کے باوجود ہم دونوں میں کوئی انڈر سٹینڈنگ نہیں ہے۔ آج میں اس لیے وقت نکال کر آیا ہوں تاکہ تم سے کھل کر باتیں کر سکوں۔" عیسیٰ کے لہجے میں چاشنی گھل گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ سمجھ گئی عیسیٰ ایک لاعلاج جانور ہے۔وہ تیزی سے مڑی اور اپنا کام سمیٹنے لگ گئی تاکہ وہ عیسیٰ کی منحوس شکل سے جلد چھٹکارا پا سکے۔

"ویسے اگر تم چاہو تو میں تمہاری پڑھائی دوبارہ شروع کروا سکتا ہوں۔"عیسیٰ نے جائی یانہ کو خاموش دیکھ کر دوبارہ موضوع بدلا۔جائی یانہ کے روٹی بیلتے ہاتھ ایک پل کے لیے رکے لیکن اگلے ہی پل سر جھٹک وہ دوبارہ کام میں مصروف ہو گئی۔

"اب اپنی پیاری سی ہونے والی بیوی کے لیے میں ایسا کر ہی سکتا ہوں۔ میں جانتا ہوں تمہیں اپنی پڑھائی کتنی عزیز ہے۔"عیسیٰ نے آخری جملے کو کافی کھینچ کر ادا کیا تھا۔"میں تمہیں کھلے دل سے پڑھائی دوبارہ شروع کرنے کی اجازت دے دوں گا بس میری ایک شرط ہے؟تم جاننا چاہو گی وہ کیا ہے؟"

جائی یانہ مڑی اور عیسیٰ کو دیکھا۔اس کی سبز آنکھوں میں ابھی بھی تمسخر چھایا ہوا تھا۔جائی یانہ نے مضبوط لہجے میں جواب دیا۔

"یہ بات تم اپنے ذہن میں اچھے سے بٹھالو مجھے اس وقت تمہاری اجازت کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔مجھے نہ پڑھانے کا فیصلہ میرے باپ کا تھا اور اگر مجھے کسی سے اجازت مانگنی بھی ہو گی تو انہی سے مانگوں گی۔تمہاری گھٹیا شرطیں سننے میں مجھے کوئی دلچسپی نہیں ہے اور اگر زندگی میں کبھی مجھے تمہاری شرطوں پر عمل کرنا پڑا تو سمجھ جانا وہ دن زندگی کا آخری دن ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ مڑ کر دوبارکام کرنے لگ گئی۔آخر یہ روٹیاں ختم ہونے کا نام کیوں نہیں لے رہی تھیں!!

"چچ چچ! پھر تو شادی کے بعد تمہارا ہر دن زندگی کا آخری دن ہو گا۔ تمہیں تو روز مر کر جینا پڑے گا۔"عیسیٰ نے مصنوعی تاسف سے کہا۔

"کس نے کہا کہ جس دن میں نے تمہاری شرطوں کو مانا وہ دن میری زندگی کا آخری دن ہو گا۔"جائی یانہ نے گردن موڑ کر عیسیٰ کو دیکھا۔اس نے "میری زندگی"پر کافی زور ڈالا تھا۔

www.novelsclubb.com

عیسیٰ نے نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

جائی یانہ اسے یوں دیکھ کر مسکرائی۔"عیسیٰ صاحب میرا ماننا ہے جو آپ کی زندگی کو قابو کرنے کی کوشش کرے آپ اس شخص سے اسکی زندگی چھین لو۔"جائی یانہ اپنا مطلب سمجھا کر اپنا چہرے آگے کر لیا۔اب بس آخری روٹی رہ گئی تھی۔

عیسیٰ ایک قدم آگے بڑھا۔اس کی آنکھوں میں چھایا تمسخر اب ختم ہو گیا تھا۔اس کے لب اب سختی سے بھینچ چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"یہی چیز، یہی چیز مجھے تمہاری بری لگتی ہے۔آخر تمہیں کس بات کا گھمنڈ ہے؟"

عیسیٰ کی بات سن کر جائی یا نہ دھیرے سے مسکرائی۔اس دفعہ وہ مڑے بغیر کام کرتے ہوئے بولی۔

"میرے پاس لوگوں کی طرح سیاہ دل نہیں ہے اور اپنے احسان کرنے والوں کو میں ساری عمر یاد رکھتی ہوں۔بس اسی بات کا گھمنڈ ہے۔"

"تمہاری ساری اکڑ شادی کے بعد میں نکال دوں گا۔یاد رکھنا!"

www.novelsclubb.com

عیسیٰ نے الفاظ چبا چبا کر ادا کیے۔ جائی یانہ نے اپنی آخری روٹی توے سے اٹھا کر ہاٹ پاٹ میں رکھی اور چولہے کی آنچ کو بجھا کر مڑ گئی۔ اس نے اپنے سامنے کھڑے عیسیٰ کو پر سکون انداز میں دیکھا۔

"چلو ٹھیک ہے تو اس معاملے پر شادی کے بعد ہی نظر ڈالیں گے۔ تب تک کے لیے اپنی گھمنڈی کزن کو برداشت کرو۔" جائی یانہ نے "شادی کے بعد" کے الفاظ پر کافی زور دیا تھا اور عیسیٰ کو وہی چھوڑ کر کچن سے باہر نکل گئی۔

عیسیٰ جائی یانہ کو تب تک دیکھتا رہا جب تک وہ نظروں سے اوجھل نہیں ہو گئی پھر اس نے غصے سے کرسی کو لات مار کر گرا دیا۔

"بس کچھ دن اور پھر دیکھنا میں تمہارا کیا حال کروں گا۔" عیسیٰ نے یہ سوچ کر خود کو تسلی دی۔

جبکہ جائی یانہ اپنے کمرے میں پہنچ چکی تھی۔اس نے دروازے کو کنڈی لگ دی اور مڑ کر کمرے میں ادھر ادھر پھرنے لگ گئی کچن میں کھڑی پر سکون جائی یانہ کے مقابلے میں یہ جائی یانہ کافی بے چین دکھائی دیتی تھی۔اس نے عیسیٰ سے یہ سب کہہ تو دیا تھا لیکن اب اسے ڈر لگ رہا تھا۔اگر عیسیٰ نے اشفاق یا نوال کو جائی یانہ کی شکایت لگا دی تو وہ دونوں جائی یانہ کو عیسیٰ سے معافی مانگنے کا کہیں گے۔ویسے بھی آج کل عیسیٰ ان دونوں کی آنکھوں کا تارا بنا ہوا تھا۔اب اتنا ایٹیوڈ دکھا کر معافی مانگنے کا خیال اسے گڑھوں پانی میں ڈبو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

زینب کے گھر میں آج خوب رونق لگی ہوئی تھی۔گھر میں باتوں اور قہقہوں کی صدائیں گونج رہی تھیں۔ڈرائنگ روم میں اگر جھانکو تو وہاں پر ام ہانی، نوال اور زینب محفل جمائے بیٹھی تھیں۔میز پر بہت سے شاپنگ بیگز رکھے ہوئے تھے۔نوال اور ام ہانی اپنی چیزیں نکال نکال کر زینب کو دکھا رہے تھے۔زینب ان کی شاپنگ کو دیکھتیں اور اس پر تبصرہ کر دیتیں۔آج زینب کی روایتی حریف ام ہانی کافی اچھے سے زینب سے بات کر رہی تھی لیکن یہ کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔اسے آپ رشتے داروں کا روٹین کا رویہ سمجھ سکتے ہیں۔ کبھی کبھار اتنے اچھے کے ان سے اچھا کوئی نہیں اور زیادہ تر آپ کو نیچا دکھانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں چھوڑیں گے۔

www.novelsclubb.com

اسی پل عزاہ ملازمہ کے ساتھ چائے اور دوسرے لوازمات کی ٹرے لے کر کمرے میں داخل ہوئی۔اس نے نیلے اور نارنجی رنگ کے ملاپ کی قمیض پہنی ہوئی تھی۔اس پر ہلکی سی کراہی بھی کی گئی تھی۔اس نے نارنجی رنگ کی شلوار اور نیلے رنگ کا ڈوپٹہ پہنا ہوا تھا۔

کھانے کی ٹرے رکھ کر عزاہ بھی ان لوگوں کے ساتھ مل کر ان کی شاپنگ دیکھنے میں مصروف ہو گئی۔کچھ دیر بعد شایان بھی گھر آ گیا۔ڈرائنگ روم سے آتی آوازوں اور گھر میں چہل پہل دیکھ کر شایان سمجھ گیا کوئی مہمان آیا ہوا ہے۔وہ سیدھا ڈرائنگ روم میں آ گیا۔

اس نے نوال اور ام ہانی کو دیکھ کر اونچی آواز میں سلام کیا۔

"السلام و علیکم!"

نوال اور ام ہانی نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ شایان ان لوگوں سے کچھ دور رکھے صوفے پر بیٹھ گیا اور موبائل استعمال کرنے لگ گیا۔ کچھ دیر بعد جب وہ سب شاپنگ دیکھ کر فارغ ہو گئیں تو سبھی خواتین بھی صوفوں پر بیٹھ گئیں۔ نوال نے شایان کو خوشخبری سنانا چاہی۔

www.novelsclubb.com

"شایان بیٹا ہم نے جائی یانہ اور عیسیٰ کی بات پکی کر دی ہے۔ اگلے مہینے کی نو تاریخ کو عیسیٰ اور جائی یانہ کا نکاح ہے۔"

"آپ کو مبارک ہو" شایان موبائل کی اسکرین کو دیکھتے ہوئے ٹھنڈے انداز میں مبارک باد دی۔ اسے جائی یانہ اور عیسیٰ میں کوئی دلچسپی نہیں تھی۔

"خیر مبارک!" نوال نے جواب دیا۔

"گھر میں تقریب ہے تو اس لیے کام بھی بھر گیا ہے۔ کوئی مدد کروانے والا بھی نہیں ہے۔ اس لیے ہم لوگ چاہتے تھے کہ اگر عزاہ کچھ دنوں کے لیے ہمارے گھر رہنے آجائے۔" شایان نے اب اپنی نظریں موبائل سے ہٹا کر اپنی ممانی کے چہرے پر جما دی۔ نوال نے اسے یوں دیکھتا پا کر بولیں۔

"ہم نے زینب سے بات کر لی ہے اسے کوئی اعتراض نہیں ہے بس اب تمہاری اجازت کی ضرورت ہے۔ اگر عزاہ ہمارے گھر آ جائے گی تو ہمارا بوجھ کسی قدر ہلکا ہو جائے گا۔"

نوال امید بھری نگاہوں سے شایان کو دیکھ رہی تھیں۔ شایان نے موبائل جیب میں رکھا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

"دیکھیں ممانی مجھے نہیں لگتا عزاہ کو آپ کے ساتھ جانا چاہیے۔" شایان نے یہ بات چبا چبا کر کہی۔ کمرے میں ایک دم سے تناؤ چھا گیا۔ سب نے

اپنے پہلو بدلے۔ نوال کا چہرہ فق ہو گیا۔ زینب نے شایان کو تادیبی نگاہوں سے گھورا مگر شایان ابھی اپنی ماں کی جانب متوجہ نہ تھا۔

ام ہانی نے بات سنبھالنا چاہی۔

"لیکن بیٹا ہم لوگوں نے تو بس اسی لیے کہا کہ ہماری کچھ سہولت ہو جائے گی۔ ویسے بھی عزاہ شادی کے بعد ہمارے گھر رکنے نہیں آئی ہے۔"

www.novelsclubb.com

شایان اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"عزاہ کو اگر آپ اپنے ساتھ لے کر جانا چاہتے ہیں تو شوق سے لے جائیں لیکن پھر اسے دوبارہ یہاں بھیجنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔البتہ اگر آپ اسے دو تین گھنٹوں کے لیے لے کر جانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے اور جہاں تک بات مدد کروانے کی ہے تو مجھے لگتا ہے جائی یا نہ کی عزاہ کے علاوہ بھی ایک بڑی بہن ہے۔آپ لوگوں کو اسے ڈھونڈ کر کام کرانے کے لیے لے آنا چاہیے۔"

شایان یہ کہہ کر کمرے سے باہر نکل گیا۔کمرے میں موجود تمام نفوس ایک دوسرے سے نگاہیں چرانے لگے۔عزاہ کو اپنی ماں اور خالہ کا اترا ہوا چہرہ بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا لیکن وہ شایان کو کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی۔شایان اس سے مزید ناراض ہو جاتا۔اس وقت شایان کی ناراضگی اپنے گھر والوں کی بے عزتی سے زیادہ اہمیت کی حامل تھی۔

www.novelsclubb.com

****

جائی یانہ کی توقع کے برعکس اس کی ماں اور خالہ کچھ جلدی آ گئے تھے۔

نوال کا چہرہ زرد دکھائی دیتا تھا جبکہ ام ہانی معمول سے زیادہ چڑچڑی دکھائی دے رہی تھی۔

جب جائی یانہ ان کے آنے کے بعد ان لوگوں کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی تو اسے معلوم ہوا کہ شایان نے ان کے ساتھ بدتمیزی کی ہے اور ساتھ ساتھ

www.novelsclubb.com

عالیہ کے گھر چھوڑ کے جانے کا طعنہ دیا ہے۔اس لیے دونوں بہنیں خاصی اپ سیٹ دکھائی دے رہی تھیں۔

ام ہانی اونچی اونچی آواز میں اپنا غصہ نکالتے ہوئے بولی۔

"آخر اس کی ہمت کیسے ہوئی ہم سے بد تمیزی کرنے کی۔آپ کو اسی وقت اس کے منہ پر تھپڑ رسید کر دینا چاہیے تھا۔ابھی تو اس نے ہمارے سامنے اتنی بد تمیزی کی ہے پتہ نہیں ہمارے پیچھے وہ عزاہ کے ساتھ کیا کیا کرتا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

نوال خاموشی سے اس کی باتیں سن رہی تھیں۔ان کی نگاہیں فرش پر موجود قالین پر ٹکی تھیں۔جائی یانہ کو پس منظر سے اشفاق کی گاڑی کا ہارن گھر کے

باہر بجتا محسوس ہوا مگر ام ہانی نے بات ختم کرنے کی بجائے مزید تیزی سے کہنا شروع کر دی۔

"اور آپ نے زینب کو دیکھا تھا کس طرح میسنی بن کر ہماری بے عزتی ہوتی دیکھ رہی تھی۔اس کو تو چاہیے تھا کہ اپنے بیٹے کو اسی وقت ڈانٹ کر چپ کروا دے لیکن نہیں وہ کیوں کچھ بولتی مجھے تو لگتا ہے شایان نے اسی کے شہ پر ہم سے بد تمیزی کی ہے۔اگر اس کی جگہ میں ہوتی تو اپنے عیسیٰ کا منہ تھپڑوں سے لال کر دیتی آخر اس کی ہمت کیسے ہوئی اپنی خالہ سے ایسے بات کرنے کی لیکن میرے عیسیٰ ہے ہی تمیز دار۔" جائی یانہ نے یہ سن کر اپنی آنکھیں اس انداز میں گھمائی جیسے کہنا چاہ رہی ہو خالہ آپ تو بس ہی کر دیں۔اسی وقت اشفاق بھی ادھر آ گئے۔وہ ام ہانی کی اونچی آواز سن کر خاصے پریشان دکھائی دے رہے تھے۔انہیں لگا کہ ام ہانی اور نوال کی لڑائی ہو گئی ہے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ام ہانی؟ تم اتنے غصے میں دکھائی کیوں دے رہی ہو؟" اشفاق نے سنگل صوفے پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔ ان کے سوال نے ام ہانی کو یہ بات بتانے کا بہترین موقع دے دیا۔ ام ہانی شروع ہو گئی اور شایان کی باتوں کو خوب نمک مرچ لگا کر اشفاق کے سامنے پیش کر دیا۔ ساری باتیں بتانے کے بعد وہ بولی۔

"اشفاق بھائی میں تو کہتی ہوں کہ ابھی چل کر اپنی بیٹی کو گھر لے آتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں عزاہ کا کوئی پوچھنے والا نہیں ہے۔ آخر شایان کو بھی تو پتہ چلے ہماری بیٹی لاوارث نہیں ہے۔ وہ سوچتا کیا ہے ہم لوگ اتنے گرے پڑے لوگ ہیں جو اپنی بیٹی کا بوجھ اٹھا نہیں پائیں گے۔"

www.novelsclubb.com

ام ہانی کی بات سن کر اشفاق نے دھیمی مگر اٹل آواز میں جواب دیا۔

"نہیں ام ہانی میں عزاہ کو واپس نہیں لاؤں گا۔" ام ہانی نے سن کر اشفاق کو آنکھیں پھاڑ کر دیکھا جبکہ نوال نے سیدھے ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگی دونوں آنکھوں کے کناروں پر رکھ دی اور چہرہ جھکا دیا۔

"عزاہ کو وہی رہنا ہے۔ آپ لوگ بھی وہاں زیادہ نہ جایا کریں۔ وہ اس کا گھر ہے۔ وہ خود ہی ان تمام معاملات کو سنبھال لے گی اور جہاں تک بیٹیوں کا معاملہ ہے تو بیٹیاں بوجھ ہی ہوتی ہیں اور طلاق یافتہ بیٹی بوجھ ہونے کے ساتھ ساتھ دھبہ بھی بن جاتی ہے۔" یہ کہہ کر اشفاق کھڑے ہو گئے اور باہر چلے گئے۔

جائی یانہ نے باپ کو جاتے دیکھا۔آخر بابا کو اپنی عزت اتنی عزیز کیوں تھی۔وہ کیوں ہر دفعہ عزت کو خونی رشتوں پر ترجیح دیتے تھے۔انہیں اپنی بیٹی کا دکھ کیوں نہیں دکھائی دے رہا تھا۔شایان بھائی بجو کی کس طرح بے عزتی کرتے تھے وہ جائی یانہ نے ان کی شادی کے پہلے دن ہی دیکھ لی تھی۔اس لیے اسے زینب اور نوال کی باتوں نے دھچکا نہیں دیا تھا۔

جائی یانہ کی سوچ کا تسلسل نوال کی سسکیوں نے توڑا۔اس نے دروازے سے نگاہ ہٹا کر ماں کو دیکھا تو وہ سسکیاں لے لے کر رو رہی تھیں۔ام ہانی اپنی جگہ سے کھڑی ہو کر عالیہ نوال کو کندھے پر ہاتھ رکھ کر انہیں حوصلہ دینے لگ گئی۔ان کی آنکھوں میں بھی نمی اتر چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جائی یانہ جا کر ماں کے لیے پانی لے کر آؤ!" ام ہانی نے نم آواز میں جائی یانہ کو حکم دیا۔۔ جائی یانہ نے گردن اثبات میں ہلائی اور پانی لینے کے لیے چل دی۔

****

*

"شایان اب تمہیں گھر آئے مہمانوں سے بات کرنے کی تمیز بھی بھول گئی ہے۔"

زینب اپنے کمرے میں موجود تھی اور اپنے سامنے کھڑے شایان پر چلا رہی تھیں جسے دیکھ کر لگتا نہیں تھا کہ اسے اس ڈانٹ کا کوئی اثر ہو رہا ہے

"تم نے دیکھا تھا بھابھی کا چہرہ کتنا اتر گیا تھا۔ کیا سوچتی ہو گی وہ کہ میں نے تمہاری ایسی تربیت کی ہے۔" زینب نے تیز چلاتی آواز میں کہا۔

"مجھے لگتا ہے شاید اب وہ سمجھ گئی ہو نگی کہ اپنی بیٹی زبردستی کسی پر تھوپنے کا کیا انجام ہوتا ہے۔" شایان نے کان کھجاتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر ندامت کے آثار دور دور تک دکھائی نہیں دیتے تھے۔

www.novelsclubb.com

شایان کی ہٹ دھرمی دیکھ کر زینب کا غصہ پریشانی میں بدل گیا۔وہ اپنے کمرے میں رکھے صوفے پر بیٹھ گئیں اور سر پکڑ لیا۔

"شایان تم عالیہ کو آخر بھول کیوں نہیں سکتے ہو؟"زینب کے لہجے میں اب تھکن اتر چکی تھی۔وہ شایان کو ہر صورت میں عالیہ سے دور رکھنا چاہتی تھی مگر شایان کو دیکھ کر تو ایسا لگتا تھا عالیہ کی محبت اس کے دل میں مزید بڑھ چکی ہے۔

شایان کے چہرے پر چھائی لاپرواہی یک دم ہوا ہو گئی۔اس کے اعصاب اب تن چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"عالیہ کا تو یہاں پر کوئی ذکر ہی نہیں ہے۔"اس نے تھوڑے سے غصے میں جواب دیا

"اس کا ذکر ہو یا نہ ہو لیکن وہ تمہارے دماغ پر ہر وقت چھائی رہتی ہے۔اسی کی وجہ سے تم اتنے تلخ ہو گئے ہو۔اس کے پیار نے تمہیں غلط اور صحیح کی تمیز بھلا دی ہے۔اس کی وجہ سے تم نے آج بھابھی سے اتنی بد تمیزی کی۔اسی کی وجہ سے تم اپنے اور عزاہ کے رشتے کو قبول نہیں کر پائے ہو۔"زینب نے درشتگی سے کہا۔پھر انہوں نے شایان کو سمجھانا چاہا۔"بیٹا وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھ چکی ہے۔تم اس کے پیچھے خوار کیوں ہو رہے ہو۔تمہیں عزاہ پر دھیان دینا چاہیے۔ دیکھو تو صحیح وہ کتنی پیاری ہے۔وہ عالیہ سے کئی گنا سگھڑ ہے۔وہ کسی کے لیے بھی آئیڈیل بیوی ثابت ہو سکتی ہے۔وہ اب تک تمہاری بد تمیزی بھی برداشت کر رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

زینب کی بات کا شایان نے غصے میں جواب دیا۔

"مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ کتنی پیاری ہے اور کیسی بیوی ہے۔آپ نے صحیح کہا واقعی میں میں عالیہ کو دل سے نکال نہیں پایا ہوں۔عزاہ عالیہ نہیں ہے اور نہ میرے لیے کبھی بن سکتی ہے۔اگر عالیہ ایک اچھی بیوی نہیں بن سکتی پھر بھی مجھے وہی چاہیے تھی اور عزاہ اگر میری بد تمیزی برداشت کر رہی ہے تو یہ سارا اس کے باپ کا قصور ہے۔اگر اس کا باپ اس کو میرے پلے نہ باندھتا تو اسے یہ سب برداشت نہ کرنا پڑتا۔وہ میری محبت میں نہیں بلکہ طلاق کے ڈر سے یہ سب برداشت کر رہی ہے۔" شایان نے دو ٹوک لہجے میں اپنا نکتہ پیش کر دیا۔زینب نے تاسف سے سر نفی میں ہلایا۔

"تمہیں واقعی میں ایسا لگتا ہے۔ تم ایک بے وفا کے لیے باوفا انسان کو ٹھکرا رہے ہو۔ دنیا ترستی ہے وفا کے لیے اور خدا نے بن مانگے تمہاری جھولی میں وفادار انسان ڈال دیا۔ اس کی قدر کرو شایان!" زینب کی آنکھیں اب سرخ اور نم پڑ چکی تھی۔ ایک بار پھر ماضی کی ایک جھلک ان کی آنکھوں سے گزر گئی۔ ایک عورت ایک آدمی کو پکڑ کر اسے بھیک مانگ رہی تھی۔ زینب نے فوراً سر کو جھٹکا۔ اس وقت شایان کو سمجھانا زیادہ ضروری تھا۔ انہوں نے شایان کو دیکھا جس کے چہرے پر ناگواری کے بادل چھائے ہوئے تھے۔

"اگر عزاہ دودھ سے نہا کر بھی میرے سامنے کھڑی ہو جائے گی تب بھی وہ میرے دل کو نہیں بھائے گی۔ مجھے اس سے اتنی ہی نفرت ہے جتنی عالیہ سے محبت ہے۔" شایان کا لہجہ دوٹوک تھا۔

www.novelsclubb.com

"سنو تم نے جو عزاہ پر میکے آنے جانے کی پابندی لگائی ہے اسے فوری طور پر ہٹاؤ۔" زینب نے بات بدل دی تھی۔ وہ جانتی تھیں اب شایان اس بحث میں مزید حصہ نہیں ڈال پائے گا۔

"میرے خیال سے آپ نے سنا نہیں۔ میں نے عزاہ کو وہاں رکنے کی اجازت نہیں دی ہے۔ اپنے گھر والوں سے ملنے وہ جا سکتی ہے مگر ایک گھنٹے سے زیادہ نہیں!"

شایان کی بات سن کر زینب نے مزید کچھ بولنا چاہا مگر شایان نے یہ کہہ کر زینب کو چپ کروا دیا۔

"ماما عزاہ میری بیوی ہے۔ میں اسے اپنے طریقے ہینڈل کروں گا۔ اگر آپ نے کوئی اعتراض کیا تو میں آپ کی چہیتی بھتیجی کو طلاق نامہ دے کر ہمیشہ کے لیے میکے چھوڑ آؤں گا۔"

زینب نے بے بسی سے اپنے لب کاٹے۔ وہ شایان کو جانتی تھیں اگر وہ یہ کہہ رہا تھا تو کر بھی سکتا تھا۔ شایان کمرے سے نکلنے لگا۔ شایان کو کمرے سے نکلتا دیکھ کر سنہری آنکھوں والی لڑکی جو کمرے کے باہر ہی کھڑی تھی دروازے کی اوٹ میں چھپ گئی اور شایان کے جانے کا انتظار کرنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

شایان تیزی سے کمرے سے باہر نکل گیا اور راہداری میں گم ہو گیا۔ عزاہ باہر نکلی اور زینب کو دیکھا جو اب کافی تھکی ہوئی معلوم ہوتی تھی۔

عزاہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی وہاں سے جانے لگ گئی۔عالیہ میں آخر ایسا تھا کیا کہ اس کی بے وفائی بھی اس کو شایان کے دل سے بے دخل نہیں کر پائی تھی۔اس کی محبت میں آخر اتنا دم کیوں نہیں تھا۔شایان سوچتا تھا عزاہ طلاق کے ڈر سے یہ سب کر رہی تھی۔کیا اسے یہ واقعی میں عزاہ کی کوششیں طلاق کے ڈر کا سبب لگی تھی۔کیا وہ عالیہ کی محبت میں اس قدر اندھا ہو چکا تھا۔

چلتے چلتے وہ اپنے کمرے کے سامنے رک گئی۔کمرے میں اندھیرا پھیل گیا تھا یعنی شایان سونے کے لیے لیٹ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے اندر جاتے ہوئے ٹھان لیا تھا وہ کسی نہ کسی دن شایان پر ثابت کر کے دکھائے گی کہ وہ یہ سب کسی کے ڈر کی وجہ سے نہیں بلکہ اپنی محبت کی وجہ سے برداشت کر رہی تھی۔ عزاہ یہ نہیں جانتی تھی کہ وہ دن اس کی زندگی کا سب سے تاریک دن ہو گا۔

****

گرمیوں کی آمد ہو چکی تھی۔ موسم اب گرم رہنے لگا تھا۔ جائی یانہ اور عیسیٰ کے نکاح میں اب بس ایک ہفتہ رہ گیا تھا۔ بازاروں کے چکر ابھی تک ختم نہیں ہوئے تھے۔ ام ہانی اپنے بیٹے کا نکاح کافی دھوم دھام سے کرنا چاہتی تھی۔ ان کی خواہش تھی کہ نکاح میں وہ پورے خاندان کو جمع کریں مگر اشفاق نے انہیں ایسا کرنا

سے سختی سے منع کر دیا۔انہوں نے یہ بات صاف الفاظ میں ام ہانی کو بتادی کہ شادی پر صرف قریبی رشتے دار ہونگے۔ان کے علاوہ کوئی غیر ضروری شخص نہیں ہو گا۔ام ہانی کو یہ بات بہت بری لگی۔اس نے اکثر ڈھکے چھپے لہجے میں نوال سے یہ گلہ کرنا نہیں چھوڑا تھا۔عیسیٰ کے ابو رضوان صاحب بھی آ گئے تھے۔اب بس ایک ہفتے کی بات رہ گئی تھی۔

دوسری طرف نکاح کی تاریخ جتنی پاس آتی جا رہی تھی جائی یانہ کے ذہنی تناؤ میں بھی اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔اسی ذہنی دباؤ نے اس کی معمول کی زندگی کو بہت بری طرح سے متاثر کر دیا تھا۔وہ زیادہ تر وقت اپنے کمرے میں رہنے لگی تھی۔اس کے کھانا کھانے کا معمول بھی گڑ بڑ ہو چکا تھا۔وہ کھانا تب ہی کھاتی تھی جب اسے شدید بھوک لگ رہی ہوتی تھی ورنہ وہ یونہی بھوکی پیاسی بیٹھی رہتی۔اس

www.novelsclubb.com

وجہ سے اس کا وزن بھی کافی گر گیا تھا۔سب لوگ تقریب کے لیے اتنے پر جوش تھے کہ کسی نے جائی یانہ کی جانب دھیان نہیں دیا تھا۔

اس وقت جائی یانہ اپنے کمرے میں بند کال پر نائلہ کو ساری داستان سنا رہی تھی۔اتنے دنوں سے خود تک یہ بات رکھ کر وہ تھک چکی تھی۔وہ جانتی تھی نائلہ عزاہ کے مقابلے میں اس کی بات اچھے سے سمجھے گی۔وہ بیڈ پر ترچھی لیٹی ہوئی تھی اور چہرے پر زمانے بھر کی بیزاری چھائی ہوئی تھی۔نائلہ کو اپنی بات سنا کر جائی یانہ کو کافی ہلکا محسوس ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

نائلہ ساری بات سن کر بولی۔"اچھا اسی لیے تم اتنے دنوں سے یونیورسٹی نہیں آئی تھی۔"

"ہمم" جائی یانہ نے ہنکارا بھرا۔

"ویسے تمہیں مجھے پہلے بتانا چاہیے تھا۔ میں اتنے دنوں سے پریشان تھی۔ تمہیں کالز بھی کی مگر تم نے کوئی رسپانس ہی نہیں دیا۔" نائلہ نے شکوہ کیا۔

"اب بتا دیا نا۔" جائی یانہ نے بیزاری سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا سوچا ہے اس مصیبت سے کیسے نپٹو گی؟" نائلہ کے سوال پر جائی یانہ نے جواب دیا۔

"پتہ نہیں، مجھے تو کوئی راستہ دکھائی نہیں دے رہا ہے۔" جائی یانہ نے آنکھیں موند لی۔

"پلیز ڈونٹ ٹیل می کہ تم اس عیسیٰ سے شادی کر لو گی۔" نائلہ کی آواز اب تیکھی ہو گئی تھی۔

"تو اس ساری صورتحال میں اس کے علاوہ کوئی اور آپشن دکھائی دیتا ہے۔" جائی یانہ نے تلخی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم پہلے اس دنیا مافیا سے بیزار موڈ سے باہر نکلو۔" نائلہ نے اس دفعہ اسے غصے سے جھڑکا۔ پھر وہ کچھ دیر سوچ میں پڑی رہی۔ جب نائلہ کی خاموشی کچھ

زیادہ ہی طویل ہو گئی تو جائی یانہ کو لگا کہ کال کٹ گئی ہے۔ ٹھیک اسی وقت نائلہ پر جوش انداز میں بولی۔

"ایسا کرو تم اپنے بابا کو عیسیٰ کی ساری حقیقت بتا دو۔"

"میرے خیال سے میں تمہیں بتا چکی ہوں کہ سب سے پہلے میں انہی کے پاس گئی تھی۔" جائی یانہ اس کی تجویز کو سن کر دانت پیستے بولی۔

"ہاں تم انکل کے پاس گئی تھی مگر انہیں کچھ بتایا تو نہیں تھا نا!" نائلہ ابھی بھی اسی قدر پر جوش تھی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اب اٹھ کر بیٹھ ہو گئی اور موبائل دوسرے کان سے لگا لیا۔

"تمہارا مشورہ ہے تو صحیح مگر بابا اب کسی صورت نہیں مانیں گے۔ انہیں اپنی عزت بہت پیاری ہے۔ انہیں جب بھی خونی رشتوں اور عزت میں سے کسی ایک کو چننا ہوتا ہے تو وہ ہمیشہ عزت کو چنتے ہے۔" جائی یانہ نے تلخی سے کہا۔ اس کی بات سن کر نائلہ تھوڑی دیر کے لیے خاموش ہو گئی۔ پھر اس نے موضوع ہی بدل ڈالا۔

"اچھا ان سب کو چھوڑو مجھے ذرا اپنے کزن عیسیٰ کی فوٹو تو بھیجو!"

"کیوں؟" جائی یانہ کی بھنویں سکڑ گئیں۔

"وہ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ مصیبتیں انسانی صورت میں کیسی دکھائی دیتی ہیں۔" جائی یانہ کو محسوس ہوا تھا نائلہ شروع میں گڑبڑا گئی تھی۔

"اچھا!!!"

"تو پھر تم کب بھیجو گی؟" نائلہ کی عجلت دیکھ کر جائی یانہ نے غصے سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم فون رکھو گی تو ہی فوٹو بھیجوں گی نا!" جائی یانہ کی بات سن کر نائلہ شرمندہ ہو کر فوراً بولی۔

"اوہ سوری سوری میں فون رکھ رہی ہوں۔ تم مجھے جلدی سے تصویر بھیجو پھر ہم دونوں رات کو بات کریں گے۔" یہ کہہ کر نائلہ نے کال کاٹ دی۔ جائی یانہ نے اپنے موبائل میں موجود عیسیٰ کی واحد فوٹو نائلہ کو سینڈ کر دی۔ یہ فوٹو اسے واٹس ایپ پر موجود ان کے فیملی گروپ سے موصول ہوئی تھی ورنہ جائی یانہ عیسیٰ کی منحوس شکل کبھی بھی اپنے موبائل میں نہ رکھتی۔

فوٹو سینڈ کرنے کے بعد اس نے اپنا موبائل بیڈ پر رکھ دیا اور اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ اپنا ڈوپٹہ کندھوں پر ڈال کر نیچے چلی گئی۔ جب جائی یانہ نیچے پہنچی تو اسے ڈائننگ روم سے آوازیں آتی سنائی دی۔

جائی یانہ نے ڈرائنگ روم میں جھانکا تو اسے سب لوگ وہی بیٹھے دکھائی دیے۔اس نے دیکھا کہ عیسیٰ،ام ہانی اور رضوان تھری سیٹر صوفے پر بیٹھے ہوئے تھے جبکہ نوال اور اشفاق تھری سیٹر صوفے کے دائیں جانب رکھے ٹو سیٹر صوفے پر بیٹھے دکھائی دے رہے تھے۔کمرے کے تناؤ اچھے سے محسوس کیا جا سکتا تھا۔کسی نے بھی اسے نہیں دیکھا تھا۔سب کے چہروں پر سنجیدگی نمایاں تھی۔

"ہمارا مطالبہ اتنا بھی غلط نہیں ہے اشفاق؟" یہ بات رضوان صاحب نے کہی تھی۔جائی یانہ نے ان کے چہرے پر نظر ڈالی۔ان کے مغربی نقوش اور گندمی رنگت والے چہرے پر تیوریاں چڑھی ہوئی تھی۔ان کی سبز آنکھیں بالکل عیسیٰ جیسی تھی۔ام ہانی نے انہیں بتایا تھا کہ رضوان انکل کی ماں امریکی تھی۔ انہوں نے اپنی سبز آنکھیں اور مغربی نقوش انہی سے لیے تھے۔ان کے منہ سے

www.novelsclubb.com

صاف اردو سننا جائی یانہ کو شروع میں خاصا مضحکہ خیز لگا تھا۔اس وقت رضوان اشفاق کو اپنی سبز آنکھوں سے گھور رہے تھے۔

"دیکھو ہم تمہاری بیٹی کو اس وقت لے رہے ہیں جب تمہارے گھر پر ہر کوئی انگلیاں اٹھا رہا ہے۔مجھے تو میرا یہ مطالبہ کہیں سے بھی غلط نہیں لگ رہا ہے۔"رضوان کی بات کی ام ہانی نے بھی تائید کی۔

"اشفاق بھائی مجھے بھی رضوان کی باتیں صحیح لگ رہی ہیں۔"اس کی نظر عیسیٰ پر گئی جوان سب سے بیگانہ موبائل پر مصروف تھا۔جائی یانہ نے ناگواری سے اپنا چہرہ اپنے ماں باپ کی جانب کر لیا۔آخر خالہ خالو اس کے ماں باپ سے کس بات کا مطالبہ کر رہے تھے۔اشفاق گہری سوچ میں ڈوبے دکھائی دیتے تھے جبکہ نوال بے چین دکھائی دے رہی تھی۔

"لیکن ام ہانی ہمارے باقی بچے بھی تو ہے اگر ہم نے یہ گھر عیسیٰ کے نام کر دیا تو ہم اپنے باقی بچوں کو کیا دیں گے۔" نوال نے ان کو سمجھانا چاہا مگر رضوان اور ام ہانی کے چہروں پر ناگواری چھا گئیں۔ جائی یانہ کا دماغ الٹ گیا۔ تو سارا چکر اس گھر کا تھا۔

"کیا آپ لوگ عالیہ کو بھی حصہ دیں گے۔ جو کچھ اس نے کیا ہے اس کے بعد تو آپ لوگوں کو اسے فوراً اپنی جائیداد سے بے دخل کر دینا چاہیے۔" رضوان نے عالیہ کا نام اتنی حقارت سے لیا کہ جائی یانہ کو تپ چڑھ گئی۔ ام ہانی نے فوراً بات آگے بڑھائی۔ "اور جہاں تک عزاہ کا تعلق ہے تو آپ اسے کاروبار میں سے کچھ حصہ دے دینا۔ اس کا حق پورا ہو جائے گا۔"

"ام ہانی تم بات کو سمجھو۔۔۔"نوال نے سمجھانا چاہا مگر اشفاق نے انہیں چپ کروا دیا۔

"اگر تم لوگوں کو ضمانت کے لیے یہ گھر چاہیے تو ٹھیک ہے یہ گھر میں جائی یانہ کے نام کر دیتا ہوں۔"اشفاق حتمی انداز میں بولے۔

رضوان صاحب نے اعتراض کرنے کے لیے لب کھولے مگر ام ہانی نے ان کا ہاتھ دبا کر انہیں خاموش کروا دیا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے آپ یہ گھر جائی یانہ کے نام کر دیں۔ویسے بھی میاں بیوی کی چیز تو ایک ہی ہوتی ہے۔ہمیں تو بس ضمانت ہی چاہیے تھی۔"ام ہانی نے میاں

بیوی کے الفاظ چبا چبا کر ادا کیے تھے۔ جائی یانہ نے ان کی بات کا مطلب اگلے ہی پل نکال لیا تھا۔ اب ان کا منصوبہ نکاح کے بعد گھر عیسیٰ کے نام کروانا ہو گا۔

جائی یانہ اپنے باپ کی بات پر خوب مشتعل ہوئی۔ آخر وہ ایسے مطالبے کو کیسے مان سکتے تھے۔ غصے کی زیادتی کی وجہ سے اس کے ہاتھ کانپنے لگے۔ ٹھیک اسی وقت نوال کی نظر چوکھٹ پر کھڑی جائی یانہ پر پڑی۔ وہ جائی یانہ کو دیکھ کر سمجھ گئی کہ اس کے ارادے صحیح نہیں ہے۔ اس لیے پہلے انہوں نے جائی یانہ کو گھورا پھر فوراً سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"میں دیکھ کر آتی ہوں چائے ابھی تک تیار کیوں نہیں ہوئی ہے؟" سب کو یہ تاثر دے کر نوال کمرے سے باہر نکل گئیں۔ انہوں نے جائی یانہ کا ہاتھ تھاما اور

ڈرائنگ روم سے دور لے آئی۔دور آتے ہی نوال کی جائی یانہ کے ہاتھ پر گرفت ہلکی ہوئی جائی یانہ نے فوراً اپنا ہاتھ چھڑوایا۔

"یہ کیا بکواس کر رہے تھے رضوان انکل؟آپ لوگ تو میرا سودا کر رہے ہیں!"جائی یانہ تیز آواز میں چلائی۔

نوال نے جائی یانہ کا بازو دبایا۔

www.novelsclubb.com

"دھیمی آواز میں بات کرو۔یہ بات اگر کمرے میں بیٹھے کسی شخص کے کان میں پہنچی تو تمہارے لیے مزید مشکلات کھڑی ہو جائیں گی۔"نوال دھیمی آواز میں جائی یانہ پر غرائی۔

جائی یانہ نے اپنا بازو ماں کے ہاتھ سے چھڑوایا۔

"جاتی ہے تو جاتی رہے۔جب انہیں یوں سودا کرتے ہوئے شرم نہیں آتی ہے تو میں بول بھی نہیں سکتی ہوں۔اتنے نیچ لوگ میں نے اپنی زندگی میں نہیں دیکھے ہیں۔" جائی یانہ کے منہ سے یہ بات نکلتے ہی نوال نے اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔ تھپڑ اس قدر زور کا تھا کہ جائی یانہ کا چہرہ ایک طرف جھک گیا اور بالوں نے اس کا چہرہ چھپا دیا۔

www.novelsclubb.com

"اپنی حد میں رہا کرو۔ تمہارے خالہ اور خالو ہے وہ لوگ۔اور ان کی کوئی غلطی نہیں ہے۔جو داغ تم لڑکیوں نے ہمارے اوپر لگایا ہے اس کے بعد ایسے ہی لوگ ہم سے شیر بن کر بات کریں گے۔"

جائی یانہ نے چہرہ اٹھا کر اپنی ماں کو دیکھا۔جائی یانہ کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔دوسری طرف نوال بھی ہانپ رہی تھی۔

"اپنے کمرے میں جاؤ جائی یانہ!"نوال نے تحکمانہ انداز میں کہا۔"اور جب تک تمہارا نکاح نہیں ہو جاتا اپنا زیادہ وقت کمرے میں ہی گزارنا۔مجھے تم گھر میں گھومتی پھرتی نہ دکھائی دو۔"

جائی یانہ اپنی جگہ پر کھڑی رہی۔اس کا ہاتھ ابھی بھی گال پر تھا۔اب اس کی بھوری آنکھوں میں پانی آنسو بن کر پلکوں پر لڑھکتا دکھائی دے رہے تھے۔

"تم نے سنا نہیں میں نے کیا کہا ہے۔"نوال نے غصے سے کہا۔"میں نے کہا جاؤ۔"

نوال کی دھتکار سن کر جائی یانہ اوپر کی جانب تیزی سے بھاگتے ہوئے زینے چڑھنے لگ گئی۔نیچے کھڑی نوال تاسف سے اپنی بیٹی کو جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔وہ اپنی اولاد پر ہاتھ نہیں اٹھانا چاہتی تھی مگر اس وقت انہیں جو صحیح لگا انہوں نے کیا۔وہ نہیں چاہتی تھی ام ہانی یہ باتیں سن کر ان کی بیٹی کو مزید تکلیف دے۔

دوسری طرف جائی یانہ نے دروازہ زور سے بند کیا اور بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گئی۔ وہ ایک بوجھ تھی جسے اتارنے کی قیمت اس کے ماں باپ عیسیٰ کو چکا رہے تھے۔ اتنی قیمت چکانے کے بعد بھی جائی یانہ جانتی تھی کہ عیسیٰ کے گھر والوں کی بس نہیں ہو گی۔ وہ اپنا یہ احسان ساری عمر اوپر رکھے گے اور ہمیشہ اس احسان کو کیش کرواتے رہے گے۔

****

www.novelsclubb.com

نکاح سے ایک دن پہلے

یونیورسٹی کی راہداریوں میں اس وقت خوب چہل پہل تھی۔سب لوگ اپنے اپنے کاموں میں مشغول تھے۔ایسے میں گھنگرالے بالوں والا لڑکا سیڑھیوں کے زینے پر بیٹھا تھا۔وہ اپنا دایاں پاؤں اضطراب سے ہلا رہا تھا اور بار بار گھڑی پر نظر ڈال رہا تھا۔شاید اسے کسی کے آنے کا انتظار تھا۔کچھ دیر بعد اسے راہداری سے ایک سیاہ چادر اوڑھے لڑکی آتی دکھائی دی۔اس نے اپنی چادر کو چاروں طرف اچھے سے اوڑھا ہوا تھا۔

وہ گھنگرالے بالوں والے لڑکے کی جانب ہی آ رہی تھی۔وہ لڑکے کے پاس آ کر رکی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے اتنی رش والی جگہ ہی کیوں منتخب کی؟"لڑکے نے ادر گرد کا جائزہ لیتے ہوئے کہا۔

"کیونکہ میں کسی بھی لڑکے سے تنہا نہیں ملتی ہوں۔" لڑکی نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

"ایک تو پتہ نہیں ہر عورت کو میں ہی مشکوک کیوں لگتا ہوں؟" لڑکے نے چڑ کر کہا۔ پھر وہ کام کی بات پر آیا۔

"تم نے ان سے فوٹو مانگی؟"

www.novelsclubb.com

"ہاں میں نے اس سے اسی دن مانگ لی تھی۔ تم ہی آج آئے ہو ورنہ میں کب کی دکھا دیتی۔" لڑکی نے اکڑے ہوئے لہجے میں کہا۔

اچھا دکھاؤ مجھے فوٹو!"لڑکے نے اپنا ہاتھ بڑھایا۔

لڑکی نے اپنا موبائل نکالا اور فوٹو نکال کر لڑکے کو موبائل دے دیا۔

فوٹو دیکھ کر لڑکے کا جبڑا سختی سے بھنچ گیا۔

"یعنی میرا شک صحیح تھا!"لڑکے نے دبی دبی غراہٹ سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اس کا مطلب ہے وہ واقعی میں وہی ہے جس کا تم نے مجھے بتایا تھا۔"

لڑکی نے پریشان لہجے میں کہا۔پھر اس نے لڑکے سے پوچھا۔

"تمہیں ویسے کس نے بتایا کہ اس لڑکے کی منگنی اس سے ہو گئی ہے؟"

"میرے کزن نے بتایا تھا کہ اس کی منگنی ہو گئی ہے۔اس نے اس کی منگیتر کا نام بھی مجھے بتا دیا تھا جس سے یہ کمینہ شادی کرنے والا ہے۔اس نے مجھے یہ بھی بتایا تھا کہ وہ لڑکی اسی یونیورسٹی میں پڑھتی ہے اور بی بی اے کی اسٹوڈنٹ ہے۔ تم جانتی ہو ان کا نام کتنا یونیک ہے اور ایسے نام کی ہمارے یونیورسٹی میں بہت کم لڑکیاں ہے یا شاید ہے ہی نہیں۔اس لیے مجھے سب سے پہلے شک ان ہی پر ہوا تھا۔"

www.novelsclubb.com

"پھر تو مجھے یہ بات اسے ابھی بتانی ہو گی" لڑکی پہلے سے زیادہ پریشان ہو گئی تھی۔

"نہیں ابھی نہیں۔" لڑکے نے دو ٹوک انداز میں لڑکی کو انکار کیا۔ پھر اس نے لڑکی سے پوچھا۔ "اس کا نکاح کل ہے نا!!"

لڑکی نے سر اثبات میں گھمایا۔ لڑکے نے فیصلہ کر لیا۔ "تو ہمیں کل جا کر اس کی اصلیت سب کے سامنے کھولنی ہے۔"

"لیکن کل ہی کیوں؟" کالی چادر والی لڑکی نے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں کے کچھ ثبوت مجھے کل ہی ملیں گے۔"

لیکن لڑکی کے دل میں خدشات جنم لینے لگ گئے تھے۔

"مگر تم یہ بھی سوچو اگر ہمیں دیر ہو گئی تو کیا ہو گا۔ایسا نہ ہو ہماری دیری سے میری دوست کا نکاح اس سے ہو جائے۔"

لڑکی کے خدشات پر لڑکے کے چہرے پر سایہ چھایا۔

"میں جانتا ہوں اس کام میں بہت رسک ہے مگر ہمیں یہ جوا تو کھیلنا ہی ہو گا۔" دونوں کے چہروں پر پریشانی عیاں تھیں۔

www.novelsclubb.com

ایسا کیا تھا جو ابھی صرف ان دونوں کو معلوم تھا۔

****

نکاح سے تین دن پہلے

تپتی دوپہر گزر جانے کے بعد گرمی کا زور تھوڑا کم ہوا تھا۔ سنہرے اور ہلکے نارنجی آسمان پر پرندے اڑتے دکھائی دے رہے تھے۔ آسمان پر بادل نہ ہونے کے برابر تھے۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں اشفاق کے گھر کے گیٹ کے بالکل سامنے ایک سیاہ رنگ کی گاڑی رکی۔ بیک سائیڈ کا دروازہ کھلا اور سنہرے رنگ کی سینڈل میں مقید پاؤں

سڑک پر اترا۔ پھر نووارد کا پورا سراپا گاڑی سے نکلتا دکھائی دیا۔اس نے ہلکے بھورے رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔اس کی آنکھیں سنہری اور رنگت گندمی تھی۔وہ قدم قدم چلتی گیٹ کی جانب بڑھنے لگی۔اس کے ہاتھوں میں لٹکا پرس اس کے چلنے کی وجہ سے لہرا رہا تھا۔

گیٹ پر کھڑے چوکیدار نے اسے آتا دیکھا تو فوراً گیٹ کھولا۔وہ سنجیدہ انداز میں اندر آ گئی۔اس کی رفتار ابھی بھی ایسی ہی تھی۔اس نے چلتے ہوئے ارد گرد کا جائزہ لیا۔اس کے گھر کا لان ابھی بھی اسی حالت میں تھا جس حالت میں وہ اسے چھوڑ کر گئی تھی۔گھر کی عمارت بھی ویسی ہی دکھائی دے رہی تھی۔کچھ بھی نہیں بدلا تھا سوائے اس گھر کے رہنے والوں کے۔

www.novelsclubb.com

اس نے گھر کا داخلی دروازہ کھولا اور اندر آ گئی۔ دروازہ کھولتے ہی اس کی نگاہ سیڑھیوں پر سے اترتی جائی یانہ پر پڑی۔ جائی یانہ بھی دروازہ کھلنے کی وجہ سے نوارد کی طرف متوجہ تھی۔ کچھ پل کے لیے جائی یانہ کی بھوری آنکھوں میں حیرت پھیلی پھر وہ دوڑتی ہوئی آنے والے کے گلے لگ گئی۔

"آپ آ گئی عزاہ بجو!" جائی یانہ نے الگ ہوتے ہوئے عزاہ سے پوچھا۔

"ہاں میں آ گئی۔" ان دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ کے چہرے پر ہلکا میک اپ اسے ہشاش بشاش دکھا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر پھیلی رہنے والی سنجیدگی شادی کے بعد سے زیادہ دکھائی دینے لگ گئی تھی

جبکہ دوسری طرف عزاہ کو جائی یانہ کا چہرہ ویران سا لگا۔اس کی آنکھوں میں چھائی شوخی اب دکھائی نہیں دیتی تھی۔وہ اب کافی کمزور دکھائی دے رہی تھی ایسا لگتا تھا اس نے کئی دنوں سے ٹھیک سے کھانا نہیں کھایا تھا۔

"تمہیں کیا ہوا ہے؟"عزاہ نے جائی یانہ کی حالت کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا ہونا ہے؟"اس نے عام سے لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے۔۔۔"عزاہ کے الفاظ اس کے لبوں پر ہی رہ گئے کیونکہ اسے جائی یانہ کے پیچھے سے نوال آتیں دکھائی دیں۔

"عزاہ تم کب آئی؟"نوال حیرانگی کا شکار تھیں۔عزاہ شادی کے بعد پہلی دفعہ ان کے گھر آئی تھی۔

"بس ابھی ابھی!"عزاہ نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔

"خیر سے آئی ہو نا؟شایان نے تمہارے یہاں آنے پر برا تو نہیں منایا نا؟"نوال نے اپنے خدشے کا اظہار کیا۔انہیں ابھی بھی یاد تھا جب پچھلی دفعہ انہوں نے شایان سے عزاہ کو اپنے ساتھ گھر لے جانے کی اجازت مانگی تھی تو اس نے کتنی بدتمیزی کی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی خیر سے ہی آئی ہوں۔مجھے پھپھو نے بھیجا ہے تاکہ آپ لوگوں سے پوچھ سکوں آپ کو ہماری مدد کی تو کوئی ضرورت نہیں ہے نا اور شایان سے بھی میں نے پوچھ لیا تھا انہیں میرے یہاں آنے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔" عزاہ نے وضاحت دے کر ماں کے خدشوں کو دور کیا۔

"اچھا!" نوال نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔پھر انہیں اچانک کچھ یاد آیا۔

"تم ابھی تک یہاں کیوں کھڑی ہو؟ چلو اندر چل کر باقی باتیں کرتے ہیں۔"

یہ کہہ کر وہ سب اندر کی جانب چل پڑے۔

www.novelsclubb.com

****

زینب لاؤنج میں بیٹھی تین سالہ شایان کو ناشتہ کھلانے میں مصروف تھی۔اس وقت صبح کے دس بج رہے تھے۔شایان ابھی ابھی جاگا تھا اسی لیے وہ ناشتہ کرتے ہوئے خاصا چڑچڑا دکھائی دے رہا تھا۔

"چلو شایان اب بس یہ آخری نوالہ ہے۔اسے جلدی سے ختم کرو۔" زینب نے شایان کو پچکارتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

شایان نے چڑچڑے تاثرات کے ساتھ خاموشی سے نوالہ منہ میں ڈال لیا۔زینب نے شایان کے بالوں پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور اسے صوفے پر بیٹھا چھوڑ کر زینب خالی پیالی کچن کے سنک پر رکھ آئی۔پھر زینب اپنے کمرے میں گئی اور بیڈ کے ساتھ موجود دراز میں سے دوائیوں کا ڈبا نکالا۔کچھ دیر ڈبے میں دوائیاں الٹ پلٹ کر لینے کے بعد زینب کو مطلوبہ گولیاں مل گئیں۔اس نے گولیوں کو ریپرز سے نکالا اور جگ سے پانی گلاس میں نکال کر گولیاں پھانک لی۔

اس کے بعد وہ بیڈ پر سے اٹھی اور آئینے کے سامنے کھڑے ہو کر خود کو دیکھنے لگ گئی۔اس کا ہاتھ اپنے معدے کے نیچے چلا گیا تھا۔اپنا عکس دیکھتے ہوئے ایک عجیب سی خوشی اس کے سراپے میں سرایت کر گئی۔وہ دوسری دفعہ امید سے تھی۔اس کے چہرے پر پریگننسی گلو چمک رہا تھا۔اس کی پریگننسی کو سات مہینے

www.novelsclubb.com

ہو گئے تھے۔وہ اپنے آٹھویں مہینے پر تھی۔اس دفعہ وہ اور عمر دونوں چاہتے تھے اب ان کے گھر میں ایک پیاری سی بیٹی ہو۔

عمر کا نام ذہن میں آتے ہی اس کی مسکراہٹ پھیکی ہو گئی اور چہرے پر پریشانی چھا گئی۔زینب پچھلے دو تین مہینوں سے عمر کے رویے پر خاصی پریشان تھی۔رات کو وہ دیر سے گھر آتا تھا۔چھٹی کا دن بھی وہ گھر سے باہر گزارتا تھا۔عمر نے اس سے بات کرنا بھی بند کر دیا تھا۔گھر میں زیادہ تر وقت وہ اپنے موبائل پر کالز اٹینڈ کرتے ہوئے گزارتا تھا۔زینب نے کئی بار عمر سے اس کے عجیب رویے کے بارے میں پوچھا مگر عمر ہر بار کام کی زیادتی کو وجہ بنا کر بات ٹال دیا کرتا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ شکی بیویوں کی طرح عمر پر شک نہیں کر رہی تھی مگر دور کہیں وہ جانتی تھی عمر اس سے کچھ چھپا رہا ہے کیونکہ کام کی زیادتی پہلے بھی کئی بار عمر کے

کریئر میں آئی تھی لیکن اس نے کبھی بھی زینب اور شایان کو یوں نظر انداز نہیں کیا تھا جس طرح اب کر رہا تھا۔ آج بھی عمر ناشتہ کیے بغیر آفس چلا گیا تھا۔ زینب نے عمر کو ناشتہ کھلانے کے لیے روکنے کی بہت کوشش کی مگر عمر یہ کہتا چلا گیا کہ آج صبح اس کی بہت ضروری میٹنگ ہے اور وہ اسے کسی صورت مس نہیں کر سکتا ہے۔

وہ آئینے کے سامنے عکس کو یونہی بے مقصد گھور رہی تھی جب گھر کا لینڈ لائن نمبر بجا۔ وہ اپنے کمرے سے باہر نکلی اور گھر کے چھوٹے سے برآمدے میں آگئی جس میں لکڑی کے چھوٹے سے شیلف پر نارنجی رنگ کا ٹیلی فون رکھا ہوا تھا۔ فون تیزی سے تھرتھرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

زینب نے ٹیلی فون کا رسیور کانوں میں لگایا۔ شایان بھی چھوٹے چھوٹے قدم لیتا برآمدے میں کھڑی اپنی ماں کو دیکھنے آگیا تھا۔

"ہیلو!"

شایان نے دیکھا یہ کہنے کے بعد اس کی ماں کے تاثرات بدل گئے تھے جو وہ اس عمر میں سمجھنے سے قاصر تھا۔

****

www.novelsclubb.com

اشفاق کے لاؤنج میں اس وقت عزاہ کی خاطر تواضع کی جا رہی تھی۔ اس کے سامنے میز پر نمکو، بسکٹ، چائے اور بھی دیگر لوازمات رکھے ہوئے تھے۔

عزاہ کے منع کرنے کے باوجود نوال نے میزبانی میں کوئی کسر نہیں چھوڑی تھی۔ان کی بیٹی اتنے دنوں بعد گھر آئی تھی۔اتنا سب کچھ کرنا تو بنتا تھا۔

عزاہ اب جائی یانہ کو اپنے روٹین کے بارے میں بتا رہی تھی کہ اسی وقت گھر کا مرکزی دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔اگلے پل ہی انہوں نے اشفاق کو لاؤنج میں داخل ہوتے دیکھا۔ان کے ہاتھ میں آفس کا بیگ تھا اور وہ خاصے تھکے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔آج وہ عام دنوں کی نسبت جلدی گھر آ گئے تھے۔

انہوں نے سامنے صوفے پر بیٹھی عزاہ کو دیکھا تو ٹھٹھک کر رک گئے۔ان کے چہرے پر چھائی تھکن یکدم اڑ گئی۔اب ان کے چہرے پر سنجیدگی پھیل چکی تھی۔

"پندرہ منٹ بعد میرے کمرے میں آجانا۔" سنجیدگی سے کہتے ہوئے اشفاق واپس مڑ گئے تھے۔

جائی یانہ اور عزاہ نے ناسمجھی سے ایک دوسرے کو دیکھا۔پندرہ منٹ گزرنے تک ان دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی۔

پندرہ منٹ بعد عزاہ اشفاق کے کمرے کے اندر جا رہی تھی۔اس کو اشفاق سامنے بیڈ پر بیٹھے دکھائی دیئے۔انہوں نے دفتری لباس اتار کر سادہ شلوار قمیض پہن لی تھی۔اشفاق کلائی میں بندھی اپنی گھڑی کو اتار رہے تھے۔

"دروازہ بند کرو اور ادھر بیٹھ جاؤ!" اشفاق نے عزاہ کی طرف دیکھے بنا تحکمانہ انداز میں کہا۔

عزاہ نے ویسا ہی کیا جیسا اشفاق نے اسے کہا تھا۔ وہ خاموشی سے اشفاق کے پہلو میں آ کر بیٹھ گئی۔ اس کی نظریں اپنی گود پر تھی۔

"تم آج شایان کی مرضی سے یہاں آئی ہو؟" بیٹی کی خیر خیریت پوچھنا اشفاق کو یاد نہیں رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی!" عزاہ نے نظریں جھکائے جواب دیا۔

"شایان کو تم سے کوئی شکایت تو نہیں ہے نا؟" اشفاق عزاہ کو ٹٹولتی ہوئی نگاہوں سے گھور رہے تھے۔

عزاہ سمجھ نہیں پائی اسے کیا کہنا چاہیے۔اشفاق کے سامنے سچ وہ کہنا نہیں چاہتی تھی اور جھوٹ بولنے کا اس کا من نہیں تھا۔

عزاہ کے جواب نہ دینے پر اشفاق کے چہرے پر مایوسی اتر آئی۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا تھا تم نے ابھی تک اس رشتے کو قبول نہیں کیا ہے۔"

اشفاق نے تاسف سے کہا جبکہ عزاہ نے حیرت سے سر اٹھا کر اشفاق کو دیکھا۔یہ سچ

نہیں تھا۔وہ سچائی بتانے کے لیے لب کھولتی اس سے پہلے ہی اشفاق نے ہاتھ اوپر اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

"تم جانتی ہو روز میں لوگوں کی سوال کرتی نظروں کو خود پر دیکھتا ہوں تو کیسا محسوس کرتا ہوں۔مجھے اپنے آپ سے نفرت ہونے لگ جاتی ہے۔اس بدبخت کا نام دنیا والوں نے میرے لیے گالی بنا دیا ہے۔اب تم یہ چاہتی ہو کہ تمہارا نام بھی لوگ میرے لیے گالی بنا دے۔"اشفاق نے ڈانٹتے ہوئے عزاہ سے پوچھا۔

"نہیں بابا آپ۔۔۔"عزاہ کی صفائی کو اشفاق نے دوبارہ سننے کے قابل نہ سمجھا۔

"بس مجھے کچھ نہیں سننا ہے۔ تمہارا گھر تمہارا سسرال ہے۔ وہی رہا کرو۔ میرے گھر آنے اور یہاں رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا شایان تمہارے ساتھ کیسا سلوک رکھتا ہے۔ وہ اگر تمہیں مارے پیٹے تو بھی اس گھر میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔" اشفاق کے چہرے پر سفاکیت پھیل گئی تھی۔ وہ کچھ دیر کے لیے خاموش ہوئے۔ عزاہ کے دل پر پڑا بوجھ مزید گہرا ہوتا چلا گیا۔ اشفاق کچھ دیر بعد مدھم آواز میں بولیں۔

"کوشش کرنا شایان تمہیں طلاق نہ دیں اور اگر اس نے تمہیں طلاق دے دی تو اس گھر میں قدم بھی نہ رکھنا۔ زینب سے ہمارے گھر کے راستے پر جو قبرستان آتا ہے وہاں جا کر تم خود کو دفن کر لینا۔" اشفاق نے اپنی بات مکمل کی اور عزاہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"اب تمہیں چلے جانا چاہیے۔" عزاہ کے چہرے کا رنگ زرد ہو گیا تھا۔ وہ خاموشی سے اٹھی اور بوجھل قدم لے کر کمرے سے جانے لگی۔ عزاہ کو جاتا دیکھ کر اشفاق کے تاثرات ڈھیلے ہو گئے۔ انہیں دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے انہوں نے اپنی زندگی کی جمع پونجی ہار دی ہو۔ وہ اولاد کے لیے اتنے تلخ نہیں ہونا چاہتے تھے مگر وہ مجبور تھے لیکن کیا وہ واقعی میں مجبور تھے؟؟؟

****

www.novelsclubb.com

"آپ کا کیا مطلب ہے، عمر آفس پہنچیں ہی نہیں ہے؟" زینب نے حیرت سے پوچھا۔ "لیکن وہ تو صبح سویرے ہی آفس کے لیے نکل گئے تھے۔"

"وہ آفس نہیں پہنچیں ہیں۔اگر آپ کا ان سے رابطہ ہو تو انہیں بتا دیجیے گا کہ انہیں یاد دلا دیجئے گا ان کی ایک کلائنٹ سے میٹنگ ہے اس لیے جلد از جلد آجائے۔" دوسری طرف سے مردانہ آواز آئی۔وہ آواز جذبات سے عاری بالکل پروفیشنل تھی۔

"اچھا!" زینب نے غائب دماغی سے یہ کہہ کر کال کاٹ دی۔

زینب کچھ دیر ٹیلیفون کو گھورتی رہی پھر اس پر موجود بٹن دبانے لگ گئی۔اس نے ریسیور دوبارہ کان پر لگا لیا۔دوسری طرف سے کال نہ اٹھائی گئی۔

زینب بار بار اسی فون نمبر پر کال کرتی رہی آخر کار اس کی کال دوسری طرف سے اٹھا لی گئی۔

عمر کی جھنجھلائی آواز اس کی سماعتوں میں گونجی۔

"یار کیا ہے؟ میٹنگ میں ہوں میں ابھی! بولو کیا آفت ٹوٹ پڑی ہے؟"

www.novelsclubb.com

"تم کہاں ہو؟" زینب نے کھوئی ہوئی آواز میں کہا۔

"کہاں ہونا ہے میں نے؟ بتایا تو ہے میٹنگ میں ہوں تو آفس میں ہی موجود ہونگا نا۔" عمر نے چڑ چڑے اندر میں جواب دیا۔ پھر اس نے پوچھا۔ "صاف صاف بتاؤ کال کیوں کی ہے؟"

زینب کا سر گھومنے لگا۔

"آفس سے کال آئی تھی، تمہیں بلا رہے ہیں وہ۔ انہوں نے کہا تم آج نہیں آئے ہو۔" دوسری طرف موت کا سناٹا چھا گیا۔ یہ سناٹا زینب کے دل میں وہم اور وسوسوں کے طوفان کو جنم دینے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"زینب میری بات سنو تم جو سمجھ رہی ہو ایسا۔۔۔"زینب نے کال کاٹ دی اور زمیں پر بیٹھ گئی۔اس کی آنکھیں خشک تھی مگر اسے اپنے انگ انگ میں خوف اترتا محسوس ہو رہا تھا۔اس نے خود کو سمیٹ لیا۔شایان آہستہ آہستہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتا ماں کے پاس آیا اور ماں کے پاؤں سے لگ گیا۔زینب نے شایان کو پکڑا اور سینے سے لگا لیا۔اسے اس وقت صرف خوف آ رہا تھا اپنے آنے والے مستقبل سے۔

****

www.novelsclubb.com

اشفاق کے کمرے سے نکل جانے کے بعد وہ گھر واپس چلی گئی۔اس نے نوال اور جائی یانہ کے رک جانے کے اصرار کو بھی سنجیدہ نہیں لیا۔

اس نے ڈرائیور کو بلایا اور اس کے ساتھ واپس زینب کے گھر چلی گئی۔

جیسے ہی اس نے گھر کا دروازہ کھولا۔ زینب کہیں سے نمودار ہوئیں اور اسے حیرت سے دیکھنے لگیں۔ عزاہ کا چہرہ ابھی تک اترا ہوا تھا۔

"تم اتنی جلدی کیوں آگئی؟" زینب نے حیرت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ان لوگوں کو شاپنگ پر جانا تھا میری وجہ سے انہیں دیر ہو رہی تھی اس لیے جلدی آگئی۔" عزاہ نے بہانہ بنایا۔

"اچھا!" زینب نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور عزاہ سے تھوڑی پریشانی سے پوچھا۔

"تم نے ان لوگوں کو آج جو گھر میں ہوا اس کے بارے میں تو کچھ نہیں بتایا ہے نا؟"

"نہیں!"

www.novelsclubb.com

نفی میں سر ہلاتے زینب کو وہی کھڑا چھوڑ کر عزاہ سیڑھیاں چڑھ کر اپنے کمرے میں پہنچ گئی۔ اس نے دروازہ بند کر دیا اور صوفے پر اپنا پرس رکھ کر خود بھی وہی بیٹھ گئی۔

اس کی آنکھوں کے سامنے صبح کا منظر گھوما۔

پورا گھر ڈائننگ ہال میں بیٹھا ناشتہ کرنے میں مصروف تھا۔اسی وقت عزاہ کو کھانا کھاتے ہوئے کھانسی آگئی۔زینب نے جلدی سے عزاہ کو پانی کا گلاس دیا۔کچھ دیر بعد عزاہ سنبھل گئی۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے عزاہ؟"زینب نے اسے متفکر نگاہوں سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"جی بس گلے میں خراش ہے۔"عزاہ نے گلے کو مسلتے ہوئے کہا۔

"امم ہمم اچھا!" زینب نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

"بھائی آپ عزاہ کا خیال نہیں رکھتے۔" نمرہ کا ہاتھ عزاہ کے کندھے پر تھا۔

"اتنا تو آرام اسے دیا ہوا ہے۔اب اسے خود ہی مظلوم بننے کی عادت ہے تو میں کیا کروں؟" شایان نے ناگواری سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"شایان تمیز سے بات کرو بیوی ہے تمہاری!" زینب نے شایان کو ٹوکا۔

"جی سارے ادب و آداب کے لیکچر تو میرے لیے ہی لکھے گئے ہیں۔ باقی سب تو یہاں بہت تمیز دار ہیں۔" شایان اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور ڈائننگ ہال سے باہر نکل گیا۔

"جا کر اسے روکو!" زینب نے عزاہ کو کہا۔ عزاہ یہ سن کر کشمکش کا شکار ہو گئی۔ وہ جانا نہیں چاہتی تھی لیکن پھپھو کو منع کیسے کریں۔

آخر کار ہمت کر کے وہ اٹھ گئی اور شایان کو بلانے کے لیے چلی گئی۔ اس نے شایان کو سیڑھیوں پر سے اترتے دیکھا۔ وہ اپنا آفس کا بیگ اور فائلز اٹھانے کمرے میں گیا تھا۔

وہ شایان کے پاس گئی۔

"شایان پھپھو نے آپ کو بلایا۔" شایان نے عزاہ کی بات مکمل نہ ہونے دی۔

"اوہ پلیز اپنی ڈرامے بازی ماما کو دکھایا کرو۔ وہ ہی یہ سب برداشت کر سکتی ہیں۔ میرے پاس اتنا حوصلہ نہیں ہے کہ تمہاری شکل بار بار دیکھوں۔" شایان کا چہرہ غصے سے تمتما رہا تھا۔ "تم نے میری ساری زندگی خراب کر ڈالی ہے۔ پہلے میری زندگی کی خوشیاں تمہاری وہ بد کردار بہن کھا گئی اور اب تم میرے گھر والوں کو مجھ سے بد گمان کرنے لگ گئی ہو۔ آخر میں نے تم لوگوں کا بگاڑا کیا ہے۔"

شایان کی آواز اس قدر تیز تھی کہ زینب اور نمرہ بھی ڈائننگ ہال سے نکل آئے تھے۔

"کاش تم میری زندگی میں آئی ہی نہ ہوتی۔ پتہ نہیں کونسی منحوس گھڑی تھی جب تمہارے باپ نے تمہیں میرے سر پر مسلط کر دیا تھا۔ اتنی ذلت سہنے کے بعد بھی تم اپنے گھر واپس نہیں جاتی ہو۔ پتہ نہیں کیسی عورت ہو تم!"

آخری بات شایان نے حد درجہ حقارت سے کہی تھی۔ اس کے بعد وہ کسی کو دیکھے بنا گھر کے داخلی دروازے کی جانب بڑھ گیا زینب نے شایان کو روکنے کے لیے لب کھولیں مگر پھر انہوں نے لب دوبارہ بند کر لیے۔ نمرہ پریشانی اور کسی قدر خوف سے سارا منظر دیکھ رہی تھی۔ شایان نے گھر کا داخلی دروازہ زور سے بند کر دیا۔ عزاہ کو اپنی بصارت دھندلی ہوتی دکھائی دی۔ کچھ دیر تک عزاہ دروازے کو

تکتی رہی۔اسے ہوش میں اس کے کندھے پر رکھا ایک ہاتھ لے کر آیا تھا۔عزاہ کو ایک دم کرنٹ لگا۔اس نے مڑ کر دیکھا تو اسے زینب اپنے پاس کھڑی ملیں جبکہ نمرہ ماں کے پیچھے کھڑی تھی۔اسے ارد گرد کے کمروں سے جھانکتے ملازم بھی دکھائی دینے لگے جنہوں نے یہ تماشا کان لگا کر سنا تھا۔

عزاہ کو بے تحاشا ہتک محسوس ہوئی۔اس نے زینب کا ہاتھ نرمی سے اپنے کندھے سے ہٹایا اور کسی کو دیکھے بغیر اپنے کمرے میں چلی گئی۔

منظر ابھر کر معدوم ہوا اور عزاہ اپنے حال میں واپس آ گئی تھی۔ صبح ہوئے واقع کی وجہ سے اس کا دل کافی بوجھل تھا۔اس نے سوچا تھا اپنی ماں یا بہن سے بات کر کے اپنا دل ہلکا کر لے گی مگر وہاں بھی اس کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔

شوہر کے نزدیک باپ کا گھر اس کا گھر تھا اور باپ کے نزدیک شوہر کا گھر اس کا گھر تھا لیکن دونوں گھر ہی اس کے گھر نہیں تھے۔ دونوں مرد اس کے محرم تھے مگر دونوں اس کے محرم نہ بن پائے۔ شوہر اور باپ دونوں کے دلوں پر وہ کبھی راج ہی نہیں کر پائی۔ دونوں میں سے وہ کسی کی ذمہ داری نہیں تھی۔

سخت گرمی کے موسم میں اسے شدید ٹھنڈ کا احساس ہو رہا تھا اس قدر ٹھنڈ کا کہ اس کا دل جمنے لگا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

نکاح کا دن

اشفاق کے گھر پر آج کا دن کافی حبس زدہ اترا تھا۔ جائی یانہ کا ذہنی تناؤ عروج پر تھا۔ اس نے ناشتہ اور دوپہر کا کھانا بھی نہیں کھایا تھا۔ اس کا کمرہ اس وقت تاریکی کا شکار تھا۔ اس نے بیڈ کے اوپر موجود کھڑکی کے پردے نہیں ہٹائے تھے۔ وہ کچھ دیر کے لیے اس اندھیرے میں گم ہو جانا چاہتی تھی۔ اسے نچلی منزل پر موجود گہما گہمی اپنے کمرے میں بیٹھے ہوئے بھی محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے ایک نظر دیوار پر لگی گھڑی پر ڈالی جو دوپہر کے دو بجنے کا عندیہ اسے سنا رہی تھی۔ پانچ بجے میک اپ آرٹسٹ نے اسے تیار کرنے پہنچ جانا تھا۔ اس کے پاس اس تنہائی میں زندگی گزارنے کے صرف چار گھنٹے باقی تھے۔ اس کے بعد اس کی زندگی تہس نہس ہونے کی تیاریاں شروع ہو جائیں گی۔ اس کا دماغ سن ہوئے جا رہا تھا۔

اس نے نائلہ سے بھی کوئی بات نہیں کی تھی۔نوال کی ہدایت کے مطابق اس نے سات دن زیادہ تر کمرے میں بند رہ کر کاٹے تھے۔اس نے نوال اور اشفاق سے کوئی بات نہیں کی تھی۔بس چلتے ہوئے وہ لوگ سرسرے انداز میں اس کی طرف دیکھ لیتے تھے۔ضروری باتوں کے علاوہ کوئی بھی بات ان لوگوں نے جائی یانہ سے نہیں کی تھی۔

وہ نوال کے تھپڑ مارنے پر اب غصہ نہیں تھی لیکن اسے ابھی بھی دکھ تھا کہ اس کی ماں نے ام ہانی کو اس پر ترجیح دی تھی۔خالہ کی لالچ دیکھ کر بھی اس کی ماں نے خالہ کی سائیڈ لی۔اسے عالیہ کے بھاگنے پر اس طرح مجرم سمجھا جا رہا تھا جیسے جائی یانہ نے عالیہ کی بھاگنے میں مدد کی ہو۔اس ایک ہفتے میں اس کا دل عالیہ کے نام تک سے نفرت کرنے لگ گیا تھا۔عالیہ کی خود غرضی اس کی دونوں بہنوں پر

عذاب بن گئی تھی۔ کیا ہوتا اگر وہ خاموشی سے شایان سے نکاح کر لیتی؟ ان دونوں کی جان تو یوں عذاب میں نہ آتی۔

****

اب اگر ہم آپارٹمنٹ میں عالیہ کو دیکھنے آئے تو وہ اس وقت ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی تیار ہو رہی تھی۔ اس نے کالے رنگ کی اسٹائلش فراک پر کالے رنگ کا پاجامہ پہنا ہوا تھا۔ اس نے لال رنگ کا ٹنٹ اپنے گالوں اور ہونٹوں پر بلینڈ کر لینے کے بعد اپنا چہرہ دیکھا۔ اس نے میک اپ آج بالکل لائیٹ کیا ہوا تھا۔ چہرے پر بس ٹنٹ اور سن کریم لگا ہوا تھا۔ اس کے علاوہ کچھ بھی لگا دکھائی نہیں دیتا تھا۔ وہ جانے کے لیے بالکل تیار تھی۔

آج اسے اپنی دوست فاطمہ سے ملنا تھا۔ وہ اسے کل ہی شاپنگ مال میں ملی تھی جب آریان اور عالیہ شاپنگ کر رہے تھے۔ فاطمہ عالیہ کے گھر چھوڑ کر چلے جانے سے آگاہ تھی اور اسی سلسلے میں اس سے تفصیل پوچھنا چاہتی تھی۔ عالیہ نے آریان کی موجودگی کو دیکھتے ہوئے اسے کل ملنے کا کہہ دیا تھا۔

جہاں تک معاملہ عالیہ اور آریان کی لڑائی کا تھا تو دونوں نے دو دن بعد ہی دوبارہ بات چیت کرنا شروع کر دی تھی۔ ان دونوں نے اس دفعہ ایک دوسرے سے معافی نہیں مانگی تھی بلکہ خاموشی سے ایک ساتھ پہلے کی طرح رہنے لگ گئے تھے۔

آریان اپنے کسی دفتری کام کے سلسلے میں آج کراچی گیا تھا۔اس کی واپسی شام تک متوقع تھی۔عالیہ کو یہ وقت آؤٹنگ کے لیے بہت اچھا لگ رہا تھا۔ ویسے بھی اب اسے آریان کو بتانا نہیں پڑے گا کہ وہ فاطمہ سے ملنے گئی تھی ورنہ وہ اسے پرانی دوستوں سے ملنے پر ضرور منع کرتا۔جس وقت اس نے فاطمہ کو آج ملاقات کرنے کو کہا تھا اس وقت آریان کچھ دسر کھڑا ہوا تھا۔اس نے یقیناً ان دونوں کی باتیں نہیں سنی تھی۔

عالیہ نے اپنا بیگ اٹھایا اور اپنے بالوں کو کمر پر گرنے کے لیے کھلا چھوڑ دیا۔وہ جیسے ہی اپارٹمنٹ سے باہر نکلی۔اسے تیز گرم لو اپنے انتظار میں کھڑی ملی۔ وہ گرمی کو برداشت کرتی اپنی دوست سے ملنے کے لیے جانے لگی۔عالیہ کو پتہ ہی نہیں تھا آج وہ فاطمہ کی بجائے ایسے دو اجنبی لوگوں سے ملے گی جن کے بارے میں عالیہ کا گمان تھا وہ انہیں اچھے سے جانتی ہیں۔

www.novelsclubb.com

****

عزاہ کے کمرے میں آؤ تو وہ اس وقت الماری کے سامنے کھڑی تھی۔ الماری میں کپڑے سلیقے سے رکھے ہوئے تھے۔ عزاہ مایوس نگاہوں سے کپڑوں کو دیکھ رہی تھی۔اس کے پاس کہنے کو تو بہت سے کپڑے تھے مگر آج جائی یانہ کے نکاح کی تقریب میں پہننے کے لیے کوئی بھی لباس اسے سمجھ نہیں آرہا تھا۔اسے خود پر غصہ بھی آرہا تھا کہ کاش یہ کام وہ کل یا پرسوں کر لیتی تاکہ کوئی ڈھنگ کا لباس وہ بازار میں سے لے آتی۔

جب پوری الماری کا جائزہ کر لینے کے بعد کوئی بھی لباس آج کی تقریب کے لیے موزوں نہ لگا تو اس نے بیزاری سے الماری کا پٹ بند کر دیا۔ کیا فائدہ اتنی بڑی الماری ہونے کا جس میں کوئی پسند کا سوٹ ہی نہ ہو۔

وہ بیڈ کے پاس آئی اور دھم سے بیٹھ گئی۔ دوپہر کے دو بج رہے تھے۔ پانچ بجے تک اسے اپنے ماں باپ کے گھر چلے جانا چاہیے تھا۔ آخر کو اس کی بہن کا نکاح تھا۔ اب اتنی سی دیر میں وہ اپنے فٹنگ کے کپڑے کہاں سے ڈھونڈے گی۔

وہ کسی سے مانگ بھی نہیں سکتی تھی۔ ایک سیکنڈ۔۔۔!

عزاہ کے دماغ کی سوئی اس پر ٹک گئی۔ وہ ایک شخص سے مانگ سکتی تھی۔ وہ فوراً سے بیڈ پر سے اٹھی۔ کچھ دیر پہلے والی بیزاری غائب ہو گئی تھی۔ وہ تیزی سے کمرے سے باہر نکلی۔ کمرے کے باہر راہداری میں ملازمہ اس کی مخالف سمت سے آ رہی تھی۔

"سنو! نمرہ کہاں پر ہے؟" عزاہ رک گئی اور ملازمہ سے پوچھا۔ ملازمہ بھی بات کا جواب دینے کے لیے رک گئی۔

"بی بی جی! نمرہ بی بی تو صبح سے باہر گئی ہوئی ہیں!" عزاہ کا چہرہ تھوڑا سا اتر گیا۔

"اس نے بتایا تھا وہ کتنی دیر میں آئے گی؟" عزاہ نے پوچھا۔

"نہیں بی بی جی! یہ تو نہیں بتایا۔" ملازمہ کا نفی میں ہلتا سر دیکھ کر عزاہ کا چہرہ مزید اتر گیا۔

"اچھا تم جاؤ کام کرو اور نمرہ جیسے ہی گھر آئے مجھے فوراً بتانا۔" ملازمہ سر ہلاتے ہوئے اس کے پاس سے ہو کر آگے چلی گئی جبکہ عزاہ منہ بناتی اپنے کمرے میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

****

عالیہ اسی رستوران کے سامنے کھڑی تھی جہاں آریان اور عالیہ شادی سے پہلے ایک دوسرے سے ملا کرتے تھے۔اس نے فاطمہ کو بھی اسی ریستوران میں آنے کا کہا تھا۔عالیہ جیسے ہی ریستوران میں داخل ہوئی بھوری دیواروں والے ریستوران نے اے سی کی ٹھنڈی ہوا سے اس کا استقبال کیا۔ریستوران میں رش آج ضرورت سے زیادہ تھا۔وہ آگے بڑھ کر اپنے لیے ایک خالی میز تلاش کرنے لگ گئی۔آخر کار اسے بالکل آخر میں ایک میز مل ہی گئی۔اس کے پیچھے والی میز بھی اس وقت خالی تھی۔عالیہ کونے والی میز پر بیٹھ گئی اور ادھر ادھر جھانکا۔عالیہ جس میز پر بیٹھی تھی یہاں سے ریستوران میں آتا ہوا کوئی بھی شخص اسے دیکھ نہیں سکتا تھا۔یہاں تک کہ قریب والی میز پر بھی جب تک کوئی اس پر غور نہ کرتا وہ اسے دیکھ نہیں سکتا تھا مگر وہ یہاں پر آرام سے سب کو دیکھ سکتی تھی۔کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد عالیہ کے موبائل پر میسج آیا جسے دیکھ کر عالیہ کا منہ بن گیا۔

www.novelsclubb.com

اسے میسج فاطمہ کی طرف سے موصول ہوا تھا جس میں لکھا ہوا تھا وہ ایک ضروری کام کی وجہ سے آج اس سے مل نہیں پائے گی۔

اس کا اتنی گرمی میں یہاں آنے کا پھر کیا فائدہ ہوا۔ عالیہ نے بیزاری سے فون پرس میں ڈالا اور جانے لگی تبھی اس کی پچھلی میز کی کرسیاں پیچھے کھسکتی سنائی دی اور زنانہ اور مردانہ آوازیں آنا شروع ہوئیں۔ عالیہ کی اس میز کی جانب پشت تھی۔ اس لیے وہ انہیں دیکھ نہیں سکتی تھی لیکن یہ دونوں آوازیں شناسا تھی۔ اس لیے وہ ٹھٹک گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اسے کیا بول کر آئے ہو تم؟" زنانہ آواز اس کی سماعتوں میں گونجی۔

"اسے بتایا ہے کہ میں کام سے کراچی گیا ہوں۔" مردانہ آواز سن کر عالیہ کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔

"تم نے صحیح کیا، اس طرح تم آج امی جان کے ساتھ رہو گے۔" زنانہ آواز نے امی جان کافی تعظیم سے کہا تھا۔

"شام کو ہی واپس اس مصیبت کے پاس جانا ہے، امی جان کے ساتھ رہنے کا کیا خاک موقع ملے گا۔" مردانہ آواز میں اب بیزاری پھیل گئی تھی۔ "ویسے اس کی دوسری نمبر والی بہن کا تم نے کہا تھا کچھ کرو گی۔" اب کی بار مرد کی آواز میں تجسس دکھائی دے رہا تھا۔

"ہاں اس کو میں دوسرے نمبر سے کچھ ایسے میسجز کروں گی جس سے اس کے شوہر کو لگے اس کا کسی لڑکے کے ساتھ افیئر ہے۔ میری پوری کوشش ہو گی میرے میسجز اس کے شوہر کی موجودگی میں اس کے پاس پہنچیں اور وہ اسے دیکھ پائے لیکن اگر وہ نہ بھی دیکھ پایا تو بھی اس کے شوہر کو میسجز دکھانے کا موقع میں کسی طرح ڈھونڈ ہی لوں گی۔" زنانہ آواز میں اب ایک عزم تھا۔ "اب تم بتاؤ، تم نے اپنے اس کزن کو شیشے میں اتار لیا ہے کہ وہ آج ہمارا کام کریں؟"

"ہاں وہ کر دے گا۔ تم بے فکر ہو جاؤ۔" اس دفعہ مرد نے سامنے موجود لڑکی کو تسلی دی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں یقین تو ہے نا۔ایسا نہ ہو وہ اپنی بہن کو سب کچھ پہلے بتادے اور تقریب میں جائے بغیر ہی اس کی بہن اس کی باتوں پر یقین کر بیٹھے۔"

"فکر نہ کرو اس کی بہن پیار میں اندھی اور اول درجے کی بیوقوف ہے۔وہ اس سے ثبوت ضرور مانگے گی اور میں نے اسے بتادیا ہے ثبوت اسے تب ہی ملیں گے جب وہ ہماری باتیں مانیں گا۔"اس شخص کو شاید بہت زیادہ ہی یقین تھا اسی لیے اس کے لہجے میں کوئی شبہ ظاہر نہیں ہوتا تھا۔

"اچھا!"زنانہ آواز ابھی بھی تذبذب کا شکار تھی۔پھر اس نے موضوع ہی بدل دیا۔

"اور تمہاری بیوی؟اس کا بتاؤ،اسے شک تو نہیں ہوا ہے نا؟ایسا نہ ہو وہ ہمارا بنا بنایا کھیل بگاڑ دے۔"عورت کی بات سن کر مرد نے تیز آواز میں قہقہہ لگایا۔اس قہقہے میں موجود تضحیک کسی بھی سننے والے کو محسوس ہو سکتی تھی۔عالیہ کو اپنے ہاتھ پاؤں سن ہوتے محسوس ہوئے۔

"اس پاگل عورت کو کبھی مجھ پر شک نہیں ہو سکتا ہے۔اس کی سوئی تو بس اسی پر اٹکی رہتی ہے ماما کو منالو!ماما کو منالو!"اس آدمی نے ایک زنانہ آواز کی نقل کی۔"اس کی سوئی اس پر سے ہٹے گی تو وہ اپنے سامنے ہوتے اس کھیل تماشے کو پہچان پائے گی نا؟"

www.novelsclubb.com

"اچھا چلو اچھی بات ہے۔اسے اسی بات پر الجھا رہنے دو۔وہ ویسے بھی چھوٹی چھوٹی چیزوں کو لے کر زیادہ پریشان ہو جاتی ہے۔اس کے لیے یہی بہتر ہے۔"لڑکی کی آواز بھی اب بے فکر ہو گئی تھی۔

"ویسے کام ہونے کے بعد تم اسے اپنے ساتھ رکھو گے؟"

"رہنے دو۔اتنا عرصہ رہ لیا یہی بہت ہے۔"اس دفعہ آدمی نے کچھ اکتائے ہوئے لہجے سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم تو کہتے تھے تمہیں اس سے محبت ہے۔ تم نے تو اس کے سامنے اس کے حسن پر غزلیں پڑھی ہیں" اس دفعہ لڑکی کی آواز میں شوخی تھی۔ صاف ظاہر تھا وہ سامنے موجود شخص کو چڑا رہی تھی۔

"میں نے بس لفظوں کے ذریعے اسے شیشے میں اتارا ہے۔ عورتیں بہت بیوقوف ہوتی ہیں۔ وہ زبانی وعدوں اور تھوڑی سی توجہ کو محبت مان بیٹھتی ہیں۔ ایسی عورتوں کو پگھلانے کے لیے بس مرد کے پاس اچھے اور خوبصورت الفاظ ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جتنے اچھے الفاظ، عورت کے نزدیک اتنی گہری محبت!" لہجے میں تضحیک ہی تضحیک تھی۔ "میں ایسی عورت سے کیوں محبت کروں جو محبت کو گھر والوں کی عزت پر ترجیح دیں؟"

www.novelsclubb.com

عالیہ کا دماغ گھوم گیا۔اب پچھلی میز پر سے کیا آوازیں آ رہی تھی۔وہ لوگ کیا باتیں کر رہے تھے۔اسے کچھ سنائی نہیں دے پا رہا تھا۔اس کا دماغ الٹ رہا تھا۔

"اچھا ویسے امی جان نے کہا تھا وہ ہم دونوں بہن بھائی کے اس کارنامے سے بہت خوش ہے۔ہم نے امی جان کا قرض اشفاق کے خاندان سے کافی اچھے سے چکایا ہے۔"

"ویسے یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے۔میں نے کبھی نہیں سوچا تھا میری کوئی بہن ہو گی اور وہ اتنی چالاک ہو گی۔"

ایک سیکنڈ کیا اس مرد نے اپنے ساتھ موجود لڑکی کو بہن کہا تھا۔ عالیہ نے پیچھے مڑ کر دیکھا۔ شاید یہ سب اس کے کانوں کا دھوکا ہو۔ اسے اپنے پیچھے وہ دونوں دکھائی دیئے۔ ایک وجیہہ مرد اور اس کے سامنے بیٹھی لڑکی جو لڑکے کو بھائی پکار کر کوئی بات کر رہی تھی۔

یہ سب کیا تھا۔ مطلب یہ سب کیسے ہو سکتا تھا۔ وہ میز پر سے کھڑی ہو گئی مگر دماغ ابھی تک سن تھا۔

اس کے دماغ میں بس بیوقوف لفظ گونج رہا تھا۔ وہ غائب دماغی سے چلنے لگی۔ وہ کب ریستوران سے نکلی، کب اس نے سڑک پار کی، کس طرح وہ پارک میں پہنچی اور کب اس نے بنچ پر بیٹھنے کا سوچا اسے کچھ معلوم نہیں تھا۔

گرم دوپہر اب کہیں بھی نہیں تھی۔ بینچ پر چاروں طرف دھوپ کی روشنی تھی مگر اسے ہر طرف اندھیرا چھاتا دکھائی دے رہا تھا۔ اپنے ہاتھ میں جگمگاتی انگوٹھی کو دیکھ کر اس کے دل میں ضربیں لگنا شروع ہو گئی۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا یہ سب اس کے ساتھ ہو سکتا ہے۔ اس نے ایسا تو کبھی بھی نہیں سوچا تھا۔ اس مرد تک تو یہ بات ٹھیک تھی مگر وہ لڑکی!

www.novelsclubb.com

وہ لڑکی۔۔۔۔!

****

حبس زدہ دن کی حبس زدہ شام آسمان پر اتر آئی تھی۔ پورا ماحول گھٹن کا شکار تھا۔ ہر ذی روح کی جان نڈھال ہوئی ہوئی تھی۔

تقریب کا انعقاد گھر کے لان میں ہونا تھا۔ دولہا دلہن کے لیے اسٹیج بھی بنایا گیا تھا جسے لال رنگ کے کارپٹ نے ڈھانپ دیا تھا۔ اسٹیج کے پچھلی طرف لکڑی کے ایک بڑے تختے سے دیوار بنادی گئی تھی اور اس کے کناروں کو لال اور سنہری پھولوں سے بھر دیا تھا۔ اس کے بالکل درمیان میں "نکاح مبارک" کے الفاظ سنہرے رنگ میں لکھے گئے تھے۔ سفید شلوار قمیض پہنے اشفاق اور بلیک تھر

پیس سوٹ پہنے رضوان اپنی زیر نگرانی ملازمین سے کام کروا رہے تھے۔ مہمان اب بس آنے ہی والے تھے۔

گھر کے اندر آؤ تو جائی یانہ اپنے کمرے میں بند میک اپ آرٹسٹ سے تیار ہو رہی تھی بلکہ اب تو ہو بھی چکی تھی۔ اس نے اسکن کلر کا لہنگا پہنا ہوا تھا جس پر ملٹی رنگ کی کڑاہی ہوئی ہوئی تھی۔ میک اپ عام دنوں کے لحاظ سے کچھ زیادہ تھا۔ بالوں کو عجیب طرح سے اسٹائل دے کر کھلا چھوڑا ہوا تھا۔ میک اپ آرٹسٹ اس کے دوپٹے کو سر پر اچھے سے سیٹ کر رہی تھی۔ سر پر ڈوپٹہ سیٹ کر دینے کے بعد میک اپ آرٹسٹ اپنا کام ختم کر کے سامان سمیٹنے لگ گئی۔ اسی وقت نوال کمرے میں آئی۔ انہوں نے لان کا برینڈڈ تھری پیس سوٹ پہنا ہوا تھا۔ لباس کا رنگ سفید تھا۔ سر پر ڈوپٹہ اچھے سے سیٹ تھا اور چہرا بے تاثر تھا۔ انہوں نے جائی یانہ کو دیکھا

www.novelsclubb.com

پھر سامان سمیٹتی میک اپ آرٹسٹ کو۔ پھر وہ کچھ دیر کے لیے خاموش رہی اور میک اپ آرٹسٹ کے جانے کا انتظار کرنے لگ گئی۔

جیسے ہی میک اپ آرٹسٹ کمرے سے باہر گئی جائی یانہ کھڑی ہو گئی۔ ہیل پہننے کی وجہ سے وہ کافی دراز قد دکھائی دیتی تھی۔ وہ قدم قدم بڑھی اور ماں کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

نوال اپنی سنہری آنکھوں سے سانولی رنگت والی لڑکی کو دیکھے گئیں۔

www.novelsclubb.com

"اب تمہاری شادی عیسیٰ سے ہو جائے گی رخصتی بھلے ابھی نہیں ہو رہی ہے مگر اب وہ تمہارا شوہر ہے۔ تم نے اس کی ہر۔۔۔"

جائی یانہ نے سپاٹ انداز میں ماں کی بات کاٹی۔

"جانتی ہوں وہ اگر مارے تو اسے اس کا احسان سمجھوں۔اپنی خواہشات،اپنے خواب قبول ہے کہہ کر دفن کر دوں۔عیسیٰ کو اپنا سب کچھ تسلیم کر لوں۔جانتی ہوں!"

نوال نے تاسف سے بیٹی کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تم بلاوجہ بیچارے بچے سے بدگمان ہو۔"

جائی یانہ یہ بات سن کر طنزیہ مسکرائی۔

"خدا کرے آپ کو کبھی پتہ چلے کہ اس سب صورتحال میں بیچارا کون تھا۔"

اس کے بعد جائی یانہ دوبارہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے رکھے اسٹول پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

نوال کچھ دیر تک اسے دیکھتی رہیں پھر وہ کمرے سے باہر چلی گئیں۔

جائی یانہ نے دیکھا چھ بج رہے تھے۔بس اب شاید ایک گھنٹے کی مہلت ہی تھی۔اس کے بعد سب کچھ بدل جائے گا۔

جائی یانہ بالکل صحیح تھی کیونکہ اس کی زندگی واقعی میں بدلنے والی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

گولڈن رنگ کا ٹیکا اپنے ماتھے پر سجاتے ہوئے اس نے اپنے آپ کو دیکھا۔سنہری آنکھوں پر لگے لائنز اور مسکارے نے آنکھوں کی خوبصورتی کو مزید

بڑھا دیا تھا۔ ہونٹوں پر لگے شوخ لال رنگ کی لپ اسٹک، گالوں پر لگا بلشن اپنی جگہ سیٹ تھا۔ سیاہ رنگ کے بال بیچ کی مانگ نکال کر کھلے ہوئے تھے۔ عزاہ اپنا چہرہ دیکھ لینے کے بعد میز پر رکھی اپنی چوڑیاں پہننے لگ گئی۔

اس نے لال رنگ کی انارکلی فراک پہنی ہوئی تھی۔ وہ بالکل تیار تھی۔ اس نے گردن موڑ کر وقت دیکھا۔ چھ بج چکے تھے۔ اب اسے نکل جانا چاہیے تھا مگر شایان ابھی تک گھر نہیں پہنچا تھا۔ پھپھو کے کہنے کے باوجود شایان گھر جلدی واپس نہیں آیا تھا۔ آفس سے آنے کے بعد شایان تیار ہونے میں بھی دیر لگائے گا۔ اس طرح سارا ٹائم خراب ہو جائے گا۔ اس کا موڈ اب آف ہونے لگا تھا۔ اسی وقت نمرہ کمرے میں داخل ہوئی۔ اس نے نیلے رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی جو کافی فینسی تھی۔ اس نے آڑھی مانگ نکال کر کرلز کیے ہوئے تھے اور چہرے پر میک اپ نارمل تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں فراک فٹ آگئی ہے؟"نمرہ نے عزاہ کی فراک کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں تمہارا شکریہ! تم نے یہ فراک مجھے دی"عزاہ کی بات سن کر نمرہ مسکرائی۔

"کوئی بات نہیں!"اس کے بعد نمرہ بولی۔"ماما اور میں تو جا رہے ہیں۔ہم تمہیں بھی ساتھ لے کر جانا چاہتے تھے مگر بھائی کی ابھی ابھی کال آئی ہے انہوں نے کہا ہے کہ انہیں دیر ہو جائے گی مگر تم ان ہی کے ساتھ فنکشن میں جاؤ گی۔ماما نے تو انہیں بہت سمجھایا مگر انہوں نے ایک نہ سنی اور کال کاٹ دی۔"

عزاہ کا چہرہ یہ سن کر اتر گیا۔ نمرہ نے اس کے تاثرات دیکھے تو فکر مندی سے اپنا ہاتھ اس کے کندھے پر رکھتے ہوئے کہا۔

"اگر تم چاہو تو ماما تمہیں ساتھ لے جائیں گی۔ بعد میں ہم لوگ شایان بھائی سے خود بات کر لیں گے۔"

نمرہ کی پیشکش عزاہ نے ٹھکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں تم لوگ چلے جاؤ۔ شایان بہت غصہ ہونگے اور ویسے بھی اگر میں شایان کے بغیر گئی تو سب لوگ باتیں بنائیں گے۔"

"اچھا ٹھیک ہے۔" نمرہ یہ کہہ کر کمرے سے باہر چلی گئی۔ عزاہ اپنی جگہ پر گم سم کھڑی رہی۔

کچھ دیر بعد وہ کمرے کی کھڑکی کے سامنے کھڑی نمرہ اور زینب کی گاڑی کو پورچ میں سے باہر جاتا دیکھ رہی تھی۔ اس کا دل بہت بھاری ہونے لگا۔ وہ جتنا چاہتی تھی آج وہ جلدی جائے اتنا ہی اسے پہنچنے میں دیر ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

"باجی پھول لیں گی!"

عالیہ کو حال میں اس کے سامنے کھڑے بچے کی آواز لائی تھی۔اس نے کرنٹ کھا کر اسے دیکھا۔بچے کی عمر گیارہ بارہ سال معلوم ہوتی تھی۔چہرا اور ہاتھ مٹی میں اٹے ہوئے تھے۔اس نے براؤن کلر کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی جس پر جگہ جگہ پیوند لگے ہوئے تھے۔اس کے ہاتھوں میں ٹوکری تھی جس میں رنگ برنگے پھول رکھے ہوئے تھے۔وہ بچہ امید سے عالیہ کو دیکھ رہا تھا۔اس بچے کو دیکھ کر اسے پتہ چلا کہ وہ ایک پارک میں بیٹھی ہوئی ہے اور آسمان کا نارنجی رنگ اس بات کا اشارہ ہے کہ شام ہو چکی ہے۔اس نے ارد گرد دیکھا۔یہاں پر بہت سے لوگ شام میں چہل قدمی کے لیے آئے ہوئے تھے۔عالیہ بینچ پر سے اٹھی اور بچے کے سامنے سے ہوتے ہوئے پارک سے باہر نکل گئی۔اس نے بچے کو منع تک نہیں کیا تھا۔اس کی کالی فراک کمر پر پسینے کی زیادتی کی وجہ سے چپک گئی تھی۔وہ میک اپ

www.novelsclubb.com

جو وہ کر کے آئی تھی وہ پسینے سے بہہ گیا تھا۔ کوئی اور دن ہوتا تو عالیہ اپنی اس حالت پر کافی شرمندہ ہوتی مگر آج اس کا کسی چیز پر کوئی دھیان نہیں تھا۔

اسے یقین نہیں آ رہا تھا جن لوگوں کو اس نے اپنا سب کچھ مانا تھا وہی لوگ اس کے پیٹھ پیچھے سے اس پر وار کریں گے۔ اس کے پاؤں خود بخود اسے ریستوران کے پارکنگ ایریا میں لے آئے۔ گاڑی ابھی بھی ادھر کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے پرس سے چابی نکال کر گاڑی کا لاک کھولنا چاہا۔ ہاتھوں کی کپکپاہٹ کی وجہ سے اسے دروازہ کھولنے میں کافی دقت ہوئی۔ جیسے ہی دروازہ کھلا وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ دروازہ بند کر لینے کے بعد اسے گاڑی میں گھٹن محسوس ہونے لگ گئی۔ اس نے گاڑی کی ونڈو کو کھول لی۔ اگر اس کا ذہن تھوڑا بہت کام کر رہا ہوتا تو وہ یقیناً کار کا اے سی چلاتی۔ اسے اب ایسا لگ رہا تھا کہ ریستوران میں وہ باتیں سنے

www.novelsclubb.com

ہوئے کافی وقت بیت گیا تھا۔اسے یقین نہیں آ پا رہا تھا کہ یہ کچھ گھنٹوں پہلے کی ہی بات تھی۔

اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور انتہائی آہستہ رفتار سے گاڑی چلانا شروع کی۔اسٹیرنگ پر جمے اس کے ہاتھ پسینہ آنے کی وجہ سے نم ہو رہے تھے۔گاڑی اپنی منزل کی جانب رواں دواں تھی۔منزل کی طرف بڑھتے بڑھتے عالیہ کے دل میں یہ خواہش بڑھتی جا رہی تھی کاش یہ سفر مزید لمبا ہو جائے۔کاش اسے یہی باتیں سوچنے کے لیے مزید وقت مل جائے۔وہ غائب دماغی سے ڈرائیو کرنے لگی۔ جب اسے لگا وہ گھر پہنچ گئی ہے تو اس نے اپنا پاؤں بریک پر رکھ لیا۔اس نے مڑ کر دیکھا تو وہ سانس بھی نہ لے پائی۔وہ اس وقت اشفاق کے گھر کے سامنے موجود تھی۔وہ اپنے باپ کے گھر کے سامنے موجود تھی۔وہ اپنے گھر کے سامنے موجود تھی۔

www.novelsclubb.com

گھر کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا کہ کوئی تقریب منعقد تھی۔ عالیہ جاننا چاہتی تھی اس کے گھر میں کیا ہو رہا ہے۔ اس کے ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر پہنچے لیکن اسی پل اسے یاد آیا کہ وہ اس گھر کے مکینوں کے ساتھ کیا کر کے گئی تھی۔

عالیہ کو اپنے وجود میں بے بسی اترتی محسوس ہوئی۔ وہ اس گھر کی بیٹی تھی۔ اس گھر کی خوشیوں سے اس کا بھی تعلق تھا مگر اس نے خود یہ تمام تعلقات منقطع کیے تھے۔ وہ کسی پر بھی الزام نہیں لگا سکتی تھی۔ اچانک اسے اشفاق گھر کے لان میں دکھائی دیئے۔ عالیہ کا دل چاہا وہ اس شخص کے گلے لگ جائے مگر اس کے اندر حوصلہ نہیں تھا۔ وہ اپنے باپ کی مجرم تھی۔ اس نے چپ چاپ گاڑی دوبارہ چلا دی۔ اس سب کے بعد پہلی دفعہ عالیہ کی آنکھوں میں نمی بھری تھیں۔ نمی کی وجہ سے اسے اپنے سامنے موجود منظر دھندلا دکھائی دے رہا تھا۔ جب اسے لگا وہ

گھر سے کچھ دور پہنچ گئی ہے تو اس نے گڑی روک دی اور اپنی آنکھوں سے آنسوؤں کو صاف کرنے لگ گئی۔

اس نے یہ کیا کر دیا تھا!!

****

آخر کار تقریب کا آغاز ہو گیا۔ گھر میں مہمانوں کی آمد شروع ہو گئی۔ مہمانوں کو بٹھانے کے لیے لان میں میز اور کرسیاں لگائی گئی تھیں۔ ام ہانی کے بہت اصرار کے باوجود اشفاق نے زیادہ لوگوں کو مدعو نہیں کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسی پل زینب اور نمرہ بھی دور سے آتیں دکھائیں دی۔ نوال زینب کو آتا دیکھ کر ان کے پاس گئیں اور زینب سے سلام کیا۔ حال احوال پوچھ لینے کے بعد نوال نے زینب کے پیچھے جھانکتے ہوئے پوچھا۔

"عزاہ نہیں آئی؟"

"نہیں بھابھی وہ شایان کے ساتھ آئے گی۔" زینب نے مسکراتے ہوئے کہا۔ "شایان تو پتہ نہیں کب ہی آتا اس لیے ہم لوگ جلدی نکل گئے۔"

"تم نے اچھا کیا۔" نوال یہ کہہ کر دوسرے مہمانوں کی جانب متوجہ ہو گئی۔

****

سات بج گئے تھے اور شایان ابھی تک نہیں آیا تھا۔عام دنوں میں شایان سات بجے سے پہلے آجایا کرتا تھا مگر شاید آج وہ جان بوجھ کر دیر لگا رہا تھا۔ عزاہ کمرے میں چکر کاٹتی پھر رہی تھی۔اب اسے یقین ہو گیا تھا وہ لوگ دیر سے ہی وہاں پہنچیں گے۔

www.novelsclubb.com

وہ اضطراب سے ہاتھوں کو رگڑتی کمرے میں پھر رہی تھی کہ بیڈ پر رکھا اس کا فون تھرتھرایا۔ وہ فوراً سے موبائل کی جانب لپکی۔ شایان اسے کال کر رہا تھا۔ اس کے دل کو تسلی ہوئی۔

اس نے کال اٹھائی اور "آپ کہاں ہیں" کا جملہ بولنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی شایان درشتگی سے بولا۔

"اپنے کپڑے چینج کر لو۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ نے ناسمجھی سے موبائل کو دیکھا پھر اسے دوبارہ کانوں میں لگایا۔

"جی؟؟؟"

"میں نے کہا ہے اپنے کپڑے چینج کر لو اور جیولری اتار دو اور میک اپ صاف کرو۔" شایان نے چبا چبا کر کہا۔

"آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ ہمیں پہلے ہی دیر ہو رہی ہے اب میں کپڑے چینج کیوں کروں؟" عزاہ کے لہجے میں ہلکا سا غصہ جھلکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پہلی بات تو یہ تم مجھ سے اس لہجے میں بات نہیں کر سکتی اور دوسری بات ہم کہیں نہیں جا رہے ہیں۔"

"کیا مطلب؟" عزاہ کا چہرہ اس وقت دیکھنے لائق تھا۔

"مطلب صاف ہے ہم دونوں میں سے کوئی بھی تمہاری بہن کے نکاح پر نہیں جا رہا ہے۔ میں دس منٹ میں گھر آ جاؤں گا۔ میں گھر آؤں تو تم مجھے عام حلیے میں دکھائی دو اور اگر تم نے میری اجازت کے بغیر گھر سے باہر قدم بھی رکھا تو پھر میرے گھر دوبارہ آنے کی غلطی نہ کرنا۔" شایان نے سرد لہجے میں کہا۔

عزاہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولیں مگر شایان کال کاٹ چکا تھا۔

عزاہ نے موبائل بیڈ پر پھینک دیا۔ اس کو بہت زیادہ غصہ آ رہا تھا۔ اس کا چہرہ لال ہو رہا تھا اور آنکھوں میں نمی اتر آئی۔ وہ ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑی ہوئی اور اپنی جیولری اتار کر اس پر پٹکنے لگی۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکلا جس نے اس کے مسکارے کو پھیلا دیا تھا لیکن عزاہ کو اب کوئی پروا نہیں تھی۔ اس کی زندگی بہت

اچھے سے برباد ہو گئی تھی۔ وہ آج اتنا پر جوش تھی جائی یانہ کے نکاح میں جانے کے لیے مگر شایان نے اس کی ساری خوشی خراب کر ڈالی تھی۔

جیولری اتار دینے کے بعد وہ پیر پٹختی ہوئی واش روم میں چلی گئی۔ آج وہ شایان سے دو ٹوک بات کر کے ہی رہے گی۔

****

www.novelsclubb.com

عالیہ عمارت کی سیڑھیاں چڑھتی ہوئی اپارٹمنٹ کے دروازے تک پہنچی۔ اس نے غائب دماغی سے اپارٹمنٹ کی چابیاں اپنے پرس سے نکالی مگر جیسے ہی اس نے کی

ہول میں چابی ڈالی دروازہ خود آگے کی طرف بڑھ گیا۔عالیہ نے سپاٹ چہرے سے دروازہ کھولا اور اندر پہنچی۔اندر آکر وہ سیدھا چلتی ہوئی کمرے کی جانب بڑھی۔ کمرے میں اسے اپنا شوہر ادھر ادھر اضطراب سے چلتا دکھائی دیا۔اسے دیکھ کر وہ پہلے چونکا اور پھر غصے سے اس کے پاس پہنچا۔

"یار حد ہوتی ہے بندہ کہیں جاتا ہے تو کال تو اٹھاتا ہے نا۔ایک گھنٹے سے میں یہاں پر تمہارا انتظار کر رہا ہوں اور تمہارا کوئی اتہ پتہ ہی نہیں ہے۔"

آریان ابھی بھی اسے بہت کچھ کہہ رہا تھا مگر عالیہ وہ سب نہیں سن پا رہی تھی۔عالیہ نے آریان کو غور سے دیکھا۔عالیہ کو لگا اس نے پہلے بار اس شخص کو دیکھا تھا۔اس شخص کے وجیہہ نقوش جو بہت سی عورتوں کو اپنی جانب کھینچتے تھے آج عالیہ کو نہایت بھیانک دکھائی دے رہے تھے۔

"تم کہاں تھے؟" عالیہ نے سپاٹ انداز میں پوچھا۔

آریان جو اسے ڈانٹ رہا تھا ایک دم چونکا۔ عالیہ کے سوال سے زیادہ اس کے انداز نے آریان کو ٹھٹھکایا تھا۔

"کیا مطلب ہے میں کراچی گیا تھا تمہیں بتایا تو تھا۔" آریان نے گڑبڑا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

ساری امیدیں اب ختم ہو گئی تھی۔ سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔ آریان کے جھوٹ نے ان سب باتوں پر مہر لگا دی تھی جو وہ سن کر آئی تھی۔

عالیہ تلخی سے مسکرائی۔

"اچھا مگر میں نے تو تمہیں ریستوران میں اپنی بہن سے باتیں کرتے سنا تھا۔" عالیہ کی بات سن کر آریان کی آنکھیں حیرت سے کھل گئیں۔اس نے عالیہ کو ایسے دیکھا جیسے اس کے سامنے موجود لڑکی کوئی بھی ہو سکتی ہے مگر عالیہ نہیں۔

"تم تم یہ کیسے۔۔۔" آریان نے فوراً اپنی بات بدلی۔یوں تو وہ کھلے عام تصدیق کر دے گا مگر عالیہ اس کا سوال اس کے پورا بولنے سے پہلے ہی سمجھ گئی تھی۔

"تم یہ کیسی باتیں کر رہی ہو؟"اس نے نظریں چراتے ہوئے کہا۔

عالیہ نے اس کے چہرے کو دیکھا جس پر چوری پکڑے جانے کا صاف صاف اعلان ہو رہا تھا۔

عالیہ خاموشی سے اس کے سامنے سے ہٹی اور الماری کے اوپر رکھے بیگ کو بمشکل اٹھایا۔بیگ کو اس نے بیڈ پر رکھا اور زپ کھولی۔اس کے بعد وہ آگے بڑھی اور الماری سے کپڑے نکالنے لگی۔

www.novelsclubb.com

آریان نے عالیہ کو یوں بیگ میں کپڑے ڈالتے دیکھا تو بوکھلا گیا۔

"عالیہ عالیہ تم یہ سب کیا کر رہی ہو؟ یار تم نے پتہ نہیں کس کی باتیں سن لی ہے اور اسے مجھ سے ملا لیا ہے۔"

"میں وہی کر رہی ہوں جو مجھے پہلے کرنا چاہیے تھا۔ میں جان چکی ہوں تم نے مجھے اپنے لفظوں سے بہت بیوقوف بنا لیا ہے مگر میں اب تمہیں مزید بیوقوف بنانے کا کوئی موقع نہیں دوں گی۔" عالیہ اپنے کپڑے بیگ میں بغیر کسی سلیقے کے ڈالتی رہی۔

"عالیہ تم کہیں نہیں جاؤ گی۔" آریان نے عالیہ کا بازو زور سے پکڑا۔

عالیہ نے جھٹکے سے اپنا بازو اس سے چھڑوایا۔

"میرا جو دل میں آئے گا میں وہی کروں گی۔ میں تمہاری غلام نہیں ہوں۔" یہ کہہ کر عالیہ نے ایک فائل پکڑی جس میں اس کے ضروری ڈاکیومنٹس تھے۔ اسے بیگ میں ڈال لینے کے بعد اس نے بیگ کی زپ بند کری۔

آریان کو دیکھے بنا اس نے اپنا بیگ پکڑا اور اسے لے کر جانے لگی۔

آریان نے پیچھے سے آواز دی۔

www.novelsclubb.com

"تم کیا سمجھتی ہو تمہارا باپ تمہیں گھر میں گھسنے دے گا۔ وہ تمہیں جان سے مار دے گا۔"

عالیہ رکی اور مڑ کر آریان کو دیکھا۔اس کے چہرے پر تمسخرانہ تاثرات چھائے ہوئے تھے۔

"تمہیں کس نے کہا میں اپنے باپ کے گھر جاؤں گی۔میری وجہ سے پہلے ہی ان کی بہت بدنامی ہو گئی ہے۔میں اب ان لوگوں کے ساتھ رہنے کے قابل نہیں رہی ہوں مگر میں اپنے گھر والوں کو تم لوگوں کی اصلیت ضرور بتاؤں گی۔ میں ان سب کے سامنے تم لوگوں کے چہرے بے نقاب کروں گی چاہے اس کے لیے مجھے مرنا ہی کیوں نہ پڑے۔"عالیہ کے انداز میں عزم تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ یہ کہہ کر اپارٹمنٹ سے باہر نکلنے لگی۔آریان کسی بھی صورت عالیہ کو باہر نکلنے نہیں دے سکتا تھا۔عالیہ کے نکلنے کا مطلب سارا کھیل چوپٹ ہو جانا تھا۔ آریان الماری کی طرف بڑھا اور الماری کی دراز میں اپنا ہاتھ مارا۔اس کے ہاتھ میں ایک چیز آئی اس نے اسے فوراً پکڑا اور باہر بھاگا۔

وہ باہر نکلا تو اسے عالیہ گھر کا داخلی دروازہ کھولتی دکھائی دی۔آریان بھاگتا ہوا اس کے پاس آیا اور عالیہ کے بالوں کو پکڑا۔عالیہ اس اچانک حملے کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔اس کا توازن بگڑ گیا۔عین اسی وقت اسے اپنی گردن پر سوئی چبھتی محسوس ہوئی۔اسے سامنے کا منظر دھندلا ہوتا دکھائی دیا۔پھر اس کی پلکیں بوجھل ہونے لگیں۔ایک دو لمحے بعد وہ مکمل تاریکی میں پہنچ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

"شایان یہ کیا بکواس ہے۔اس کی بہن کا نکاح ہے۔اسے بھائی کے گھر، ابھی اسی وقت بھیجو۔"

زینب لان کے ایک کونے میں کھڑی غصے میں دبے دبے انداز میں غرائیں۔

www.novelsclubb.com

"شایان! شایان!"اور کال دوسری طرف سے کٹ چکی تھی۔زینب کو دیکھ کر کوئی بھی سمجھ سکتا تھا کہ انہیں ابھی بے حد غصہ آرہا ہے۔

"کیا ہوا زینب؟" نوال کی آواز جب ان کے عقب میں آئی تو انہیں جھٹکا لگا۔ وہ فوراً مڑی اور مسکرانے کی کوشش کی۔

"نہیں کچھ نہیں ہوا۔" زینب نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔

"اچھا!" نوال کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا ان کی ابھی بھی تسلی نہیں ہوئی ہے مگر انہوں نے زیادہ اصرار نہیں کیا۔

www.novelsclubb.com

"زینب تم نے شایان کو کال کی ہے۔ وہ دونوں کب تک پہنچ رہے ہیں؟ ام ہانی اور رضوان بھائی بار بار نکاح کا بول رہے ہیں۔"

زینب کے اندر دبا غصہ اب پریشانی میں بدل گیا۔

"امم بھابھی مجھے لگتا ہے ہمیں نکاح ان دونوں کے بغیر ہی شروع کروا دینا چاہیے۔"

"کیا مطلب؟" نوال کے پوچھنے پر زینب نے ہمت اکھٹا کی۔

www.novelsclubb.com

"بھابھی شایان کہہ رہا ہے وہ اور عزاہ تقریب میں شرکت نہیں کر پائیں گے۔" زینب نے کسی ہارے ہوئے شخص کی طرح کہا۔

"کیا مطلب ہے زینب؟ مہمان اکھٹا ہے۔ وہ لوگ کیا سوچیں گے بہن کی شادی پر عزاہ اور شایان نے شرکت نہیں کی۔"

"بھابھی میں خود بھی مجبور ہوں۔ مجھے تو اب شایان اور عزاہ کا نکاح غلطی لگنے لگا ہے۔"

اس سے پہلے نوال کچھ کہہ پاتیں ام ہانی ان لوگوں کے درمیان آ گئی اور کافی عجلت میں بولی۔

www.novelsclubb.com

"زینب رضوان اب بہت غصہ ہو رہے ہیں۔ وہ کہہ رہے ہیں بہت لیٹ ہو گیا ہے مولوی صاحب بھی بار بار پوچھ رہے ہیں۔"

زینب نے نوال کو ایک نظر دیکھ کر ام ہانی کو جواب دیا۔

"اگر رضوان بھائی غصہ کر رہے ہیں تو مجھے لگتا ہے ہمیں نکاح شروع کروا دینا چاہیے۔ ویسے بھی پتہ نہیں عزاہ اور شایان کو آنے میں کتنی دیر لگے گی۔ ہم اب اور انتظار نہیں کر سکتے ہیں۔"

ام ہانی کو تو جیسے اسی جواب کی امید تھی وہ فوراً ان کے درمیان میں سے نکلی اور لان میں لوگوں کے ہجوم میں غائب ہو گئی۔ سامنے کھڑی نوال نے زینب کو عجیب نگاہوں سے دیکھا تو زینب نظریں چرا کر وہاں سے چلی گئیں۔

نوال اپنی جگہ پر کھڑی خود سے دور جاتی زینب کو دیکھا اور پھر اسٹیج کے پاس کھڑے اشفاق کو دیکھا۔نوال اشفاق کو دیکھتی رہیں۔

"زینب تم لوگوں نے عزاہ اور شایان کی شادی کروا کر پہلی دفعہ یہ غلطی نہیں کی ہے۔میرے ماں باپ نے بھی میری اور اشفاق کی شادی کروا کر یہ غلطی کی تھی اور اس غلطی کی قیمت میں نے ساری عمر چکائی ہے۔"

("ابو یوں نہ کریں میں مر جاؤں گی پلیز!"سنہری آنکھوں والی لڑکی صحن کی زمین پر بیٹھی چارپائی پر بیٹھے اپنے باپ سے بھیک مانگ رہی تھی۔اس کا باپ اسے یوں روتا دیکھ کر بھی پتھر کا بنا ہوا تھا۔

"نوال! شکر ادا کرو اشفاق تمہیں اس داغ سمیت قبول کر رہا ہے ورنہ کوئی اور ہوتا تو اس وقت اپنی منگیتر کو زندہ در گور کر دیتا!" چارپائی پر بیٹھے اس کے باپ کی آنکھیں خشک تھیں جیسے انہیں اپنے سامنے بیٹی کے رونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔

سنہری آنکھوں والی لڑکی نے گردن موڑ کر اپنی ماں کو دیکھا جو گردن جھکائے کھڑی تھیں جیسے وہ کوئی مجرم ہو۔

"امی آپ ہی سمجھائیں نہ ابو۔"

www.novelsclubb.com

"بس بہت ہو گیا۔اگر تم خاموش نہ ہوئی تو میں تمہیں زندہ در گور کر دوں گا نوال!" چارپائی پر بیٹھا مرد کھڑا ہو گیا اور گھر کے اندر چلا گیا۔

نوال بمشکل کھڑی ہوئی اور ماں کا ہاتھ پکڑ کر بولی۔

"ماں میں اس سے پیار کر۔۔"اس کی ماں نے اس سے اپنا چھڑوایا۔

"بے شرم ڈوب مر۔اللہ تجھ جیسی اولاد کسی کو نہ دے!"

www.novelsclubb.com

وہ عورت خود بھی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی۔نوال اپنا بوجھ لیے کھڑی ماں کو روتا دیکھتی رہی)

نوال کی سوچیں ان پر حاوی ہو گئی تھیں۔اسی پل انہیں کسی مہمان نے بلایا۔ انہوں نے چہرے پر چھائے تاثرات کو چھپایا اور مصنوعی مسکراہٹ سجا کر مہمان کی جانب بڑھ گئیں۔

****

www.novelsclubb.com

شایان جب اپنے کمرے کے دروازے تک پہنچا تو اسے اپنا کمرہ خالی ملا۔ پھر اس نے باتھ روم کے دروازے کی جانب دیکھا جو بند تھا یقیناً عزاہ باتھ روم

میں ہو گی۔اتنے دنوں ساتھ رہنے کے بعد شایان یہ تو اچھے سے جان گیا تھا عزاہ اس کے منع کرنے کے بعد اب اشفاق کے گھر نہیں جائے گی۔وہ کمرے کے اندر آیا اور گلے میں لپٹی ٹائی ناٹ کو ڈھیلا کیا۔اپنا آفس کا بیگ اور فائلز اپنی جگہ پر رکھیں اور بیڈ پر بیٹھ گیا۔اس نے ٹائی اتار دی اور اسے اپنے ہاتھ پر لپیٹنے لگ گیا۔

اسی وقت اسے بیڈ پر کسی کے موبائل پر میسج آنے کی آواز آئی۔اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو عزاہ کا موبائل اس سے کچھ دور بیڈ پر پڑا تھا۔شایان نے نظر انداز کر کے آگے دیکھنا چاہا۔اسی وقت تین چار بار میسجز آنے کے نوٹیفکیشن سنائی دیے۔ شایان نے بھنویں سکیڑ کر موبائل کو دیکھا اور تھوڑا سا پیچھے کی جانب جھک کر موبائل اٹھالیا۔اس نے موبائل آن کیا تو اسکرین جگمگا گئی۔

www.novelsclubb.com

اس پر میسج آنے کا نوٹیفکیشن تھا۔ شایان نے اس پر انگلی رکھی تو موبائل کی اسکرین پر پیغامات کھل گئے۔

"ہیلو!"

"تم ابھی تک آئی کیوں نہیں ہو؟"

"کیا تمہارے شوہر نے تمہیں آنے سے منع کر دیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں تمہارے باپ نے اس سائیکو انسان سے تمہاری شادی کیوں کروادی۔ ہم دونوں ایک دوسرے کو کتنا چاہتے تھے مگر تمہارے باپ نے اس منحوس انسان کو ہمارے درمیان میں کھڑا کر دیا!"

"اگر تم نہیں آرہی ہو تو اپنی فوٹو ہی سینڈ کر دو۔ میں تمہیں دیکھنے کے لیے بے تاب ہوں۔"

شایان کے کان لال ہونے لگے۔ اس نے دیکھا چاہا کہ کس نے یہ میسجز عزاہ کو بھیجیں ہیں تو اسے یہ نمبر

www.novelsclubb.com

"Unlimited love"

کے نام سے سیو کیا ہوا دکھائی دیا۔شایان کا پارہ ہائی ہو گیا۔اس نے میسج بھیجنے والے کو کال کرنا کی مگر اس نے کال نہیں اٹھائی۔وہ بار بار کال کرنے لگ گیا۔ایک مشینی نسوانی آواز بار بار دوسری طرف کے صارف کو مصروف کہہ کر تھوڑی دیر بعد کال کرنے کا کہہ رہی تھی۔وہ نسوانی آواز اور ماضی کی آوازیں شایان کے کانوں میں گڈ مڈ ہونے لگی۔

"عالیہ کسی لڑکے کے ساتھ چلی گئی ہے۔اسے یہ شادی نہیں کرنی تھی"

www.novelsclubb.com

"آپ کا ملایا ہوا نمبر۔۔"

"میں نہیں جانتی ہوں عالیہ کہاں گئی ہے لیکن اس نے کسی اور سے نکاح کر لیا ہے۔شاید وہ تمہارے ساتھ شادی پر خوش نہیں تھی"

"مصروف ہے.."

"اشفاق بھائی نے ہر طرح سے تفتیش کروالی ہے۔وہ کسی اور لڑکے کو چاہتی تھی۔ایک نمبر سے اس کے نکاح نامہ کی فوٹو موصول ہوئی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"براہ مہربانی۔۔۔"

"وہ چلی گئی ہے شایان!"

"کال کریں!"

اسی وقت عزاہ باتھ روم سے باہر نکلی۔اس نے کپڑے چینج کر کے گلابی رنگ کی عام سی شلوار قمیض پہن لی تھی۔چہرہ میک اپ سے صاف تھا اور سیاہ بال آبشار کی مانند کمر پر گر رہے تھے۔اس نے شایان کو نظر انداز کیا اور ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے ہو کر برش پکڑنے لگی۔

www.novelsclubb.com

شایان نے عزاہ کو دیکھا تو اس کا خون کھول گیا۔وہ تیزی سے اس کی جانب بڑھا اور اسے کندھے سے پکڑ کر اپنی جانب کیا۔عزاہ نے آنکھیں پھاڑ کر

شایان کو دیکھا۔وہ اس سب کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔شایان کے چہرے پر چڑھی تیوریاں اسے بالکل بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی۔

"آپ کو۔۔۔!"اس سے پہلے وہ کچھ کہتی شایان تیز آواز میں بول اٹھا۔

"تمہیں شرم نہیں آئی شادی شدہ ہو کر دوسرے مردوں سے تعلقات قائم رکھتے ہوئے؟"

www.novelsclubb.com

شایان کی بات سن کر عزاہ کا دماغ بھک سے اڑا۔

"کیا؟؟؟"عزاہ نے نا سمجھی سے شایان کو دیکھا۔

"بھولی بننے کی اداکاری بند کر دو۔میں اچھے سے جانتا ہوں تم میری پیٹھ پیچھے کیا گل کھلا رہی ہو۔"شایان نے اس کے بازو پر گرفت بڑھا دی۔

"کیا کہے جا رہے ہیں آپ؟"عزاہ نے اپنے بازو کو چھڑانے کی جدوجہد کی۔

www.novelsclubb.com

"میں کیا کہہ رہا ہوں؟ سمجھ نہیں آ رہی تمہیں!"شایان نے اس کا بازو چھوڑا اور دوسرے ہاتھ سے موبائل پر کھلے میسجز عزاہ کے سامنے کیے۔

"اب سمجھ میں آیا؟" شایان نے طنزاً کہا۔

عزاہ نے جب یہ سارے میسجز دیکھیں تو اس کے چہرے پر چھائی نا سمجھی مزید بڑھ گئی۔ شایان نے جب اس کے چہرے کے تاثرات دیکھیں تو طنز کرتے ہوئے کہنے لگا۔

"کہہ دو تمہارا تمہارے اس ان لمیٹڈ لو سے کوئی تعلق نہیں ہے۔" عزاہ نے شایان کی گرفت سے موبائل نکالا اور تیزی سے سیو کنٹیکٹ کی جانب بڑھی۔ اس نے ان لمیٹڈ لو کے نام سے سیو اس نمبر پر انگلی دبائی۔ اس کا نمبر اس کے سامنے کھلا۔ اس نے یہ نمبر پہلے کبھی بھی اپنے موبائل پر نہیں دیکھا تھا۔ اس نے فون نمبر کی ڈیٹیلز پر نظر ڈالی تو اس کے فون پر ساری معلومات کھل گئی۔

اس پر لکھا ہوا تھا کہ اس فون نمبر سے آخری دفعہ آج کے دن 3:43pm پر کال کی گئی تھی۔

وہ اس بارے میں کچھ سوچ پاتی اس سے پہلے ہی شایان نے اس کے ہاتھوں سے موبائل چھینا اور عزاہ کے دونوں بازوؤں کو دبوچ لیا۔

"یہ ڈرامے بازی میرے سامنے نہیں چلے گی۔سچ سچ بتاؤ کون ہے یہ شخص؟ میں اسے زندہ نہیں چھوڑوں گا۔"

www.novelsclubb.com

"میں نہیں جانتی یہ شخص کون ہے۔میں نے تو آج پہلی دفعہ اس فون نمبر کو اپنی کانٹیکٹ لسٹ میں دیکھا ہے۔"عزاہ روہانسی آواز میں بولی۔

"جھوٹ بولنا بند کرو۔ میں آخری دفعہ بول رہا ہوں مجھے سچ سچ بتا دو ورنہ میں تمہارے ساتھ بہت برا سلوک۔۔۔"عزاہ نے شایان کی بات کاٹی۔

"میں عالیہ نہیں ہوں جو ایسی حرکتیں کروں گی۔"

شایان کے چہرے کی رنگت متغیر ہوئی۔اسے عالیہ کا نام اس وقت گالی لگا۔پھر اگلے ہی لمحے طیش نے دوبارہ سر اٹھایا۔اس نے لڑکی کو جھٹکے سے چھوڑا اور اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔

www.novelsclubb.com

لڑکی کا چہرہ دوسری جانب مڑ گیا۔اس کا ہاتھ اپنے گال پر لگا ہوا تھا۔کچھ دیر بعد اسے ناک گیلی ہوتی محسوس ہوئی۔اس نے ہاتھ لگا کر دیکھا تو اس کی ناک سے خون بہہ رہا تھا۔اس نے شایان کو بے یقینی سے دیکھا۔شایان ابھی بھی اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔اس کے بعد شایان نے ایک نظر اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل کو دیکھا۔پھر اسے زور سے دیوار پر دے مارا۔

موبائل کی کرچیاں فرش پر گر گئیں۔شایان نے غصے سے ہانپتے ہوئے موبائل کو دیکھا اور پھر سامنے کھڑی عزاہ کو دیکھا۔اس نے کچھ بولنے کی کوشش کی مگر اسے اس قدر شدید غصہ آ رہا تھا کہ وہ بول نہیں پا رہا تھا۔وہ غصے سے کمرے سے باہر نکل گیا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نے شایان کو جاتے دیکھا اور پھر فرش پر پڑی موبائل کی کرچیوں کو دیکھا۔

یہ سب آخر کیا تھا؟!

****

جائی یانہ کو اس کے کمرے سے لا کر اسٹیج پر بٹھا دیا گیا تھا۔ اسے دور سے عیسیٰ آتا دکھائی دے رہا تھا۔ اس نے سفید رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔ وہ

www.novelsclubb.com

بھی اسٹیج پر چڑھ گیا اور جائی یانہ کے ساتھ بیٹھ گیا۔ جائی یانہ اسے اپنے ساتھ بیٹھا دیکھ کر نا محسوس انداز میں خود کو سمیٹا۔

جائی یانہ کا دل چاہ رہا تھا لان میں موجود لوگوں کے ہجوم سے آنکھیں بند کر کے اور کانوں میں انگلیاں ڈال کر بھاگ جائے۔ کچھ پل کے لیے وہ ہر کسی کی نظروں سے اوجھل ہو جائے۔ جائی یانہ نے اشفاق اور رضوان کے درمیان میں ایک شخص کو اسٹیج کی طرف آتے دیکھا۔ وہ شخص حلیے سے مولوی معلوم ہوتا تھا۔ اس شخص کے بائیں ہاتھ میں کچھ کاغذات بھی تھے جو نکاح نامہ معلوم ہوتے تھے۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے کراہ کر آنکھیں میچ لیں۔ اسے بہت خوف آ رہا تھا، بہت زیادہ!

اس نے خواب میں بھی یہ سب نہیں سوچا تھا۔ کاش کچھ ایسا ہوتا کہ یہ سب ابھی ختم ہو جائے، کاش!!

اشفاق، رضوان اور مولوی صاحب اسٹیج پر چڑھ چکے تھے۔ اشفاق نے مولوی صاحب کو دولہا دلہن کے صوفے کے ساتھ رکھے سنگل صوفے پر بٹھا دیا۔ مولوی صاحب صوفے پر بیٹھ کر کاغذات ترتیب دینے لگ گئے۔ کاغذ اوپر نیچے ہونے کی آوازوں میں جائی یا نہ کو اپنے دل کی دھڑکنیں بھی اوپر نیچے ہوتی محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

جب کاغذات ترتیب دے دیے گئے تو مولوی صاحب نے چہرہ اٹھا کر ساتھ کھڑے اشفاق کو دیکھا۔

"اشفاق صاحب اجازت ہے؟!" جائی یانہ نے دعا کی کاش اس کے بابا انکار کر دے مگر ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔

"جی مولوی صاحب بسمہ اللہ کریں۔"

www.novelsclubb.com

نکاح شروع ہو چکا تھا۔ جائی یانہ کو سب کچھ تھمتا محسوس ہوا۔ اس کی گود میں موجود دونوں ہاتھ اضطراب سے ایک دوسرے کو مضبوطی سے پکڑنے کی کوشش کر رہے تھے۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

مولوی صاحب اب اس سے پوچھ رہے تھے مگر وہ کیا بولتی۔اس کی آنکھیں بند تھیں مگر وہ پھر بھی سب کی نگاہیں خود پر محسوس کر سکتی تھی۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟؟"

www.novelsclubb.com

ایک دفعہ دوبارہ اس کا پورا نام اور حق مہر بتا کر مولوی صاحب نے اس سے پوچھا تھا۔اس کی نگاہوں کے سامنے وہ منظر دوڑ رہے تھے جس میں اشفاق نوال پر اپنی حاکمیت جتا رہے تھے،ان کی غلطی پر بچوں کے سامنے انہیں ڈانٹ رہے

تھے، انہیں ایک نوکرانی سے بڑھ کر کوئی درجہ نہیں ملا تھا، شاید آنے والی زندگی اس کی بھی نوال جیسی ہو گی۔ شاید وہ بھی اپنی ماں کی طرح کمزور ہو گی۔

اشفاق جائی یانہ کے پاس آئے اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر بولیں۔

"گھبرانے کی کوئی بات نہیں ہے بیٹا۔ قبول ہے بولو!" جائی یانہ نے آنکھیں کھولیں اور نم آنکھوں سے اشفاق کا چہرہ دیکھا جن کے چہرے پر اس وقت باپ جیسی شفقت دکھائی دیں رہی تھی۔ جائی یانہ نے ہمیشہ اپنے لیے اپنے باپ کے چہرے پر ایسی ہی محبت دیکھی تھی مگر آج اس محبت میں خود غرضی بھی جھلک رہی تھی۔ جائی یانہ نے اشفاق کے چہرے سے نظر ہٹائی اور ایک گہری سانس لی۔

اس نے اقرار کرنے کے لیے لب کھولیں اسی وقت اس کی کانوں میں تیکھی زنانہ آواز گونجی۔

"یہ کیا ہے عیسیٰ؟"

اسٹیج اور ارد گرد موجود ہر شخص کی توجہ اسٹیج کے سامنے کھڑی اس عورت پر گئی جس کی تیوریاں چڑھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کی رنگت صاف تھی، بال ہلکے بھورے اور جسم کچھ قدر فربہ تھا۔اس نے ہلکے ہرے رنگ کا سادہ لباس پہنا ہوا تھا۔اس کے چہرے پر تیوریاں چڑھی ہوئی تھیں اور وہ عیسیٰ کو گھور رہی تھی۔

جائی یانہ نے عیسیٰ کو دیکھا تو اسے پتہ چلا وہ کب کا کھڑا ہو چکا ہے۔اس کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ چکا تھا۔اسے دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے اس کی چوری صاف پکڑی گئی ہو۔

"جھوٹے، دھوکے باز، فریبی انسان!" وہ عورت زینے چڑھتے ہوئے اسٹیج کے اوپر چڑھی اور عیسیٰ کے پاس آکر اس کا گریبان پکڑ لیا۔عیسیٰ نے کوئی بھی مزاحمت نہیں کی۔وہ ابھی تک صدمے کا شکار دکھائی دیتا تھا۔

"یہ سب کیا ہو رہا ہے؟ تم کون ہو اور میرے بیٹے کے ساتھ کیا کر رہی ہو؟"

ام ہانی نے ان سب میں سب سے پہلے ہوش سنبھالا تھا وہ فوراً اسٹیج پر پہنچ چکی تھی۔

"میں تمہارے بیٹے کے ساتھ کیا کر رہی ہوں۔" اس دفعہ اس عورت نے عیسیٰ کو جھٹکے سے چھوڑا۔ عیسیٰ گرتا ہوا صوفے پر بیٹھ گیا۔ اس کے بعد عورت نے اپنی انگلی سینے پر رکھی۔

"تمہارا بیٹا مجھے دھوکا دے رہا ہے۔پہلے اس نے مجھ سے نکاح کیا اور اب یہ اپنی کزن سے نکاح کر رہا ہے۔"اس نے جائی یانہ کی طرف اشارہ کیا اور پھر وہ گھوم کر جائی یانہ کی جانب مڑی۔

"میں جانتی ہوں لڑکی تم بھی میری طرح بے خبر ہو۔یہ شخص جس سے تم نکاح کرنے جا رہی تھی۔"اس عورت نے شعلہ بار نگاہوں سے سامنے بیٹھے عیسیٰ کو دیکھا اور پھر دوبارہ اپنے سامنے کھڑی جائی یانہ کو دیکھا۔"یہ پہلے سے ہی میرا شوہر تھا۔اس نے کچھ مہینوں پہلے ہی مجھ سے نکاح کیا تھا۔پھر سارے رابطے توڑ کر دوسرے ملک چلا گیا۔مجھے آج میرے بھائی نے بتایا کہ یہ کمینا پاکستان میں ہی ہے اور نکاح کر رہا ہے۔شاید میں اپنے بھائی کی بات کا یقین نہ کرتی اگر میں یہاں خود موجود نہ ہوتی۔اس گھٹیا انسان نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا۔"

www.novelsclubb.com

اس کے بعد عورت نے اس کا ہاتھ نرمی سے پکڑ کر اسے ملال سے دیکھتے ہوئے کہا۔

"تم بہت خوش قسمت ہو جو اس فریبی انسان سے بچ گئی ہو۔" جائی یانہ منہ کھول کر سامنے کھڑی اس عورت کو دیکھ رہی تھی۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا یہاں پر؟ یہ تو کسی فلم کا سین لگ رہا تھا۔

عیسیٰ اب سنبھل چکا تھا۔ وہ کھڑا ہوا اور عورت کی کہنی کو پکڑ کر اپنی جانب موڑا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی اسی وقت یہاں سے نکل جاؤ ورنہ میں تمہیں ابھی سب کے سامنے طلاق دے دوں گا۔" عیسیٰ نے سرگوشی کے انداز میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا جسے صرف پاس کھڑی جائی یانہ ہی سن پائی تھی۔ حالانکہ جائی یانہ کو اس عورت کی بات پر یقین تھا مگر عیسیٰ کے منہ سے خود اقرار سن کر اسے تھوڑا بہت جھٹکا لگا تھا۔

وہ عورت جو پہلے عیسیٰ سے اپنی کہنی چھڑوا رہی تھی اس کی بات سن کر کچھ پل کے لیے ساکت ہوئی اور پھر اس نے عیسیٰ کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔ تھپڑ اس قدر زور کا تھا کہ عیسیٰ کو سنبھلنے کے لیے صوفے کو پکڑنا پڑا ورنہ وہ یقیناً گر جاتا۔

www.novelsclubb.com

"گھٹیا انسان تم مجھے سب کے سامنے طلاق دو گے۔ تمہاری اتنی اوقات نہیں ہے کہ سب کے سامنے مجھ جیسی عورت سے رشتے کا اظہار کرو۔ تمہیں کل تک خلع کے کاغذات مل جائیں گے۔"

"یونچ۔۔۔"عیسیٰ نے گردن موڑی اور عورت کو نقصان پہچانے کی غرض سے اس پر جھپٹا۔اسی وقت کوئی اور شخص عورت کے سامنے ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا۔

جائی یانہ کا منہ حیرت سے کھلا رہ گیا تھا کیونکہ سامنے کھڑا شخص کوئی اور نہیں زید تھا۔اگلے لمحے وہ اپنے کندھے پر کسی کا ہاتھ دیکھ کر چونکی۔اس نے مڑ کر دیکھا تو نائلہ کھڑی تھی۔نائلہ نے جائی یانہ کو کس کر پکڑا ہوا تھا کہ کہیں جائی یانہ ان سب تماشے میں غش کھا کر بے ہوش نہ ہو جائے۔دوسری طرف زید نے عیسیٰ کا ہاتھ پکڑ کر اس کی کمر پر لگایا اور پیچھے لے جا کر اس دیوار پر لگا دیا جہاں پر نکاح مبارک لکھا ہوا تھا۔زید کی آنکھیں اس وقت خون آشام دکھائی دے رہی تھیں۔

"خبر دار جو میری بہن پر اپنا گندا ہاتھ اٹھایا میں قسم کھا رہا ہوں تمہیں اسی وقت زندہ قبر میں گاڑ دوں گا۔"

اسی وقت اشفاق آگے بڑھیں اور دونوں کو ایک دوسرے سے جدا کیا۔

"یہ آخر کیا ہو رہا ہے عیسیٰ؟ یہ لوگ کون ہے اور یہ سب کیا ہو رہا ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس سے پہلے عیسیٰ کچھ کہہ پاتا زید بول پڑا۔

"یہ عورت جس نے ابھی عیسیٰ کو تھپڑ مارا ہے، اس کی بیوی ہے اور میں اس عورت کا بھائی ہوں۔ کچھ مہینوں پہلے آپ کا یہ بھانجا پاکستان آکر میری بہن سے نکاح پڑھوا کر واپس باہر ملک چلا گیا تھا۔ ان مہینوں میں اس کا رابطہ ہم لوگوں سے نہ ہونے کے برابر تھا۔ اب جا کر مجھے پتہ چلا ہے کہ یہ موصوف تو اپنی کزن کے ساتھ شادی کرنے میں مشغول تھے۔"

زید جیسے ہی رکا عیسیٰ کے ذہن میں فوراً خیال آٹپکا۔

"اگر تم اتنے ہی سچے ہو تو نکاح نامہ دکھاؤ۔"

"ہاں لڑکے میرے بیٹے پر الزام لگانے سے پہلے کوئی ثبوت تو دکھاؤ۔"

ام ہانی نے بھی عیسیٰ کی حمایت لی۔نوال ام ہانی کے بالکل پیچھے کھڑی تھی۔انہیں ابھی تک سمجھ نہیں آرہا تھا کہ دونوں میں سے کس کا ساتھ دیں۔

زید یہ بات سن کر تلخی سے مسکرایا۔

"میں جانتا تھا آپ میں سے کسی کو مجھ پر یقین نہیں آئے گا۔اسی لیے۔۔۔"زید نے اپنا ہاتھ جائی یانہ کے ساتھ کھڑی نائلہ کی جانب بڑھایا۔نائلہ نے سر اثبات میں ہلایا۔جائی یانہ نے اس کے لال رنگ کے بڑے ہینڈ بیگ پر اب غور کیا تھا۔نائلہ نے اس میں ہاتھ مارتے ہوئے خاکی کاغذ میں موجود دستاویزات نکالے اور زید کو دے دیے۔

زید نے دستاویزات کو نکالا اور اشفاق کے ہاتھ میں تھما دیے۔ اشفاق غور سے اسے پڑھنے لگے۔ کچھ دیر بعد ان کے ہاتھ کانپ گئے۔ انہوں نے طیش سے عیسیٰ کی جانب دیکھا۔

"یہ لڑکا سچ کہہ رہا ہے۔ عیسیٰ پہلے سے ہی شادی شدہ ہے۔" اشفاق نے اسٹیج پر موجود سب لوگوں کو جیسے اعلانیہ بتایا تھا۔

"نہیں ایسا کیسے ہو سکتا ہے۔" عیسیٰ نے لپک کر اشفاق کے ہاتھ سے کاغذات کھینچیں۔ "یہ اسے کیسے مل گئے۔ میں نے تو اسے اپنے دوست کے پاس

رکھوایا تھا۔"عیسیٰ ہڑ بڑاہٹ میں کیا کچھ کہہ گیا تھا۔اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔

ام ہانی اور رضوان عیسیٰ کا چہرہ بے یقینی سے دیکھنے لگے۔عیسیٰ نے نادانستہ طور پر نکاح کی تصدیق کر دی تھی۔

"عیسیٰ تمہارا کیا مطلب ہے کہ تم نے یہ اپنے دوست کے پاس رکھوائے تھے؟"ام ہانی نے تیز آواز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

عیسیٰ کو فوراً اپنی سنگین غلطی کا احساس ہو گیا۔اس نے بات کو گھمانا چاہا مگر اب بہت دیر ہو چکی تھی۔

"نہیں نہیں آپ غلط سمجھ رہی ہیں۔یہ میرے دوست کا نکاح نامہ۔۔۔"اس سے پہلے وہ کچھ اور کہہ پاتا جائی یانہ عیسیٰ کے سامنے آئی اور اس کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔

" گھٹیا انسان ! میں پہلے سے جانتی تھی کہ تم ایک نمبر کے غلیظ انسان ہو مگر مجھے امید نہیں تھی کہ تم اتنے گرے ہوئے بھی ہو گے۔"

جائی یانہ نے جیسے ہی عیسیٰ کو تھپڑ مارا رضوان صاحب عیسیٰ کی حمایت کے لیے سامنے آ گئے۔

"ہاتھ سنبھال کر رکھو لڑکی! یہ مت بھولو کہ تم لوگ خود کیا ہو۔"

جائی یانہ نے رضوان کو گھورا مگر کچھ کہا نہیں۔ "تمہاری بہن گھر سے بھاگی ہوئی ہے۔ تمہارا اپنا کردار بھی مشکوک لگتا ہے۔ کہیں تم نے تو ان لوگوں کو عیسیٰ پر الزام لگانے کے لیے نہیں بلایا ہے۔"

جائی یانہ نے رضوان کو ایسے دیکھا جیسے اسے ان کے دماغی حالت پر شبہ ہو۔

"کیا مطلب ہے آپ کا۔ اپنے بیٹے کے کرتوت آپ مجھ پر کیوں ڈال رہے ہیں؟"

رضوان صاحب دھیرے سے مسکرائے۔

"میرے بیٹے نے اگر نکاح کر بھی لیا ہے تو بھی اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ مرد ہے وہ چار شادیاں بھی کریں تو اس کی اپنی مرضی ہے۔ اسے یہ حق اللہ نے دیا ہے لیکن تم!!"

انہوں نے ہاتھ اٹھا کر جائی یانہ کی طرف اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"تم عورت ہو۔ ایک عورت کا کسی غیر مرد سے تعلق ہونا گناہ ہے بلکہ گناہ کبیرہ ہے۔ کیا تم یہ نہیں جانتی ہو؟"

"آپ مجھ پر بہتان لگا رہے ہیں۔" جائی یانہ نے چیخ کر کہا۔

"بہتان نہیں حقیقت ہے یہ، تمہارا اس لڑکے کے ساتھ چکر ہے۔" رضوان نے زید کی طرف اشارہ کیا۔ جائی یانہ پر ایک ساتھ سب کی نظریں اٹھیں مگر جائی یانہ رضوان صاحب کا مکار چہرہ ہی دیکھتی رہی۔

"ثبوت کے طور پر تم سب یہ فوٹو دیکھو۔ دیکھو اشفاق تمہاری بیٹی یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں غیر مرد کے ساتھ بیٹھی ہے۔" رضوان نے اپنے موبائل سے ایک فوٹو نکال کر اشفاق کو موبائل دے دیا۔ اشفاق کی آنکھیں فوٹو دیکھ کر سرخ ہو گئیں۔ انہوں نے موبائل کی اسکرین جائی یانہ کی جانب کر کے سخت مگر آہستہ آواز میں پوچھا۔

"یہ سب کیا ہے جائی یانہ؟" جائی یانہ نے فوٹو پر غور کیا۔ یہ تب کی فوٹو تھی جب اس نے زید کو اس مشکوک آدمی کے متلعق پوچھنے کے لیے بلایا تھا۔ کسی نے ان دونوں کی دور سے فوٹو کھینچی تھی۔ اس نے مڑ کر زید کو دیکھا جس کے چہرے کے تاثرات اس جیسے ہی تھے۔

"بابا یہ سب جھوٹ ہے۔ یہ ہماری یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں کھینچی ہوئی فوٹو ہے۔ زید میرا بس کلاس فیلو ہے۔ اسے بس نوٹس کے بارے میں پوچھنا تھا۔ اگر آپ کو یقین نہیں ہے تو آپ میری دوست نائلہ سے بھی پوچھ سکتے ہیں۔" جائی یانہ نے نائلہ کی طرف اشارہ کیا۔ نائلہ جائی یانہ کی حمایت میں کچھ کہہ پاتی اس سے پہلے ہی رضوان نے ہاتھ اٹھا کر سب کو خاموش کروا دیا۔

"بس! ہمیں کسی سے بھی کچھ پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے اور اس لڑکے کے بارے میں ہم سب اچھے سے جان گئے ہیں۔ تم دونوں کا کوئی تعلق تو ضرور ہے۔ لگتا ہے اس لڑکی کو بھی انہوں نے ہی خریدا ہے تاکہ یہ میرے عیسیٰ پر الزام لگا دیں۔ ورنہ اتنے سارے اتفاقات تھوڑی ہو جاتے ہیں کہ جو لڑکا تمہارا" صرف "کلاس فیلو ہو وہ تمہاری شادی والے دن اپنی بہن کو لے کر آ جائے اور اپنی بہن کو میرے بیٹے کی بیوی بنا دے اور تماشہ لگانے لگ جائیں۔" اس کے بعد رضوان اشفاق کی جانب مڑیں۔ "میں اپنے بیٹے کی شادی ایسی لڑکی سے نہیں کرواؤں گا جس کا کردار ہلکا سا بھی مشکوک ہو۔"

www.novelsclubb.com

اس کے بعد وہ مڑیں اور عیسیٰ اور ام ہانی کی جانب دیکھا۔ عیسیٰ کا چہرہ ایسا تھا جیسے ڈوبتے کو تنکے کا سہارا مل گیا ہو جبکہ ام ہانی کا چہرہ ابھی بھی سفید پڑا ہوا تھا۔

"چلو یہاں سے اب کوئی شادی نہیں ہو گی۔" رضوان جیسے ہی اسٹیج پر سے اترے ام ہانی اور عیسیٰ بھی ان کے پیچھے چل دیے۔

اشفاق سر پکڑ کر اسٹیج پر رکھے صوفے پر بیٹھ گئے۔ مولوی صاحب اشفاق کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے اور انہیں حوصلہ دینے لگ گئے۔ زینب نوال کو سہارا دیے کھڑی تھی ں جبکہ نائلہ، زید اور عیسیٰ کی بیوی وہی تماشائی بنے کھڑے تھے۔ جائی یانہ نے اپنے باپ کے پاس آنا چاہا تو اس کے باپ نے اسے اسی وقت اس کو اپنے پاس آنے سے روک دیا۔

www.novelsclubb.com

"میرے پاس مت آنا!" جائی یانہ کے قدم اسی وقت رک گئے۔"
تمہاری وجہ سے میں آج اتنا ذلیل ہوا ہوں۔"

"بابا آپ میرا یقین کیوں نہیں کر رہے ہیں۔ آپ کو رضوان انکل کی سیاست سمجھ نہیں آئی وہ تو بس اپنے بیٹے کو بری الذمہ کروا کر یہاں سے چلے گئے ہیں۔" جائی یانہ نے روہانسی آواز میں کہا۔

"جانتا ہوں میں رضوان کو۔ بچہ نہیں ہوں جو یہ سب کچھ سمجھ نہ سکوں مگر اسے اس بات کا موقع بھی تم ہی نے تو دیا ہے نا۔ کیا ضرورت تھی اس لڑکے سے بات کرنے کی۔" اشفاق نے زید کی طرف انگلی اٹھا کر کہا۔

"بابا۔۔"اس سے پہلے جائی یانہ کچھ کہہ پاتی زید بولا۔

"انکل میری یا آپ کی بیٹی کی ان سب میں کوئی غلطی نہیں ہے۔میں بس آپ کی بیٹی سے نوٹس کا پوچھنے آیا تھا۔میں نہیں جانتا کس نے میری اور ان کی فوٹو کھینچ لی۔ہم دونوں کے درمیان ایسا کچھ نہیں ہے۔آپ کی بیٹی کا کردار شفاف پانی کی طرح صاف ہے۔میں ان کے کردار کی گواہی دیتا ہوں۔"

"مجھے بس ایک بات پر ہی تم دونوں پر یقین ہو گا۔"اشفاق نے حتمی انداز میں کہا۔زید اور جائی یانہ ان کی بات جاننے کے لیے بے قرار ہو گئے۔

"تم دونوں کو نکاح کرنا ہو گا ابھی اسی وقت!"

یہ بات سن کر سب کو سانپ سونگھ گیا۔وہاں کھڑے ہر شخص کو اشفاق کا ذہنی توازن بگڑا ہوا محسوس ہوا۔

"بھائی یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ہم تو انہیں جانتے ہی نہیں ہیں۔ایسے کیسے ہم اپنی بیٹی انہیں دے دیں؟"زینب نے سمجھانے کی کوشش کی۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں میرا بھائی کیوں اس فراڈ گھرانے میں شادی کرے گا۔"عیسیٰ کی بہن نے اب تنگ کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تم میں سے کسی سے بھی نہیں پوچھا ہے۔مجھے زید اور جائی یانہ کے منہ سے سننا ہے کیا یہ دونوں تیار ہیں؟"زید اور جائی یانہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔دونوں ایک دوسرے کی بے بسی محسوس کر سکتے تھے۔

پھر جائی یانہ نے اشفاق کی جانب مڑ کر انہیں سمجھانے کی کوشش کی۔

"بابا آپ کیوں یہ سب کر رہے ہیں؟آخر آپ کو کیا ملے گا یہ سب کروا کر؟ہم لوگ ان کی فیملی کو نہیں جانتے یہ لوگ ہماری فیملی کو نہیں جانتے۔یہ سب ایسے کیسے ہو سکتا ہے۔کیا پتہ زید کو کوئی اور۔۔۔"اس سے پہلے وہ اپنی بات جاری رکھ پاتی زید فوراً بولا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔" جائی یانہ نے بے یقینی سے زید کو دیکھا۔ زید کا چہرہ سنجیدہ تھا۔ اس کے ساتھ کھڑی اس کی بہن نے اسے کھینچ کر اپنی جانب متوجہ کیا۔

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ جذباتی مت بنو ساری زندگی کا معاملہ ہے۔ تم۔۔" اس سے پہلے وہ اور کچھ کہہ پاتی زید نے سپاٹ انداز میں اس کی بات کاٹی۔

"میں جذباتی نہیں بن رہا ہوں عائشہ! مجھے اپنے فیصلے لینے کا پورا اختیار ہے جس طرح تمہیں ہیں۔ جب میں تمہاری عیسیٰ سے شادی پر رضامند نہیں تھا تب تمہیں میری کوئی پروا نہیں تھی اس لیے تمہیں اب بھی میری کوئی پروا کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"

عائشہ نامی وہ لڑکی خاموشی سے پیچھے ہٹ گئی۔اس کے بعد اشفاق نے جائی یانہ کی جانب دیکھا۔جائی یانہ نے منت کرتے ہوئے کہا۔

"بابا یہ نہ کریں۔"

"جائی یانہ تمہیں یہ شادی قبول ہے یا نہیں؟اور اگر تمہیں یہ قبول نہیں ہے تو کچھ نہیں ہوتا۔یہ شادی نہیں ہو گی۔ تمہیں بس اپنے باپ کا مرا ہوا منہ دیکھنا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ ان کی یہ بات سن کر تڑپ گئی۔اس نے اپنا چہرہ نیچے جھکا لیا اور بے آواز آنسو بہانے لگی۔اشفاق سمجھ گئے جائی یانہ کا کیا مطلب ہے انہوں نے مولوی صاحب کو کہہ دیا۔

"مولوی صاحب نکاح کی تیاری کریں۔"

پھر آگے جو ہوا جائی یانہ کو وہ سب بھیانک خواب لگا۔وہ صوفے پر بیٹھی ہوئی تھی۔مولوی صاحب اس سے کچھ پوچھ رہے تھے۔اسے اپنے لب ہلتے ہوئے محسوس ہوئے لیکن وہ یہ نہ سن پائی کہ اس نے ابھی کیا کہا ہے۔اس کے بعد اس کے سامنے پین اور کاغذات تھے مولوی صاحب اس کی رہنمائی کر رہے تھے اسے کہاں کہاں سائن کرنا ہیں اس نے خاموشی سے سائن کیے۔سائن کر لینے کے بعد وہ خاموشی سے بغیر کسی کو دیکھے کھڑی ہو گئی اور گھر کے اندر چلی گئی۔گھر کے

اندر جا کر اس کی رفتار بہت تیز ہو گئی۔ وہ بھاگتے ہوئے کمرے میں گئی اور دروازہ بند کر دیا۔ اس نے جوتیاں اتار کر اندھیرے کمرے میں پھینک دی۔ وہ بیڈ پر دھم سے گر گئی اور اس نے اپنی آنکھوں پر بازو رکھ دیے۔ وہ کچھ دیر خاموشی سے رو لینا چاہتی تھی۔

****

عمر آج معمول سے کہیں زیادہ دیر سے گھر پہنچا۔ گھر میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر لاؤنج کے صوفے پر بیٹھی زینب اور اس کی گود میں سوئے ہوئے شایان پر پڑی۔ زینب کا چہرہ بے تاثر تھا۔ وہ عمر کو دیکھنے کی بجائے خلا میں گھورے جا رہی تھی۔

عمر مجرموں کی طرح لاؤنج میں داخل ہوا۔وہ اسی لیے دیر سے آیا تھا تاکہ زینب انتظار کرتے ہوئے سو جائے اور وہ دونوں اس بارے میں کل بات کریں مگر اسے اندازہ نہیں تھا کہ زینب اس بات کو اس قدر سنجیدہ لے لیں گی۔

"تم سوئی نہیں؟"عمر نے اپنا لہجہ ہلکا پھلکا رکھنا چاہا۔

"تم کہاں تھے؟"زینب نے عمر کا سوال نظر انداز کیا۔

www.novelsclubb.com

"کھانے میں کیا پکا ہے۔بہت بھوک لگ رہی ہے۔"عمر نے بات بدلنے کی کوشش کی۔اس نے ابھی تک زینب سے نظریں نہیں ملائی تھیں۔

"میں نے پوچھا تم کہاں گئے تھے؟" زینب نے شایان کو احتیاط سے گود سے صوفے پر لٹایا اور عمر کے عین سامنے کھڑی ہو گئی۔

عمر نے گہری سانس بھری۔

"زینب میں جانتا ہوں تم نے کھانا نہیں کھایا ہے اور نہ ہی اپنی دوائیاں لی ہیں۔ اس لیے پہلے تم کھانا اور دوائیاں کھاؤ اس کے بعد ہم اس موضوع پر کھل کر بات کریں گے۔"

www.novelsclubb.com

زینب اس بات پر راضی نہیں تھی مگر وہ خاموش ہو گئی۔ وہ جانتی تھی مزید بحث کرنے کا مطلب لڑائی تھی اور لڑائی کر کے وہ کبھی بھی عمر سے مدعے پر بات نہیں کر پائے گی۔

عمر اسے وہی چھوڑ کر کچن میں گیا اور اس کے لیے کھانا گرم کرنے لگ گیا۔ کچھ لمحات بعد اگر ہم ڈائننگ ٹیبل میں آئیں تو زینب کے سامنے پلیٹیں پڑی ہوئی تھیں جس پر چکنائی لگی ہوئی تھی۔ اس کے ہاتھوں میں گولیاں تھی جسے اس نے منہ میں ڈالا اور پانی کا گھونٹ بھر کر نگل لیا۔

www.novelsclubb.com

اس کے سامنے بیٹھا عمر متفکر نگاہوں سے زینب کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے کھانا نہیں کھایا تھا۔ زینب نے اصرار بھی نہیں کیا۔ وہ جلد از جلد عمر سے بات کر لینا چاہتی تھی۔

دوائیاں لے لینے کے بعد زینب نے سوالیہ نظروں سے عمر کو دیکھا۔ عمر نے چہرہ جھکایا جیسے فیصلہ کر رہا ہو کہ آیا زینب کو ابھی بتانا چاہیے یا نہیں۔ کچھ دیر بعد جب اس نے فیصلہ لے لیا تو اس نے چہرہ اٹھایا۔ اس نے زینب کے ہاتھوں کو پکڑ لیا۔

"زینب پلیز جو بات میں تم سے کرنے جا رہا ہوں اسے پر سکون ہو کر سننا۔"

www.novelsclubb.com

زینب کے چہرے کا رنگ اڑتا جا رہا تھا۔ وہ جانتی تھی عمر کچھ ایسا کہنے جا رہا ہے جو اسے نہیں سننا چاہیے۔ اس کے دل کی دھڑکن تیز ہو رہی تھی۔ عمر نے کہنے کے لیے لب کھولے۔ زینب کا دل چاہا وہ عمر کو چپ کروا دیں۔

"میں نے کسی اور سے شادی کر لی ہے زینب!" عمر نے نظریں جھکا کر تیزی سے اپنی بات کہہ دی۔ اس نے بلا تمہید اپنی بات بتائی تھی۔ وہ جانتا تھا تمہید باندھنے سے بات لمبی ہو گی اور اس کا ارادہ بھی بدل جائے گا۔

زینب کو لگا اس نے کچھ غلط سن لیا ہے۔ عمر ضرور مذاق کر رہا ہو گا لیکن اس کے تاثرات اور اس کی جھکی گردن اسے چیخ چیخ کر اعتماد کا قاتل دکھا رہے تھے۔ زینب نے اپنے ہاتھ عمر کے ہاتھوں سے کھینچ لیے۔

عمر نے اسے یوں ہاتھ چھڑاتے دیکھا تو دوبارہ اس کے ہاتھوں کو مضبوطی سے پکڑ کر کہنے لگا۔

"زینب دیکھو میں جانتا ہوں تمہیں بہت برا لگ رہا ہو گا لیکن میں کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ میں اسے بچپن سے چاہتا تھا۔ اتنے سالوں بعد وہ میرے پاس خود چل کر آئی اور نکاح کرنے کا کہا۔ میں کیسے منع کر سکتا تھا لیکن میں یقین دلاتا ہوں تمہارے ساتھ کوئی زیادتی نہیں ہو گی۔ تم، شایان اور یہ بچہ تینوں میری ذمہ داری ہو۔ اسے بھی کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تم اب زیادہ ناراض نہ ہو۔ یہ بس۔۔۔"

www.novelsclubb.com

عمر بولے جا رہا تھا۔ زینب اسے دیکھتی جا رہی تھی۔ اسے لگا تھا شاید عمر اس کی یہ حالت دیکھ کر ہنس دے گا اور کہے گا میں مذاق کر رہا ہوں مگر یہاں پر زینب کو خود اپنا آپ، عمر اور اس تیسرے کے درمیان مزاق لگ رہا تھا۔ وہ دونوں بھی کیا سوچتے ہونگے زینب اتنی بیوقوف تھی کہ سمجھ ہی نہ پائی۔ وہ تیسرا۔۔۔!

ایک منٹ زینب کی آنکھوں میں الجھن سی آئی وہ تیسرا وہ تیسرا کہیں!

عمر ابھی بھی اس کے سامنے بہت کچھ بول رہا تھا شاید وہ یقین دہانیاں کروا رہا تھا لیکن زینب کو اس سب سے اب کوئی مطلب نہیں تھا۔

"عمر تمہاری دوسری بیوی کا کیا نام ہے؟"

عمر چونک گیا۔اس نے زینب کے چہرے کو دیکھا۔اسے لگا تھا زینب طیش میں آجائے گی اور پتہ نہیں کیا کچھ کریں گی مگر زینب نے بالکل مختلف رد عمل دیا تھا۔

"زینب میں۔۔"عمر کی بات کو زینب نے کاٹا۔

"عمر اس کا کیا نام ہے؟"زینب نے سپاٹ انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

عمر تھوڑی دیر کے لیے جھجھکا پھر اس نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولیں۔

زینب کو اپنے دل کے خدشات پورے ہوتے دکھائی دیئے۔ وہ اندر ہی اندر دعا مانگنے لگ گئی کاش یہ وہ شخص نہ ہو جس کے بارے میں وہ سوچ رہی تھی۔

"اس کا نام۔۔۔"

****

www.novelsclubb.com

زید نے بھی مولوی صاحب کے پوچھنے پر مثبت جواب دیا۔ نکاح کے بعد دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے گئے۔ دعا مانگ لینے کے بعد سب لوگ اشفاق کا چہرہ

دیکھنے لگ گئے جن کا چہرہ اس وقت سپاٹ تھا۔اشفاق نے زید کو دیکھا جو ان ہی کو دیکھ رہا تھا۔

"میں رخصتی آج ہی چاہتا ہوں۔"اشفاق کے اٹل لہجے پر زید نے جواب دیا۔

"مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔"زید کے ساتھ بیٹھی عائشہ نے پہلو بدلا۔وہ جانتی تھی زید اس وقت اس کی کوئی بات نہیں سنے گا مگر جو کچھ زید کر رہا تھا وہ اسے بالکل بھی اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جاؤ نوال جائی یا نہ کو بلا لاؤ۔" سب کی نظریں نوال کے گیلے چہرے پر اب گئی تھی۔ اشفاق کی بات سن کر وہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئیں اور غصے سے بولیں۔

"جیسے کسی بھی راہ چلتے سے میری بیٹی کا نکاح کروادیا ہے اسی طرح اس کے ساتھ رخصت بھی آپ خود ہی کروادیں۔"

نوال یہ کہہ کر پیر پٹختی ہوئی وہاں سے چلی گئیں۔ اشفاق، زینب اور نمرہ کے لیے نوال کا یہ روپ نیا تھا۔ اشفاق کو نوال کی بات ناگوار گزری تھی مگر ابھی ان سب کا وقت نہیں تھا۔

ان کی نظر نائلہ کی طرف گئی۔وہ جانتے تھے نائلہ جائی یانہ کی دوست ہے۔اس لیے انہوں نے نائلہ کو انگلی سے اشارہ کر کے بلایا۔

"سنو بیٹا!"

"جی!!"نائلہ محتاط ہو گئی تھی۔

"تم جا کر اپنی دوست کو لے آؤ۔اس کا کمرہ تو تم جانتی ہو نا؟"

www.novelsclubb.com

"جی!"یہ کہہ کر نائلہ گھر کے اندر چلی گئی۔وہ ایک دفعہ جائی یانہ کے گھر اس کے کمرے میں بیٹھی تھی۔وہ تھوڑی سی دقت کے بعد اس کے کمرے میں

پہنچ گئی۔اس نے دروازہ کھٹکھٹایا تو کوئی جواب نہیں آیا۔اس نے تین چار بار تیزی سے دروازہ کھٹکھٹایا تو پھر کہیں جا کر دروازہ کھلا۔

نائلہ نے جب سامنے موجود شخص کو دیکھا تو وہ چونک گئی۔

جائی یانہ کا سارا میک اپ خراب ہو چکا تھا۔اس کے بال بھی الجھے ہوئے تھے۔اس کا حلیہ بے حد خراب تھا۔نائلہ جائی یانہ کو اس حلیے میں باہر لے کر ہر گز نہیں جا سکتی تھی۔وہ اسے فوراً اندر لے کر آئی اور اس کے کمرے کے واش روم کے بیسن پر کھڑے ہو کر اس کا منہ دھلانے لگ گئی۔جب اس کا چہرہ میک اپ سے صاف ہو گیا تو نائلہ نے کنگے سے اس کے بالوں کو سلجھا کر پونی میں باندھ دیا پھر اس نے جائی یانہ کو بیڈ پر بٹھا دیا اور ساتھ رکھے جگ میں سے پانی نکال کر دیا۔

جائی یانہ خاموشی سے پانی پینے لگ گئی۔اس سب کاروائی میں جائی یانہ نے کوئی مزاحمت نہیں کی تھی۔

"جائی یانہ!"نائلہ نے اسے پکارا تو وہ چونک گئی۔جیسے اسے نائلہ کی موجودگی کا علم ہی نہ ہو۔

"انکل تمہاری رخصتی آج کروانا چاہتے ہیں۔"نائلہ کی بات سن کر اسے کچھ ہوش آیا۔اس نے ارد گرد دیکھا۔پھر وہ اپنی الماری کے پاس آئی اور اپنا بیگ نکال کر اس میں سامان ڈالنے لگ گئی۔

"جائی یانہ یہ کام تم کل آکر کر لینا۔ وہ لوگ تمہارا نیچے انتظار کر رہے ہونگے۔" نائلہ کی بات سن کر جائی یانہ نے سپاٹ انداز میں کہا۔

"میں دوبارہ اس گھر میں نہیں آنا چاہتی ہوں۔ میں آج ہی اپنا ضروری سامان لے جاؤں گی تاکہ مجھے یہاں دوبارہ نہ آنا پڑے۔"

جائی یانہ نے اپنا سارا ضروری سامان جمع کر لیا پھر وہ بیگ اٹھا کر باہر نکل گئی۔ نیچے لان میں سب لوگ اسے آتا ہوا دیکھ رہے تھے اسکن کلر کا لہنگا اٹھائے وہ اسپاٹ انداز میں چل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی وہ ان سب کے قریب آئی۔اشفاق اپنی جگہ سے کھڑے ہوئے اور جائی یانہ کے سر پر ہاتھ رکھ دیا۔جائی یانہ انہیں دیکھنے کی بجائے سامنے دیکھ رہی تھی۔

"اپنا خیال رکھنا اور۔۔"

"واپس کبھی ادھر نہ آنا ہے نا؟" جائی یانہ نے اشفاق کی طرف دیکھ کر ان کی بات کو مکمل کیا۔اس کے ہر انداز میں تلخی تھی۔اشفاق کا جائی یانہ کے سر پر سے ہاتھ اٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"فکر نہ کریں اب کبھی بھی میں آپ کے پاس نہیں آؤں گی۔" اس کے بعد اس نے اپنی نظریں زید کی جانب کی جیسے پوچھ رہی ہو "چلیں؟"

زید نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا اور آگے بڑھ کر جائی یانہ کا بیگ اٹھانا چاہا۔ جائی یانہ نے بیگ پیچھے کی طرف کیا۔ زید نے ایک نظر جائی یانہ کو دیکھا۔

"مجھے دے دیں۔"

"نہیں میں اٹھالوں گی" جائی یانہ نے اٹل انداز میں منع کیا۔

www.novelsclubb.com

زید نے اس کا بیگ اس کے ہاتھوں سے کھینچا اور اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں اٹھا سکتا ہوں۔" اس کے بعد زید جائی یانہ کو وہی چھوڑ کر آگے بڑھ گیا۔

جائی یانہ سر جھٹک کر اس کے پیچھے چل دی۔ ان دونوں کے پیچھے پیچھے عائشہ اور نائلہ بھی آنے لگیں۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں جب گھر کا گیٹ پار کر کے باہر نکلیں تو زید بائیک کے پاس پہنچ گیا۔

اس نے مڑ کر اپنے پیچھے آتی تینوں عورتوں کو دیکھا۔

"اس بائیک پر تین لوگ بیٹھ سکتے ہیں اور ہم لوگ چار ہیں۔" زید نے سر کھجاتے ہوئے کہا۔

"تم فکر نہ کرو میں جس طرح کیب سے آئی تھی ویسے ہی چلی جاؤں گی۔" نائلہ نے آرام سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں رات بہت ہو چکی ہے۔ تمہارا اس طرح اکیلے پبلک ٹرانسپورٹ میں جانا صحیح نہیں ہے۔" زید نے اس کی بات پر اختلاف کیا۔

"میں کوئی چھوٹی بچی۔۔"اس سے پہلے نائلہ کچھ کہہ پاتی عائشہ نے بولی۔

"میں نائلہ کے ساتھ چلی جاؤں گی" پھر اس نے گردن موڑ کر زید سے طنز کرتے ہوئے پوچھا۔

"مجھے یقین ہے تم نے ہیرو بننے سے پہلے یہ سوچا ضرور ہو گا کہ اسے کہاں رکھنا ہے کیونکہ یہ تمہارے ساتھ بوائز ہاسٹل میں تو رہ نہیں سکتی، ہے نا؟" عائشہ کا اشارہ جائی یانہ کی طرف تھا۔

زید اس کی بات سن کر واقعی میں پریشان دکھائی دینے لگ گیا۔ جائی یا نہ سمجھ گئی کہ زید نے واقعی میں جذبات میں آکر یہ فیصلہ کیا تھا۔

"ایسا کرو تم انہیں اپنے ساتھ بھائی جان کے گھر رکھ لو۔ تین چار دن میں میں کوئی کرائے کا گھر ڈھونڈ لوں گا۔ پھر انہیں اپنے ساتھ رکھ لوں گا۔"

عائشہ کے چہرے پر ناگواری چھا چکی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم جانتے ہو بھابھی کیسی ہیں؟ وہ اسے بالکل بھی۔۔۔"

اس سے پہلے عائشہ مزید کچھ کہہ پاتی جائی یانہ نے اس کی بات کاٹ دی۔

"بس آج کی رات مجھے آپ کے گھر گزارنی ہے کل صبح میں خود وہاں سے چلی جاؤں گی۔"

عائشہ کے چہرے پر ناگواری ابھی تک قائم تھی مگر اس نے مزید کچھ نہیں کہا۔وہ خاموشی سے دوسری طرف دیکھنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تو کیا انہیں میں تمہارے ساتھ کیب میں بھیجوں؟"زید نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔

"تم اسے خود بھائی بھابھی کے گھر چھوڑ دینا اور انہیں سب کچھ بتا بھی دینا۔ میں ان دونوں کو اس متعلق خود کچھ نہیں بتاؤں گی۔"

اسی اثناء میں انہیں ایک گاڑی دور سے آتی دکھائی دی۔ نائلہ نے عائشہ کی طرف دیکھ کر کہا۔

"ہماری رائیڈ آچکی ہے۔" وہ اپنے ہاتھ میں موجود موبائل کو دیکھنے لگی۔ جب وہ دونوں بہن بھائی باتوں میں مصروف تھے تب اس نے وقت ضائع نہ کرنے کے لیے کیب بلوالی تھی۔

جیسے ہی کیب ان کے سامنے رکی نائلہ اور عائشہ دونوں کیب میں بیٹھ گئیں اور دروازہ بند کر دیا۔

گاڑی تیز رفتاری سے چلنا شروع ہوئی۔ جائی یانہ گاڑی کو تب تک جاتا دیکھتی رہی جب تک وہ اس کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہو گئی۔

"ہم بھی چلیں؟" زید کی آواز پر وہ فوراً مڑی۔ زید بائیک پر بیٹھ چکا تھا۔ اس نے جائی یانہ کا بیگ بائیک کی پیٹرول کی ٹینکی پر رکھ دیا تھا۔ جائی یانہ بائیک کے سامنے آکر رکی اور پریشان سے انداز میں اسے دیکھنے لگ گئی۔ اس نے زندگی میں کبھی بھی بائیک پر سفر نہیں کیا تھا۔ اس نے کافی بھاری لہنگا پہنا ہوا تھا۔ اسے ڈر لگا ایسا نہ ہو لہنگا بائیک کی ٹائر میں آکر پھنس جائے۔ اب جائی یانہ کو افسوس ہو رہا تھا کاش وہ اپنے کپڑے بھی چینج کر لیتی۔

"کیا ہوا؟" زید نے جب جائی یانہ کو یوں پریشانی سے بائیک کی دیکھتے پایا تو پوچھ لیا۔ لمحے بعد اسے سمجھ آ گیا آخر معاملہ کیا ہے۔

"آپ کبھی بائیک پر نہیں بیٹھی ہیں؟" زید نے اس سے پوچھا۔

جائی یانہ کا سر نفی میں ہلا۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد زید جائی یانہ کو بائیک پر بیٹھنے کی ہدایات دینے لگ گیا۔ کچھ دیر بعد جب جائی یانہ بیٹھ گئی تو زید نے کہا۔

"آپ میرے کندھے پر ہاتھ رکھ لیں۔" زید کی بات سن کر جائی یانہ کو عجیب سا لگا۔اس نے کبھی بھی ایسا نہیں کیا تھا۔مانا زید سے اس کا نکاح ہو چکا تھا مگر ابھی وہ اس سے اتنی بے تکلف نہیں ہوئی تھی۔

زید نے اسے دوبارہ کچھ نہیں کہا۔اس نے خاموشی سے بائیک اسٹارٹ کر دی۔حالانکہ زید کم اسپیڈ سے بائیک چلا رہا تھا مگر جائی یانہ کو پھر بھی گرنے سے ڈر لگ رہا تھا۔اس نے بائیک کے پیچھے موجود اسٹینڈ پر ایک ہاتھ جما کر رکھ دیا جبکہ دوسرا ہاتھ اس نے لہنگے کو سنبھالنے میں مصروف کر دیا۔

www.novelsclubb.com

تقریباً پندرہ منٹ بعد جائی یانہ اور زید کی بائیک ایک گھر کے سامنے رکی۔جائی یانہ نے ارد گرد جھانکا۔یہ متوسط طبقے کا علاقہ تھا۔زید نے جس گھر کے

سامنے گاڑی روکی تھی۔وہ کچھ زیادہ بڑا نہیں تھا۔گھر کو دیکھ کر لگتا تھا اسے بنے ہوئے کافی سال گزر گئے ہیں۔

زید نے جائی یانہ کا بیگ پکڑا اور آگے چل دیا۔اس سے پہلے زید دروازہ کھٹکھٹاپاتا جائی یانہ نے اسے فوراً کہا۔

"سنو مجھے بس آج کی رات یہاں رکنا ہے۔کل میں یونیورسٹی کے پاس موجود ہاسٹل میں شفٹ ہو جاؤں گی۔"

www.novelsclubb.com

زید نے اختلاف کے لیے لب کھولیں پھر دوبارہ بند کر دیے۔اس نے سامنے موجود لکڑی کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

کچھ دیر بعد ہی دروازہ کھل گیا۔

****

زینب اور نمرہ بھی کچھ دیر بعد گھر واپس آ گئیں۔زینب آج کے معاملے پر خاصا شاک تھیں۔ان سب چکر میں وہ شایان کی حرکت کو یکسر فراموش کر گئی تھیں۔وہ خاموشی سے اپنے کمرے میں چلی گئیں۔اشفاق کے کام اسے ہمیشہ سے چونکا دیتے تھے مگر آج تو حد ہی ہو گئی تھی۔اشفاق اپنی سگی بیٹی کو کسی راہ چلتے کے ساتھ کیسے بھیج سکتے تھے اور بیٹی بھی وہ جو ان کی سب سے زیادہ لاڈلی تھی۔

اس کا سر گھومنے لگا تھا۔انہوں نے پہلے سوچا کیوں نا عزاہ کو یہ سب بتا آئیں مگر پھر وہ خود ہی رک گئیں۔رات بہت ہو گئی تھی اب یہی ٹھیک رہے گا کہ صبح ہی یہ بات عزاہ کو بتائیں۔

زینب کپڑے چینج کر کے بیڈ پر لیٹ گئیں۔کچھ دیر بعد ہی وہ نیند کی آغوش میں چلی گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

****

اگر اسلام آباد کے مہنگے ہوٹل میں ہم داخل ہو کر اس کے ایک پر تعیش کمرے کے اندر آئیں تو آپ کو رضوان صاحب کمرے میں رکھے آرام دہ صوفے پر بیٹھے دکھائی دیں گے۔وہ ابھی تک تقریب والے حلیے میں تھے۔ان کے ہاتھوں میں موبائل تھا۔وہ بار بار ایک نمبر پر کال ملا رہے تھے مگر دوسری طرف سے کوئی کال نہیں اٹھا رہا تھا۔تقریباً اٹھارویں کوشش کے بعد دوسری طرف سے کال موصول کی گئی تھی۔

"کیا مسئلہ ہے؟"ایک مردانہ بیزار آواز گونجی۔

www.novelsclubb.com

"تم کون ہو اور تم نے میری بھانجی کی وہ تصویر مجھے کیوں بھیجی تھی؟"رضوان فوراً سے بولیں۔انہیں ڈر تھا کہ کہیں کال کاٹ نہ دی جائے۔

"میں نے تمہیں شاید فوٹو کے ساتھ میسج بھی کیا تھا کہ۔۔۔"

"اپنی عزت کو اس فوٹو سے سنبھال لوں اور سارے کا سارا ملبہ اشفاق کی بیٹی پر ڈال دوں۔" رضوان نے اس کی بات مکمل کی۔ "لیکن تم نے میری مدد کی کیوں؟"

"میں تمہاری مدد کیوں کروں گا؟" دوبارہ سے مردانہ بیزار آواز گونجی۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟" رضوان نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"رضوان! تمہیں میرے مطلب سے کوئی مطلب نہیں ہونا چاہیے۔ اب بالکل خاموش ہو جاؤ اور واپس جانے کی تیاری کرو۔ مجھے بالکل بھول جاؤ جیسے میں نے کبھی تمہیں فوٹو سینڈ کی ہی نہیں تھی ورنہ جس طرح میں نے تمہاری عزت بچائی ہے اسی طرح تمہیں بیچ بازار میں رسوا بھی کر سکتا ہوں۔"

اس کے بعد کال کٹ گئی مگر رضوان موبائل کان پر لگائے بیٹھے رہے۔ کچھ دیر بعد کمرے میں موجود باتھ روم کا دروازہ کھلا اور ام ہانی کمرے کے اندر داخل ہوئی۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے سادہ سا جوڑا پہنا ہوا تھا اور تقریب میں پہنا لباس ان کے ہاتھوں میں تھا۔ وہ چلتے چلتے لباس کو سمیٹ رہی تھی۔

"رضوان! اب بتا بھی دیں آپ کے پاس وہ تصویر کہاں سے آئی؟" ام ہانی اشفاق کے گھر سے نکلنے سے یہاں آنے تک یہ سوال ہزار بار پوچھ چکی تھی۔

"تم تصویر کو چھوڑو اور اپنے بیٹے کو سنبھالو۔ اس سے کہو جلد از جلد اس لڑکی سے اپنا پیچھا چھڑوائے۔" رضوان خلا میں گھورتے ہوئے بولیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو لگتا ہے وہ لڑکی سچ بول رہی ہے!" ام ہانی نے بے یقینی سے رضوان کو دیکھا۔

رضوان صوفے پر تھوڑے پیچھے کو ہوئے اور سکون سے ام ہانی کو دیکھا۔

"میں بیٹے کی محبت میں تمہاری طرح اندھا نہیں ہوں اور اپنی اولاد کو اچھے سے جانتا ہوں۔ تم شاید بھول گئی ہو عیسیٰ نے خود کہا تھا کہ یہ نکاح نامہ اس نے اپنے دوست کے پاس رکھوایا تھا۔"

وہ اپنے ہاتھوں کی انگلیاں باہم ملاتے ہوئے بولیں۔

www.novelsclubb.com

"کل ہم لوگ جا رہے ہیں۔اپنے بیٹے سے کہو کل ہی اس مصیبت سے جان چھڑوالیں ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔"

ام ہانی پریشانی سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔یہ عجیب مصیبت گلے پڑ گئی تھی۔

اب ان کے ساتھ والے کمرے میں ہم آئیں تو تمہیں عیسیٰ اضطراب سے ادھر ادھر چلتا دکھائی دے گا۔وہ بار بار ایک نمبر پر کال کیے جا رہا تھا مگر دوسری طرف سے کوئی کال اٹھانے کے لیے تیار ہی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"پک اپ مائی کال! پک اپ مائی کال!" وہ بار بار اس جملے کو دہرا رہا تھا۔ وہ ایک پل کے لیے رکا اور گہرا سانس لے کر دوبارہ نمبر ملایا۔ اس نے جیسے ہی فون کان سے لگایا دوسری طرف سے نسوانی آواز آئی۔

"آپ کا ملایا ہوا نمبر اس وقت بند ہے!" عیسیٰ نے اپنا جبڑا سختی سے بھینچا اور پھر موبائل بیڈ پر پھینک دیا۔

پھر خود بھی وہ بیڈ پر بیٹھ گیا اور اپنے بالوں پر اضطراب سے ہاتھ پھیرنے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے زید کو نکاح نامہ دے کر اچھا نہیں کیا۔ میں نے تمہیں اپنا دوست سمجھا تھا لیکن تم۔۔۔!"

عیسیٰ نے غصے سے ایک مکا بنا کر بیڈ پر مارا۔ اسے اس وقت ہر چیز پر غصہ آ رہا تھا۔ کاش زید اور عائشہ کچھ دیر بعد آتے تب تک جائی یانہ اور اس کا نکاح ہو جاتا۔ یوں وہ جائی یانہ کو اپنی پہلی بیوی کے ذریعے بھی ٹارچر کر سکتا تھا لیکن عائشہ نے وہاں آ کر بنا بنایا کھیل خراب کر دیا تھا۔ سب کو ساری حقیقت پتہ چل گئی تھی۔ اب عائشہ کسی صورت اس کے ساتھ نہیں رہے گی۔ اب وہ افسوس کے سوا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

عزاہ کو جب تھوڑا بہت ہوش آیا تو اس نے خود کو کمرے کے واش روم میں پایا۔اس کے ہاتھ میں ٹوٹے ہوئے موبائل کا ٹکرا موجود تھا۔اس نے موبائل کا ٹکڑا وہی پھینک دیا اور بیسن کے پاس آکر نلکے کا پانی چلا دیا۔اس نے پانی ہاتھوں میں بھرا اور منہ پر پانی ڈالنے لگی۔نلکے سے آتا پانی چہرے پر گرم محسوس ہو رہا تھا۔ وہ پانی کے چھینٹے اپنے چہرے پر مارتی رہی کچھ دیر بعد وہ نلکا بند کر کے باہر نکل گئی۔ اس کے چہرے سے ابھی تک پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے۔اس نے اپنا چہرہ تولیے سے صاف کیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمحات بعد وہ بیڈ کے تاج سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ایسا لگ رہا تھا شایان کو اسے تھپڑ مارے ہوئے کافی وقت گزر گیا ہو۔اب وہ صدمے سے باہر

نکل آئی تھی اور ان سب باتوں پر غور کر رہی تھی جو اس وقت ہوئی تھا۔ان لمیٹڈ لو سے محفوظ نمبر آخر اس کے فون میں آیا کہاں سے؟

اس نے کبھی بھی فون نمبروں کو اس طرح ذو معنی ناموں سے محفوظ نہیں کیا تھا۔وہ ہمیشہ فون نمبر کے مالک کے نام سے فون نمبر اپنے موبائل میں محفوظ کرتی تھی۔اس کی کال ڈائری میں آخر یہ نمبر آیا کہاں سے؟

پھر ایک دم اسے یاد آیا اس نے فون نمبر کی ہسٹری بھی دیکھی تھی جس میں اس نمبر پر ساڑھے تین بجے سے چار بجے کے درمیان میں کہیں کال کی تھی۔ اس وقت وہ موبائل پر کیا کر رہی تھی۔

پھر ایک دم اسے کچھ یاد آیا۔ وہ سیدھی ہو کر بیٹھ گئی۔ نہیں ایسا نہیں ہو سکتا مگر پھر؟

اس کا دماغ اب مخمصے کا شکار ہو گیا تھا۔ پھر اس نے جیسے ٹھان لیا۔ وہ بیڈ پر سے کھڑی ہوئی اور اپنے کمرے سے باہر نکل گئی۔ شایان کا ابھی تک کوئی اتہ پتہ نہیں تھا مگر اسے ابھی شایان کی فکر نہیں تھی۔ کمرے سے باہر نکل کر وہ راہداری میں چلنے لگی۔

(دوپہر کے تین بجے ملازمہ نے عزاہ کو نمرہ کے آنے کی اطلاع دی۔ عزاہ یہ سنتے ہی نمرہ کے کمرے میں چلی گئی۔)

اس کے پاؤں ابھی بھی چل رہے تھے مگر وہ اس وقت ماضی کی یادوں میں کھوئی ہوئی تھی۔

(وہ نمرہ کے کمرے میں موجود تھی۔ نمرہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔ وہ اس سے پہننے کے لیے لباس مانگ رہی تھی اور نمرہ نے خوش اخلاقی سے اسے اپنا سوٹ دینے کی حامی بھر لی تھی۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں نمرہ کے کمرے میں رکھی الماری میں جھکی ہوئیں کپڑے دیکھ رہی تھیں۔)

اس کے پاؤں اپنے آپ مڑے اب اسے کچھ دور سے ایک کمرے کا بند دروازہ دکھائی دینے لگ گیا۔

("تمہارا شکریہ" عزاہ نے خوش دلی سے شکریہ ادا کیا۔اس کے ہاتھ میں فراک موجود تھی۔

"کوئی بات نہیں!" نمرہ نے بھی خوش دلی سے کہا۔عزاہ جانے لگی تو نمرہ نے اسے پیچھے سے روکا۔

"عزاہ!"

www.novelsclubb.com

عزاہ نے مڑ کر پیچھے کھڑی نمرہ کو دیکھا۔"یار تم مجھے اپنا موبائل دو گی۔ مجھے ایک کال کرنی ہے مگر میرا بیلنس ختم ہو گیا ہے۔"

عزاہ نے بغیر سوچے سمجھے فوراً موبائل اس کے حوالے کر دیا۔)

اب عزاہ کمرے کے بند دروازے کے آگے ہی کھڑی تھی۔

(گھڑی کی سوئیوں نے جیسے ہی پانچ بجایا عزاہ اپنا لباس بدل کر واش روم سے باہر نکل آئی۔اس نے بیڈ پر اپنا موبائل پڑا دیکھا۔ضرور نمرہ نے ہی رکھا ہو گا۔اس کے ذہن میں یہی خیال آیا۔موبائل کو ہاتھ لگائے بغیر اس نے میک اپ کرنا شروع کر دیا۔)

www.novelsclubb.com

****

وہ نمرہ کے کمرے کے بالکل سامنے کھڑی تھی۔اسے یہ تک ہوش نہیں تھا کہ ابھی آدھی رات ہو رہی ہے اور اس وقت کسی کے کمرے میں جانا عجیب لگتا ہے۔ابھی اس کے سر پر بس یہ دھن سوار تھی کہ وہ کسی طرح شایان کی نظروں میں سرخرو ہو جائے۔اس کو نمرہ کے کردار پر کوئی شک نہیں تھا مگر ہو سکتا ہے نمرہ نے ان لمیٹڈ لو سے اپنی کسی دوست کا نمبر محفوظ کیا ہو۔ویسے بھی عالیہ اور نمرہ کی یونیورسٹی میں بہت سی دوستیں تھیں۔

اس نے دروازے پر ہاتھ رکھا تو وہ کھلتا چلا گیا۔عزاہ نے کمرے کے باہر سے ہی اندر جھانکا تو اسے نمرہ اپنے کمرے کی کھڑکی کے سامنے کھڑی دکھائی دی۔ اس کے ہاتھ میں موبائل تھا اور وہ بہت آہستہ آواز میں بات کر رہی تھی۔عزاہ آہٹ کیے بغیر کمرے کے اندر آ گئی اور آہستہ آہستہ قدم لیتی نمرہ کے پاس آنے لگی۔جیسے ہی اس کی کانوں میں نمرہ کی آواز گئی۔اس کے قدم اسی وقت تھم گئے۔

www.novelsclubb.com

"تم نے بالکل صحیح کیا جو عالیہ کو بے ہوش کر دیا۔ وہ سب کچھ جان چکی ہے اسے اب کمرے میں بند رکھنا ہی ضروری ہے۔"

عزاہ سکتے میں آ گئی۔ کیا نمرہ اس کی بہن عالیہ کے بارے میں بات کر رہی تھی۔

"بالکل! ویسے آج اشفاق کے خاندان پر بڑی بھاری رات گزر رہی ہے۔" نمرہ نے کھلکھلاتے ہوئے کہا۔ "عالیہ پر سچائی کھل گئی ہے اور اب وہ بے وفائی کا روگ لیے ہوئے ہے۔ شایان گھر پر نہیں ہے یقیناً اس نے عزاہ کے میسجز

پڑھ لیے ہونگے۔ عزاہ کی یقیناً آج خوب شامت آئی ہو گی اور جہاں تک بات جائی یانہ کی ہے تو وہ در بدر ہو چکی ہے۔ بیچاری کے پاس رہنے کو چھت بھی نہیں ہے۔"

پھر اچانک نمرہ کی آواز میں دکھ اتر آیا۔

"لیکن مجھے ہمیشہ افسوس رہے گا کہ اس کی شادی ہمارے کسی بندے سے نہیں ہوئی مگر خیر ہے جتنا تم مجھے اپنے کزن کے بارے میں بتا چکے ہو مجھے یقین ہے جائی یانہ کا اس گھر میں رہنا دوبھر ہے۔ جائی یانہ نے ساری زندگی عیش و آرام دیکھا ہے اب اچانک سے مفلسی کی زندگی جینا اسے مار ڈالے گا۔"

"اچھا مجھے شایان آتا دکھائی دے رہا ہے۔" پھر اس نے دوسری طرف موجود شخص کی بات سنی۔ "ہاں پیدل ہی ہے۔ اس کی شکل تو اتنی دور سے ہی اتری ہوئی دکھائی دے رہی ہے۔ ہائے کاش میں اس وقت موجود ہوتی جب اسے پتہ چلا تھا کہ اس کی بیوی کا کسی اور سے افیئر ہے۔ خیر میں تمہیں اور امی جان کو بھی میسجز کے اسکرین شاٹ سینڈ کروں گی۔ ان میسجز نے تو شایان کو ایک بار پھر ناکام عاشق بنا دیا ہے۔"

اس کے بعد وہ جیسے ہی مڑی اسے اپنے پیچھے کھڑی عزاہ دکھائی دی جو ہونقوں کی طرح نمرہ کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

نمرہ کے چہرے پر موجود مسکراہٹ ایک دم سے غائب ہوئی پھر اگلے ہی پل چہرے پر شیطانی مسکراہٹ سج گئی۔ اسے اسی کا تو انتظار تھا۔

"سنو تم سے بعد میں بات کروں گی!" اس کی نظریں ابھی بھی عزاہ پر تھی۔ایسا لگتا تھا وہ پل بھر کے لیے بھی عزاہ کو اپنی نگاہوں سے اوجھل نہیں کرنا چاہتی تھی۔موبائل والا ہاتھ اس کے پہلو میں آ گیا۔کچھ پل کے لیے سناٹا چھا گیا۔ اس خاموشی میں ماتم شامل تھا۔

****

www.novelsclubb.com

دھندلی نظروں سے اس نے اپنے ارد گرد کے ماحول کو جانچا۔اس نے ادھر ادھر دیکھا تو اسے معلوم ہوا وہ ایک اندھیر کمرے میں تھی اور اس وقت بیڈ پر

لیٹی ہوئی تھی۔اس نے اٹھنے کی ہمت کی مگر ایسا لگا اس کی ساری توانائی چوس لی گئی تھی۔اس نے بڑی مشکل سے ہاتھوں کا سہارا لے کر خود کو بیڈ پر بٹھایا۔اسے اپنا سر بھاری محسوس ہو رہا تھا اور آنکھیں اپنے آپ بند ہو رہی تھیں۔کمرے میں نہ تو گھپ اندھیرا تھا اور نہ ہی واضح دکھائی دینے والی روشنی۔وہ اس کمرے میں آخر آئی کیسے تھی۔اسے اپنا دماغ سن ہوتا محسوس ہو رہا تھا۔اس نے تھوڑا زور لگایا تو اس کے سامنے منظر چھایا۔

وہ شاید کسی ریستوران میں بیٹھی تھی۔اس نے اپنے سامنے موجود میز پر دو لوگوں کو دیکھا جو اسے دکھائی دے رہے تھے۔اس پر ایک مرد بیٹھا تھا جو اس کا شوہر تھا اور اس کے سامنے موجود لڑکی جو اس کی جان سے پیاری دوست اور کزن تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ نمرہ تھی!!!

لیکن ان کی آوازیں مبہم تھیں۔ اس نے دماغ پر ذرا زور دیا تو اسے کچھ کچھ سمجھ آنے لگا۔ بہن بھائی، عزاہ، اس کا شوہر اس کا مذاق اڑا رہا ہے شاید! یہ ساری باتیں اس کے ذہن میں گھومنے لگی۔ اسی پل اچانک کمرے کا دروازہ کھلا۔ اس نے سر اٹھا کر دیکھا کمرے کے باہر آنکھ چندھیا دینے والا اجالا تھا۔ اس لیے اندر آنے والا نفوس تاریکی میں ڈوبا ہیولا دکھائی دیتا تھا۔ وہ نفوس چلتا ہوا اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

اس نے غور کیا تو وہ ایک ادھیڑ عمر عورت تھی۔ اس عورت کی چال ڈھال اور کپڑوں کو دیکھ کر عالیہ اس حالت میں بھی جان گئی وہ عورت بہت امیر

ہے۔اس کی نظریں عالیہ پر ہی تھیں۔اس کے چہرے کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا وہ عالیہ کے حلیے پر خاصا محظوظ ہو رہی ہو۔

وہ تھوڑا سا جھکی اور عالیہ سے رازداری سے پوچھا۔

"تم مجھے جانتی ہو؟" عالیہ نے سر نفی میں ہلا دیا۔

عورت واپس سیدھی ہوئی اور قہقہہ لگا کر ہسنے لگ گئی۔عالیہ نے سوچا آخر اب اس میں ہسنے کی کونسی بات ہے۔کچھ دیر بعد جب وہ سنبھلی تو تمسخرانہ لہجے میں بولیں۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے نہیں جان سکتی ہو مگر میں!" انہوں نے انگلی سے سینے پر دستک دی۔

"میں تمہیں بہت اچھے سے جانتی ہوں۔ تمہارے سارے خاندان کو خاص طور پر تمہارے خاندان کے ایک فرد کو تو!"

عالیہ نے ان کی ساری بات غور سے سنی پھر وہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"مگر آپ ہے کون؟"

اس عورت نے کچھ دیر کے لیے اپنی انگلی چہرے سے لگا کر سوچنے کی اداکاری کی۔

"میرے پاس لاکھوں تعارف ہے۔ سمجھ نہیں آتا کس تعارف کو اس وقت استعمال کروں؟"

پھر ایک دم انہوں نے چٹکی بجائی جیسے انہیں سمجھ آ گئیں ہو کہ کس طرح اپنا تعارف کروانا ہے۔

www.novelsclubb.com

"مل گیا تعارف! میں تمہارے شوہر کی ماں ہوں۔ تم مجھے اب سے مسز جہانگیر بلاؤ گی۔"

عالیہ نے آنکھیں پھاڑ کر اس عورت کو دیکھا۔

****

"تم کون ہو نمرہ؟"

عزاہ واقعی اس لڑکی کو نہیں جانتی تھی یا پھر وہ پہلی دفعہ اس لڑکی کو جان پائی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نمرہ ہوں!"

نمرہ نے آہستہ آہستہ قدم اٹھائے۔

"زینب اور عمر کی بیٹی!"

وہ قدم قدم چلتی عزاہ کے بالکل سامنے کھڑی ہوئی۔

"شایان کی بہن، تمہاری نند اور۔۔!" سنہری آنکھوں نے سیاہ آنکھوں کو دیکھا۔ سیاہ آنکھوں میں شر سے بھری تاریکی جھلکتی دکھائی دے رہی تھی۔ ان سیاہ آنکھوں میں عزاہ کو ایک سحر نکلتا دکھائی دیا۔

"اور؟" عزاہ کو اپنا آپ خواب میں کھویا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور تمہاری بہن عالیہ کی جان سے پیاری دوست اور نند!"

عزاہ کی آنکھیں ناسمجھی سے پھیل گئیں۔

****

"کیا مطلب ہے تمہارا؟"

www.novelsclubb.com

سنہری آنکھیں الجھن کے بادلوں میں گھریں، سامنے موجود سیاہ آنکھوں کو تک رہی تھیں۔ سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے سنہری آنکھوں کو الجھن میں دیکھ کر قہقہہ لگایا۔ ایک غیر انسانی قہقہہ!

ہنستے ہنستے اس کی سیاہ آنکھوں کے کٹوروں میں پانی بھر گیا تھا۔

"تم کچھ نہیں سمجھ سکتی ہو عزاہ! کچھ بھی نہیں!" نمرہ نے اب کچھ سنبھلتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

پھر ایک دم سے نمرہ کے چہرے پر چھایا تمسخر غائب ہو گیا اور اس کی جگہ سفاکیت اور سرد تاثرات نے لے لی۔

"اور تمہارے لیے یہی بہتر ہے تم ان چیزوں کو نا سمجھو ورنہ تمہارا وہ حشر کروں گی کہ کوئی تم پر تھوکے گا بھی نہیں!" نمرہ کا سرد لہجہ ریڑھ کی ہڈی سنسنا دیتا تھا مگر مقابل کو اس وقت ڈر نہیں لگ رہا تھا بلکہ وہ ابھی بھی بے یقینی کا شکار تھی۔

"تو اس کا مطلب ہے عالیہ اور میرے ساتھ جو کچھ بھی ہوا وہ تمہاری چال تھی؟" عزاہ نے اس کی دھمکی بالائے طاق رکھتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں ابھی تو کہا ہے اپنی عقل اب استعمال نہ کرو لیکن تم بہنیں بھی عادت سے مجبور ہو۔ جس چیز سے منع کرو اسی چیز میں گھستی ہو۔ ویسے تم نے نامکمل

سوال کیا ہے۔"نمرہ اب بہت عام سے لہجے میں بات کر رہی تھی ایسے جیسے عزاہ اور نمرہ کے درمیان کوئی بہت دوستانہ گفتگو ہو رہی تھی۔" تمہیں پوچھنا چاہیے تھا کہ کیا یہ تم ہی ہو جس نے اشفاق کو تباہ کرنے کا عزم لیا ہے اور اس کی تینوں بیٹیوں عالیہ، عزاہ اور جائی یانہ کو برباد کر دیا ہے؟"

جائی یانہ کا نام سنتے ہی عزاہ نے اس سے چیخ کر پوچھا۔

"تم نے جائی یانہ کے ساتھ کیا کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"جو کیا ہے وہ تمہیں کل صبح تک خود پتہ چل جائے گا۔ ویسے تمہیں خود نہیں پتہ ہونا چاہیے تھا کہ تمہاری بہن کے ساتھ آج رات کونسا ظلم ڈھایا گیا

ہے۔اپنے میکے سے اتنی بے خبری۔۔!چچچ سو بیڈ!"نمرہ کا مصنوعی ملامتی انداز عزاہ کے اندر طیش جگا گیا۔

"تم نے اگر میری بہن کا بال بھی بانکا کیا تو میں تمہیں بتا رہی ہوں میں تمہیں زندہ نہیں چھوڑوں گی!"عزاہ کی دھمکی کو سن کر نمرہ ایک بار پھر تمسخر سے ہنس دی۔وہ آہستہ آہستہ چلتی کھڑکی کے پاس جانے لگی۔

"اسے کہتے ہیں چونٹی کو پر لگ جانا۔بھابھی جی ابھی آپ کو اپنی بہنوں کو چھوڑ کر خود کی فکر کرنی چاہیے کیونکہ۔۔"نمرہ نے کھڑکی سے باہر جھانکا۔"مجھے اس وقت اپنا بھائی کسی اچھی حالت میں دکھائی نہیں دے رہا ہے۔ایسا نہ ہو وہ آج رات ہی اس رشتے سے آزادی کا پراونہ تمہیں تھما دے۔"

نمرہ کی بات سن کر عزاہ نے پر اعتماد انداز میں جواب دیا۔ "ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ تم خود اپنے بھائی کے پاس جا کر اسے ساری اصلیت بتاؤ گی نمرہ!"

نمرہ نے کا ابرو اوپر کو اٹھا اور چہرے پر ایسے تاثرات چھائے جیسے وہ عزاہ کی بات سے محظوظ ہوئی ہو۔

"اوہ واقعی میں! مگر میں اپنے بھائی کو یہ سچ بتاؤں گی کیوں؟" نمرہ کے لیے یہ گفتگو خاصی دلچسپ ہوتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ اگر تم نے خود سچ نہیں بتایا تو میں تمہارے بھائی کو سب سچ بتا دوں گی اور پھر جو آگے تمہارے ساتھ ہو گا کیا وہ مجھے بتانے کی ضرورت ہے؟" عزاہ نے اعتماد کے ساتھ کہا۔

"ہمم! تمہیں آگے بتانے کی ضرورت نہیں ہو گی مگر مجھے ہے۔ میں بتاتی ہوں پھر آگے کیا ہو گا! پہلی بات میرے بھائی کو تمہاری باتوں پر یقین نہیں آئے گا مگر ہاں! اسے شک ضرور ہو گا۔ اس شک کو دور کرنے وہ میرے پاس آئے گا اور پھر میں اسے۔۔۔" اس نے اپنے قدم ڈریسنگ ٹیبل کی جانب بڑھائے اور اس کی دراز میں ہاتھ مار کر کچھ فوٹوز نکالی اور عزاہ کے پاس جا کر اس کے سامنے بڑھا دی۔

www.novelsclubb.com

"یہ دکھا دوں گی!"

عزاہ نے ہاتھ بڑھا کر وہ تصاویر دیکھیں تو ایک پل کے لیے اسے زمین آسمان ہلتا محسوس ہوا۔ وہ فوٹوز اسی کی تھی۔ اس میں عزاہ نے نازیبا لباس پہنا ہوا تھا لیکن بات یہی پر ختم نہیں ہوتی تھی۔ ان فوٹوز میں ایک مرد بھی دکھائی دے رہا تھا جس کا چہرہ واضح نہ تھا۔ وہ دونوں خاصی بے تکلفی کے ساتھ کھڑے تھے۔ ان فوٹوز میں عزاہ اور اس مرد کی بے تکلفی خود عزاہ کو شرم سے پانی پانی کر رہی تھی۔

نمرہ عزاہ کے تاثرات سے محظوظ ہوتے ہوئے بولی۔

www.novelsclubb.com

"یہ ہو گی تابوت میں آخری کیل! بھائی یہ دیکھنے کے بعد تمہیں جان سے مار دیں گے اور اگر نہ بھی مارا تو طلاق تو تمہیں یقینی مل جائے گی اور یوں میرا پتہ کٹواتے ہوئے تمہارا اپنا پتہ اس گھر سے کٹ جائے گا۔"

"یہ جعلی ہے!" عزاہ نے کھوکھلی آواز میں کہا۔

"اور اس پر کون کون یقین کرے گا؟" نمرہ نے اپنے سابقہ لہجے میں ہی کہا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نے ایک نظر نمرہ کے بے حس چہرے کو دیکھا پھر ان تصاویر کو دیکھا۔ ایک پل لگا اسے فیصلہ کرنے میں، اس نے اگلے ہی لمحے تصاویر پھاڑ دیں۔

نمرہ کے چہرے پر چھایا سکون ابھی تک غائب نہیں ہوا تھا۔ وہ بڑے آرام سے عزاہ کی کاروائی دیکھ رہی تھی۔ جب عزاہ نے تصاویر اس قدر پھاڑ دی کہ اسے پہچاننا ناممکن ہو گیا تو نمرہ نے بڑے سکون بھرے لہجے میں پوچھا۔

"سکون مل گیا؟ اگر نہیں! تو کہو تو میں تمہاری اور بھی فوٹوز تمہیں پکڑا دوں کیا پتہ تمہیں سکون مل جائے؟"

نمرہ کی بات سمجھتے ہوئے عزاہ نے غصے اور بے بسی کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ نمرہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تم آخر یہ سب کیوں کر رہی ہو؟" عزاہ کے لہجے میں نہ چاہتے ہوئے بھی بے بسی اتر آئی تھی۔

"اس بات کا جواب ابھی دے دیا تو اس کھیل میں مزا نہیں آئے گا۔" نمرہ نے اپنے چہرے پر آتے بالوں کو ہٹاتے ہوئے کہا۔ "جہاں تک بات ان تصاویر کی ہے تو تم فکر نہ کرو تم جب تک بھائی کو میری اصلیت بتانے کی کوشش نہیں کرو گی تب تک یہ فوٹوز کسی کی نظروں میں نہیں آئے گی۔ میں خود بھی تمہیں اتنی جلدی اس کھیل سے نکالنا نہیں چاہتی ہوں لیکن یہ ساری بساط جو اتنی مشکل سے ہم نے بچھائی ہے اسے ہم کسی کو بھی یونہی الٹنے نہیں دیں گے!"

www.novelsclubb.com

"ہم سے تمہارا کیا مطلب ہے؟" عزاہ نے ایک اور سوال کیا۔

"میں نے کہا نا ابھی یہ سب بتانے کا صحیح وقت نہیں ہے۔جب تک اشفاق کا خاندان پوری طرح سے تباہ و برباد نہیں ہو گا ہم کچھ بھی کسی سے بھی نہیں کہہ سکتے ہیں!" نمرہ نے ایک بار پھر مڑ کر کھڑکی کی جانب دیکھا۔

"تمہیں اب چلے جانا چاہیے!" لیکن عزاہ نہیں گئی۔

"تم ہمارے خاندان کے ساتھ ساتھ اپنے بھائی کو بھی برباد کر رہی ہو!" عزاہ نے اسے یاد دلانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"ہو جانے دو اسے برباد! بدلہ بڑا اندھا ہوتا ہے۔ بدلہ لینے کے لیے انسان کو اپنا آپ فنا کرنا پڑتا ہے، تم بھائی کی بات کر رہی ہو!" عزاہ کو نمرہ کے لہجے میں نمی گھلتی محسوس ہوئی۔

"اب یہ نہ پوچھنا ہمیں تم لوگوں سے کونسا بدلہ لینا ہے! میں تمہیں نہیں بتاؤں گی!" نمرہ یہ کہتے ہوئے واش روم میں چلی گئی۔ عزاہ کمرے میں تنہا رہ گئی۔

****

"آپ آریان کی ماما ہے؟"

عالیہ نے اب کی بار بہت غور سے اس عورت کو دیکھا۔ وہ عورت خوبصورت تھی مگر اس میں اور آریان میں زمین آسمان کا فرق تھا۔ تھوڑی بہت مشابہت بھی ان دونوں میں نہیں تھی۔

"ماما نہیں، آریان کی امی جان!"

اس عورت کے نرم لہجے میں ایک کاٹ محسوس ہوتی تھی۔ عالیہ کچھ پل کے لیے خاموش رہی۔ اسے سمجھ نہیں آیا سامنے کھڑی عورت سے کیسے بات دوبارہ شروع کرے۔ اس کی یہ مشکل مسز جہانگیر نے آسان کر دی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں حیرت نہیں ہوتی، پہلے میں جس لڑکی کو اپنی بہو ماننے پر تیار نہیں تھی اب اسے ہی اپنے گھر میں جگہ دی ہوئی ہے؟

"نہیں!" اب کی دفعہ عالیہ کے چہرے پر سختی در آئی تھی۔ اسے بہت سی باتیں یاد آ گئی تھیں۔ "میں نے آپ کے بیٹے اور اپنی کزن کی ساری باتیں ریستوران میں سن لی تھی۔ آپ شاید کسی وجہ سے میرے گھر والوں سے بدلہ لینا چاہتی ہے۔"

عالیہ کی بات سن کر مسز جہانگیر نے سر اثبات میں ہلایا۔

"شاید نہیں یقیناً!"

"لیکن کیوں؟ ہم نے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے؟" عالیہ نے الجھے الجھے سے لہجے میں پوچھا۔

"تم لوگوں نے نہیں لیکن جو تمہارے خاندان کا فرد ہے اس نے میرے ساتھ بہت کچھ کیا تھا اور تم لوگوں کو وجہ بنا کر کیا تھا۔"

"آپ کھل کر نہیں بتا سکتیں؟" اب کی بار عالیہ ان ڈھکی چھپی باتوں سے بری طرح چڑ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کھل کر بتانے کا ابھی وقت نہیں ہے، اگر جاننا چاہتی ہو تو ان ہی باتوں میں اپنا مطلب ڈھونڈو" مسز جہانگیر یہ کہہ کر جانے لگی۔ عالیہ فوراً سے ہمت کر کے کھڑی ہوئی۔

"رکیں، مجھے یہاں نہیں رہنا، مجھے میرے گھر جانا ہے!" اس کی بات سن کر مسز جہانگر رکیں اور مڑ کر اپنی بہو کو دیکھا۔

"تم کہیں نہیں جا سکتی ہو۔ تمہیں یہیں ساری عمر رہنا ہو گا یا پھر تب تک جب تک ہمارا مقصد پورا نہیں ہو جاتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر وہ عورت کمرے سے باہر نکل گئی اور دروازہ بند کرنے لگ گئی۔ عالیہ اس دروازے کو بند ہونے سے روکنا چاہتی تھی۔ وہ بھاگنا چاہتی تھی مگر ابھی اس کے جسم میں اتنی توانائی نہیں تھی۔ وہ جب تک دروازے تک پہنچ پائی دروازہ بند ہو گیا تھا۔ وہ مایوسی سے دروازے کے سامنے کھڑی تھی جب اسے مسز جہانگیر اور آریان کی آپس میں بات کرتی آوازیں سنائی دی۔ آوازیں مبہم تھیں اس لیے وہ کچھ سمجھ نہیں پا رہی تھی۔ آریان کی آواز سن کر جانے کیوں اس کے دل کو کچھ ہوا، وہ دروازہ کھٹکھٹاتے ہوئے اسے بلانے لگ گئی۔

"آریان! آریان! دروازہ کھولو! مجھے باہر جانا ہے خدا کے لیے مجھے یہاں سے نکال دو۔" وہ بولتی جا رہی تھی لیکن باہر سے قدموں کی آہٹ کمرے سے دور جاتی سنائی دی۔ کچھ دیر بعد باہر مکمل خاموشی چھا گئی تھی مگر عالیہ چیختی چلاتی رہی۔ اس امید پر کہ شاید آریان کو اس پر رحم آ جائے۔ شاید اسے عالیہ کے ساتھ

گزارا وہ اچھا وقت یاد آئے اور وہ اسی لیے اسے چھوڑ دے لیکن چیختے چلاتے اس کا اپنا گلہ ہی بیٹھ گیا۔ دروازہ بند ہی رہا۔

****

اشفاق صاحب اپنے کمرے میں آئے تو انہیں نوال بیگم کمرے کے ایک کونے میں جائے نماز پر بیٹھی دکھائی دی۔ ہاتھ میں پکڑی تسبیح پکڑے وہ سامنے والی دیوار کو گھورے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو پتہ ہے آج آپ نے کیا کیا ہے؟" اشفاق نے نوال کو ان کی بدتمیزی کے بارے میں یاد دلانا چاہا۔

نوال یونہی چہرہ سامنے کیے بیٹھی رہیں۔

"ہماری سب سے پہلی اولاد عالیہ تھی!" نوال نے شاید اشفاق کی بات سنی ہی نہیں تھی۔ اشفاق نے ان کی پشت کو اچھنبے سے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ جب پیدا ہوئی تو آپ پر اس کے مستقبل کا خوف، اولاد پیدا ہونے کی خوشی پر غالب پا گیا۔ آپ کو ڈر تھا کہیں وہ میری جیسی نہ بن جائے۔ میرے نقش قدم پر نہ چلنے لگ جائے۔ اس وقت آپ نے ایسا کچھ نہیں کہا تھا مگر میں جانتی

ہوں، آپ کا چہرہ اس وقت صاف صاف بتا رہا تھا۔ اولاد کو دیکھتے ہوئے آپ کے چہرے پر خوشی نہیں بس پریشانی ہی پریشانی دکھائی دیتی تھی!"

"ان سب باتوں کا کوئی مقصد؟" اشفاق کے پوچھنے پر بھی نوال نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ آج اپنی ہی کہنا چاہتی تھی۔

"اس کے بعد ہمارے گھر عزاہ آئی۔ ایک اور بیٹی! آپ کے نزدیک ایک اور بوجھ! عزاہ کے آنے کے بعد آپ مجھے کھلے اور صاف الفاظ میں کہنے لگ گئے تھے کہ اب آپ کو ایک اور بیٹی نہیں چاہیے۔ عالیہ اور عزاہ سے بھی آپ کا تعلق ایک شفیق باپ جیسا نہیں تھا بس ایک رعب دار باپ جیسا تھا۔ دونوں بچیاں آپ سے خوف کھایا کرتی تھیں۔ آپ جیسے ہی گھر میں آتے ہنسنا چہچہانا بند ہو جاتا۔

ایسا لگتا تھا گھر میں کوئی جلاد آ گیا ہے جو ایک ہلکی سی غلطی پر ہم تینوں ماں بیٹیوں میں سے کسی کا بھی سر تن سے جدا کر دے گا۔"

نوال کھوئے ہوئے لہجے میں کہہ رہی تھی۔اب اشفاق کافی غور سے نوال کی باتیں سننے لگ گئے تھے۔

"پھر میں تیسری دفعہ امید سے ہوئی۔اس دفعہ آپ بچے کی پیدائش سے پہلے ہی پریشان رہنے لگ گئے تھے۔آپ دل سے چاہتے تھے آپ کی تیسری بیٹی نہ ہو۔اس دفعہ آپ نے پہلی دفعہ میری الٹراساؤنڈ کروایا۔اس میں بچی کی پیش گوئی ہوئی۔ڈاکٹر کے کلینک سے واپس گھر آنے تک آپ نے مجھ پر کتنا غصہ، کتنے طعنے دیے مجھے سب یاد ہیں۔آپ کو لگتا تھا کہ ماں کے اختیار میں ہوتا ہے کہ اپنی جس اولاد کو چاہے لڑکا بنا دے اور جس کو چاہے لڑکی۔آپ کے لیے میں مجرم

تھی۔خود مجھے بھی احساس جرم نے گھیرا ہوا تھا لیکن میں اس وقت آپ کی نہیں بلکہ اس بچی کی مجرم تھی۔"

نوال کی آنکھوں سے آنسو کا قطرہ گرا جو گال سے ہو کر نیچے زمین پر گر گیا۔

"میری ایک چھوٹی سی غلطی کی سزا میری اولاد کے اوپر آگئی تھی۔ آپ چاہتے تھے میں اس تیسری بیٹی پیدا ہونے سے پہلے ہی اسے مار دوں۔میں خود بھی ایسا چاہتی تھی۔اسے آپ جیسا باپ نہیں دینا چاہتی تھی جو پیدا ہونے سے پہلے ہی اپنی اولاد سے نفرت کرنے لگ گیا تھا۔میں اسے ختم کر دینا چاہتی تھی مگر میں کیا کروں میرا پاس آپ جیسا جگرا تھوڑی تھا جو اولاد کو قتل کرنے سے بالکل بھی نہ

ڈرے۔میں نے آپ کی لعن طعن، غصہ، ماضی کے طعنے اور آپ کی اس بچی کے لیے نفرت سب برداشت کی۔سب کچھ!"

اشفاق نوال کو دیکھے جا رہے تھے۔زندگی میں پہلی دفعہ وہ ان کے سامنے یوں بول رہی تھیں۔

"پھر اس بچی کی پیدائش کا وقت بھی آ گیا۔آپ جانتے ہیں ایک نئی جان پیدا کرنے کے لیے ایک عورت کتنی اذیت سے گزرتی ہے۔اس وقت عورت کے جسم کا ٹکڑا ٹکڑا اس درد سے نجات کی دعا مانگ رہا ہوتا ہے مگر میں نے اس اذیت میں ہوتے ہوئے بھی بتاؤں اللہ سے کیا مانگا؟"

سوال کا جواب نہیں دیا گیا۔ سوال کرنے والی کو جواب کا انتظار تھا بھی نہیں۔

"میں نے اللہ سے آپ کے دل میں اس بچی کی محبت مانگی۔ اس وقت مجھے یہ سب بس ایک معجزہ لگ رہا تھا۔ ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ انسان کسی کے وجود کو دنیا میں آنے سے پہلے ہی اتنی نفرت کریں اور اس وجود کے دنیا میں آجانے سے اس سے محبت کرنے لگ جائے۔ مجھے اپنی دعا ناممکنات میں سے ایک لگ رہی تھی مگر اس ذات کو نہیں لگی جس سے میں دعا مانگ رہی تھی۔ دلوں میں محبت تو بس اللہ ہی ڈالتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

نوال اشفاق کو بھی ماضی میں لے گئی تھیں۔

"بچی کی پیدائش کے بعد جب میں نے ہوش سنبھالا تو میں نے اپنی بچی کو آپ کے ہاتھوں میں دیکھا۔ آپ کی نظروں میں میری بچی کے لیے کوئی نفرت نہیں تھی۔ تھی تو صرف محبت اور شفقت! میری ماں میری بیٹی کو آپ کی مرحوم ماں سے ملا رہی تھی۔ یہ باتیں سنتے ہوئے اپ کے چہرے میں محبت اور شفقت کے ساتھ ساتھ عقیدت کا جذبہ بھی جھلکنے لگا تھا۔ اس وقت مجھے اللہ کی قدرت پر یقین آ گیا۔ وہ اگر چاہے تو کیا کچھ نہیں ہو سکتا۔ صرف اپنی ماں سے میری بچی کی مشابہت پر ہی آپ کا سخت دل اس بچی کی محبت میں موم ہو گیا۔"

www.novelsclubb.com

نوال کے آنسو بہے جا رہے تھے۔

"آپ نے اس بچی کا نام خود رکھا۔اسے جائی یا نہ کا نام دیا۔اسے تینوں بیٹیوں میں سب سے زیادہ قریب کر لیا۔تینوں بچیوں میں سب سے زیادہ فوقیت اسے ملنے لگی۔وہ آپ کی لاڈلی بیٹی بن گئی۔اس کی شوخی،اس کا چنچل پنا ہمارے گھر کی رونق بن گیا۔پہلے آپ کے گھر آنے پر بچے سہم کر بیٹھ جایا کرتے تھے۔اسی بچی نے وہ ماحول ختم کروایا۔مجھے لگا سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔آپ کا دل اب اپنی اولاد کے لیے نرم پڑ گیا ہے مگر میں غلط تھی!"

نوال نے اب کی بار چہرہ موڑ کر اشفاق کو دیکھا جو ابھی بھی ان کے پیچھے کھڑے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے بغیر کسی تصدیق کے عالیہ کو اپنی زندگی سے دستبردار کر دیا۔عزاہ کو آپ نے نری جہنم میں دھکا دے دیا۔شایان عزاہ کے ساتھ کیا

سلوک کرتا ہے، یہ بات مجھے عزاہ یا کسی اور سے پوچھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ میں ماں ہوں میں جانتی ہوں اس کی اس گھر میں کیا اوقات ہے۔ عزاہ کے لیے دل پھر بھی کچھ مطمئن ہے کم از کم وہ میری نظروں کے سامنے تو ہے لیکن جائی یانہ!"

"جائی یانہ کو تو آپ نے ایک ایسے شخص کے ساتھ روانہ کر دیا جو اس پوری محفل میں مشکوک تھا۔ آپ نے ایک بار بھی نہیں سوچا وہ انسان کیسا ہو سکتا ہے اور میری بیٹی کے ساتھ کیا کر سکتا ہے۔ آپ نے ان تینوں میں سے کسی کے بارے میں نہیں سوچا کیونکہ اس وقت اشفاق صاحب کی عزت داؤ پر لگی ہوتی تھی۔ عزت کو آپ بھلا کیوں اولاد کی نظر جھونکتے!"

www.novelsclubb.com

"تم کیا جانو عزت کیا ہوتی ہے؟ عزت کا ع بھی تم جیسی عورتوں کے لیے نہیں بنا!" اشفاق نے حقارت سے کہا۔

"بالکل میں اس عزت کے بارے میں کچھ نہیں جانتی ہوں اور نہ جاننا چاہتی ہوں جس کی آپ پوجا کرتے ہیں!"نوال نے تلخ لہجے میں جواب دیا۔ پھر وہ چہرہ موڑ کر سامنے دیکھنے لگیں۔

"اب میری بیٹیاں اللہ کے سپرد ہیں۔ میں آج رات اپنی بیٹیوں کی حفاظت کی دعا مانگوں گی۔ بس دنیا میری بیٹیوں سے ان کے باپ جیسا سلوک نہ کرے!"

www.novelsclubb.com

اس کے بعد ایک مکمل خاموشی چھا گئی۔ اشفاق کچھ دیر تک ان کی پشت کے پیچھے کھڑے رہے۔ پھر سر جھٹک کر کمرے سے باہر نکل گئے۔

****

سورج کی کرنیں کھڑکی سے گزرتی ہوئی کمرے کو منور کر رہی تھی۔ اس کمرے کے اگر اندر آؤ تو وہ کمرا کاٹھ کباڑ سے بھرا ہوا تھا۔ ایسا لگتا تھا وہ کمرہ اسٹور روم کے طور پر استعمال ہوتا تھا۔ اسٹور روم کے درمیان میں بمشکل تھوڑی سی جگہ بچی ہوئی تھی جس پر بوسیدہ چٹائی بچھائے وہ لیٹی ہوئی تھی۔ گرمی سے اس کا برا حال ہو رہا تھا۔ وہ بڑی حسرت سے چھت پر لگے پنکھے کو دیکھ رہی تھی جو بند تھا۔ بند ہونے کی وجہ یہ نہیں تھی کہ بجلی گئی ہوئی تھی بلکہ اسے چلانے سے سختی سے منع کر دیا گیا تھا۔ اے سی کے عادی جسم کو آج پنکھے کی ہوا تک نصیب نہیں تھی۔

سخت فرش پر زندگی میں پہلی دفعہ لیٹنے کی وجہ سے اس کا سارا جسم درد کر رہا تھا۔ ابھی وہ اپنے درد کرتے جسم پر کراہ رہی تھی جب اسے چھینک آ گئی۔ وہ رات سے وقتاً فوقتاً چھینک رہی تھی اور وجہ ڈسٹ الرجی تھی۔ کمرے کی حالت کو دیکھ کر کوئی ناسمجھ بھی بتا سکتا تھا یہ کمرہ سالوں سے جھاڑ پونچھ سے محروم رہا تھا۔

اسے ان سب حالات میں نیند بالکل بھی نہیں آ سکتی تھی۔ اس لیے وہ بار بار اپنے ذہن میں رات کو ہوئے مناظر چلا کر اپنا وقت گزار رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسے ابھی بھی یاد تھا جب وہ اس گھر میں زید کے ساتھ آئی تو اس گھر کا دروازہ عائشہ نے کھولا تھا۔ عائشہ کا چہرہ اسے دیکھتے ساتھ ہی بگڑ گیا تھا۔ اس نے

دروازہ کھلا چھوڑ دیا اور واپس اندر چلی گئی۔ وہ زید کے ساتھ اندر آئی تو ایک چھوٹے سے برآمدے میں قدم رکھ کر وہ حیران ہوئی۔ برآمدے میں کم از کم چھ سات بچے اکھٹے کھیل رہے تھے۔ برآمدے کی ایک طرف چولہا اور کچن کا سامان رکھا تھا جو یہ بتا رہا تھا برآمدے کا یہ حصہ کچن کے لیے مختص تھا۔ پورے گھر میں گھٹن اور حبس چھایا ہوا تھا۔ برآمدے کے ایک طرف دو کمروں کے دروازے تھے۔ شاید نچلی منزل میں بس یہی دو کمرے بنے تھے۔ جائی یانہ نے اپنی زندگی میں کبھی بھی اتنا چھوٹا گھر نہیں دیکھا تھا۔ اسے ایک عورت چولہے کے سامنے بیٹھی روٹی بناتی دکھائی دی۔ اس عورت کی نظر جیسے ہی زید اور اس کے ساتھ کھڑی سانولی لڑکی پر پڑی تو وہ طنزاً بولی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ زید صاحب اپنی بیگم کو لے کر واپس آ گئے!" یہ کہہ کر وہ عورت کھڑی ہو گئی۔ وہ عورت خاصی فربہ تھی۔ اس کے چہرے پر اگر آؤ تو گندمی رنگت

کے چہرے پر دور سے بھی کھلے مسام اور لٹکی ہوئی جلدی دکھائی دیتی تھی۔عام سے نین نقش کی وہ عورت اپنی عمر سے کئی گنا بڑی دکھائی دیتی تھی۔اس کا لان کا سوٹ گھسا ہوا تھا۔وہ قدم قدم چلتی جائی یانہ اور زید کے سامنے کھڑی ہو گئی۔

"کہہ کر تو ایسے گئے تھے کہ میں مر جاؤں گا مگر اس گھر میں واپس نہیں آؤں گا اور دیکھو کس طرح ڈھیٹوں کی طرح اب میرے سامنے کھڑے ہو اپنی بیوی کے ساتھ!"عورت کے لہجے کے ساتھ اس کے لفظوں کی کڑواہٹ بھی جائی یانہ بآسانی محسوس کر سکتی تھی۔زید کا چہرہ سپاٹ تھا جیسے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا سامنے کھڑی عورت اسے کیا کہہ رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

"بھائی جان کہاں ہے بھابھی؟"زید شاید اپنی بھابھی سے بات ہی نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"اندر رہے، کہاں جانا ہے اب انہوں نے؟ اپنے بچوں کے نوالے حلق سے کھینچ کھینچ کر تم دونوں بہن بھائی کو کھلانے کے بعد اب وہ اور کر ہی کیا سکتے ہیں؟" یہ کہہ کر وہ عورت چولہے کی جانب بڑھ گئی۔

زید گھر کے اندر ایک کمرے کی جانب بڑھا اور اسے بھی ساتھ آنے کا اشارہ کیا۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں جب اندر آئے تو اسے ایک فربہ جسم کا مرد ایک سنگل صوفے پر ٹی وی کے سامنے بیٹھا دکھائی دیا۔ اس کمرے میں بیڈ، صوفے، ڈریسنگ

ٹیبل، نارمل ٹیبل الغرض ہر طرح کا فرنیچر گھسایا ہوا تھا جبکہ کمرے کا حجم بہت کم تھا۔اس لیے سارا کمرا پھنسا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

"بھائی جان!" زید کے بھائی جان بولنے پر اس مرد نے سر اٹھا کر زید اور جائی یانہ کی جانب دیکھا پھر دوبارہ سے ٹی وی کی جانب دیکھتے ہوئے بولیں۔

"بیٹھ جاؤ!"

www.novelsclubb.com

زید اور جائی یانہ بیڈ پر بیٹھ گئے۔زید کے بھائی نے ٹی وی بند کر دیا اور ان دونوں کو دیکھا۔

"تم دونوں بہن بھائی نے آخر شادی بیاہ کو سمجھا کیا ہوا ہے۔پہلے بہن کسی انجان انسان سے عین وقت پر نکاح کا بتا کر نکاح کر لیتی ہے اور پھر آج ہی خلع لینے کی خبر ہمیں سناتی ہے۔ساتھ ساتھ تمہارے نکاح کی بات بھی ہمیں بتا دیتی ہے۔تم لوگ آخر سمجھتے کیا ہو؟ یہ گھر ہے یا کوئی سرایا جہاں کوئی بھی آئے گا اور کسی کو بھی ٹھہرا دیا جائے گا۔عائشہ میری چھوٹی بہن ہے۔اس کی ہزاروں بد تمیزیوں اور غلطیوں کے باوجود بھی میں اسے گھر سے نہیں نکال سکتا ہوں مگر یہ لڑکی! یہ تو تمہاری بیوی ہے نا اسے میں اپنے گھر میں کیوں رکھوں؟" بھائی جان کی اس قدر ترش لہجے پر جائی یانہ کا یہاں سے بھاگ جانے کو دل چاہا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی جان پہلی بات تو یہ گھر صرف آپ کا نہیں ہم تینوں بہن بھائیوں کا ہے اور جس طرح بھا بھی یہاں رہ سکتی ہے۔اسے بھی یہاں رہنے کا مکمل

حق ہے مگر میں اسے پھر بھی یہاں نہیں رکھوں گا۔ کل صبح ہوتے ہی میں اسے ہاسٹل میں داخل کروا آؤں گا۔ یہ بس آج رات یہاں رہے گی۔"

اس سے پہلے کے سامنے موجود مرد کچھ کہہ پاتا زید کی بھابھی نمودار ہوئی اور زید سے ترش لہجے میں پوچھا۔

"کیوں بھئی یہ گھر اس لڑکی کے باپ نے دیا ہے جو آج رات یہ یہاں ٹھہرے گی؟" جائی یانہ کے کان زید کی بھابھی کی بد تمیزی پر لال ہو گئے مگر وہ ابھی کچھ کہہ نہیں سکتی تھی۔ اسے آج کی رات ہر صورت یہی گزارنی تھی۔

"گھر تو خیر یہ آپ کے باپ کا بھی نہیں ہے بھابھی جو آپ حق جتا رہی ہیں!" زید نے بھی اس کی بھابھی سے اسی انداز میں بات کی۔ اس کی بھابھی اور بڑے بھائی دونوں کا پارہ ہائی ہو گیا۔

"اپنی حد میں رہو زید! بھابھی ہے یہ تمہاری!" بھائی جان نے مشتعل انداز میں کہا۔

"اور یہ بھی بیوی ہے میری، اس لیے بھابھی کو چاہیے اس سے بھی تمیز سے بات کریں!" زید نے کھڑے ہو کر کہا۔ پھر ایک نظر سب پر ڈال لینے کے بعد اس نے جائی یانہ کا ہاتھ پکڑا اور باہر برآمدے میں واپس لے گیا۔ وہ جائی یانہ کو ساتھ والے کمرے کے سامنے لے گیا جس کا دروازہ بند تھا۔ زید نے دروازہ

کھٹکھٹایا۔اگلے ہی لمحے دروازہ کھل گیااور عائشہ باہر نکلی۔اس کی آنکھیں لال اور نم تھی۔اس کے گال بھی گیلے تھے۔صاف معلوم ہو رہا تھاوہ ابھی رو رہی تھی۔

"کیا ہے؟"عائشہ نے نخوت سے پوچھا۔

"آج تم انہیں اپنے ساتھ سلا لو گی؟"زید نے اب کی بار بہت نرم اور محتاط انداز میں عائشہ سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میں آج کسی کو بھی اپنے کمرے کے پاس پھٹکنے نہیں دوں گی۔"یہ کہہ کر عائشہ نے دروازہ ان دونوں کے منہ پر بند کر دیا۔

زید اور جائی یانہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ پھر زید جائی یانہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے سیڑھیوں کی طرف لے گیا۔ زینے چڑھ کر وہ دونوں گھر کی چھت پر پہنچ گئے۔ چھوٹی سی چھت پر ایک کمرہ تھا۔ زید نے اس کا دروازہ کھولا اور اندر آ گیا۔ جائی یانہ جیسے ہی اندر آئی اسے فوراً سے چھینک آئی۔ اس نے ادھر ادھر گردن موڑ کر دیکھا تو وہ ایک اسٹور روم تھا۔ اس کے اندر موجود سارا سامان گرد آلود تھا۔ جائی یانہ کو تھوڑے ہی وقفے بعد دوبارہ چھینک آئی۔ زید اسے وہی چھوڑ کر کمرے کے مزید اندر گھس گیا اور سامان ادھر ادھر کرنے لگ گیا۔ کچھ دیر بعد اس نے سامان کے ڈھیر کے اندر سے ایک بوسیدہ چٹائی نکالی۔ اس نے چٹائی کو اسٹور روم کے درمیانی خالی حصے پر بچھا دیا۔ جائی یانہ چوکھٹ پر ہی کھڑی اس کی ساری حرکتیں دیکھ رہی تھی۔ چٹائی بچھانے کے بعد جائی یانہ نے زید کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ زید اس کی طرف آتے ہوئے تھوڑا مڑا اور جائی یانہ کے بالکل پاس موجود سوئچ بورڈ سے پنکھا چلا دیا۔

www.novelsclubb.com

پھر اس نے ایک نظر کمرے کو دیکھا پھر جائی یانہ کو۔ زید کے چہرے پر دیکھتے ہوئے جائی یانہ کو لگا زید شرمندہ سا ہے۔

"میں جانتا ہوں آپ کو اس ماحول کی عادت نہیں ہے مگر میں اس سے زیادہ ابھی کچھ نہیں کر سکتا ہوں۔ میں صبح ہی آجاؤں گا اور آپ کا کسی ہاسٹل میں داخلہ کروادوں گا۔"

یہ کہہ کر زید جانے لگا اچانک اسے یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے کھانا تو کھایا نہیں ہو گا۔ میں بازار۔۔۔!" اس سے پہلے زید مزید کچھ کہہ پاتا، جائی یانہ نے منع کر دیا۔

"نہیں رہنے دو۔ اس وقت مجھ سے کچھ بھی نہیں کھایا جائے گا۔" اس سب تماشے کے بعد جائی یانہ کو بالکل بھی بھوک نہیں لگ رہی تھی۔

"اچھا اگر رات کو آپ کو بھوک لگے یا کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھے فوراً کال کر دینا! آپ کے پاس میرا موبائل نمبر تو ہے نا؟" زید کے سوال کا جواب اس نے اثبات میں سر ہلا کر دیا۔

www.novelsclubb.com

زید تھوڑا سا مطمئن ہو کر چلا گیا۔ جائی یانہ چٹائی پر بیٹھ گئی اور اپنے بیگ کے پاس پہنچ گئی جسے زید نے آتے ہی اسٹور روم کے کونے میں رکھ دیا تھا۔ وہ دیکھنا چاہتی تھی جلد بازی میں وہ کتنا سامان لائی ہے۔ اسی وقت اسٹور روم کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور زید کی بھابھی تن فن کرتی اندر آئی۔ اس نے پہلے جائی یانہ کو پھر چھت پر چلتے پنکھے کو گھورا۔ اس کے بعد سوئچ بورڈ پر ہاتھ رکھ کر پنکھا بند کر دیا۔

"بی بی! میرے شوہر کی حرام کی کمائی نہیں ہے جو تم یوں اڑاتی پھر رہی ہو۔ خبردار جو تم نے اب پنکھا چلایا۔ پتہ نہیں کیسے گھر والے ہیں تمہارے! کسی کے بھی ساتھ بھیج دیتے ہیں مگر ہم شریف لوگ ہیں۔ محلے میں ہماری عزت ہے۔ آج رات کے لیے برداشت کر لیا ہے مگر صبح ہوتے ہی یہاں سے نکل جانا ورنہ میں تمہیں خود ہاتھ پکڑ کر نکال دوں گی۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر اس کی بھابھی رکی نہیں بلکہ فوراً سے غائب ہو گئی۔ جائی یا نہ کے بیگ میں کام کرتے ہاتھ رک گئے۔ تذلیل کا احساس اسے شدت سے ہونے لگا۔

کاش زید آج وہاں نہ آتا اور اس کی شادی عیسیٰ سے ہو جاتی مگر عیسیٰ نے کونسی اسے عزت دینی تھی۔ وہاں پر بھی اسے یونہی ذلیل ہونا پڑتا لیکن وہ اس طرح دربدر تو نہ ہوتی۔ بھوری آنکھوں کے کٹوروں میں پانی بھر گیا اور وہ رونے لگ گئی۔

آگے جو بھی ہوا جائی یانہ کے لیے وہ واضح نہ تھا۔ حال میں وہ یونہی چت لیٹے چھت کو گھورتی رہتی اگر اس کے دروازے پر دستک نہ دی جاتی۔ جائی یانہ فوراً سے کھڑی ہوئی اور اپنا ڈوپٹہ صحیح سے لیا۔

"دروازہ کھلا ہے!" جائی یانہ کی بات سنتے ہی زید اندر آ گیا۔ اس کی حالت کافی ملگجی لگ رہی تھی۔ اس کی آنکھیں شب بیداری کا صاف صاف اعلان کر رہی تھی۔ وہ جیسے ہی آیا فوراً بولا۔

"پنکھا کیوں بند کیا ہوا ہے؟" یہ کہہ کر اس نے پنکھا چلایا۔

"تمہاری بھابھی بند کر کے گئی تھیں!" جائی یانہ کے بتانے پر زید نے سختی سے لب بھینچے مگر کہا کچھ نہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ جائی یانہ کے بالکل سامنے بیٹھ گیا۔اس کے ہاتھ میں موجود شاپر پر جائی یانہ کی نظر اب گئی تھی۔

"میں ناشتہ لے آیا ہوں۔آپ نیچے جا کر منہ ہاتھ دھو کر آجائے۔" زید یہ کہہ کر شاپر سے سامان باہر نکالنے لگ گیا۔

"لیکن میں۔۔" جائی یانہ تذبذب کا شکار ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"فکر نہ کریں۔بھابھی سو رہی ہیں۔آپ کو کوئی کچھ نہیں کہے گا۔" ساتھ ساتھ اس نے واش روم کا پتہ بھی بتا دیا۔جائی یانہ نے گردن اثبات میں

ہلائی۔بیگ سے اپنے کپڑے نکال کر وہ نیچے چلی گئی۔اس نے ابھی تک لہنگا ہی پہنا ہوا تھا۔

کچھ پل بعد جب وہ اوپر آئی تو اس نے اپنے کپڑے اور نج رنگ کی سادہ سی شلوار قمیض سے بدل لیے تھے۔بالوں کو سلیقے سے پونی میں باندھے وہ بالکل ہشاش بشاش تھی۔وہ جیسے ہی کمرے میں آئی اسے زید دیوار سے ٹیک لگا کر سویا ہوا ملا۔جائی یانہ خاموشی سے اندر آئی اور چٹائی پر بیٹھ گئی۔وہ بھی اپنے پیچھے پڑے صندوق سے سہارا لے کر بیٹھ گئی۔وہ دونوں اس وقت ایک دوسرے کے بالکل آمنے سامنے تھے۔ان کے درمیان میں زید کا لایا ہوا ناشتہ تھا۔زید کو سوتا دیکھ کر جائی یانہ پر بھی غنودگی چھانے لگی۔وہ بھی سونے کے بالکل قریب تھی کہ نچلی منزل پر زید کی بھابھی کی چلاتی آواز سن کر اس کے اوپر چھائی غنودگی غائب ہوئی۔

www.novelsclubb.com

زید کی نیند بھی ٹوٹ گئی تھی۔وہ ارد گرد دیکھ رہا تھا آیا جاننا چاہتا ہو اسے کس چیز نے اٹھایا تھا۔وجہ سمجھ جانے کے بعد وہ بیزاری سے سر پیچھے کر کے بیٹھ گیا اور منہ پر ہاتھ پھیرا۔

"بھابھی نے تو ساری زندگی کا سکون چھین لیا ہے۔"بیزاری سے بولتا ہوا وہ دیوار سے ہٹ گیا اور شاپر میں موجود ناشتہ نکالنے لگ گیا۔

زید ناشتے کے طور پر بسکٹ اور جوس کے ڈبے لے کر آیا تھا۔اس نے ایک بسکٹ کا پیکٹ اور جوس کا ڈبہ جائی یانہ کی طرف بڑھایا جبکہ دوسرا بسکٹ کا پیکٹ اور جوس کا ڈبہ خود اپنے پاس رکھ لیا۔دونوں خاموشی سے ناشتہ کرنے لگ گئے۔

جائی یانہ بسکٹ کھا لینے کے بعد جوس اسٹرا لگا کر پی رہی تھی جب زید بولا۔

"میں نے سوچا ہے آج آپ یونیورسٹی چلی جایئے گا۔یونیورسٹی سے تین بجے فارغ ہونے کے بعد آپ نائلہ کی طرف چلی جایئے گا۔میں نے نائلہ سے بات کر لی ہے۔اسے کوئی اعتراض نہیں ہے۔اتنی دیر میں آپ کے لیے کوئی اچھا ہاسٹل ڈھونڈ ہی لوں گا۔"

اس کی بات سن کر جائی یانہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں میرے لیے اتنی دقت اٹھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم نے پہلے ہی جو کچھ کیا تمہیں نہیں کرنا چاہیے تھا۔ اب جو آگے کرنا ہے میں خود ہی کر لوں گی۔"

جائی یانہ کی بات سن کر زید نے اسے دیکھا۔

"میں نے کوئی دقت نہیں اٹھائی ہے۔ میں اچھے سے جانتا تھا آپ سے نکاح کے بعد یہ مشکلات مجھ پر آنی ہی تھی اور یہ میرا فرض بھی ہے۔ ہم نے نکاح کیا ہے۔ نکاح کا مطلب سمجھتی ہیں آپ۔ یہ کوئی کاروباری معاملہ نہیں ہے جو ایک مخصوص مدت کے لیے رہے یا اس میں نفع نقصان دیکھیں۔ نکاح ساری زندگی کا ساتھ ہے۔ اب ہم دونوں کے درمیان "تمہارا یا میرا" نہیں رہا بلکہ صرف "ہمارا" ہو گیا ہے۔"

زید کی بات سن کر جائی یانہ نے کہا۔

"دیکھو زید! تم نے یہ نکاح شاید سنجیدگی سے لیا ہو گا مگر میں نے نہیں لیا ہے۔ میں تمہیں جانتی نہیں ہوں۔ ایسے کیسے تمہارے ساتھ زندگی گزار لوں گی؟"

جائی یانہ کی بات سن کر زید مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"جانتی تو آپ عیسیٰ کو بھی اچھے سے نہیں تھی اس کے ساتھ بھی تو زندگی گزارنے چلی تھی نا؟"

"تم مجھے طعنہ دے رہے ہو؟" جائی یانہ کے ابرو اوپر کو اٹھیں۔

"نہیں میں بس یہ سمجھنا چاہ رہا ہوں اگر آپ عیسیٰ کو یہ موقع دے سکتی ہے تو مجھے کیوں نہیں؟ کیا میں اس لائق نہیں ہوں کہ مجھے موقع دیا جائے؟" زید کے سوال نے جائی یانہ کو واقعی میں لاجواب کر دیا تھا۔ اس نے تھوڑی دیر بعد بات بدل دی۔

"تمہیں کیسے پتہ چلا عیسیٰ میرا کزن ہے؟"

www.novelsclubb.com

"میرے کزن نے بتایا!" عیسیٰ شاید سمجھ گیا تھا جائی یانہ ابھی اس موضوع پر بات کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔

"وہی کزن جس کے بارے میں میں نے تم سے پوچھا تھا؟" جائی یانہ کا تجسس اب بیدار ہو گیا تھا۔

"ہاں وہی!" زید نے تصدیق کی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے اس کزن کو آخر ان سب کے بارے میں کیسے پتہ چلا؟ اور میری اور تمہاری بہن کو بچا کر آخر اسے ملا کیا؟" جائی یانہ نے زید سے پوچھا۔ پہلے

اسے صرف اس شخص پر شک تھا۔اب پورا یقین ہو گیا تھا کہ اس شخص کا اس پوری صورتحال میں کوئی نہ کوئی ہاتھ ضرور تھا۔

"مجھے خود نہیں پتہ لیکن میں اسے جہاں تک جانتا ہوں وہ بہت مفاد پرست ہے۔اپنے فائدے کے لیے وہ لوگوں کو استعمال کرتا ہے۔میں آپ کو اور عائشہ کو اس تقریب سے پہلے ہی سب کچھ بتا دینا چاہتا تھا مگر میرے پاس کوئی ثبوت نہیں تھا۔میری بہن اور آپ کے گھر والے بغیر ثبوت کسی صورت میرا یقین نہ کرتے۔میرے کزن کے پاس ثبوت کے طور پر عائشہ اور عیسیٰ کا نکاح نامہ موجود تھا مگر اس نے یہ شرط رکھ دی کہ وہ نکاح نامہ مجھے تب ہی دے گا اگر میں عائشہ اور آپ کو تقریب کے دوران ہی سب کے سامنے یہ حقیقت بتاؤں۔"

www.novelsclubb.com

زید نیچے نظریں کیے سب کچھ بتا رہا تھا اور جائی یانہ پلک جھپکے بغیر زید کو دیکھ رہی تھی۔

"میں جانتا ہوں آپ کو مجھ سے یہ گلہ ضرور ہو گا کہ میں نے سب کے سامنے آپ کو تماشا بنا دیا!"

جائی یانہ کچھ بھی نہ کہہ سکی۔اس کے دل میں واقعی میں یہ بات تھی۔ اسے زید کا عین نکاح کے وقت آنا برا لگا تھا۔اگر وہ آ ہی گیا تھا تو سب گھر والوں کو اندر لے جا کر بھی بات کر سکتا تھا مگر وہ شکوہ زید کے احسانوں تلے کہیں دب سا گیا تھا۔زید اس کی کیفیت سے بے نیاز کہے جا رہا تھا۔

"میں بھی یہ سب نہیں چاہتا تھا۔آپ کے ساتھ ساتھ میری بہن کا بھی بھرے مجمعے میں تماشا لگا مگر میں آپ دونوں کو ایک فراڈ شخص کے ہاتھوں برباد نہیں ہونے دے سکتا تھا۔اس لیے مجھے اپنے کزن کی بات ماننی پڑی۔"

"تم چاہتے تو اس سے ثبوت کو لے کر تم میرے ابو اور عائشہ کو ایک جگہ لے جا کر سب کچھ بتا سکتے تھے!" جائی یانہ نے نہ چاہتے ہوئے بھی شکایت کی۔

اس کی بات سن کر زید کے لبوں پر ایک سوگوار مسکراہٹ سج گئی۔

"میں یہ کر سکتا تھا مگر میرے کزن کی شرط تھی کہ سب کے سامنے یہ تماشا ہو۔ آپ اسے نہیں جانتی لیکن میں اسے جانتا ہوں۔ وہ آپ کی سوچ سے بھی کئی گنا خطرناک انسان ہے۔ اس کی آپ سے یا پھر عیسیٰ سے کوئی دشمنی ضرور ہے۔ اگر میں اس کی بات نہ مانتا تو وہ عین وقت پر مجھے جھوٹا بنا سکتا تھا اور اگر میں جھوٹا ثابت ہو جاتا تو تین زندگیاں برباد ہو جاتیں!"

زید کی وضاحت پر جائی یا نہ خاموش رہی۔ پھر چپ چاپ اپنے بیگ کے پاس آئی اور اپنی ضروری کتابیں جو اسے یونیورسٹی لے کر جانا تھیں۔ وہ بیگ میں سے نکالنے لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ اس کام میں مصروف تھی جب ایک بار پھر زید نے خاموشی توڑی۔

"میں نے آپ سے غلط بیانی بھی کی تھی!" زید نے جیسے اس پر انکشاف کرنا چاہا مگر وہ اپنے کام میں مگن رہی۔ زید نے جب اس کو کوئی رد عمل نہ دیتے دیکھا تو خود ہی بات آگے بڑھائی۔

"میرا کزن ہمارے پہلے سمیسٹر کے پیپر میں آپ کا پتہ لگانے آیا تھا۔ اسے آپ کے بارے میں معلومات نکالنی تھی۔ اسے یہ کام جلدی کرنا تھا۔ اس نے آپ کو دیکھا نہیں تھا۔ وہ بس نام اور تھوڑی سی معلومات کے ذریعے آپ کا پتہ نکالنا چاہتا تھا۔ اس نے مجھے یہ نہیں بتایا تھا وہ آپ کو کیوں ڈھونڈنا چاہتا ہے۔ شاید وہ بتا بھی دیتا اگر میں شروع میں ہی اس کی امیدوں پر پانی نہ پھیر دیتا۔ اس نے سوچا تھا میں آپ کے بارے میں ضرور پتہ لگالوں گا مگر میرے شروع میں ہی انکار کرنے کے بعد وہ بس مجھے اس کام کے لیے رضامند کرتا رہا۔ وہ اس کی وجہ نہیں بتا سکا۔"

زید چپ ہو گیا۔ایک دفعہ پھر ان دونوں کے درمیان سناٹا چھا گیا۔

"تمہارے کزن کا کیا نام ہے؟" جائی یانہ نے پوچھا۔

"آریان!" زید نے آرام سے کہا لیکن جائی یانہ نے حیرانگی سے زید کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آریان؟" جائی یانہ نے نام دوبارہ دہرایا۔

"جی اس کا نام آریان ہی ہے۔ کیا آپ اسے جانتی ہیں؟" زید کچھ آگے کو ہوا۔

"آریان نام تو میں نے عالیہ آپی کے نکاح نامے میں بھی دیکھا تھا۔ اوہ اللہ میں نے اسی دن زید سے نام کیوں نہیں پوچھا۔ اس کی تصویر۔۔۔" جائی یانہ نے سوچا۔ جائی یانہ کڑیوں سے کڑیاں ملانے لگی۔ کچھ دیر بعد اسے جب اپنی بات پر پورا یقین ہو گیا تو اس نے زید کو دیکھا۔ کیا وہ زید پر اعتبار کر سکتی تھی۔ زید نے اس کی مدد کی تھی تو کیا اسے بھی اس پر اعتبار کرنا چاہیے۔ نہیں ابھی نہیں!

www.novelsclubb.com

"آپ نے بتایا نہیں آپ اسے جانتی ہیں؟" زید کے دوبارہ پوچھنے پر اس نے کہا۔

"زید میں پورے یقین سے نہیں کہہ سکتی ہوں کہ وہ وہی آریان ہے جسے میں جانتی ہوں۔اس لیے ابھی کچھ بھی کہنا بے معنی ہو گا۔" جائی یانہ کو پورا یقین تھا کہ یہ وہی آریان ہے مگر وہ اس سے بہتر انداز میں زید کو انکار نہیں کر سکتی تھی۔

"آپ کہیں تو میں آپ کو آریان سے ملا دوں؟" زید نے اسے پیشکش کی جس کو اس نے فوراً انکار کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں ابھی نہیں!" وہ ہاتھ ہلاتے ہوئے منع کرنے لگ گئی۔ یہ بات پکی تھی آریان جائی یانہ کے خاندان کا دشمن تھا۔ اگر اسے پتہ چل گیا کہ جائی یانہ اس کے بارے میں سب کچھ جان گئی ہے تو پتہ نہیں وہ کیا کرے گا۔

اس سے پہلے زید کچھ اور کہہ پاتا جائی یانہ کتابیں لے کر کھڑی ہو گئی اور بولی۔

"ہمیں یونیورسٹی چلنا چاہیے۔" جائی یانہ کو کھڑا ہوتا دیکھ کر زید بھی کھڑا ہو گیا۔ اس نے موبائل سے وقت دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم ٹائم تو ہو گیا ہے!" یہ کہہ کر وہ باہر جانے لگا جب جائی یانہ نے اس سے پوچھا۔

"میں یہ بیگ یونیورسٹی تو ساتھ لے کر نہیں جا سکتی۔ اسے کہاں رکھے؟" جائی یانہ کی بات سن کر زید نے بھی اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔

"میرا تو بوائز ہاسٹل ہے اور اس بیگ میں زنانہ کپڑے اور چیزیں ہیں۔ میں اگر اسے اپنے ساتھ لے کر گیا تو خاصا بدنام ہو جاؤں گا۔" زید سوچتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ "یہاں پر رکھا تو بھابھی اسے پھینک دیں گی۔ میں اسے کہاں چھوڑوں؟" وہ یہی سوچ رہا تھا ایک دم اسے خیال آیا۔

"آپ نائلہ کو کال کر کے پوچھیں کیا وہ گھر سے نکل گئی ہے؟" جائی یانہ کو سمجھ آ گئی کہ زید نے ایسا کیوں پوچھا ہے۔ اگر نائلہ گھر پر ہی ہوئی تو ان کا سارا مسئلہ حل ہو جانے والا تھا۔

****

عزاہ کو لگا کہ کل کی رات بہت لمبی تھی۔ وہ بیڈ پر لیٹی تھی۔ شایان اس کے ساتھ ہی لیٹا تھا۔ شایان نے نیند کی گولیاں لی ہوئی تھیں اس لیے اسے اپنے ساتھ لیٹی عزاہ کی خبر نہ ہو سکی۔ رات کو جب تک شایان واپس اپنے کمرے میں نہیں آیا تھا۔ عزاہ کمرے میں نہیں گئی تھی۔ شایان کے کمرے آنے کے بہت دیر بعد وہ کمرے میں گئی تھی تب تک شایان اسے سویا ہوا ملا تھا۔

عزاہ ساری رات سو نہیں سکی۔ شایان کی ناراضگی عزاہ کے لیے اب ثانوی حیثیت اختیار کر گئی تھی۔ ابھی اسے اپنی دونوں بہنوں کی فکر تھی۔ ساڑھے سات جیسے ہی ہوئے عزاہ فوراً سے اٹھی اور منہ ہاتھ دھو کر اور کپڑے بدل کر نیچلی منزل میں چلی گئی۔ اسے زینب کے آنے کا بے چینی سے انتظار تھا۔ جیسے ہی گھڑی پر آٹھ بجے اسے زینب نیچے اترتی دکھائی دیں۔ عزاہ فوراً سیڑھیوں کے پاس گئی۔ دوسری طرف عزاہ کو دیکھ کر زینب کا چہرہ سنجیدہ ہو گیا۔

وہ اتری اور ڈائننگ ہال کی جانب بڑھ گئیں۔ عزاہ بھی ان کے پیچھے پیچھے ڈائننگ ہال آ گئی۔ کرسی پر بیٹھتے ہی زینب نے عزاہ سے کہا۔

"مجھے تمہیں کچھ بتانا ہے۔" اسی پل نمرہ بھی ڈائننگ ہال میں آ گئی اور کرسی کھینچ کر عزاہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔ عزاہ کو کسی سے بھی اتنی نفرت نہیں ہوئی تھی جتنی اس وقت اپنے ساتھ بیٹھی اس لڑکی سے ہو رہی تھی۔

زینب نے اسے کل کی تقریب میں ہوئی ساری باتیں بتا دی۔ عزاہ کو سمجھ نہیں آیا وہ کیسا ری ایکشن دے۔ اس وقت ان تینوں بہنوں کی کشتیاں بھنور میں پھنسی ہوئی تھیں۔

"مجھے تو ویسے بہت برا لگا۔ پتہ نہیں وہ شخص کیسا ہو گا اور جائی یانہ کے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہو گا؟" یہ تبصرہ دینے والی نمرہ تھی۔ اس کے لہجے میں ایسا دکھ تھا جیسے واقعی میں وہ ساری رات جائی یانہ کے لیے پریشان رہی ہو۔ عزاہ کو نمرہ کی منافقت بری طرح کھل رہی تھی۔

"فکر تو مجھے بھی ہے مگر اب ہم کیا کر سکتے ہیں۔اب تو بس دعا ہے اللہ اسے ہر بلا سے محفوظ رکھے۔" زینب اپنی ٹی پاٹ سے چائے کانچ کے نازک سے کپ میں ڈالتے ہوئے بولیں۔

"آمین!" نمرہ نے جتاتی نگاہوں سے عزاہ کو دیکھا۔عزاہ کا دل چاہا نمرہ کی آنکھیں نکال دے۔اسی وقت شایان بھی ڈائننگ ہال میں آگیا۔اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ملجگا لباس پہنے وہ ڈائننگ ٹیبل پر بیٹھ گیا۔زینب اسے دیکھتے ہوئے فکر سے بولیں۔

"تمہاری طبیعت ٹھیک ہے؟"

"ہاں بس بخار ہو رہا ہے!" زید نے بھاری آواز میں کہا۔

"دوائی لے لینا اور آج آفس نہ جانا۔ مجھے تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں لگ رہی ہے۔" زینب نے متفکر نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

"آفس مجھے جانا ہی ہے میں گھر نہیں بیٹھ سکتا ہوں۔" یہ کہہ کر شایان ناشتہ کرنے لگ گیا۔ اسی وقت نمرہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"بھائی آپ کو پتہ ہے کل کیا ہوا؟"

عزاہ کا دل چاہا وہ نمرہ کی زبان نکال دے۔ایک تو وہ اس کے اتنے پاس بیٹھی تھی کہ عزاہ کو خود پر قابو پانا ناممکن لگ رہا تھا۔

شایان نے نمرہ کو ایسے دیکھا جیسے کہنا چاہ رہا ہو کہ وہ بولے۔ نمرہ نے کل ہوئی ساری بات شایان کو بھی بتادی۔ شایان نے یہ بات سن کر کوئی ری ایکشن نہیں دیا بلکہ خاموشی سے کھانا کھاتا رہا۔

"آپ کو حیرت نہیں ہوئی ماموں نے ایسے ہی راہ چلتے انسان کو اپنی بیٹی تھمادی؟"نمرہ نے تجسس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ماموں جانتے ہیں ان کی بیٹیوں کی کیا کرتوت ہیں اس لیے وہ انہیں کسی پر بھی تھوپ دیتے ہیں۔ ویسے بھی ماموں نے یہ پہلی دفعہ تو کیا نہیں ہے۔ میری مثال تو تمہارے سامنے ہی ہے۔"

شایان کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ سج گئی۔ زینب ضرور اسے ٹوک دیتی اگر وہ ابھی بیمار نہ ہوتا۔ عزاہ کو اپنا آپ بے بس لگا۔ وہ کیا کرے کہ وہ شایان کی بدگمانی ختم کر پائے۔

www.novelsclubb.com

****

عالیہ اسی حالت میں بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی۔کمرے میں کوئی بھی کھڑکی یا گھڑی نہیں تھی جو اسے بتا سکتی کہ ابھی دن ہو رہا ہے یا رات۔وہ یونہی بیٹھی دیوار پر نظریں جمائے بیٹھی تھی کہ ایک عورت جس کا حلیہ ملازمہ جیسا تھا وہ اندر آئی۔ اس کے ہاتھوں میں کھانے کی ٹرے تھی۔اس نے عالیہ کو دیکھے بنا کمرے میں موجود میز پر ٹرے رکھ دی اور واپس جانے لگی۔ تبھی عالیہ نے اسے پیچھے سے آواز دی۔

"مجھے آریان سے ملنا ہے، مسز جہانگیر تک میرا پیغام پہنچا دینا!" وہ عورت عالیہ کی اواز سن کر رکی تھی لیکن مڑ کر دیکھا نہیں تھا۔عالیہ کی بات سن کر وہ واپس چلی گئی۔عالیہ بیڈ پر سے اٹھی اور میز کے پاس رکھے صوفے پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے کھانے کی ٹرے کو دیکھا۔ٹرے میں انڈے، ٹوسٹ اور جیم رکھا ہوق تھق۔یہ ساری لوازمات ناشتے کے لیے استعمال ہوتی تھی یعنی ابھی صبح کا وقت تھا۔وہ کھانے کو دیکھتی رہی۔اسے بہت تیز بھوک لگ رہی تھی مگر اسے اس کی انا کچھ کھانے نہیں دے رہی تھی۔بلآخر اپنی انا پر پاؤں رکھتے ہوئے اس نے کھانے کے لیے اپنا ہاتھ بڑھایا۔اسی وقت اسے اپنے کمرے کی جانب قدموں کی آہٹ بڑھتی سنائی دی۔اس نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور واپس بیڈ پر بیٹھ گئی۔

دروازہ کھلا اور نوواد راندر آ گیا۔عالیہ نے اسے دیکھا۔ کبھی وہ اسے اپنا کہتی تھی مگر آج تو وہ غیروں سے بھی بدتر دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں بلایا ہے؟" آریان نے بیزاری سے کہا۔

عالیہ نے کچھ نہیں کہا بلکہ اسے دیکھتی رہی۔ آریان اس کی نگاہوں میں مسلسل خود کو پا کر چڑ گیا۔

"کیا دیکھ رہی ہو تم؟ میرے پاس اور بھی کام ہے۔ میں تمہارے لیے یوں کھڑا نہیں رہ سکتا!" آریان کی بات سن کر بھی عالیہ کچھ نہ بولی۔ آریان چڑ کر واپس جانے لگا جب عالیہ کی آواز اسے سنائی دی۔

"تم نے یہ سب کیوں کیا؟" وہ ایک ایسی جواری تھی جس نے اپنا سب کچھ اس ایک بازی پر لگا دیا تھا مگر آخر میں وہ خالی ہاتھ ہی رہ گئی۔

"میں نے تمہیں مجبور نہیں کیا تھا۔ تم نے خود مجھے بھاگ کر شادی کرنے کا کہا تھا!" آریان مڑا اور استہزایہ تاثرات سے اسے دیکھنے لگ گیا۔

"ڈالا تو وہ خیال تمہاری بہن ہی نے تھا!" عالیہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔

"تم دودھ پیتی بچی تو تھی نہیں جو اس کی باتوں میں آ گئی۔ ایک بالغ عقل و شعور رکھنے والی لڑکی تھی۔ تمہیں کس نے کہا تھا یوں سب کچھ لٹا کر میرے پاس آ جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ چلتی ہوئی اس کے سامنے آ گئی۔

اپنی سنہری آنکھوں سے اس شخص کو دیکھ رہی تھی جس کا چہرہ بہت خوبصورت تھا لیکن اس کا اندر بہت ڈراؤنا تھا۔

"میں نے تم سے پیار کیا تھا!" کیا کچھ نہیں تھا لہجے میں۔

"میں نہیں کر پایا!" بے رخی کی انتہا تھی اس لہجے میں۔

"ایک طرح سے اگر دیکھا جائے تو پیار تو تم نے بھی نہیں کیا تھا مجھ سے، تمہیں تو بس اپنے منگیتر شایان سے ضد تھی۔" آریان نے سوچنے کی اداکاری کی۔ "تم اسے پسند نہیں کرتی تھی ایسے میں میرا آجانا تمہیں گولڈن چانس لگا اور تم

www.novelsclubb.com

نے اس چانس کا فائدہ اٹھایا مگر افسوس وہ گولڈن چانس تو تمہارے لیے گڑھا نکلا جس میں تم آنکھیں بند کر کے گر گئی۔"

عالیہ نے اسے دیکھا۔ کیا واقعی میں وہ اس سب کو بس ایک ضد سمجھتا تھا۔ کیا اسے پتہ نہیں تھا عورت کسی کی ضد میں اپنی عزت نہیں روندتی ہے۔ اس نے جب جب اپنی عزت خود مٹی میں ملائی ہے تو اس کی وجہ بس اس کی محبت ہے۔ وہ آریان کو یہ بات نہیں سمجھا سکتی تھی۔ اس لیے اس نے موضوع بدل ڈالا۔

"ٹھیک ہے، تم مجھ سے پیار نہیں کرتے نہ کرو لیکن بیوی تو ہوں نا میں تمہاری؟ اسی بات کا لحاظ کر لو۔" عالیہ نے اسے یاد دلانا چاہا۔

"اشفاق بھی تو تمہارا باپ لگتا ہے۔اس کی دہلیز پار کرنے سے پہلے اسی کا لحاظ کر لیتی۔جب تم نے کسی کا لحاظ نہیں کیا تو تمہارا لحاظ کوئی کیوں کرے گا۔" عالیہ کی بات اس پر ہی الٹ دی گئی۔اس کے الفاظ عالیہ کو خنجر لگ رہے تھے۔

"تم آخر چاہتے کیا ہو مجھ سے؟ کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا؟" عالیہ نے بے بسی سے پوچھا۔

"تم نے میرا کچھ نہیں بگاڑا لیکن تمہارے گھر والوں نے میری ماں کا بہت کچھ بگاڑا ہے۔ہم لوگ اس کا بدلہ لے رہے ہیں۔اس سے زیادہ نہ تمہیں جاننا چاہیے نہ میں تمہیں بتاؤں گا۔" یہ کہہ کر آریان واپس چلا گیا اور عالیہ خالی ہاتھ وہی بیٹھی رہ گئی۔

****

ناشتے کے بعد جب عزاہ اپنے کمرے میں آئی تو اسے شایان آفس کے لیے تیار ہوتا دکھائی دیا۔ شایان نے رات والے واقعے کے بعد سے اب تک اس سے کوئی بات نہیں کی تھی یہاں تک کہ اسے دیکھا بھی نہیں تھا۔

"شایان آپ مجھے غلط سمجھ رہے ہیں!" عزاہ اس کے پاس آئی اور اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہا۔ شایان نے اس کی طرف دیکھا آج شایان کی آنکھوں میں کچھ بھی نہیں تھا۔ نفرت بھی نہیں! اس کی آنکھوں میں بس اجنبیت کا تاثر تھا۔

"نہیں! میں نے صحیح سوچا تھا اور تم نے مجھے صحیح ثابت کیا ہے۔" اس کی آنکھیں ہی نہیں اس کا لہجہ بھی اجنبی تھا۔ شایان نے دوبارہ نظریں آئینے پر جما دی۔

"شایان آپ مجھے اپنی صفائی پیش کرنے کا موقع تو دیں؟" عزاہ نے بے بسی سے کہا۔

"مجھے کسی کو کوئی موقع نہیں دینا ہے۔ مجھے اب پتہ چل گیا ہے میری زندگی میں باکردار عورت کا ساتھ لکھا ہی نہیں تھا۔ اگر تم نہ ہوتی تو عالیہ کی صورت میں مجھے بدچلن عورت مل جاتی۔" عالیہ کا نام لیتے ہی شایان کے دل میں کچھ ہوا۔

اس کی نظریں ابھی بھی آئینے پر تھی۔"تم سب ایسی ہی نکلیں۔میں نے کبھی کسی عورت کو گندی نظروں سے نہیں دیکھا۔جب بھی کسی عورت سے بات کی یا اس سے ملا تو ہمیشہ عزت کی نگاہوں سے دیکھا تو پھر مجھے کیوں بد کردار عورت ملی؟"

اس نے عزاہ کو دیکھا۔وہ جواب نہیں مانگ رہا تھا۔اس کے لہجے میں اس قدر کرب تھا کہ عزاہ کچھ کہہ نہ سکی۔

اس نے کہا۔"پہلے عالیہ مجھے یوں بیچ راستے میں چھوڑ گئی،اس کی اتنی غلطی نہیں تھی نہ مجھے اب اس سے شکوہ ہے کیونکہ وہ میری بیوی نہیں تھی۔لیکن تم!تم تو میری بیوی تھی تم نے کیوں غیر مردوں سے تعلقات بنائے۔"

"میں نے کوئی تعلق نہیں بنایا۔" عزاہ نے چلا کر کہا۔

"اونچا بولنے سے حقیقت نہیں بدل جائے گی۔ تم آخر اشفاق کی بیٹی ہو۔ اس اشفاق کی جس نے ساری عمر میری ماں کو کمتر سمجھا۔ تمہارا خاندان ہم لوگوں کے لیے ایک بلا ہے اور ہم بیوقوفوں کو دیکھو ہم تم جیسی بلاؤں کو اپنا بنا کر ہر قدم ساتھ رکھتے ہیں۔ ہم لوگ تمہیں اپنا کہتے ہیں اور تم لوگ غیروں سے بھی بدتر مار ہمیں مار جاتے ہو۔" شایان کی بات سن کر عزاہ کا پارہ ہائی ہو گیا۔ وہ کہنا چاہتی تھی کہ اس کی اصل خوشیوں کی دشمن عزاہ کا خاندان نہیں بلکہ اس کی سگی بہن ہے۔

www.novelsclubb.com

"تم یہ نہ سمجھو میں تمہیں طلاق دے دوں گا۔ تم اسے میری ضد سمجھو یا انا، مگر میں تمہیں کبھی طلاق نہیں دوں گا۔ ساری زندگی تمہیں میری بیوی

بن کر گزارنی ہو گی۔ابھی تک تو میں نے اپنا کوئی حق استعمال نہیں کیا لیکن!"
شایان ایک دم ٹھٹھکا۔ایسے جیسے اسے ابھی ہی کوئی بات یاد آئی ہو۔"اب میں اپنا ہر حق استعمال کروں گا۔"

وہ عزاہ کی جانب مڑا۔

"اور مرد پر یہ فرض بھی ہے جب اس کی عورت غیر مردوں سے تعلقات بنائے تو اس کو سیدھی راہ بتائے۔اس پر مار پیٹ لا حکم تو ہمیں ہمارے دین نے بھی دیا۔"شایان اب بھول چکا تھا کہ اسے آفس جانا ہے۔عزاہ خوف کے ساتھ اسے اپنے جانب بڑھتا دیکھنے لگی۔آج کا دن عزاہ کی زندگی کے سیاہ دنوں میں سے ایک دن بن گیا تھا۔

****

نائلہ سے بات کر کے ان دونوں نے جائی یانہ کا بیگ نائلہ کے گھر میں رکھوا دیا۔ وہ نائلہ ہی کے ساتھ یونیورسٹی چلی گئی کیونکہ زید نے آج یونیورسٹی جانے کے بجائے اپنی جاب پر جانا تھا۔

جائی یانہ کو آج پتہ چلا تھا زید اپنی پڑھائی اور دیگر اخراجات کو پورا کرنے کے لیے جاب پر جاتا ہے۔ اسی لیے وہ ریگولر یونیورسٹی نہیں آیا کرتا تھا۔ آج کا دن جائی یانہ کے لیے خاصا مصروف گزرا تھا۔ عزاہ کی شادی کے بعد شاید وہ ایک

دو دن ہی یونیورسٹی گئی تھی۔اتنی زیادہ غیر حاضری کی وجہ سے وہ اپنی کلاس سے بہت پیچھے رہ گئی تھی۔اب اسے اپنے روزانہ کے کام کے ساتھ ساتھ اپنا پچھلا کام بھی پورا کرنا تھا۔انہی سب کا شیڈول بنانے میں اس کا آدھا دن لگ گیا تھا۔

زید کی ہدایت کے مطابق وہ یونیورسٹی کے بعد نائلہ کے گھر ہی آ گئی تھی۔نائلہ کے گھر والوں خاص طور پر اس کے ماں باپ سے اس کا پر جوشی سے استقبال کیا۔نائلہ نے تو اسے یہ تک کہہ دیا تھا کہ اگر وہ چاہے تو ایک ہفتے تک اس کے گھر رہ سکتی تھی مگر اسے یوں کسی کے گھر ٹھہرنا اچھا نہیں لگ رہا تھا۔اس نے نائلہ کے ساتھ بیٹھ کر سارا دن پڑھائی میں ہی گزارا۔

www.novelsclubb.com

شام کو وعدے کے مطابق زید اسے نائلہ کے گھر لینے آ گیا تھا۔جائی یا نہ اپنا بیگ اٹھائے باہر نکلی تو اسے زید بائیک پر بیٹھا دکھا۔زید کافی تھکا ہوا لگ رہا

تھا۔ ظاہر سی بات تھی بیچارا اجاب کے ساتھ ساتھ اس کے رہنے کا انتظام بھی کر رہا تھا۔ جائی یانہ کو شرمندگی نے گھیر لیا۔ زید نے بلاوجہ اس کی ذمہ داریاں اپنے اوپر لے لی تھی۔

وہ جیسے ہی اس کے پاس پہنچی فوراً بولی۔ "ہاسٹل مل گیا؟"

"جی مل گیا۔" اس نے مختصر یہی کہا۔ جائی یانہ اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔ کچھ دیر بعد وہ دونوں ایک بھورے رنگ کی عمارت کے سامنے کھڑے تھے۔ جس کے گیٹ کے اوپر گرلز ہاسٹل کی تختی لگی ہوئی تھی۔ وہ دونوں اندر آ گئے اور سب سے پہلے ہاسٹل کے دفتر میں گئے۔

دفتر میں ضروری کاروائیاں اور ہاسٹل میں داخلے میں ہونے والے پروسس سے گزر جانے کے بعد جائی یانہ کو ہاسٹل میں جگہ مل گئی تھی۔زید نے خود کو جائی یانہ کا شوہر ہی متعرف کروایا تھا۔کچھ دیر بعد ایک عورت کے ساتھ جا کر جائی یانہ نے اپنا کمرہ دیکھا۔سب کچھ بالکل ٹھیک تھا۔جائی یانہ جانتی تھی وہ ایک اچھا ہاسٹل ہے اور اس ہاسٹل میں داخلے کی فیس اور اس کے اخراجات بہت زیادہ تھے۔

سب چیزیں دیکھ لینے کے بعد جائی یانہ ایک بار پھر وزیٹنگ روم میں آئی اور زید کو ایک کرسی پر بیٹھا دیکھا۔زید کی نظریں اس وقت فرش پر تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاسٹل صحیح لگا آپ کو؟"زید نے اسے آتا دیکھا تو اٹھتے ہوئے بولا۔

"تمہیں کیا ضرورت تھی اتنا مہنگا ہاسٹل چننے کی؟" جائی یانہ نے اسے گھر کا۔

"یہ ہاسٹل ہماری یونیورسٹی کے بالکل پاس ہے اور سب سے بڑی اور اچھی بات یہاں کا ماحول سخت اور محفوظ ہے۔ میں پیسوں کے چکر میں آپ کو کسی گھٹیا ہاسٹل میں تو ٹھہرا نہیں سکتا تھا۔" زید نے آخری بات غصے میں کہی۔

"اور وہ جو اس پر اخراجات ہونگے وہ؟ تم نے ضرور اس مہینے کے ڈیوز دے دیے ہونگے، ہے نا؟" جائی یانہ نے اسے باریک بینی سے دیکھا۔

"ایک نہیں دو مہینے کے "زید نے بہت آرام سے اس کی تصیح کی۔

جائی یانہ کا دماغ بھک سے اڑا۔

"زید تم پاگل ہو گئے ہو؟ میں اچھے سے جانتی ہوں تم فائنینشلی اسٹیبل نہیں ہو۔ تم نے اپنی ساری جمع پونجی ان سب میں خرچ کر دی ہے۔ میں جتنا چاہتی ہوں تمہارا احسان مجھ پر سے کم ہو تم مجھے مزید احسانوں تلے دبا رہے ہو؟" جائی یانہ کے لہجے میں غصہ اور بے بسی دونوں تھے۔

زید سینے پر ہاتھ باندھے اس کی بات سنتا رہا پھر آرام سے بولا۔

"ہو گیا یا اور بولنا ہے؟" زید کی بات سن کر جائی یانہ نے کاٹ دار نظروں سے اسے دیکھا۔ زید جائی یانہ کی نظروں سے خاصا محظوظ ہوا۔

"میں نے آپ کے لیے کچھ نہیں کیا ہے۔ میں جو کچھ کر رہا ہوں اپنے محسن کے لیے کر رہا ہوں جس نے میری زندگی بچائی تھی۔"

جائی یانہ نے کچھ کہنے کے لیے لب کھولے مگر زید نے ہاتھ اٹھا کر جائی یانہ کو خاموش رہنے کا اشارہ دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتا ہوں آپ یہی کہیں گی کہ یہ کوئی بڑی بات نہیں تھی لیکن یہ صرف آپ کے نزدیک ہے۔ میرے نزدیک آپ نے مجھ پر بہت بڑا احسان کیا

ہے۔آپ نے میری زندگی بچائی تھی۔اگر زندگی نہ ہو تو انسان کچھ بھی نہیں کر سکتا۔میں نے ابھی تک ایسا کوئی کام نہیں کیا کہ آپ کا احسان اتار سکوں۔ سوچیں میں نے آپ سے نکاح کیا لیکن آپ مر نہیں جاتی اگر میں آپ سے نکاح نہ کرتا، بھابھی کے ساتھ رکوانا یا ہاسٹل ڈھونڈنا اور اس کے واجبات ایسی چیزیں نہیں ہے جس کے ہوئے بغیر آپ مر جاتیں۔آپ کا احسان ابھی بھی اوپر ہے اور جہاں تک بات ہے اس ہاسٹل کے واجبات ادا کرنے کی تو!"زید نے رک کر اسے دیکھا۔ جائی یانہ اسے ہی غور سے دیکھ رہی تھی۔

"تو وہ سب آپ کے خود کے مطابق میری سیونگز تھی۔انسان ہمیشہ اپنی سیونگز فیملی کے لیے ہی رکھتا ہے تاکہ اپنی فیملی کے لیے صحیح وقت پر خرچ کر سکے اور آپ کل رات ہی میری فیملی میں شامل ہوئی تھیں۔"زید کیا کہہ رہا تھا جائی یانہ اچھے سے سمجھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسی وقت زید نے کہا۔"میں جا رہا ہوں اگر آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہو یا کوئی بھی پریشانی ہو آپ مجھے کال کر دینا۔"

وہ یہ کہہ کر جانے لگا تب ہی جائی یانہ نے اسے روک کر پوچھا۔

"زید تم نے اپنے بھائی کے گھر کہا تھا اگر عیسیٰ سے میری شادی ہو جاتی تو تین لوگوں کی زندگی خراب ہو جاتی۔ایک تو میں ہوں اور دوسری عائشہ لیکن تیسرا کون تھا؟"وہ کب سے اسی الجھن کا شکار تھی۔

www.novelsclubb.com

زید نے پیچھے مڑ کر جائی یانہ کو دیکھا۔اس نے کہا کچھ بھی نہیں تھا مگر اس کے چہرے پر پھیلتی مسکراہٹ اور آنکھوں کی چمک نے جائی یانہ کو مزید الجھا دیا۔وہ جائی یانہ کو یونہی دیکھتا رہا پھر چلا گیا۔جائی یانہ یونہی کھڑی اسے جاتا دیکھتی رہی۔

****

زینب کو یاد نہیں پڑتا تھا عمر کے اس انکشاف کو کتنے دن بیت گئے تھے۔ اس کی طبیعت اس دن کے بعد سے کافی نڈھال رہنے لگ گئی تھی۔عمر جو پہلے پھر رات کو آجایا کرتا تھا اب آدھی رات کے بعد آیا کرتا تھا۔اس کی زندگی ایک عجیب

دوراہے سے گزر رہی تھی۔ یہ باتیں کسی کو بتا کر وہ اپنا دل بھی ہلکا نہیں کر سکتی تھی کیونکہ اس کا تھا ہی کون؟

اپنے میکے میں بتانا خود اپنا مذاق اڑانے کے مترادف تھا۔ سسرال میں یہ بات وہ کسی سے کر بھی لیتی لیکن عمر نے اسے اس دن صاف بتا دیا تھا اگر اس نے یہ بات عمر کے گھر والوں کو بتائی تو وہ اسے کھڑے کھڑے طلاق دے دے گا۔

عمر نے کہا تھا وہ اس کے ساتھ کبھی زیادتی نہیں کریں گا مگر اس نے سب سے بڑی زیادتی تو کر ہی ڈالی تھی۔ اس نے کسی تیسرے کو ان کے رشتے کے درمیان میں کھڑا کر ڈالا تھا۔

عمر پر قابو پالینا اس تیسرے کے لیے کافی آسان تھا کیونکہ وہ تیسرا زینب اور عمر کو کافی اچھے سے جانتا تھا یا پھر شاید وہی ان دونوں کو جانتا تھا۔ زینب کو اب اس تیسرے سے بے تحاشا نفرت ہو گئی تھی۔

اب زینب ہی کو کچھ کرنا تھا اپنے گھر کو بچانے کے لیے۔ وہ فوراً سے اٹھی اور کچن میں چلی گئی۔ ذہن میں جتنے بھی ایسے کھانے آئے جو عمر کو پسند تھے اس نے بنا ڈالے۔ کھانا بنا لینے کے بعد وہ کمرے میں گئی اور تیار ہونے لگ گئی۔ اس نے اپنے فون سے عمر کو میسج کر دیا کہ وہ آج جلدی سے گھر واپس آ جائے۔

www.novelsclubb.com

زینب کو لگ رہا تھا کہ وہ تیسرا یہی آ کر بس کر دے گا مگر زینب اس بات سے انجان تھی وہ تیسرا جتنا اچھا زینب کو جانتا تھا زینب اسے کبھی بھی جان نہیں سکتی تھی۔

****

جائی یانہ نے اپنا کمرہ واپس آ کر ایک دفعہ پھر غور سے دیکھا۔ کمرے میں دو سنگل بیڈ تھے۔ کمرے کے ایک کونے میں رائٹنگ ٹیبل تھی۔ کمرے کی سفید دیواروں پر بہت سے ایکٹرز اور سنگرز کے پوسٹر لگے ہوئے تھے جو یقیناً اس کی روم میٹ نے لگائے ہونگے۔ کمرہ کافی صاف ستھرا تھا۔ بے شک وہ رہنے کے لیے کافی اچھا کمرہ تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے اپنا بیگ اٹھایا اور الماری میں اپنا سامان سیٹ کرنے لگی۔

جب اس نے اپنا سامان سیٹ کر لیا تو کمرے کا دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔اس نے مڑ کر دیکھا تو ایک لڑکی کمرے میں آ رہی تھی۔اس کا حلیہ کچھ اس طرح تھا۔اس نے شوخ جامنی رنگ کی ٹی شرٹ پر کالے رنگ کی لیدر کی جیکٹ اور پینٹ پہنی ہوئی تھی۔اس نے باب کٹنگ کروائی ہوئی تھی۔کانوں میں ہیڈ فونز لگائے جب وہ رائٹنگ ٹیبل پر اپنا کوئی سامان اٹھانے آئی تو اس کی نظر جائی یانہ پر پڑی۔اس نے اپنے ہیڈ فونز کان سے ہٹا کر گلے میں کر دیے اور اس سے پوچھا۔

"تم میری نئی روم میٹ ہو نا؟" وہ لڑکی بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کی گردن اثبات میں ہل گئی۔

"اوہ ہیلو! میں جے ٹی ہوں۔ میرا نام سن کر تم نے ضرور سوچا ہو گا یہ کیسا نام ہے؟ دراصل میں پنجاب سے آئی ہوں اور ہماری ذات جٹ ہے۔ میرا اصلی نام مجھے اچھا نہیں لگتا ہے۔ اس لیے میں نے اپنا نام اپنی ذات سے لے کر "جے ٹی" رکھ لیا۔ میں اپنا اصلی نام کسی کو بھی نہیں بتاتی ہوں تم بھی نہ پوچھنا۔ ویسے تمہارا نام کیا ہے؟"

اپنے نام کی اتنی لمبی وضاحت دے دینے کے بعد اسے جائی یانہ سے اس کا نام پوچھنا یاد آ گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں جائی یانہ ہوں!" جائی یانہ کا نام سن کر جے ٹی نے ستائش سے کہا۔

"نائس نیم۔امید کرتی ہوں تم مجھے میری پچھلی روم میٹس کی طرح تنگ نہیں کرو گی۔ویسے تم ہاسٹل رہنے کیوں آئی ہو؟ تمہیں دیکھ کر لگتا ہے تم ابھی اسٹوڈنٹ ہی ہو۔کیا تم یہاں پڑھنے آئی ہو؟"اس کی اتنی ساری باتیں سن لینے کے بعد جائی یانہ سمجھ گئی جے ٹی خاصی باتونی عورت ہے۔

"ہاں ایسا ہی سمجھ لو۔" جائی یانہ نے مبہم سا جواب دیا۔وہ دوسرے بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"چلو اچھی بات ہے۔یہ رائٹنگ ٹیبل تمہارے کام آجائے گی کیونکہ میری پڑھائی کو تو ختم ہوئے عرصہ ہو گیا۔"اس کی عمر اتنی نہیں لگتی تھی کہ اس نے اپنی پڑھائی مکمل کر لی ہو۔

"کتنی پڑھی ہوئی ہے آپ؟"جائیانہ نے اسی تجسس میں پوچھا۔

"انٹر کیا تھا۔وہ بھی رو دھو کر!"جے ٹی نے ڈھٹائی سے مسکراتے ہوئے کہا۔"اب ایک ڈی جے کے طور پر پارٹیز وغیرہ اٹینڈ ز کرتی ہوں ورنہ زیادہ تر کلبز میں ہی اپنی ڈی جے سروسز سے لوگوں کو انجوائے کرواتی ہوں۔اگر تمہارے ہاں کبھی کوئی پارٹی وغیرہ ہو تو مجھے بھولنا مت!"

"اچھا!" جائی یانہ بس اتنا ہی کہہ سکی۔

اسی وقت جائی یانہ کے موبائل پر زید کی کال آئی۔ جائی یانہ کا موبائل اس کے پاس ہی بیڈ پر رکھا ہوا تھا۔ جائی یانہ نے موبائل اٹھایا اور کال اٹینڈ کی۔

"ہیلو!" جائی یانہ کے بولنے پر زید نے کہا۔

"ہاسٹل میں سب ٹھیک ہے نا؟" زید کے پوچھنے پر جائی یانہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں یہاں سب ٹھیک ہے۔ تم پریشان نہ ہو۔ اگر کچھ ہوا تو تمہیں کال کر دوں گی۔"

"اچھا چلو بس یہی پوچھنا تھا!" پھر زید نے کال کاٹ دی۔

جائی یانہ نے موبائل بیڈ پر رکھا تو جے ٹی نے پوچھا۔

"یہ زید کون ہے، تمہارا بوائے فرینڈ؟" جے ٹی کے اس قدر منہ پھٹ انداز نے جائی یانہ کو بوکھلا دیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں تو!" جائی یانہ نے اسی انداز میں کہا۔

"ہمم میں بھی یہی سوچ رہی تھی۔ تم کہیں سے بھی گرل فرینڈ میٹیریل نہیں ہو۔" جے ٹی نے آرام سے اس کے اوپر تبصرہ کیا۔ جائی یانہ کو اس کی اتنی بے ہودہ لینگوئج خاصی بری لگنے لگی تھی۔

"وہ میرا شوہر ہے!" جائی یانہ نے اسے جتاتے ہوئے کہا تو جے ٹی نے آنکھیں پھاڑ کر جائی یانہ کی طرف دیکھا۔

"کیا کہا تم نے؟ تمہارا شوہر؟" وہ اب گھور کر جائی یانہ کو ایسے دیکھنے لگی جیسے وہ کوئی اور مخلوق ہو۔

www.novelsclubb.com

"تم اس عمر میں شادی شدہ ہو۔ کیا پاکستان میں ابھی بھی چھوٹی عمر کی شادیاں رائج ہیں؟ پلیز یہ نا کہنا تمہارا شوہر بڑی عمر کا ہے یا تمہارے سات آٹھ بچے بھی ہیں۔" جے ٹی دوبارہ شروع ہو چکی تھی۔

"میری عمر اٹھارہ سال ہے اور میرا پرسوں ہی نکاح ہوا ہے۔ میرے شوہر کی عمر بھی لگ بھگ میری جتنی ہے۔ ہماری کوئی چھوٹی عمر میں شادی نہیں ہوئی ہے۔" جائی یانہ نے چڑ کر کہا اور وہاں سے کھڑے ہو کر دوسرے کام کرنے لگ گئی۔ اس نے سوچ لیا تھا اب وہ جے ٹی نامی اس مخلوق کو مکمل طور پر نظر انداز کرے گی۔ ایسا کرنے سے شاید وہ باز آجائے۔ جے ٹی نے جائی یانہ کی توقع کے عین مطابق اس سے مزید اس موضوع پر بات کرنا چاہی مگر جائی یانہ نے مختصر اور مبہم جواب دے کر اس کی حوصلہ شکنی کی۔

www.novelsclubb.com

رات کے کھانے پر جب ڈائننگ ہال میں سب لڑکیاں کھانے کے لیے اکھٹا ہوئیں اور اس کی ہاسٹل کی سربراہ نے جب اس کا تعارف کروایا تو جے ٹی نے بیچ میں لقمہ دیتے ہوئے کہا۔

"ساتھ ساتھ اس کا ایک عدد شوہر بھی ہے جو ہر گھنٹے بعد اس کی خیریت پوچھ رہا ہے۔ مجھے تو خاصا loyal بندہ لگا ہے۔" سب نے جائی یانہ کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھا۔

"امم ہمم جے ٹی!" ہاسٹل کی سربراہ نے اس کی سرزنش کی۔

"کیا میں نے کیا کیا ہے؟" جے ٹی نے معصوم بن کر پوچھا۔

اس کے بعد سب نے خاموشی سے کھانا کھایا۔ہاسٹل کا یہ اصول بھی تھا کہ کھانا سب ایک ساتھ ڈائننگ ہال میں ہی کھاتے تھے۔کسی کے لیے الگ سے کھانا کمرے میں نہیں جاتا تھا۔ہاسٹل میں کوئی بھی رات کے گیارہ بجے کے بعد باہر نہیں جا سکتا تھا اور بھی جتنے قواعد و ضوابط تھے ہاسٹل کی انتظامیہ سختی سے ان پر عمل کرواتی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

اب اگر ہم بوائز ہاسٹل کی تیسری منزل میں آکر ایک کمرے میں داخل ہو تو اس کمرے میں کپڑے اور سامان بکھرا ہوا تھا۔ کمرے کی حالت دیکھ کر ایسا لگتا تھا جیسے یہاں پر کوئی طوفان آیا ہو مگر یہ حالت صرف کمرے کے آدھے حصے تک محدود تھی۔ باقی کا آدھا حصہ سمٹا اور سنوار کر رکھا ہوا تھا۔ ایسا لگتا تھا کمرہ بٹا ہوا تھا۔ بکھرے ہوئے حصے میں رکھے سنگل بیڈ پر بس کپڑے اور جوتے رکھے ہوئے تھے جبکہ صاف ستھرے حصے میں رکھے سنگل بیڈ پر ایک گھنگرالے بالوں والا لڑکا لیٹا چھت کو تک رہا تھا۔

زید تھک ہار کر اپنے بستر پر لیٹا ہوا تھا۔ پرسوں رات سے اسے ایک بھی پل سکون سے گزارنے کو نہیں ملا تھا اور ابھی بھی سکون نام کی چیز نہیں تھی۔ اس کے اوپر اس وقت قرض کا انبار لگا ہوا تھا۔ جائی یانہ کو لگ رہا تھا زید کے پاس سیونگز تھی جس کی وجہ سے ہاسٹل کے دو مہینے کے اخراجات اس نے ادا کیے تھے جبکہ حقیقت

www.novelsclubb.com

مختلف تھی۔اس نے وہ ہاسٹل کے ڈیوز قرض لے کر ادا کیے تھے۔اس کی آمدنی تو اتنی تھوڑی سی تھی کہ بچانے کی نوبت ہی نہیں آپاتی تھی۔زید یہ بات جانتا تھا کہ اب اسے اور زیادہ محنت کر کے اپنے ساتھ ساتھ جائی یانہ کے اخراجات اٹھانے تھے۔یہ بات نہیں تھی وہ جائی یانہ کو اپنی زندگی میں شامل کر کے پچھتا رہا تھا۔اس کے لیے اپنا یہ فیصلہ زندگی کا سب سے اچھا فیصلہ لگتا تھا۔اسے پریشانی اخراجات کی تھی۔

زید کے ماضی پر اگر نظر ڈالیں تو وہ بالکل کھلی کتاب کی طرح تھا۔

www.novelsclubb.com

ماں باپ کا انتقال ایک عرصہ پہلے ہو گیا تھا۔زاہد سب سے بڑا تھا، عائشہ دوسرے نمبر پر جبکہ زید سب سے چھوٹا تھا۔زاہد نے ہی بڑا بھائی بن کر اپنے بہن بھائی کو پالا تھا۔ان تینوں بہن بھائیوں میں بہت پیار تھا۔وہ تینوں ایک

دوسرے کو بتائے بغیر کچھ کرنے کی جرات نہیں کرتے تھے۔عائشہ اور زید اپنے بڑے بھائی کے احسانوں اور قربانیوں کا تہہ دل سے شکر گزار تھے۔حالات تب خراب ہوئے جب زید نویں جماعت میں پہنچا۔انہی دنوں زاہد کی شادی ان کے محلے داروں نے ایک یتیم لڑکی سے کرادی جس کے آگے پیچھے کوئی نہیں تھا اور وہ اسی محلے میں اپنے دور کے رشتے داروں کے پاس رہا کرتی تھی۔

شروع شروع میں اس کی بھابھی ان سے کافی اچھے سے پیش آتی تھی مگر پھر اہستہ آہستہ زید کو محسوس ہونے لگا زاہد کی توجہ اپنے بہن بھائی سے ہٹتی جا رہی ہے مگر اس نے نظر انداز کیا۔وہ جانتا تھا اب اس کے بڑے بھائی کی توجہ کی حقدار ان سے زیادہ ان کی بھابھی تھی۔پھر آہستہ آہستہ گھر کا ماحول بدلنے لگا۔جیسے ہی بھائی جان کی پہلی اولاد ہوئی،عائشہ اور زید کے لیے زندگی دوبھر ہو گئی۔بھابھی خود کو اس گھر کی مالکن تسلیم کرنے لگ گئی اور گھر میں اپنے اصول لاگو کرنے لگ

www.novelsclubb.com

گئی۔زاہد نے بھی اپنی بیوی پر اس معاملے میں کوئی روک ٹوک نہیں کی۔جس پر ان کی بھابھی کو اور شہ مل گئی۔اب وہ گھر زید کے لیے گھر نہیں جنگ کا اکھاڑا بن گیا تھا۔بھابھی اور عائشہ کے جھگڑے روز کا معمول ہو گئے کیونکہ عائشہ اپنی بھابھی کی کسی بھی غلط بات کو برداشت نہیں کرتی تھی اور اس کی بھابھی ان دونوں پہن بھائی پر اپنا احسان جتائے بغیر نہیں رہتی تھی۔دوسری طرف زید بھابھی کی کڑوی کسیلی باتوں کو نظر انداز کرنے کی پوری کوشش کرتا رہتا۔

شروع میں تو بھائی گھر کی ان لڑائیوں میں کھل عام کسی کی بھی حمایت نہیں کرتے تھے مگر آہستہ آہستہ وہ بھابھی کو ہر جگہ پر ڈیفینڈ کرنے آنے لگے۔وہ عائشہ اور زید کو باور کروانے لگ گئے کہ ان کی خاطر انہوں نے کتنی قربانیاں کی ہیں،اس لیے انہیں چاہیے کہ ان سے تمیز سے بات کیا کریں۔جو باتیں پہلے بس

www.novelsclubb.com

بھابھی کی زبان پر ہوتی تھی وہ اب ان کے بڑے بھائی نے بھی کہنا شروع کر دی تھی۔

ایک دن عائشہ اور بھابھی کی لڑائی ہمیشہ کی طرح جاری تھی۔زید کبھی بھی ان کی جنگ میں نہ اترتا اگر بھابھی اس کے مرے ہوئے ماں باپ کو برا بھلا نہ کہتیں۔

"بھابھی پلیز لڑائی آپ کی اور عائشہ کی ہے،اماں ابا کو بیچ میں میں مت لائیں!"زید نے چلاتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں نہ لاؤں میں ان کو، ان ہی کی وجہ سے تو تم دونوں بہن بھائی ہمارے سر پر بیٹھے ناچ رہے ہو۔"

زید نے دوبارہ منہ توڑ جواب دیا یوں زید اور اس کی بھابھی کی تلخ کلامی بڑھنے لگی۔ اسی وقت زاہد بھی گھر آ گیا۔ وہ دیور بھابھی کو لڑتا دیکھ کر حیرانی سے گھر کی چوکھٹ پر ہی کھڑا رہ گیا تھا۔ اپنے بڑے بھائی کو دیکھ کر زید بھابھی کی شکایت ان کے پاس لے گیا۔

"دیکھیں بھائی جان، بھابھی کیسی باتیں۔" بات اس سے پہلے مکمل ہو پاتی زاہد نے زید کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔

"بے شرم! بے غیرت! تمہیں شرم نہیں آئی اپنی بھابھی سے بد تمیزی کرتے ہوئے۔ تمہاری بھابھی مجھے بتایا کرتی تھی تم اس سے بد تمیزی کرتے ہو مگر میں نے کبھی یقین نہیں کیا۔ ہمیشہ اپنی بیوی کو جھوٹا مان کر تمہارا یقین کیا۔ مجھے ساری زندگی کی ریاضتوں کا صلہ یہ ملا ہے۔" زاہد طیش کے عالم میں کانپ رہا تھا۔ عائشہ زید کے پاس کھڑی ہو کر اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

"میں تو آپ کو کہتی تھی آپ نے آستین کے سانپ پالے ہوئے ہیں۔ آپ نے ہی کبھی یقین نہیں کیا۔ اب دیکھیں انہیں!" بھابھی بھی چلاتی ہوئی اس کے سامنے کھڑی ہو گئی تھی۔ "میں تو کہتی ہوں نکال باہر کریں اسے، ایسے ہی ہمارے گھر میں پڑا ہوا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"آپ کا گھر؟ یہ گھر آپ کا گھر کیسے ہو گیا؟" عائشہ نے تنک کر کہا۔"
یہ ہم تینوں بہن بھائیوں کا گھر ہے۔ یہ ہم سب کا گھر ہے۔ اکیلی آپ ہی اس گھر کی
مالکن نہیں ہے۔"

"بس عائشہ!" زاہد نے چلاتے ہوئے کہا۔"آج مجھے یقین ہو گیا ہے
میرے بہن بھائی مجھے بس نوچ نوچ کر کھانا چاہتے ہیں۔ اب تم یہی کھڑی ہو کر
میرے ہی سامنے میرے گھر کا بٹوارہ کر رہی ہو۔ صحیح کہتی ہے تمہاری بھابھی اگر
مجھے کچھ ہو گیا تو تم دونوں تو اسے اور میرے بچوں کو نکال باہر کرو گے۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر زاہد بھائی بھابھی کو لے کر کمرے کے اندر چلے گئے۔ اس
پوری رات زید روتا رہا اور عائشہ اسے چپ کروانے میں لگی رہی۔ بھائی کی بے رخی

اور بھابھی کی بدتمیزیاں زید اور عائشہ کو ان سب میں بہت قریب لے آئی تھیں۔ ان دونوں کو بانڈ بہت اچھا بن گیا تھا۔

کچھ دنوں بعد عائشہ کے ہی منہ سے اسے خبر ملی کہ اس کے بھائی جان نے یہ گھر اپنے نام کروالیا ہے۔اس دن زندگی میں پہلی دفعہ زید کو اپنا آپ لاوارث معلوم ہوا۔اب بس ایک غلطی پر ہی اس کی بھابھی اسے گھر سے باہر نکال سکتی تھی۔بھائی نے اس کی پڑھائی کے اخراجات بھی اسے دینا بند کر دیے تھے۔اب وہ پارٹ ٹائم ریستوران میں ویٹر کی جاب کرنے لگ گیا تھا۔انٹر میں بمشکل پاس ہو جانے کے بعد اس نے بی بی اے کا سوچا۔

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی میں داخلے کے پیسے اس نے بمشکل اکٹھا کیے اور پڑھائی پر لگ گیا۔اس کی بھابھی کو اس کا مزید پڑھائی کرنا بہت چبھا تھا۔زاہد اور عائشہ نے انٹر کے

بعد پڑھائی ختم کر دی تھی۔ زید کو آگے پڑھتا دیکھ کر بھابھی نے اور واویلا مچانا شروع کر دیا۔ بھابھی نے جیسے اب ٹھان لی تھی کہ زید کو وہ اس گھر سے باہر نکال کر ہی رہیں گی۔

یونیورسٹی کا پہلا دن اسے بہت خوشگوار لگا حالانکہ اس خوشگوار دن کی صبح بہت بری تھی۔ وجہ ہمیشہ کی طرح بھابھی ہی تھی۔

بھابھی کے طعنوں اور بدتمزی سے تنگ آیا زید جب یونیورسٹی میں آیا اور اپنی پہلی کلاس میں پہنچا تو اسے دور سے ایک سانولی لڑکی آتی دکھائی دی۔ بھابھی کی باتیں جو کب سے اس کے دماغ میں گردش کر رہی تھیں ایک دم سے اس کے ذہن سے غائب ہو گئی۔ اس کی نظریں اب اس لڑکی پر جم گئی تھی۔ اس لڑکی کو شاید کہیں بیٹھنے کی جگہ نہیں مل رہی تھی۔ اس لیے پریشان سی کھڑی ارد گرد اپنی جگہ

ڈھونڈ رہی تھی۔ حالانکہ بہت سے بینچ ایسے تھے جس میں لڑکے اکیلے بیٹھے تھے مگر اس لڑکی نے ان میں سے کسی بھی بینچ کا انتخاب نہیں کیا۔

آخر کار اس لڑکی کو ایک بینچ میں جگہ مل گئی۔ اس میں سیاہ چادر والی لڑکی بیٹھی تھی۔ وہ اس پر بیٹھ گئی۔ لیکچر شروع کب ہوا اور ختم کب ہوا زید کو کچھ خبر نہیں ہوئی۔ اس کو پروفیسر کے جانے کی خبر تب ہوئی جب وہ لڑکی بینچ پر سے اٹھی۔ زید نے اسے جاتا دیکھا پھر واپس اس کے بینچ پر دیکھا۔ اس کے بینچ پر موبائل پڑا تھا۔ وہ فوراً سے اٹھا اور موبائل اٹھایا۔ وہ یقیناً اسی لڑکی کا تھا۔ اس لڑکی کی بے پرواہی پر زید کو غصہ آیا۔ بھلا کوئی موبائل بھی یوں رکھ کر بھولتا ہے۔

www.novelsclubb.com

پھر اس نے لڑکی کی تلاش کرنا شروع کی۔ بہت دیر بعد اسے وہ گراؤنڈ میں دھوپ میں بیٹھی دکھائی دی۔ گرمی ابھی گئی نہیں تھی اور وہ لڑکی آرام سے

گرم دھوپ میں بیٹھی کتاب پڑھ رہی تھی۔اس نے لڑکی کا موبائل اسے واپس دیا اور جاتے جاتے اس کا دھیان دھوپ اور گرمی پر بھی دلا دیا۔

اس دن وہ اس لڑکی کے بارے میں لاشعوری طور پر سوچتا رہا۔وہ دن زید کو کافی اچھا لگا تھا لیکن اس اچھے دن کی رات زید کے لیے کافی بری ثابت ہوئی کیونکہ زید جس ریستوران میں کام کرتا تھا اسی رات اسے نوکری سے نکال دیا گیا۔ اس کی وجہ چار بگڑی ہوئی امیر زادیاں تھیں۔وہ آرام سے اپنا کام کرتا ہوا کافی کے مگز کی ٹرے اٹھائے ایک ٹیبل پر لے کر جا رہا تھا تبھی وہ ایک لڑکی کے پاس سے گزرا۔اس لڑکی نے ایک دم سے اپنا ایک پاؤں زید کے سامنے کر کے زید کو گرانا چاہا۔زید اپنا توازن قائم نہ رکھ سکا اور اس کی ہاتھ میں موجود ٹرے سامنے آتی لڑکی کے ہاتھ پر گر گئی۔وہ لڑکی بھی موبائل پر لگی ہوئی تھی۔اس لیے وہ اس اچانک حملے سے حواس باختہ ہو کر گر گئی۔اس کے بعد کیا ہونا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس لڑکی کی تینوں دوستیں، جس میں وہ لڑکی جس نے اسے گرانے کی کوشش کی تھی وہ بھی شامل تھی، ان تینوں نے کہرام برپا کر دیا۔ زید کو صفائی کا کوئی موقع دیے بغیر وہ تینوں لڑکیاں اس پر چڑھ دوڑی۔ زید کی بات کسی نے بھی نہ سنی اور اسے ریستوران سے نکال دیا گیا۔ گھر میں جب یہ خبر پہنچی تو گھر میں اس کی قدر دوبارہ بھکاری جیسی ہو گئی۔ اس نے نئی ملازمت ڈھونڈنے کی کوشش کی مگر ہر جگہ ناکامی کا سامنا ہو رہا تھا۔ ان دنوں وہ کافی پریشان رہنے لگ گیا تھا۔ یونیورسٹی روزانہ جانے کے باوجود وہ اپنی پڑھائی پر دھیان نہیں دے پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

ان دنوں وہ اس لڑکی کو بالکل بھول چکا تھا جب ایک بار پھر وہ اسے ملی۔ یہ وہ دن تھا جب اس کا ذہنی تناؤ عروج پر تھا۔ وہ نوکری کے لیے کل مارا مارا پھرا تھا لیکن ہر جگہ اسے بے عزت کر کے نکال دیا گیا تھا۔ گھر کا ماحول اب اسے مزید برا لگنے لگ گیا تھا۔ بھابھی اسے بے روزگار اور بھکاری جیسے القابات سے پکارنے لگی تھی۔ یونیورسٹی کی چھٹی ہو گئی تھی مگر واپس گھر جانے کا خیال ہی اسے گھبراہٹ میں مبتلا کرنے لگ گیا تھا۔ اسی ذہنی تناؤ میں وہ ایک سنسان کلاس میں آیا اور بینچ کو زور زور سے پٹکنے لگا۔ اس پر لاتیں اور مکے مارنے لگا۔ بس یہی ایک چیز تھی جس پر وہ اپنا غصہ نکال سکتا تھا۔ اچانک اسے محسوس ہوا کہ کوئی کلاس کے دروازے کی چوکھٹ پر کھڑا ہے۔ اس نے جیسے ہی مڑ کر دیکھا دروازے کی چوکھٹ کے بالکل سامنے کھڑا وجود ہٹ گیا۔ اگر وہ کوئی مرد ہوتا تو اس کے ہاتھوں بہت پٹتا۔ وہ باہر نکلا تو اسے ایک لڑکی اس سے دور جاتی دکھائی دی۔ لڑکی کی پشت اس کی طرف تھی۔ اسے لڑکی کو روکنا تھا ایسا نہ ہو وہ اس کی یونیورسٹی انتظامیہ سے شکایت لگا دے۔

www.novelsclubb.com

اس نے جیسے ہی لڑکی کو روکا تو وہ رک گئی۔وہ قدم قدم لڑکی کے سامنے آ گیا اور اسے دیکھا۔وہ چونک گیا۔یہ تو وہی تھی۔اگر کوئی اور لڑکی ہوتی تو وہ شاید اس سے سختی سے بات کر لیتا مگر اب یہاں پر تو یہ لڑکی موجود تھی۔اس لڑکی نے آنکھیں بند کیے ڈرتے ہوئے اسے بتایا کہ وہ جانا چاہتی ہے۔اس لڑکی نے ڈرتے ہوئے جب آنکھیں کھول کر اسے دیکھا تو وہ چونک گئی شاید وہ اسے پہچان گئی تھی۔

زید نے بڑی بے تکلفی سے پوچھا وہ یہاں کیا کر رہی ہے۔سوال پوچھنے کے بعد اس کے دل نے کہا کہ مجھے کیا مسئلہ ہے وہ یہاں کیوں اور کیا کرنے آئی ہے۔لڑکی کا جواب بھی یہی تھا۔وہ اس سے یہ بھی پوچھ رہی تھی آخر اس کا کیا حق ہے وہ بینچ توڑے اور اسے روکے۔اس نے اس کے سوالوں کو نظر انداز کیا۔اس

کے پاس کوئی جواب ہی نہیں تھا۔اب اس نے کسی بڑے کی طرح لڑکی کو نصیحت کی کہ اسے یوں یہاں نہیں آنا چاہیے۔یہ ایریا سنسان ہے۔

لڑکی اس کی نصیحت کا برا مان گئی اور زید کو اس کے راستے سے ہٹنے کا کہا۔زید بغیر کچھ کہے ہٹ گیا۔اس کی نگاہ اب گئی تھی کہ لڑکی کے سر پر سے ڈوپٹہ اتر گیا تھا۔پیچھے کھڑے ہوئے اس نے لڑکی کو آواز لگائی اور اس کا دھیان اس کے ڈوپٹے کی طرف کروایا۔لڑکی نے مڑے بغیر ڈوپٹہ سر پر لیا اور چلی گئی۔وہ دن اس کا بہت اچھا گیا۔آج بھابھی کے طعنوں کی کڑواہٹ بھی اسے بری نہیں لگ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

تین چار ہفتے گزر گئے مگر زید کو کوئی نوکری نہیں ملی۔وہ اپنے اخراجات کے پیسے عائشہ سے لے رہا تھا جو ایک اسکول میں پڑھایا کرتی تھی اور

ساتھ ساتھ ٹیوشن بھی پڑھایا کرتی تھی۔اس کی زندگی کی گاڑی بہت مشکل سے رواں دواں تھی۔

****

ایک دن جب وہ ایک جگہ نوکری کی تلاش میں خاصا ذلیل ہو کر گھر واپس آیا تو گھر میں طوفان مچا ہوا تھا۔بھابھی، بھائی اور عائشہ تینوں پاگلوں کی طرح لڑ رہے تھے۔زید نے جب ان لوگوں سے لڑنے کی وجہ پوچھی تو اسے پتہ چلا عائشہ ایک لڑکے کو پسند کرتی ہے اور اس سے شادی کرنا چاہتی ہے جبکہ بھائی بھابھی عائشہ کی خودسری پر اس پر ملامت کر رہے تھے۔عائشہ یہ بات چِلا کر کہہ کر اپنے کمرے میں بند ہو گئی کہ وہ اس لڑکے سے شادی اسی ہفتے کر کے رہے گی اور اسے کوئی بھی

روک نہیں سکتا۔زید کو بھی عائشہ کا یہ عمل اچھا نہیں لگا۔عائشہ کو کم از کم اپنے بھائیوں کو تو اعتماد میں لینا چاہیے تھا۔

رات کو جب اس نے عائشہ کو سمجھانا چاہا کہ اگر وہ تھوڑی دیر رک کر بھائی جان کو منا لے تو یہ اس کے حق میں بہتر ہو گا لیکن عائشہ بولی۔

"میں ایسا نہیں کر سکتی ہوں زید! عیسیٰ باہر ملک سے آیا ہے۔وہ کچھ ہی دنوں میں واپس چلا جائے گا۔میرے پاس بالکل بھی وقت نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

جب زید اسے ہر طرح سے سمجھا سمجھا کر تھک گیا تو اس نے ہار مان لی لیکن اس نے عائشہ کو بتا دیا کہ وہ عیسیٰ سے ان کی شادی سے پہلے ضرور ملے گا۔

عائشہ یہ بات سن کر بہت خوش ہوئی اور زید کی عیسیٰ سے کل کی ملاقات طے کر لی۔ اس نے عیسیٰ کی زید کے سامنے اس قدر تعریف کر لی تھی کہ زید کو وہ انسان کی بجائے ایک فرشتہ معلوم ہونے لگ گیا تھا۔ اگلے دن جب عائشہ نے زید کو عیسیٰ سے ملایا تو عائشہ کا بنایا ہوا امیج زید کے ذہن سے بھک سے اڑ گیا۔ اسے پہلی نظر میں ہی عیسیٰ صحیح نہیں لگا۔ اس سے باتیں کر کے اور اس کے نظریات جان کر زید کی مایوسی مزید بڑھ گئی۔

گھر پہنچتے ساتھ ہی زید نے عیسیٰ کے لیے ناپسندیدگی عائشہ پر ظاہر کر دی اور اسے عیسیٰ سے شادی نہ کرنے کی نصیحت کی۔ عائشہ اس کی بات پر ایک دم سے غصہ ہو گئی۔ اسے لگا زید بھی بھائی جان کے ساتھ ملا ہوا۔ زید اور اس کے درمیان ایک بحث چھڑ گئی۔ کچھ دیر میں وہ بحث لڑائی کا روپ لے گئی۔ لڑتے لڑتے ان دونوں بہن بھائی نے ایک ضد پکڑ لی۔ اب عیسیٰ سے شادی کرنا عائشہ کی

www.novelsclubb.com

ضد تھی جبکہ عائشہ کو عیسیٰ سے شادی سے روکنا زید کی ضد تھی۔ عائشہ نے پورے گھر میں اعلان کر دیا وہ کل ہی عیسیٰ سے نکاح کرے گی اگر کوئی شرکت کرنا چاہتا ہے تو وہ آسکتا تھا۔ دونوں بھائیوں نے اسے بہت روکا مگر عائشہ نے جیسے ٹھان لی تھی کہ وہ اپنی من کی آئی ہی کرے گی۔

زید غصے میں ایک دم سے بولا "اگر تم نے عیسیٰ سے شادی کی تو میں خودکشی کر لوں گا۔"

عائشہ نے ایک پل کے لیے زید کو دیکھا اور کسی تاثر کے بغیر کہا۔ "تو کر لو مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے۔"

یہ سن کر زید کو خاصا صدمہ لگا۔ پھر اس نے سوچ لیا اس ذلت بھری زندگی سے تو موت اچھی ہے۔ جس دن عیسیٰ اور عائشہ کا نکاح تھا زید نے اسی دن اپنے یونیورسٹی کے پاس برگد کے درخت کے نیچے اپنی کلائی بلیڈ سے کاٹ لی۔ اس نے یہ جگہ اس لیے منتخب کی تھی کیونکہ یہ خاصی سنسان تھی۔ اگر وہ چیخا یا چلایا تو بھی کوئی اس کی مدد کے لیے نہیں آئے گا۔

وہ سکون اور آرام سے مرنا چاہتا تھا۔ اسے لگا تھا مرنا بہت آسان ہے۔ مگر کلائی کٹتے ہی اس کا جسم اس کے دماغ سے مزاحمت کرنے لگا۔ درد کی شدت اس کی رگ رگ سے سرایت کرنے لگی۔ وہ کراہنے لگا، درد سے سسکیاں بھرنے لگا، تڑپتے ہوئے کسی طرح اس کا جسم خود کو اس درد سے نکالنا چاہتا تھا۔ انہی سب میں وہ کسی کو مدد کے لیے بلانا چاہتا تھا۔ اس نے دو تین بار مدد کے لیے پکارا بھی۔ جب اس کے اندر اتنی ہمت نہ رہی کہ وہ کچھ مزید کر سکے تبھی اسے قدموں کی آہٹ

www.novelsclubb.com

اپنے پیچھے سنائی دی۔اس کی آنکھیں بند ہو رہی تھیں۔وہ مڑ کر نہیں دیکھ سکتا تھا کہ کون آ رہا ہے اور پھر ایک ہیولا اس کے سامنے کھڑا ہو گیا۔وہ آرام سے آنکھیں بند کر لیتا اگر وہ ہیولا اسے آنکھیں بند نہ کرنے کی نصیحت نہ کرتا۔زید نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا۔یہ تو وہی تھی۔

اس نے آنکھیں دوبارہ بند کرنا چاہی تو لڑکی نے اسے پھر ڈانٹ دیا۔ زید نے اسے واپس جانے کو کہا مگر پتہ نہیں جواب میں اس لڑکی نے کیا کہا۔اس لڑکی نے اپنا رومال بھی اس کی کٹی کلائی پر لگا دیا۔اس نے اسے منع بھی کیا مگر وہ نہ مانی۔پھر وہ لڑکی اسے کچھ کہنے لگی ساتھ ساتھ اس نے اس کا شاید نام بھی پوچھا تھا۔ زید نے اپنا نام بڑی مشکل سے بتایا۔اس لڑکی نے دوبارہ اس کا نام دہرا کر اس سے تصدیق کی۔کچھ دیر بعد ایمبولینس آ گئی اور ہسپتال انتظامیہ سے اس لڑکی نے لڑ جھگڑ کر اس کی جان بچالی۔

www.novelsclubb.com

****

ہسپتال میں جب اس کی آنکھ کھلی تو اسے عائشہ روتی ہوئی اپنے پاس ملی۔اس نے زید کا ہاتھ ایسے تھاما ہوا تھا جیسے اب اسے کہیں بھی جانے نہیں دے گی۔زید نے اپنا ہاتھ چھڑوانا چاہا مگر درد کی ایک لہر اس کے جسم سے گزری۔

"تم نے ایسا کیوں کیا زید؟"جب عائشہ کو پتہ چلا زید کو ہوش آچکا ہے تو اس نے روتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تم ہی نے تو کہا تھا میں مر جاؤں!" زید نے نقاہت بھری آواز سے کہا۔

"میں نے اس وقت جو بھی کہا غصے میں کہا تھا، اس کا مطلب یہ تھوڑی تھا تم خود کشی ہی کر گزرو۔" عائشہ نے روتے ہوئے کہا۔

"تم نے اس سے شادی کر لی؟" زید نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"میں ڈاکٹر سے پوچھ کر آتی ہوں تمہیں کھانا دیا جا سکتا ہے یا نہیں!" وہ اس کی بات کا جواب دیے بغیر چلی گئی تھی مگر زید کو اپنا جواب مل گیا تھا۔

وہ آنکھیں موند کر لیٹا ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد عائشہ ادھیڑ عمر ڈاکٹر کو ساتھ لے کر آ گئی۔ ڈاکٹر اس کو چیک کر رہا تھا جب اس نے ڈاکٹر سے پوچھا۔

"مجھے جو لے کر آیا تھا وہ چلا گیا؟" زید کے پوچھنے پر ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلایا۔

"ہاں وہ چلی گئی۔ میرے دوست کی بیٹی آپ کو یہاں لے کر آئی تھی۔ آپ کو اس کا احسان مند ہونا چاہیے۔ اگر ابھی آپ جی رہی ہیں تو یہ سب اس کی کرم نوازی ہے۔ اگر وہ ہسپتال انتظامیہ سے آپ کے لیے نہ لڑتی تو آپ یقیناً اس وقت یہاں نہ ہوتے۔"

ڈاکٹر یہ کہہ کر چلا گیا لیکن زید کافی دیر تک اس لڑکی کے بارے میں سوچتا رہا۔اس نے بھی بے ہوشی میں اس لڑکی کی بحث تھوڑی بہت سنی تھی۔آخر وہ لڑکی کیا تھی؟کیوں اس کے لیے اتنا سب کر کے گئی تھی؟اس کے دل میں اس لڑکی کے لیے بنا نرم گوشہ مزید گہرا ہو گیا۔

رات کو ہی وہ ڈسچارج ہو کر چلا گیا۔کچھ دنوں کے لیے وہ گھر پر ہی رہا۔ عائشہ نکاح کے بعد بھی ان ہی کے گھر میں تھی۔زاہد بھائی کے پوچھنے پر اس نے بتایا کہ عیسیٰ غیر ملکی تھا۔وہ اس سے نکاح کرنے کے بعد واپس اپنے ملک چلا گیا ہے۔ کچھ مہینوں بعد وہ اپنے ماں باپ کے ساتھ اسے رخصت کر کے باہر ملک لے جائے گا۔بھابھی نے تو عائشہ کو کافی سنائی لیکن بھائی جان کچھ نہ بولیں۔زید کو لگا شاید وہ عائشہ کو بہن ہونے کی وجہ سے برداشت کر رہے ہیں۔ویسے بھی وہ اپنی بہن کو اگر گھر سے نکال بھی دیتے تو ان کی اپنی ہی بدنامی ہوتی۔نکاح کی بات جو ابھی سب سے

www.novelsclubb.com

چھپی ہوئی ہے، عائشہ کو نکال دینے کے بعد جنگل میں آگ کی طرح پھیل جائے گی۔البتہ عائشہ اور زید کے رشتے کے درمیان ایک دیوار حائل ہو گئی تھی۔دونوں کے درمیان پہلے جیسا کچھ نہیں رہا تھا۔

****

کچھ دنوں بعد زید کے مڈٹرمز شروع ہو گئے۔مڈٹرمز میں شرکت کرنے کے لیے اسے یونیورسٹی جانا ہی تھا۔ویسے بھی اس کی طبیعت کافی سنبھل گئی تھی۔

یونیورسٹی پہنچ کر اس نے اپنا پیپر دیا اور پیپر ختم کرنے کے بعد یونہی پوری یونیورسٹی میں گھومنے لگ گیا۔وہ یونہی سر آفتاب کے آفس کے باہر سے گزر رہا تھا جب ایک دم سے سر آفتاب کی آوازیں سن کر چونکا۔

سر آفتاب کسی لڑکی کو دھمکی دے رہے تھے۔ لڑکی کی آواز تو اسے نہیں آ رہی تھی مگر وہ پھر بھی اس کی بے بسی محسوس کر سکتا تھا۔ اس کے ذہن میں فوراً سے عائشہ کا چہرہ بنا۔ اگر کوئی اس کی بہن کے ساتھ یوں کرتا تو؟

اسے ایک منٹ لگا فیصلہ لینے میں وہ فوراً سے اندر آیا۔ وہ اندر آیا تو اپنے سامنے دوبارہ اسی لڑکی کو دیکھ کر حیران ہوا۔ اس نے پرنسپل صاحبہ کا جھوٹا بلاوا آفتاب کو دیا۔ زید آفتاب کی گندی نظریں اس لڑکی پر دیکھ کر کافی طیش میں آ رہا تھا۔ اس نے بمشکل خود کو سنبھالا ہوا تھا۔ آفتاب جانا نہیں چاہتا تھا مگر مجبور ہو کر چلا گیا۔ جاتے جاتے وہ لڑکی کو دھمکی دینا نہیں بھولا تھا۔

وہ لڑکی آفتاب کے جانے کے بعد ایک پل کے لیے بھی اندر نہ رکی اور باہر چلی گئی۔ باہر نکل جانے کے بعد وہ رکی نہیں بلکہ چلتی رہی۔ زید نے بھی اس کا پیچھا کیا۔ آخر کار وہ سیڑھیوں کے زینوں پر بیٹھ گئی۔ زید اس کے پاس آکر کھڑا ہو گیا۔

وہ بار بار آفتاب کو اس لڑکی کی موجودگی کی وجہ سے گالی دینے سے روک رہا تھا۔ زید نے اس سے پوچھا یہ سلسلہ کب سے چل رہا ہے تو اس نے بتایا کہ آفتاب کی گندی نظروں کا اسے پہلے سے ہی سامنا تھا مگر آج پہلی دفعہ اس نے اسے بلیک میل کیا ہے۔ زید نے اسے تسلی دی لیکن لڑکی نے یہ فیصلہ کر لیا تھا کہ اب وہ یونیورسٹی نہیں آئے گی۔ اس کے بعد دونوں کے درمیان خاموشی چھا گئی۔ چھٹی ٹائم تک زید یونہی اس لڑکی کے پاس کھڑا رہا۔ جس کی وجہ سے اس کی ٹانگیں بھی

www.novelsclubb.com

درد کرنے لگ گئی تھی۔ جیسے ہی چھٹی کا وقت آیا۔ زید نے اس لڑکی کا دھیان چھٹی کے وقت پر لگایا۔

وہ اٹھ کر اس کے ساتھ باہر چلنے لگ گئی۔ چلتے ہوئے لڑکی نے اس کے ہاتھ کا پوچھا اور ساتھ ساتھ ہی اس سے خودکشی کے وجہ بھی پوچھی۔ اس نے مختصر الفاظ میں اس کو باور کروادیا کہ وہ اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا ہے۔

اس کے بعد زید اس لڑکی کا حوصلہ بڑھانے لگ گیا۔ وہ چاہتا تھا یہ لڑکی اپنا فیصلہ بدل لے اور فرار کی بجائے ڈٹ کر اپنی جنگ لڑے لیکن اس کی اتنی حوصلہ افزا باتوں کے جواب میں جب اس نے کہا۔

"تمہارے لیے کہنا آسان ہے۔ تم ایک لڑکے ہو۔ لڑکوں کو ان سب سے نہیں گزرنا پڑتا جن سب سے ہم لڑکیاں گزرتی ہے!"

توزید رک گیا۔ اس کے ذہن میں وہ ہزاروں باتیں آئیں جن سب سے وہ گزرا تھا۔ اس کے ماں باپ کا چلے جانا، بھائی کی بے رخی، بھابھی کے طعنے، کما نہ پانے کی وجہ سے خود کو ایک لوزر ماننا، بہن کا اس پر ایک دوسرے مرد کو ترجیح دینا مگر وہ یہ سب کسی کو نہیں کہہ سکتا تھا کیونکہ وہ ایک لڑکا تھا۔ اس کے دل و دماغ میں تلخی گھل گئی اور اس نے تلخ لہجے میں ہی لڑکی کی باتوں کا جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر کے لیے وہ خاموش ہوا اور لڑکی کو ایک بار پھر حوصلہ افزا باتیں سنانے لگ گیا۔ باتیں کرتے کرتے اس نے لڑکی کا نام بھی اس سے پوچھا۔

پہلی دفعہ سننے پر اسے وہ نام سمجھ نہیں آیا۔اس نے یونہی لڑکی کے سامنے وہ نام لے لیا جو اس نے سمجھا تھا مگر وہ غلط تھا۔لڑکی نے غصے میں دوبارہ دہرایا۔

"جائی یانہ!"

اس دفعہ زید نام سمجھ گیا تھا۔اس نے لڑکی کا غصہ ٹھنڈا کروانے کے لیے اس کا نام صحیح سے لے لیا اور ایک دفعہ پھر اس کا حوصلہ بڑھانے لگ گیا۔کچھ دیر بعد وہ دونوں روڈ تک پہنچ چکے تھے۔لڑکی نے ٹیکسی لی اور اپنے گھر چلی گئی جبکہ وہ وہی کھڑا اسے جاتا دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

****

اپنے اگلے پیپر کے دن وہ صبح جلدی ہی یونیورسٹی کے لیے نکل گیا تھا۔ یونیورسٹی پہنچ کر اسے دور سے ہی سر آفتاب دکھائی دیئے۔ وہ جبڑے بھینچ کر اس کی طرف دیکھے بغیر آگے چل دیا۔ کچھ دور آنے کے بعد وہ جس شخص سے ٹکرایا تو اسے حیرت اور غصہ دونوں آیا۔ اس نے اسی غصے میں جائی یانہ کو ڈانٹ بھی دیا۔ وہ اس وقت آخر یونیورسٹی میں کر کیا رہی تھی۔ اس کے لہجے میں پتہ نہیں کیوں رعب بھی آگیا تھا جو جائی یانہ نے محسوس کر لیا تھا اور ناگواری سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں تمہیں جواب دہ نہیں ہوں!" بات اس کی بھی سچ تھی۔ آخر وہ اسے جواب دہ کیوں ہوتی۔ زید سر جھٹک کر جانے لگا جب جائی یانہ نے اسے دوبارہ

روکا اور اسے بتایا کہ اسے آفتاب سے بدلا لینے کا پلین مل گیا ہے۔اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا جائی یانہ اتنے جلدی پلان بنا سکتی ہے۔جب اسے جائی یانہ کے پلان کے بارے میں پوچھا تو اسے سخت مایوسی ہوئی۔

وہ اپنی اور آفتاب کی ویڈیو بنا کر انٹرنیٹ میں وائرل کرنا چاہتی تھی۔ زید جائی یانہ کی عقل پر ماتم کرنے لگا۔کیا اسے پتہ تھا کہ آفتاب کی ویڈیو ڈال کر سب سے پہلے وہ خود ہی بدنام ہو گی۔زید نے اس پلان کے نقائص جائی یانہ کو بتا دیے اور اس پلان میں شریک ہونے میں جائی یانہ کو صاف صاف انکار کر دیا۔یہ کر کے وہ آگے چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد اسے جائی یانہ تب دکھائی دی جب وہ اپنے کچھ کلاس فیلوز کے ساتھ پیپر سے پہلے ہونے والے دسکشن سن رہا تھا کہ ہو سکتا ہے یہ ٹاپک دے

دیں یا پھر سر یہ دے دیں۔زید بے دلی سے یہ باتیں سن رہا تھا جب جائی یانہ نے اسے دور سے آواز دی۔

جب ساتھی لڑکوں نے اسے اور جائی یانہ کو معنی خیز نگاہوں سے دیکھا تو زید کا دل چاہا زمین پھٹ جائے اور وہ اس میں سما جائے۔جائی یانہ بھی سمجھ گئی تھی کہ اس نے کافی بے تکلفی سے سب کے سامنے اس کا نام لے لیا ہے۔اس لیے نہایت تمیز کے ساتھ کسی پروفیسر کے بلانے کا کہہ کر اپنے ساتھ لے گئی۔

جیسے ہی وہ کچھ دور پہنچیں تو زید نے جائی یانہ کی غلطی پر اسے سمجھایا۔ مگر جائی یانہ کو اس کا سمجھانا برا لگ گیا۔زید نے جائی یانہ کو مزید اس بارے میں سمجھانا چاہا مگر وہ بات بدل کر اپنا وہی پلان سنانے کی کوشش کرنے لگ گئی۔زید کو

یہ برا لگا اور اس نے اکھڑے ہوئے لہجے سے اسے کہہ دیا وہ اس کا کام بتائے۔ وہ پورا پلان ایک بار پھر نہیں سننا چاہتا تھا۔

جائی یانہ کو اس کا اکھڑا ہوا لہجہ کافی برا لگا تھا۔ اس نے اسے جانے کا کہہ دیا۔ ساتھ ساتھ اس نے یہ بھی کہا کہ اس نے اسے تھوڑا سا فری کیا کر دیا ہے وہ اس کے سر پر ناچنے لگا ہے۔ زید کے لیے یہ بات ایک ریمائنڈر کے طور پر کام کی تھی۔ واقعی آخر اس کا کیا حق پہنچتا ہے وہ جائی یانہ کو سمجھائے، اس سے بات کریں اور اس کے مسئلے سلجھائے۔ اس کے دل اور دماغ میں جنگ چھڑ گئی۔ وہ جائی یانہ کے کہنے پر واپس چلا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

پیپر بھی اس نے اسی غائب دماغی میں دیا تھا اور یونیورسٹی سے جلدی چلا گیا تھا۔ اس رات اس نے دل کو ٹٹولا کہ آخر وہ جائی یانہ کے لیے یہ سب کیوں کرتا

ہے تو اسے معلوم ہوا اسے جائی یانہ اچھی لگتی ہے شاید وہ اس سے محبت کرتا ہے۔ لیکن کیا وہ اس کا ساتھ نبھا سکتا ہے۔

اس نے غیر جانبدار ہو کر اپنا اور اس کا جائزہ لیا۔ جائی یانہ کسی اچھے کھاتے پیتے گھرانے کی لگتی تھی۔ اس کے پاس سب کچھ تھا اور وہ!

اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔ وہ جائی یانہ کو پسند کرتا ہے اور شاید دور کہیں اسے اپنانا بھی چاہتا ہے۔ اگر کبھی اس نے اپنی یہ خواہش جائی یانہ کو بتا بھی دی اور شاید کوئی معجزہ ہو گیا اور جائی یانہ نے بھی مثبت جواب دے دیا تو آگے کیا ہو گا۔ زید ذہن میں ایک نقشہ کھینچنے لگ گیا۔

جائی یانہ کی فیملی یقیناً کسی ایسے لڑکے سے اپنی بیٹی کی شادی نہیں کریں گے جو بے روزگار ہو۔زید کا مستقبل بہت مبہم تھا۔پڑھائی کر لینے کے بعد بھی وہ اچھے سے جانتا تھا بغیر کسی سفارش کے اسے کوئی اچھی نوکری نہیں مل سکتی تھی اور کاروبار کرنے کے لیے اس کے پاس سرمایہ اور تجربہ دونوں ہی نہیں تھا۔وہ یقیناً جائی یانہ کے خاندان سے نامراد ہو کر واپس لوٹا دیا جاتا۔اگر جائی یانہ کی اس سے شادی ہو بھی جاتی تو بھی اس کی ساری زندگی اس غربت کی جہنم میں ہی گزر جاتی اور وہ کم از کم جائی یانہ کو اس جہنم میں تو جھونک نہیں سکتا تھا۔وہ اس سے پیار کرتا تھا۔وہ اسے کبھی بھی اس ذہنی اذیت سے نہیں گزار سکتا تھا جس سے وہ روز گزرتا تھا۔اس دن اس نے ٹھان لیا کہ وہ اب جائی یانہ کے آس پاس بھی نہیں بھٹکے گا۔

www.novelsclubb.com

اگلے ہی دن اس کا ارادہ متزلزل ہو گیا جب پوری یونیورسٹی میں زیر گردش خبر اس کے کانوں میں میں پہنچی۔پوری یونیورسٹی آفتاب کے یونیورسٹی سے

نکال دیے جانے سے واقف تھی۔سب یہ کہہ رہے تھے کہ مس صبا نے سر آفتاب کو نکالا ہے لیکن وجہ کسی کو معلوم نہیں تھی۔زید سمجھ گیا کہ ان سب کے پیچھے جائی یانہ کا ہاتھ ہے۔

وہ جائی یانہ کے پاس گیا اور اس سے وجہ پوچھنے کے لیے علیحدہ ملنے کا کہا مگر وہ بالکل بھی نہ مانی۔زید کو یہ سن کر دھچکا لگا کہ اسے زید پر شک ہے۔زید نے پھر بھی ہمت نہ ہاری اور اس سے اپنی بات پوچھی جس کا جواب جائی یانہ نے مبہم انداز میں دیا۔جب جائی یانہ نے کوئی بھی بات صاف انداز میں نہیں کی تو زید بھی ہار مان کر چلا گیا۔اس کے بعد ایک عرصے تک دونوں نے ایک دوسرے کو نظر انداز کیا۔

www.novelsclubb.com

****

اپنی یونیورسٹی میں اپنے کزن آریان کو دیکھ کر زید کو بہت بڑا جھٹکا لگا۔ وہ اس کا تایا زاد کزن تھا۔ اس کے تایا اور ان کے درمیان تب سے بول چال بند تھی جب زید کے ماں باپ زندہ تھے۔ زید کے باپ رحیم اور اس کے تایا جہانگیر دونوں کے درمیان وراثت کا تنازعہ تھا۔ جہانگیر نے اپنے باپ کی ساری جائیداد اپنے نام کروا کر اپنے بھائی کو سڑک پر چھوڑ دیا تھا۔ زید کا باپ رحیم اس بات پر کافی دل برداشتہ ہو گیا تھا۔

اس نے اپنے بھائی کے خلاف کوئی قانونی کاروائی نہیں کی مگر اس سے سارے رشتے ناطے بھی توڑ لیے تھے۔ رحیم نے اس کے بعد ایک بہت کڑا وقت گزارا تھا۔ اس نے اپنی جمع پونجی سے بہت مشکل سے ایک چھوٹے سے علاقے میں ایک چھوٹا گھر خریدا تھا۔ وہ رحیم جس نے ساری زندگی عیش و آرام سے گزاری

تھی،اس پر اب یہ حالات آ گئے تھے کہ گدھے گھوڑے کی طرح محنت کر کے بمشکل دو وقت کی روٹی اپنے لیے اور اپنے بیوی بچوں کے لیے لا پاتا تھا۔زندگی اتنی ہی مشکل چل رہی تھی کہ ایک حادثے میں رحیم اور اس کی بیوی کا انتقال ہو گیا۔

ماں باپ کے مر جانے کے بعد اس کا تایا جہانگیر اپنے بیٹے آریان کے ساتھ اکثر ان کی مدد کرنے کی پیشکش کرنے گھر آیا کرتا تھا جس کو زاہد بڑی تلخی کے ساتھ منع کر دیا کرتا تھا۔زاہد کو اپنے تایا سے حد درجہ نفرت تھی۔جہانگیر کے دھوکے کے بعد رحیم پر گزرے دنوں کا زاہد خود عینی شاہد تھا کیونکہ عائشہ اور زید کے مقابلے میں وہ بڑا ہو گیا تھا اور بہت کچھ سمجھنے لگا تھا۔اس نے اکثر زید اور عائشہ کو بھی وہ زیادتیاں بتائی تھیں جو اس کے تایا نے اس کے باپ پر کی تھی۔زید کے دل میں بھی اپنے باپ کے دشمن کے لیے کوئی جگہ نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ عرصے بعد جہانگیر تایا نے آنا چھوڑ دیا۔وہ شاید میٹرک میں تھا جب اسے یہ خبر پہنچی اس کا تایا کا انتقال ہو گیا ہے۔ان کے گھر سے کوئی بھی تعزیت کے لیے نہیں گیا بلکہ سب کے دلوں میں ان کے مرنے کی خوشی تھی۔اس نے آریان کی تصاویر فیس بک پر اسکرول کرتے ہوئے دیکھی ہوئی تھی۔اس لیے اسے آریان کو پہچاننے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی۔

اب اتنے عرصے غائب رہنے کے بعد آریان کا یوں اچانک یونیورسٹی آجانا اس کے لیے حیرانگی کا سبب تھا۔

www.novelsclubb.com

یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں کھڑا وہ اس کے پاس آیا اور اس سے پوچھا۔

"اور سناؤ زید کیا حال چال ہے؟" آریان اس سے ایسے بات کر رہا تھا جیسے ان کے درمیان کافی خوشگوار تعلقات تھے۔

"ٹھیک ہوں!" زید نے مروتاً کہا۔

"پڑھائی کیسی جا رہی ہے؟" اس نے ایک اور بار ہلکے پھلکے لہجے میں پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھی!" ایک بار پھر اسے جواب دینا پڑا۔ آخر یہ آیا کیوں تھا؟

"یار مجھے تم سے ایک کام تھا!" آریان نے اپنا بازو زید کے کندھوں پر رکھ کر بے تکلفی سے کہا۔ زید نے سکھ کا سانس لیا۔ شکر وہ مدعے پر تو آیا۔

"بولو!" زید نے بہت آرام سے کہا۔

"مجھے نا ایک لڑکی کی معلومات نکلوانی ہے۔ تمہاری طرح بی بی اے کی ہی اسٹوڈنٹ ہے۔ تصویر تو میرے پاس نہیں ہے اور نہ میں نے اسے کبھی دیکھا ہے۔ لیکن اس کا نام مجھے پتہ ہے۔ جائی یانہ اشفاق نام ہے اس کا۔ تم میرے لیے اس کی تھوڑی بہت معلومات نکلوا سکتے ہو۔" زید جائی یانہ کا نام سنتے ہی جان گیا کہ کس کی بات کی جا رہی تھی۔ اس نے اسکا ہاتھ اپنے کندھے سے ہٹوایا۔

"میں فارغ نہیں ہوں کہ تمہارے لیے کسی لڑکی کی معلومات نکلواتا پھروں۔"اس نے سہولت سے کہااور جانے لگاجب ایک بار پھراسے روکا گیا۔

"یار! تم سمجھے نہیں میں جانتاہوں تم ان دنوں کافی مشکل میں ہو۔میں تو تمہاری مدد کرناچاہتاہوں۔تم میرا کام کرو میں تمہارامسئلہ حل کردوں گا۔ تمہیں جتنے بھی فائیہ مینشنل ایشو ہے سب حل کردوں گا۔"زیداس کی بات سن کر آپے سے باہر ہو گیا۔

"کیا مطلب ہے تمہارا؟تم مجھے بھکاری سمجھتے ہو؟"زید نے غصے سے اس سے پوچھا

"یار تم غلط سمجھ رہے ہو۔ میری بات کا ایسا کوئی مطلب نہیں تھا۔"
آریان نے اسے ٹھنڈا کروانا چاہا مگر زید اب کسی کی ایک نہیں سن رہا تھا۔

"اگر تمہیں لگتا ہے مجھے تمہارے پیسوں کی ضرورت ہے تو ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ تم لوگوں کا تو ایمان ہی بس پیسہ ہے لیکن جس پیسے پر تم اتنا اتراتے ہو سب جانتے ہیں وہ صرف تمہارا نہیں ہے۔ اس میں میرے باپ کا بھی حصہ ہے۔ اگر ہم بھائیں خاموش ہیں تو اسے ہماری کمزوری نہ سمجھو۔ ہم اپنے باپ کے فیصلے کا احترام کرتے ہیں۔ اس لیے تمہارے لیے بہتر ہو گا ہمارے سامنے کم آیا کرو۔ ایسا نہ ہو ہم سب لحاظ بھول جائیں۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر وہ وہاں سے چلا گیا۔

****

وقت گزرتا گیا اور اس کی زندگی روٹین پر آ گئی تھی۔ اسے ایک اچھی نوکری مل گئی تھی۔ ہفتے کے پانچ دن بشمول اتوار اسے صبح نو بجے سے رات آٹھ بجے تک ایک دوکان میں سیلز مین کے طور پر کام کرنا ہوتا تھا۔ جمعہ اور ہفتہ وہ دوکان بند رہتی تھی۔ اس دوکان کا اتنا عجیب شیڈول کیوں تھا اسے خود نہیں پتہ تھا مگر اس کے لیے یہ اچھا تھا۔ اس طرح وہ ہفتے میں دو دفعہ یونیورسٹی جا سکتا تھا۔ اس کی یونیورسٹی ہفتے والے دن بھی کھلی ہوتی تھی۔ اس کا پہلا سمیسٹر کلئیر ہو گیا تھا۔ بھابھی کی روز روز کی جھک جھک سن کر زید اتنا تنگ آ گیا تھا کہ وہ بوائز ہاسٹل میں منتقل ہو گیا۔

زید کو اپنی زندگی خاصی مشینی لگنے لگی تھی مگر زید اسی پر خوش تھا۔اس کی زندگی میں دوبارہ تبدیلیاں آنا تب شروع ہوئی جب ایک رات جائی یانہ کا میسج اس کے موبائل پر آیا۔وہ اس سے ملنا چاہتی تھی۔زید نے اسے جمعے کے دن یونیورسٹی میں ملنے کا وعدہ کر لیا۔

جب وہ یونیورسٹی پہنچا تو وہ اپنی کلاسز لینے میں مصروف رہا۔اس نے سوچا ہوا تھا فری پیریڈ میں وہ جائی یانہ سے ملے گا۔

جب اس کا پیریڈ فری ہوا تو وہ سب سے پہلے گراؤنڈ میں جائی یانہ کی تلاش میں آیا۔توقع کے عین مطابق جائی یانہ اسے گراؤنڈ میں بیٹھی دکھائی دی۔

زید اس کے پاس آ کر بیٹھ گیا اور اس سے باتیں کرنے لگا۔ جائی یانہ اس سے آریان کے بارے میں پوچھ رہی تھی۔ زید نے جب وجہ پوچھی تو جائی یانہ نے ہچکچاتے ہوئے بتایا اس کی بہن اپنی شادی کے دن سے گم ہے اور وہ اسے تلاش کر رہی ہے اور اسے آریان پر شک ہے۔ ساتھ ساتھ شاید جائی یانہ کو یہ بھی فکر تھی کہیں زید اپنے کزن کے لیے برا نہ مان جائے اس لیے وہ بہت تول تول کر بول رہی تھی۔

زید نے اسے جو کچھ پتہ تھا۔ سب بتا دیا سوائے اس کے کہ اس دن آریان جائی یانہ کا پتہ لگانے یونیورسٹی آیا تھا۔ زید نے جان کر یہ بات گھمائی تھی۔ اسے ڈر تھا کہیں جائی یانہ یہ نہ سمجھے کہ وہ بھی آریان کے ساتھ ملا ہوا ہے۔ مختصر سی ملاقات کے بعد وہ اٹھ کر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

****

وہ آرام سے اپنے ہاسٹل کے کمرے میں سو رہا تھا جب اس کا فون بجا۔ اس نے تکیے کے پاس ادھر ادھر ہاتھ مار کر اپنا فون پکڑا۔ کچھ دیر بعد اس نے کال اٹھائی۔

"ہیلو!" اس کی آواز گہری نیند سے اٹھنے کی وجہ سے بھاری تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیسے ہو زید؟" دوسری طرف سے شناسا سی آواز گونجی۔

"کون بات کر رہا ہے؟" زید پر نیند کا غلبہ طاری کو رہا تھا۔

"میں آریان بات کر رہا ہوں۔" یہ نام سنتے ہی زید کی آنکھیں پٹ سے کھل گئیں۔

"کیوں کال کی ہے؟" زید نے سختی سے پوچھا۔

"ارے یار تمہارے بھلے کے لیے ہی کال کی ہے بلکہ تمہاری بہن کے بھلے کے لیے۔" زید اٹھ کر بیٹھ گیا۔ عائشہ کو موضوع کا حصہ بنتا دیکھ کر اسے غصہ آنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"میری بہن کا اس میں کیا ذکر ہے؟" زید نے غصے سے پوچھا۔

"تمہاری بہن ہی کا تو سارا ذکر ہے اور ساتھ ساتھ اس کے شوہر کا! کیا نام ہے اس کا؟" آریان نے سوچنے کی اداکاری کی۔

"عیسیٰ!" زید نے اسے بتایا۔

"ارے ہاں عیسیٰ!" آریان نے عیسیٰ کا نام کافی کھینچ کر ادا کیا تھا۔ "تم جانتے ہو تمہارا بہنوئی ایک بار پھر شادی کر رہا ہے؟"

www.novelsclubb.com

یہ بات سن کر زید کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم؟" زید نے دبی دبی غراہٹ سے کہا۔

"صحیح کہہ رہا ہوں۔ یقین نہیں آتا تو اپنی کلاس فیلو جائی یا نہ سے خود پوچھ لینا۔ ویسے بھی عیسیٰ اس کا کزن ہے اور عیسیٰ سے ہی تو اس کی شادی ہو رہی ہے۔" آریان خاصے محظوظ انداز میں بول رہا تھا۔

"میں دیکھتا ہوں اور اگر یہ جھوٹ ہوا تو تمہاری خیر نہیں ہو گی۔" زید نے یہ کہہ کر کال بند کر دی۔

www.novelsclubb.com

اس رات اسے بالکل بھی نیند نہیں آئی۔ان عورتوں کا نام موت کے منہ میں جاتا سننا جس سے زید بے پناہ محبت کرتا تھا نہایت مشکل تھا۔اس کی اور جائی یانہ کی ملاقات کو کافی دن گزر گئے تھے۔جمعے اور ہفتے کو وہ پھر جب بھی یونیورسٹی گیا اسے جائی یانہ کہیں بھی نظر نہیں آئی تھی۔

جیسے ہی فجر کی اذانوں کی صدائیں پھیلی زید نے مسجد میں جا کر با جماعت نماز ادا کی اور دعا مانگ کر ان دونوں عورتوں کی بہتری مانگی۔مسجد سے واپس ہاسٹل آتے ہوئے اس نے عائشہ کو کال کر دی۔

www.novelsclubb.com

عائشہ نے دو تین کالز کے بعد زید کی کال اٹھالی۔

"خیریت؟" عائشہ کی آواز میں بھی نیند کا خمار چھایا ہوا تھا۔

"تمہاری عیسیٰ سے کوئی بات ہوئی ہے۔" اس نے سیدھی بات کی۔

"نہیں! جب سے وہ واپس اپنے ملک گیا ہے۔ ایک بار کے علاوہ اور بات نہیں ہوئی ہے۔ میں خود پریشان ہوں مگر تم اس وقت کیوں پوچھ رہے ہو؟" عائشہ کے لہجے میں چھایا نیند کا خمار اب بالکل غائب تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس نے آخری بار کب بات کی تھی؟" زید نے اس کے سوال کو نظر انداز کیا۔

"جب وہ اپنے گھر پہنچا تھا۔" زید نے اس کی بات سن کر کوئی جواب نہ دیا اور کال کاٹ دی۔

صبح اس نے دوکان سے تین گھنٹے کی چھٹی لی اور یونیورسٹی پہنچ گیا۔ یونیورسٹی پہنچ کر اس نے جائی یانہ کو بہت تلاش کیا مگر وہ کہیں نہیں ملی۔ تبھی اس کی نظر کالی چادر والی اس لڑکی پر گئی۔ یہ لڑکی اکثر جائی یانہ کے ساتھ رہا کرتی تھی۔ وہ ضرور جائی یانہ کے متعلق کچھ بتا سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

زید اس کے پاس گیا اور اسے بلایا۔

"سنو؟"

"جی!" لڑکی نے چہرہ اٹھا کر کہا۔

"تمہاری دوست جائی یا نہ کہاں ہے؟" زید کے پوچھنے پر لڑکی نے بتایا۔

"وہ نہیں آئی ہے بلکہ بہت دنوں سے نہیں آئی ہے۔ میں بھی پریشان ہوں لیکن!" لڑکی بھنویں اوپر کو اٹھیں۔ "تم کیوں پوچھ رہے ہو؟"

www.novelsclubb.com

"دیکھو میرا ان سے بات کرنا بہت ضروری ہے۔ کیا تم پلیز کسی طرح ان سے رابطہ کر سکتی ہو۔ تم بس یہ سمجھ لو یہ بات جاننا تمہاری دوست کے لیے بھی

اتنا ہی اہم ہے جتنا میرے لیے ہے۔" زید کے لہجے اور چہرے میں پریشانی دیکھ کر شاید سامنے کھڑی لڑکی کو اس پر یقین آ گیا تھا۔

"لیکن آخر بات کیا ہے؟" لڑکی بولی۔ "تم اگر مجھے بتا دو تو میں تمہاری مدد کر سکتی ہوں۔"

"دیکھو مجھے پکا نہیں پتہ ہے مگر کسی نے مجھے بتایا ہے کہ میری بہن کا شوہر عیسیٰ جائی یانہ سے شادی کرنے جا رہا ہے۔ میں اسی بارے میں پریشان ہوں۔ اگر ایسا ہو گیا تو تمہاری دوست اور میری بہن دونوں کی زندگی خراب ہو جائے گی۔" اس کی بات سن کر اس لڑکی نے بے یقینی سے کہا۔

"ایسا نہیں ہو سکتا ہے۔اگر ایسا کچھ ہوتا تو جائی یا نہ مجھے خود بتاتی!"

لڑکی کی بات سن کر زید نے پوچھا۔

"تم نے اس سے بات آخری دفعہ کب کی تھی؟"اس کی یہ بات سن کر نائلہ سوچ میں پڑ گئی۔

"مجھے یاد نہیں ہے۔بہت دن ہو گئے ہیں۔میں اسے کال بھی کر رہی ہوں مگر کوئی ریسپانس نہیں آ رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"یعنی کوئی نا کوئی بات ضرور ہے جس سے تمہاری دوست کا تم سے رابطہ کٹ گیا ہے۔تم پلیز کسی طرح اسے کال کر کے معلومات نکالنے کی کوشش

کرواور اگر وہ کہے اس کی شادی واقعی کسی سے ہو رہی ہے تو اس کا نام اور فوٹو اس سے ضرور لے لینا۔ ویسے تمہارا نام کیا ہے؟"

زید نے بات کرتے ہوئے اس کا نام پوچھا۔

"میں نائلہ ہوں۔ تم فکر نہ کرو اگر تم واقعی میں سچے ہو تو میں تمہاری مدد ضرور کروں گی!" زید نے نائلہ اپنا نام اور فون نمبر بھی دے دیا۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ!" یہ کہہ کر زید چلا گیا۔

****

وہ یونیورسٹی میں بیٹھا نائلہ کا انتظار کر رہا تھا۔اس نے نائلہ کو جو کام دیا تھا وہ اس نے کر لیا تھا۔نائلہ نے میسج کر کے اسے بتا دیا تھا مگر دوکان کا مالک اسے کسی بھی صورت چھٹی دینے پر آمادہ نہیں تھا۔اس لیے وہ اسی دن اس کے پاس نہیں پہنچ سکا تھا۔اس بات کو کوئی چار پانچ دن گزر گئے تھے۔ابھی وہ آرام سے نائلہ کا انتظار کر رہا تھا جب آریان کی کال آئی۔

www.novelsclubb.com

"یار میں تمہاری منت کرتا ہوں! تم پلیز مجھے وہ ثبوت ابھی دے دو!"

زید نے کال اٹھاتے ساتھ ہی منت کی۔

"زید میں نے تمہیں بتایا ہے۔ میں تمہیں وہ ثبوت کل دوں گا اور وہ بھی تبھی جب تم تقریب میں جا کر ہنگامہ کرو گے۔" دوسری طرف سے آریان کی سرد آواز گونجی۔

"لیکن!" اس سے پہلے زید کچھ کہہ پاتا آریان فون بند کر چکا تھا۔ وہ آریان کی کئی دفعہ منت کر چکا تھا۔ اس کے مطابق اس کے پاس ثبوت تھے جو وہ تب ہی دکھائے گا جب زید عیسیٰ اور جائی یانہ کے نکاح میں تماشا لگائے گا۔ زید جانتا تھا اس طرح وہ صرف عائشہ اور جائی یانہ کا ہی تماشا دنیا کے سامنے لگائے گا اور وہ ایسا قطعاً نہیں کرنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر بعد اسے دور سے نائلہ آتی دکھائی دی۔اس نے نائلہ سے تصدیق کے لیے جو فوٹو لی تھی اسے دیکھ کر یقین ہو گیا کہ یہ وہی عیسیٰ ہے۔اب شک کی کوئی گنجائش نہیں رہی تھی۔اس نے ساتھ ساتھ نائلہ سے یہ تصدیق بھی کروائی کہ جائی یانہ کا نکاح کل ہے جس کے جواب میں نائلہ نے سر اثبات میں ہلا دیا۔اب شک کی کوئی گنجائش نہیں رہی تھی۔اب کل ہر حالت میں اسے جائی یانہ اور عائشہ کو عیسیٰ کا مکروہ چہرہ دکھانا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

"زید آخر تم مجھے کہاں لے کر جا رہے ہو؟"

عائشہ نے جھنجھلا کر زید سے پوچھا جو شام کو گھر آتے ساتھ ہی عائشہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ لے کر جا رہا تھا۔

"تم بس چلو!" اس نے دو ٹوک انداز میں کہا۔

"لیکن زید۔۔!" اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہہ پاتی زید نے اسے دیکھا اور ایموشنلی بلیک میل کیا۔

www.novelsclubb.com

"عائشہ کیا تمہیں اب میں اتنا ناقابلِ یقین لگنے لگا ہوں کہ تم میرے ساتھ کہیں جاتے ہوئے بھی تم سو سوال کرو گی؟" اس کی یہ ترکیب کام آ گئی۔ عائشہ منع کرتے ہوئے بولی۔

"توبہ ہے زید! تم پتہ نہیں کیا کیا سمجھ لیتے ہو۔ میں نے تو بس ایسے ہی پوچھا۔" یہ کہنے کے بعد زید عائشہ کو بائیک پر بٹھا کر اسے آریان کی بتائی ہوئی جگہ، اشفاق کے گھر کے باہر لے آیا۔ وہ گھر کے بالکل سامنے کھڑے تھے۔ عائشہ نے گھر کی طرف دیکھتے ہوئے زید سے کہا۔

"شاید اس گھر میں کوئی تقریب ہے۔ کیا ہم نے یہاں پر جانا ہے؟"

زید خاموشی سے بائیک پر سے اترا۔ اسی وقت ایک کیب بھی ان کے پاس رکی۔

www.novelsclubb.com

"چلیں؟"نائلہ کے پوچھنے پر اس نے انکار کیا۔

"نہیں ابھی ثبوت نہیں ملا۔"اسی وقت زید کا موبائل بجا۔

زید نے فوراً کال اٹھائی۔

"زید! کچرے کے ڈرم کے پاس خاکی رنگ کے لفافے میں کاغذات پڑے ہیں۔وہ عائشہ اور عیسیٰ کا نکاح نامہ ہے۔اس کے ذریعے تم محفل میں اپنی بات منوا سکتے ہو اور عائشہ جائی یا نہ اور عیسیٰ کو ساتھ اسٹیج پر بیٹھا دیکھ کر یقین کر لے گی۔اب آگے جو کرنا ہے تم پر ہے مگر یہ ساری بات محفل میں ہی ہونی چاہیے!"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر کال کاٹ دی گئی۔زید نے ادھر ادھر نظر دوڑائی تو اسے ایک کچرے کا ڈبہ ملا۔زید ان دونوں کو چھوڑتا ہوا بھاگ کر اس کے پاس گیا اور اس کے ارد گرد جھانکنے لگا۔اسے ڈرم کے پیچھے سے خاکی رنگ کا لفافہ ملا۔اس نے لفافے میں سے کاغزات نکالے اور اسے پڑھا۔وہ واقعی میں نکاح نامہ تھا۔

جب وہ واپس آیا اس وقت نائلہ اپنا تعارف عائشہ سے کروا رہی تھی اور عائشہ عجیب نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

اس نے عائشہ کو اپنی جانب متوجہ کیا۔

"عائشہ میں تمہیں یہاں کچھ دکھانے آیا ہوں؟"

"کیا؟" عائشہ نے پوچھا۔

زید نے ہمت اکھٹا کی اور بولنے لگا۔ "اس گھر کے اندر، جس میں تقریب ہو رہی ہے، وہ تمہارے شوہر عیسیٰ کی کزن کا گھر ہے۔ عیسیٰ وہاں بیٹھا اپنی کزن سے شادی کر رہا ہے۔ تمہیں یقین نہیں آتا تو تم خود دیکھ لو۔"

عائشہ نے بے یقینی سے زید کو دیکھا اور اس کے چہرے کو دیر تک تکتے ہوئے بولی۔

"ناممکن!"

www.novelsclubb.com

پھر عائشہ اندر چلی گئی۔ زید اور نائلہ نے ایک دوسرے کو دیکھا اور اندر چلے گئے۔ وہ دونوں اندر پہنچ کر عائشہ کو ڈھونڈ رہے تھے جب دور اسٹیج پر سے عائشہ کی آواز آئی۔ عائشہ شروع ہو چکی تھی۔

زید نے کاغذات نائلہ کو پکڑائے تاکہ وہ اسے اپنے بیگ میں سنبھال لے۔ نائلہ نے لال بیگ کے اندر کاغزات رکھ لیے۔

پھر وہ دونوں اسٹیج کی جانب بڑھیں۔ زید نے جب دیکھا عیسیٰ عائشہ پر جھپٹنے والا ہے تو زید غصے سے پاگل ہو گیا۔ وہ پل میں عیسیٰ پر جھپٹا اور عیسیٰ کو پکڑ کر

دیوار سے لگا لیا۔ اگر ایک صاحب ان کے درمیان میں نہ آتے تو وہ یقیناً عیسیٰ کا سر کھول کر رکھ لیتا۔ اس نے سب کو ساری حقیقت سچ سچ بتا دی۔

جب وہاں موجود لوگوں نے اس سے ثبوت مانگا تو جائی یانہ کے ساتھ کھڑی نائلہ سے کاغزات لے کر اس نے انہی صاحب کے ہاتھ میں پکڑا دیے جنہوں نے عیسیٰ اور اسے علیحدہ کیا تھا۔

جب انہوں نے پڑھ لیا تو انہوں نے اعلانیہ زید کی سچائی کی تصدیق کر دی۔ جائی یانہ کو پتہ نہیں کیا ہوا کہ وہ عیسیٰ کے پاس آئی اور زور سے اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا اور برا بھلا کہنے لگ گئی۔ زید کو اپنے اندر تک سکون اترتا محسوس ہوا لیکن تبھی ایک ادھیڑ عمر شخص جو عیسیٰ کا باپ تھا، اس نے ساری بساط پلٹ دی۔

اس نے اپنے بچے کو بچانے کے لیے جائی یانہ اور زید پر الزام لگا دیا اور جانے کہاں سے اس کی اور جائی یانہ کی فوٹو اپنے موبائل سے نکال کر انہی صاحب کو دکھا دی جنہوں نے عیسیٰ اور عائشہ کا نکاح نامہ پڑھا تھا۔ اسے تب پتہ چلا کہ یہ صاحب جائی یانہ کے باپ تھے۔

انہوں نے بھی اس فوٹو پر یقین کر لیا۔ جائی یانہ نے صفائی دینا چاہی مگر رضوان صاحب نے جائی یانہ کو آگے نہ آنے دیا اور عیسیٰ کو لے کر وہاں سے چلے گئے۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے اپنے باپ کو وضاحت دینا چاہی مگر وہ اس کی ایک بات نہ مانے۔زید نے بھی اپنی اور جائی یانہ کی بے گناہی ثابت کرنے کی کوشش کی مگر انہوں نے ایک شرط رکھ دی۔زید نے سوچ لیا تھا کہ سامنے سے کوئی بھی شرط رکھی گئی اگر وہ اس کے بس میں ہوا تو پورا کر دے گا مگر جائی یانہ کے باپ کی بات سن کر زید ہل کر رہ گیا۔

وہ ان دونوں کا نکاح کروانا چاہتے تھے۔وہ جائی یانہ سے اس کا نکاح کروانا چاہتے تھے۔اس جائی یانہ سے جس کے ساتھ ہونے کا وہ خواب میں بھی نہیں سوچ سکتا تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اعتراض کرنے لگی اور اپنی بات اپنے باپ کو سمجھاتے ہوئے اس نے اپنا یہ گمان بھی ظاہر کیا شاید زید کسی اور میں انٹرسٹڈ ہو مگر زید نے مثبت جواب دے کر اس کی غلط فہمی دور کروادی۔

عائشہ نے اسے روکنا چاہا مگر اس نے اسے اپنے طریقے ہینڈل کر لیا۔ دوسری طرف جائی یانہ کے باپ نے بھی جائی یانہ کو ایموشنلی بلیک میل کر کے نکاح کے لیے تیار کر لیا تھا۔

آگے جو کچھ بھی ہوا وہ زید کے لیے ایک خواب تھا! خوبصورت خواب! جس لڑکی کو اس نے دل سے چاہا تھا۔ اسے وہ مل رہی تھی۔ جائی یانہ نے جب مولوی صاحب کو اپنی رضامندی بتادی تو وہ اٹھ کر چلی گئی۔ اس وقت زید کو

پریشانی ہوئی کہیں اس نے کوئی غلط فیصلہ تو نہیں کر لیا۔اگر وہ جائی یانہ کی قدر نہ کر پایا جیسی کرنی چاہیے تو؟

لیکن اب یہ سب بعد کی باتیں تھی۔ابھی اسے ان سب لوگوں کے سامنے اسے جائی یانہ کو اپنانا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

نکاح اور رخصتی کے بعد جو سب سے بڑی مشکل تھی وہ جائی یانہ کو آج رات بھائی بھابھی کے گھر ٹھہرانا تھا۔اس نے بڑی مشکل سے جائی یانہ کو اسٹور روم میں رات گزارنے کا فیصلہ کیا۔

جائی یانہ کو اسٹور روم میں ٹھہرا دینے کے بعد بھی وہ واپس ہاسٹل نہیں گیا بلکہ گھر کے باہر بائیک پر بیٹھ کر رات گزاری۔اسے ڈر تھا بھابھی کہیں جائی یانہ کو اس کے جانے کے بعد گھر سے باہر نہ نکال دیں مگر ایسا کچھ نہیں ہوا۔

صبح اپنے اور جائی یانہ کے لیے ناشتے کے لیے جوس اور بسکٹ خرید کر وہ گھر میں داخل ہو کر اسٹور روم پہنچا تو اتنی گرمی میں اسٹور روم حبس میں ابلتا دکھائی دیا۔اسٹور روم کا پنکھا بند ہونے کی وجہ جب زید نے پوچھی تو جائی یانہ کے منہ سے بھابھی کا نام سن کر ہی اس کا پارہ ہائی ہو گیا۔وہ بھابھی سے لڑنا چاہتا تھا مگر

پھر خود ہی اپنا ارادہ ملتوی کر لیا۔ جائی یانہ کو منہ ہاتھ دھونے کے لیے نیچے بھیج کر جانے کب اس کی آنکھ لگ گئی۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے اپنے سامنے بیٹھی جائی یانہ کو بھی جھٹکے سے سیدھا ہوتا دیکھا۔ وہ دونوں بھابھی کی آواز سے جاگے تھے۔ زید نے جائی یانہ کو اس کا ناشتہ پکڑا دیا اور خود بھی کھانا کھانے لگ گیا۔

کچھ دیر بعد اس نے جائی یانہ کو سب کچھ بتا دیا۔ وہ اب جائی یانہ سے کچھ بھی نہیں چھپانا چاہتا تھا۔ جائی یانہ بار بار اسے یہ احساس دلا رہی تھی جیسے جائی یانہ کی مدد کر کے زید نے اس پر کوئی احسان کیا ہو۔ حالانکہ ایسا بالکل بھی نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کو نائلہ کے گھر چھوڑنے کے بعد زید جاب پر چلا گیا۔ جلدی چھٹی لے کر اس نے یونیورسٹی سے قریب پڑتے دو تین ہاسٹل دیکھیں اور جس ہاسٹل میں سختی زیادہ تھی وہاں پر جائی یانہ کو داخل کروانے کا سوچا۔

اس نے دوکان کے مالک سے کچھ رقم ادھار لی اور جائی یانہ کی دو مہینوں کی فیس جمع کروادی۔

اب حال میں واپس آئے تو زید لیٹا ہوا ابھی جائی یانہ کے بارے میں ہی سوچ رہا تھا۔ کیا وہ اس کے ساتھ رہنا چاہے گی؟ ابھی تک تو جو حالات جا رہے تھے اور جس طرح کی باتیں جائی یانہ کر رہی تھی اس سے تو صاف ظاہر تھا کہ وہ اس کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی تھی۔ اگر جائی یانہ نے اس سے طلاق کا مطالبہ کر لیا تو وہ کیا کرے گا۔

www.novelsclubb.com

کیا وہ اسے چھوڑ دے گا؟ کیا وہ اسے چھوڑ سکتا تھا؟ یہ سوالات اسے اندر تک ہلا رہے تھے۔

****

جب دوپہر اپنے عروج پر پہنچی تو عزاہ کو کمرے کی طرف آہٹ بڑھتی سنائی دی۔ وہ اسی طرح سر جھکائے آنسو بہاتی رہی تھی۔ دروازہ کھول کر کوئی اندر آیا۔ کوئی آہستہ آہستہ اسی کی طرف بڑھ رہا تھا۔ پھر عزاہ کو کوئی اپنے بالکل پاس کھڑا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"چچ چچچ! میرے بھائی نے تمہارے ساتھ کیا کر دیا!" آواز میں مصنوعی تاسف تھا۔

عزاہ جو گھٹنوں سے سر لگائے رو رہی تھی۔ یہ بات سن کر اس کی آنکھوں سے پانی رک گیا۔ اس نے سر اٹھا کر اوپر دیکھا۔ عزاہ کا چہرہ ویسا ہی تھا۔ بس دائیں آنکھ پر نیل بندھی ہوئی تھی جبکہ اس کا نچلا ہونٹ پھٹا ہوا تھا۔

وہ بیڈ پر سے اٹھ گئی۔ وہ اب نمرہ کے بالکل مقابل میں کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں آئی ہو تم؟ میرا تماشا دیکھنے؟" عزاہ نے غصے سے اس سے پوچھا۔

"بالکل!" نمرہ آرام سے بیڈ پر بیٹھ گئی۔ "اسی لیے تو تمہاری شایان بھائی سے شادی کروائی ہے۔ میرے کہنے پر ہی تو میرا بھائی تم سے شادی پر مانا تھا ورنہ میں پاگل تھوڑی تھی جو یونہی تمہیں گھر میں گھسا لیتی!"

"تم نے شایان کو منایا مگر کیسے؟" عزاہ ایک پل کے لیے رک کر سامنے بیٹھی اس لڑکی کو دیکھا۔ وہ لڑکی آخر تھی کیا چیز؟ نمرہ نے بھی عزاہ کی سنہری آنکھوں میں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ ایسے جب میرا پیارا بھائی اپنی شادی کے دن عالیہ کی بے وفائی پر دلبرداشتہ ہوا اور تم سے شادی پر انکار کر کے گھر واپس جانے لگا تو میں نے اسے

روکا۔"وہ بیڈ پر سے اٹھ کر عزاہ کے سامنے کھڑی ہو گئی۔"میں نے اسے روک کر تم سے شادی پر اکسایا،اسے بتایا کہ تم سے شادی کے بعد وہ کس طرح اشفاق اور اس کے گھر والوں سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لے سکتا ہے۔میں نے اسے بتایا کہ تم سے شادی قسمت کی طرف سے عالیہ کے گھر والوں سے بدلہ لینے کا چانس ہے۔" نمرہ عزاہ کے تاثرات جانچتے ہوئے کہتی گئی۔"ویسے ایک بات بتاؤں ہمارے پلان میں تم اس وقت شامل نہیں تھی۔ہم نے سوچا تھا تمہارا بندوبست بعد میں کریں گے،ہمیں پہلے عالیہ کو ٹھکانے لگانا تھا لیکن قسمت ہم پر اس وقت بڑی مہربان تھی اور اشفاق نے بھی شاید خود اپنے دشمنوں کی مشکل کو آسان کرنے کا سوچا تھا۔ قسمت نا صرف عالیہ کو ہمارے پاس لائی بلکہ اشفاق کے ذریعے تمہیں بھی ان سب میں گھسا دیا۔اشفاق واقعی میں بہت بے وقوف ہے۔شایان سے بہتر تمہیں آخر برباد کر بھی کون سکتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

نمرہ کے چہرے پر اب سرد مسکراہٹ تھی۔

"تمہیں آخر میرے خاندان سے مسئلہ کیا ہے؟" عزاہ نے بے بسی سے کہا۔

"میں نے کہا ہے نا میں نہیں بتاؤں گی!" نمرہ اب بیڈ پر سے اٹھ کر اسے وہی چھوڑ کر کمرے میں اندر کی طرف بڑھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے مجھے تم سے سمجھداری کی امید نہیں تھی۔" نمرہ نے ڈریسنگ ٹیبل میں پرفیوم کی بوتلیں چھیڑ چھاڑ کرتے ہوئے کہا۔ "مجھے تو لگا تھا تم سب کو بتا دو گی اور ہمیں تمہیں اس کھیل سے باہر کرنا پڑے گا مگر تم تو کھلاڑی بن کر شاید

مقابلہ کرنا چاہتی ہو۔" اس نے سر اٹھا کر عزاہ کو دیکھا۔ اس کی سرد مسکراہٹ اب گہری ہوتی چلی جا رہی تھی۔ "لیکن میں یہ بات ابھی سے بتا دوں، خود کو میرے مقابل سمجھنا تمہاری بیوقوفی ہی ہے۔"

"میں تمہاری مقابل نہیں ہوں نمرہ!" عزاہ نے شکستہ لہجے میں کہا۔ نمرہ نے چونک کر اسے دیکھا۔ عزاہ تھکی ہوئی سی بیڈ پر بیٹھ رہی تھی۔ "مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا تمہیں کس کے ساتھ کیا کرنا ہے۔ مجھے اگر ابھی فکر ہے تو بس اپنی ہی ہے! میرے پاس کوئی ٹھکانہ نہیں ہے۔ شایان کو سب سچ بتانا اپنے پیروں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔ شایان مجھے گھر سے باہر نکال دے گا اور میرا باپ مجھے رکھے گا نہیں۔ یوں میں بے آسرا پتہ نہیں کہاں جاؤں گی؟ ایسے میں تم سے دشمنی مول لے کر مجھے ملے گا کیا؟ کچھ بھی نہیں!"

www.novelsclubb.com

عزاہ کی آنکھوں سے پانی کا قطرہ گرا جو اس کی قمیض کے دامن میں جذب ہو گیا۔

"میں بس تم سے ڈیل کرنا چاہتی ہوں، جب تک تمہارا بدلہ ختم نہیں ہو جاتا تم مجھے یہی رہنے دو، بدلے میں میں تمہارے راستے میں ٹانگ نہیں اڑاؤں گی۔ ویسے بھی اب تم مجھ سے اور کیا لو گی؟ سب کچھ ہی تو ختم ہو گیا ہے۔"

نمرہ آہستہ آہستہ قدم لیتی عزاہ کے پاس آئی۔ عزاہ کے پورے جسم پر تھکاوٹ اتری محسوس ہوتی تھی۔ ایسا لگتا تھا اس نے میلوں سفر پیدل طے کر لیا ہو۔

"مجھے ڈیل منظور ہے۔ تمہارے لیے بہتر بھی یہی ہو گا۔ میرے کام میں ٹانگ اڑانے کی بجائے اگر تم خاموش تماشائی بنے یہ سب دیکھتی رہو گی تو شاید امی جان تمہیں بخش دے!"

عزاہ نے چہرہ نیچے کیے رکھا۔

"تم پوچھو گی نہیں امی جان کون ہے؟" نمرہ نے اکساتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے پہلے ہی بتا دیا ہے کہ تم نہیں بتاؤ گی۔" عزاہ نے اسی لہجے میں جواب دیا۔

"گڈ! میری باتوں پر عمل کرو یہی اس وقت سب سے بیسٹ آپشن ہے۔" یہ کہتے ہوئے نمرہ کمرے سے باہر جانے لگی۔ دروازے کی چوکھٹ پر پہنچ کر اس نے ایک بار عزاہ کو مڑ کر دیکھا جو یونہی بیٹھی ہوئی تھی۔

"بیوقوف!" نمرہ زیر لب بڑبڑاتی وہاں سے چلی گئی۔

نمرہ کے جانے کے بعد عزاہ کھڑی ہو گئی اور آئینے کے پاس جا کر خود کو دیکھا۔ اس کے چہرے پر نشانات اور آنکھوں میں نمی تھیں۔ عزاہ نے اپنی آنکھوں کی نمی کو ہاتھوں سے صاف کیا۔ اب اس کی کوئی جگہ نہیں رہی تھی۔ عزاہ اب فیصلہ کر چکی تھی۔

****

سورج طلوع ہوتے ساتھ ہی اسلام آباد کے رہائشیوں کو روشنی پہنچانے کے کام میں لگ گیا تھا۔ صبح کے آٹھ بجے اگر ہاسٹل کے باہر موجود سڑک پر آپ جھانکو تو سانولی رنگ کی لڑکی اپنا بیگ اور کتابیں لیے اپنی منزل کی طرف جاتی دکھائی دے گی۔ وہ آرام سکون سے اپنی منزل کی جانب گامزن تھی کہ اسے دور سے بائیک سوار اس کی طرف آتا دکھائی دیا۔ بائیک والے کو دیکھ کر اس کی بھنویں سکڑ گئیں۔ وہ اپنی جگہ پر رک گئی۔ بائیک سوار نے بائیک اس کے سامنے روک دی۔

www.novelsclubb.com

"بیٹھ جایئے!" گھنگرالے بالوں والے لڑکے نے اس سے کہا۔

"تمہیں مجھے پک اینڈ ڈراپ سروس دینے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تمہارے اپنے بھی بہت سے کام ہیں۔ تم انہیں کرو۔ میری فکر مت کرو۔" جائی یانہ نے اپنے ہاتھ سینے پر باندھے یونہی کھڑے ہوئے اس کو لیکچر دے دیا۔

"باقی باتیں آپ بائیک پر بیٹھ کر بھی کر سکتی ہیں۔ اگر تھوڑی دیر اور آپ نے بحث کی تو آس پاس کے مرد مجھے آپ کو چھیڑتا ہوا سمجھ کر مارنے آجائیں گے۔" زید کی بات سن کر جائی یانہ منہ بنا کر بائیک پر اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔ زید نے خاموشی سے بائیک چلا دی۔ کچھ دیر بعد جائی یانہ دوبارہ شروع ہو گئی۔

"دیکھو میں جانتی ہوں پٹرول کتنا مہنگا ہے اور تم جاب کرتے ہو۔ میری وجہ سے تمہارا وقت اور پیسہ دونوں خراب ہو رہے ہیں۔ تم خود پر ترس کھاؤ۔ میری ہمدردی میں آخر تم کیا کیا کرو گے اور کتنا کرو گے؟ خدا کے لیے میری بات سمجھو۔۔۔!"

"پہلی دفعہ آپ کو اتنا بولتے ہوئے سنا ہے۔ ناشتے میں کوے تو کھا کر نہیں آئی ہیں۔" زید نے بات دوبارہ مزاق میں اڑانا چاہی۔

"زید میں سیریس ہوں۔ تم میری باتیں سنجیدہ ہو کر سنو!" جائی یا نہ نے مزید سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے اگر آپ سنجیدہ جواب سننا چاہتی ہیں تو سنیں! مجھے آپ کی یہ باتیں ہرٹ کر رہی ہیں۔" پہلے والی شوخی اب زید کے لہجے سے خارج ہو گئی تھی۔

"آپ صاف صاف مجھے میری حیثیت اور اوقات یاد دلا رہی ہیں۔ اگر آپ کو لگ رہا ہے میں آپ پر ترس کھا کر یہ سب کر رہا ہوں اور اس ہمدردی میں اپنے پیسے اور وقت جھونک رہا ہوں تو آپ غلط ہیں۔ یہ سب میں اس لیے کر رہا ہوں کیونکہ یہ میرا فرض ہے۔ میں تو اور بھی بہت کچھ کرنا چاہ رہا ہوں لیکن میں مجبور ہوں۔ میں آپ کو وہ نہیں دے پا رہا ہوں جس کی آپ حقدار ہیں۔ آپ جانتی نہیں ہے آپ کتنا کچھ ڈیزرو کرتی ہے مگر میری یہ منحوس غربت اور خالی جیب آپ کے لیے کچھ کرنے نہیں دیتی ہے۔ آپ جانتی نہیں مجھے اپنا آپ کتنا بے کار لگ رہا ہے۔ میری وجہ سے آپ یوں در بدر کے دھکے کھا رہی ہیں۔" جائی یانہ کو اس کی

www.novelsclubb.com

آواز بھرائی ہوئی محسوس ہوئی۔"اگر میں یہ چھوٹے چھوٹے کام کر کے خود کو اس گلٹ سے نکالنے کی تھوڑی سی کوشش کر رہا ہوں تو پلیز مجھے یہ کرنے دیں!"

اس کی بات سن کر جائی یا نہ بالکل خاموش ہو گئی تھی۔اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں تھا۔زید اس رشتے کو قبول کر چکا تھا۔بس وہ ہی ابھی تک نہیں کر پائی تھی۔کیا اسے بھی یہ رشتہ قبول کر لینا چاہیے تھا۔

آنے والا سارا راستہ اسی بات کو سوچتے گزرا۔جب بائیک یونیورسٹی کے سامنے رکی تو زید نے اس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ یونیورسٹی کے بعد ہاسٹل جائیں گی یا نائلہ کے گھر؟ اگر ہاسٹل جائیں گی تو مجھے کال کر لیجیے گا۔ میں آ جاؤں گا!"

"نہیں تم نہ آنا۔ میں نے ایک دو جگہ نوکری کے سلسلے میں جانا ہے۔ یونیورسٹی کے بعد وہی جاؤں گی۔" جائی یانہ یہ بات کہہ کر اتری تو زید پورا چہرہ گھما کر جائی یانہ کے چہرے کو دیکھا۔ جائی یانہ نے جب زید کو دیکھا تو اس کے چہرے پر صدمہ اور غصہ دونوں دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ کہاں جائیں گی؟" زید شاید تصدیق چاہتا تھا جو کچھ وہ جائی یانہ کے منہ سے سنا تھا۔ کیا وہ سچ تھا؟

"نوکری کی تلاش میں!" جائی یانہ نے ابھی بھی آرام سے کہا۔

"لیکن کیوں؟" زید نے اس دفعہ بے بسی سے پوچھا۔ایسے جیسے جائی یانہ کو اس کام سے روکنا اسے ابھی سے ہی مشکل لگنے لگ گیا تھا۔

"کیوں کا کیا مطلب؟ نوکری اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے کی جاتی ہے!"

www.novelsclubb.com

"میں ہوں نا! میں کروں گا تمام ضروریات پوری!"

"تمہارے اوپر پہلے ہی پڑھائی اور نوکری کا بوجھ ہے۔ایسے میں تم میری ضروریات کیسے پوری کرو گے؟اور اگر کرو گے بھی تو کتنا کرو گے؟کرتے کرتے تم تھک جاؤ گے۔"

"میں کر لوں گا!"

"نہیں کر پاؤ گے!" جائیانہ نے جیسے پیش گوئی کی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا پھر میں پڑھائی چھوڑ دیتا ہوں۔تب تو یہ سب آسان ہو گا نا!" زید کا حل سن کر جائیانہ کو جھٹکا لگا۔وہ غصے سے بولی۔

"خبردار جو تم نے ایسا کیا۔ اگر تم نے پڑھائی چھوڑی تو میں صاف بتا رہی ہوں میں ابھی کورٹ میں جا کر خلع کا کیس دائر کروا دوں گی۔" اس کی بات سن کر زید نے بے بسی سے کہا۔

"تو میں کیا کروں؟"

"کچھ بھی نہ کرو۔ آرام سے جا کر کام کرو۔" جائی یا نہ اب جانے لگی تو زید نے ایک اور بات پر اختلاف کرنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ اچھے سے جانتی ہیں حالات کیسے ہیں؟ ایسے میں، میں کیسے آرام سے اپنا کام کر لوں اور آپ کو جاب پر جانے دوں۔ اگر وہاں آپ کو خدانخواستہ کوئی

آفتاب جیسا شخص مل گیا تو؟ نہیں بالکل نہیں! میں زندہ ہوں اور اپنی بیوی کا بوجھ اٹھا سکتا ہوں۔"

جائی یانہ کو اس کا "اپنی بیوی" کہنا خاصا عجیب لگا۔

"تم بلاوجہ کے ہیرو مت بنو۔ میں نے ٹیوشن سینٹر میں جانا ہے پڑھانے کے لیے۔ وہاں کا ماحول میں خود اچھے سے دیکھوں گی۔ اگر میں مطمئن ہوئی پھر جاب کروں گی۔ تم پریشان مت ہو۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا!" زید ابھی بھی تذبذب کا شکار تھا۔ "مجھ سے وعدہ کریں آپ جس جگہ نوکری کریں گی مجھے بھی وہ جگہ ایک بار دکھائیں گی۔ اگر مجھے وہ جگہ اچھی لگی تو پھر وہاں جائیں گی۔ وعدہ کریں!" اس نے ہاتھ آگے بڑھا کر وعدہ لینا چاہا۔

زید اس وقت اسے ایک چھوٹا بچہ لگ رہا تھا۔ جائی یانہ کے چہرے پر بے ساختہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"ٹھیک ہے، وعدہ!" اس نے اس کا بڑھا ہاتھ تھام لیا۔ دونوں نے ایک ساتھ اپنے بندھے ہاتھ ہلائیں۔

www.novelsclubb.com

دور سے کوئی بھی انہیں اس وقت دیکھتا تو پرفیکٹ کپل کہنا نا بھولتا۔

" اب میں جاؤں!" جائی یانہ نے زید سے ہاتھ چھڑاتے ہوئے پوچھا۔

"جی!" اس نے اجازت دے دی۔

وہ مسکراتی ہوئی اندر چلی گئی جبکہ زید کو آگے کی فکر اور اس پل کی خوشی دونوں ساتھ محسوس ہونے لگی۔

www.novelsclubb.com

****

وسیع رقبے میں پھیلا یہ عظیم اور پر تعیش بنگلہ آنے جانے والوں کی نگاہوں کا مرکز ضرور بنتا تھا۔ یہ بنگلہ کچی بستی میں بنا ہوا تھا۔ جھونپڑیوں اور کچے مکانوں کی بستی میں یہ بنگلہ محل جیسا دکھائی دیتا تھا۔

اس بنگلے کے اندر آ کر اس کے لیونگ روم میں نظر ڈالیں تو ایک پل کے لیے آنکھیں چندھیا جاتی تھیں۔ لائٹ اسکن کلر سے رنگی دیواروں پر مہنگی اور نامور مصوروں کی تصویریں سجی ہوئی تھیں۔ ڈیکوریشن کے نام پر ایک سے بڑھ کر ایک چیز یہاں رکھی ہوئی تھی۔ ایسے میں ہم اس کے آرام دہ صوفوں پر بیٹھے مرد اور عورت کو دیکھیں تو وہ دونوں باتوں میں مصروف تھے۔

"اشفاق کی چھوٹی بیٹی ہاسٹل میں داخل ہوئی ہے۔زید کے پاس اس کو رکھنے کے لیے کوئی گھر تک نہیں ہے۔بیچاری دربدر کے دھکے کھاتی پھر رہی ہے۔"آریان عام سے لہجے میں بتا رہا تھا۔پھر اس نے پوچھا۔"اب آگے اس کے ساتھ کیا کرنا ہے؟"

"ابھی اسے یونہی رہنے دو۔ابھی اسے سیٹل ہونے میں وقت لگے گا۔کچھ دیر بعد جب وہ سیٹل ہو جائے گی تو ہم اسے دوبارہ دربدر کریں گے۔اسے ہاسٹل یا یونیورسٹی سے نکال دیں گے لیکن میں نے کہا نا یہ سب بعد کی باتیں ہیں۔ابھی ہمیں اشفاق کی بڑی بیٹیوں پر دھیان دینا چاہیے۔ان دونوں کو ہمارے منصوبوں کے بارے میں پتہ چلتا جا رہا ہے۔"مسز جہانگیر نے کہا۔

"ایک تو ہمارے پاس ہی قید میں ہے۔دوسری کا نمرہ خود کچھ نہ کچھ بند وبست کر لے گی۔"

"مجھے اس کا کوئی بند وبست کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔"لیونگ روم کے اندر آتی نمرہ نے کہا۔جینز پر آرتشی رنگ کی شارٹ فراک پہنے اور بیگ اپنے کندھے میں لٹکائے وہ مسز جہانگیر کے بالکل ساتھ بیٹھ گئی۔

مسز جہانگیر نے اسے پیار سے اپنے ساتھ لگایا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی تم نے کیا کہا نمرہ؟"آریان کو نمرہ کی بات سمجھ نہیں آئی تھی۔

"میں نے ابھی کہا آریان، ہمیں عزاہ کا بندوبست کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔وہ خود ہی ہار مان گئی ہے بغیر کسی جنگ کے۔"نمرہ نے اسی ہلکے پھلکے لہجے میں ان دونوں کو خبر دی۔

مسز جہانگیر اور آریان ایک دوسرے کا چہرہ دیکھتے رہ گئے۔

"تمہیں کیسے پتہ؟"آریان نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ خود مجھ سے منت کر رہی تھی۔میرے پاس رہنے کو ٹھکانہ نہیں ہے۔میں کہاں جاؤں گی۔مجھ سے ڈیل کر لو۔تم اپنا کام کرنا بس مجھے یہاں رہنے

دینا۔تم ویسے بھی مجھ سے کونسا بدلہ لو گی"نمرہ نے عزاہ کی آواز میں نقل اتارنا چاہی۔

"بڑی بیوقوف لڑکی ہے۔ابھی تک نہیں سمجھ پائی۔ہمیں اشفاق اور اس کے پورے خاندان سے بدلہ لینا ہے اور اس کے پاس ابھی بھی بہت کچھ ہے۔ اس کے گھر والے ابھی زندہ ہے مرے تھوڑی نا ہے۔"آریان کو واقعی میں عزاہ کی عقل پر افسوس ہوا تھا۔

نمرہ نے بھی اس کی ہاں میں ہاں ملائی لیکن مسز جہانگیز خاموش رہیں۔ نمرہ نے ان کی خاموشی کو جب محسوس کیا تو پوچھا۔

"کیا ہوا امی جان؟ آپ کسی بات کو لے کر پریشان ہیں؟" نمرہ کے بلانے پر مسز جہانگیر چونک گئیں۔

"ہاں! مجھے کیوں لگتا ہے ہم اس لڑکی کو ہلکا سمجھ کر غلطی کر رہے ہیں۔ ہو سکتا وہ لڑکی ہم سب پر بھاری ہو۔" مسز جہانگیر نے الجھے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

نمرہ نے ان کی بات سن کر زوردار قہقہہ لگایا۔

www.novelsclubb.com

"امی جان! آپ اسے نہیں جانتی مگر میں اسے اچھے سے جانتی ہوں۔ وہ ایک نمبر کی پاگل لڑکی ہے۔ وہ ہمارے سامنے بس ایک چیونٹی ہے جسے ہم جب چاہیں مسل سکتے ہیں۔"

"لیکن پھر بھی۔۔۔" اس سے پہلے مسز جہانگیر کچھ اور کہہ پاتیں، نمرہ نے ان کی بات کاٹی۔

"آپ اس عزاہ کو چھوڑیں اور اشفاق پر دھیان دیں۔ آپ کا سب سے بڑا ٹارگٹ اب بالکل اکیلا ہے۔ مجھے لگتا ہے اسے اس کے برے وقت کی جھلک دکھانے کا اب صحیح وقت آگیا ہے۔" نمرہ کی بات سن کر مسز جہانگیر کا ذہن بھی اسی جانب لگ گیا۔

"تم صحیح کہہ رہی ہو۔اب وقت آگیا ہے اشفاق کو برباد کرنے کا!"

اب پورے ماحول میں سفاکیت چھا گئی تھی۔

****

ایک ہفتے بعد

www.novelsclubb.com

گھڑی میں جیسے ہی صبح کے آٹھ بجے جائی یانہ اپنے کمرے سے تیار ہو کر یونیورسٹی جانے کے لیے نکل گئی۔ وہ دن ابھی اسے معمول کے مطابق ہی لگ رہا تھا تب ہی راہداری سے گزرتے ہوئے ملازمہ نے اس کے پاس آکر اسے اطلاع دی۔

"بی بی جی! آپ سے ملنے کوئی آیا ہے۔" یہ کہہ کر ملازمہ چلی گئی مگر جائی یانہ الجھ گئی۔ آخر اس سے ملنے کون آیا تھا۔

اس کے ذہن میں پہلے زید آیا لیکن نہیں وہ تو ہمیشہ اسے ہاسٹل سے باہر پک کرنے آتا تھا۔ پھر آخر کون آیا تھا اسے سے ملنے؟

وہ اسی الجھن میں گھری وزیٹنگ روم پہنچی۔اس نے جیسے ہی ادھر موجود شخص کو دیکھا تو اس کی آنکھیں حیرت کے مارے پھیل گئیں۔

"بجو آپ!"اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

عزاہ جو کرسی پر اس کا انتظار کر رہی تھی۔اسے وہاں دیکھ کر کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

****

ہاسپٹل اس وقت کافی سرد معلوم ہوتا تھا۔ایسے میں دو نرسیں آپریشن تھیٹر سے باہر نکلیں۔

"اس عورت کی بچی کتنی پیاری ہوئی ہے۔ بالکل اسی پر گئی ہے۔" ایک نرس نے تبصرہ کیا۔

"ہاں مگر بچاری بچی کی قسمت تو دیکھو۔ کل رات ہی بچی کا باپ مر گیا۔" دوسری نرس کے لہجے میں افسوس تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپریشن کرتے ہوئے مجھے بالکل بھی نہیں لگ رہا تھا کہ بچی صحت مند ہو گی۔ قبل از وقت جو پیدائش ہوئی ہے لیکن ماشاءاللہ سے بچی صحت مند ہوئی۔ یہ سب اللہ کے کام ہے۔" پہلی نرس ابھی بھی بچی کے سحر میں مبتلا تھی۔

"اس کی ماں بیچاری کا بھی رات کو کتنا برا حال تھا۔ اپنے شوہر کو زخمی حالت میں لے کر آئی تھی مگر ہسپتال پہنچ کر ہی اس کا شوہر مر گیا۔" دوسری نرس کا ابھی بس بچی اور اس کی ماں کی بد قسمتی پر غور تھا۔ اس نے پہلی نرس کی توجہ بھی ان سب پر کروادی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے اس کا شوہر مرا کیسے؟" پہلی نرس نے تجسس سے پوچھا۔

"سر کی پچھلی طرف گہری چوٹ لگی تھی۔ عورت کا کہنا تھا سیڑھیوں پر سے گرا ہے، اس لیے زخمی ہوا۔ خون زیادہ بہہ گیا تھا اور بروقت علاج نہ ہونے کی وجہ سے مر گیا۔" دوسری نرس نے وضاحت کی۔

"ہمم! بیچاری اپنے شوہر کی موت کا صدمہ برداشت نہ کر پائی اور اتنی بری حالت میں چلی گئی کہ اس کا فوراً آپریشن کرنا ضروری ہو گیا۔" پہلی نرس نے تاسف سے کہا۔ پھر وہ بولی۔

"ویسے تم نے دیکھا تھا وہ عورت بے ہوشی میں بھی بار بار عمر عمر کا نام لے رہی تھی۔ اللہ جانے یہ عمر کون ہے؟"

"اس کے مرے ہوئے شوہر کا نام ہے عمر!" دوسری نرس نے اسے بتایا۔

وہ دونوں باتیں کرتی ہوئی ہسپتال کی راہداریوں سے چلتی ہوئی نگاہوں سے اوجھل ہو گئی لیکن قارئین کو ایک بات پر اٹکا کر چلی گئیں۔

****

www.novelsclubb.com

ہسپتال کی سفید راہداریوں سے گزرتی ہوئی ایک نرس اپنی ڈیوٹی کر رہی تھی۔ باری باری مریضوں کو وقت پر دوا دینے اور دیکھ بھال کر لینے کے بعد جب وہ

اپنے اگلے مریض کو دیکھنے کے لیے اس کے کمرے کی جانب بڑھی تو اسی وقت ایک عورت اس کمرے سے باہر نکلی۔ وہ دونوں ایک دوسے کے آمنے سامنے کھڑی تھیں۔ نرس نے اس عورت کو گزرنے کے لیے راستہ دیا۔

وہ عورت خاصے صدمے کا شکار لگتی تھی اور اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ نرس نے نگاہیں ہٹالیں۔ اس کے لیے ایسے مناظر عام سی بات تھی۔ روز اسی حال میں یا اس سے بھی کئی گنا بدتر حالت میں لاکھوں لوگ اپنے مریض کی عیادت کرنے آتے تھے۔

www.novelsclubb.com

عورت کے گزرنے کے لیے وہ پیچھے ہٹی اور اسے راستہ دیا۔ عورت کے جانے کے بعد نرس کمرے کے اندر جیسے ہی آئی اس نے اپنی مریض کو بیڈ کے پیچھے دیوار سہارے بیٹھے دیکھا۔ اس کے پاؤں آرام سے پھیلے ہوئے تھے۔ اس کی

مرئضہ اسے ہی دیکھ رہی تھی۔اس کی رنگت زرد اور آنکھوں کے نیچے سیاہ حلقے ہو گئے تھے۔

"اب طبیعت کیسی ہے آپ کی؟"نرس نے مشینی انداز میں پوچھا۔

"صحیح!"اس کی مرئضہ نے بس ایک ہی لفظ پر اکتفا کیا۔نرس اس کے پاس آگئی۔

"گڈ!آپ کی ڈیلیوری بھلے قبل از وقت تھی لیکن آپ کی بچی ماشاءاللہ سے صحت مند ہوئی ہے۔وہ اس وقت نرسری میں ہے۔کچھ دیر بعد ہم اسے آپ کے کمرے میں شفٹ کر دیں گے۔آپ کے شوہر کی ڈیڈ باڈی کو ہم نے

www.novelsclubb.com

مردہ خانے میں شفٹ کیا ہے۔آپ اپنے کسی رشتہ دار یا جاننے والے کو بلا لیں تاکہ آپ کے شوہر کی ڈیڈ باڈی اور آپ کو ہم ان کے حوالے کر دیں!"

"ہمم! میرے رشتہ دار اسلام آباد میں رہتے ہیں۔ان کا فون نمبر میں آپ کو دے دیتی ہوں۔آپ انہیں کال کر دیں۔"انتہائی نحیف آواز مریضہ کے حلق سے برآمد ہو رہی تھی۔

اس نے ساتھ ساتھ نمبر بھی نرس کو بتا دیا۔نرس واپس جانے لگی تھی کہ زینب نے اسے روکا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یقین ہے آپ لوگوں نے میرے بیٹے کو سنبھال لیا ہو گا۔"

"جی وہ ہمارے پاس ہی ہے اور ابھی سو رہا ہے جیسے ہی اٹھتا ہے میں اسے آپ کے پاس لے آؤں گی۔" یہ کہہ کر نرس چلی گئی جب کہ مریضہ سر دیوار پر ٹکائے آنکھیں موند لی۔

جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا تھا مگر اب جو آگے ہونا تھا وہ اس سے بھی ڈراؤنا لگتا تھا مگر پتہ نہیں کیوں اب اسے آگے کی فکر نہیں تھی۔ وہ سوچ چکی تھی۔ اس نے اب کرنا کیا ہے۔ وہ ایک ماں تھی۔ جانتی تھی بچوں کے سر سے باپ کا سایہ ہٹ گیا ہے لیکن اب ان کے سروں پر چھت قائم رکھنا اس کی ذمہ داری بن گئی تھی جو اس نے ہر حال میں کرنی تھی۔

****

"عزاہ بجو! آپ یہاں؟ کیسے؟"

جائی یانہ حیران و پریشان کھڑی رہ گئی۔اس نے عزاہ کو دیکھا جس کی دائیں آنکھ کی نیل اب کافی مندمل ہو گئی تھی اور ہونٹ پر زخم کا نشان رہ گیا تھا۔

"کیوں میں یہاں نہیں آسکتی؟"

www.novelsclubb.com

عزاہ کے سوال کا جائی یانہ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔اسے یاد تھا عزاہ اس کے نکاح کی تقریب میں بھی موجود نہیں تھی اور شادی ہو جانے کے بعد

بھی عزاہ کی طرف سے کوئی کال میسج تک نہیں آیا تھا۔اب اس کا یوں جائی یانہ کے پاس ہاسٹل میں اس سے ملنے آنا چونکا دینے والی بات تو تھی۔

عزاہ نے اسے یوں حیران دیکھا تو مسکرانے لگی۔

"میں جانتی ہوں تمہیں مجھے یہاں دیکھ کر خاصا شاک لگا ہے لیکن میں تمہیں کچھ ایسا بتانے آئی ہوں جسے جاننا تمہارے لیے بہت ضروری ہے۔میں ایک بہت بڑا کام کرنے جا رہی ہوں اور اس میں تمہارا ساتھ چاہتی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"کیسا کام؟" جائی یانہ نے الجھن سے پوچھا۔

"بتاتی ہوں، سب بتاتی ہوں۔ تم ادھر بیٹھ جاؤ۔" عزاہ نے جائی یانہ کو اپنے ساتھ بیٹھنے کی دعوت دی اور خود بھی کرسی پر بیٹھ گئی۔ جائی یانہ خاموشی سے عزاہ کے ساتھ بیٹھ گئی۔

****

ملاقات سے سات دن پہلے

www.novelsclubb.com

شام ہر سو پھیل گئی تھی۔ گرمی کی یہ شام ہوا چلنے کی وجہ سے خاصی خوشگوار محسوس ہوتی تھی۔ نارنجی آسمان پر پرندے اپنے گھونسلوں کی جانب رواں دواں تھے۔

ایسے میں ہمیں سانولی رنگت والی لڑکی ایک ٹیوشن سینٹر سے باہر نکلتی دکھائی دے گی۔اس کے چہرے پر مدھم سی مسکراہٹ تھی۔اس مسکراہٹ کی وجہ اس کے انٹرویو کی کامیابی تھی۔

ٹیوشن سینٹر سے باہر نکل کر فٹ پاتھ پر چلتی ہوئی وہ بس اسٹاپ پر پہنچ گئی۔بس آنے میں ابھی کافی دیر تھی۔وہ بس اسٹاپ میں موجود بینچ پر بیٹھ کر بس کا انتظار کرنے لگ گئی۔

اسی وقت اس کے موبائل پر میسج آیا۔جائی یانہ نے میسج دیکھا تو وہ زید کی طرف سے آیا ہوا تھا۔

"کہاں ہے آپ؟ اگر ہاسٹل سے باہر ہے تو اپنی لوکیشن بتادیں میں آپ کو لینے آرہا ہوں!"

جائی یانہ نے میسج پڑھا تو پہلے سوچا منع کر دے پھر خود ہی اپنا ارادہ بدل کر اس نے اپنی لوکیشن بھیج دی۔

تقریباً دس منٹ بعد وہ جائی یانہ کے سامنے بائیک پر بیٹھے حاضر تھا۔

www.novelsclubb.com

"بڑا اچھا مالک ہے تمہارا جو تمہارے بار بار دوکان سے باہر جانے پر اعتراض نہیں کرتا ہے!" جائی یانہ نے طنزاً کہا اور زید کے پیچھے بیٹھنے لگی۔

"جی! کم از کم ایک ہفتے کے لیے میرا مالک مجھے کچھ نہیں کہے گا۔" زید کی بات سن کر جائی یانہ نے حیرانگی سے پوچھا۔

"کیوں؟ ایک ہفتے کے لیے وہ کچھ کیوں نہیں کہے گا؟"

زید نے بائیک اسٹارٹ کر دی اور سڑک پر درمیانی رفتار میں چلانے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ ابھی دوپہر کو ہی میرے پیارے سے مالک کی والدہ ماجدہ کا انتقال ہو گیا ہے۔ ایک ہفتے کے لیے ہمیں چھٹی دے دی گئی ہے۔ تو اس ہفتے مجھے پوری چھوٹ ہے۔"

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اوہ اچھا!" جائی یانہ اس کی بات کو سمجھتے ہوئے بولی۔

"ویسے بڑی نیک عورت تھی۔ میں نے کل دل سے دعا مانگی تھی اللہ مجھے کچھ دنوں کی چھٹی دے دے اور دیکھو ان خاتون کی موت نے میری دعا کی قبولیت کا وسیلہ بنالیا۔" زید کے لہجے میں خوشی ہی خوشی تھی۔

"اللہ کا خوف کرو۔ ایک انسان مر گیا ہے اور تم خوش ہو رہے ہو۔" جائی یانہ نے زید کو ٹوکا۔

www.novelsclubb.com

"ایسے تو نہ کہے مجھے بھی دکھ ہے۔" حالانکہ اس کے لہجے سے کہیں بھی دکھ دکھائی نہیں دیتا تھا۔ "میں ان خاتون کے لیے روز فاتحہ پڑھوں گا۔ آخر انہوں نے میری اتنی بڑی خواہش جو پوری کی ہے۔" زید کی بات سن کر جائی یانہ سمجھ گئی اس شخص کا کچھ نہیں ہو سکتا ہے اس لیے اس نے موضوع بدل لیا۔

"زید تم جانتے ہو مجھے نوکری مل گئی ہے ایک ٹیوشن سینٹر میں!" جائی یانہ کے بتاتے ہی بائیک جھٹکے سے رکی۔ جائی یانہ نے فوراً بائیک کے پیچھے والا سٹینڈ پکڑ کر خود کو جھٹکے سے بچایا۔ زید نے پیچھے مڑ کر جائی یانہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نے کہا تھا آپ مجھے وہ جگہ دکھائیں گی پھر نوکری کنفرم ہو گی!" ناگوار لہجے میں زید نے اسے اس کا وعدہ یاد دلایا۔ زید کے چہرے کے تاثرات صاف صاف ناراضگی کا اعلان کر رہے تھے۔

"ہاں تو منع کس نے کیا ہے؟ تم ابھی چل کر ٹیوشن سینٹر کو دیکھ سکتے ہو۔ مجھے تو وہاں کا ماحول خاصا سمجھ میں آیا ہے۔ زیادہ تر اسٹاف عورتوں کا ہی ہے۔ بس گنتی کے دو تین ہی میل ٹیچرز ہے۔" جائیانہ کام کی نوعیت اور تنخواہ بھی زید کو تفصیلاً بتانے لگ گئی۔ تنخواہ سنتے ساتھ ہی زید بولا۔

"دیکھیں کتنی کم تنخواہ دے رہے ہیں وہ آپ کو! اس میں تو آپ کی ہاسٹل کے ڈیوز ہی کلئیر نہیں ہو پائیں گے۔ کیا فائدہ پھر اتنی خواری کرنے کا؟"

www.novelsclubb.com

"کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا بہتر ہے اور ویسے بھی میں یونیورسٹی کے بعد پہلے نائلہ کے گھر جایا کروں گی اس کے بھائی اور بھابھی کو اپنے بچوں کے لیے

ایک ٹیوٹر کی ضرورت ہے۔ایک گھنٹہ وہاں پڑھا دیا کروں گی۔اس کے بعد ٹیوشن سینٹر کا ٹائم ہو جائے گا وہاں پر اپنے تین گھنٹے دوں گی۔اس کے بعد آدھا گھنٹہ میں نے نویں جماعت کے ایک بچے کو آنلائن کلاس کے ذریعے میتھ پڑھانے میں دینا ہے۔یوں کل ملا کر میرا خرچہ نکل ہی آیا کرے گا۔" جائی یانہ نے سارا پلان بنایا ہوا تھا۔زید اس کی منصوبہ بندی سے متاثر ہوا تھا مگر اسے اتنی محنت کرتے دیکھ کر اسے جائی یانہ کی فکر اور جائی یانہ کے لیے کچھ نہ کر پانے کا احساس ندامت دونوں نے گھیر لیا۔

"اور آپ کی پڑھائی؟اس کا کیا کریں گی؟"زید چاہتا تھا جائی یانہ کسی طرح اپنے خود کمانے کے فیصلے سے باز آجائے۔وہ جانتا تھا جائی یانہ اتنی محنت کی عادی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"پڑھائی کے لیے مجھے یونیورسٹی میں اتنا تو ٹائم ملا ہوتا ہے۔اب بس مجھے نائلہ یا دوسری کلاس فیلوز سے گپے لگانے کی بجائے اپنا دھیان پڑھائی پر دینا ہو گا اور جو صبح پڑھا ہو گا وہ رات کو ایک نظر دیکھ لیا کروں گی۔پڑھائی اس طرح ہو ہی جایا کرے گی۔"

"آپ جانتی ہے نا آپ اپنی زندگی کو کافی ٹف بنا رہی ہیں؟"

"ہاں میں جانتی ہوں مگر میرے پاس کوئی اور آپشن نہیں ہے۔مجھے میرے اخراجات خود ہی اٹھانے ہونگے۔"جائی یانہ کی بات سن کر زید نے فوراً کہا۔

"حالانکہ آپ کو اس کی بالکل بھی ضرورت نہیں ہے۔ میں آپ کو کہہ چکا ہوں میں آپ کے اخراجات اٹھا سکتا ہوں۔"

اس نے زید کی جانب دیکھا۔ بلیک پینٹ اور وائٹ شرٹ میں ملبوس، گھنگرالے بال جو اس وقت بکھرے ہوئے تھے اور چہرے پر دکھائی دیتی تھکن، دن رات کام کرتا یہ شخص اس کی خاطر بہت کچھ کر چکا تھا اور اس کے علاوہ بھی بہت کچھ کر سکتا تھا مگر وہ اس پر اپنا بوجھ نہیں ڈالنا چاہتی تھی۔

وہ اب جان گئی تھی زید یہ سب ہمدردی میں نہیں بلکہ فرض سمجھ کر کر رہا تھا۔ اس نے اس رشتے کو مکمل طور پر مان لیا تھا مگر جائی یا نہ ابھی تک یہ جان نہیں پائی تھی وہ زید کے لیے فرض سے زیادہ بھی کچھ اور تھی۔ کچھ بہت اہم! کچھ بہت زیادہ خاص!

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"تم نے کہا تھا اب ہم دونوں کے درمیان میں صرف "ہمارا" ہو گیا ہے تو پھر سارا کام تمہیں دے کر، آرام میری طرف کرنا ناانصافی ہو گی۔ تم صحیح کہتے ہو میں تمہاری ذمہ داری ہوں اور تم اپنی ذمہ داری بخوبی نبھا رہے ہو۔ جب تک میری اور تمہاری پڑھائی چل رہی ہے تب تک مجھے جاب کرنے دو۔ پڑھائی کے بعد ہم دونوں ایک دوسرے کا اچھے سے تجزیہ لیں گے اور سوچیں گے کیا ہم دونوں ایک ساتھ رہ سکتے ہیں۔ اگر جواب ہاں میں آیا تو پھر تم میری ذمہ داری مکمل اٹھا لینا۔ میں پھر جاب چھوڑ دوں گی"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کی بات سن کر زید کچھ نہیں بولا اور اپنا چہرہ سیدھا کر لیا۔

"تو تم اب میرے ساتھ ٹیوشن سینٹر دیکھنے نہیں جاؤ گے؟" جائی یانہ کے پوچھنے پر زید نے سر ہلایا اور بائیک موڑ کر واپس ٹیوشن سینٹر کی جانب کرنے لگ گیا۔

جائی یانہ اسے راستہ بتا رہی تھی۔ وہ ایک بات اچھے سے جانتی تھی زید کو وہ جگہ واقعی میں پسند آئے گی۔ اس لیے وہ بے فکر تھی۔

****

www.novelsclubb.com

کھانے کی خوشبوؤں سے مہکتے کچن میں اگر ہم داخل ہو تو سنہری آنکھوں والی لڑکی ایپرن پہنے رات کے کھانے کے لیے لب شیریں بنا رہی تھی۔

اس کے چہرے پر نیل اور پھٹا ہونٹ واضح دکھائی دیتا تھا۔اتنے دنوں بعد وہ اپنا پسندیدہ کام کر رہی تھی۔وہ چھڑی سے کچن کی سلپ پر رکھے باداموں کو کاٹ کر ریزہ ریزہ کر رہی تھی۔ چھڑی کے کاٹنے کی آواز اس کے لیے ریلیف کا کام کر رہی تھی۔عزاہ کے نزدیک کھانا پکانا اس کی تھیراپی تھی کیونکہ کھانے کو پکاتے ہوئے سارا دھیان اسی پر ہونا چاہیے اگر ہلکی سی بھی توجہ ہٹی تو کھانے میں کوئی نا کمی عزاہ کے نزدیک ضرور رہ جاتی ہے۔

وہ بادام کاٹنے میں اتنا گم تھی کہ اسے پتہ ہی نہیں چلا کب زینب کچن میں داخل ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

"ارے عزاہ یہ تمہارے چہرے پر کیا ہوا ہے؟"زینب کی آواز سن کر اسے خوف سے جھٹکا لگا اور اس کے ہاتھ میں موجود چھڑی زمین پر گر گئی۔

زینب فوراً اس کے پاس آئی اور اس کے چہرے پر نرمی سے اپنی انگلیاں پھیرنے لگ گئیں۔

"وہ پھپھو میں سیڑھیوں سے گر گئی تھی!" عزاہ نے یہ کہتے ہوئے نظریں چرائی۔ اسے ڈر تھا کہ پھپھو اس کی آنکھوں سے اس کا جھوٹ نہ پکڑ لے مگر وہ جانتی نہیں تھی زینب کو چہرے پڑھنا بخوبی آتا تھا۔

"اچھا تو اس میں نظریں چرانے والی کونسی بات تھی؟" زینب نے تھوڑے سے سخت لہجے میں کہا۔ "سچ سچ بتاؤں یہ چوٹ خود لگی ہے یا کسی اور نے دی ہے؟"

اس بار عزاہ نے کچھ نہیں کہا۔زینب اب ساری بات جان گئیں۔

"یہ سب شایان کے کام ہے نا!اس لڑکے کو بھی پتہ نہیں کیا ہو گیا ہے۔پاگل بن گیا ہے آنے دو اسے آج اچھی طرح بات کروں گی میں!"زینب اپنی رو میں بولے جا رہی تھیں۔

"نہیں پھپھو آپ شایان کو کچھ نہیں کہیے گا!"عزاہ نے زینب کو منع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟ کیوں نہ کہوں کچھ؟ یوں تو اسے شہ مل جائے گی اور وہ یونہی اپنی من مانیاں کرتا پھرے گا۔" عزاہ کی بات سن کر زینب کا طیش مزید بڑھ گیا۔

"پھپھو یوں بھی تو آپ نے انہیں ہر بار کہا ہے مگر کیا کوئی نتیجہ نکل پایا ہے الٹا مزید بد تمیزی سے وہ بات کرتے ہیں۔ آپ ان سے بحث کریں گی تو تماشا لگ جائے گا اور آپ جانتی ہے گھر کے نوکر ایسی باتیں کان لگا کر سنتے ہیں اور فارغ وقت میں مذاق اڑاتے ہیں۔ ان سب میں مذاق بنے گا تو صرف میرا ہی بنے گا۔"

زینب کی زبان ایک منٹ میں بند ہو گئیں۔ وہ جانتی تھیں عزاہ جو کچھ بھی کہہ رہی تھی سچ کہہ رہی تھی مگر شایان کو یونہی اس کے حال پر تو چھوڑا نہیں جا سکتا تھا۔

"بیٹا مگر مجھے تھوڑا بہت تو اسے سمجھنا ہو گا نا۔ تم میرے بھائی کی بیٹی ہو۔ میرا خون ہو۔ اپنی ہی بچی کو میں یوں پٹتے ہوئے تھوڑی دیکھ سکتی ہوں۔ تمہارے اوپر ان ظلم و ستم کو دیکھ کر میں اگر چپ رہی تو تمہارے ماں باپ کو کیا منہ دکھاؤں گی۔"

زینب کی بات سن کر عزاہ کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"فکر نہ کریں پھپھو میرے ماں باپ آپ سے کوئی شکوہ نہیں کریں گے بلکہ وہ تو اسی بات پر خوش ہونگے کہ مار پیٹ کر ہی سہی آپ نے مجھے گھر میں پناہ

www.novelsclubb.com

تو دی ہوئی ہے نا! آپ بس میری خاطر شایان سے کوئی بات نہیں کیجیئے گا۔ آپ اس معاملے کو بس ہم دونوں تک محدود رہنے دیں۔"

عزاہ کی بات سن کر زینب خاموش ہو گئیں۔ ان کی اپنی بہو انہیں اپنے بیٹے کو سمجھانے سے منع کر رہی تھیں اور انہیں اس معاملے سے باہر نکال رہی تھی۔ اب وہ اور کیا کر سکتی تھیں؟

****

www.novelsclubb.com

ملاقات سے چھ دن پہلے

صبح کے وقت کی ٹھنڈی ہوا ماحول کو خوشگوار کر رہی تھی۔ گرمیوں کے موسم کی یہ ایک خوشگوار صبح تھی۔اسی صبح میں ہم اگر یونیورسٹی کی جانب بڑھیں تو تمہیں گھنگرالے بالوں والا لڑکا اور سانولی رنگت والی لڑکی ایک ساتھ یونیورسٹی میں داخل ہوتے دکھائی دیں گے۔

"جلدی چلو زید! کلاس شروع ہونے والی ہو گی۔" جائی یانہ عجلت میں کہتی تیز تیز قدم لے رہی تھی۔

"جی چل تو رہا ہوں۔" وہ بھی اس کے قدموں کا ساتھ دیتے ہوئے بولا۔دونوں جب کلاس میں پہنچیں تو توقع کے عین مطابق لیکچر شروع ہو گیا تھا۔

دونوں نے پہلے پروفیسر سے کلاس میں آنے اجازت لی پھر پیچھے کی جانب جگہ ڈھونڈنے لگ گئے۔آج نائلہ کے ساتھ ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔اس لیے جائی یانہ کو پیچھے کے بینچز پر جانا پڑا۔

ایک خالی بینچ جیسے ہی جائی یانہ کو دکھائی دیا جائی یانہ اس پر بیٹھ گئی۔

بیٹھنے کے بعد اپنا بیگ اپنے ساتھ رکھ کر جب اس نے مڑ کر دیکھا تو اسے جھٹکا لگا۔زید اس کے ساتھ ہی بیٹھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم میرے ساتھ کیوں بیٹھ رہے ہو؟" جائی یانہ نے دھیمی آواز میں زید سے پوچھا۔

"کیوں شوہر ہوں آپ کا! اپنی بیوی کے ساتھ بیٹھنے کا پورا حق ہے۔"

زید نے آرام سے کہا۔

"یہ بات تمہیں، مجھے اور نائلہ کو پتا ہے۔ یونیورسٹی میں سب اس بات سے بے خبر ہے۔ میں نہیں چاہتی ہوں یونیورسٹی میں ہم دونوں کو ساتھ دیکھ کر کوئی مس انڈرسٹینڈنگ پھیلیں اور لوگ مجھے تمہاری گرل فرینڈ کا لقب دے دے۔"

www.novelsclubb.com

یہ بات سن کر زید ایک پل کے لیے سنجیدہ ہوا اور اپنے لب سختی سے بھینچے۔ پھر اگلے لمحے اس کی آنکھیں چمکی جیسے اس کے ذہن میں کوئی آئیڈیا آیا ہو۔ وہ اس کے ساتھ ہی بینچ پر بیٹھ گیا۔

جائی یا نہ نہ چاہتے ہوئے بھی کچھ نہ کر پائی۔

پورا لیکچر زید نے اس سے کوئی بات نہیں کی بلکہ اسے دیکھ کر تو لگتا تھا وہ لیکچر پر بھی کوئی توجہ نہیں دے رہا ہے۔ جب لیکچر ختم ہوا تو زید نے اٹھتے ہوئے اسے بتایا۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ سے کچھ دیر بعد ملتا ہوں۔" یہ کہہ کر وہ باہر چلا گیا۔

اگلے دونوں لیکچر میں زید اسے کلاس میں کہیں دکھائی نہیں دیا۔ جب وہ اپنے فری پیریڈ میں لائبریری کی جانب جانے لگی تو ایک لڑکا اسے سلام کرتا گزرا۔

"السلام علیکم بھابھی!"

"وعلیکم السلام!"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اس کے پاس سے گزر گئی۔ تھوڑی دور جانے کے بعد جائی یانہ کے دماغ نے لڑکے کی کہی بات کو پراسس کیا۔ بات سمجھتے ہی وہ وہیں کھڑی ہو گئی اور گردن موڑ لڑکے کو دیکھا جو اس سے مخالف سمت پر دور جا رہا تھا۔

"بھابھی؟" اس نے الجھن سے یہ لفظ دوبارہ دہرایا۔

وہ اپنا سر جھٹک کر دوبارہ چلنے لگی۔ تبھی کچھ لڑکیاں، جو اس کی کلاس فیلوز تھیں، اس کے پاس آ گئیں اور اسے گلے لگانے لگ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو جائی یانہ!"

سب ایک ساتھ کہہ رہی تھیں جبکہ جائی یانہ حیران و پریشاں انہیں دیکھ رہی تھی۔

"کس بات کی مبارک باد؟" جائی یانہ نے ان لڑکیوں سے دو قدم پیچھے ہٹتے ہوئے پوچھا۔ان کے پوچھنے پر ان سب لڑکیوں نے معنی خیز نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھا پھر ایک ساتھ قہقہہ بلند ہوا۔

"اتنی بھولی مت بنو۔ہم تمہیں تمہارے نکاح پر مبارک باد دے رہے ہیں۔" ایک لڑکی نے ہنستے ہوئے جیسے ہی بتایا جائی یانہ کو ایک دم زوردار جھٹکا لگا۔

"تمہیں یہ کس نے بتایا؟"

"زید نے!" دوسری لڑکی نے آرام سے بتایا۔ "ویسے بڑا کنجوس ہے تمہارا میاں! نکاح کی خوشی میں پورے ڈیپارٹمنٹ میں وہ ٹافیاں بانٹتا پھر رہا ہے۔ ہم نے کہا مٹھائی سے منہ میٹھا کرواؤ تو کہنے لگا ہم جیسے ندیدے لوگ مٹھائی کو ایک پل میں ہی ختم کر دیں گے۔ اس لیے ٹافیوں سے ہی منہ میٹھا کر لو۔"

لڑکی کی بات سن کر جائی یانہ کو سب سمجھ میں آ گیا۔ جائی یانہ نے بڑی مشکل سے ان لڑکیوں سے جان چھڑائی اور زید کو ڈھونڈنے لگ گئی۔ جائی یانہ کو اب محسوس ہو رہا تھا وہ جہاں سے بھی گزر رہی تھی وہاں موجود لوگ اسے دیکھ کر دبی دبی آواز میں سرگوشیاں کر رہے ہیں۔ اس سے یہ نظریں برداشت کرنا بہت مشکل ہو رہا تھا۔ اسے زید پر بھی شدید غصہ آ رہا تھا۔ اگر وہ اس کے سامنے موجود ہوتا تو وہ اس کا منہ یقیناً توڑ دیتی۔

چلتے چلتے زید اسے ایک راہداری کے اختتام پر سیڑھیوں پر بیٹھا ملا۔ وہ اس وقت اکیلا نہیں تھا بلکہ اس کے دوست بھی اس کے ساتھ سیڑھیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ سب لڑکے اسے مبارک باد دے رہے تھے اور نکاح پر اسے چھیڑ رہے تھے جب کہ زید مسکراتے ہوئے ان سب کی مبارک باد قبول کر رہا تھا۔

"زید! مجھے تم سے بات کرنی ہے۔" زید جائی یانہ کی آواز سن کر فوراً سے کھڑا ہو گیا۔ اس کے ساتھ بیٹھے لڑکے جائی یانہ کو دیکھ کر خوش اخلاقی سے بولیں۔

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو بھابھی!" جائی یانہ کا خون کھولنے لگ گیا۔

"زید تم آرہے ہو میرے ساتھ یا نہیں؟"اس نے لڑکوں کی باتوں کو نظر انداز کرتے ہوئے جائی یانہ نے رعب دار آواز میں پوچھا

"میں آرہا ہوں!"لڑکوں کے درمیان سے گزرتے ہوئے اس نے کہا۔

جائی یانہ اسے آتا دیکھ کر مڑ گئی اور یہاں سے کچھ دور جانے لگ گئی۔

زید بھی کافی تابع داری سے جائی یانہ کے پیچھے جانے لگا۔

www.novelsclubb.com

سب سے اوپر والے زینے پر بیٹھے لڑکے نے ان دونوں کو جب دور جاتے دیکھا تو اپنا تجزیہ پیش کیا۔

"یار ویسے بیوی کا بھی ایک الگ ہی رعب ہوتا ہے۔لاکھ بندہ شیر ہو لیکن بیوی کے سامنے نہ کرنے کی ہمت کسی بھی شوہر میں نہیں ہوتی ہے۔"

اس کی بات سن کر قہقہہ بلند ہوا۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف جیسے ہی جائی یانہ اور زید کچھ دور گئے تو جائی یانہ زید پر برس گئی۔

"تم پاگل ہو یا کیا ہو؟ پورے ڈیپارٹمنٹ میں ٹافیاں بانٹتے تم کیا بکواس کر رہے ہو کہ میں تمہاری بیوی ہوں؟"

"تو کیا آپ نہیں ہیں؟" زید نے آرام سے اپنے جوتے فرش پر رگڑتے ہوئے پوچھا۔اس کے سوال نے جائی یانہ کو مزید مشتعل کر دیا۔

"ہوں بالکل ہوں لیکن تم جانتے ہو یونیورسٹی میں ایسی باتیں جنگل میں آگ کی طرح پھیلتی ہیں۔اب کچھ دنوں تک میں کہیں بھی جاؤں گی سب مجھے معنی خیز نگاہوں سے دیکھے گے اور جملے کسیں گے۔"

www.novelsclubb.com

"پہلے آپ کو مسئلہ تھا لوگ آپ کو میرے ساتھ دیکھ کر آپ کو میری گرل فرینڈ کہیں گے اور اب جب میں نے سب کے سامنے اعلانیہ آپ کو اپنی حق حلال کی بیوی مان لیا ہے تب بھی آپ کو مسئلہ ہے!"

"میں یہ۔۔۔"اس سے پہلے جائی یا نہ کچھ کہہ پاتی زید نے اس کی بات کاٹ دی۔

"آپ لوگوں سے اتنا ڈرتی کیوں ہیں۔ان کا کام ہی باتیں بنانا ہے۔ ویسے بھی ہم نے کوئی گناہ نہیں کیا ہے جو ڈرتے پھرے۔یونیورسٹی میں ہر جگہ کوئی نا کوئی کپل باہوں میں باہیں ڈالیں گھومتا دکھائی دیتا ہے۔ان کے متعلق کوئی کیا کہہ رہا ہے، کیوں کہہ رہا ہے اور کس لیے کہہ رہا ہے انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کیونکہ ان دونوں کے لیے ان کا ساتھ ہی کافی ہوتا ہے۔ہم تو پھر حلال طریقے سے

ایک دوسرے کے ساتھ ہے تو پھر ہم دونوں کیوں ڈریں۔لوگ اگر حرام اعلانیہ اور نڈر انداز سے کرتے ہیں تو ہم اپنے حلال کو کیوں چھپائیں؟"

زید کی بات سن کر جائی یانہ لاجواب ہو گئی۔کچھ لمحے دونوں کے درمیان خاموشی سے گزرے پھر زید نے بات بدلنے کے لیے جیب میں سے ٹافی نکالی اور جائی یانہ کی جانب بڑھائی۔

"یہ لے منہ میٹھا کریں۔ہم دونوں کی شادی کی خوشی میں!"

www.novelsclubb.com

"پوری یونیورسٹی میں ٹافیاں بانٹ دینے کے بعد میرا منہ میٹھا کروانا یاد آیا۔" جائی یانہ نے نڑوٹھے انداز میں ٹافی پکڑلی۔زید کی باتوں نے اس پر اثر کیا تھا۔

"آپ ہی غصے میں مجھے ڈانٹ جا رہی تھیں ورنہ میں تو کب سے آپ کو یہ دینے کی کوشش کر رہا تھا۔" زید نے بھی ایک ٹافی اپنی جیب میں سے نکالی اور اس کا ریپر اتار کر منہ میں ڈال لی۔

جائی یانہ نے ٹافی منہ میں ڈال لی۔ کیریمل فلیور کی یہ ٹافی جائی یانہ کے منہ میں مٹھاس گھول گئی۔

www.novelsclubb.com

"ٹافی کہاں سے لی؟" جائی یانہ نے ٹافی چباتے ہوئے پوچھا۔ اب وہ دونوں ایک ساتھ چہل قدمی کرنے لگ گئے تھے۔ آس پاس جاتے لوگ ابھی بھی انہیں معنی خیز انداز میں دیکھ رہے تھے مگر اب جائی یانہ کو کسی کی نگاہیں محسوس

نہیں ہو رہی تھی۔اسے بلکہ پتہ بھی نہیں تھا کہ اب اس کے آس پاس کوئی ہے بھی۔

"کینٹین سے لی۔"

"کتنے کی؟" جائی یانہ اب گفتگو آگے بڑھا رہی تھی۔

"میں نے بس کینٹین والے سے ٹافی کا ڈبا مانگا اور اپنی شادی کا بتایا۔ کینٹین والا میرا دوست تھا۔اس نے انتہائی عجیب فلیور والی ٹافیاں مجھے تحفے میں دے دیں۔پورے تین مہینے سے بیچارے کی ٹافی کا ڈبہ نہیں بکا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن ہم نے جو ٹافی کھائی وہ تو کیریمل فلیور کی تھی اور ان کا ذائقہ بھی اچھا تھا۔" جائی یانہ اس کی بات سن کر بولی اور ریپر دیکھ کر بھی تصدیق کرنا چاہی۔

"تو آپ کو کیا لگتا ہے اس یونیورسٹی کی بھکاری عوام نے ٹافیوں سے بھرا ڈبا ہمارے لیے چھوڑ دینا تھا۔ سب ایسے ٹافیاں اٹھا کر لے کر گئے جیسے انہیں کبھی ملیں گی ہی نہیں! یہ تو میں نے بعد میں خاص طور پر میرا اور آپ کے لیے خریدیں ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اوہ اچھا!" جائی یانہ ساری بات بول کر بس اتنا کہہ پائی پھر اچانک اسے کچھ یاد آیا۔ "میں تو لائبریری جا رہی تھی۔"

اس نے اپنے گھڑی میں ٹائم دیکھا تو اگلے لیکچر کا ٹائم بھی ہو گیا تھا۔

"سارا ٹائم ہی ختم ہو گیا۔اب تو اگلا پیریڈ شروع ہونے والا ہے۔" جائی یانہ نے کہا۔اس کے قدم اب کلاس کی جانب بڑھ گئے تھے۔اس کے ساتھ چلتا زید بھی اس کے ساتھ قدم بڑھانے لگا۔

"بیگم صاحبہ! کیا اب آپ کا شوہر آپ کے ساتھ بیٹھ سکتا ہے؟" زید نے خاصی تابع داری سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"بول تو ایسے رہے ہو جیسے سارے کام مجھ سے پوچھ کر کرتے ہو۔"

"ایک بات کہوں اب آپ سے دیسی بیوی والی وائبز آ رہی ہیں!"

"تمہارا کچھ نہیں ہو سکتا ہے!" جائی یانہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور زید سے آگے چلنے لگ گئی۔

"جلدی سمجھ گئیں آپ!" زید شوخ مسکراہٹ کے ساتھ کہتا اس کے پیچھے چلنے لگ گیا۔ دونوں راہداری میں چلتے نظروں سے اوجھل ہو گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

****

عالیہ اس بند کمرے میں بیٹھے بیٹھے اکتا گئی تھی۔اسی اکتاہٹ نے اسے چڑچڑا بنا دیا تھا۔نہ اسے کھانے پینے کی توجہ رہی تھی اور نہ ہی کسی اور چیز کی!اپنا خیال نہ رکھنے کی وجہ سے اس کا چہرہ مرجھا گیا تھا۔

اسے بعض اوقات اس قدر گھٹن ہوتی تھی کہ اس کا دل چاہتا تھا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر بہت دور چلی جائے۔اسی حالت میں ایک دن اس کی نگاہ کونے میں رکھے ٹی وی کی جانب گئی۔پہلے تو وہ دیر تک غائب دماغی میں اسے تکتی رہی۔ پھر اس نے سوچا کیوں نہ ٹی وی چلا ہی لیا جائے۔اس طرح اس کا کچھ دماغ بھی بٹ جائے گا ورنہ اگر وہ یونہی بیٹھی سوچتی رہی تو اس کا دماغ پھٹ جائے گا۔

www.novelsclubb.com

ٹی وی آن کرنے کے بعد اس نے ٹی وی کا ریموٹ ڈھونڈنا چاہا۔وہ کمرے میں ادھر ادھر پھرتی ریموٹ تلاش کرتی رہی مگر اسے وہ کہیں نہیں ملا۔ٹی

وی آن ہو گیا تھا۔ٹی وی کی روشن اسکرین اور آوازوں کو نظر انداز کرتے وہئے وہ ریموٹ کو ہی ڈھونڈتی رہی۔جب اسے یقیناً آگیا کہ ریموٹ اسے اب نہیں سکتا تو وہ خاموشی سے ٹی وی کے سامنے بیٹھ گئی۔ریمورٹ نہ ہونے کی وجہ سے وہ بس ایک یہی چینل دیکھ سکتی تھی جو لگا ہوا تھا۔

یہ ایک ڈاکیو منٹری چینل تھا اور اس وقت کشمیر کی ایک ڈاکیو منٹری اس کے سامنے چل رہی تھی۔

عالیہ کو جیسے ہی ڈاکیو منٹری کا ٹاپک پتہ چلا اس کے چہرے پر ناگوار تاثرات چھا گئے۔اس کی قسمت کیا اتنی خراب تھی کہ ٹی وی میسر ہوتے ہوئے بھی اسے اس موضوع پر ڈاکیو منٹری دیکھنی پڑے گی جو اس کے نزدیک سب سے زیادہ بکواس تھا۔

پہلے پہلے وہ ناراض چہرے کے ساتھ ٹی وی دیکھتی رہی لیکن پھر آہستہ آہستہ وہ ڈاکیومنٹری کو مکمل انہماک سے سننے لگ گئی۔

اس وقت ڈاکیومنٹری میں بتایا جا رہا تھا کہ کس طرح تقسیم برصغیر کے موقع پر انگریزوں اور ہندوؤں نے عیاری سے کشمیر اور بہت سے علاقے جن میں مسلمانوں کی اکثریت تھی انڈیا میں ہی رہنے دیے۔ڈاکیومنٹری بنانے والے نے بہت اچھے طرح سے تاریخ کا ایک ایک پوائنٹ بتایا تھا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ منہمک سی اس پوری ڈاکیومنٹری کو دیکھ رہی تھی۔اس کے سامنے بھارتی فوج کشمیری عوام پر ظلم ڈھاتے دکھائی دیں رہے تھے۔اس ظلم کے

خلاف احتجاج کرنے والی عوام پر بھارتی فوج ایک منظر میں اس قدر بری طرح ٹوٹی تھی کہ عالیہ نے آنکھیں بند کر لیں۔ تشدد جو بس فلموں ڈراموں میں اس نے دیکھا تھا وہ اس ڈاکیومنٹری میں ہر جگہ بھرپڑا تھا۔

ایک منظر میں ایک ماں اپنے جوان بیٹے کی لاش لیے اس سے باتیں کر رہی تھی۔ کسی منظر میں ایک بیوی اپنے شوہر کے مرنے پر ماتم کر رہی تھی۔ بچے اپنے ماں باپ سے بچھڑ کر تنہا رہ رہے تھے۔ ان کی سسکیاں، آہ و بکا پتھر کو بھی پگھلا سکتی تھی۔ عالیہ کے پاس تو پھر ایک دل تھا۔ اس کی آنکھوں میں پانی بھر گیا تھا۔ ان بچوں کو اپنے خاندان کے لیے تڑپتا دیکھ کر اسے اپنا خاندان یاد آیا۔ وہ ماضی میں کھو گئی۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے آپ کو اشفاق کے گھر کے لاؤنج میں بیٹھا پایا۔اس کا سارا خاندان آرام سے ایک ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔ایک اچھا فیملی ٹائم گزارا جا رہا تھا جو بہت کم ہی اس گھر میں گزارا جاتا تھا لیکن عالیہ جلد از جلد اس فیملی ٹائم کے ختم ہونے کا انتظار کر رہی تھی تاکہ وہ اپنے کمرے میں جا کر آرام سے اپنی ویب سیریز مکمل کر لے۔اسے چڑھ ہو رہی تھی عزاہ کو اپنے سامنے دیکھ کر جو اس کے سامنے ساتھ والے صوفے پر جائی یانہ سے کوئی بات کر رہی تھی۔اسے اپنی ماں کی باپ کے سامنے جی حضوری دیکھی نہیں جا رہی تھی۔وہ جلد از جلد اس ماحول میں نکل جانا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

اور اس کی قسمت دیکھو اس نے اپنے آپ کو ان سب سے نکال بھی لیا تھا۔

ٹی وی کی اسکرین پر ابھی بھی روتے ہوئے بچوں کو دکھایا جا رہا تھا۔ وہ روتے ہوئے مدد مانگ رہے تھے۔ عالیہ کا دل کہہ رہا تھا انہیں مدد ملنی چاہیے۔ وہ لوگ اس قابل تھے کہ ان کی مدد کی جائے۔ وہ لوگ ظلم کے خلاف ڈٹ کر کھڑے تھے۔ وہ لوگ ہماری طرح ضمیر بیچ کر آرام سے اپنے بھائیوں کو مرتے ہوئے نہیں دیکھ رہے تھے بلکہ وہ بھارتی فوج کے خلاف ڈٹ کر کھڑے تھے۔ ڈاکیومنٹری اب ختم ہو گئی تھی مگر عالیہ کے دلوں دماغ پر اپنے گہرے نقش چھوڑ گئی تھی۔ وہ اس وقت خود قید میں تھی اس لیے اپنے گھروں میں قید مسلمان بہن بھائیوں کا درد سمجھ پا رہی تھی اگر یہ کوئی نارمل دن ہوتا اور عالیہ یونہی اسے دیکھ رہی ہوتی تو شاید نہیں یقیناً یہ ڈاکیومنٹری اس کے دل پر اتنا گہرا اثر نہیں چھوڑ سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

جب تک انسان کے اپنے اوپر ظلم نہیں ہوتا اسے ہر مظلوم کا درد بس دکھاوا لگتا ہے۔ قید ہونے کی اذیت، بھلا دیے جانے کا روگ، ظلم و ستم پر صبر کرنا اور اس سب کے بعد بھی دنیا میں بدنام ہونا کیا ہوتا ہے وہ ان مسلمانوں سے اچھے سے سیکھا جا سکتا ہے۔

آج کے دن ایک غلط فہمی کا پردہ عالیہ کی آنکھوں پر سے اٹھ چکا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

شام کے وقت نمرہ اپنے گھر کے لان میں کرسی پر بیٹھی آریان سے بات کرنے میں محو تھی۔ زینب اس وقت گھر پر نہیں تھی اس لیے وہ بغیر کسی ڈر

خوف کے یہاں پر آرام سے بات کر رہی تھی۔اس نے اپنے کانوں میں ہینڈ فری لگائی ہوئی تھی۔اس لیے وہ پس منظر میں ابھرتی آوازوں کو وہ بآسانی سن نہیں سکتی تھی۔

"میں نے کہا نا تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔اسے مارنا مسئلے کا حل نہیں ہے۔ابھی اسے مار دیا تو امی جان کو بالکل بھی مزا نہیں آئے گا۔وہ انہیں اذیت میں مبتلا دیکھنا چاہتی ہیں!"

"یار وہ ہر وقت دروازہ کھٹکھٹاتی رہتی ہے اور "مجھے نکالو!" کا کلمہ پڑھتی رہتی ہے۔دن ہو یا رات اسے چین نہیں ہے!" دوسری طرف سے مردانہ اکتائی ہوئی آواز آئی۔

"وہ بس شور ہی مچاتی ہے نا اسے مچانے دو۔ آخر کب تک مچاتی رہے گی۔ کبھی نہ کبھی تو تھکے گی ناں! ہم اسے بعد میں ماریں گے۔ جب اس کا باپ بستر پر پڑا اپنی بیٹی کی لائیو موت دیکھ رہا ہو گا یہ منظر زیادہ دلکش ہو گا اگر اسے یونہی مار دیا تو اس میں تو مزا ہی نہیں آئے گا۔"

وہ ابھی اور بات کرتی اس وقت ایک مردانہ ہاتھ نے نمرہ کے کانوں میں لگی ہینڈ فری کو نکالا۔

www.novelsclubb.com

"کس کی موت کی بات کر رہی ہو تم؟"

شایان کب اس کے سر پر کھڑا ہوا نمرہ کچھ بھی خبر نہیں تھی۔ وہ تو اس کی آواز سن کر ہی اچھل پڑی تھی۔

"بھائی آپ کب آئے؟" نمرہ اب اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ اس نے کانپتے ہاتھوں سے انتہائی عجلت میں کال کاٹ دی۔ شایان نیوی بلو شرٹ پر بلیک پینٹ پہنے اور کوٹ کو بازو پر لٹکائے ہوئے اس کے سامنے سوالیہ نظروں کے ساتھ کھڑا تھا۔ صاف پتہ چل رہا تھا وہ ابھی ہی کچھ دیر پہلے آفس سے گھر واپس آیا ہے۔

"میں نے جو پوچھا ہے اس کا جواب دو۔ بتاؤ کس کی موت کے بارے میں بات کر رہی تھی تم؟" شایان سخت لہجے میں پوچھ رہا تھا۔ نمرہ کو لگا اس کے جسم میں خون نچڑ رہا ہے۔ اگر شایان بھائی کو سب سچ پتا چل گیا تو؟

"نمرہ تم نے یونیورسٹی کے اسٹیج ڈرامے کی تیاری کر لی ہے؟"

اسی وقت عزاہ پتہ نہیں کہاں سے نمودار ہوئی اور نمرہ کے پاس آ کر کھڑی ہو گئی۔اس کے چہرے کی نیل اور ہونٹ کا زخم کی تازگی اب ختم ہو رہی تھی۔اس نے چونک کر شایان کو دیکھا۔

"آپ کب آئے؟"عزاہ کے پوچھنے پر شایان نے ناگواری سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم سے مسئلہ؟اپنے کام سے کام رکھو اور تم ابھی کس اسٹیج ڈرامے کے بارے میں بات کر رہی تھی؟"اب شایان عزاہ سے پوچھنے لگا۔

"وہ ہماری یونیورسٹی میں ایک پارٹی ہے اس میں اسٹیج ڈارمے کے لیے ان اسٹوڈنٹس کو بھی بلایا ہوا ہے جو اپنی ڈگری مکمل کر کے چلے گئے ہیں۔ مجھے اور نمرہ کو بھی اسی لیے بلایا ہے۔ نمرہ ابھی اپنی لائینز ہی دوسری طرف ڈرامے کے رائٹر سے ڈسکس کر رہی تھی، ہے نا؟"

عزاہ نے نمرہ کی جانب دیکھا۔ اس کی سنہری آنکھیں سیاہ آنکھوں کو کچھ باور کروا رہی تھیں۔ نمرہ نے بے ساختہ گردن ہلا دی۔

www.novelsclubb.com

"جی بھائی یہ صحیح کہہ رہی ہے۔ ہم دونوں اسی پلے کے لیے تیاریاں کر رہے ہیں۔"

"ہمم! نمرہ اگر تمہیں ماما اجازت دیں تو چلی جانا مگر عزاہ تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں جانے کی چپ چاپ گھر میں بیٹھو۔" شایان نے اسی وقت اپنا فیصلہ صادر کر دیا۔

"شایان لیکن۔۔!" عزاہ اس سے پہلے کچھ کہتی شایان بولا۔

"بس میں نے جو کہہ دیا وہ کہہ دیا۔ اب میں اس سے آگے کچھ نہیں سنوں گا۔" یہ کہہ کر شایان اندر چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نے ایک جتاتی نظر نمرہ کو دیکھا اور اندر چلی گئی جب کہ نمرہ حیران و پریشان کھڑی وہی رہ گئی۔ کونسا اسٹیج ڈرامہ؟ کونسا رائیٹر؟

****

ملاقات سے پانچ دن پہلے

صبح اپنے آغاز سے وسط کی جانب سفر کر رہی تھی۔ ایسے میں اشفاق کے گھر میں اگر آؤ تو اس میں قبرستان جیسی خاموشی چھائی ہوئی تھی۔ وہ گھر جس میں قہقہوں، آوازوں اور خوش گپیوں کی گونجیں رکتی نہیں تھی۔ اب وہاں بس سانسوں کی آوازیں آتی تھی جو جانے کب ساتھ چھوڑ جائیں۔

www.novelsclubb.com

پورے گھر میں آدم زاد دکھائی نہیں دیتا تھا سوائے راہداری میں ٹہلتی ایک عورت کے!

راہداریوں میں بھٹکتی ہوئی وہ عورت جانے کس چیز کی متلاشی لگتی تھی۔ جو کان "اماں! اماں!" کی آوازیں سننے کے عادی تھے اب ان کانوں کو بس گھڑیال کی ٹک ٹک ہی سنائی دیتی تھیں۔ گھڑی کی آواز انتظار کی آواز معلوم ہوتی تھی۔ ایک نا ختم ہونے والے انتظار کی!

www.novelsclubb.com

اس عورت کو دیکھو تو اب اس پر بڑھاپے کے اثرات بہت زیادہ نمایاں نظر آنے لگے تھے۔ چہرہ نحیف ہو گیا تھا۔ فربہ جسم پہلے کے مقابلے میں کافی کمزور دکھائی دیتا تھا۔

اشفاق آفس گئے ہوئے تھے اور ویسے بھی وہ بہت کم اس گھر میں رکا کرتے تھے۔ ایسا لگتا تھا بس رات گزارنے کے لیے وہ اس گھر کی طرف مڑتے تھے ورنہ اپنا سارا دن وہ باہر گزارتے تھے۔

اپنی زندگی اشفاق نے کام کی الجھنوں میں مصروف کر لی تھی مگر نوال! ان کی زندگی تو رک سی گئی تھی۔ کیا تھا ان کے پاس جس کے ذریعے وہ اپنی زندگی مصروف کر سکتی تھی؟ کھانا بنا لیتیں مگر صرف دو لوگوں کے لیے وہ کتنا کھانا بنا سکتی تھیں۔؟ صفائی کر لیتیں مگر اس محل جیسے گھر کو وہ کس کے لیے اتنا صاف کرتیں،

آخر بس ان کے علاوہ اس گھر میں رہتا ہی کون تھا؟ کوئی اور کام کر لیتیں، نہیں کچھ کرنے کو بھی اب دل نہیں مانتا تھا؟

چلتے چلتے ان کا گزر لانڈری روم سے ہوا۔ وہاں ٹوکری میں کپڑوں کا ڈھیر پڑا دیکھ کر دل ایک دم انہیں ماضی کی ایک خوشگوار تلخ یاد میں لے گیا۔

(اس منظر میں پرانے محلے کے گھر کی چھت پر نوال سکھے ہوئے کپڑے تنی پر سے اتار کر اپنے ہاتھ میں پکڑی ٹوکری میں ڈالتی دکھائی دے رہی تھی۔ اسی وقت اس کی نگاہ ان کی چھت کی دیواروں کو پھلانگتے ایک نوجوان پر پڑی۔ وہ ایک پل کے لیے چونکیں مگر دوسرے ہی پل اس نے آنکھیں سکیڑ لی۔ وہ ایک جھلک میں ہی پہچان گئی۔ یہ وہی شخص تھا جسے اشفاق نے زینب کے ساتھ پکڑا تھا۔

اس لڑکے نے جیسے ہی اس کی طرف ہاتھ لہرایا نوال نے گھبرا کر ادھر ادھر دیکھا اور نیچے جانے کے لیے اپنے قدم موڑ لیے۔

"رکو! بس یہ بتاتی جاؤ تمہاری کزن کہاں ہے؟ وہ اب باہر کیوں نہیں نکلتی ہے؟" اس لڑکے نے انتہائی عجلت میں پوچھا۔

نوال رک گئی تھی مگر اس نے مڑ کر دیکھا نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس کی شادی ہو گئی ہے۔ تمہیں نہیں پتہ کیا؟" آخری بات میں نوال کے لہجے میں طنز شامل تھا۔

"کیا؟" اس کے لہجے میں بے یقینی تھی۔اس کے بعد بے یقینی طیش میں بدلی۔

"تمہارے کزن نے تھانے میں بند مجھے کروایا ہی اسی لیے تھا تاکہ وہ اسے مجھ سے دور کر دیں۔" آخری بات میں طیش تھا۔لڑکے نے اپنے ہاتھ کو مٹھی کی صورت میں باندھ کر دیوار پر زور سے مارا۔

www.novelsclubb.com

نوال اس کی بات سن کر مڑی اور اس لڑکے کو دیکھا جس کے چہرے پر ملال اور طیش دونوں تھا۔جانے کیوں اس کا پچھتاوا دیکھ کر نوال کا دل پسیج گیا۔

"تمہیں اشفاق نے بند کروایا تھا؟"نوال نے اس بار نرم لہجے میں پوچھا۔

"ہاں اسی کی سب کارستانی ہے۔اسی نے کسی تھانے دار دوست سے مجھے بند کروائے رکھا تاکہ وہ اپنی بہن کو مجھ سے دور کر دیں۔"اب کی بار اس کے لہجے میں نمی گھل گئی تھی۔

اس کے بعد وہ مڑ کر جانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تم جا رہے ہو؟"نوال نے پوچھا۔وہ اس طرح لڑکے کو دکھی نہیں بھیجنا چاہتی تھی۔

"ہاں! جس کے لیے آیا تھا وہ تو اب یہاں ہے نہیں! تو اب یہاں آنے کا کیا مقصد؟" اس لڑکے کا لہجہ بلا کا دکھی تھا۔

وہ یہ کہہ کر چھت کی دیوار پر چڑھنے لگا۔ جب وہ دیوار کے اوپر چڑھ گیا اور دوسرے گھر کی چھت پر چھلانگ مارنے لگا تبھی نوال بولی۔

"تمہارا نام کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

لڑکے نے چھلانگ لگا دی اور اپنا نام اونچی آواز میں بولا۔

"روفی!!!")

"روفی!!"

نوال کے منہ سے برسوں بعد یہ نام نکلا تھا۔اسی نام،اسی شخص اور اسی ماضی کی وجہ سے نوال آج یہاں تھیں۔اسی نام،اسی شخص اور اسی ماضی کی وجہ سے وہ کبھی بھی اشفاق کی نہیں ہو پائی تھیں اور اسی نام،اسی شخص اور اسی ماضی کی وجہ سے اشفاق انہیں کبھی اپنا نہیں پائے تھے۔

www.novelsclubb.com

اب بس دل ماضی میں اٹک گیا تھا۔وہ ماضی جو زندگی کی دوڑ میں کہیں پیچھے چھوٹ گیا تھا وہ ایک بار پھر نوال کے سامنے پورے استحقاق سے کھڑا ہو گیا

تھا۔جو محبت اس وقت محبت تھی دنیا والوں نے ان کے لیے وہ گناہ بنا دی تھی۔اس گناہ کی معافی انہوں نے کس کس سے نہیں مانگی تھی؟اللہ سے،ماں باپ سے، اشفاق سے،خود سے مگر کسی نے بھی انہیں معاف نہیں کیا تھا۔شاید اللہ نے پھر معاف کر دیا ہو مگر بندوں نے تو ہر گز معاف نہیں کیا تھا۔بندوں کو کیا الزام دیتیں انہوں نے تو شاید اپنے آپ کو بھی معاف نہیں کیا تھا۔

کچھ لمحات رو فی اور اپنی پہلی ملاقات کو سوچنے کے بعد نوال راہداریوں میں دوبارہ بے مقصد چلنے لگ گئیں۔

www.novelsclubb.com

****

صبح کو باسی ہوئے بہت وقت گزر گیا تھا۔ایسے میں زینب کے گھر میں قدم رکھ کر ہم سیدھا شایان کے کمرے میں داخل ہو تو عزاہ اپنے اور شایان کے کپڑے سمیٹ رہی تھی۔

اسی وقت اسے اپنے پیچھے قدموں کی آہٹ محسوس ہوئی۔وہ مڑی نہیں اور اپنا کام کرتی رہی۔وہ ان قدموں کی آہٹ کو اب بہت اچھے سے جانتی تھی۔

"تم نے کل میری مدد کیوں کی؟"انتہائی روکھے اور خشک لہجے میں پوچھا گیا۔

عزاہ نے مڑ کر دیکھا تو توقع کے عین مطابق پیچھے کھڑی سیاہ آنکھوں والی لڑکی عزاہ کو مسلسل گھورے جا رہی تھی۔ عزاہ نے ایک خاموش نظر نمرہ پر ڈال لینے کے بعد نگاہیں دوبارہ موڑ لی۔

"میں نے تم سے کچھ پوچھا ہے؟" نمرہ نے اس بار مشتعل لہجے میں پوچھا۔ وہ کل شام سے موقع کی تلاش میں تھی۔ وہ عزاہ سے یہ بات پوچھ لینا چاہتی تھی مگر اسے موقع نہیں مل پا رہا تھا۔ آخر عزاہ کونسی گیم اس کے ساتھ کھیل رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تمہاری مدد اس لیے کی کیونکہ میری مدد اس وقت تم ہی کر سکتی ہو، ہے ناں؟" عزاہ نے آرام سے کہا۔

"کیا مطلب؟" اس بار الجھنے کی باری نمرہ کی تھی۔

"شایان چاہتا ہے کہ وہ مجھے میرے ماں باپ کے گھر مستقل چھوڑ دے تاکہ میں اپنے ماں باپ کے لیے سزا کا نمونہ بن جاؤں۔ ضرور تم نے ہی اسے مشورہ دیا ہو گا۔" اب کی بار وہ پوری مڑ کر نمرہ کو دیکھنے لگ گئی۔ نمرہ کے چہرے پر ایک پل میں کئی رنگ بدلے۔

"ہاں یہ مشورہ دیا تو میں نے ہی ہے اور کون یہ مشورہ دے سکتا ہے؟ شایان کا دماغ تو بس اسی پر رہتا ہے کہ وہ کس موقع پر کس طرح وہ کس پر کیسے غصہ

کر سکتا ہے۔اس نے تمہیں ویسے کب کہا؟ میں نے تو اس وقت اسے یہ بتانے منع کیا تھا۔"نمرہ نے ہڑبڑاتے ہوئے وضاحت کی۔

"میں اس کے ساتھ ایک کمرے میں رہتی ہوں نمرہ اور تم جانتی ہو تمہارا بھائی کیسا ہے؟ ہلکے سے غصے میں وہ تمام باتیں اگل دیتا ہے جو اس کے ذہن میں ہو یا ذہن میں ڈالی گئی ہو۔آج کل تو پھر وہ مکمل موڈ میں ہے۔"عزاہ کی بات سن کر نمرہ بولی۔

"تو تم چاہتی ہو اس مدد کے بدلے میں اپنے بھائی کو کہوں وہ تمہیں مت نکالے۔"اب کی بار نمرہ سب سمجھ گئی تھی۔

"بالکل! بدلے لینا اور دینا تو تم کبھی نہیں بھولتی ہو نا! اگر تباہ کرنا ہی ہے مجھے تو اپنی نظروں کے سامنے تو کرو۔ باقی سب کو روتا تڑپتا تم اپنی آنکھوں کے سامنے نہیں دیکھ پاؤ گی لیکن مجھے تم بآسانی دیکھ پاؤ گی۔ کیا اپنا یہ موقع تم خود ضائع کرنا چاہتی ہو؟"

"میں ایسا کوئی موقع ضائع کیسے ہونے دے سکتی ہوں عزاہ؟ میں نے بس اپنے بھائی کو اس لیے کہا تاکہ وہ تمہیں پریشان کر سکے۔ فکر نہ کرو تمہیں کوئی اس گھر سے نہیں نکالے گا جب تک تمہارا پورا خاندان ختم نہیں ہو جاتا!"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر نمرہ کمرے سے نکل گئی۔ کمرے سے نکلتے ہی اس کے چہرے پر اضطراب پھیل گیا۔

"شایان کے دماغ میں عزاہ کو گھر بھیجنے کا آئیڈیا آیا کہاں سے؟" وہ اسی طرح کمرے سے دور جانے لگی جبکہ کمرے میں موجود سنہری آنکھیں مسکراہٹ کا شکار تھیں۔ایک تلخ مسکراہٹ کا!

"بیوقوف!" وہ زیر لب بڑبڑائی۔

تھوڑی دیر بعد عزاہ زینب کے کمرے میں ان کے سامنے کھڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پھپھو میں گھر امی سے ملنے جانا چاہتی ہوں؟" اس کی پھپھو ٹانگ پر ٹانگ رکھے موبائل پر چلاتے ہوئے بولیں۔

"ٹھیک ہے بیٹا چلی جاؤ۔اپنی امی کو میرا اسلام بھی کہنا۔"

"مگر پھپھو۔بات یہ ہے شایان مجھے گھر جانے کی اجازت نہیں دیں گے۔"

"شایان کا تو دماغ خراب ہے فکر نہ کرو میں اسے خود سمجھا دوں گی۔"

زینب کی نظریں ابھی بھی موبائل پر سے نہیں ہٹی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"پھپھو کیا ایسا نہیں ہو سکتا آپ شایان کو یہ بتائے ہی نہیں کہ میں امی کے گھر گئی تھی۔ آپ جانتی ہے آپ انہیں لاکھ سمجھا لیں وہ مجھے ڈانٹیں بغیر تو رہے گے نہیں۔"

اس پوری گفتگو میں یہ پہلی بار تھا جب زینب نے موبائل پر سے نظریں ہٹا کر اپنے سامنے کھڑی اپنی بہو کو دیکھا تھا۔

"ادھر بیٹھو!" زینب نے موبائل میز پر رکھ دیا اور اسے پاس والے صوفے پر بیٹھنے کو کہا۔ عزاہ چپ چاپ بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم جانتی ہو نا تم کیا کہہ رہی ہو۔اگر شایان کے علم میں لائے بغیر تم کہیں نکلو گی تو اسے اس سے بھی زیادہ برا لگے گا۔"

"پھپھو میں نے آپ سے تو پوچھ لیا ہے ناں۔ویسے بھی اتنے دن ہو گئے ہیں میں نے اپنی امی کو نہیں دیکھا ہے۔بس ایک دو گھنٹے میں میں واپس آجاؤں گی۔آپ گھر میں نمرہ اور ملازم سب کے سامنے یہی کہنا میں شاپنگ پر گئی ہوں تاکہ یہ راز صرف ہم دونوں کے درمیان میں رہے۔"

"ہمم!"زینب سوچ میں پڑ گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"پلیز پھپھو!" عزاہ صوفے پر سے اٹھ کر فرش پر بیٹھ گئی اور زینب کے گھٹنے پکڑ لیے۔

"عزاہ یہ کیا کر رہی ہو تم؟" زینب نے عزاہ کو اٹھانا چاہا مگر عزاہ نہیں اٹھی۔

"نہیں پھپھو آپ کو ماننا ہی پڑے گا۔" عزاہ نے کسی ضدی بچے کی طرح کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے!" زینب نے ہار مان لی۔

عزاہ خوشی خوشی اٹھ گئی اور صوفے پر بیٹھی زینب کو اپنے ساتھ لگا لیا۔

"ٹھینک یو سو مچ پھپھو!" یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر چلی گئی۔

****

ملاقات سے چار دن پہلے!

www.novelsclubb.com

اسلام آباد میں آج اتوار کی تعطیل تھی۔ دوپہر اب شام میں ڈھل رہی تھی۔ دوکانیں اور مارکیٹ اس وقت بند تھیں مگر ایک مارکیٹ ابھی بھی کھلی تھی۔ یہاں سے متوسط طبقے کے لوگ خریداری کرتے دکھائی دیں رہے تھے۔

یہ اتوار بازار تھا۔ یہاں پر لوگوں کا ایک ہجوم تھا۔ کوئی اپنی فیملی کے ساتھ اور کوئی اکیلے ہی خریداری کرتا دکھائی دیتا تھا۔ ہر طرف چیزوں کی قیمت لگاتے دوکاندار اور ان سے بحث کرتے خریداروں کی آوازیں گونج رہی تھی۔ بھانت بھانت کی بولیاں پورے علاقے میں پھیلی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

سینکڑوں لوگوں کے درمیان میں ہمیں ایک گھنگرالے بالوں والا لڑکا ملے گا جو مردانہ جوتوں کے اسٹال کے سامنے کھڑا اپنے سائز کی جوتے پہنتا دکھائی دے گا۔

"کتنے کا ہے؟" اس نے اپنے پاؤں میں پہنے نفیس سے جوتے کو دیکھا جو سفید رنگ کا تھا اور اس پر فیروزی رنگ کی لائنز بنی ہوئی تھیں۔ وہ اس کی سائز کے بالکل مطابق تھا۔

"ہزار روپے!" اسٹال کے سامنے بندے نے جب جوتوں کی قیمت بتائی تو زید کا دماغ بھک سے اڑ گیا۔

"کیا؟ تمہارا دماغ تو درست ہے نا! ہزار روپے ان جوتوں کے!" زید نے بے یقینی سے جوتوں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"بھائی یہ تو ہم پھر سستے میں دے رہے ہیں نارمل مارکیٹ میں آپ جھانک کر دیکھیں گے ناتوان جوتوں کی قیمت آسمانوں سے باتیں کرتی دکھائی دیں گی۔"

"لیکن پھر بھی یار یہ بہت زیادہ ہیں!" اس نے جوتوں کو گھورتے ہوئے کہا۔

"آپ کی مرضی ہے بھائی! قیمت تو کم نہیں ہو سکتی۔ ہم پہلے ہی انہیں سستا بیچ رہے ہیں!" یہ کہہ کر اسٹال کا مالک دوسرے گاہکوں سے بات کرنے لگ گیا۔

زید تاسف سے انہیں دیکھنے لگ گیا۔اس نے ہزار روپے ہی بمشکل سیونگ کے نام پر بچائے ہوئے تھے۔ کیا وہ ان سب کو بس ان جوتوں پر خرچ کر سکتا تھا۔اس کا دماغ جمع تفریق فوراً کرنے کے بعد اسے منع کر رہا تھا مگر اس کا دل کی اسے انہیں خریدنے کے لیے کہہ رہا تھا۔ ویسے بھی اتنی محنت کرنے کے بعد وہ اپنے لیے تھوڑی سی فضول خرچی تو کر ہی سکتا تھا۔ تھوڑی دیر اپنے بچت کی طرف راغب کرتے دماغ کو پچھاڑ کر اس نے جوتے خریدنے کے بارے میں سوچ لیا۔

اس سے پہلے وہ اسٹال والے کو یہ خریدنے کا کہتا اسی وقت اس کے سامنے سے ایک آرٹیفیشل اور لوکل جیولری کا ٹھیلا گزارتا ادھیڑ عمر شخص دکھائی دیا۔ ٹھیلے پر پڑی ان چیزوں کو دیکھ کر یک دم اسے جائی یانہ کا خیال آیا۔

پہلے اس نے ٹھیلے والے کو دیکھا پھر جوتوں کے اسٹال کو۔

www.novelsclubb.com

اگلے ہی لمحے اس نے اسٹال کے مالک سے خود کو کہتے سنا۔

"پانچ سو کی رینج کے جوتے مجھے دکھا سکتے ہو!"

****

زندگی بالکل ساکن ہو گئی تھی۔ایسا لگتا تھا عالیہ اپنی زندگی یادوں کے سہارے پر گزار رہی تھی۔ہر اگلے پل اسے کوئی یاد آتی تو کبھی کوئی۔آج بھی ماضی کے جھروکوں میں نگاہیں دوڑا رہی تھی کہ کمرے کا دروازہ کھلا اور مسز جہانگیر اندر آئیں۔

www.novelsclubb.com

"کیسی ہو تم؟" مسز جہانگیر نے بہت پیار سے پوچھا۔ عالیہ کے آنے کے بعد سے اب دوسری دفعہ ان دونوں کی ملاقات ہوئی تھی۔

عالیہ نے سوال کا کوئی جواب نہیں دیا بلکہ بیڈ سے ٹیک لگائے اور پاؤں پھیلائے مسز جہانگیر کو دیکھتی رہی۔ مسز جہانگیر عالیہ کو دیکھنے لگی تھی۔

عالیہ کے بال سلجھائے نہ جانے کی وجہ سے بری طرح الجھ چکے تھے۔ اس نے ابھی تک اپنی کالی فراک ہی پہنی ہوئی تھی جو اتنے دنوں پہننے کی وجہ سے میلی ہو گئی تھی۔ چہرہ بھی وہ بمشکل دن میں ایک دفعہ دھوتی تھی۔

"چچ چچ! تم تو اپنا بالکل بھی دھیان نہیں رکھ رہی ہو۔ لگتا ہی نہیں ہے تم وہی پہلے والی عالیہ ہو جو اپنی ناک پر مکھی بھی بیٹھنا برداشت نہیں کر پاتی تھی!" مسز جہانگیر طنزیہ انداز میں کہتیں بیڈ پر بیٹھ گئیں۔

"نمرہ آپ کو امی جان کہتی ہے مگر وہ تو پھپھو کی بیٹی ہے نا! تو پھر آپ کو ماں کہنے کا مقصد؟" عالیہ نے مسز جہانگیر کے طنز کو بالکل نظر انداز کیا۔

"آریان صحیح کہتا ہے تم اپنا دماغ بہت غلط جگہ استعمال کرتی ہو اور سامنے دکھائی دیتی چیزوں کو بھی سمجھ نہیں پاتی ہو۔ اب بھلا مجھ سے ہی ان رازوں کے بارے میں سوال کرنے کا مقصد جن کے بارے میں میں تمہیں کبھی نہیں بتاؤں گی؟" مسز جہانگیر کی بات سن کر عالیہ کے چہرے پر تلخ مسکراہٹ سج گئی۔

"سمجھ گئی میں!" عالیہ کی بات سن کر مسز جہانگیر کے ابرو اوپر کو اٹھیں۔

"کیا؟"

"یہی کہ آپ مجھ سے ڈرتی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

مسز جہانگیر پہلے عالیہ کا چہرہ دیکھتی رہی۔ پھر قہقہہ لگا کر پاگلوں کی طرح ہنسنے لگ گئیں۔

"اف!!"

زیادہ ہسنے کی وجہ سے ان کی آنکھوں میں پانی بھر آیا تھا۔اب وہ تھوڑا سنبھل گئیں تھیں۔"تم واقعی میں بہت بیوقوف ہو بھلا میں تم سے کیوں ڈرنے لگ گئی۔اب کیا وہی لڑکی رہ گئی ہے اس دنیا میں ڈرنے کے لیے جو میری قید میں ہے۔"

"آپ مجھ سے ڈرتی ہیں!"اس نے چبا چبا کر ایک ایک لفظ ادا کیا۔

عالیہ اٹھی اور بیڈ کی دوسری طرف بیٹھی مسز جہانگیر کے سامنے کھڑی ہو گئی۔مسز جہانگیر نے سنہری آنکھوں میں اپنا عکس بنتا دیکھا۔

"تو میں تم سے کیوں ڈروں گی؟" مسز جہانگیر نے طنز آپوچھا۔

"اپنے رازوں کی وجہ سے!"

"کیا مطلب؟" لہجے میں نا سمجھی اتر آئی۔

"مطلب یہ انسان اپنے راز اسی سے چھپاتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہے۔ آپ بھی مجھ سے ڈرتی ہے۔اس لیے تو اپنی قید میں رکھنے کے باجود آپ مجھ پر اپنا ماضی نہیں کھولنا چاہتی ہیں۔آپ کو خود بھی یقین نہیں ہے آپ مجھے یہاں اس قید میں بند رکھ پائیں گی یا نہیں! اس لیے آپ یہ سب کر رہی ہے۔" عالیہ جو گیم کھیل

www.novelsclubb.com

رہی تھی مسز جہانگیر منٹوں میں پکڑ گئیں۔ مسز جہانگیر اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

"میں جانتی ہوں تم مجھے اکسا رہی ہو۔ کرتی رہو کوششیں جانی تو بیکار ہی ہیں۔" مسز جہانگیر یہ کہہ کر جانے لگیں۔ عالیہ نے مڑ کر مسز جہانگیر کو جاتا دیکھا۔

"واہ آپ اب اپنے خوف کو یوں کوٹ کر کے جانے لگی۔ یہ بھی صحیح ہے۔" عالیہ نے ہمت نہیں ہاری تھی۔ مسز جہانگیر کے کمرے سے باہر جاتے قدم رک گئے۔ "آپ دراصل میرا سامنا ہی نہیں کر سکتی ہیں۔ آپ جانتی ہے سو بند بھی باندھ دیں میں تب بھی آپ کی قید باہر نکل ہی آؤں گی اور اگر آپ نے مجھے اپنا راز بتا دیا تو باہر نکل کر میں وہ فاش کر دوں گی۔ آپ مجھ سے خوفزدہ ہیں۔"

"میں کسی سے خوفزدہ نہیں ہوں!"اب کی بار مسز جہانگیر چڑی تھیں۔عالیہ کو اپنا پلان کامیاب ہوتا دکھائی دیا۔

"آپ ہیں اور اگر نہیں ہے ثابت کریں!"

"میں پاگل نہیں ہوں جو تم جیسی بیوقوف لڑکی کو کچھ بتاؤں!"

www.novelsclubb.com

"جی کیونکہ آپ تو مجھ سے ڈرتی ہے نا!"

مسز جہانگیر مڑیں اور عالیہ کے سامنے کھڑی ہو گئیں۔

"میں نے کہا نا میں تم سے نہیں ڈرتی ہوں۔" مسز جہانگیر نے چبا چبا کر کہا۔

"میں نے بھی کہا نا ہمت ہے تو ثابت کر کے دکھائیں!" عالیہ نے اسی لہجے میں کہا۔

"ٹھیک ہے سننا چاہتی ہو نا تو سنو!"

www.novelsclubb.com

مسز جہانگیر نے اپنا ماضی عالیہ کے سامنے رکھ دیا۔ عالیہ خاموشی سے سب کچھ سننے لگ گئی۔ جو انکشافات مسز جہانگیر نے کیے وہ سب کمرے کی

دیواروں نے ان دونوں کے درمیان میں ہی رہنے دیے۔ان دونوں کے علاوہ ابھی کوئی بھی ان رازوں کا امین نہیں تھا۔

****

جائی یانہ اپنے بیڈ پر کتابیں کھولے بیٹھی تھی۔آج چھٹی کا دن ہونے کی وجہ سے اس نے اپنا سارا دن اپنی پڑھائی پر وقف کیا تھا۔وہ صبح آٹھ بجے سے پڑھائی کر رہی تھی۔دوپہر کے کھانے کے وقفے کے علاوہ وہ سارا وقت پڑھتی ہی رہی تھی۔اب وہ بس ایک آخری دفعہ اپنا سبق دہرا رہی تھی۔اس کے ساتھ والے بیڈ پر لیٹی جے ٹی سونے کے مزے لے رہی تھی۔اس کے دھیمے دھیمے خراٹے ماحول میں سستی پھیلا رہے تھے مگر جائی یانہ اپنی تمام توجہ پڑھائی ہی پر دینے کی کوشش کر رہی تھی۔

شام کے چھے بجے جا کر اس کا کام مکمل ہوا۔ وہ اپنی کتابیں بیگ میں رکھ کر اپنا بیڈ ٹھیک کرنے لگ گئی۔ تب ہی اسے زید کی کال آئی۔

"ہیلو!" بیڈ شیٹ ٹھیک کرتی اس نے موبائل کندھے سے کان پر لگایا۔

"ہیلو! آپ باہر آسکتی ہیں؟" زید نے عجلت سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"کوئی ضروری کام ہے؟" جائی یانہ نے پوچھا۔

"نہیں ضروری تو نہیں ہے میں آپ سے بس ملنا چاہتا ہوں۔"

"اچھا" بیڈ شیٹ ٹھیک کرنے کے بعد اس نے فون ہاتھ میں لے لیا اور سیدھی کھڑی ہو گئی۔

"میں آتی ہوں مگر تمہیں پندرہ منٹ انتظار کرنا پڑے گا میں اپنا حلیہ درست کر کے ہی کمرے سے باہر نکلوں گی۔"

www.novelsclubb.com

"نو پرابلم!

یوں تو صدیوں انتظار کر سکتے ہیں ہم

شرط یہ ہے منتظر ہم صرف تمہارے ہو!"

"ہو گیا؟! ایسا ٹھنڈا شعر سن کر تو غالب کی روح بھی ترپ گئی ہو گی۔
میں اب فون رکھ رہی ہوں"

"اچھا!"

www.novelsclubb.com

تقریباً بیس منٹ بعد جائی یانہ ویٹنگ روم میں داخل ہوئی۔

"جلدی نہیں آگئی آپ، پندرہ منٹ کا کہہ کر کال رکھی تھی ویسے!"

وہ انتظار گاہ میں موجود کرسی پر سے کھڑا ہوتا جل کر بولا۔

"یوں تو صدیوں انتظار کرنے کی باتیں کر رہے تھے اور اب پانچ منٹ کی دیری پر عورتوں کی طرح طعنے دینے لگ گئے ہو۔" جائی یانہ بھی اپنے نام کی ایک تھی۔

"دیکھ لیں اب آپ خود اپنے جینڈر کو طعنے باز کہہ رہی ہیں! میں نے کچھ نہیں کہا۔" زید نے دونوں ہاتھ اٹھاتے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم۔۔۔!"اس سے پہلے جائی یانہ کوئی کرارا جواب دیتی زید نے اس کی بات کاٹ دی۔

"اچھا اچھا لڑائی جھگڑا چھوڑیں۔دیکھیں میں آپ کے لیے کچھ لایا ہوں۔"

اس کے بعد وہ مڑا اور ایک بھرا ہوا شاپر جائی یانہ کی طرف بڑھایا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیا ہے؟"جائی یانہ نے کھولتے ہوئے پوچھا۔

"خود ہی دیکھ لیں!"اس نے آرام سے کہا۔

جائی یانہ کرسی پر بیٹھ گئی اور شاپر سے سامان باہر نکالنے لگ گئی۔اس نے دیکھا شاپر میں پونیاں، کیچڑ، کلپ، پنز، ہیئر بینڈ الغرض بالوں کی آرائش کے لیے طرح طرح کا سامان تھا۔وہ چیزیں تھیں تو پیاری مگر بچوں کے اوپر زیادہ اچھی لگتی تھی۔جائی یانہ جتنی عمر کی لڑکیوں کے لیے یہ چیزیں خاصی بچکانہ تھی۔

"کیسی لگی آپ کو؟"زید نے اشتیاق سے پوچھا۔

جائی یانہ نے پہلے سامان کو دیکھا اور پھر زید کو۔

www.novelsclubb.com

وہ چیزیں اس کی عمر جتنی لڑکیوں کے لیے حالانکہ نہیں تھی مگر وہ زید کو یہ بات بتا کر اداس نہیں کر سکتی تھی۔

"امم! اچھی ہے! بہت کلر فل ہے۔" واقعی میں ساری چیزیں ہی مختلف رنگوں میں رنگی ہوئی تھی۔

"اچھا مجھے لگا تھا آپ کو اچھی نہیں لگیں گی، اتوار بازار سے جو خریدی تھی میں نے۔ آپ تو شاپنگ مال سے خریدتی ہو نگی یہ چیزیں۔ میں جوتے خرید رہا تھا تب مجھے یہ ٹھیلے سے ملیں۔ مجھے یہ بہت پیاری لگ رہی تھیں۔ اس لیے میں انہیں خرید لایا۔ مجھے لڑکیوں کے فیشن کے بارے میں پتہ نہیں ہے اس لیے مجھے نہیں پتہ یہ کیسی ہیں!"

"نہیں یہ بہت پیاری ہے۔بہت کیوٹ!"اس دفعہ جائی یانہ نے دل سے تعریف کی تھی۔بچوں جیسی ہی سہی، تھی تو یہ چیزیں پیاری ہی!

یہ بات سن کر زید کے لبوں پر مسکراہٹ ڈھل گئی۔جائی یانہ کو وہ یوں مسکراتا ہوا بہت اچھا لگا تھا۔بہت زیادہ!

"ہم لوگ باہر چلیں آؤٹنگ پر؟"زید کے پوچھنے پر جائی یانہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"ایک دن میں اتنی فضول خرچی اچھی بات نہیں ہے!"

"اچھا ناں! اب آپ ایسی باتیں کر کے میرا دل دکھا رہی ہیں!" زید نے نروٹھے انداز میں کہا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ لیکن صرف ساڑھے سات بجے تک!"

"اوکے!" یہ کہہ کر زید اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے ساتھ لے کر جانے لگا۔

www.novelsclubb.com

"ایک سیکنڈ رکو زید! مجھے یہ سامان تو کمرے میں رکھنے دو۔" جائی یانہ اس کی عجلت سے تنگ آ گئی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے!"

جائی یا نہ وہ شاپر لے کر اوپر چلی گئی۔

****

کمرے کی دیواروں اور سنہری آنکھوں نے آج اس ادھیڑ عمر عورت کا ماضی سنا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ عورت اب بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی جب کہ عالیہ اس کے سامنے کھڑی تھی۔ مسز جہانگیر فرش کو جبکہ عالیہ مسز جہانگیر کو گھور رہی تھی۔

"اب جان گئی میں کیوں تمہارے گھر والوں کی دشمن ہوں؟" اس عورت نے چہرہ اٹھا کر اپنے سامنے کھڑی لڑکی سے پوچھا۔

"آپ کے ساتھ جو بھی ہوا غلط ہوا مگر ان سب میں ہمارا کوئی قصور نہیں تھا۔" عالیہ نے مضبوطی سے اپنا اور اپنے گھر والوں کا دفاع کیا۔

"تو تمہارے گھر کے فرد کو کیا ضرورت تھی میرے راستے میں آنے کی؟ اس نے کیوں سالوں پہلے میری بچھائی بساط کو مجھ پر الٹ دیا تھا؟"

www.novelsclubb.com

مسز جہانگیر زخمی تاثر کے ساتھ عالیہ سے سوال کر رہی تھی۔عالیہ کے پاس کوئی جواب نہیں تھا۔اس نے تو خواب میں بھی نہیں سوچا تھا مسز جہانگیر سے اس کا اس قسم کا بھی کوئی رشتہ نکل سکتا ہے۔ان کا ذکر اس کے گھر کے بڑوں میں سے کسی کے بھی زبان سے نہیں پھسلا تھا۔سب کچھ واضح ہوتے ہوئے بھی پیچیدہ تھا۔

"نہیں ہے نا تمہارے پاس کوئی جواب!"مسز جہانگیر نے اسے یوں سوچ میں ڈوبے دیکھ کر کہا۔"میں اس پورے قصے میں وکٹم تھی۔"

www.novelsclubb.com

"مسز جہانگیر!میں آپ کو کچھ کہہ نہیں سکتی ہوں کیونکہ میرے سمجھانے پر بھی آپ نہیں سمجھیں گی۔آپ نے اپنے دماغ میں خود وکٹم سمجھا ہوا

ہے اور ساری دنیا کو ولن! آپ اپنی خود ترسی سے باہر نکلیں تو آپ کو پتہ چلیں آپ کیا کچھ کر چکی ہیں!"

عالیہ نے بہت تاسف سے کہا۔ مسز جہانگیر نفی میں سر ہلاتے ہوئے کھڑی ہو گئیں۔

"تم سمجھ ہی نہیں سکتی ہو۔ تمہارے خاندان جیسے ظالم لوگوں کو کیا پتہ کسی دوسرے کا درد کیا ہوتا ہے!" یہ کہہ کر مسز جہانگیر کمرے سے باہر چلی گئیں جبکہ عالیہ اپنی جگہ پر کھڑی رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

****

غروب ہوتے سورج کا منظر ہریالی سے بھرے اس پارک میں خاصا دلفریب لگ رہا تھا۔ پارک میں لوگوں کی آمد و رفت معمول سی ہی تھی۔ ایسے میں دو لوگ سبز گھاس کے اوپر چلتے دکھائی دیں گے۔ ان دونوں کا رخ ڈوبتے سورج کی جانب تھا۔

گھنگرالے بالوں والا لڑکا بار بار نگاہیں اپنے ساتھ چلتی سانولی رنگت والی لڑکی کی جانب کر رہا تھا اور کچھ کہنے کے لیے لب کھولتا پھر ایک بار پھر لب بند کر کے آگے کی جانب بڑھ جاتا۔

www.novelsclubb.com

سانولی رنگت والی لڑکی نے جامنی رنگ کی قمیض پر اسکن رنگ کی شلوار اور ڈوپٹہ پہنا ہوا تھا۔اس پر اس نے بالوں کو کھلا چھوڑ کر اسکن کلر کا ہی ہیئر بینڈ پہنا ہوا تھا۔

جب لڑکے کی یہ حرکت لڑکی نے محسوس کر لی تو اس نے پوچھا۔

"تم کچھ کہنا چاہتے ہو؟"اس کی نگاہیں ابھی بھی ڈھلتے سورج پر تھی۔ سورج کی ڈھلتی کرنیں ان دونوں کی بھوری آنکھوں میں ایک چمک ڈال رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جی؟! ہاں وہ میں نے کہنا تھا۔" زید نے جھجھکتے ہوئے بولنا شروع کیا۔ "آپ پر یہ بینڈ بہت پیارا لگ رہا ہے۔"

جائی یانہ نے جیسے ہی زید کی تعریف سنی اس نے زید کی طرف دیکھا۔ زید نے چہرہ دوسری جانب کر لیا اور اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا۔

"تم شرما رہے ہو؟" جائی یانہ نے چلتے ہوئے چہرہ زید کے تھوڑے لا کر زید سے پوچھا۔ زید نے کچھ نہیں کہا مگر اس کے چہرے پر شرمانے والا تاثر اور واضح ہو گیا تھا۔ زید کی یہ حرکت دیکھ کر وہ بے اختیار ہنس دی۔

"سیریسلی! تعریف بھی تم نے کی ہے اور شرما بھی تم ہی رہے ہو۔ حالانکہ شرمانا تو مجھے چاہیے۔"

"اچھا بس آپ تو بات ہی کھینچ لیتی ہیں۔" زید کے چہرے سے سرخی آہستہ آہستہ ہٹنے لگ گئی۔

اس کے بعد دونوں خاموشی سے چلتے رہے۔ جب وہ کچھ آگے پہنچ گئے تو جائی یا نہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا ان ہیئر اکسیسریز کے لیے شکریہ!"

"میں یہ شکریہ اسی وقت قبول کروں گا جب آپ روزانہیں اپنے بالوں پر لگایا کریں گی۔" زید کے کہنے پر جائی یانہ نے اسے دیکھا۔

"ٹھیک ہے!" جائی یانہ کے لہجے سے صاف پتہ چلتا تھا اس کا ایسا کوئی پلان نہیں ہے۔

"وعدہ کریں مجھ سے آپ روزان پنوں، بینڈاور دوسری چیزوں کو اپنے بالوں پر لگائیں گی۔" زید نے اپنا ہاتھ جائی یانہ کی جانب بڑھایا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کو بے اختیار ہنسی آگئی۔

"ٹھیک ہے وعدہ!" جائی یانہ نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

دونوں نے ایک ساتھ بندھے ہوئے ہاتھوں کو ہلایا۔اس کے بعد جائی یانہ نے نرمی سے اپنا ہاتھ زید کے ہاتھ سے ہٹایا۔

وہ دونوں دوبارہ چلنے لگ گئے۔جب سورج مکمل غروب ہو گیا اور اندھیرا چھانے لگ گیا تو دونوں پارک سے باہر نکل گئے۔

www.novelsclubb.com

پارک کے گیٹ کے بالکل ساتھ آئسکریم کی سائیکل لیے شخص کھڑا تھا۔زید نے جائی یانہ کو ایک منٹ کے لیے وہی رکنے کو کہا اور آئسکریم والے کے

پاس چلا گیا۔ جائی یانہ ناگواری سے زید کی اس حرکت کو دیکھتی رہی۔ کچھ دیر بعد زید دونوں ہاتھوں میں آئسکریم پکڑے اسی کی جانب بڑھ رہا تھا۔

"زید تم پاگل ہو گئے ہو۔" جب زید نے اسے آئسکریم پکڑائی تو جائی یانہ نے اسے ڈانٹا۔ "مجھے لگ رہا ہے اگلے کچھ دن تم نے فاقے کرنے ہیں۔"

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میرے پاس ہزار روپے پڑے تھے جو میری بچت کے تھے۔ پانچ سو روپے کے میں نے اپنے جوتے خریدے، تین سو پچاس کی آپ کی جیولری اور باقی کے ڈیڑھ سو کی یہ آئسکریم! اس میں میرے روزانہ خرچ کے کوئی پیسے نہیں لگے ہیں۔"

زید کی وضاحت پر جائی یانہ کا دل چاہا کچھ بولے مگر پھر وہ خود ہی خاموش ہو گئی۔

ان دونوں نے آئسکریم کھائی اور پھر بائیک پر بیٹھ کر جائی یانہ کے ہاسٹل کے جانب بڑھ گئے۔

کچھ لمحات بعد زید بائیک پر بیٹھا جائی یانہ کے ہاسٹل کے گیٹ کے عین سامنے تھا جبکہ جائی یانہ بائیک پر سے اٹھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"گڈ بائے!" زید نے کہا۔

"بائے بائے!" جائی یانہ نے جواب دیا اور جانے لگی۔ اسی پل اسے زید کی آواز سنائی دی۔

"ایک بات ہمیشہ یاد رکھیے گا۔ زید رحیم کے لیے جائی یانہ اشفاق بہت خاص ہے۔ زید رحیم کے اگر بس میں ہو تو وہ لاکھوں کروڑوں روپے جائی یانہ اشفاق پر لٹا سکتا ہے۔ وہ جیولری تو بس میری محبت کا چھوٹا سا نذرانہ ہے! اگر دنیا جہاں کے خزانے میرے پاس ہوتا تو انہیں بھی میں آپ پر وار دوں۔"

جائی یانہ نے مڑ کر زید کو دیکھا۔ زید یونہی مسکرا رہا تھا۔ اس نے جائی یانہ کو دیکھتے ہوئے ہی بائیک اسٹارٹ کی پھر نظریں سامنے سڑک پر کر کے بائیک سڑک پر دوڑا دی۔

جائی یانہ زید کو دور جاتا ہوا دیکھتی رہی۔ کیا زید ابھی کچھ دیر پہلے اظہارِ محبت کر کے گیا تھا؟

****

رات کے بارہ بجنے والے تھے مگر جائی یانہ کروٹیں بدلتے بدلتے نہیں تھک رہی تھی۔ اس کے ساتھ والا بیڈ ابھی خالی تھا۔ جے ٹی اس وقت کسی پارٹی میں گئی تھی۔ وہ سب کی نگاہوں سے بچ کر وی جے بننے جایا کرتی تھی۔ وہ جانے کیسے چوکیدار کو دھوکا دے جاتی تھی۔ وہ اکثر یہ بات سوچا کرتی تھی۔

مگر اس وقت اسے جے ٹی کی کوئی پروا نہیں تھی ابھی تو اسے زید کی باتوں نے بے چین کیا ہوا تھا۔

اس کی یہ غلط فہمی کہ زید اس پر ترس کھا کر یہ سب کر رہا ہے وہ تو بہت پہلے ہی ختم ہو گئی تھی مگر اسے یہ نہیں پتہ تھا زید اس سے محبت کرتا ہے اور وہ بھی سچی والی!

اس نے خواب میں بھی نہیں سوچا تھا ایسا بھی کچھ ہو سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

"زید کیسا انسان ہے؟ کیا اس کے ساتھ رہا جا سکتا ہے؟" اس کے دماغ نے یہ سوال اٹھائے۔

جواب جاننے کے لیے اس نے اب ایک ایک کر کے زید کی خوبیاں گننا شروع کی۔ زید ایک اچھا لڑکا تھا، وہ اس کی عزت کرتا تھا، اس کی ہر ضرورت کا دھیان رکھتا تھا، وہ اسے ہر وقت پروٹیکیٹ کرنا چاہتا تھا، وہ۔۔ وہ!

جائی یانہ کے ذہن میں لاکھوں باتیں گردش کر رہی تھی۔ وہ بمشکل ایک ایک فگر آؤٹ کر پا رہی تھی۔ اس کی کچھ خامیاں بھی اس کے سامنے تھی۔ جیسے وہ چاہتا تھا ہر چیز میں اس کی چلیں جیسے جب آفتاب والے معاملے میں وہ زید کو جب مس صبا کے بارے میں بتانے جا رہی تھی اور اس نے اس کی بات نہیں سنی تھی تو وہ اکھڑ گیا تھا اور بھی چند ایک خامیاں تھیں مگر انہیں نظر انداز کیا جا سکتا تھا۔

اس نے دوسری کروٹ بدلی اور اب سوچا کیا وہ زید سے محبت کرتی ہے؟ اس کا جواب اسے معلوم نہیں ہو پایا۔ اسے زید اچھا لگتا تھا، زید کا یوں اس مشکل گھڑی میں اس کا ساتھ دینا اس کے دل میں اس کا مقام بڑھاتا تھا، جب زید زیادہ تھکا ہوا ہوتا تھا یا اس پر پیسے یوں خرچ کر رہا ہوتا تھا تو اسے فکر بھی ہوتی تھی۔ کیا یہ سب چیزیں ایسی تھی جن سے پتہ چلتا ہو اسے زید سے محبت تھی؟

اس نے ڈرامے فلموں میں جب بھی دیکھا تھا تو ان میں تو لڑکیوں کو محبت ہوتی تھی تو ان کی نیندیں اڑ جایا کرتی تھیں، وہ ہر وقت اپنے محبوب کے نام کی تسبیح پڑھتی رہتی تھیں اور اگر ان کا محبوب رات کو دن کہے گا تو وہ پاگلوں کی طرح اپنے محبوب کو صحیح ثابت کرنے لگ جاتی تھیں۔ یہ سب کچھ اس کے ساتھ تو ہر گز نہیں ہوا تھا۔ زید کی یادیں اسے بے چین نہیں کرتی تھی بلکہ سکون دیتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وہ کچھ دیر مزید اس بات کو سوچتی رہی پھر اس نے یہ سوال ملتوی کر دیا۔ وہ دوبارہ زید کے بارے میں سوچنے لگ گئی۔

کچھ دنوں پہلے اسے عیسیٰ جیسا شخص ملنے جا رہا تھا لیکن لمحوں میں ہی اللہ نے اسے زید سے نواز دیا جو اس کی قدر اور عزت دونوں کرتا تھا۔ جو اس سے محبت کرتا تھا۔

بھلے وہ زید سے محبت کرتی ہو یا نہیں مگر اس نے کچھ دیر بعد سوچ لیا اگر اس کے نصیب میں زید کے ساتھ ہوا تو وہ اس کی محبت اور عزت کی قدر ضرور کریں گی۔

****

ملاقات سے تین دن پہلے

عالیہ کا دماغ کل سے سن تھا۔ کیا کیا ہو گیا تھا اس کے خاندان میں جس کی اسے کبھی خبر ہی نہیں ہو پائی تھی۔ وہ ہمیشہ سوچتی تھی اس کے بابا زینب پھپھو سے کیوں اتنے اکھڑے رہتے ہیں۔ پہلے تو وہ مزاجاً یہ سب سمجھتی تھی مگر کہانی تو کچھ اور ہی تھی۔ زینب پھپھو شادی سے پہلے ایک لڑکے کے ساتھ چھت پر پکڑی گئی تھی۔ یہ اسے ناممکن سا لگتا تھا اور کہانی یہی پر ختم نہیں ہو رہی تھی۔ مسز جہانگیر کے مطابق زینب پھپھو کے ماضی میں اتنی زیادہ سیاہی ہو گی یہ اسے قطعاً معلوم نہیں تھی۔

پورے خاندان میں عمر انکل کی موت بھی بہت پراسرار تھی۔اس نے پہلے کبھی ان باتوں پر غور نہیں کیا تھا مگر مسز جہانگیر کا سچ جان کر اسے سب سمجھ آ رہا تھا اور یہ بات تو کبھی کسی نے بتائی ہی نہیں تھی عمر انکل نے دو شادیاں کی تھیں۔ شاید زینب پھپھو اور عمر انکل نے یہ بات کسی کو نہیں بتائی ہو مگر زینب پھپھو نے یہ بات کیوں چھپائی ہو نگی۔ عورتیں تو جب بھی شوہروں کی بے وفائی کا انکشاف سنتی ہیں آپے سے باہر ہو جاتی ہیں اور میکے آ کر بیٹھ جاتی ہیں مگر زینب پھپھو نے تو کسی کو کانوں کان خبر نہ لگنے دی۔

www.novelsclubb.com

اس کے بڑوں کے ماضی میں بہت کچھ عجیب تھا۔بہت کچھ !

عالیہ نے مسز جہانگیر سے راز اسی لیے اگلوایا تھا تاکہ اس کے ذہن میں موجود تمام الجھنے ختم ہو جائے مگر یہ الجھنیں ختم ہونے کی بجائے مزید بڑھتی چلی جا رہی تھیں۔

وہ کس الجھن کو ختم کرے، جس الجھن کو ختم کرنے لیے وہ چنتی وہی دوسری پہلیاں لیے سامنے کھڑی ہو جاتی تھیں!

عالیہ غائب دماغی سے کچھ دیر پہلے کمرے میں لائے گئے ناشتے کو کھاتے ہوئے یہ سب سوچ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

آج سورج پورے آب و تاب سے چمک رہا تھا۔ صبح کے دس بجے یونیورسٹی میں طلبہ کی تعداد معمول کے مطابق ہی تھی۔ ساری کلاسز معمول کے مطابق ہو رہی تھی۔ ایسے میں یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں آؤ تو سانولی رنگت والی لڑکی گراؤنڈ میں آکر گھنگرالے بالوں والے لڑکے کو ڈھونڈ رہی تھی۔ اس نے آج بھی کل والے ہی کپڑے پہنے ہوئے تھے البتہ اس نے دو جامنی رنگ کی پنز سیدھی مانگ نکال کر دونوں طرف لگائی ہوئی تھیں۔ کچھ دور ڈھونڈنے کے بعد اس کی تلاش گراؤنڈ کے ایک کونے میں ختم ہوئی۔

www.novelsclubb.com

اسے دور سے ہی زید کے گھنگرالے بال دکھائی دیے۔ وہ گراؤنڈ کے کونے میں لگے درخت کے سایے میں بیٹھا ہوا تھا۔

جائی یانہ اسی سمت میں چلنے لگی۔کچھ قریب آنے پر اسے زید کے ساتھ ایک لڑکی بیٹھی ہوئی دکھائی دیق۔جائی یانہ ٹھٹھک کر رکی۔زید اور وہ لڑکی دونوں باتیں کر رہے ہیں۔

جائی یانہ کے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ ایک دم سمٹ گئی۔ناگواری پورے چہرے پر پھیل گئی تھی۔اب کی بار وہ پاؤں بٹکنے والے انداز میں چلنے لگ گئی۔وہ دونوں نوٹس پکڑے ایک دوسرے سے بات کرنے میں مگن تھے۔ اس نے چلتے ہوئے زید کے ساتھ بیٹھی لڑکی کے چہرے کو غور سے دیکھا۔وہ ایک دبلی پتلی، گندمی رنگت اور صاف نقوش والی لڑکی تھی۔دور سے بھی اس کا میک اپ دکھائی دیتا تھا اور اس نے اپنے لمبے کالے بالوں کو اچھے سے تراشا ہوا تھا۔اس کا لباس بھی تراش خراش والا تھا۔وہ اس دور کی ماڈرن لڑکی کے تمام اصولوں پر پورا اتر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی جائی یانہ ان دونوں کے سروں کے عین اوپر پہنچی زید نے سر اٹھا کر اسے دیکھا۔ جائی یانہ کو دیکھ کر اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

"نور! دیکھو یہ میری بیوی جائی یانہ ہے اور جائی یانہ یہ ہماری ہی کلاس فیلو نور ہے۔" زید نے دونوں کا تعارف کروایا۔

"اسلام علیکم!" لڑکی نے بھی چہرا اٹھا کر جائی یانہ کو خوشدلی سے سلام کیا۔

www.novelsclubb.com

"وعلیکم السلام!" جائی یانہ نے قدرے ناگواری سے جواب دیا۔ زید نے چونک کر جائی یانہ کو دیکھا۔ جائی یانہ کے لہجے نے اسے چونکا دیا تھا۔

"کیا کر رہے ہو زید تم؟" وہ زید کے ساتھ بیٹھ گئی اور سامنے موجود لڑکی کو بالکل نظر انداز کرتے ہوئے زید سے پوچھا۔

"وہ نور کو مجھ سے کچھ سمجھنا تھا بس اسے کچھ پوائنٹس ہی سمجھا رہا ہوں۔" زید نے اسے پوری ڈیٹیل بتائی اور پھر سے نور کو سمجھانے میں مصروف ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ خاموشی سے ان دونوں کو دیکھ رہی تھی۔اس کی نظروں میں نور نامی اس مخلوق کے لیے صرف کاٹ تھی۔زید بڑے غور سے نور کو سمجھا رہا تھا۔ سمجھاتے ہوئے وہ لاشعوری طور پر اپنے ہاتھوں کے اشاروں کا استعمال بھی کر رہا تھا جبکہ نور غور سے صرف زید کو دیکھ رہی تھی۔صاف ظاہر تھا اس لڑکی کا پڑھائی کی طرف کوئی دھیان نہیں تھا۔وہ بس زید کو ہی دیکھے جا رہی تھی۔جائی یانہ گھور کر اس لڑکی کو دیکھ رہی تھی۔کیا اسے شرم نہیں آ رہی تھی کسی شادی شدہ مرد کو اس کی بیوی کے سامنے ہی یوں دیکھیں۔اگر زید ابھی یہاں نہ ہوتا تو جائی یانہ اس لڑکی سے نپٹ بھی لیتی۔اسے یہ لڑکی پہلی ہی ملاقات میں بری لگنے لگ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمحات بعد جیسے ہی کلاس کا ٹائم ہوا جائی یانہ کھڑی ہو گئی اور زید سے بولی۔

"کلاس کا ٹائم ہو گیا ہے! چلنا نہیں ہے تم نے؟" جائی یانہ کے کہنے پر زید نے بھی اپنی گھڑی میں وقت دیکھا اور اپنی کتابیں سمیٹتا ہوا کھڑا ہو گیا۔

"زید تم مجھے کچھ اور نوٹس بھی کلاس کے بعد دکھا دو گے۔"

اس سے پہلے زید کچھ بول پاتا جائی یانہ فوراً سے زید سے جتاتے لہجے میں بولی۔

"زید تمہیں یاد ہے نا کلاس کے بعد ہم دونوں نے کینٹین میں جا کر چائے پینی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کیا؟؟"زید نے حیرت سے جائی یانہ کو دیکھا۔جائی یانہ نے گھورتے ہوئے جب زید کو آنکھوں کے اشاروں سے سمجھانا چاہا تو وہ سمجھے بغیر بھی بات بنانے لگا۔"اوہ ہاں ہاں! میں بھول گیا تھا۔"

"اوہ یعنی تم بعد میں فارغ نہیں ہو گے۔"نور نے تاسف سے کہا۔

"ہاں میں تم سے معذرت کرتی ہوں مگر میرا شوہر تمہیں پڑھانے کے لیے کلاس کے بعد فارغ نہیں ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

زید کو جائی یانہ کے منہ سے "میرا شوہر" سن کر جھٹکا لگ گیا۔

وہ تینوں یونہی باتیں کرتے ہوئے کلاس میں پہنچ گئے تھے۔زید ایک بنچ پر بیٹھ گیا۔جائی یانہ بھی اس کے ساتھ بینچ پر بیٹھنے لگی جب نور دوبارہ بولی۔

"سنیں آپ کیا پلیز کسی اور بینچ پر بیٹھ سکتی ہے؟وہ کیا ہے میں نے سوچا کلاس کے بعد تو زید مصروف ہو گا،اس لیے کلاس کے دوران ہی ان سے کچھ ضروری پوائنٹس سمجھ لوں!"

جائی یانہ کے ابرو اوپر کو اٹھے۔

www.novelsclubb.com

"سوری یہ میری جگہ ہے۔میں اپنی جگہ کسی کے لیے بھی نہیں چھوڑتی ہوں۔"جائی یانہ نے ایک ادا سے کہا۔

زید منہ پھاڑے یہ سب دیکھ رہا تھا۔ جائی یانہ کو آخر ہو کیا گیا تھا۔ زید نے گردن موڑ کر اپنے پیچھے بیٹھی نائلہ کی طرف دیکھا جو اسی کی طرح منہ پھاڑے زید کو دیکھ رہی تھی۔ زید نے مدد طلب نگاہوں سے نائلہ کو دیکھا۔ اس نے سر ہلا کر نور سے کہا۔

"سنیں آپ میرے ساتھ بیٹھ جائیں۔ میں آپ کو سمجھا دوں گی جو آپ نے سمجھنا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"لو مسئلہ ہی حل ہو گیا۔ تمہارا شکریہ نائلہ!" نائلہ کی بات سنتے ہی جائی یانہ دھرام سے بینچ پر بیٹھ گئی۔۔

نورا ابھی بھی اپنی جگہ کھڑی تھی اور جائی یانہ کو اب کچھ سخت نظروں سے گھور رہی تھی۔

"آپ کی مدد کا شکریہ مگر میں زید سے ہی سمجھوں گی۔" نور نے چبا چبا کر جائی یانہ کو باور کروایا۔

"میرے خیال سے انسان کو اپنا ٹاپک سمجھنے سے غرض ہونی چاہیے، سمجھانے والے سے نہیں!"

www.novelsclubb.com

لڑکی اب کی بار غصے میں کوئی جواب دینے ہی لگی تھی جب پروفیسر کلاس میں داخل ہو گئے۔ نور نے کاٹ دار نظروں سے جائی یانہ کو دیکھا اور پیچھے کسی بینچ پر بیٹھنے کے لیے چلی گئی۔

زید ابھی بھی حیرت سے جائی یانہ کی طرف دیکھ رہا تھا جو زید کی طرف کوئی توجہ کیے بغیر پروفیسر کی باتیں غور سے سن رہی تھی یا غور سے سننے کی کوشش کر رہی تھی۔

****

"کیا! امی جان کی طبیعت خراب ہے!"

زینب کے گھر سے ہوتے ہوئے اب اگر ہم سیدھا نمرہ کے کمرے میں آئے تو وہ کال پر بات کرتی ہوئی خاصی مضطرب دکھائی دے رہی تھی۔

"ہوا کیا ہے انہیں؟"

"پتہ نہیں کل تک تو ٹھیک تھی جب سے عالیہ کے کمرے سے نکلی ہے، عجیب سی کیفیت میں ہے۔ مجھے اور ملازموں کو کمرے میں آنے سے بھی منع کر دیا ہے۔" دوسری طرف سے مردانہ آواز گونجی۔

www.novelsclubb.com

"اوہ نہیں! تم کہو تو میں ان سے ملنے آؤں۔" نمرہ نے فکر مندی سے کہا۔

"نہیں تمہیں آنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم جس علاقے میں رہتے ہیں وہ خاصا پسماندہ ہے۔ اگر تم بار بار یہاں آؤ گی اور کسی جاننے والے نے تمہیں دیکھ لیا تو تمہارے لیے مسئلہ ہو جائے گا۔ تم بہانہ کیا لگاؤ گی کہ تم یہاں کرنے کیا آئی ہو!" آریان کی بات میں وزن تھا۔

"تم لوگوں نے اس کچی اور غربت زدہ بستی میں مکان ہی کیوں لیا ہوا ہے۔ کسی ایلیٹ کلاس علاقے میں شفٹ ہو جاؤ، تاکہ میں بآسانی بہانے بنا سکوں اگر پکڑی بھی جاؤں تو!"

"میرا بھی یہی خیال ہے مگر امی جان کو تو تم جانتی ہو نا وہ کہاں مانتی ہیں؟"

"تم صحیح کہہ رہے ہو۔ پتہ نہیں امی جان اس جگہ میں کیوں چھپی بیٹھی ہیں۔ مانا وہ گھر ان کے مرحوم شوہر نے ان کے لیے بنایا تھا مگر یہ بھی تو دیکھے وہاں کتنی گندگی ہے۔ ان جھونپڑیوں اور جھگیوں میں رہنے والے لوگوں خاص طور پر ان کے بچے، جو تقریباً بے لباس ہوتے ہے، کو دیکھ کر میرا تو دل بھی خراب ہوتا ہے۔ جہاں گند کا ڈھیر دیکھا وہاں یہ بچے بیٹھ کر کھانا کھا رہے ہوتے ہیں۔"

نمرہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خیر اب ایسی بھی بات نہیں ہے۔ تم اچھے علاقے میں پلی بڑھی ہو اس لیے تمہیں ایسا لگتا ہے۔ میرا سارا بچپن اسی گھر میں گزرا ہے اس لیے مجھے اس ماحول سے اس قدر کراہیت نہیں ہوتی ہے۔"

"خیر جو بھی ہے، تم امی جان کا خیال رکھنا اور عالیہ کا بھی! امی جان تو ابھی بیمار ہے اب تمہیں اس پر ڈبل نگرانی رکھنی ہو گی۔" نمرہ نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"تم بھول رہی ہو امی جان بھلے بیمار ہو مگر عالیہ رہ رہی اسی چھت کے نیچے ہے جدھر امی جان ہے۔" آریان نے اسے جتاتے انداز میں کچھ یاد دلایا۔

"ہمم میں جانتی ہوں امی جان کے ہوتے ہوئے وہ اس کمرے کے باہر ایک قدم بھی نہیں نکال سکتی ہے مگر پھر بھی، تم خیال رکھنا!"

کچھ دیر اور بات کر کے نمرہ نے کال رکھ دی۔ نمرہ کے کال رکھتے ہی عزاہ اندر آئی۔

"کیا ہے اب تمہیں؟" نمرہ نے اکتاہٹ سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ شایان کو پلے کے بارے میں میں نے بتایا تھا وہ اسی کے بارے میں تمہارے متعلق پوچھ رہے تھے۔"

"کیا پوچھ رہا تھا اب میرا بھائی؟" نمرہ کے لہجے میں بیزاری ہی بیزاری تھی۔ وہ اب بیڈ پر بیٹھ گئی تھی۔

"وہ پوچھ رہے تھے تم جاؤ گی یا نہیں؟"

نمرہ نے اپنی آنکھیں ناگواری سے گھمائی۔

www.novelsclubb.com

"ایک تو میرا بھائی بھی ناں، شوق ہے اسے میرے معاملات میں دخل دینے کا۔ اسے کہہ دینا میں نے بھی منع کر دیا ہے کیونکہ تم بھی نہیں جا رہی ہو۔ اکیلی جانے کا فائدہ!"

عزاہ نے سر ہلایا اور کمرے سے باہر چلی گئی۔ جاتے جاتے اس کی آنکھوں میں یکدم ایک تاثر ابھرا جو دیکھنے والا ابھی سمجھ نہیں سکتا تھا۔

****

جائی یانہ کینٹین میں بیٹھی خاموشی سے چائے کے گھونٹ بھر رہی تھی جبکہ زید ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ جب جائی یانہ زید کے یوں دیکھنے سے تنگ آ گئی تو اس نے پوچھ ہی لیا۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے ایسے کیوں دیکھ رہے ہو؟"

جائی یانہ کے پوچھنے پر زید بولا۔

"دیکھ رہا ہوں کیا یہ کچھ دیر پہلے والی ہی جائی یانہ ہے!"

"کیوں کچھ دیر پہلے میرے سر پر سینگ نکلے ہوئے تھے؟"

جائی یانہ جانتی تھی زید کا اشارہ کس طرف تھا مگر اب وہ اس بارے میں بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔ نور سے اتنی بدتمیزی کر لینے کے بعد اب اس کے دل میں بھی گلٹ تھا۔ اسے کیا ضرورت تھی اس بیچاری سے یوں بات کرنے کی۔

www.novelsclubb.com

"سینگ نکلے ہو یا نہیں! لیکن یہ بات کنفرم ہے کچھ دیر پہلے آپ کسی اور ہی روپ میں تھی جس میں میں نے آپ کو پہلی دفعہ دیکھا ہے۔" زید نے تبصرہ کیا۔

جائی یانہ نے زید کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا اور خاموشی سے چائے پیتی رہی۔

"کیا آپ پہلے بھی نور سے کہیں مل چکی ہے؟" زید نے کچھ دیر بعد اسے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں تو! میں تو اس سے پہلی بار ملی ہوں اور تم ہی نے ہم دونوں کا تعارف کروایا تھا۔"

"اچھا!" زید سر کھجانے لگ گیا۔ "تو پھر آپ اس سے اتنا روڈ بی ہیو کیوں کر رہی تھی؟" جائی یانہ کو ایک دم سے آگ سی لگی۔ نور سے بد تمیزی کرنے کا پچھتاوا ایک دم دب گیا۔

"میں تو اس سے کوئی روڈ بی ہیو نہیں کر رہی تھی۔ کیوں تمہیں برا لگا میں نے تمہاری سہیلی سے کوئی بات کر لی تو؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں نہیں!" زید جائی یانہ کو بھڑکتا دیکھ کر فوراً سے ٹھنڈا کروانے لگا گیا۔ "مجھے کیا آپ کسی لڑکی سے بدتمیزی کریں یا پھر آپ اس کے بال ہی نوچ لیں! ویسے وہ میری سہیلی نہیں ہے۔ ایک عام سی کلاس فیلو ہی ہے۔"

"گڈ یہی تعلق رہنا چاہیے تم دونوں کے درمیان!"

جائی یانہ اس کے بعد سکون سے چائے کے گھونٹ پینے لگ گئی جبکہ زید جائی یانہ کے رویے کا تجزیہ نکالنے بیٹھ گیا کچھ دیر بعد جو نتیجہ اس کے سامنے آیا وہ بہت چونکا دینے والا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک سیکنڈ کہیں آپ نور سے جیلس تو نہیں ہے!" زید نہیں جانتا تھا اس نے یہ کہہ کر اپنے پاؤں پر کلہاڑی ماردی تھی۔

"میں کس لیے جیلس ہونے لگی اس چھوئی موئی سے؟" جائی یانہ نے تنک کر کہا۔

"اس لیے کیونکہ وہ مجھ سے بات کر رہی تھی۔" اب کی دفعہ زید نے کلہاڑی پر دوسرا پاؤں مارا تھا۔ جائی یانہ تو اب جیسے پوری طرح بھڑک گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب ہے تمہارا! تمہیں لگتا ہے میں اس دو ٹکے کی فیشن کی دوکان سے جیلس ہونگی وہ بھی بس اس لیے کیونکہ وہ میرے شوہر سے بات کر رہی

ہے۔ تمہیں میں پاگل دکھائی دیتی ہوں۔ میں ایسی لڑکیوں کو اچھی طرح جانتی ہوں۔ ایسی لڑکیاں بس دوسروں کے شوہروں کو پھسانا جانتی ہے۔ جیلس تو اسے مجھ سے ہونا چاہیے کیونکہ میں تمہاری بیوی ہوں۔ تم سے لاکھوں عورتیں بات کریں گی مگر سب جانتے ہیں قانونی اور شرعی طور پر تم بس میرے ہی ہو۔"

جائی یانہ نے گرم گرم چائے اپنے حلق میں انڈیل دی اور سامان اٹھاتے ہوئے کسی قدر اونچی آواز میں بولی۔

"اگر اتنا ہی اس فیشن کے ہینگر سے ملنے کا شوق ہے تو جاؤ اسی سے ملو اور آئندہ کے بعد مجھے اپنی شکل نہ دکھانا۔ ورنہ میں تم پر اور اس لوکلاس کے فیشن پر تیزاب پھینک دوں گی۔"

یہ کہہ کر جائی یانہ پیر پٹختی ہوئی کینٹین سے چلی گئی۔ کینٹین میں موجود سب اسٹوڈنٹس نے پہلے غصے میں پیر پٹختی جاتی جائی یانہ کو دیکھا اور پھر کرسی پر بیٹھے زید کو۔

اس کے بعد سب لوگ سرگوشیوں میں بات کرنے لگے۔یونیورسٹی میں اس طرح کپلز کی لڑائی معمول کی بات تھی مگر نو بیاہتا جوڑے کو یوں لڑتا دیکھنا ان سب کے لیے نیا تھا۔

www.novelsclubb.com

زید سب سے نظریں چرائے پوری توجہ سے چائے کے گھونٹ بھرنے لگا۔اس کا چہرہ خفت کے مارے لال ہو رہا تھا۔

****

ایک بیڈ روم میں اگر ہم داخل ہو تو اس کی دیواریں تصویروں سے بھری ہوئی تھیں۔ ہر طرف کسی نہ کسی کا چہرہ دکھائی دیتا تھا۔ کمرے کے درمیان میں ایک وسیع بیڈ تھا اور سجاوٹ کے لیے آرائشی سامان بھی موجود تھا۔ ان تصاویر میں سے ایک اشفاق، نوال اور ان کی تینوں بیٹیوں کی فیملی پکچر تھی۔ اس تصویر میں پیچھے غروب آفتاب کا منظر تھا اور ہر طرف ہریالی کا راج تھا۔ صاف پتہ چلتا تھا یہ تصویر کسی پکنک کی تھی۔ اس میں موجود اشفاق کا خاندان ہنستا مسکراتا دکھائی دیتا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس تصویر کے سامنے کھڑی مسز جہانگیر سپاٹ نظروں اور تلخ مسکراہٹ کے ساتھ ان سب کے مسکراتے ہوئے چہروں کو دیکھ رہی تھی۔

"ایک وقت تھا اشفاق تم نے مجھے سے میری دوست چھینی تھی اور اب دیکھو میں نے تم سے تمہاری جان سے پیاری چیز تمہاری عزت چھین لی ہے مگر!"

مسز جہانگیر بولتے ہوئے لمحے بھر کے لیے رکیں۔

www.novelsclubb.com

"معاملہ یہی پر نہیں رکا ہے۔ابھی تو تم اپنی بیٹیوں کی وجہ سے بے عزت ہوئے ہو ابھی خود اپنی وجہ سے تمہارا بدنام ہونا باقی ہے۔"

ان کی نظریں اشفاق پر ٹھہری ہوئی تھیں۔ کچھ دیر بعد دروازے پر ہونے والی دستک نے مسز جہانگیر کی نظریں تصویر سے ہٹائی۔

"آجاؤ!" مسز جہانگیر نے بند دروازے کی طرف مڑ کر کہا۔ باہر کھڑا شخص اجازت ملتے ہی اندر آگیا۔ مسز جہانگیر نے اپنے سامنے اپنے اس بیٹے کو دیکھا جوان کا خاصا فرمان بردار تھا جس کا حسن بالکل اپنے باپ پر گیا تھا۔ وہ دونوں باپ بیٹا لفظ مردانہ حسن کی منہ بولتی تصویر تھے۔ مسز جہانگیر چلتی ہوئے ایک سنگل صوفے پر بیٹھ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"امی جان بلایا؟" آریان نے پوچھا۔

"ہاں تمہیں بلایا تھا میں نے۔ میں نے پوچھنا تھا کل کا جو پلان سیٹ کیا ہوا ہے اس کی پوری تیاری ہو گئی ہے نا؟"

"جی امی جان ہر مہرہ اپنی مقررہ جگہ پر ہے کل کا دن اشفاق پر بہت بھاری گزرے گا۔ مجھے تو لگتا ہے کل کی بے عزتی اس کی جان ہی نکال دے گی۔"

"نہیں نہیں آریان!" مسز جہانگیر کا چہرہ اور انگلی دونوں نفی میں ہلیں۔ "میں نہیں چاہتی اشفاق اتنی آسانی سے مر جائے۔ اسے بھی تو ذلت محسوس ہونی چاہیے نا جو مجھے ہوئی تھی۔ اس نے بھی میرا میری دوست سے اعتماد توڑا تھا۔ میں بھی اس کا خود پر سے اعتماد تڑوانا چاہتی ہوں۔ وہ سمجھتا ہے نا وہ عزتوں کا خدا ہے

میں چاہتی ہوں اس کا غرور ٹوٹ جائے اور اس قدر ٹوٹے کہ وہ موت مانگے مگر اسے موت نصیب نہ ہو۔"

اپنی ماں کی بات سن کر آریان نے جھجھکتے ہوئے کہا۔"ویسے امی جان اشفاق کا اتنا کوئی قصور نہیں ہے جتنا آپ کی اپنی دوست کا تھا۔آپ۔۔"

"آج مجھے جانے کیوں تمہارے باپ جہانگیر کی ایک بار پھر یاد آئی ہے۔"مسز جہانگیر نے نرمی سے آریان کی بات کاٹی۔یہ بات سننے میں موقع محل سے الگ لگتی تھی مگر آریان کے لیے بالکل بھی نہیں تھی۔پل بھر میں اس کا چہرہ تاریک ہو گیا تھا۔

"کتنا اچھا، ویل مینرڈ انسان تھا۔ میری زندگی میں آ کر اس نے کیا کیا نہیں کیا۔ میرا پیارا شوہر!"

"آہ! لیکن بیچارہ چھوٹی عمر لے کر آیا یا پھر اس کی عمر۔۔۔"

اس سے پہلے مسز جہانگیر کچھ اور کہہ پاتی آریان عجلت میں بولا۔

"امی جان آپ کا کام ہو جائے گا۔" یہ کہہ کر وہ جلدی سے کمرے سے باہر نکل آیا۔

www.novelsclubb.com

مسز جہانگیر صوفے کی پشت پر سر رکھ کر بیٹھ گئی اور آنکھیں موند لیں۔ بہت سے راز اس گھر کی دیواروں میں پوشیدہ تھے۔

****

ملاقات سے دو دن پہلے

سورج اپنے عروج سے زوال کی جانب گامزن تھا۔ اسلام آباد کے اس علاقے میں ہر طرف بلند اور پر وقار عمارتیں کھڑی دکھائی دیتی تھیں۔ ٹریفک اس جگہ معمول کے مطابق زیادہ تھی۔ یہاں پر بڑے بڑے بزنس مینز اپنے دفتر کھولے بیٹھے تھے۔

www.novelsclubb.com

ان ہی عمارت میں سے ایک عمارت جس کی سامنے کی دیوار کھڑکیوں سے ڈھکی ہوئی تھی ہماری کہانی کا حصہ بننے جا رہی ہے۔

اب اگر اس عمارت میں داخل ہو کر سیدھا اس کمپنی کے باس کے آفس میں جائیں تو اس وقت آپ کو راکنگ چیئر پر ایک تھکا ہارا ادھیڑ مرد دکھائی دے گا۔ آفس کا مختصر سا دورہ کرواؤں تو اس کی دیواریں اور فرش سفید رنگ کی تھی۔ اس کی ایک جانب گلاس وال بھی تھی جو باہر کا منظر بھی آپ کے سامنے پیش کرتی تھی۔ اس دفتر میں استعمال کیے لائٹ کلرز اور اس میں موجود پر تعیش سامان اور دفتری سجاوٹ اس دفتر کو پر کشش بناتا تھا۔ اس آدمی کا کوٹ اس کی چیئر کے پیچھے لٹکا ہوا تھا۔ وہ اپنا سر پکڑے افسوس کے ساتھ بیٹھا تھا۔ اس کی ٹائی کی ناٹ بھی ڈھیلی ہو گئی تھی۔ وہ اشفاق صاحب تھے۔

وہ سر پکڑے اداس و پریشان سے بیٹھے تھے جب ماضی کا منظر ان کی نظروں کے سامنے لہرایا۔

(یہ عزاہ کی شادی سے بھی پہلے کی بات ہے۔اشفاق اسی راکنگ چیئر پر بیٹھے اپنے ایک کلائنٹ سے بات کر رہے تھے۔ان کے چہرے پر غیر آرام دہ تاثر تھا۔

"آپ اس طرح کیسے کر سکتے ہیں؟آپ کا آرڈر بالکل تیار ہے۔اب آپ کہہ رہے ہیں آپ آرڈر کینسل کر رہے ہیں۔ایسے کیسے ہو سکتا ہے؟"اشفاق بار بار اپنا ضبط کھوتے جا رہے تھے۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"پلیز سر میرے باس نے یہی حکم دیا ہے کہ آپ کو بتا دوں ہم اپنا آرڈر کینسل کروا رہے ہیں۔ معاہدے سے بھی یہی طے پایا تھا ہمیں مکمل آزادی ہو گی ہم جب چاہے اپنا آرڈر کینسل کروا سکتے ہیں۔" زنانہ مشینی آواز اشفاق کے کانوں سے ٹکرائی اور اگلے ہی لمحے کال کاٹ دی گئی۔

اشفاق سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔ یہ بہت بڑا نقصان تھا مگر ناقابلِ تلافی فی الحال نہیں تھا۔)

www.novelsclubb.com

اب ایک اور منظر اشفاق کے سامنے لہرایا۔

(اس دن کے بعد سے آرڈرز لگاتا کینسل ہو رہے تھے۔مال بنانے میں جتنا سرمایہ خرچ ہو رہا تھا،اس کی وصولی ملنے کا کہیں سے کوئی امکان نہیں تھا۔کلائنٹس آنے کی بجائے جا رہے تھے۔اشفاق اسی فکر میں راکنگ چیئر پر بیٹھے سر میز پر رکھے ہوئے تھے اسی وقت ان کا ایک امپلائی ہاتھ میں فائلز لیے آگیا۔اشفاق نے اپنا سر اٹھایا۔

"سر یہ اکاؤنٹس کی فائلز ہیں جو آپ نے مجھے لانے کو کہا تھا۔"گلابی رنگ کی شرٹ پر پر بلیک پینٹ پہنا یہ نوجوان شخص مؤدب انداز میں اشفاق کی میز کی دوسری جانب کھڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا جاؤ!"اشفاق نے بے چینی سے فائل پکڑی۔

فائلز میں نمبرز اور ان کی ڈیٹیلز دیکھ کر اشفاق سر پکڑ کر بیٹھ گئے۔

"اوہ گاڈ یعنی اب مجھے بینک سے لون لینا ہی پڑے گا۔" اشفاق کو بینک سے قرضہ لینا بالکل بھی اچھا نہیں لگتا تھا مگر کمپنی کے حالات بتا رہے تھے کہ انہیں ایک بہت بڑے اور اچھے قرضے کی سخت ضرورت ہے۔ایمپلائز کی سیلری بھی رکی ہوئی تھی۔اگر تھوڑی سی بھی تاخیر کی تو ان کے ماتحت ان کے منہ کو آجائے گے۔

اشفاق نے بے بسی سے فائل کو دیکھا پھر ساتھ پڑے سفید انٹر کام کو اٹھا کر بولیں۔

"فائننس ڈیپارٹمنٹ کے تمام ممبران کو بلاؤ۔ یہ ایک ارجنٹ میٹینگ ہے۔" خاصے پروفیشنل اور رعب دار لہجے میں اشفاق بولیں۔

اتنا کہہ کر انہوں نے انٹر کام کا رسیور رکھ دیا اور پریشانی سے دوبارہ سر پکڑ لیا۔ اب کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ انہیں سب کو اپنا فیصلہ بتانا ہی تھا کہ وہ لون لینے والے ہیں۔)

حال میں واپس آؤ تو اشفاق ابھی بھی پریشان ہی تھے۔ انہوں نے لون لے تو لیا تھا مگر کمپنی ابھی بھی سنبھل نہیں پائی تھی۔ مارکیٹ میں ان کی کمپنی کی ساکھ بری طرح خراب ہوئی ہوئی تھی۔ ابھی کچھ ہی دیر پہلے انہیں پتہ چلا تھا کارخانے میں موجود مشینیں خراب ہو گئی ہیں اور مرمت مانگ رہی ہیں۔ اس نئے خرچے کو برداشت کرنا اشفاق کی استطاعت سے باہر تھا۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جانے کیا ہو گیا تھا کہ جو کمپنی سالوں سے اچھے سے کام کر رہی تھی اس پر ایک دم زوال آ گیا تھا۔ ابھی وہ مشینوں کی مرمت کے لیے ہی کمپنی کے اخراجات اور آمدنی کا جائزہ کر رہے تھے۔

ایک دم سے کوئی بھاگتا ہوا اندر آیا۔

"سر! سر! بینک والے آئیں ہیں۔ ساتھ پولیس والوں کو بھی لے کر آئے ہیں۔" اس شخص نے ہانپتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

پولیس کا نام سن کر تو اشفاق کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔

"کیا کہہ رہے ہو؟ وہ لوگ کیوں آئے ہے اس مہینے کا انٹرسٹ تو ہم نے انہیں پے کر دیا تھا نا؟"

وہ کھڑے ہو گئے اور تیز تیز قدم اٹھاتے سیڑھیوں سے اترتے ہوئے نچلی منزل جانے لگے۔ ان کے ذہن میں اب ہر برا خیال گھر بنا رہا تھا۔

نچلی منزل پر انہیں بینک کے چند نمائندے اور تین چار تھانے دار دکھائی دیے۔

www.novelsclubb.com

"آپ پولیس کیوں لے کر آئے ہیں۔ معاہدے کے مطابق ہم نے آپ کو انٹرسٹ پے کر تو دیا تھا ناں!" اشفاق نے ایک اکھڑے خشک مرد سے کہا جس کی ناک خاصی خمدار تھی۔

"ہم معذرت خواہ ہے لیکن ہمیں آپ کی طرف سے کوئی پیمنٹ نہیں ملی، اشفاق صاحب!" اس آدمی نے مشینی انداز میں کہا۔

"کیا کہہ رہے ہیں آپ! ہماری کمپنی نے خود آپ کو پے کیا ہے!" اشفاق نے خاصے تند ہی لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

اسی وقت فائنینس ڈیپارٹمنٹ کے ایک ملازم نے ان کے کان میں آکر کہا۔

"سر یہ صحیح کہہ رہے ہیں۔ ہم نے واقعی میں انہیں انٹرسٹ نہیں پے کیا ہے۔"

"کیا مطلب کیوں نہیں کیا ہے۔ میں نے تو خود ارشد کو کہا تھا وہ ہر مہینے انٹرسٹ پے کرتا رہے۔" اشفاق نے اسی ملازم کو آڑے ہاتھوں لیا۔ وہ اپنے مینیجر ارشد کو اس بارے میں بہت پہلے ہی آرڈر دے چکے تھے۔

"سر مجھے آپ کو پہلے ہی بتا دینا چاہیے تھا مگر ارشد صاحب نے منع کر دیا۔ جو رقم آپ نے بینک میں جمع کروانے کے لیے انہیں دیتے تھے۔ اس میں سے کثیر تعداد وہ خود رکھ لیتے تھے۔ انہوں نے جعلی رسید بنا کر ہی آپ کو دکھائی تھی کہ بینک کا انٹرسٹ جمع ہو گیا ہے حالانکہ ایسا بالکل بھی نہیں تھا۔"

اشفاق کو آج پہلی بار پتہ چلا تھا پیروں تلے زمین کھینچنا کیسا ہوتا ہے۔ انہیں سچ پتہ چلا بھی تو کب جب بینک کے نمائندے ان کے سامنے کھڑے رقم کا مطالبہ کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"ارشد ہے کہاں؟" اشفاق یہ بات پہلے ہی جانتے تھے اب ارشد سے ان کا سامنا ناممکن ہی ہے پھر بھی پوچھ بیٹھے۔

"سر ارشد صاحب تو ابھی کچھ دیر پہلے ہی نکلیں ہیں۔" ریسپشن پر کھڑی کونے والی لڑکی نے انہیں بتایا۔

بینک کے نمائندے بغیر کسی تاثر کے یہ سب دیکھ رہے تھے۔ یہ سب ان کے لے معمولات کا ہی حصہ تھا۔ قرضے یا سود کی مانگنے پر انہوں نے اس سے بھی بدتر حالات میں بندے کو کھڑا دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

خمدار ناک والا وہ شخص بولا۔

"سر! کیونکہ آپ کی کمپنی کے حالات جب آپ نے ہم سے قرض لیا تھا اس وقت خراب تھے۔اس لیے ہم نے اپنی پالیسی کے تحت آپ کے قرضے پر سخت شرائط رکھی تھی۔اگر آپ نے ہمارے قرضے کا پرافٹ صحیح طرح سے نہیں دیا۔ہم نے آپ کو وارننگ لیٹر بھی بھیجا لیکن شاید آپ نے اسے سنجیدہ نہیں لیا۔ اس لیے اب معاہدے کے مطابق ہم آپ کی کمپنی ضبط کر رہے ہیں۔"

یہ کہنے کے بعد بینک کے لوگوں نے پولیس والوں کی مدد سے کمپنی کو عارضی طور پر بند کرنے لگ گئے۔اشفاق کو زمین آسمان ہلتا محسوس ہوا۔آج انہیں پتہ چلا تھا کہ بیچ چوراہے میں ذلیل ہونا کیا ہوتا ہے۔جو شخص ہمیشہ دوسروں کو تماشا بناتا آیا تھا آج خود اپنی برسوں بنائی کمپنی سے دھکے کھانے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک دم سے اشفاق کے بائیں جانب شدید درد کی لہر گزری۔اس ایک لہر نے ہی اشفاق کے جسم کی جان نکال دی تھی۔اشفاق کو اپنا آپ گھٹنوں کے بل نیچے گرتا محسوس ہوا اور پنادایاں ہاتھ بائیں جانب سینے پر زور سے لگالیا۔لوگ بھاگتے ہوئے ان کے پاس آرہے تھے اور ان سے کچھ پوچھ رہے تھے۔وہ آوازیں اشفاق کو گڈمڈ ہوتی محسوس ہو رہی تھی۔اشفاق کی آنکھوں پر اندھیرا چھا رہا تھا۔ سامنے کا منظر دھندلا ہوتا ہوا مکمل تاریک ہو گیا۔

****

www.novelsclubb.com

نیلے آسمان میں سورج اب مغرب کی جانب غروب ہونے کو رواں دواں تھا۔سب کچھ معمول کے مطابق تھا۔کچھ بھی نہیں بدلا تھا مگر ٹیوشن سینٹر سے باہر نکلتی جائی یانہ کو آج کا دن معمولی نہیں لگا تھا حالانکہ آج جو کچھ بھی ہوا وہ غیر معمولی نہیں تھا۔بس آج صبح اٹھتے ساتھ ہی جائی کے سر میں درد ہونے لگ گیا تھا۔اسی سر درد کی وجہ سے آج اس نے یونیورسٹی سے آف لیا اور ہاسٹل کے بیڈ پر لیٹی آرام کرتی رہی۔

دوپہر کو وہ اپنا دل بہلانے ٹیوشن سینٹر میں پڑھانے آگئی تھی اور اب وہ پڑھا کر واپس ہاسٹل جا رہی تھی۔سارے دن میں کوئی ایسی خاص بات نہیں تھی مگر پھر بھی جائی یانہ کو گھبراہٹ ہو رہی تھی۔جانے کیوں اندیشے جنم لے رہے تھے۔جیسے کچھ بہت غلط ہونے والا ہو یا ہو چکا ہو۔

www.novelsclubb.com

وہ فٹ پاتھ پر آرام سے چل رہی تھی جب اتنے میں بائیک سوار اس کے پاس رکا۔ وہ سوچوں میں اتنا گم تھی کہ بائیک کو اپنے پاس رکتا دیکھ کر وہ ڈر گئی اور دو قدم پیچھے ہوئی۔ اس کی نگاہ جیسے ہی بائیک سوار کے چہرے پر گئی وہ سنبھل گئی۔

زید اس کی طرف دیکھے بغیر فوراً سے پریشانی میں بولنے لگا۔

"آپ صبح یونیورسٹی کیوں نہیں آئی؟ میں بہت دیر تک ہاسٹل کے باہر آپ کا انتظار کرتا رہا۔ جب آپ نہیں آئی تو مجھے لگا آپ کل والی بات پر ناراض ہیں اور خود ہی یونیورسٹی چلی گئی ہیں۔ یونیورسٹی جا کر بھی آپ کو بہت ڈھونڈا لیکن آپ وہاں بھی نہیں ملی۔ میں نے اور نائلہ نے آپ کو کال بھی کی لیکن کال آپ نے ہماری کال کا بھی کوئی جواب نہیں دیا۔ آپ نائلہ کے گھر اس کے بھائی کے بچوں کو

پڑھانے بھی نہیں گئیں۔یونیورسٹی کے بعد ہاسٹل گیا تو پتہ چلا آپ کچھ ہی دیر پہلے ٹیوشن سینٹر کے لیے نکل گئی ہیں۔میں وہاں سے سیدھا ٹیوشن سینٹر پہنچا اور تب سے آپ کا انتظار کر رہا ہوں۔ابھی کچھ دیر پہلے آپ جیسے ہی نکلیں میں نے آپ کی طرف ہاتھ لہرایا مگر آپ میری طرف دیکھے بغیر ہی آگے چلتی رہی۔کیا کسی لڑکی سے بات کرنا میرا اتنا بڑا گناہ ہے کہ اب آپ مجھے اس طرح اتنا اگنور کریں گی۔" زید جائی یانہ کے چہرے کے تاثرات کو جانچے بغیر اپنی رو میں بولے جا رہا تھا۔

"زید!!" جائی یانہ نے اسے روکنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں آپ مجھے صفائی دینے کا موقع تو دیں۔قسم سے میں نے اسے اپنی بہن سمجھا تھا،ابھی بھی سمجھتا ہوں اور آئندہ بھی سمجھتا رہوں گا بلکہ۔۔"

"زید!"

"میرے لیے اس دنیا میں موجود تمام لڑکیاں میری بہنیں ہیں سوائے آپ کے۔آپ کے علاوہ کسی کو سوچنا بھی اب سے میرے لیے گناہ ہے۔میں اب لڑکیوں سے سو فٹ کے فاصلوں پر رہوں گا۔اگر آپ کہیں تو"

زید!"اس دفعہ جائی یانہ نے اونچی آواز میں کہا تو زید کی چلتی زبان رکی۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے ناراض ہو کر تمہیں اگنور نہیں کر رہی ہوں۔ میں نے واقعی میں تمہیں ٹیوشن سینٹر کے باہر نہیں دیکھا تھا اور صبح بھی میرے سر میں درد تھا اس لیے میں یونیورسٹی اور نائلہ کے گھر نہیں گئی۔ میرے دل میں واقعی میں نور والی کوئی بات نہیں ہے بلکہ میں اپنے کل کے اوورری ایکشن پر خاصی شرمندہ ہوں۔"

جائی یانہ نے آخری بات میں خاصی شرمندگی سے اعتراف کیا مگر زید نے وہ آخری بات غور سے سنی ہی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے آپ کو؟ مجھے کیوں نہیں بتایا؟ ایک سیکنڈ مجھے دیکھ لینے دیں۔" زید نے اپنا ہاتھ جائی یانہ کے ماتھے پر رکھا۔ اس کے چہرے پر اب فکر مندی ہی فکر مندی تھی۔

"آپ کو تو بخار ہو رہا ہے۔" اس نے پریشانی سے کہا۔

"اتنا تیز نہیں ہو رہا ہے۔ میں ہاسٹل جا کر دوائی لے لوں گی اور سو جاؤں گی۔ کل تک سب صحیح ہو جائے گا۔" جائی یانہ نے کہا۔

"لیکن!" زید دوبارہ کچھ کہتا جائی یانہ نے اکتاتے ہوئے اس کی بات کاٹ دی۔

www.novelsclubb.com

"پلیز زید میں پہلے ہی بہت ڈسٹرب ہوں مجھے مزید تنگ نہ کرو۔"

"آخر ہوا کیا ہے؟آپ کھل کر کچھ بتا کیوں نہیں رہی ہیں؟"زید نے بے چینی سے پوچھا۔

"مجھے خود نہیں پتہ کیا ہوا ہے۔"جائی یانہ یہ کہتے ہوئے فٹ پاتھ پر ہی بیٹھ گئی۔زید نے جائی یانہ کو یوں بیٹھا دیکھا تو اپنی بائیک پر اسٹینڈ لگا کر خود بھی جائی یانہ کے ساتھ فٹ پاتھ پر بیٹھ گیا۔

ارد گرد جاتے لوگ انہیں عجیب نظروں سے دیکھ رہے تھے مگر ان دونوں نے کیا ساتھ کبھی ایسی نظروں کی پرواہ کی ہے؟ کچھ لمحات ان کے درمیان خاموشی سے گزرے۔زید نے اس سے کچھ نہیں پوچھا بس فکر مندی سے جائی یانہ کے چہرے کو تکتا رہا جو دکھنے میں خاصا پریشان دکھائی دے رہا تھا۔جائی یانہ نے تھوڑی دیر بعد ہارے ہوئے لہجے میں اپنی بات کہنا شروع کیا۔

"مجھے خود کچھ نہیں پتہ مجھے کیا ہوا ہے۔ عجیب و غریب وہم واندیشے دل میں سر اٹھا رہے ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے کچھ غلط ہو گیا ہے۔ کچھ ایسا جو نا قابل تلافی ہے۔ میرا دل صبح سے مجھے وارن کر رہا تھا مگر اب ایسا لگ رہا ہے وہ وارننگ جو دی جا رہی تھی اب ہو چکی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے میرے گھر والے کسی مشکل میں ہے۔ میں ان سے بات کرنا چاہتی ہوں مگر وہ لوگ تو مجھ سے رابطہ ہی نہیں رکھنا چاہتے ہیں۔ تم بتاؤ زید میں کیا کروں؟" آخری بات پر اس نے اپنی آنکھیں ہاتھوں سے چھپا لیں۔ وہ اپنی آنکھوں کی نمی زید کو نہیں دکھا سکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ زیادہ سوچ رہی ہے۔" زید نے اپنی جیب میں ہاتھ مارا اور کچھ ڈھونڈنے لگا۔

"ہاں میں بھی خود کو یہی کہہ کر تسلی دے رہی ہوں مگر اب یہ بھی کام نہیں کر پا رہی ہے۔ کچھ کام نہیں کر رہا، کچھ کام کر ہی نہیں سکتا ہے۔ وہ چیز ہو گی ہی۔ دل بار بار کہہ رہا ہے۔" اس نے نم اور رندھی آواز میں کہا۔

زید کچھ دیر تک جائی یانہ کو منہ چھپائے دیکھتا رہا۔ پھر اس نے نرمی سے جائی یانہ کی آنکھوں پر سے اس کے ہاتھ ہٹائے اور دوسرا ہاتھ بڑھا کر اسے ٹشو دیا۔

جائی یانہ کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھی اور رگڑنے کی وجہ سے نمی اور سرخی آنکھوں کے آس پاس بھی ہو رہی تھی۔ جائی یانہ نے بغیر کسی ہچکچاہٹ کے ٹشو تھام لیا اور نمی صاف کرنے لگ گئی۔

"آپ نے خود کہا وہ چیز ہونی ہی ہے۔ اگر اس چیز کو ہونا ہی ہے اور آپ اسے روک نہیں سکتی ہے تو خود کو اس کے لیے تیار کریں۔ ایسے رو دھو کر پریشان ہو کر کچھ نہیں ہو گا بلکہ آپ خود کو حالات کا سامنا کرنے کے لیے مزید کمزور بنا لیں گی۔"

زید اسے سمجھا رہا تھا اور وہ پلک جھپکے بغیر اسے دیکھ رہی تھی۔ ایک فسوں سا ماحول میں طاری ہوتا دکھائی دے رہا تھا۔

"آپ اب تک حالات سے اچھی طرح نپٹتی آئی ہیں۔ آپ کو اتنی محنت کی عادت نہیں تھی مگر دیکھیں آپ کس طرح اپنے لیے سروائیو کر رہی ہیں۔ آپ کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا نہیں چاہتی، میرے سامنے بھی نہیں۔ آپ کی خودداری، عزت نفس، مضبوط کردار، بہادری یہ سب آپ کی خوبیاں ہے۔

آپ کی پاورز! میں نے زندگی میں آپ جیسی عورت نہیں دیکھی ہے۔آپ کی یہ خوبیاں آپ کو تمام عورتوں سے ممتاز بناتی ہے۔"

"میرا دل مت بہلاؤ اگر میں اتنی اچھی ہوتی تو میری سگی خالہ اور عیسیٰ ہی مجھے بات بات پر تذلیل کا نشانہ نہ بناتے۔مجھے میری خامی کا بار بار احساس نہ دلاتے۔" جائی یانہ نے نم آواز میں کہا اور گیلی سانس کھینچی۔اس کی نظریں اب سڑک پر تھی۔اس وقت اسے کیا یاد آیا تھا! زید اس کو دیکھتے ہوئے مسکرایا۔

"عیسیٰ کبھی آپ کی قدر نہیں کر پایا اس لیے تو اسے آپ مل نہیں پائی۔عیسیٰ جیسے انسان کے ہاتھ میں اگر سونا بھی آجائے نہ تو وہ اپنی ناقدری سے اسے مٹی بنا سکتا ہے۔آپ کو تو کوئی بہت پیار اور کوئی بہت قدر کرنے والا ہی ڈیزرو کرتا ہے۔شاید صرف میں ہی آپ کو ڈیزرو کرتا ہوں کیونکہ مجھے آپ کی قیمت

معلوم ہے۔ میں جانتا ہوں آپ انمول ہیں۔ جب آپ میری زندگی میں نہیں تھی مجھے میری قسمت اچھی نہیں لگتی تھی مگر جب سے آپ ملی ہیں میں شکر ادا کرتا ہوں کہ میری تقدیر ایسی ہے۔ بھلا جس کی قسمت میں جائی یانہ لکھی گئی ہو وہ بد قسمت ہو سکتا ہے؟"

جائی یانہ نے سر اٹھا کر زید کو دیکھا۔ دونوں کی بھوری آنکھیں ایک دوسرے سے جاملیں تھیں۔

"آپ نعمت ہے۔ کوئی آپ کو رو رو کر بھی مانگتا تو آپ اس کو نہیں مل سکتی تھی اور مجھے تو آپ پھر بن مانگے ملی ہیں۔ میرا بخت واقعی میں بہت بلند ہے۔"

اس پل میں جانے ایسا کیا تھا دونوں مسحور ہو گئے تھے۔دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔کچھ دیر بعد جب دونوں کو ہوش آیا تو ایک ساتھ فٹ پاتھ پر سے اٹھے۔

"آئیں اپ کو ہاسٹل چھوڑ آؤں۔"زید فٹ پاتھ پر سے اٹھتا بولا۔جائی یانہ بھی خاموشی سے اٹھ گئی۔دونوں نے اس کے بعد کچھ نہیں بولا۔بائیک سڑک پر خاموشی سے چلنے لگ گئی۔

****

رات کے اندھیرے میں قبرستان لگتا اشفاق کا گھر آج کچھ زیادہ ہی ڈراؤنا لگتا تھا۔اس گھر کے لاؤنج میں موجود نوال ادھر ادھر چکر لگا رہی تھی اور بار بار گھڑی میں وقت دیکھ رہی تھیں۔

"آج اتنی دیر ہو گئی اشفاق ابھی تک گھر کیوں نہیں آئے ہیں؟"نوال خود کلامی کر رہی تھی۔

"انہیں ہمیشہ مجھے تنگ کرنا ضروری ہے۔جانے کیوں آج اتنا انتظار کروا رہے ہیں؟"نوال خود کلامی میں کہی اپنی بات پر خود ہی ٹھٹھکیں۔

"انتظار کروا رہے ہیں!" نوال رک کر دوبارہ الفاظ دہرانے لگ گئیں۔ یہ الفاظ انہیں ماضی کا چھوٹا سا دورہ کروانے لے چلے۔

("جانے کیوں وہ مجھے انتظار کروا رہا ہے؟")

اندھیری رات میں چھت کی منڈیر پر بیٹھی نوال بولی۔ وہ بار بار چھت کی دیواروں کو جھانک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد ایک وجود چھت کی دیوار سے چھلانگ لگا کر چھت پر اترا۔ نوال جو کچھ دور تھی، آنے والے وجود کو دیکھ کر مسکرائی اور اس کے پاس آ گئی۔

"تم آ گئے! مجھے لگا تھا تم نہیں آؤ گے۔" نوال نے مسکراتے ہوئے اپنے سامنے کھڑے روفی کو دیکھا۔

"یہ چھوڑوں تم نے مجھے اس خط میں کیوں بلایا تھا؟ اور خط پھینکا بھی محلے میں اگر کوئی دیکھ لیتا تو؟"

روفی کی بات سن کر نوال نے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے یہ بہت احتیاط سے کیا ہے۔ کسی کو شک بھی نہیں گزرا ہو گا میں نے جان بوجھ کر ایک خط، جو بہ ظاہر کٹا پھٹا کاغذ دکھائی دیتا تھا، تمہارے سامنے پھینکا ہے۔"

"اچھا تو پھر تم نے مجھے کیوں بلایا؟" روفی نے تنک کر کہا۔

نوال یہ بات سن کر تھوڑی دیر کے لیے خاموش رہی۔ وہ الفاظ ڈھونڈنے لگ گئی کہ کس طرح وہ روفی کو بتائے۔

"وہ میں نے تمہیں اکثر ادھر اداس بیٹھے دیکھا ہے۔ مجھے تمہارا یوں اداس ہونا اچھا نہیں لگ رہا ہے۔ مجھے ایسا لگتا ہے میں بھی شاید تمہاری مجرم ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"تو سیدھا سیدھا زینب کا پتہ مجھے بتا دو۔ میں یوں اداس نہیں رہا کروں گا۔" نوال کے کہنے پر روفی بے تاثر سا بولا۔ روفی کی اس بات پر نوال کے دل کو کچھ ہوا۔

"وہ شادی شدہ ہے اور اس شہر سے باہر چلی گئی ہے۔ ویسے بھی اسے تمہاری اداس کا پتہ نہیں ہے اور نہ ہی وہ تمہاری اداسی کو سمجھ سکتی ہے۔ اسے کبھی بھی تمہاری اداسی سے تکلیف نہیں ہوتی ہو گی لیکن پچھلی دفعہ جب تم یوں مایوس گئے تھے نا تو تم جانتے نہیں ہو مجھے کتنا برا لگا تھا۔ زینب کو تو یہ جان کر ذرا برابر فرق نہیں پڑے گا!"

www.novelsclubb.com

"نہ پڑنے دو۔ مجھے تو بس وہ میرے پاس چاہیے۔" روفی نے اسی لہجے میں کہا۔ پھر نوال سے پوچھا۔ "اگر تم نے یہی کہنا تھا تو اب میں جاؤں؟"

"وہ میں نے۔۔۔۔"نوال ان الفاظ کو بار بار دہرانے لگ گئی۔وہ کوئی بات بنا کر روفی کو روکنا چاہتی تھی مگر روفی سمجھ گیا نوال کے پاس اب کہنے کو کچھ نہیں ہے۔

"یعنی کوئی بات نہیں رہی ہے۔میں چلتا ہوں۔"روفی دیوار کی جانب بڑھنے لگا۔

"رکو!کیا تم نہیں چاہتے کوئی ایسا ہو جس سے تم دل کی باتیں کر سکو؟ جس سے تم زینب کی باتیں کر سکو؟"نوال نے سلیم کو روکنے کے لیے بہانہ ڈھونڈ

ہی لیا۔ حالانکہ یہ کہنے کے بعد وہ پچھتائی بھی تھی مگر اسے خبر نہیں تھی یہ تیر سیدھا نشانے پر لگا ہے۔

"کس عاشق کو نہیں چاہیے ہو گا اپنے محبوب کے قصے بیان کرنے کے لیے کوئی شخص؟" روفی نے درد سے کہا۔

"تو پھر تم مجھے وہی شخص بنالو۔ میں تم سے زینب کے بارے میں بات کیا کروں گی۔ زینب نے اپنی آدھی زندگی ہمارے ساتھ گزاری ہے۔ مجھ سے بہتر کون اس کے بارے میں تمہارے ساتھ باتیں کر سکتا ہے؟"

روفی نے مڑ کر نوال کو دیکھا۔

"تم واقعی میں سچ کہہ رہی ہو؟ کہیں یہ تمہارے کزن کا تو کوئی منصوبہ نہیں ہے نا؟ مجھے دوبارہ کسی معاملے میں پھنسانے کا؟" روفی کے انداز میں شک بھرا ہوا تھا۔

"میرا یقین مانو۔ میں بس تمہاری ہمدردی میں کہہ رہی ہوں کیونکہ مجھے تمہارا دکھ دکھائی دیتا ہے۔ میں جانتی ہوں تم بہت بڑی اذیت سے گزر رہے ہو۔ میں تمہارا دکھ تو اب کم نہیں کر سکتی ہوں مگر اسے بانٹ تو سکتی ہوں نا؟"

www.novelsclubb.com

روفی دیوار کو پکڑے ہوئے ہی نوال کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ میں روز اسی وقت تمہارے پاس آیا کروں گا۔ میرا انتظار کرنا!"

یہ کہہ کر روفی چلا گیا اور انتظار کی گھڑی ابھی سے ہی نوال کے لیے شروع ہو گئی تھی۔)

نوال نے بمشکل خود کو ماضی سے نکالا۔ جانے کیوں موقع محل دیکھے بغیر آج کل ماضی ان کے سامنے آنے لگا تھا۔ شوہر کی فرمان بردار رہتے رہتے اور شوہر کی بے اعتنائی سہتے سہتے نوال کو پتہ ہی نہ چل سکا جس محبت کو وہ سمجھتی تھی وہ ختم ہو گئی ہے وہ تو دل میں ابھی بھی بارعب بیٹھی ہوئی تھی۔

اسی وقت لاؤنج کی میز پر رکھے موبائل کی گھنٹی بجی۔نوال نے آگے بڑھ کر فون اٹھایا۔

"ہیلو جی کون؟"نوال نے کال اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

دوسری طرف سے جو باتیں کہیں گئیں انہوں نے نوال کے اوسان خطا کر دیے۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟؟میں ابھی آرہی ہوں۔کون سا ہسپتال ہے؟"

****

"عزاہ! عزاہ!"

رات کے اندھیرے میں اگر زینب کے گھر میں آؤ تو زینب شایان کے کمرے کی جانب بھاگتی ہوئی آئیں اور زور سے بند دروازہ کھٹکھٹانے لگ گئیں۔

عزاہ، جو کمرے کے فرش پر بیٹھی اپنے پاؤں پر ویزلین لگا رہی تھی، پھپھو کی آواز سن کر فوراً اٹھی اور دروازہ کھولا۔ زینب ہڑبڑاتی ہوئی اندر آئیں۔

www.novelsclubb.com

"عزاہ! بھائی کو ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے۔ بھابھی کی ابھی ابھی کال آئی ہے۔ وہ خود بھی ہسپتال جا رہی ہیں اور ہمیں بھی بلا رہی ہیں۔"

زینب کی بات سن کر عزاہ کے پیروں تلے سے زمین نکل گئی۔

"کیا؟؟؟"

"ہاں عزاہ! ہمارے پاس وقت نہیں ہے۔ ہمیں جلدی ہی نکلنا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

پھر انہوں نے مڑ کر بیڈ پر لیپ ٹاپ پر کام کرتے شایان کی جانب دیکھا جو اپنے آپ کو خاصا مصروف دکھا رہا تھا۔

"شایان! تمہیں الگ سے پیغام دینا ہو گا کیا؟ جلدی سے گاڑی باہر نکالو۔ ہمیں جانا ہے۔" زینب نے شایان سے کچھ سخت لہجے میں کہا۔

"ماما آپ ڈرائیور کو ساتھ لے جائیں۔ مجھے یہ کام ختم کرنا ہے۔" شایان نے لیپ ٹاپ کی جانب دیکھتے ہوئے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"شایان! تم کھڑے ہو رہے ہو یا نہیں؟" زینب نے اب مزید سختی سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

شایان نے اپنی ماں کی جانب بے بسی سے دیکھا پھر ان کے ساتھ کھڑی عزاہ کو ایک نظر غصے سے دیکھا۔ پھر مجبور ہو کر بیڈ پر سے کھڑا ہو گیا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔

"میں اپنا بیگ کمرے سے لے کر آتی ہوں۔" زینب بھی کمرے سے باہر چلی گئی۔

عزاہ بھی اپنے کمرے سے باہر نکل کر سیڑھیاں اترنے لگ گئی جب اسے سیڑھیوں کے عین نیچے نمرہ کھڑی دکھائی دی۔ عزاہ کے سیڑھیاں اترتے قدم رک گئے۔ نمرہ نے اپنے دونوں ہاتھ سینے سے باندھے ہوئے تھے اور چہرے پر استہزایہ مسکراہٹ تھی۔

"کیا ہوا میرے پیارے ماموں جان کو؟" نمرہ کے لہجے میں طنز تھا۔

عزاہ آہستہ آہستہ زینے اترنے لگ گئی اور نمرہ کے عین سامنے کھڑی ہو گئی۔

"ہارٹ اٹیک ہوا ہے تمہارے پیارے ماموں جان کو!" عزاہ نے الفاظ چبا چبا کر ادا کیے۔

www.novelsclubb.com

"اوہ! بہت افسوس ہوا۔" نمرہ نے مصنوعی تاسف سے کہا۔

عزاہ کچھ سخت بول پاتی۔اس سے پہلے ہی اسے کسی کی تیزی سے سڑھیاں اترنے کی آواز سنائی دی۔

عزاہ اور نمرہ نے بیک وقت سیڑھیوں کی جانب دیکھا تو دونوں کو زینب سیڑھیوں سے اترتی دکھائی دیں۔

"ماموں جان کو کیا ہوا ہے ماما؟" نمرہ کے لہجے میں زمانے بھر کی فکر مندی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہارٹ اٹیک ہوا ہے انہیں!" زینب عجلت سے کہتے ہوئے ان دونوں کے درمیان سے گزری۔

"میں بھی چلوں آپ لوگوں کے ساتھ ماموں جان کو دیکھنے؟" نمرہ نے پوچھا۔

"نہیں تم گھر پر ہی رکو!" زینب یہ کہتی ہوئی گھر سے باہر نکل گئی۔

عزاہ اور نمرہ نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ عزاہ کی نظروں میں کاٹ تھی جب کہ نمرہ کی نظروں میں تمسخر۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نمرہ کو یونہی دیکھتی ہوئی گھر سے باہر نکل گئی۔ گھر سے نکلتے ہوئے اسے نمرہ کا تمسخر بھرا قہقہہ بھی سننے کو ملا تھا۔

****

عالیہ اپنے کمرے میں غنودگی کی حالت میں لیٹی ہوئی تھی جب اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔اس نے دیکھا تو اسے آریان کمرے میں آتا دکھائی دیا۔ عالیہ نے اسے دیکھ کر کروٹ بدل لی اور چہرہ دوسری جانب موڑ لیا۔

"اوہ تو محترمہ کو نیند آرہی ہے۔"آریان نے تمسخر سے کہا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا۔وہ آریان کو مکمل طور پر نظر انداز کرنا چاہتی تھی۔

"اچھا تو نظر انداز بھی کیا جا رہا ہے۔ ویسے میرے پاس تمہارے لیے ایسی خبر ہے جسے سن کر تم یقیناً خوش ہو گی۔" عالیہ نے ابھی بھی مڑ کر نہیں دیکھا۔

آریان قدم قدم چلتا بیڈ کی اس طرف پہنچ گیا جہاں عالیہ کا چہرہ تھا۔ عالیہ آنکھیں بند کیے لیٹی رہی۔ اس نے ایک نظر مسکرا کر عالیہ کو دیکھا۔ پھر وہ تھوڑا سا نیچے جھکا اور سرگوشی جیسی آواز میں بولا۔

"تمہارے باپ کو ہارٹ اٹیک ہو گیا ہے۔ تمہیں بہت بہت مبارک ہو!"

www.novelsclubb.com

آریان کی بات سن کر عالیہ نے پٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں اور اٹھ کر بیٹھ گئی۔

"کیا بکواس کر رہے ہو تم؟!" عالیہ غصے سے بولی۔

آریان عالیہ کو یوں دیکھ کر استہزایہ مسکرایا۔

"وہی جو سچ ہے۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن۔۔۔" اس سے پہلے عالیہ کچھ کہہ پاتی۔

آریان یہ کہتے ہوئے باہر چلا گیا۔

"ہیپی سلیپنگ!"

پیچھے عالیہ اپنا سر پکڑ کر بیٹھی تھی۔یہ سب کیا ہو گیا تھا آخر؟؟؟

****

www.novelsclubb.com

نویں جماعت کے اسٹوڈنٹ کو ریاضی کی مشق سمجھا دینے کے بعد اس نے اپنے سامنے کھلی لیپ ٹاپ کی اسکرین ڈھال دی اور بیڈ کے ایک طرف رکھ دیا۔

جو وہم صبح سے اسے تنگ کر رہے تھے ایک بار پھر سر اٹھا چکے تھے۔
اس کے دل کی گھبراہٹ بڑھتی جا رہی تھی۔ کچھ ہو چکا تھا؟ لیکن وہ تھا کیا؟

وہ اسی سوچ میں ڈوبی تھی جب اس نے جے ٹی کو باتھ روم سے باہر نکلتے دیکھا۔ اس کا حلیہ خاصا شوخ تھا۔ اس کی تیاری صاف صاف بتاتی تھی وہ کسی پارٹی میں جانے والی تھی۔

جائی یانہ نے گھڑی میں ٹائم دیکھا۔ اس وقت رات کے نو بج رہے تھے۔ پارٹی یقیناً رات کو دیر تک جاری رہتی ہو گی اور ہاسٹل میں گیارہ بجے تک پہنچ

جانا لازمی تھا۔ جے ٹی اتنا وقت اگر باہر گزار کر آتی تھی تو کوئی اسے پوچھتا کیوں نہیں تھا۔

"سنو جے ٹی!" جائی یانہ نے اسے مخاطب کیا۔

"ہاں بولو!" اس نے خاصے مصروف انداز میں کہا۔ جے ٹی میک اپ کے ڈبے پر جھکی اپنی پسندیدہ لپ اسٹک تلاش کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم اتنی دیر باہر گزار کر آتی ہو! لیکن رات گیارہ بجے تک تو ہاسٹل پہنچنا ہوتا ہے ناں! تمہیں اتنی چھوٹ کیوں حاصل ہے؟"

جے ٹی مسکرائی۔اسے وہ لپ اسٹک مل گئی تھی جس کے لیے اس نے اپنے میک اپ کا پورا ڈبہ کھنگال لیا تھا۔

"وہ اس لیے سوئیٹ ہارٹ، میں نے اس ہاسٹل کے بڑے اچھے بندے سے بنا کر رکھی ہے۔میں اسے فیورز دیتی ہوں اور وہ مجھے فیورز دیتا ہے۔"

"اچھا کس سے؟" جائی یانہ کچھ آگے کو ہوئی۔اس کے ذہن میں ہاسٹل انتظامیہ کے ہر شخص کا نام آگیا تھا کہ ہو سکتا ہے فلاں بندے کے ساتھ جے ٹی نے بنا کر رکھی ہو مگر جے ٹی کا جواب جائی یانہ کی سوچ سے ایک دم مختلف تھا۔

"ہاسٹل کے چوکیدار سے!"

جائی یانہ کا دماغ بھک سے اڑا۔

"کیا؟"

"ہاں!" جے ٹی نے لپ اسٹک کا ڈھکن کھولا۔ شوخ لال رنگ کی لپ اسٹک اب اس کے سامنے تھی۔ "چھوٹے چھوٹے عہدوں کے لوگوں سے ہمیشہ بنا کر رکھنی چاہیے کیونکہ ان کے پاس بااختیار لوگوں سے زیادہ اختیار ہوتے ہیں۔ میں چوکیدار کو ہمیشہ کچھ پیسے قرض کے طور پر دے دیتی ہوں اور وہ اس قرض کے بوجھ تلے مجھے ہاسٹل اپنے مرضی کے ٹائم پر آنے جانے دیتا ہے۔ اگر کبھی مجھے کوئی پکڑ

www.novelsclubb.com

بھی لے تو چوکیدار ہمیشہ کوئی نا کوئی جھوٹ بول کر مجھے بچا لیتا ہے کیونکہ اگر میں پکڑی گئی تو نوکری سے تو وہ بھی جائے گا ناں۔"

اب لال رنگ کی لپ اسٹک وہ اپنے ہونٹوں پر لگانے لگ گئی۔

"ویسے تمہارا تمہارے بوائے میر امطلب ہے شوہر سے کوئی جھگڑا ہوا ہے جو اس نے آج تمہیں س کال نہیں کی۔" لپ اسٹک لگانے کے بعد اس نے پوچھا۔اس نے خود کو بوائے فرینڈ کہنے سے بمشکل روکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں میرے شوہر میں بہت انٹرسٹ ہے؟" جائی یانہ نے تنک کر پوچھا۔

"مجھے اس میں یا تم میں نہیں بلکہ مجھے اس کیوٹ سے کپل میں انٹرسٹ ہے۔ تم دونوں ساتھ خاصے کیوٹ لگتے ہو۔"

جائی یانہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ لیٹ گئی اور چادر سر تک اوڑھ لی۔ اسے پھر سے دل میں گھبراہٹ محسوس ہونے لگ گئی تھی۔ ایسا لگتا تھا سانس بند ہو جائے گی۔

"جے ٹی!" اس نے چادر سر پر اوڑھے ہی رکھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہمم!" جے ٹی اب اپنے بیڈ پر بیٹھی سینڈل پہن رہی تھی۔ اس نے اپنے سینڈل کی اسٹریپ بند کرتے ہوئے ہنکارا بھرا۔

"میرے دل میں بے چینی ہو رہی ہے۔ عجیب عجیب طرح کے خیالات آ رہے ہیں۔ کیا تمہارے پاس کوئی حل ہے؟" اس کی آواز میں قدرے بے بسی تھی۔

جے ٹی نے ایک نظر بیڈ پر لیٹی اپنی روم میٹ کو دیکھنا چاہا مگر جائی یانہ نے اپنا پورا وجود چادر کی اوٹ میں چھپا کر رکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے پتہ ہے تمہارے ساتھ کیا ہوا ہے!" جے ٹی نے دونوں پاؤں میں سینڈلز پہن لیے تھے۔ اس لیے جب وہ اپنے بیڈ پر سے اٹھ کر جائی یانہ کے بیڈ

پر بیٹھنے کے لیے اس کے پاس آئی تو ہیل کی ٹک ٹک کی آواز پورے کمرے میں گونجی۔

"کیا؟" جائی یانہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔اس کے چہرے پر بے بسی صاف تھی۔اس نے جے ٹی کے بیٹھنے کے لیے اپنے پاؤں بھی سمیٹ لیے۔جے ٹی جائی یانہ کے بالکل سامنے بیٹھ گئی اور جائی یانہ کے ہاتھوں کو پکڑ کر اپنے ہاتھ میں لیا۔

"تم نے اپنے شوہر کو ناراض کیا ہے ناں۔اس لیے تم اتنی بے چین ہو۔میری ماں کہتی تھی شوہر کی نافرمان عورت کو مرتے دم تک چین نہیں ملتا ہے۔"

"کیا؟؟؟" جائی یانہ نے منہ پھاڑ کر جے ٹی کو دیکھا۔ جے ٹی کی سوئی ابھی تک زید پر اٹکی ہوئی تھی۔

"ہاں نا! تم بھلے ہی نہ بتاؤ مگر میں جانتی ہوں تم دونوں کے درمیان لڑائی ہوئی ہے۔ اس لیے تو آج اس کی ایک بھی کال نہیں آئی ہے۔ میں تو کہتی ہوں ابھی اسے کال کرو اور منالو۔"

جائی یانہ جے ٹی کی بات سن کر اپنے ہاتھ چھڑائے اور دھم سے لیٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

"جے ٹی مجھے لگ رہا ہے تمہیں پارٹی جانے میں دیر ہو رہی ہے۔"
جائی یانہ نے چادر منہ پر اوڑھ لی۔

"بس دیکھا! یعنی میں سہی سوچ رہی ہوں۔ یا تو تمہیں شادی نہیں کرنی چاہیے تھی اور اب اگر کر لی ہے تو اب اپنے شوہر کو خوش رکھو۔ مجھے دیکھو میری عمر کی لڑکیاں شادی تو کیا میری ماں کے مطابق چار بچوں کی ماں بھی بن جاتی ہیں مگر میں نے نہیں کی، پوچھیں کیوں؟ کیونکہ مجھے پتہ ہے میں اپنے شوہر کا حق پورا نہیں کر پاؤں گی۔ اس لیے میں ابھی اپنی زندگی سنگل ہی انجوائے کر رہی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"تمہاری مدد کا بے حد شکریہ جے ٹی! میں تمہارے دیے ہوئے مشورے پر ضرور عمل کروں گی۔" جائی یانہ نے جل کر کہا۔

"شکریہ کی کیا بات؟انسان ہی انسان کے کام آتا ہے۔" جے ٹی نے خاصی عاجزی سے کہااور اپنا بیگ پکڑ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

جیسے ہی جائی یانہ کو کمرے کا دروازہ بند ہونے کی آواز آئی۔اس نے چہرے پر سے چادر اٹھائی اور خود کلامی کی۔

"اس عورت سے مشورہ لینے سے بہتر ہے میں اپنا سر دیوار پر مار لوں۔"

www.novelsclubb.com

****

ہسپتال کی راہداریوں میں چلتے ہوئے جیسے ہی زینب کی نظر راہداری میں رکھی کرسیوں پر بیٹھی نوال پر پڑی تو زینب بھاگ کر ان کے پاس چلی گئیں۔

نوال بھی زینب کو اپنے پاس آتا دیکھ کر کھڑی ہو گئیں اور زینب کے گلے لگ گئیں۔

"بھابھی یہ کیا ہو گیا؟" زینب نے رندھی آواز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں کس منحوس کی نظر کھا گئی ہمارے گھر کو!" نوال کی آواز جب زینب کے پیچھے کھڑی عزاہ کے کانوں میں گئیں تو اس کے ذہن میں ایک دم

نمرہ کا چہرہ بنا۔اس نے اپنی ماں کے روتے چہرے پر نظر ڈالی اور اپنی مٹھیاں بھینچ لی۔اس وقت وہ اس سے زیادہ کر ہی کیا سکتی تھی۔

"یہ ہسپتال والے تو بتا رہے ہیں اشفاق ماموں شام کے وقت ایڈمٹ ہوئے تھے۔آپ نے ہمیں کچھ جلدی نہیں بلا لیا۔" شایان نے اس وقت بھی طنز کرنا نہیں چھوڑا۔

"بیٹا مجھے تو خود ابھی کچھ دیر پہلے پتا چلا ہے۔اشفاق کا موبائل نہیں مل رہا تھا۔اس لیے اتنی دیری ہوئی۔یہ کال بھی مجھے اشفاق کے دوست ڈاکٹر حفیظ نے کی ہے جو اسی ہسپتال میں کام کرتے ہیں۔"

"اچھا!" شایان نے اتنی لمبی وضاحت پر ایک لفظی جواب دیا اور کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ جانتا تھا اب ان خواتین کے رونے دھونے اور ایک دوسرے کو تسلی دینے کا پروگرام تھا اور اسے ان سب سے سخت قسم کی چڑ تھی۔

زینب نے نوال کو بھی کرسی پر بٹھایا اور خود بھی کرسی پر بیٹھ کر اپنی بھابھی کو حوصلہ دینے لگ گئی۔ ان سب سے الگ عزاہ فرش کو گھور رہی تھی۔ اس کی انگلیوں میں ویزلین جلد بازی میں رہ گئی تھی اور وہ لاشعوری طور پر ویزلین کو اپنی دونوں انگلیوں میں مسل رہی تھی۔ اس کا دماغ حال کی بجائے مستقبل میں لگا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ جاننا چاہتی تھی کہ آگے کیا ہونا ہے یا اس نے آگے کیا کرنا ہے۔

****

ملاقات سے ایک دن پہلے!

عالیہ کی پوری رات کانٹوں پر گزری تھی۔آریان کے کمرے سے جانے کے بعد وہ ایک ہی پوزیشن میں بیڈ پر بیٹھی رہی تھی۔وہ ساری رات یہ سوچ سوچ کر ہلکان رہی تھی کیا آریان نے جو کہا ہے وہ سچ ہے اور اگر یہ واقعی میں سچ ہے تو اب آگے کیا ہو گا؟

www.novelsclubb.com

اس کا باپ ٹھیک ہو گا یا پھر وہ ابھی بھی زندگی اور موت کی کشمکش میں گھرا ہو گا؟ اگر اشفاق نے زندگی موت کی یہ جنگ ہار دی تو؟

اس سے آگے عالیہ سوچنا نہیں چاہتی تھی۔ اسے بے اختیار اپنی دونوں بہنوں کی زندگیوں پر رشک آیا۔ بھلے ہی نمرہ اور مسز جہانگیر نے ان کی زندگیاں خراب کی ہوئیں ہو گی مگر پھر بھی وہ اپنے باپ سے ملنے تو جا سکتی تھی ناں!

وہ اپنی ماں کے پاس بیٹھے ایک ساتھ حوصلہ ہارتے اور ایک دوسرے کا حوصلہ بندھا رہے ہونگے۔ وہ دونوں ان کی زندگیوں میں ابھی تک تو شامل تو ہو نگی ناں۔ عالیہ نے تو خود ان رشتوں کو خود سے دور کیا تھا۔ نہ اب وہ شکوہ کر سکتی تھی نہ شکایت۔ اب بس جو اس کے پاس رہ گیا تھا وہ پچھتاوا تھا جو وہ بخوبی منا رہی تھی۔

بکھرے ہوئے بالوں کے ساتھ اس نے بیڈ کے تاج سے سر ٹکایا اور دعا مانگی۔

"یا اللہ میرے باپ کو صحت دینا۔اس کا سایہ ہمارے سر پر سلامت رکھنا۔یا اللہ مجھے اتنی مہلت دے دینا میں اپنے باپ سے اپنے کیے گناہوں کی معافی مانگ سکوں۔"

دعا مانگنے کے بعد اس نے آنکھیں موند لیں۔اس کی بند آنکھوں سے ہی آنسوں کا قطرہ نکلا جو اپنا راستہ بناتا ہوا اس کے چہرے سے ٹپک کر عالیہ کی فراک پر گر گیا۔

اسی وقت ملازمہ ناشتے کی ٹرے لیے اندر آئی اور ناشتہ میز پر رکھ دیا۔

نمرہ نے آنکھیں پٹ سے کھولی اور ملازمہ کی جانب رخ کیا۔

"سنو!! مسز جہانگیر یا آریان کو تو بلا دو!" عالیہ کے لہجے میں التجا تھی۔

"بیگم صاحبہ اور صاحب نے کہا ہے اگر آپ انہیں بلانے کا کہو تو میں بتا دوں دو تین دن تک وہ آپ کے کمرے میں نہیں آئیں گے، بی بی جی!"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر ملازمہ واپس چلی گئی۔ عالیہ نے سر پکڑ لیا۔

****

"آپ کے پیشنٹ اب خطرے سے باہر ہے۔ہم کچھ دیر بعد انہیں کمرے میں شفٹ کر دیں گے۔آپ لوگ ان سے وہی جا کر مل سکتے ہیں۔"

پوری رات آنکھوں پر کاٹ لینے کے بعد انہیں یہ خوشخبری ملی تھی۔ڈاکٹر حفیظ شایان کو بتا رہے تھے اور شایان سینے پر ہاتھ باندھے ڈاکٹر حفیظ کی باتیں سن رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

شایان کے پیچھے کھڑی نوال اور زینب نے ایک ساتھ رب کا شکر ادا کیا جبکہ عزاہ کا چہرہ ابھی تک سنجیدہ تھا۔

ڈاکٹر کے جاتے ساتھ ہی شایان مڑا اور اپنی ماں کو بتایا۔

"میں آفس جا رہا ہوں۔ اگر ضرورت ہو تو بلا لیئے گا۔ خدا حافظ !"

یہ کہہ کر شایان زینب کو کچھ کہنے کا موقع دیے بغیر چلا گیا۔

"میں ذرا شکرانے کے نوافل ادا کر آؤں۔" نوال زینب سے علیحدہ ہوتے ہوئے بولیں اور راہداری میں لوگوں کے ہجوم میں گم ہو گئیں جبکہ عزاہ ابھی تک فرش کو یونہی گھور رہی تھی۔ اس کے چہرے پر ایک غیر آرام دہ تاثر تھا۔

www.novelsclubb.com

زینب نے اپنی بہو کو دیکھا اور پھر اس کے پاس ہی آ کر اس کے کندھے پر حوصلہ دینے کے لیے ہاتھ رکھ دیا۔

"تم فکر نہ کرو ڈاکٹر کہہ کر گئے ہیں خطرے کی کوئی بات نہیں رہی ہے۔"

زینب کی بات سن کر عزاہ تھکی تھکی سی مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"میں تو کہتی ہوں تم گھر چلی جاؤ۔ کچھ دیر کے لیے سو آؤ، تم فریش ہو جاؤ گی۔"

"نہیں پھپھو میں ابھی یہی پر ہوں۔ میں تو کہتی ہوں آپ گھر جا کر آرام کر آئیں۔ پھر رات کو آپ ہسپتال رک جایے گا اور میں گھر چلی جاؤں گی۔"

"ہمم! چلو ٹھیک ہے۔"

زینب کو اس کی تجویز کافی اچھی لگی تھی۔ اس لیے انہوں نے اس کی بات مان لیں۔ زینب کے جانے کے بعد عزاہ کرسی پر بیٹھ گئی اور سر ہاتھوں میں رکھ دیا۔ آج رات اسے گھر پر ہی رکنا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

حال

"ایک سیکنڈ! ایک سیکنڈ!"

جائی یانہ نے عزاہ کی بات سنتے ہوئے اسے ٹوکا۔

"آپ کہہ رہی ہیں نمرہ ہم لوگوں سے بدلہ لینا چاہتی ہے مگر کس بات کا؟ ہم نے اس کے ساتھ کیا کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کے سوال پر عزاہ تھوڑی سی دیر کے لیے رکی۔

"یہ میں خود بھی نہیں جانتی ہوں لیکن میرا یقین کرو میں سچ کہہ رہی ہوں۔ ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ہو رہا ہے، اس میں نمرہ کا ہاتھ ہے۔ اسی نے عالیہ کو ایک لڑکے کے ساتھ بھاگنے پر اکسایا تھا، اسی نے شایان کو مجھ سے شادی پر رضامند کیا تھا اور اسی کا ہاتھ ہے تمہیں یوں دربدر کرنے میں!"

"مجھے یقین نہیں آرہا!" جائی یانہ نے بے یقینی سے نفی میں گردن ہلائی۔

"اوہ نو! کہیں زید بھی تو ان سب میں شامل نہیں ہے۔" کچھ دیر بعد جائی یانہ اچانک چونک کر بولی۔

"نہیں مجھے نہیں لگتا تمہارا شوہر ان سب میں کہیں ملا ہوا ہے۔" عزاہ نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ کو کیسے پتہ؟" جائی یانہ نے ابرو اٹھا کر عزاہ سے سوال کیا۔

"کیونکہ جس دن تمہاری شادی زید کے ساتھ ہوئی تھی اسی دن میں نے نمرہ کو عالیہ کے شوہر سے بات کرتے سنا تھا۔ عالیہ کا شوہر تمہارے شوہر کا کزن ہے۔ نمرہ کو پچھتاوا تھا تمہاری شادی زید سے کیوں ہوئی اور اس کے ساتھ ملے کسی بندے سے کیوں نہیں ہوئی!"

www.novelsclubb.com

"اوہ!" جائی یانہ کے دل سے زید کے لیے تھوڑا بہت شک صاف ہو گیا تھا۔

"اور آپ کو کیسے پتہ چلا میں یہاں پر ہوں؟"

عزاہ یہ بات سن کر مسکرائی۔

"کیونکہ میری پیاری بہن میں پانچ دن پہلے تمہاری یونیورسٹی آئی تھی اور تمہاری دوست نائلہ سے ملی بھی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"کیا؟؟"آج کا دن جائی یانہ کو انکشافات کا دن لگ رہا تھا۔"نائلہ آپ سے ملی تو اس نے مجھے یہ سب کیوں نہیں بتایا؟"

"میں نے ہی اسے منع کیا تھا۔میں نہیں چاہتی تھی اس وقت تمہیں یا کسی اور کو پتہ چلے۔ویسے میں نے تمہیں بھی تمہارے شوہر کے ساتھ بیٹھے دور سے دیکھا تھا تم دونوں کسی بات پر ہنس رہے تھے۔خاصے کیوٹ لگتے ہو تم دونوں!"

یہ بات سن کر جائی یانہ کے گال ایک دم سے لال ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"آپ مجھ سے ملنے یونیورسٹی آئی اور کسی کو شک بھی نہیں ہوا؟"جائی یانہ نے موضوع جلدی سے بدلا۔

"نہیں میں نے پھپھو کو بتایا تھا میں امی کے گھر جا رہی ہوں۔" عزاہ نے اسے آرام بتایا۔

"اور آپ اس وقت کیسے یہاں پہنچ گئیں؟ اگر نمرہ واقعی میں اتنی چالاک ہے تو اسے ڈبل کراس کرنا تو کافی مشکل ہو گا!"

"یہ ایک لمبی کہانی ہے!" عزاہ کی نظروں کے سامنے منظر ابھرا۔

www.novelsclubb.com

(صبح کے اجالے میں سنہری آنکھوں والی لڑکی پورچ میں کھڑی گاڑی کو گھور رہی تھی۔اس کی نظریں گاڑی کے اوپری دھر سے ہوتی ہوئی ٹائر تک پہنچی۔ لڑکی کی سنہری آنکھیں جگمگا گئیں۔

کچھ دیر کے لیے وہ اندر گئی اور پھر دوبارہ پورچ میں واپس آگئی۔ قس کے ہاتھ میں اس دفعہ کیل بھی تھی۔اس نے گاڑی کی پچھلی طرف کے دونوں ٹائروں میں کیل چبھادی۔دونوں ٹائر پنکچر ہو گئے۔

اس کے بعد وہ اندر آئی اور ملازمہ سے نمرہ کا پوچھا۔اس نے بتایا نمرہ صبح صبح ہی باہر چلی گئی تھی۔ سنہری آنکھوں والی لڑکی کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔اس کا پلان کافی اچھے سے بڑھ رہا تھا۔ پھر وہ دبے پاؤں اپنے کمرے میں گئی۔ اس کے کمرے کا دروازہ ڈھلا ہوا تھا۔ لڑکی نے باہر سے ہی ڈھلے ہوئے دروازے

سے جھانکا۔ایک مرد بستر پر لیٹا آرام سے سو رہا تھا۔وہ جانتی تھی وہ مرد رات دیر سے گھر آیا تھا تو ابھی اس کا اٹھنا تھوڑا مشکل ہے۔وہ دبے پاؤں کمرے سے واپس چلی گئی۔

کچھ دیر بعد اس نے ڈرائیور کو بلایا اور اسے گاڑی ٹھیک کروانے کے لیے مکینک کے پاس بھیج دیا۔پھر وہ خود ملازمہ کو ہسپتال جانے کا بتا کر خاموشی سے ٹیکسی پکڑ کر نائلہ کے بتائے ہوئے ایڈریس پر ہاسٹل پہنچ گئی۔)

"پھر کسی دن بتاؤں گی ابھی میرے پاس بالکل بھی وقت نہیں ہے۔ اس وقت میں تمہیں ایک اہم کام بتانے جا رہی ہوں۔"عزاہ کے چہرے سے اب مسکراہٹ جا چکی تھی اس کی جگہ سنجیدگی نے لے لی تھی۔

"میں نے پورے ایک ہفتے نمرہ کے سامنے بے بسی کا ناٹک رچایا ہے اور اس ناٹک کی بدولت اس پر نظر رکھی ہے۔ تمہاری شادی کے دن ہی مجھے پتہ چل گیا تھا عالیہ کو نمرہ اور عالیہ کے شوہر نے قید میں رکھا ہوا تھا۔ اگر مجھے یہ پتہ نہ ہوتا کہ عالیہ ان کی قید میں ہے تو میں شاید اسی دن پھپھو کا گھر چھوڑ کر بھاگ جاتی۔ وہاں رہنا پہلے ہی میرے لیے دوبھر تھا اور نمرہ کی اصلیت جان کر تو ایک پل کے لیے ناممکن لگا مگر عالیہ کے بارے میں سن کر۔۔۔۔!"

اس سے آگے عزاہ کچھ بول نہ پائی۔ اس کی سنہری آنکھوں میں نمی بھر گئی تھیں۔ جائی یانہ کے لیے اس بار بھی نہ چاہتے ہوئے حیرت کا ایک اور جھٹکا تھا۔

****

آریان واقعی میں اپنی بات کا سچا تھا۔وہ اور مسز جہانگیر اس کے کمرے میں نہیں آئے تھے۔پرسوں رات سے اب تک وہ دعاؤں میں ہی لگی ہوئی تھی۔ بیڈ پر بیٹھ کر وہ جانے کب سے اپنے باپ کی صحت یابی کی دعائیں مانگی جا رہی تھی۔

کھانے کی ٹرے ان چھوئی میز پر پڑی تھی۔ حلق سے ایک نوالہ بھی اترنا اس کے لیے مشکل ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے بس ایک ہی فکر لگی ہوئی تھی۔اگر اس کے باپ کو کچھ ہو گیا تو پھر کیا ہو گا؟ وہ تو ایک بار بھی اپنے باپ سے معافی نہیں مانگ پائی تھی۔اگر اس کا باپ اس سے ناراض ہی دنیا سے چلا گیا تو وہ شاید کبھی بھی خود کو معاف نہیں کر پائے گی۔وہ آخر کرے کیا؟!

اسی وقت کمرہ کھلنے کی آواز آئی۔وہ کب سے اسی آواز کا انتظار کر رہی تھی۔وہ فوراً سے بیڈ پر سے اتری اور نووارد کو دیکھنا چاہا۔

آنے والے کو دیکھ کر اس کی سنہری آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

****

"مجھے سمجھ نہیں آرہا آخر تم ہمارے ساتھ کیوں نہیں آرہی ہو زینب؟"

نگینہ آنٹی سر پر ڈوپٹہ اوڑھے صوفے پر بیٹھی تھیں۔ان کے لباس میں کوئی ایک مخصوص رنگ نہیں تھا بلکہ بہت سے رنگوں کا ملاپ تھا۔ان کے پاس ہی شایان بیٹھا ہوا تھا جس کی کمر نگینہ بیگم وقفے وقفے سے سہلا رہی تھیں۔جبکہ زینب سر تانے کھڑی تھی۔اس نے کندھے سے اپنی بیٹی کو لگایا ہوا تھا۔اس نے سفید رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اور نیٹ کا سفید ڈوپٹہ اس کے بالوں کو چھپانے کی ہر ممکن کوشش میں بھی ناکام ہو رہا تھا۔نگینہ بیگم اپنی بہو کی تیکھی نگاہوں سے گھور رہی تھیں۔

"تم چاہتی تھی تم عدت اسی گھر میں گزارو ہم نے یہ بات مان لی مگر تم اسی گھر میں ہمیشہ کے لیے کیوں رہنا چاہتی ہو؟ میرا بڑا بیٹا جب تم لوگوں کا کفیل بننا چاہتا ہے تو تم کو کیا آئی ہے باہر جا کر ہماری عزت کی نیلامی کرنے کی؟" نگینہ بیگم آج بہت تلخ لہجے میں تھیں۔

"یہ ان دونوں کو دیکھ رہی ہیں آپ؟" زینب ان ہی کے انداز میں بولی۔ "یہ جو کچھ بھی کر رہی ہوں نا میں اپنے انہیں دونوں بچوں کے لیے کر رہی ہوں۔ ان کا باپ ضرور مرا ہے مگر ان کی ماں ابھی زندہ ہے اور اس میں اتنی طاقت ہے کہ وہ اپنے بچوں کی روزی روٹی خود کما سکے اور کسی دوسرے پر انحصار نا کرے۔"

www.novelsclubb.com

"وہ کوئی دوسرا نہیں ہے ان بچوں کا تایا ہے۔ وہ ان کا اپنا ہے۔" نگینہ بیگم نے غصے سے زینب بآور کروایا۔

"جی میں اچھے سے جانتی ہوں کہ وہ بچوں کا تایا ہے مگر وہ میرے بچوں کے ساتھ مخلص نہیں ہے۔" زینب نے آج کسی قسم کا بھی کوئی لحاظ نہیں رکھا تھا۔

"زبان سنبھال کر بات کرو لڑکی!" نگینہ بیگم طیش میں اس قدر اونچا بولیں کہ ان کے پاس بیٹھا ننھا شایان سہم کر ان کے پاس سے اٹھ کر اپنی ماں کی ٹانگوں سے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"جی میں زبان سنبھالی رکھوں اور آپ کا بیٹا! وہ میرے شوہر کا پورا بزنس سنبھال چکا ہے۔اس نے میرے اور میرے شوہر کے سارے شیئرز اپنے نام کروا لیے ہیں اور آپ کہتی ہیں میں اپنے بچوں کا مستقبل ایسے دھوکے باز شخص کو دوں!"

"توبی بی تم نے عدت میں بھی اپنے شوہر کے دفتر میں جانا تھا۔ایک تو میرے بیٹے نے تمہارا لحاظ کرتے ہوئے اپنی نوکری چھوڑ کر بھائی کا کاروبار سنبھالا۔ تمہارا اور تمہارے بچوں کا کفیل بننے کا سوچا اور تم ہو میرے بیٹے کو ہی برا بھلا کہے جا رہی ہو۔یہ مت بھولو تم ابھی کھڑی میرے مرے ہوئے بیٹے کے گھر پر ہی ہو اور اگر میں چاہوں تو تمہیں دھکے دے کر نکال سکتی ہوں!"

www.novelsclubb.com

نگینہ بیگم نے گردن اکڑا کر کہا۔ زینب نے اگلے ہی پل ان کی یہ خوش فہمی دور کر دی۔

"کس بیٹے کا مکان؟ یہ گھر تو میرے نام ہے۔"

یہ بات سن کر نگینہ بیگم کو جھٹکا لگا

"تمہارا دماغ تو درست ہے؟"

www.novelsclubb.com

"جی میرا دماغ تو بالکل ٹھیک ہے۔ کیا آپ کے بیٹے نے آپ کو نہیں بتایا کہ وہ یہ گھر میرے نام کر چکا ہے؟" زینب نے اس بار ابرو اٹھا کر تیکھی مسکراہٹ کے ساتھ پوچھا۔

"ناممکن! ایسا ہو ہی نہیں سکتا! میرا بیٹا ایسا کچھ بھی کرنے سے پہلے مجھ سے ضرور پوچھتا۔" نگینہ بیگم نے بے یقینی سے کہا۔

"آپ کے بیٹے نے تو اور بھی بہت کچھ آپ سے پوچھے بغیر کیا ہے۔ لیکن خیر!" زینب نے سنسنی انداز میں بات ادھوری چھوڑی۔ "اب آپ مجھے اس گھر سے تو یقیناً باہر نہیں کر سکتی ہیں۔"

نگینہ بیگم کچھ پل کے گنگ کھڑی رہی پھر ایک دم ان کی نظر زینب کے ساتھ کھڑے شایان پر گئی۔

"تم میرے ساتھ نہیں جا سکتی ہو تو ٹھیک ہے لیکن میں اپنے بیٹے کی نشانی کو تمہارے پاس نہیں چھوڑوں گی۔" نگینہ بیگم نے اب کی بار بازی پلٹتے ہوئے کہا اور اپنی جگہ سے کھڑے ہو کر شایان کو پکڑنا چاہا۔

شایان اپنی دادی کے ارادے بھانپ گیا تھا اسی لیے وہ اپنی ماں کی ٹانگوں سے اور مضبوطی سے لپٹ گیا۔

زینب نے اپنا ایک ہاتھ شایان کی کمر پر رکھا اور غرا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"خبردار جو آپ نے میرے بچے کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا میں بتا رہی ہوں میں آپ کی عمر کا لحاظ نہیں کروں گی۔"

"تو تم کیا سوچتی ہو میں اپنے خون کو تمہارے اور تمہاری منحوس بیٹی کے پاس چھوڑوں گی جو آتے ساتھ ہی اپنے باپ کو کھا گئی!"

اب زینب کی بس ہو گئی تھی۔ وہ قدم قدم چلتی نگینہ بیگم کے پاس آئی اور ان کی آنکھوں میں دیکھا۔ زینب کی سیاہ آنکھوں میں اس قدر سفاکیت دکھائی دے رہی تھی کہ نگینہ بیگم ایک قدم پیچھے ہو گئیں۔

"میری بیٹی کو منحوس مت بولیں۔میں نے کہانا میں بس آپ کی عمر کا لحاظ کر رہی ہوں۔بہتر ہو گا آپ خود ہی میرے گھر سے باہر نکل جایئے کیونکہ اس عمر میں آپ دھکے کھاتی ہوئیں اچھی نہیں لگے گی۔"

"میرا بیٹا ہی دیکھے گا اب تمہیں!"نگینہ بیگم کو اس سے اب خوف آیا تھا۔نگینہ بیگم اس کے سامنے سے ہٹتی ہوئی اپنے کمرے کی جانب بڑھی۔وہ اپنا سامان سمیٹنے جا رہی تھیں۔

"اپنے بیٹے کو میرا پیغام بھی دے دیجئے گا کہ وہ مجھے دیکھنے یہاں نہ ہی آئے ورنہ میرے شوہر کا کاروبار جو میں نے اسے مفت عطیہ کیا ہوا ہے ایسا نہ ہو اسے واپس لینے کا جنون مجھ پر چڑھ جائے۔میرے پاس اس وقت ثبوت اور گواہ دونوں ہیں۔اور قانون یہی دونوں چیزیں مانگتا ہیں۔"

زینب کی آواز نگینہ بیگم کے کمرے تک پہنچ گئی تھی۔

****

"کیسی ہو پیاری دوست؟"

نمرہ کے چہرے پر تپا دینے والی مسکراہٹ تھی۔ وہ قدم قدم چلتی عالیہ کے بالکل سامنے کھڑی ہو گئی۔ عالیہ کے چہرے پر اس وقت بس حیرانگی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا کوئی شخص دوست کو اس قدر دھوکا دے دینے کے بعد بھی یوں ڈھٹائی کے ساتھ اس کے سامنے کھڑا ہو سکتا ہے؟ وہ جانتی تھی نمرہ نے اسے دھوکا دیا تھا مگر اپنا دھوکا کھل جانے کے بعد بھی دھوکے باز کو شرم نہیں آتی ہے؟ نمرہ کو کیا بالکل بھی احساس نہیں تھا وہ دوستی جیسے رشتے کو کس طرح استعمال کر چکی تھی۔

"نمرہ!"

عالیہ نے اسے پکارا۔ آج یہ نام کسی اجنبی کا نام لگتا تھا۔

"ہاں!"

"کیا ہم دونوں کے درمیان اتنے سالوں سے کبھی کچھ نہیں تھا؟"

عالیہ کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگ گئی۔وہ دوست جو اس کے نزدیک بہت بیوقوف تھی آج پتہ چلا تھا وہ کتنی سمجھدار تھی۔اگر ان سب میں کوئی بیوقوف تھا تو وہ بس عالیہ ہی تھی۔

"نہیں تو، ہمارے درمیان ایک بہت انوکھا رشتہ تھا عالیہ!" سیاہ آنکھیں سرد تھی جو سنہری آنکھوں کی نمی کو بھی جما رہی تھی۔"ہم دونوں نے یک طرفہ جذبات سے ایک انوکھا رشتہ بنایا ہے۔"

www.novelsclubb.com

سنہری آنکھیں اب اپنی جگہ جامد تھیں۔

"تم نے اس جذبے میں یک طرفہ محبت ڈالی اور میں نے یک طرفہ نفرت! میں تم سے شروع سے ہی نفرت کرتی آئی ہوں۔"

"تم جب کراچی سے اسلام آباد آئی تب سے؟" عالیہ نے پوچھا۔

"ہاں! جب میں نے تمہارے گھر میں پہلا قدم رکھا تھا اور تمہیں دیکھا تھا تب سے!"

www.novelsclubb.com

"اس کا مطلب ہے عزاہ...!"

"ہاں تم بالکل سہی سوچ رہی ہو۔وہ ہمیشہ سے بالکل سہی تھی۔اگر کوئی بیوقوف تھا تو تم تھی۔"نمرہ نے عالیہ کی بات کاٹی۔اس کے چہرے پر شیطان مسکراہٹ تھی۔

"واقعی میں ان سب میں اگر کوئی بیوقوف تھا تو وہ میں ہی تھی!"

عالیہ نے دھیمے لہجے میں کھلے عام اعتراف کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

"آپ دونوں کے درمیان تو کبھی بنتی نہیں تھی ناں!" جائی یانہ کا اشارہ عزاہ اور عالیہ کے گزشتہ تعلقات پر تھا۔اس کے بولنے پر عزاہ تلخی سے مسکرائی۔

"نہ بننے کا مطلب یہ تھوڑی ہے کہ میں اس سے نفرت کرتی تھی۔ہم دونوں نے بچپن، جوانی ساتھ گزارا ہے۔ہم دونوں کے درمیان ایک وقت میں بہت محبت تھی۔بس ایک لڑائی نے ہم دونوں کو دور کر دیا۔وہ لڑائی جو ہم دونوں کے درمیان ہوئی تھی یا پھر اب اگر میں دیکھوں تو ایسا لگتا ہے یہ لڑائی ہم دونوں کے درمیان کروائی گئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ عزاہ کو غور سے دیکھنے لگ گئی۔آج پہلی بار وہ سچ اس کو بتانے جا رہی تھی۔

وہ وقت اب آ گیا تھا جو دو دلوں کے درمیان چڑھائی بد گمانی کی دیوار کو ایک ساتھ دونوں دلوں سے ہٹانے جا رہا تھا!

کیا تم اس کے لیے تیار ہو؟

****

"یہ اس وقت کی بات ہے جب ہم دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب ہوا کرتے تھے۔"

www.novelsclubb.com

سنہری آنکھوں کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا کہ وہ ماضی کو دوبارہ دیکھ پا رہی ہوں۔

("یہ اس وقت کی بات ہے جب تم دونوں ایک دوسرے کے بہت قریب تھے۔"

سیاہ آنکھوں والی لڑکی کے چہرے پر استہزاء تھا۔اس نے اپنے جملے کے آخری دو الفاظ "قریب تھے" خاصے زور لگا کر کہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس کے سامنے کھڑی سنہری آنکھوں والی لڑکی سیاہ آنکھوں کا طنز بخوبی محسوس کر چکی تھی۔)

"ہمارے درمیان سب کچھ ٹھیک تھا۔ایک پل کے لیے بھی ہم دونوں ایک دوسرے سے جدا نہیں ہو سکتے تھے۔جو بھی کام کرنا ہوتا تھا ہم ساتھ کرتے تھے۔ایک دوسرے سے ہم لوگ ناراض ہو ہی نہیں پاتے تھے۔کوئی بھی ہم دونوں کو دیکھتا تھا تو اسے ہم بہنیں کم دوستیں زیادہ لگتی تھیں۔" یہ باتیں بتاتے ہوئے اس کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ سج گئی تھی۔سنہری آنکھوں والی لڑکی اپنی کہانی بتاتے ہوئے ایک پل کے لیے رکی۔

"لیکن پھر!" مسکراہٹ سمٹ گئی۔

www.novelsclubb.com

("حالات تم دونوں کے درمیان تب خراب ہوئے جب میں، نمرہ عمر تم دونوں کی زندگیوں میں آئی۔"

نمرہ کے لہجے میں ایسا فخر تھا جیسے اس نے اپنے ماضی میں دنیا فتح کی ہو۔)

"پھپھو اور ان کے بچے پہلے کراچی میں رہا کرتے تھے۔ ہم دونوں کو تو اس بات کا علم بھی نہیں تھا کہ ہماری کوئی پھپھو بھی ہے۔ جب میں سات سال کی تھی تب مجھے اور عالیہ کو پتہ چلا تھا اور ساتھ ساتھ یہ بھی کہ ہماری پھپھو کراچی چھوڑ کر اسلام آباد واپس آ رہی ہیں۔ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے! پھپھو کے خاندان کے ساتھ ایک حادثہ ہوا تھا شاید وہ اسی وجہ سے آ رہے تھے۔"

"کیسا حادثہ؟ کیا عمر انکل کی ڈیتھ اس وقت ہو گئی تھی؟" سانولی رنگت والی لڑکی نے درمیان میں سوال داغا۔

"نہیں نہیں! عمر انکل کی ڈیتھ تو بہت پہلے ہی ہو گئی تھی۔ میرے پاس ابھی وقت نہیں ہے اس حادثے کے بارے میں بتانے کا تو اس لیے ابھی تم اس حادثے کو چھوڑو اور اوپری باتیں سنو۔"

("جب وہ بدترین حادثہ ہماری زندگی میں گزرا اور ہم سب کی ذہنی حالت اس قدر خراب ہو گئی کہ اسے ٹھیک کرنا ناممکن ہی لگنے لگا تو میری ماں نے

www.novelsclubb.com

سوچا کیوں نا وہ واپس اپنے اس بھائی کے پاس چلی جائے جو اس سے نفرت کرنے کے باوجود اس کی ایک کال پر اسے بچانے تو آسکتا ہے ناں!"

نمرہ کی مسکراہٹ استہزاء سے تلخ ہو گئی۔)

"مجھے آج بھی اچھے سے وہ دن یاد ہے جب پھپھو اور ان کے بچے پہلی دفعہ ہمارے گھر آئے تھے۔ میں، اماں اور عالیہ ان کے استقبال کے لیے پورچ میں ہی موجود تھے۔ موجود تو تم بھی تھی مگر تم اس وقت اماں کی گود میں تھی اس لیے تمہیں یقیناً کچھ بھی یاد نہیں ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

اور سانولی رنگت والی لڑکی کو واقعی میں یہ بات یاد نہیں تھی۔

"جیسے ہی ان کی گاڑی ہماری پورچ میں رکی تو اماں آگے بڑھیں اور زینب پھپھو کے لیے دروازہ کھولا۔ زینب پھپھو جیسے ہی باہر نکلیں فوراً ہی اماں کے گلے لگ گئیں۔ اس کے بعد ان کا بیٹا شایان نکلا۔ شایان خاصا چڑچڑا اور ناخوش دکھائی دیتا تھا۔ ایسا لگتا تھا وہ یہاں آنا ہی نہیں چاہتا تھا۔ وہ مجھ سے اور عالیہ، ہم دونوں سے تھوڑی بڑی عمر کا تھا۔ ہم دونوں کو اسے دیکھ کر مایوسی ہوئی۔ ہمیں لگتا تھا پھپھو کے بچے شاید ہم جتنے ہی ہونگے اور ہم ان کے ساتھ بآسانی دوستی کر لیں گے۔ شایان تو دکھنے سے ہی خاصا سڑیل لگتا تھا۔ اس لیے ہماری امیدوں پر پانی پھر گیا۔ ہم دونوں مایوس ہو کر جانے لگے تھے کہ تبھی گاڑی کی پچھلی طرف کا دروازہ ایک بار پھر کھلا۔ اس بار جو باہر نکلا اسے دیکھ کر ہم دونوں بہنوں کے چہرے خوشی سے کھل اٹھے۔ ہمیں لگا تھا ہمیں دوست بنانے کے لیے ایک شخص مل گیا ہے۔

www.novelsclubb.com

ہمیں کیا پتہ تھا ہم دوست کے آنے پر نہیں بلکہ آستین کے سانپ کے آنے پر خوش ہو رہے ہیں۔"

سنہری آنکھوں والی لڑکی کے لہجے میں تلخی ہی تلخی تھی۔

("میں نے تمہیں اور عزاہ کو جب پہلی دفعہ پورچ میں ایک ساتھ کھڑا دیکھا تو مجھے تم دونوں پہلی نظر میں ہی بری لگیں۔"

www.novelsclubb.com

سیاہ آنکھوں میں اب نمی بھر رہی تھیں۔)

"ہم دونوں اس کے پاس گئے اور اس سے بات کرنے کی کوشش کی مگر وہ ہم دونوں سے اس وقت بالکل بھی بات نہیں کر رہی تھی۔ ہمیں لگا وہ ہم سے پہلی بار مل رہی ہے اس لیے شاید شرما رہی ہے۔"

("تم دونوں سے میں بالکل بھی بات نہیں کرنا چاہتی تھی مگر میں تمہارے گھر آئی تھی اس لیے تھوڑی دیر بعد تم دونوں کے سوالوں کے جواب مجبوراً دینے پڑے۔")

"وہ لوگ ہمارے گھر بس ایک دن ہی رکیں پھر زینب پھپھو اپنے بچوں کو اپنے گھر لے کر چلی گئیں جو انہوں نے اسلام آباد آنے سے پہلے ہی خرید لیا تھا۔"

("ایک مہینے بعد میری ماں نے تم لوگوں کے ہی اسکول میں مجھے داخل کروادیا۔")

"نمرہ ہماری کلاس میں ہی داخل ہوئی تھی۔ میں نے اور عالیہ نے ہی اس کا تعارف پوری کلاس سے کروایا تھا اور تم جانتی ہو جائی یا نہ وہ پہلے دن کس کے ساتھ بیٹھی تھی؟"

سانولی رنگت والی لڑکی کے پاس اس سوال کا کوئی جواب نہیں تھا۔ سامنے والی کو جواب چاہیے بھی نہیں تھا۔

"وہ عالیہ کے ساتھ بیٹھی تھی۔" وہ ایک پل کے لیے رکی۔ "ہمیشہ سے میں اور عالیہ ساتھ بیٹھتے آئے تھے۔ اس دن بھی میں عالیہ کے ساتھ بیٹھی ہوئی تھی مگر نمرہ نے مجھے یہ کہہ کر اٹھا دیا کہ وہ عالیہ کے ساتھ بیٹھنا چاہتی ہے۔"

"آپ کو برا لگا؟"

"بالکل! مجھے برا لگنا ہی چاہیے تھا۔ میں چھوٹی تھی مگر یہ پہلا موقع تھا جب مجھے کوئی اندر سے کہہ رہا تھا کہ عالیہ اور میرے درمیان اب ایک تیسرا آ گیا ہے۔"

www.novelsclubb.com

("ماموں کے گھر جب میں آئی تھی تب بھی اور اسکول میں بھی میں نے یہ دیکھ لیا تھا تم عزاہ کے مقابلے میں زیادہ بیوقوف ہو۔ تو بس میں نے سوچ لیا کہ تم ہی میری چمچی بنو گی۔ اس دن عزاہ کو تمہارے ساتھ سے اٹھا کر خود تمہارے ساتھ بیٹھنا ایک کھلم کھلا اعلان ہی تھا کہ دو محبت کرنے والی بہنوں کے درمیان میں آ گئی ہوں۔")

"شروع کے ایک ہفتے میں ہی عالیہ کا رویہ میرے ساتھ بدلنا شروع ہو گیا۔ پہلے ہم لوگ ہوم ورک ساتھ کرتے تھے پھر وہ اپنا ہوم ورک اپنے کمرے میں کرنے لگ گئی۔ پہلے میں نے اس سے پوچھا تب تو اس نے کچھ نہیں بتایا اور بات گھما دی مگر ایک دن جب ٹیچر نے اس کی بجائے میرے ہوم ورک کی تعریف کی تو گھر آ کر وہ مجھ پر برسنے لگی۔ کہنے لگی کہ میں نے ٹیچر کی نظروں میں مقام اس لیے بنا لیا ہے کیونکہ پہلے میں اس کے ساتھ ہوم ورک کیا کرتی تھی۔ اب میں عالیہ کے

www.novelsclubb.com

ساتھ رہ رہ کر اس کی پڑھائی کی اسٹریٹیجی دیکھ چکی ہوں اور اپنا ذہن لڑا کر اس سے بہتر کرنے لگ گئی ہوں اس لیے میں ٹیچر کی نظروں میں اچھی بن گئی ہوں اور اسے برا بنا دیا ہے۔اس نے پتہ نہیں اور کیا کیا باتیں کی۔اس کے لہجے میں پہلی دفعہ میرے لیے نفرت تھی۔میں اس قدر شاک میں آ گئی کہ اس کے الزامات کا جواب بھی نہیں دے پائی اور وہ پاگل سمجھ بیٹھی میری چوری پکڑی گئی ہے شاید اسی لیے میں چپ ہوں۔"

("تمہارے دماغ میں عزاہ کے لیے زہر بھرنا میرے لیے کوئی اتنا مشکل کام نہیں تھا۔ تمہیں بس میں ایک بات ہی کہتی تھی اور تم اس پر یقین کر بیٹھتی تھی۔میں نے تو بس اتنا ہی کہا تھا عزاہ اور تم ساتھ بیٹھ کر نہ پڑھا کرو ایسا نہ ہو وہ تمہارا کام کاپی کر کے ٹیچر کی نظروں میں اچھی بن جائے۔ تمہارے دل میں اسی

www.novelsclubb.com

وقت شک بیٹھ گیا اور قسمت دیکھو ٹیچر نے بھی کچھ دنوں بعد عزاہ کے ہوم ورک کو پوری کلاس میں بیسٹ کہہ کر تمہارے شک کو یقین میں بدل دیا۔")

"باتیں یہی پر نہیں رکی۔عالیہ کے دل میں یہ باتیں بھی جڑ پکڑنے لگ گئی تھی کہ اماں مجھ سے زیادہ پیار کرتی ہے۔بابا کا میں جب بھی کوئی کام کرتی ہوں تو وہ بس مجھے ہی شکریہ ادا کرتے ہیں۔اسے نہیں!

اسے لگنے لگ گیا تھا میں اس کا حق کھا رہی ہوں۔میں نے اس کے ماں باپ کو اس سے چھین لیا ہے۔مجھے شروع میں شک ہوا بھی تھا کہ کہیں یہ سب نمرہ تو نہیں اسے سکھا رہی ہے میں نے ایک دن اس کے کمرے میں جا کر یہ بات کی تو۔۔۔"

("وہ میرے کمرے میں مجھے وارن کرنے آئی تھی!"

سیاہ آنکھوں کے سامنے کھڑی سنہری آنکھوں والی لڑکی شاید کسی خواب کے زیر اثر تھی۔ وہ اچانک سے بولی تو سیاہ آنکھوں والی لڑکی کچھ وقت کے لیے خاموش ہوئی۔

"وہ میرے دل سے تمام بدگمانی نکالنے آئی تھی۔ وہ مجھے اپنی صفائی دے رہی تھی مگر میں نے اس کی نہیں سنی۔ باتوں باتوں میں اس نے مجھ سے یہ کہا تھا جب سے تم نمرہ کے ساتھ رہنے لگی ہو مجھے بھولتی جا رہی ہو۔ اس نے بس ایک بات ہی کی تھی مگر میرے جسم میں تو بجلی دوڑ اٹھی!")

"عالیہ نے بہت بد تمیزی سے کہا میں نمرہ اور عالیہ کی دوستی سے جلتی ہوں اس لیے میں ان دونوں کی دوستی تڑوا رہی ہوں۔ میں حاسد ہوں۔ میں نے کلاس میں کسی کو دوست نہیں بنایا ہے اس لیے میں نمرہ اور عالیہ کی دوستی کو برداشت نہیں کر پا رہی ہوں۔"

("مجھے اس وقت یہ سب نہیں کہنا چاہیے تھا۔ مجھے عزاہ کی بات سننی چاہیے تھی۔ وہ مجھے ایک ریمائینڈر دینے آئی تھی مگر میں نے! میں نے کچھ نہیں سنا۔ میں بحری ہو گئی تھی۔ میری بد گمانی نے میرے کانوں پر غلاف چڑھا دیا تھا۔" وہ دونوں کانوں کو تھامے بے یقینی سے کہہ رہی تھی۔ اس کے پاس اب بس پچھتاوا تھا۔)

"میرے پاس بھی عزت نفس تھی۔اس کی بار بار دھتکار میں نہیں سہہ سکتی تھی۔اگر عالیہ مجھ سے تنگ آگئی تھی تو اسے زبردستی محبت یا خون کے رشتے سے جوڑے رکھنا اپنے اور اس کے ساتھ زیادتی تھی۔اس کے بعد ہم دونوں کے درمیان سے محبت بالکل ختم ہو گئی۔میں اور وہ ایک دوسرے سے بس لڑتے ہی رہتے تھے۔پھر وقت کے ساتھ ساتھ ہماری لڑائیاں بھی کم ہونے لگ گئیں۔ہم دونوں اپنی بدگمانی دلوں میں پالنے لگ گئے۔ہم دونوں ایک دوسرے سے دور ہوتے چلے گئے۔ان سب کے بعد جو ہوا نتیجہ تمہارے سامنے ہے۔"

****

www.novelsclubb.com

کمرے کی دیواریں سرد ہو گئیں تھیں۔سیاہ آنکھوں میں استہزاء کے ساتھ نمی تھی جبکہ سنہری آنکھوں میں پچھتاوا تھا۔

"تم نے ہم دونوں کو جدا کر دیا۔ ہم دونوں ایک اچھا وقت ساتھ بتا سکتے تھے۔ تم نے ایسا کیوں کیا نمرہ؟"

عالیہ نے رندھی آواز میں اس سے پوچھا۔ اس کی سنہری آنکھیں جواب طلب تھیں۔

"میں نے۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا جو کچھ کیا۔ جو کچھ کیا تم نے کیا۔ تم دونوں ہمیشہ مجھے احساس دلاتے آئے تھے کہ جتنی محبت تم دونوں میں ہے اتنی محبت میرے اور شایان کے درمیان کبھی نہیں ہو سکتی۔ تم دونوں کو بہت غرور تھا نا اپنی محبت پر، دیکھو جس پر تمہارا رشتہ بدگمانی کی نذر ہوا۔ میں نے تو بس چھوٹی چھوٹی

بدگمانیوں سے تم دونوں کے درمیان پھوٹ پڑوادی۔ کیا تمہارے دل میں اپنی بہن کے لیے ذرا سا بھی بھروسہ نہیں تھا؟ اگر ایک رشتہ کسی دوسرے کی ذرا سی بھی نفرت سے ٹوٹ سکتا ہے نا تو یہ اچھا ہی ہے کہ اسے توڑ دیا جائے۔"

سیاہ آنکھیں اپنے اوپر کوئی بھی الزام لینے سے بری الذمہ تھیں۔

"تم دونوں کے ساتھ جو ہوا بالکل صحیح ہوا۔ اگر زندگی میں پھر کبھی مجھے ایسا کرنے کا دوبارہ موقع ملا تو خوشی خوشی یہ سب دوبارہ کروں گی۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ اور نمرہ ایک دوسرے کے بالکل سامنے کھڑے تھے۔ عالیہ کو نمرہ کی بات صحیح لگ رہی تھی۔ وہ صحیح کہہ رہی تھی نمرہ نے تو کچھ نہیں کیا تھا۔ جو

کچھ ہوا وہ عالیہ کے دل میں پنپتے اس چھوٹے سے شک نے کیا جو نمرہ کے آنے سے پہلے بھی شاید موجود تھا۔ نمرہ نے تو بس شک کو پانی دے دے کر تناور درخت کیا تھا۔

کچھ دیر یونہی بے مقصد کھڑے رہنے کے بعد نمرہ خاموشی سے مڑ کر جانے لگ گئی۔

"میرے بابا کیسے ہیں؟" نمرہ جس نے جانے کے لیے کمرے کا دروازہ کھول لیا تھا۔ اس کے ہاتھ ہوا میں معلق ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

"زندہ ہے تمہارا باپ! حالانکہ جتنا ذلیل وہ ہوا ہے اسے زندہ تو رہنا نہیں چاہیے تھا۔" بغیر مڑے نم آواز میں کہتی نمرہ دروازہ سے کمرے سے غائب ہو گئی۔

اب پیچھے عالیہ رہ گئی تھی اور اس کا افسوس!

****

www.novelsclubb.com

ہاسٹل کی جانب بڑھو تو اس کے کمرے میں بہت خاموشی تھی۔ جائی یانہ اور عزاہ کچھ پل کے لیے خاموش ہو گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد جب عزاہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوئی تو جائی یانہ بھی اس کے ساتھ کھڑی ہو گئی۔

"یہاں آنے کا مقصد بس اتنا ہے کہ تم زید سے عالیہ کے شوہر کی تمام تفصیلات نکالو۔ جہاں تک مجھے پتہ چل پایا ہے وہ تو یہ ہے عالیہ کو انہوں نے کسی کچی بستی میں قید کیا ہوا ہے جو بہت پسماندہ ہے لیکن تم جانتی ہو ایسے علاقے بہت سارے ہیں اس لیے ہمیں زید سے معلومات نکلوانی ہو گی۔ ایک دفعہ عالیہ کو ہم نکال لیں پھر نمرہ کا پورا ڈرامہ میں شایان کے سامنے ایکس پوز کر دوں گی۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ کے قدم اب باہر کی جانب بڑھ رہے تھے۔

"زید سے تو میں معلومات نکلوالوں گی مگر آپ مجھے بتائیں شایان بھائی نے آپ کو مارا ہے؟"

اس کے اس قدر سیدھے انداز میں بولنے پر عزاہ ایک پل کے لیے گڑبڑا گئی۔

"تمہیں اس سے مطلب نہیں ہونا چاہیے!" عزاہ نے اس بار قطع تعلقی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اپنی جگہ پر رک گئی۔ عزاہ بھی اسے یوں کھڑا دیکھ کر رک گئی۔ وہ دونوں ہاسٹل کے صدر دروازے کے عین سامنے تھے۔

"آپ کیوں یہ ظلم برداشت کر رہی ہیں؟" جائی یانہ نے دکھ سے پوچھا۔

"دیکھو مجھے عالیہ کو نمرہ کے چنگل سے نکالنا ہے اور ویسے بھی اگر عالیہ کا معاملہ نہ بھی ہوتا تو بھی میں شایان کے مارنے پر ایسا ہی ری ایکشن دیتی میں شایان سے محبت کرتی ہوں۔ اس نے مجھے پہلی دفعہ ہی مارا ہے اور وہ بھی اس لیے کیونکہ وہ مجھ سے بدگمان تھا۔ کسی بھی مرد کو جب پتہ چلے گا اس کی بیوی اسے دھوکا دے رہی ہے تو وہ یہی ری ایکشن دیتا ہے بلکہ اس سے بھی شدید! شایان نے تو پھر میرے ساتھ زیادہ برا نہیں کیا ہے۔ میں اس سے تعلق کو جوڑے رکھنا چاہتی ہوں اس لیے اس کی طرف سے تھوڑی بہت زیادتی پر صبر تو میں کر ہی سکتی ہوں۔"

"بجو یہ صبر نہیں ہے۔یہ ظلم ہے جو آپ خود کے ساتھ کر رہی ہیں۔ اگر اس وقت آپ شایان بھائی کو نہیں چھوڑنا چاہتی ہیں تو بھی آپ کو تھوڑی سی ہمت دکھا کر ان سے بات کرنی پڑے گی ورنہ آپ تو اماں کا بھی برا ورژن بن جائیں گی۔"

"تم ان سب باتوں کو چھوڑ دو جائی یا نہ اور میں نے جو کام دیا ہے اسے کرو۔"

عزاہ اب دوبارہ چلنے لگ گئی۔جائی یا نہ چاہتے ہوئے بھی خاموش ہو گئی اور اس کے ساتھ قدم ملانے لگ گئی۔

جب عزاہ ہاسٹل کے باہر کھڑے ہو کر رکشہ روکنے کے لیے کھڑی ہوئی تو جائی یانہ بولی۔

"میں بابا سے ملنے ہسپتال آنا چاہتی ہوں۔"

"میں نے تمہیں بتایا ہے ناں وہ ٹھیک ہیں۔" عزاہ نہیں چاہتی تھی جائی یانہ ہسپتال جائے۔

www.novelsclubb.com

"پھر بھی میں ایک نظر انہیں دیکھنا چاہتی ہوں۔" جائی یانہ بضد تھی۔

عزاہ نے مڑ کر جائی یانہ کو دیکھا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

"دیکھو جائی یانہ! میں تمہیں بابا سے ملنے پر منع نہیں کر رہی ہوں لیکن تم خود بتاؤ تم ہسپتال جب بابا سے ملنے آؤ گی تو سب یہی پوچھیں گے تمہیں کیسے پتہ چلا اور تم لاکھ چھپا لو کسی نا کسی کو مجھ پر شک ہو گا ہی اور ابھی نمرہ تمہیں بالکل بھلائے ہوئے ہے اگر تم دوبارہ منظر عام پر آ گئی تو ایک بار پھر وہ لوگ تمہارے خلاف سازشیں کرنا شروع کر دیں گے۔عالیہ کو میں نہیں نکال سکتی کیونکہ میں نمرہ کی نظروں کے بالکل سامنے رہتی ہوں مگر تم!"

وہ ایک پل کے لیے ٹھہری۔

www.novelsclubb.com

"تم اسے بآسانی نکال سکتی ہو۔ تمہارے اوپر ان کی اتنی نگرانی نہیں ہے۔"

جائی یانہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلا دیا۔

اسی وقت رکشہ عزاہ کے سامنے رک گیا۔ عزاہ نے چہرے کا رخ موڑ کر رکشے والے کی جانب کر لیا اور اسے ہسپتال کا ایڈریس سمجھانے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

سورج اب پوری رفتار سے صبح کی انتہا تک پہنچ کر اب زوال کی جانب رواں دواں تھا۔

****

یہ منظر ایک اسکول کے گراؤنڈ کا ہے۔موسم سرما کی دوپہر میں سورج کی دھوپ انسانی جسم کے لیے راحت کا سامان لیے ہوئے تھی۔

اس گراؤنڈ کے بالکل اختتام اور اسکول کے گیٹ کے بالکل پاس ایک عورت گود میں بچی لیے کھڑی ہوئی تھی۔اس عورت نے کریم کلر کی پرنٹڈ لینن کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی۔اس نے اپنے کندھوں پر شال بھی ڈالی ہوئی تھی جو شدید سردی سے بچاؤ کا کام کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

گود میں موجود بچی نے بھی موسم کے حساب سے گرم کپڑے پہنے ہوئے تھے۔وہ بچی کبھی اپنی ماں کے چہرے پر ہاتھ مار رہی تھی تو کبھی اپنی ٹانگیں ہلا رہی تھی۔

ماں بچی کی حرکتوں سے بے نیاز گراؤنڈ کو دیکھ رہی تھی جس میں اس وقت اکادکا بچے ہی دکھائی دے رہے تھے۔عورت نے اپنے کلائی میں جکڑی گھڑی کو دیکھا جو ڈیڑھ بجا رہی تھی۔

عورت نے وقت دیکھنے کے بعد ایک گہری سانس خارج کی۔اسی وقت زوردار گھنٹی بجی جو سننے والے کے کانوں میں بری طرح خلل ڈال رہی تھی۔اس کے اگلے ہی پل بچوں کا شور اٹھا اور وہ گراؤنڈ جس میں بچے نہ ہونے کے برابر تھے اب ہر عمر کا بچہ وہاں پر دکھائی دے رہا تھا۔

عورت ان ہی بچوں میں سے ایک بچے کو تلاش کرنے لگ گئی۔ کچھ دیر بعد اس کی نظر ایک بچے پر پڑی۔ اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

وہ بچہ دور سے ہاتھ ہلاتا ہوا اپنی ماں کی جانب بڑھ رہا تھا۔ جب بچہ ماں کے بالکل پاس آ گیا تو ماں گھٹنوں کے بل نیچے بیٹھ گئی اور ایک ہاتھ سامنے پھیلا لیا۔ بچہ بھاگتا ہوا ماں کے سینے سے چمٹ گیا۔

"کیسا گیا آج کا دن شایان؟" زینب نے شایان کو الگ کرتے ہوئے پوچھا۔

"بہت اچھا!" شایان نے ہنستے ہوئے کہا۔ زینب نے ایک پل کے لیے اپنے بیٹے کے چہرے کو دیکھا۔ بچپن کی معصومیت سے بھرپور یہ چہرہ ہر ایک کو بہت پیارا لگتا تھا۔ اس کی سیاہ آنکھوں میں ایک الگ ہی جوش اور چمک دکھائی دے رہی تھی۔ زینب کھڑی ہو گئی اور شایان کے کندھے سے بیگ اتروا کر اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔

وہ تینوں اسکول سے باہر نکل آئے۔ شایان اپنے آج کے دن کا پورا احوال سنا رہا تھا جبکہ زینب خاموش مسکراہٹ کے ساتھ سب کچھ سنے جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اسکول سے بس کچھ ہی دور وہ تینوں سفید رنگ کی چھوٹی سی کار کے پاس آ گئے زینب نے کار کا لاک کھولا اور پیچھے کی سیٹ پر نمرہ کو بیلٹ پہنا کر انہوں

نے بٹھا دیا اور پھر وہ آگے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ شایان کب کا فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔

زینب نے کار کا انجن اسٹارٹ کیا اور گاڑی آہستہ رفتار میں آگے بڑھا دی۔

وہ لوگ گھر کی جانب ہی جا رہے تھے جب زینب کے موبائل پر کال آئی۔ سڑک پر نظر جمائے زینب نے کال اٹینڈ کر لی اور ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے موبائل کو کان پر لے گئی۔

www.novelsclubb.com

"اسلام علیکم! زینب بات کر رہی ہوں۔" اب اس کا انداز بالکل پروفیشنل ہو گیا تھا۔

دوسری طرف کی بات سن کر اس نے سر ہلاتے ہوئے کہا۔

"آپ اپنے ایونٹس کی ڈیٹیلز مجھے سینڈ کر دیں۔ ڈیٹیلز دیکھنے کے بعد ہی میں اپنے چارجز آپ کو بتا پاؤں گی۔" شایان اپنی ماں کو بالکل خاموشی سے بات کرتا دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

زینب عمر کی موت کے بعد سے ایک پروفیشنل فوٹو گرافر بن گئی تھی۔ وہ شادی بیاہ اور اسی قسم کے فیملی فنکشن کور کرتی تھی۔

عمر کی موت کے بعد سے اس کا عمر اور اپنے دونوں کے خاندان سے تعلق ٹوٹ چکا تھا۔ سب لوگ اس کو خود سر کہہ کر برا بھلا کہتے تھے مگر زینب جانتی تھی یہ کوئی خود سری نہیں ہے۔ اس نے جو کچھ بھی کیا اپنے بچوں کے لیے کیا۔ عمر کے بھائی کی اصلیت اس نے عدت کے دوران ہی دیکھ لی تھی اور اپنے بھائی کے گھر پناہ لینا بچوں کی زندگی تباہ کرنے کے مترادف تھا۔

اس نے تھوڑی سی ہٹ دھرمی دکھا کر یہاں رکنے کا جو فیصلہ کیا تھا ان دو سالوں نے اسے بہت اچھا ثابت کیا تھا۔ شایان اور نمرہ ابھی بہت چھوٹے تھے اس لیے باپ کی کمی کو وہ اتنا محسوس نہیں کر پاتے تھے۔ بڑے ہونے کے بعد انہیں عادت ہو ہی جانی تھی۔

اس کی جاب سے اس کا گزر بسر بہت اچھا ہوتا تھا۔اس نے کچھ مہینے پہلے ہی ایک سیکنڈ ہینڈ پرانے ماڈل کی چھوٹی سی کار بھی خرید لی تھی۔زندگی کی ڈگر معمول کے مطابق آگئی تھی۔

اشفاق کے گھر کی اگر اسے کچھ خبر تھی تو وہ بس اتنی ہی تھی کہ کچھ عرصہ بے اولاد رہنے کے بعد اب اشفاق کی دو بیٹیاں ہو گئیں تھیں۔ایک نمرہ سے کچھ مہینے بڑی تھی تو دوسری نمرہ سے کچھ مہینے چھوٹی تھی۔اشفاق کی دونوں بیٹیوں کے درمیان بس ایک سال کا ہی فرق تھا اور بس!

www.novelsclubb.com

اس سے زیادہ وہ کچھ نہیں جانتی تھی اور نہ ہی جاننا چاہتی تھی۔اس کے لیے اس کے بچے ہی بہت تھے۔وہ ان کے ساتھ ہی ہنسی خوشی زندگی گزار رہی تھی۔

زینب کی زندگی میں ٹھہراؤ آ گیا تھا لیکن ٹھہراؤ زیادہ عرصے کے نہیں ہوتے ہیں۔ بہت جلد زندگی ایسے موڑ پر مڑتی ہے کہ ایک پل کو منزل لاپتہ ہو جاتی ہے۔

ایسا ہی ایک موڑ زینب کی زندگی میں آنا باقی تھا جو زینب کے ساتھ ساتھ اس کے بچوں کو بھی اندھیرے کنویں میں گرا دینے والا تھا۔ وہ دونوں بچے اپنی زندگی اسی چوٹ پر گزار دینے والے تھے جو وقت نے انہیں چھوٹی عمر میں دینی تھی۔

www.novelsclubb.com

****

"امی جان! امی جان!"

نمرہ گھر کی راہداریوں سے گزرتی ایک ایک کمرے میں جھانک رہی تھی۔اسے مسز جہانگیر کہیں دکھائی نہیں دے رہی تھیں۔ نمرہ جب اس گھر میں آئی تھی تو سیدھا عالیہ کے کمرے میں گھس گئی تھی۔وہ اب واپس جانے والی تھی مگر مسز جہانگیر سے ملے بغیر تو وہ نہیں جا سکتی تھی ناں!

www.novelsclubb.com

"امی جان!"

"ادھر ہوں!" اس بار نمرہ کی صداؤں کا جواب آیا تھا۔ نمرہ نے آواز کا تعاقب کیا تو وہ دوسری منزل کے بالکل کونے میں بنے کمرے کی طرف سے آئی تھی۔ نمرہ سیدھا کمرے میں داخل ہو گئی۔ وہ جیسے ہی کمرے میں داخل ہوئی اس نے ایک زوردار چیخ ماری۔

اس نے ادھر ادھر دیکھا تو وہ اس وقت ایک اسٹور روم میں تھی۔ ادھر جگہ جگہ سامان پڑا تھا مگر مسز جہانگیر اسے وہاں دکھائی نہیں دی۔

"امی جان!" اس بار نمرہ کی آواز کافی دھیمی اور محتاط سنائی دی تھی۔

"آجاؤ نمرہ!" آواز اسے بڑے بڑے ڈبوں کے پیچھے سے آئی تھی۔

نمرہ اپنے بیگ کے اسٹریپ پر دونوں ہاتھ جمائے قدم قدم آگے بڑھی تو اسے مسز جہانگیر ایک پرانی الماری کو بند کرتی دکھائی دیں۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہے امی جان؟" نمرہ نے ان سے پوچھا۔

"کچھ نہیں بس کچھ فالتو سامان یہاں رکھنا تھا۔" مسز جہانگیر نے الماری پر تالا لگاتے ہوئے لاپرواانداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"تو یہ آپ ملازموں کو کہہ دیتیں! یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی ویسے بھی آریان نے مجھے آپ کی طبیعت کا بتایا تھا! اب آپ ٹھیک ہیں؟"

آخری بات نمرہ نے کافی فکر مند لہجے سے پوچھی۔

"ہاں ٹھیک ہوں!" مسز جہانگیر نے نمرہ کی باتوں پر مختصر سا جواب دیا۔

"چلو باہر چلتے ہیں۔" مسز جہانگیر نے کہا اور آگے بڑھ گئیں۔ نمرہ بھی ان کے پیچھے ان کے قدموں کی تقلید کرنا چاہتی تھی لیکن تبھی اسے ایک ادھ کھلے صندوق میں سے ایک چیز چمکتی دکھائی دی۔

www.novelsclubb.com

اس کے قدم بے اختیار صندوق کی طرف بڑھیں۔اس نے صندوق سے ہاتھ مار کر وہ چیز نکالی تو وہ ایک فوٹو فریم تھا۔اس پر تصویر بھی لگی ہوئی تھی۔

فوٹو کو دیکھتے ہی اس نے مسز جہانگیر کو آواز دی۔

"امی جان!"

"ہاں!" مسز جہانگیر نے جب مڑ کر اسے دیکھا تو یکدم ان کے چہرے کے تاثرات تن گئے۔وہ جلدی سے نمرہ کے پاس آئی اور تصویر دیکھی۔تصویر دیکھ کر انہوں نے سکھ کا سانس بھرا۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپ اور ماما ہیں نا؟" نمرہ کی نگاہیں ابھی تک تصویر پر تھی۔ وہ مسز جہانگیر کے چہرے کے اتار چڑھاؤ سے بالکل انجان تھی۔

تصویر میں اگر جھانکو تو دو لڑکیاں سفید وردی میں ملبوس گھاس کے میدان پر بیٹھی ہوئی تھیں۔ دونوں کی نگاہیں کیمرے کی جانب تھیں۔ پہلی لڑکی نے ساتھ بیٹھی سیاہ آنکھوں والی لڑکی کے کندھے پر ہاتھ رکھا ہوا تھا جبکہ سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے اپنی دو انگلیوں سے وکٹری کا وی بنایا ہوا تھا۔

"ہاں! یہ ہم دونوں کی ہی ہے۔" مسز جہانگیر نے کھوئے ہوئے لہجے میں کہا۔ ان کی نگاہیں بھلے ہی تصویر پر تھی مگر ایسا لگتا تھا وہ ماضی دیکھ رہی تھیں۔

کچھ دیر بعد جب انہوں نے خود کو سنبھال لیا تو نرمی سے نمرہ کے ہاتھ سے تصویر کھینچی۔

"چلو باہر چلتے ہیں۔" انہوں نے فوٹو فریم صندوق کے اندر پھینکنے والے انداز میں ڈالا اور باہر چلی گئیں۔ نمرہ نے ایک نظر صندوق پر ڈالی اور پھر وہ بھی خاموشی سے باہر چلی گئی۔

****

www.novelsclubb.com

ہسپتال کی راہداریوں کو پار کرتے ہوئے آخر کار اسے اپنا مطلوبہ کمرہ مل ہی گیا۔ اس نے دروازہ کھولا تو اسے زینب صوفے پر لیٹی آرام کرتی دکھائی دی۔

زینب نے جب دروازہ کھلنے کی آواز سنی تو ہڑبڑاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی لیکن جب عزاہ کو دیکھا تو ان کے کندھے ڈھیلے پڑ گئے۔ وہ آرام سے صوفے پر ٹیک لگا کر بیٹھ گئیں۔

"کب سے تمہارا انتظار کر رہی تھی، اتنی لیٹ کیسے ہو گئی؟" پھپھو نے بہت ہلکے پھلکے لہجے میں پوچھا لیکن پھر بھی عزاہ کے دل کی بیٹ مس کر گئی۔

"وہ گاڑی کا ٹائر پنکچر ہو گیا تھا۔ ٹیکسی منگوائی تو وہ بھی بیچ راستے میں خراب ہو گئی۔ پہلے تو ٹیکسی ڈرائیور خود ہی اپنی کاروائی ڈالتا رہا لیکن جب اسے پتہ چل گیا یہ اس کے بس کا کام نہیں ہے تو وہ مجھے وہی چھوڑ کر اپنی ٹیکسی لے کر چلا گیا۔ بڑی مشکل سے دوسری ٹیکسی ملی۔"

عزاہ نے بہت ہلکے پھلکے لہجے میں کہا۔وہ قدم قدم چلتی کمرے کے عین وسط میں رکھے بیڈ کے پاس آئی جس پر اشفاق لیٹے ہوئے تھے۔اس نے ان کے ماتھے پر ہاتھ رکھا۔

"ڈاکٹر ان کو دوائی دے کر گئے ہیں۔اسی لیے گہری نیند سو رہے ہیں۔ بھائی جس ذہنی تناؤ سے گزر رہے ہیں ڈاکٹر نے کہا ہے ابھی نیند ہی ان کے لیے بہتر ہے۔"

www.novelsclubb.com

زینب نے اس کے پوچھنے سے پہلے ہی ساری بات بتادی۔

اشفاق کو ہوش کل ہی آ گیا تھا مگر کاروبار ہاتھ سے جانے کا دکھ اور آفس سے اتنی بے عزتی سے نکالے جانے کا صدمہ انہیں بھول نہیں پا رہا تھا۔ وہ اگر ہوش میں ہوتے تو کسی کو بھی کمرے میں رکنے نہیں دے رہے تھے۔ انہیں لگ رہا تھا سب یہاں ان کی بے بسی کا تماشا دیکھنے آئے ہیں۔ وہ اس وقت جس ذہنی حالت سے گزر رہے تھے اسی کے پیش نظر سب ان سے بات کرنے میں کترا رہے تھے۔

"اماں کہاں ہے؟" عزاہ اب زینب کے ساتھ آ کر ہی بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"گھر گئی ہے تمہارے بابا اور ہمارے لیے کھانا لینے۔"

"اچھا!" عزاہ اب بالکل خاموش ہو گئی تھی۔ بات کرنے کے لیے سب کچھ ختم ہو گیا تھا۔

****

"تم ٹھیک ہو، جائی یا نہ؟"

سنگل صوفے پر بیٹھی نائلہ بہت غور سے سامنے بیٹھی اپنی دوست کو دیکھ رہی تھی جو بظاہر دو بچوں کو پڑھاتی کھائی دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں مجھے کیا ہونا ہے؟" جائی یانہ نے مصروف لہجے میں کہا۔اس کی نظر اپنی گود میں رکھی کتاب پر تھی جب کہ اس کے ساتھ بیٹھے دونوں بچے پینسل سے نوٹ بک پر کچھ لکھ رہے تھے۔دونوں ہی لڑکے تھے۔ایک کی عمر دس سال جبکہ دوسرے کی عمر بارہ سال تھی۔ان دونوں بچوں کو نظر انداز کرتے ہوئے نائلہ نے دوبارہ جائی یانہ سے سوال کیا۔

"تمہیں کچھ تو ہوا ہے، آج تم خاصی پریشان دکھائی دے رہی ہو۔"
نائلہ خاصی باریک بینی سے جائی یانہ کا مطالعہ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں پریشان تو میں ہوں۔" جائی یانہ نے اس کی بات کی تصدیق کر دی۔

"کیوں؟"

"وہ میں ابھی تمہیں نہیں بتا سکتی نائلہ۔آئی ہوپ تم مجھے سمجھو گی۔"

جائی یانہ نے اب کی بار نظریں اٹھا کر نائلہ کو دیکھا۔

"تم فکر نہ کرو۔ تمہیں جب سہولت ہو بتا دینا۔"

www.novelsclubb.com

"شکریہ!"

اس کے بعد نائلہ نے بات بدل دی۔

"تم اور زید آج یونیورسٹی کیوں نہیں آئے؟"

"زید کو تو اس کے دوکان کے مالک نے بلا لیا ہے۔اس کی چھٹیاں اب ختم ہو گئی ہے اور میں اس لیے نہیں آپائی کیونکہ عزاہ بجو ملنے آئی تھیں۔" بات بتاتے ہوئے وہ اپنی پوری توجہ کتاب پر لکھے الفاظ پر دینا چاہتی تھی۔

"اچھا! تمہاری بہن یونیورسٹی بھی آئی تھی کچھ دنوں پہلے، میں چاہتی تھی تمہیں بتادوں مگر انہوں نے منع کر دیا۔انہوں نے کہا پہلے وہ خود تم سے مل کر بات کرنا چاہتی ہیں۔جب وہ تم سے مل لیں گی اس کے بعد میں یہ بات تمہیں بتا سکتی ہوں۔"

"ہنہہ!" کے نائلہ کی اتنی لمبی وضاحت پر جائی یانہ نے ہنکارا بھرا۔

اس سے پہلے نائلہ کچھ اور کہہ پاتی، کمرے سے باہر ایک زنانہ آواز کمرے میں بیٹھے تمام نفوس کے کانوں سے ٹکرائی۔

"نائلہ!"

www.novelsclubb.com

"آتی ہوں، بھابھی!" کہہ کر نائلہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

پیچھے جائی یا نہ کتاب پر نظریں جمائے بظاہر اپنا دھیان کتاب پر ہی دکھا رہی تھی لیکن نہیں! کتاب کے ساتھ ساتھ اس کا دماغ ہزاروں باتوں میں الجھا ہوا تھا۔ پھر یکدم اس نے ایک فیصلہ لیا۔ اپنا موبائل بیگ میں سے نکال کر اس نے جلدی سے اس کی اسکرین پر انگلیاں چلانی شروع کر دی۔

اس کے بعد موبائل اپنے کانوں تک لے گئی۔ دو تین سیکنڈ بعد ایک مردانہ آواز اس کے کانوں میں گونجی۔

"خیریت، اس وقت کال کی؟"

"ہاں پوچھنا تھا دوکان کے بعد تم مصروف تو نہیں ہو نا؟"

"نہیں، میں بالکل فارغ ہوں۔ ویسے آپ کیوں پوچھ رہی ہیں؟"

"پرفیکٹ، رات کو تم مجھ سے مل سکتے ہو؟"

"جی، اگر زیادہ ضروری بات کرنی ہے تو ٹیوشن شینٹر کے بعد جب میں آپ کو لینے آ۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"زید تم دکان پر ہی رہنا۔ مجھے لینے مت آنا۔ تم بھلے مجھے یونیورسٹی چھوڑ دیا کرو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے مگر تم یوں بار بار کام کے دوران مجھے پک

اینڈ ڈراپ کیا کرو گے تو یقیناً تمہارے مالک کو اعتراض ہو گا۔ پلیز میری بات مان جاؤ۔"

"لیکن!"

"لیکن ویکن کچھ نہیں۔ باقی باتیں ہم ساڑھے آٹھ بجے کریں گے جب تم مجھے ہاسٹل سے لینے آؤ گے۔ خدا حافظ!"

یہ کہہ کر جائی یانہ نے کال کاٹ دی اور موبائل بیگ میں رکھ دیا۔ ابھی وہ مزید کچھ کرتی اس سے پہلے ہی اسے کسی نے بلایا۔

www.novelsclubb.com

"مس جائی یانہ!"

بڑے لڑکے نے جائی یانہ کو بلایا۔

"جی؟" جائی یانہ نے اس سے سنجیدگی سے پوچھا۔

"یہ اس سوال کا کیا حل ہے، ذرا آپ سمجھایے گا۔" اس نے نوٹ بک پر ایک پریشان نگاہ ڈالی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ادھر دکھاؤ۔" جائی یانہ نے ہاتھ بڑھا کر اس سے پینسل اور نوٹ بک مانگی۔ اس نے اسے نوٹ بک دے دی۔

اب وہ دونوں سوال کو حل کرنے میں لگے ہوئے تھے۔

****

سورج کا سفر کہاں تک پہنچا تھا دیواروں میں قید اس شخص کو کوئی اندازہ نہیں تھا۔ کمرے کی دیواریں اپنے قیدی کو زمین پر بے بسی سے بیٹھا دیکھ رہی تھیں۔ سنہری آنکھوں والی اس قیدی کے آنسو لکیر کی مانند بہے جا رہے تھے۔ کیا کچھ نہیں تھا ان آنسوؤں میں!

www.novelsclubb.com

دکھ، رنجش، دھوکا، ملال، پچھتاوا اور ہر وہ جذبہ جو بندے کو اداس کرنے کے لیے بنایا گیا ہو۔

اس نے ساری عمر ایک غیر کو اپنی سگی بہن پر فوقیت دی اور اس کو آخر میں کیا ملا؟ کچھ بھی تو نہیں!

اس کے دل میں ان چھوٹی چھوٹی بدگمانیوں سے نفرت کی ایسی دیوار بنا دی گئی تھی کہ اس کے لیے دوسری پار جھانکنا بھی مشکل تھا۔ شاید اتنا بھی مشکل نہ ہوتا اگر وہ جھانکنے کی کوشش کرتی!

www.novelsclubb.com

کسی رشتے سے بد ظن یا اس کے ٹوٹنے میں ہر دفعہ کوئی بڑی وجہ نہیں ہوتی ہے۔ بعض اوقات نفرت قطرہ قطرہ کسی کے انسان کے دل میں گھر کرتی ہے۔ایک چھوٹی سی بات جو بظاہر معمولی دکھائی دیتی ہے بعض اوقات وہی چھوٹی باتیں دو دلوں کو الگ کر دیتی ہے۔ کمال نبھانے والے کا ہوتا ہے۔ اگر کسی نے ساتھ نبھانا ہو تو ساری دنیا اگر کسی شخص کے خلاف ہو گی تو بھی نبھانے والا ساتھ دے گا اور کسی نے ہاتھ چھڑوانا ہو تو بندہ اس کے پیروں پر ہی کیوں نہ گر جائے، سوائے ذلت کے کچھ نہیں ملے گا۔

وہ بچپن تھا اس میں عالیہ نے اتنی بچکانہ باتوں پر یقین کر لیا تھا۔ وقت نے ان باتوں پر یقین کا غلاف مزید پختہ کر ڈالا تھا۔اس نے کبھی فرصت سے اپنے اور عزاہ کے تعلقات کے بارے میں سوچا ہی نہیں تھا۔اس نے سوچا ہی نہیں تھا نمرہ کا اصل چہرہ کبھی اتنا بھیانک ہو گا۔اس نے سوچا ہی نہیں تھا اس کی بہن اس

www.novelsclubb.com

قدر بے قصور ہو گی۔اس نے شاید خود تو کبھی سوچا ہی نہیں تھا بس ہر دفعہ نمرہ کی سوچوں پر ہی عمل کرتی آئی تھی۔اس نے کبھی اپنی سوچ کا استعمال کرنے کی ضرورت ہی محسوس نہیں کی تھی۔یہ انکشاف اس کے لیے بہت کڑا تھا۔

بظاہر بیوقوف دکھائی دیتی اس کی دوست کتنا کچھ کر چکی تھی اور کتنا کچھ کرنے والی تھی،وہ عالیہ جیسی بیوقوف لڑکی کی سوچ سے بالا تر تھا۔وہ آج مکمل طور پر ہار گئی تھی۔آج پہلی دفعہ اس کا اس قید میں دم نہیں گھٹ رہا تھا۔

تاریخ گواہ ہے جب جب کسی بہت اپنے نے بے وفائی کی ہے،انسان جیتی ہوئی جنگیں بھی میدان جنگ سے ہار کر آتا ہے۔

عالیہ نے اپنے پیر سمیٹ کر گھٹنے سینے سے لگائے۔ پھر ایک بار اس نے اپنا دل ٹٹولا۔ وہ حیران ہو گئی جو نفرت سالوں سے عزاہ کے لیے دل میں پنپ رہی تھی اب وہ کہیں بھی نہیں تھی۔ بد گمانی دور ہونے سے کیا نفرتیں پل بھر میں غائب ہو جاتی ہیں؟ لیکن!

اس کے دل میں بھلے نفرت نہیں تھی مگر پچھتاوا! وہ اس وقت پورے دل پر تسلط جمائے ہوئے تھے۔

آج اس نے سارا دن اپنی بہن سے جدائی کا غم منانا تھا۔

****

آئینے کے سامنے کھڑی وہ اپنے بالوں کو پونی میں باندھ رہی تھی جب دروازہ کھول کر جے ٹی کمرے میں داخل ہوئی۔

اس نے پہلے آئینے کے سامنے کھڑی جائی یانہ کو دیکھا پھر دیوار پر لگی گھڑی کو۔

آٹھ بج کر ایک منٹ ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم کہیں جا رہی ہو؟" جے ٹی ہلکے پھلکے لہجے میں بولتی ہوئی اپنے بیڈ پر دھرام سے گر گئی۔

"ہاں! زید کے ساتھ باہر جا رہی ہوں۔" جائی یانہ نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا جبکہ جے ٹی جو بیڈ پر لیٹ گئی تھی فوراً سے کھڑی ہوئی۔

"اس حلیے میں؟!" جے ٹی نے کافی تنقیدی نظروں سے اسے گھورا۔

"کیوں میرے حلیے میں کیا خرابی ہے، صحیح تو ہے!" جائی یانہ کے لہجے میں اعتماد تھا البتہ وہ خود کو دیکھ رہی تھی آیا کسی چیز میں کوئی خرابی تو نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

"تمہارا حلیہ عام روٹین کے لیے تو بالکل صحیح ہے مگر اپنے شوہر کے ساتھ باہر جانے کے لیے بالکل بھی فٹ نہیں ہے۔" وہ اب بیڈ پر سے اٹھ گئی تھی۔

"میں اپنے شوہر کے ساتھ گھومنے نہیں جا رہی ہوں میں تو بس یونہی۔۔"

"جا تو پھر بھی شوہر کے ساتھ ہی رہی ہو نا۔" جے ٹی نے جائی یانہ کی بات کاٹی۔

اس کے بعد وہ اٹھی اور الماری کے پاس جا کر اپنے کپڑے ادھر ادھر کرنے لگ گئی۔ پھر اس نے لال رنگ کی ایک فارمل سی قمیض نکالی اور جائی یانہ کے پاس آئی۔

"یہ لو یہ پہن کر جاؤ۔"اس نے جیسے ہی جائی یانہ کے پاس ہینگر میں لٹکا لباس بڑھایا جائی یانہ ہاتھ اٹھا کر منع کرنے لگ گئی۔

"نہیں نہیں جے ٹی پلیز میں تمہیں بتا رہی ہوں نا ہم دونوں یونہی بس پارک تک جا رہے ہیں۔اتنا ہیوی سوٹ میں نہیں پہن سکتی۔"

"بیوقوف مت بنو اور جو میں کہہ رہی ہوں وہ کرو۔تمہارے پاس کوئی بڑا اگر یہاں سمجھانے کے لیے نہیں ہے تو میں تھوڑی نا تمہیں یوں چھوڑ سکتی ہوں۔جاؤ اور یہ پہن کر جلدی سے باہر نکلو۔"

"مگر!"

www.novelsclubb.com

"مزید کچھ بھی نہیں سننا میں نے، اب اگر تم نے مزید کچھ کہا تو دیکھ لینا میں کسی طرح تمہارا جانا ہی کینسل کروادوں گی اور تم جانتی ہو میں ایسا کر سکتی ہوں۔"

جائی یانہ اب عجیب کشمکش کا شکار تھی۔ آج اسے زید سے ہر صورت ملنا تھا اور جے ٹی نے عجیب ضد باندھ لی تھی۔ تھوڑی دیر بعد جب اس نے دیکھ لیا جے ٹی کسی صورت نہیں مان رہی تو وہ خود ہی ہار مان کر باتھ روم میں چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

****

ہاسٹل کی باہر کی سڑک پر دیکھو تو وہ کچھ کچھ پر رونق تھی۔ہاسٹل کے سامنے موجود دو تین دوکانیں کھلی ہوئی تھیں اور سڑک پر لوگ بھی اپنی منزل کی جانب بڑھتے دکھائی دیتے تھے۔ایسے میں ہاسٹل کی دیوار کے بالکل ساتھ بائیک کھڑی کیے ہوئے بیٹھا ہوا تھا۔

وہ دوکان سے فارغ ہونے کے بعد اپنے ہاسٹل جا کر فریش ہو کر بھی آگیا تھا۔اس نے کالے رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی۔اس کے کالرز گردن کو تھوڑے بہت چبھتے تھے۔کالے رنگ کی ہی پینٹ پر اس نے کالے رنگ کے جوتے پہنے تھے۔پرفیوم کی خوشبو اس کے جسم کو معطر کیے ہوئی تھی۔وہ بالکل تیار تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے اسے ساڑھے آٹھ کا کہا تھا مگر اب آٹھ پینتیس ہو گئے تھے۔اس نے جائی یانہ کو کال بھی کی تھی مگر اس نے اٹھائی نہیں تھی۔جب دو تین منٹ مزید گزر گئے تو اس نے ہاسٹل کے اندر جانے کا سوچا وہ اس سے پہلے بائیک پر سے اترتا اسے گیٹ سے لال رنگ کی قمیض پہنے ایک لڑکی نکلتی دکھائی دی۔اس لڑکی نے رک کر پہلے ادھر ادھر جھانکا پھر اسے دیکھ کر وہ اسی کی جانب بڑھ گئی۔

جبکہ زید ایک پل کے لیے سانس لینا بھول گیا۔لال رنگ کے لباس پہنے، بال کندھے تک آتے تھے، سانولی رنگت پر ہلکا سا میک اپ اور ڈوپٹہ ایک طرف اوڑھے وہ بالکل تیار اس کی جانب بڑھ رہی تھی۔قدم لیتے ہوئے اس کی کلائی میں پہنی سنہری چوڑیاں چھن چھن کر رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

زید کچھ بھی بولے بغیر اسے دیکھے جا رہا تھا۔ کیا وہ اس سے ملنے کے لیے اتنی تیار ہوئی تھی؟ اور اگر جواب ہاں میں تھا تو زید یہ بات سوچ کر ہی خوش ہو گیا تھا۔

وہ کچھ بھی بولے بغیر جائی یانہ کو مسلسل گھورتا رہا۔

"وہ۔۔۔ چلیں؟" بہت دیر بعد جائی یانہ نے خاموشی توڑی۔

"ہمم!" زید نے ہنکارا بھرا۔ نگاہیں ہنوز جائی یانہ پر ٹک ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اس کی نگاہوں سے نروس ہو رہی تھی۔اسے اپنا آپ اس وقت قربانی کے بکرے جیسا لگ رہا تھا جسے منڈی میں بیچنے سے پہلے سجایا جاتا ہے۔ اس نے لاکھ کوششیں کی جے ٹی کو باز رکھنے کی مگر وہ نہیں مانی۔جائی یانہ کے کپڑے چینج کروا کر اس نے اس کا میک اپ کیا، بال کھول دیے، ہاتھوں میں چوڑیاں پہنا دی اور پھر اسے روانہ کیا۔

زید جب مسلسل اسے دیکھتا رہا تو اس نے دوسری دفعہ اسے ہوش دلایا۔

www.novelsclubb.com

"چلنا نہیں ہے کیا؟"اس بار اس نے تھوڑے غصے سے کہا۔زید جانے کیا سوچ رہا ہو گا کہ وہ آج اتنا تیار کیوں ہوئی ہے۔

"ہاں!!"اس بار وہ گڑبڑا کر سیدھا ہوا۔وہ بائیک پر سے اتر کر صحیح سے بیٹھا۔جائی یانہ بھی اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔

سڑک پر بائیک اب رواں دواں تھی۔

****

www.novelsclubb.com

کچھ لمحات بعد

یہ منظر ہے ایک پارک کا۔اندھیرے میں ڈوبے پارک کو جگہ جگہ لائٹ پولز روشن کیے ہوئے تھے۔ان ہی لائٹ پولز میں سے ایک کے پاس بینچ تھا۔اسی بینچ پر وہ دونوں بالکل کناروں پر بیٹھے ہوئے تھے۔

ان دونوں کے ہاتھوں میں برگر تھے جس وہ دونوں دانتوں کی مدد سے کتر رہے تھے۔

"کیسا لگا آپ کو؟" گھنگرالے بالوں والے لڑکے نے برگر ہاتھ میں پکڑے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"اچھا!" لڑکی نے برگر کھاتے ہوئے فقط اتنا کہا۔اس سے پہلے لڑکا کوئی اور موضوع چھیڑتا لڑکی نے پہلے ہی مدعے کی بات چھیڑ دی۔

"تمہاری تمہارے کزن آریان سے کوئی بات ہوئی ہے؟"

زید کو اس وقت آریان کا ذکر سن کر حیرت کا جھٹکا لگا۔اس میں کچھ کچھ ناگواری بھی شامل تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں، میری اس سے کوئی بات نہیں ہوئی ہے۔ویسے اس کا اس وقت ذکر چھیڑنے کا کوئی خاص مقصد ہے؟"

زہد کی بھنویں سکڑی تھیں۔

"ہاں مقصد تو ہے۔" جائی یانہ نے دھیمی آواز میں کہا۔

"کیا؟" زید نے ناسمجھی سے جائی یانہ کو دیکھا۔ جانے کیوں جائی یانہ کے انداز اس کی دل کی دھڑکن کچھ تیز کر رہے تھا۔

"وہ دراصل مجھے آریان کے متعلق تمام معلومات چاہیے۔"

www.novelsclubb.com

"کیوں؟" زید نے فوراً پوچھا۔ ایک دم سے اسے کچھ ہونے لگا تھا۔

"میری بڑی بہن عالیہ نے تمہارے کزن آریان سے شادی کر لی ہے اور اب شاید اس نے میری بہن کو زبردستی اپنے پاس رکھا ہوا ہے۔"

زید کے دل میں مچنے والی بے چینی ایک پل میں تھم گئی۔

"آپ کو یہ سب کس نے بتایا؟"

"میری دوسری بڑی بہن عزاہ نے!"

www.novelsclubb.com

"آپ اپنے گھر والوں سے ملیں اور مجھے بتایا بھی نہیں؟" زید کے لہجے میں شکوہ بھر آیا۔

"وہ آج صبح ہی آئی تھیں۔اس لیے تو میں نے تمہیں آج ملنے کو کہا تھا تاکہ ملاقات کی تفصیل تمہیں بتاؤں۔" جائی یانہ نے جیسے صفائی پیش کی تھی۔

"اچھا اسی لیے آپ نے مجھے میسج کر کے مجھے یونورسٹی چھوڑنے آنے سے منع کیا تھا۔" زید اب کچھ کچھ سمجھ رہا تھا۔

"ہاں!" جائی یانہ اب اسے موضوع کی طرف دوبارہ کھینچنے لگی۔"اب تم یہ سب چھوڑو اور مجھے یہ پتہ کر کے دو آریان ان دنوں رہ کہاں رہا ہے۔میری بہن کو پورا یقین ہے اس نے ہماری بڑی بہن کو اسی گھر میں رکھا ہوا ہے جہاں وہ خود رہتا ہے اور وہ علاقہ خاصا پسماندہ ہے۔"

"ہمم!" زید گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔ پھر وہ اسی طرح سوچ میں ڈوبا رہا۔

دونوں نے برگر کھانا چھوڑ دیا تھا۔ ان کے ہاتھوں میں پکڑے برگر بھی ٹھنڈے ہو گئے تھے۔

کچھ دیر بعد وہ اپنی سوچوں سے باہر نکلا۔ اس نے جائی یانہ کی طرف دیکھا جو اسی کی جانب مضطرب انداز میں دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ فکر نہ کریں۔ میں وعدہ تو نہیں کر سکتا ہوں مگر مجھ سے جتنا ہو سکے گا میں ضرور کروں گا لیکن آپ ایک دفعہ پھر سوچ لیں آریان بہت خطرناک انسان ہے۔ اگر آپ اور آپ کی بہن اس کے خلاف کھڑی ہو نگی تو وہ ضرور آپ کو نقصان پہنچائے گا۔"

"میں نے سوچ لیا ہے۔ سوچ سمجھ کر ہی میں تم سے یہ بات کر رہی ہوں۔" جائی یانہ نے اس کی بات کو ہوا میں اڑایا

"پھر بھی ایک۔۔" زید نے دوبارہ سمجھانا چاہا مگر جائی یانہ نے اس کی بات شروع ہی نہیں ہونے دی۔

"زید مجھے سب پتہ ہے، یہ الگ بات ہے شاید تم میری مدد نہیں کرنا چاہتے ہو!" جائی یانہ کی بات سن کر زید کو غصہ آیا مگر وہ اسے دبا گیا۔

"میں ایسا کچھ نہیں چاہتا ہوں۔ جتنا ہو سکا اتنا ضرور کروں گا۔" اس نے ضبط سے کہا۔

اس کے بعد وہ دونوں خاموشی سے اپنا کھانا مکمل کرنے لگ گئے۔ زید کو ابھی تک جائی یانہ کی بات پر غصہ تھا جبکہ جائی یانہ کو زید کے بہانے بازی پر!

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کے نزدیک خطرناک لوگ بس فلموں ڈراموں تک ہی محدود تھے۔اسے بالکل بھی یقین نہیں تھا اصل زندگی میں کوئی انسان خطرناک ہو سکتا ہے اور اگر ہو گا بھی تو کسی اور کے لیے،اس کے لیے تو کوئی خطرہ نہیں ہو گا۔

جائی یانہ یہ نہیں جانتی تھی کہ آریان واقعی میں خطرناک انسان تھا اور وہ ایک دن اس کی زندگی خطرے میں ڈال دے گا۔

اس وقت وہ بس عزاہ کی باتوں میں ہی مگن تھی۔

www.novelsclubb.com

****

ہسپتال کی عمارت کے اندر آؤ تو اشفاق کو جس کمرے میں داخل کروایا ہوا تھا اس میں اس وقت نوال، زینب اور عزاہ ایک ساتھ بیٹھی رات کا کھانا کھا رہی تھیں۔

تینوں کھانا کھاتے ہوئے وقفے وقفے سے باتیں بھی کر رہی تھیں۔

"آج بھائی کے ساتھ آخری رات یہاں گزارنی ہے، کل دوپہر کو تو انہیں چھٹی مل جانی ہے۔ میں سوچ رہی ہوں آج کی رات بھی میں ادھر سو جاؤں۔" زینب نے نوالہ منہ میں ڈالتے ہوئے ہلکے پھلکے میں پوچھا۔

"نہیں، زینب تم دو راتوں سے یہی پر ہو۔ آج رات تم آرام کرنے چلی جانا۔" نوال نے زینب کی جانب متفکر نگاہوں سے دیکھا۔

"ارے کچھ نہیں ہوتا۔ میں نے کونسا راتوں کو جاگ کر ہل چلائے ہیں۔ بھائی تو آرام سے سو رہے تھے، میں نے بھی صوفے پر اپنی نیند پوری کر لی تھی۔"

زینب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ ان دونوں کی بات پر بالکل خاموش تھی۔

"پھر بھی زینب دیکھ لو۔ کہیں پر کتنا ہی سو لو گھر والا آرام بس گھر میں ہی ملتا ہے۔ تم خواہ مخواہ پریشان ہو گی۔"

نوال کے لہجے میں فکر جھلکتی تھی۔

"آپ فکر نہ کریں بھابھی مجھے کچھ نہیں ہوتا۔" زینب نے نوال کے ہاتھ پر تسلی کے لیے ہاتھ رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

جب ان لوگوں نے کھانا ختم کر لیا تو اسی وقت شایان کمرے میں داخل ہوا۔ نیوی بلو کلر کی شرٹ پر گرے پینٹ پہنے وہ خاصا تھکا ہوا اور مصروف دکھائی دے رہا تھا۔

"جس جس نے گھر جانا ہے وہ میرے ساتھ آ جائے!" عجلت سے کہتے ہوئے وہ دوبارہ دروازے سے کمرے سے غائب ہو گیا۔

عزاہ کھڑی ہو گئی جبکہ نوال اور زینب بیٹھی رہیں۔

"صبح گھر سے کچھ لے کر آنا ہے؟" ہینڈ بیگ پکڑتے ہوئے اس نے پوچھا۔ یہ زینب کا بیگ تھا جسے اس وقت کبھی زینب تو کبھی عزاہ استعمال کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میں سوچ رہی ہوں ناشتہ گھر سے ہی منگوا لیتے ہیں۔ سونے سے پہلے تم ملازمہ کو بتا دینا ہسپتال کے لیے ناشتہ گھر سے ہی جانا ہے تو وہ محترمہ تھوڑی جلدی جاگ کر کام شروع کر دے۔"

زینب نے اسے ہدایات دی جس پر اس نے سر ہلا دیا۔

"ٹھیک ہے۔" وہ کہتے ہوئے آگے بڑھی۔ پھر ایک دم اس کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا اور اسے اپنا دماغ پل بھر کے لیے گھومتا محسوس ہوا۔ اس نے بروقت دیوار کو تھام لیا ورنہ وہ یقیناً گر جاتی۔

نوال اور زینب دونوں نے اس کی یہ حالت دیکھ لی تھی اس لیے وہ دونوں اس کی جانب بڑھی۔

"کیا ہوا عزاہ؟" زینب نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

"کچھ نہیں! بس یونہی چکر آ گیا۔" اس نے اپنی کنپٹی مسلتے ہوئے کہا۔ عزاہ اس کیفیت سے باہر آ گئی تھی مگر اسے اپنا دماغ ابھی بھی سن محسوس ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایسا تو ہونا ہی تھا۔" زینب نے ڈانٹتے ہوئے کہا۔ "کھانے پینے کا تم بالکل بھی دھیان نہیں رکھتی ہو۔ اوپر سے ان دنوں تمہاری نیند بھی مکمل نہیں ہو رہی ہے۔ گھر جا کر تم اب بس آرام کرنا۔ طبیعت ٹھیک ہو تو ہی ہسپتال آنا ورنہ

یہاں آنے کی تمہیں کوئی ضرورت نہیں ہے ہم دونوں بھائی کا دھیان رکھنے کے لیے موجود ہیں۔"

نوال زینب کے برعکس خاموشی اور باریک بینی سے عزاہ کے چہرے کو پڑھ رہی تھی۔ عزاہ کے چہرے کی رنگت بھی پیلی پڑی ہوئی تھی جس پر نوال نے اب غور کیا تھا۔

"جی اچھا!" نوال کی نظروں سے بے نیاز عزاہ نے زینب کو جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی کمرے سے باہر نکل گئی۔

"آج کل کے بچے اپنا بالکل بھی دھیان نہیں رکھتے ہیں!" زینب سر نفی میں ہلاتے ہوئے واپس صوفے کی جانب بڑھنے لگی جبکہ نوال ابھی تک کمرے کے دروازے کے سامنے کھڑی تھی۔ان کی نگاہیں بہت گہری معلوم ہوتی تھیں۔

کیا وہ جو سوچ رہی تھی وہ سچ تھا؟

****

پارک سے نکل کر وہ دونوں ایک ساتھ چل رہے تھے۔ تھوڑی سی تلخ کلامی نے ان دونوں کے موڈ کو بری طرح آف کر دیا تھا۔وہ دونوں یونہی بائیک کے پاس پہنچ گئے۔

www.novelsclubb.com

زید بائیک پر بیٹھ کر اسے اسٹارٹ کرنے لگ گیا جبکہ جائی یانہ ہاتھ باندھے دوسری جانب دیکھ رہی تھی۔

جیسے ہی بائیک کا انجن اسٹارٹ ہوا جائی یانہ خاموشی سے زید کے پیچھے بیٹھ گئی۔

وہ دونوں خاموشی سے سفر کر رہے تھے جب کچھ دور جانے کے بعد بائیک سڑک پر چلتے چلتے رک گئی۔وہ سڑک خاصی سنسنان تھی اور کچھ حد تک اندھیری بھی۔

"اب اس کو کیا مسئلہ ہے؟" زید نے دوبارہ سے بائیک اسٹارٹ کرنے کی کوشش کی مگر بے سود۔

اس نے بار بار کوشش کی لیکن کوئی نتیجہ نہیں نکلا۔ جائی یا نہ بائیک پر سے اتر گئی۔ زید نے تین چار بار مزید کوشش کی مگر بائیک نے آج نہ چلنے کی قسم کھائی ہوئی تھی۔

"آج کا تو دن ہی خراب ہے!" زید نے بائیک کی تاروں میں ہاتھ مارتے ہوئے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں میرے ساتھ جو نکلے ہو دن اچھا کیسے ہو سکتا ہے!" جائی یانہ نے طنزیہ انداز میں کہا۔

زید نے ہاتھ اٹھا کر اسے روکا۔

"دیکھیں پلیز میں پہلے ہی پریشان ہوں، آپ اپنے طنز کسی اور دن استعمال کیجیے گا۔ زندگی عذاب بنا دی ہے میری!"

www.novelsclubb.com

اس کی بات سن کر جائی سیخ پا ہو گئی۔

"ٹھیک ہے میں نے زندگی خراب کی ہے نا تمہاری تو جا رہی ہوں میں! جی لو تم ایک بار پھر اپنی زندگی۔" پیر پٹختی ہوئی وہ سڑک پر سیدھا چلنے لگی۔

"رکے، رک جائیں!" وہ اسے پیچھے سے آواز لگا رہا تھا مگر جائی یانہ پیچھے نہیں دیکھ رہی تھی۔اس کی آنکھوں آنسو بھر گئے تھے۔غصے سے لال چہرے کے ساتھ وہ سیدھا چل رہی تھی۔

اچانک ایک بائیک مخالف سمت سے آتی دکھائی دی۔وہ بغیر رکے چلتی رہی۔ بائیک والے نے عین سامنے بائیک کھڑی کر دی جس کی وجہ سے وہ ٹھٹھک کر رک گئی۔اس بائیک پر دو آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔وہ دونوں آدمی شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھ رہے تھے۔جائی یانہ کو اپنے ارد گرد خطرے کی گھنٹیاں بجتی ہوئی محسوس ہوئی۔

"کیا ہوا میڈم؟ اکیلی کہاں جا رہی ہیں؟" بائیک چلانے والے آدمی نے اس سے شوخ انداز میں پوچھا۔ جائی یانہ کے اندر اب اتنی ہمت بھی نہیں رہی تھی کہ وہ بھاگ کر آگے یا پیچھے ہو جاتی۔

"کہے تو ہم چھوڑ دیتے ہیں۔" پیچھے بیٹھا شخص بائیک پر سے اتر رہا تھا۔ جائی یانہ نے پیچھے ہونا چاہا مگر اسے ایسا لگا کہ اس کے پاؤں زمین نے جکڑ لیے تھے۔

"آئے ہم آپ کو۔۔۔" اس آدمی کا ہاتھ جائی یانہ کو پکڑنے کے بہت قریب پہنچ گیا تھا جائی یانہ نے آنکھیں میچ لی۔

وہ آنکھیں بند کیے رکھی۔آدمی نے اسے نہیں پکڑا تھا بلکہ کچھ دیر بعد اس کے کراہنے کی آواز اس کے کان میں گونجی۔

جائی یانہ نے جیسے ہی آنکھیں کھولی۔اسے زید بالکل اپنے سامنے دکھائی دیا۔اس آدمی اور جائی یانہ کے درمیان میں جتنا فاصلہ تھا وہ سب زید نے پر کر دیا تھا۔وہ جائی یانہ کو بالکل چھپا گیا تھا۔اب نہ سامنے والا جائی یانہ کو دیکھ سکتا تھا اور نہ جائی یانہ اپنے آگے کے منظر کو دیکھ سکتی تھی۔

اس نے تھوڑا سا جھانک کر دیکھا تو اسے زید دوسرے آدمی کا ہاتھ پکڑے دکھائی دیا۔اس نے دوسرے آدمی کا ہاتھ مڑوڑا ہوا تھا۔جائی یانہ کا حلق سکھ گیا۔زید ان دونوں سے لڑ رہا تھا۔کس کے لیے؟

"چھوڑ میرا ہاتھ، میں کہتا ہوں چھوڑ!" دوسرے آدمی نے مچلتے ہوئے زید سے چیخ کر کہا مگر زید کی گرفت ہلکی سی کمزور نہیں پڑی تھی بلکہ مزید زور لگا دیا تھا۔

"آئندہ کے بعد کسی بھی عورت کی طرف ہاتھ بڑھانے سے پہلے یہ ضرور سوچ لیا کرنا اگر اس ہاتھ کو پکڑنے والا کوئی آ گیا تو تمہارا کیا ہو گا۔" زید نے چبا چبا کر کہا۔ پھر اس نے ہاتھ کو اس قدر بری طرح سے مروڑا کہ اس کی انسان کی ہڈی چیخ گئی۔ تکلیف کے مارے اس آدمی کی چیخیں بلند ہو گئی۔ بائیک پر بیٹھا شخص اپنے ساتھی کو خاموشی سے پٹتا دیکھ رہا تھا۔

زید نے یہی پر بس نہیں کی اس نے ہاتھ مروڑنے کے بعد اسے چھوڑ تو دیا مگر اپنی لات آدمی کے پیٹ پر مار دی اور وہ جو ہاتھ پکڑے بیٹھا تھا پیٹ پر اس قدر شدید ضرب لگنے پر اس کے چودہ طبق روشن ہو گئے۔

وہ زید کے سامنے زمین پر گر گیا تھا۔ زید ایک آخری دفعہ لات اس کے چہرے پر مار کر واپس مڑ گیا۔ اس نے جائی یانہ کا ہاتھ مضبوطی سے پکڑ لیا اور آگے بڑھ گیا۔ وہ تقریباً جائی یانہ کو گھسٹتے ہوئے ہی چل رہا تھا۔ زید اس کی جانب قطعاً نہیں دیکھ رہا تھا۔ اس کی آنکھیں آگے کی جانب تھیں جبکہ جائی یانہ اس کے سپاٹ چہرے کو دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

پیچھے سے انہیں بائیک اسٹارٹ ہونے کی آواز آئی لیکن دونوں نے مڑ کر نہیں دیکھا۔ جائی یانہ کو لگا وہ لوگ واپس جا رہے ہونگے لیکن بائیک کی آواز دور

جانے کی بجائے ان کے قریب آ رہی تھی اور پھر ایسا ہوا وہ بائیک جائی یانہ کے عین عقب پر پہنچ گئی۔ زید نے ایک دم سے جائی یانہ کو اپنے بازو سے اپنی طرف کرنا چاہا مگر اس وقت بائیک چلانے والے آدمی نے چاقو زید کے بازو میں گھونپ دیا۔ بس ایک منٹ! ایک منٹ لگا بائیک سوار اور اس دوسرے آدمی کو فرار ہونے میں۔

اس کے بعد سڑک ایک بار پھر سنسان ہو گئی۔ زید نے تکلیف سے بازو اپنے سامنے کر لیا اور چاقو ہٹانے لگا۔

"زید!" وہ خوف و ہراس میں بس یہی نام لے پائی۔ اس کے سامنے زید کے بازو سے خون گر کر زمین پر گر رہا تھا۔ چاقو باہر نکالنے کی کوشش میں خون بہنے کی رفتار تیز ہو گئی تھی۔

اس نے چاقو ہٹا لیا لیکن خون بہے جا رہا تھا۔ جائی یانہ نے اپنے ڈوپٹے کا پلو زخم پر رکھنا چاہا مگر زید نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا۔

"زید ہم ہسپتال چلتے ہیں۔ تمہیں بہت بری چوٹ لگی ہے۔" جائی یانہ نے اس کا دوسرا بازو (جس پر چوٹ نہیں لگی تھی) تھام کر کہا۔ زید کا خون اس کے ہاتھوں پر بھی لگ گیا تھا۔ اس بار زید نے اس کا ہاتھ نہیں جھٹکا تھا۔

"ہم کہیں نہیں جا رہے ہیں۔ آپ خاموشی سے ہاسٹل جائیں آپ کو ہاسٹل چھوڑ کر میں خود ہسپتال جاؤں گا۔ اب آپ کو میں کہیں لے کر نہیں جا رہا

ہوں۔"زید نے چبا چبا کر ہر الفاظ ادا کیے تھے۔اس کے لہجے میں دبا دبا غصہ تھا۔ صاف ظاہر تھا اس نے بہت سے غصہ اپنے اندر دبایا ہوا تھا۔

جائی یانہ کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے تھے۔

"نہیں نہیں! میں بھی تمہارے ساتھ چلوں گی۔میں تمہیں یوں نہیں چھوڑوں گی۔تمہارا بہت زیادہ خون۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے کہا نا کہ۔۔۔۔"زید نے اس قدر زور سے بات کاٹ کر اپنی بات کہی تھی کہ جائی یانہ ایک دم ڈر کر اس سے ایک قدم پیچھے ہو گئی۔زید نے جب اسے سہم کر اسے پیچھے ہوتے دیکھا تو اس کی زبان رک گئی۔

جائی یانہ آنکھیں پھیلائے اسے دیکھتی رہی جبکہ وہ زمین پر دیکھتے ہوئے لمبے لمبے سانس بھرنے لگا۔

پھر وہ خاموشی سے قدم لیتا ہوا بائیک پر بیٹھ گیا۔ جائی یانہ بھی مرے مرے قدموں سے بڑھتے ہوئے بائیک پر اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔ اس نے اب کی بار بائیک کے انجن کو اسٹاٹ کیا تو وہ ایسے چلا جیسے کبھی خراب ہی نہیں ہوا تھا۔

زید نے بائیک اسٹارٹ کر دی تھی مگر اپنے بازو پر زخم لگنے کی وجہ سے وہ بائیک زیادہ رفتار میں نہیں چلا رہا تھا۔ وہ بائیک یونہی سڑکوں پر دوڑاتا رہا۔ جائی یانہ غائب دماغی سے یونہی راستوں کو تکتی رہی۔

پھر ایک دم سے بائیک جھٹکے سے رکی۔ جائی یانہ کی حیرت کی انتہا نہیں رہی جب اس نے بائیک کو ہسپتال کے سامنے رکتا دیکھا۔

****

کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ کمرے کے باہر راہداری میں جلتے بلب نے کمرے کو روشن کیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں اگر ہم بیڈ پر جھانکے تو بیڈ پر لیٹا ایک نفوس بار بار کروٹیں بدلتا دکھائی دے گا۔ اگر غور کرو تو اس کی آنکھیں کھلی ہوئی تھی اور کمرے میں

روشنی کی کمی کے باوجود اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔جب اسے کسی کروٹ چین نہیں ملا تو وہ اٹھ کر بیٹھ گئی۔اس نے ایک نظر گھڑی پر ڈالی جو رات کے بارہ بجا رہی تھی اور دوسری نظر بیڈ کی دوسری طرف لیٹے اپنے شوہر پر ڈالی جو ہر چیز سے لاپرواآرام سے سو رہا تھا۔

عزاہ کو شدید بے چینی ہو رہی تھی۔اس کو ایسا لگ رہا تھا ہسپتال میں کھایا رات کا کھانا اس کے سینے میں کہیں اٹک گیا ہے۔عجیب سی طرح سے اس کا دماغ سن ہوئے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ سر ہاتھوں میں گرا کر بیٹھ گئی۔اس کے ساتھ لیٹے شایان کی آنکھ ذرا سی کھلی تو اس نے عزاہ کو یوں بیٹھا دیکھ کر اکتائے ہوئے انداز میں پوچھا۔

"اب تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ کہیں تمہارا باپ تو۔۔"اس سے پہلے شایان کی بات پوری ہو پاتی عزاہ جھٹکے سے بیڈ پر سے کھڑی ہوئی اور بھاگتی ہوئی باتھ روم کی جانب بڑھی۔وہ جلدی سے بیسن پر جھک گئی۔سارا کھانا جو اس نے کھایا تھا وہ قے کی صورت میں نکل گیا تھا۔

کچھ دیر بعد جب عزاہ باتھ روم سے واپس کمرے میں آئی تو شایان اسے گھورتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم باپ بیٹی نے کیا راتوں میں بیماری کا ناٹک رچایا ہوا ہے۔سکون سے دو گھڑی سونا بھی عذاب کیا ہوا ہے تم لوگوں نے۔اب میں سو رہا ہوں اگر اب

تمہاری وجہ سے میری نیند ڈسٹرب ہوئی تو میں بتا رہا ہوں تمہیں دھکے دے کر کمرے سے نکالوں گا۔"

یہ کہتے ہوئے شایان واپس لیٹ کر سو گیا جبکہ عزاہ اپنا سر پکڑے بیڈ پر بیٹھ گئی۔اسے اپنا آپ بہت کمزور محسوس ہو رہا تھا۔ایسا لگتا تھا اس میں ذرا برابر بھی طاقت نہیں رہی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

ہسپتال کی راہداری میں وہ بار بار چکر لگا رہی تھی۔ایمرجنسی وارڈ کے وہ بالکل باہر کھڑی تھی۔زید اندر اپنی مرہم پٹی کروا رہا تھا۔

چاقو کے وار کی وجہ سے ہسپتال کے عملے کو معاملہ سنجیدہ نوعیت کا لگ رہا تھا اور وہ اسی وجہ سے پولیس کو مطلع کرنا چاہتے تھے۔ان دونوں نے عملے سے ہزاروں جھوٹ اور بہانے بنا کر ان کو زید کے علاج کے لیے راضی کیا تھا۔جب وہ لوگ زید کو ٹریٹمنٹ دینے کے لیے راضی ہو گئے اور زید کو ایمرجنسی وارڈ میں لے گئے اس کے بعد جائی یانہ نے ہاسٹل انتظامیہ کو کال کر کے اپنی مجبوری بتادی۔انہوں نے کسی بھی قسم کی مزاحمت نہیں کی اور جائی یانہ کو ہسپتال رکنے کی اجازت دے دی۔

اب جائی یانہ وارڈ کے باہر ہی کھڑی تھی۔اسے انتظار تھا زید کب باہر آئے گا۔تقریباً آدھے گھنٹے بعد جائی یانہ چلتے چلتے تھک گئی اور ہسپتال کی کرسی پر بیٹھ گئی تب جا کر زید اسے وارڈ سے باہر نکلتا دکھائی دیا۔

شرٹ کی آستین چڑھی ہوئی تھی۔اس سے بازو میں سفید بندھی پٹی اچھے سے دکھائی دیتی تھی۔پٹی کے عین وسط پر مہرون رنگ کا داغ بھی تھا۔جائی یانہ نے اسے آتا دیکھا تو اس کے پاس ہی آ گئی اور اس کے بازو کو ہی دیکھتی رہی۔

اس احساس نے کب سے اس کے دل کو بھاری کیا ہوا تھا کہ زید کو چوٹ اس کی وجہ سے لگی تھی۔اب پٹی میں بندھے اس کے بازو کو دیکھ کر یہ بوجھ اس قدر شدید ہو گیا کہ اسے چھپانا جائی یانہ کے لیے نا ممکن ہو گیا۔

اس کی آنکھوں میں انسو بھر آئے جسے چھپانے کے لیے جائی یانہ نے جلدی سے اپنی آنکھوں کو رگڑا۔وہ خود کو سنبھالنا چاہتی تھی۔زید اس کو یوں روتا دیکھ چکا تھا۔اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔

"آپ رو کیوں رہی ہیں؟"

اور پھر بس! جائی یانہ جو چھپانے کی کوشش کر رہی تھی اس نے یہ کوشش بھی ترک کر دی اور آنسو زور و شور سے اس کے گالوں میں بہنے لگ گئی۔ زید نے اس کے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا مگر وہ جھٹک کر ہسپتال سے باہر جانے کے لیے قدم بڑھانے لگ گئی۔ زید بھی اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگ گیا۔

ہسپتال سے نکل کر جب وہ دونوں بائیک کے پاس پہنچیں تو زید بائیک پر بیٹھنے کی بجائے جائی یانہ کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا۔ جائی یانہ نے اپنا رخ دوسری طرف کر لیا۔

زید نے اس کا کندھا پکڑ کر اس کا رخ اپنی جانب کیا اور اپنے ہاتھ کو اس کے کندھے پر ہی رکھ کر اس سے نرم لہجے میں پوچھنے لگا۔

"اس وقت میں نے آپ سے غلط طریقے سے بات کی تھی۔ آپ اسی وجہ سے ناراض ہے، ہے ناں؟"

جائی یانہ نے ترگالوں کے ساتھ نفی میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"پھر کیوں رو رہی ہیں آپ؟" وہ قدرے جھک کر اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا۔

"میرا دل کر رہا ہے۔" اس نے روتے ہوئے جب یہ کہا تو زید کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی جسے اس نے بروقت دبا دیا۔

"منع تو اب میں کروں گا نہیں کیونکہ سنیں گی تو آپ بس اپنے دل کی بھلے کوئی دوسرا مر ہی کیوں نہ رہا ہو۔"

زید کی بات سن کر جو وہ پہلے ہی وہ شرمندہ تھی کچھ اور شرمندہ ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"میری وجہ سے تمہیں یہ چوٹ لگی ہے۔" وہ پوچھ رہی تھی یا بتا رہی تھی زید سمجھ نہ سکا۔

"ہاں لگی تو خیر آپ کی ہی وجہ سے ہے۔"

"مجھے اس وقت غصہ آ رہا تھا تم نے جس طرح مجھے بولا بس اسی کے ری ایکشن پر میں میں تمہاری مزید کوئی بات نہیں سننا چاہتی تھی مجھے نہیں پتہ تھا یہ سب کچھ ہو جائے گا۔" یہ کہہ کر وہ زید کا بازو پکڑ کر رونے لگ گئی اور کچھ دیر تک زار و قطار روتی رہی۔ زید نے اسے رونے دیا جب جائی یانہ کے رونے کی شدت میں کچھ کمی آئی تو زید نرمی سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"محترمہ! آپ بھول رہی ہے آپ اسی بازو کو زور سے پکڑے ہوئے ہیں جس پر کچھ دیر پہلے دو گنڈے چاقو مار کر گئے ہیں۔ اگر رونے کے لیے بازو چاہیے تو ماشاءاللہ سے اللہ نے مجھے دوسرا بازو بھی عطا کیا ہے۔"

اس کے یہ کہنے کی دیر تھی جائی یا نہ ایک پل میں اس سے دور ہوئی۔ اس نے گیلے گالوں کو ڈوپٹے سے صاف کیا۔

"ویسے ایک بات بولوں غلطی میری بھی ہے۔ میں نے بھی غصے میں آپ کو بہت کچھ کہا ہے۔ مجھے واقعی میں آپ سے ایسے بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔ مجھے معاف کر دیں۔"

جائی یانہ نے جواب میں کچھ نہیں کہا بس خاموشی سے کھڑی رہی۔ زید نے اسے یوں خاموش دیکھا تو اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور نرم مسکراہٹ لیے بولا۔

"فرینڈز؟" جائی یانہ نے پہلے اس کے مسکراتے ہوئے چہرے کو دیکھا اور پھر اس کے بڑھے ہوئے ہاتھ کو اس کے بعد اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"فرینڈز!" ان دونوں نے ایک ساتھ ہاتھوں کو جھٹکا اور نرمی سے ایک دوسرے سے الگ کیا۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد زید بائیک پر بیٹھ گیا جبکہ جائی یانہ پیچھے ہو کر بیٹھ گئی۔ زید نے بائیک اسٹارٹ کر دی۔

کچھ دیر بعد ان کی بائیک ہاسٹل کے باہر کھڑی ہوئی تھی۔ جائی یا نہ بائیک پر سے اتر گئی اور اس کے بالکل سامنے کھڑی ہو گئی۔

"میں نے بجو کو جواب دینا ہے اس لیے تم مجھے صاف صاف بتا دو تم ہماری مدد کر سکتے ہو یا نہیں؟ اگر تم نہیں بھی کرنا چاہتے ہو تو بھی کوئی بات نہیں ہے، ہم تم پر زور نہیں ڈالیں گے۔ منع کرنے کا تمہارا پورا حق ہے۔"

"آپ فکر نہ کریں۔ میں آپ کا کام کر دوں گا بس مجھے تھوڑا سا وقت چاہیے۔ مجھے یقین ہے کہ اب وقت آپ لوگ مجھے ضرور دیں گے۔" اس کے بعد زید بھی بائیک پر سے اترنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تم کہاں جا رہے ہو؟" جائی یانہ نے اسے بائیک پر اترتے دیکھا تو پوچھا۔ زید بائیک پر لاک لگاتے ہوئے بولا۔

"اتنی رات ہو گئی ہے اب آپ یوں اکیلی جائیں گی تو ہاسٹل والوں کی نظروں میں آپ مشکوک ہو جائیں گی۔"

"میں نے بات کر لی تھی۔ کچھ نہیں ہوتا۔ تم جاؤ اور آرام کرو۔" جائی یانہ نے کہا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں پھر بھی، وہ ہم دونوں کو یوں دیکھیں گے تو سمجھ جائیں گے کہ واقعی میں ہمارا ایکسیڈنٹ ہوا ہے۔ آپ جھوٹ نہیں بول رہی ہیں۔"

یہ کہہ کر زید ہاسٹل کے گیٹ کی طرف جانے لگا۔ جائی یانہ نے کندھے اچکائے اور اس کے پیچھے ہو لی۔

****

www.novelsclubb.com

رات کے بعد صبح کا سویرا ہر سو چھا گیا۔ اسلام آباد کے رہائشی معمول کے مطابق اپنا کام کرنے میں مصروف ہو گئے تھے لیکن کچھ ایسے بھی تھے جن کی زندگی بالکل ساکن تھی۔ ان کے پاس کوئی کام، کچھ بھی کرنے کو نہیں تھا۔

ایسے ہی لوگوں میں ایک سنہری آنکھوں والی لڑکی بھی تھی جو اس وقت کمرے میں قید اپنے بستر پر لیٹی ہوئی تھی۔ دن ہو یا رات اس کی زندگی کو اب کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔ ایک جمود اس کی زندگی پر طاری ہو گیا تھا۔

دروازہ کھلنے کی آواز آئی مگر وہ نہیں اٹھی۔ وہ جانتی تھی کہ کون آیا ہے۔

"تم نے مجھے ایک دو دن پہلے بلایا تھا؟" آواز میں چڑانے والا تاثر تھا۔

"ہاں بلایا تھا۔" وہ چت لیٹی چھت کو گھورتے ہوئے بولی۔ اسے اس وقت یوں کوئی بھی دیکھتا تو اس کے تصور میں ایک لاش کا خاکہ ضرور بنتا۔ زندہ لاش کا!

"کیا بات کرنی تھی؟" مردانہ آواز گفتگو طویل کر رہی تھی۔ شاید اس کے پاس آج وقت ہی وقت تھا۔

"بات کرنی تھی، اب نہیں کرنی ہے۔" اسی انداز میں چبا چبا کر جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟ اب کیوں نہیں؟"

"جو بات تم سے پوچھنی تھی وہ تمہاری بہن بتا گئی ہے۔ مطلب بات سے تھا، بات بتانے والے سے نہیں۔ تم اب چاہو تو جا سکتے ہو۔"

"تم مجھے نکال رہی ہو میرے ہی گھر کے کمرے سے؟" مردانہ آواز میں کچھ ناگواری چھا چکی تھی۔

سنہری آنکھوں میں نمی کے ساتھ تلخی بھر گئی۔ وہ استہزایہ مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"میں کون ہوتی ہوں کسی کو نکالنے والی۔ تم نے شاید لفظوں پر غور نہیں کیا۔ میں نے تم سے کہا ہے تم اب چاہو تو جا سکتے ہو۔ اس بات پر بھی تمہاری چاہت کو اوپر رکھا ہے میں نے آریان!"

ایک پل بھی ایسا نہیں تھا جس میں عالیہ نے آریان کی طرف دیکھا ہو۔ وہ سارا وقت چہرہ اوپر کیے ہوئے تھی۔

آریان اب الجھی ہوئی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"لگ رہا ہے اتنے دن ایک ہی کمرے میں پڑے پڑے تمہارا دماغ خراب ہو چکا ہے۔ اسی لیے اتنی بہکی بہکی باتیں کر رہی ہو"

"شاید!" اس نے نہ تردید کی نہ کھل کر تصدیق۔

آریان اسے یونہی دیکھتا رہا اور پھر کچھ لمحات بعد باہر چلا گیا۔

جیسے ہی آریان باہر گیا عالیہ نے چہرہ موڑ کر اس دروازے کو دیکھا جس سے وہ باہر گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھوں میں نمی بھرنے لگ گئیں۔ اسے بہت رونا آرہا تھا۔

بہت زیادہ!

****

ہاسٹل کے کمرے میں اگر جھانکیں تو جائی یا نہ اس وقت چہرہ لٹکائے شرمندہ نگاہوں سے جے ٹی کو دیکھ رہی تھی جو بس خاموشی سے اپنے سرخ رنگ کے دوپٹے کو دیکھ رہی تھی۔اس ڈوپٹے پر اگر غور کرو تو خون کے لال دھبے مبہم سے دکھائی دے رہے تھے۔

"آئی ایم سوری جے ٹی،اس وقت صورتحال ہی کچھ ایسی تھی کہ میں دھیان ہی نہیں دے پائی تمہارے ڈوپٹے پر یوں خون لگ سکتا ہے۔میں تو تمہیں منع بھی کر رہی تھی لیکن تم ہی نہیں مان رہی تھی۔"

جے ٹی خاموشی سے ڈوپٹے کو ہی تکتی رہی۔ جائی یانہ کی پریشانی میں اب کچھ اضافہ ہو چکا تھا۔ وہ جے ٹی کے پاس گئی اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔

"دیکھو تم اگر کہو گی تو میں تمہیں اس سے بھی اچھا کوئی نیا برینڈڈ سا جوڑا لا دوں گی۔ پلیز مان جاؤ!"

"تم بہت لکی ہو جائی یانہ!" جے ٹی نے کھوئے کھوئے ہوئے سے لہجے میں کہا۔ جائی یانہ چونک گئی۔ جے ٹی اپنی رو میں کہنے لگی۔

"تمہیں بچانے کے لیے ایک شخص نے اپنی پروا نہیں کی۔ وہ چاقو تمہیں لگنے جا رہا تھا مگر اس نے بروقت تمہیں بچانا چاہا اس میں اس کا اپنا بازو زخمی ہو گیا۔ وہ چاہتا تو تمہیں اس صورتحال میں چھوڑ کر جا سکتا تھا لیکن نہیں، وہ نہیں گیا۔"

جے ٹی اب اپنے ڈوپٹے کو تہہ لگانے لگ گئی۔

"پتہ ہے ایک دفعہ میں بھی ایسی صورتحال میں پھنسی تھی۔ میں اور میرا بوائے فرینڈ ایک پارٹی سے واپس آ رہے تھے۔ راستے میں چوروں نے ہمارے اوپر حملہ کر لیا۔ ہمارے پیسے، موبائل اور میرے بوائے فرینڈ کی گاڑی لے لی۔ چور چاہتے تھے کہ گاڑی میں ان لوگوں کے ساتھ میں بھی جاؤں۔ ان کا یہ ارادہ جان کر میرے اوسان خطا ہو گئے تھے میں نے چیخ چیخ کر اپنے بوائے فرینڈ کو میری مدد

کرنے کو کہا مگر وہ کسی کی بھی بات سنیں بغیر وہاں سے بھاگ گیا۔ میری قسمت اچھی تھی کہ ایک پولیس موبائل وہاں سے گزر گئی اور میری جان بچ گئی ورنہ آج میں یہاں تو کم از کم نہیں ہوتی۔"

جے ٹی اپنی سناتے ہوئے پورا ڈوپٹہ سمیٹ چکی تھی۔ پھر اس نے ڈوپٹہ جائی یانہ کی طرف بڑھایا۔ جائی یانہ ناسمجھی سے ڈوپٹہ دیکھتی رہی۔ اس نے اسے پکڑا نہیں۔

"تمہارا شوہر تم سے سچی محبت کرتا ہے جائی یانہ! اس کا ثبوت ڈوپٹے پر لگا اس کا خون ہے۔ مرد جب کسی عورت کو چاہتا ہے تو ایک پل کے لیے بھی اس کا کسی دوسرے آدمی کے پاس ہونے کا خیال اس کی روح قبض کر ڈالتا ہے۔ وہ کسی انمول خزانے کی طرح اپنی عورت کو سمجھتا ہے اور اس کا محافظ بنے رہتا ہے۔ مرد

اپنی محبت کا اظہار تحافظ اور عزت سے کرتا ہے اور تمہارے منہ سے زید کی باتوں کو سن کر میں جان گئی ہوں زید تمہاری عزت اور حفاظت دونوں کرتا ہے۔ تم اس کی سچی محبت ہو!"

جائی یانہ بالکل خاموش رہی۔ اس کے پاس کہنے کو کچھ نہیں رہا تھا۔

جے ٹی نے ڈوپٹہ پکڑے ہاتھ کو تھوڑا اور جائی یانہ کے قریب کیا اور کہا۔

"یہ تم رکھ لو۔ جب جب تم اس ڈوپٹے کو دیکھو گی تمہارے دل میں اپنے شوہر کے لیے عزت ضرور بڑھے گی۔ میں اپنی اس لال قمیض کے اوپر کوئی دوسرا لال ڈوپٹہ لے آؤں گی۔ اب تم تیار ہو جاؤ تمہیں یقیناً یونیورسٹی سے دیر ہو رہی ہے۔" جائی یانہ نے ڈوپٹہ کچھ بھی کہے بغیر تھام لیا۔

اس کے بعد جے ٹی اپنی قمیض کو سمیٹنے لگی جبکہ جائی یانہ خالی نظروں سے اس ڈوپٹے کو دیکھنے لگی۔

****

عزاہ کی طبیعت صبح مزید خراب ہو گئی۔ عزاہ کو بیڈ پر سے اٹھنا بھی محال لگتا تھا۔ اس نے کال کر کے زینب کو اپنی طبیعت کا بتایا تو انہوں نے سختی سے اسے ہسپتال آنے سے منع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ کی حالت ایسی تھی اگر زینب اسے منع نہ بھی کرتی تو بھی وہ ہسپتال نہیں جا سکتی تھی۔ وہ اب ایک قدم بھی چل رہی تھی تو اسے چکر آ رہے تھے۔

شایان تو اسے اس کے حال پر چھوڑ کر آفس کے لیے نکل گیا جبکہ نمرہ نے کمرے میں آنا ہی مناسب نہیں سمجھا۔ وہ بیماری کی حالت میں یونہی کمرے میں پڑی رہی۔

اسے اب پھپھو کا انتظار تھا۔ پھپھو ہی اسے ہسپتال ڈاکٹر کے پاس لے کر جا سکتی تھی یا شایان کو اس کے ساتھ بھیج سکتی تھی۔ باقی کسی کو بھی یہاں کہنا فضول تھا۔

****

صبح کا اجلا سورج اب شام کے ڈھلتے آفتاب میں بدل گیا ہے۔ایسے میں اگر ہم اشفاق کے گھر آئے تو گھر کے مالکان اپنے گھر واپس آ چکے تھے۔کمروں کا جائزہ لیں تو نوال اور اشفاق کے مشترکہ کمرے میں اشفاق صاحب بیڈ کے تاج سے ٹیک لگائے بیٹھے تھے۔وہ گہری سوچ میں مگن تھے۔کمرے میں بیڈ کے عین اوپر لگے پنکھے کے چلنے کی آواز ہی گونج رہی تھی۔وہ نقصان اور بے عزتی کے شاک سے نکل آئے تھے۔وہ اب آگے کا لائحہ عمل طے کر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اشفاق صاحب کی سوچ میں مخل کمرے میں داخل ہوتی نوال نے دیا۔

نوال اشفاق صاحب کی سوچوں سے بے نیاز اپنے ہاتھ میں پکڑے سوپ کے

پیالے کو دیکھ رہی تھی۔ گرم مائع کے اندر تیرتے گاجر، مٹر اور دیگر اجزا کے ٹکڑے نوال پیالے میں موجود چمچ سے گھما رہی تھیں۔

"یہ لیں!" وہ اشفاق کے عین سامنے بیٹھ گئیں۔

اشفاق صاحب نے غور سے دیکھا۔ فربہ جسم اب کچھ کچھ کمزور دکھائی دینے لگ گیا تھا۔ آنکھوں اور چہرے کے ارد گرد جھریاں بھی نمایاں دکھائی دیتی تھی۔ بال ہمیشہ کی طرح ڈوپٹے سے اچھے سے چھپائے ہوئے تھے اور سنہری آنکھیں اداسی کی نشاندہی کرتی تھی۔

www.novelsclubb.com

کیا یہ سالوں پرانی وہی نوال تھی جس کے ساتھ انہوں نے اپنا بچپن اور جوانی گزار دیے تھے؟ جوانی کا تو پتہ نہیں ہاں مگر یہ نوال بچپن سے بالکل الگ تھی۔ یہ وہ نوال نہیں تھی جو ایک زمانے میں انہیں پسند تھی، جس سے شاید انہیں کبھی محبت بھی تھی۔ یہ تو وہ نوال تھی جو ایک بوجھ تھی اور جسے اس کے چچا نے اپنے احسانات کے عوض بوجھ ہی کی طرح اس کے سر پر لادا تھا۔ اس کا کردار اشفاق کی نظروں میں مشکوک تھا جس کی وجہ سے وہ بالکل بے وقعت بن گئی تھی۔

بعض اوقات صدیاں گزر جاتی ہے ایک انسان کو چاہتے چاہتے اور بعض اوقات پل بھر میں ایک انسان ہمارے لیے بے معنی ہو جاتا ہے۔

www.novelsclubb.com

نوال نے جب سوپ سے بھرا چمچ اشفاق کی جانب بڑھایا اسی وقت ان پر یہ ادراک ہوا اشفاق انہیں گہری نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں۔

نوال نے چمچ آگے بڑھاتے ہوئے ہی آرام سے پوچھا۔

"کیا دیکھ رہے ہیں؟"

اشفاق نے سر نفی میں ہلایا اور چمچ منہ میں لے لی۔

اس کے بعد نوال اشفاق کو سوپ پلانے میں مگن ہو گئی۔ جیسے ہی سوپ کا آخری چمچ اشفاق کے منہ میں گیا، نوال اپنی جگہ پر سے کھڑی ہونے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم سے بات کرنی ہے!" نوال جو اٹھنے والی تھی، اٹھتے اٹھتے دوبارہ بیٹھ گئیں۔

"جی بولیں!" نوال کا انداز بے نیاز تھا۔

"میں پرانے گھر اور چچا کی دوکان کو بیچنے کا سوچ رہا ہوں۔"

اشفاق کی بات سن کر نوال نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر اشفاق کو دیکھا۔ ان آنکھوں میں بے یقینی ہی بے یقینی تھی۔

"آپ یہ کیا کہہ رہے ہیں اشفاق!؟"

www.novelsclubb.com

"صحیح کہہ رہا ہوں میں، میری کمپنی کو بینک والوں نے ضبط کر لیا ہے۔ میرے پاس اتنے پیسے نہیں ہے کہ میں اس کمپنی کو دوبارہ حاصل کر پاؤں۔اب ایک یہی حل مجھے نظر آرہا ہے کہ پرانے محلے والی ہماری جائیداد کو بیچ کر کسی دوسری جگہ انویسٹ کر دوں۔"

"اگر آپ کو پیسے چاہیے تو یہ گھر بیچ دیں، وہ ہمارا پرانا گھر ہے۔میں نے وہاں اپنا بچپن گزارا ہے۔میں اس گھر کے بکنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی ہوں۔"نوال نے دوسرا حل پیش کیا۔وہ ہر صورت اشفاق کو اپنے ارادے سے باز کرنا چاہتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"یہ گھر جائی یانہ کے نام ہے جب تک اس کے دستخط نہیں ہونگے میں اسے کیسے بیچوں گا اور ویسے بھی پرانا گھر ہمارے کسی کام کا بھی نہیں ہے۔ تم نے ادھر کوئی کامیابی کے جھنڈے نہیں گاڑے تھے جو اس گھر کو بیچنے سے تمہیں تکلیف مل رہی ہے۔"

اشفاق نے سخت لہجے میں نوال کو باور کروادیا۔ وہ کسی صورت اپنا ارادہ نہیں بدلیں گے۔ نوال سخت قسم کے دباؤ کا شکار ہو گئی تھیں۔

اشفاق اپنی رو میں بولتے رہے۔ "وہ تو اچھا ہوا میں نے اچھے وقتوں میں ہی زینب اور ام ہانی کو ان کا حصہ دے دیا اور گھر اور دوکان اپنے نام کروالی۔ اگر ہمارے پاس یہ اثاثہ نہیں ہوتا تو ابھی تو ہم بالکل کنگال ہوتے۔"

نوال اپنی جگہ سے کھڑی ہو گئیں اور آہستہ آہستہ کمرے کی دروازے کی جانب بڑھنے لگیں۔

پھر ایک دم وہ رکی اور مڑ کر اشفاق کو دیکھا جو کافی پر سکون دکھائی دیتے تھے۔

"آپ میری ایک بات مانیں گے؟"

www.novelsclubb.com

"بولیں؟"

"گھر بیچنے سے پہلے ایک بار میں اس گھر جانا چاہتی ہوں۔ کیا میں وہاں جا سکتی ہوں؟"

اشفاق کے چہرے پر ایک دم سے ناگواری چھا گئی لیکن جب وہ بولیں تو بس اتنا ہی۔

"چلی جایئے گا۔"

نوال واپس مڑ گئیں اور کمرے سے باہر چلی گئیں۔

****

زینب نے بمشکل آنکھیں کھولیں۔ کھڑکی سے آتی گہرے نیلے رنگ کی روشنی کمرے کے اندھیرے میں کچھ روشنی ڈال رہی تھی۔ زینب نے اٹھ کر موبائل اٹھایا تو اس پر شام کے سات بج رہے تھے۔ زینب نے اپنی دوبارہ بند ہوتی آنکھوں کو قابو میں لیا اور بمشکل اٹھ کر بیٹھ گئیں۔

اشفاق اور نوال کو گھر چھوڑ دینے کے بعد زینب خود بھی اپنے گھر آ گئیں۔ وہ دو راتوں سے بے آرام رہی تھیں۔ تھکن سے وہ چور چور تھی۔ اس لیے جیسے ہی وہ اپنے کمرے میں آ کر بیڈ پر لیٹی نیند فوراً ان پر آشکار ہوئی۔ اب اتنے گھنٹوں بعد جب وہ گہری نیند سے اٹھیں تو انہیں اپنا دماغ بالکل خالی محسوس ہو رہا تھا۔ کچھ دیر یونہی بے مقصد بیڈ پر بیٹھے رہنے کے بعد زینب اٹھ کر منہ ہاتھ دھونے کی غرض سے باتھ روم کی جانب بڑھ گئیں۔

کچھ لمحات بعد زینب راہداری میں چلتی ہوئی دکھائی دی۔ دو دنوں بعد وہ اپنے گھر کا مکمل جائزہ لینے لگی تھیں کہ ان کی غیر موجودگی میں ملازموں نے اپنا کام صحیح سے کیا بھی تھا یا نہیں؟

چلتے چلتے جب وہ کچن میں آئی تو انہوں نے ایک ملازمہ کو کچن میں کھانا پکاتے ہوئے دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"عزاہ کہاں پر ہے؟"

"بیگم صاحبہ، بی بی جی تو صبح سے کمرے میں ہیں۔ ابھی تک باہر ہی نہیں نکلی اپنے کمرے سے!"

ملازمہ کی بات سن کر زینب کا ہاتھ بے اختیار اپنے سر پر گیا۔ صبح عزاہ نے انہیں بتایا تھا کہ اس کی طبیعت خراب ہے مگر گھر واپسی پر اتنی تھکن کی وجہ سے وہ ہر بات بھول گئی تھیں۔

وہ کچن سے باہر نکل گئیں اور اب ان کے قدم شایان کے کمرے کی جانب تھے۔ زینب کمرے کے باہر کھڑی ہو گئیں اور دروازہ کھٹکھٹانے لگی۔ جب اندر سے کوئی رد عمل نہیں آیا تو زینب کی تشویش میں اضافہ ہو گیا۔ انہوں نے کمرے کا دروازہ کھولا اور اندر آ گئیں۔ کمرے میں ہر سو اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ زینب نے کمرے کی دیوار پر لگے سوئچ بورڈ پر ہاتھ مارا اور کمرے کی بتیاں جلائی۔

کمرا جب دیکھنے کے قابل ہوا تو انہیں بیڈ پر اوندھے منہ لیٹی عزاہ دکھائی دی۔زینب فوراً عزاہ کے پاس آئیں۔

"عزاہ! عزاہ بیٹا!"

کوئی بھی رد عمل دیے بغیر عزاہ خاموشی سے آنکھیں بند کیے لیٹی رہی۔

www.novelsclubb.com

زینب نے کندھا ہلا کر اسے اٹھانا چاہا مگر وہ تب بھی نہیں اٹھی۔زینب عزاہ سے دور ہوئی اور کچھ پل کے لیے اسے تکتی رہی۔پھر بھاگتے ہوئے وہ اپنے

کمرے کی جانب بڑھی۔ کمرے کے راستے کے دوران انہوں نے چیخ کر ڈرائیور کو گاڑی نکالنے کا کہا۔

اپنے کمرے میں پہنچ کر زینب نے موبائل اٹھایا اور نمبر ڈائل کر کے موبائل کان پر لگایا۔ جیسے ہی دوسری جانب سے کال اٹھائی گئی زینب نے اسے کوئی بات کرنے کا موقع نہیں دیا۔

"شایان جلدی سے ہسپتال پہنچو۔ عزاہ بے ہوش ہو گئی ہے۔ میں اسے ہسپتال لے کر جا رہی ہوں۔"

www.novelsclubb.com

زینب نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی اور موبائل اپنے پرس پر رکھ کر وہ بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئیں۔ پیچھے ان کے کمرے کی دیواریں انہیں تب تک تکتی رہی جب تک وہ ان کی نگاہوں سے اوجھل نہ ہو گئی۔

****

شام کے سایے سڑک پر بھی پھیل گئے تھے۔ سڑک کے کناروں پر لگے اسٹریٹ پولز اندھیرا بڑھتے دیکھ کر اپنے بلب جلانے پر مجبور ہو گئے۔ ایسا ہی ایک سٹریٹ پول بس اسٹاپ کے پاس بھی تھا جس کے بینچ پر وہ بیٹھی ہوئی تھی۔

نگاہیں سڑک کے کناروں ہر جمائے وہ اپنی بس کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔ کچھ لمحات بعد لال رنگ کی بس اس کے سامنے رک گئی۔ وہ آرام سے بس کے سامنے گئی اور اس پر سوار ہو گئی۔

بس میں اپنا راستہ بناتے ہوئے وہ سیٹ کے لیے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی جب ایک مردانہ ہاتھ نے اس کی کلائی پکڑی اور ساتھ موجود اپنی سیٹ پر اسے بٹھایا۔ جائی یانہ اس سے پہلے تھپڑ اس شخص کے منہ پر مارتی، اس شخص نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے ٹھہر کر دیکھا تو یہ شخص کوئی اور نہیں بلکہ زید تھا۔ پینٹ شرٹ پر گھنگرالے بالوں کو لاپرواسا چھوڑے وہ دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ جائی یانہ کو دیکھا جو ابھی تک حالات پر ہکا بکا تھی۔

"تم! تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" جائی یانہ نے دھیمی آواز میں اس سے پوچھا۔

"پبلک ٹرانسپورٹ ہے، کوئی بھی کہیں بھی ہو سکتا ہے۔" اس نے آرام سے اسے بتایا۔

اس کے ہاتھ میں ابھی تک جائی یانہ کی کلائی تھی مگر اس کی گرفت ہلکی ہو چکی تھی جبکہ جائی یانہ کا دوسرا ہاتھ وہ کب کا چھوڑ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتی ہوں یہ پبلک ٹرانسپورٹ ہے مگر تمہارے پاس تو تمہاری اپنی بائیک ہے ناں؟"

"میرے بازو پر زور پڑ رہا تھا۔اس لیے ابھی میں اسے نہیں چلا رہا ہوں۔"

"اچھا!" جائی یانہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا پھر اچانک سے اسے کچھ یاد آیا۔ "لیکن یہ تو تمہارے ورکنگ ہاورز ہے ناں، تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ تمہیں تو اپنی دوکان پر ہونا چاہیے تھا ناں؟"

www.novelsclubb.com

"ہونا تو چاہیے تھا مگر جب میرے دوکان کے مالک کو پتہ چلا میرا بازو زخمی ہیں تو اس نے خود ہی مجھے دو دنوں کی چھٹی دے دی۔"

"دو دنوں میں تو تمہارا زخم نہیں بھرے گا!" جائی یانہ کی بات سن کر وہ مسکرایا۔

"اب وہ بیچارا انسانیت کا مظاہرہ کرتے ہوئے دو دن آرام کے دے رہا ہے تو آپ کو کیا مسئلہ ہے؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ میں تو بس ایسے ہی بول رہی تھی۔" جائی یانہ نے اب کی بار بے نیاز انداز اپنایا۔

"اچھا جی!"

اس کے بعد کچھ دیر کے لیے وہ خاموش رہے۔ جائی یانہ اپنے گود میں رکھے ہاتھوں کو دیکھتی رہی جبکہ زید جائی یانہ کے چہرے کو۔

پھر کچھ دیر بعد جائی یانہ گفتگو برائے گفتگو کے لیے بولی۔

www.novelsclubb.com

"تم ویسے جا کہاں رہے ہو؟"

"میں کہیں سے آرہا ہوں۔" زید نے تصیح کی۔

"کہاں سے؟"

"یہ نہ پوچھیں!" زید شرمانے والے انداز میں سر گھما کر اپنی دوسری طرف موجود کھڑکی سے باہر دیکھنے لگا۔

"کیوں نہ پوچھوں؟" جائی یانہ کے ابرو اوپر کو اٹھیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ پوچھیں گی تو مجھے بتانا پڑے گا میں کہاں گیا تھا اور اب میں اپنی بیوی کو بتاتا اچھا تھوڑی لگوں گا کہ میں ایک پیاری سی خوبصورت سی لڑکی سے مل کر آیا ہوں جو بار بار میری تعریف بھی کر رہی تھی اور۔۔۔۔۔"

"اور جو یقیناً اندھی بھی ہو گی!" جائی یانہ نے جلے کٹے انداز میں اس کا جملہ مکمل کیا۔ زید ہنسنے لگ گیا۔

"ایسا تو نہیں کہے میں اتنا پیارا ہوں۔ اس لیے تو آپ کا مجھ پر دل آیا تھا۔"

"تصیح کرو زید، دل میرا تم پر نہیں بلکہ تمہارا میرے اوپر آیا تھا۔" جائی یانہ نے انگلی اٹھا کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں یہ تو ہے، اسی دل کے ہاتھوں مجھے مجبوراً اس غیر لڑکی کا دل توڑ کر آنا پڑا اور نہ اسے دیکھ کر لگ رہا تھا وہ مجھ سے سچا عشق کرتی ہے۔" زید کی باتیں سن کر جائی یانہ نے کوئی جواب نہیں دیا اور چہرہ دوسری طرف موڑ لیا۔

زید نے پیچھے کی طرف ہو کر بیٹھ گیا اور دل پر ہاتھ رکھے ڈرامائی انداز میں کہنے لگا۔

"میں سوچ رہا ہوں اگر اس لڑکی کا عشق واقعی میں میرے لیے سچا ہوا اور اگر اس نے مجھے بددعا دے دی تو کیا ہو گا۔" جائی یانہ نے اپنا چہرہ ہنوز دوسری جانب رکھا۔ "سوچیں اگر اس نے بددعا دے دی میری محبوبہ مر جائے اور وہ پوری بھی ہو گئی تو میں تو یقیناً سڑکوں کی خاک چھانتا مجنوں بن جاؤں گا۔"

"زید اپنا منہ بند کر لو ورنہ اس کی بد دعا مجھ پر اثر کرے یا نہ کرے تم ضرور میرے ہاتھوں بن موت مرو گے۔" جائی یانہ نے دھیمی آواز میں غراتے ہوئے کہا۔

زید نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا

"میں نے تو یہ کہا ہی نہیں کہ وہ آپ کو بد دعا دے گی میں نے تو محبوبہ کہا تھا تو آپ یہ مان رہی ہے آپ میری محبوبہ ہے۔"

جائی یانہ نے غصے سے زید کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"زید سچ میں تم سے اور جے ٹی سے بات کرنا سر دیوار پر مارنے کے مترادف ہے۔"

جائی یانہ نے چہرے کا رخ دوسری جانب موڑ لیا۔زید یونہی پیار بھرے انداز میں اسے دیکھتا رہتا اگر اس کا موبائل نہ بجتا۔اس نے موبائل نکالا تو اسے دو میسج موصول ہوئے ہوئے تھے۔

انہیں پڑھتے پڑھتے اس کے ماتھے پر شکنوں کا جال بچھنے لگا اور کچھ دیر پہلے والی شوخی بالکل زائل ہو گئی۔کچھ دیر بعد اس نے موبائل رکھ دیا اور پر سوچ انداز میں کچھ سوچنے لگا۔

اس کی کیفیت سے انجان جائی یا نہ ابھی بھی چہرہ دوسری جانب کیے ہوئے تھی۔

****

ہسپتال کی راہداری پر کھڑی زینب مضطرب سی چکر لگا رہی تھیں۔ وہ بار بار متفکر نگاہوں سے اپنے سامنے موجود کمرے کے دروازے کی جانب دیکھ رہی تھی جس کے اندر ڈاکٹر، عزاہ کو چیک کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ان کے سامنے کرسی پر بیٹھا شایان بڑے آرام سے موبائل پر لگا ہوا تھا۔اس کا حلیہ بتاتا تھا وہ آفس سے سیدھا یہاں آیا ہے۔اس کے چہرے پر ہلکی سی بھی پریشانی نہیں جھلک رہی تھی۔وہ بے فکر آرام سے اپنی دنیا میں مست تھا۔

کچھ دیر بعد گلابی یونیفارم پہنے نرس جیسے ہی باہر آئی زینب لپک کر اس کے پاس گئیں۔

"سسٹر! میری بہو تو ٹھیک ہے ناں!"

www.novelsclubb.com

نرس کے چہرے پر شائستہ سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"جی، آپ کی بہو بالکل ٹھیک ہے بلکہ آپ کے لیے تو گڈ نیوز ہے۔"

شایان جو بے توجہی سے نرس کی باتیں سن رہا تھا نرس کی بات سن کر اس کے کان کھڑے ہو گئے۔

"آپ دادی بننے جا رہی ہے!"

شایان شاک سے کھڑا ہو گیا جبکہ زینب بے یقینی سے سر نفی میں ہلانے لگ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"آپ سچ کہہ رہی ہیں؟" زینب کے چہرے پر بے یقینی ہنوز تھی مگر اب ایک مسکراہٹ بھی لبوں پر پھیل گئی تھی۔

"جی! ڈاکٹر صاحبہ نے انہیں چیک کر لیا ہے۔ اب وہ دوائیاں لکھ رہی ہے۔ جب وہ باہر آ جائیں تو آپ لوگ اندر جا کر اپنی مریض سے مل لینا۔ وہ ابھی تک بے ہوش ہے آدھے ایک گھنٹے میں وہ جب ہوش میں آ جائیں گی تو آپ انہیں لے کر جا سکتے ہیں۔"

نرس تمام تفصیلات سنا دینے کے بعد چلی گئی جبکہ زینب خوشی سے پھولے نہیں سما رہی تھی۔ وہ شایان کے پاس آ گئی۔ وہ اس قدر خوش تھی کہ وہ شایان کے اترے ہوئے چہرے پر بالکل بھی دھیان نہیں دے رہی تھیں۔

"شایان! میں دادی بننے والی ہوں۔اوہ میرے اللہ! میں نے کتنے سالوں سے اس پل کا انتظار کیا تھا۔اللہ عزاہ کو ہمیشہ خوش رکھے۔اس نے میری اتنی بڑی خواہش جو پوری کی ہے۔" زینب اپنی رو میں بہت کچھ بولے جا رہی تھیں۔

جب کہ شایان تاریک چہرے کے ساتھ اب اس دروازے کو دیکھ رہا تھا جس کے پار عزاہ تھی۔

****

آسمان اب بلکل تاریک ہو گیا تھا۔اسلام آباد کے ایک مڈل کلاس فوڈ ریستوران میں اس وقت معمول کے مطابق ہی چہل پہل تھی۔ایسے میں زید اس ریستوران کی ایگزٹ سے نکلتا دکھائی دے گا۔وہ یہاں ایک شخص سے ملنے آیا تھا۔ زید کے چہرے کے تاثرات بتاتے تھے یہ ملاقات اتنی خوشگوار نہیں تھی لیکن ابھی اس شخص اور ملاقات کو چھوڑ کر ہم آگے بڑھتے ہیں تو زید اب ریستوران کے سامنے والی سڑک پر چلنے لگ گیا تھا۔

کچھ دور جانے پر اس نے یونہی عام سے انداز میں سڑک کے کنارے پر نظر ڈالی تو اسے ایک عورت چادر لپیٹے بیٹھی ہوئی دکھائی دی۔زید نے نظر ہٹالی مگر جیسے ہی اس عورت کے چہرے کو زید کے دماغ نے تلاشا تو اس کے پاؤں ایک دم رک گئے۔اس نے دوبارہ پیچھے مڑ کر کچھ دور بیٹھی اس عورت کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

زید بالکل مڑ گیا اور بھاگتے ہوئے اس عورت کے پاس پہنچ گیا۔ وہ گھٹنوں کے بل بیٹھا اور عورت کے ہاتھوں کو تھام لیا۔

"کیا ہوا ہے عائشہ؟ یہاں کیوں بیٹھی ہو؟" سڑک کے کنارے اپنی بہن کو یوں دیکھ کر زید کے دل میں ہزاروں قسم کے وسوسے سر اٹھانے لگ گئے۔

عائشہ نے نظریں اٹھا کر اپنے چھوٹے بھائی کو دیکھا۔ عائشہ کی آنکھیں زیادہ رونے کی وجہ سے سرخ اور سوج چکی تھیں۔ اس نے زید کی باتوں کا کوئی جواب نہیں دیا بس یونہی سسکیاں بھرتی رہی۔

www.novelsclubb.com

"عائشہ خدا کے لیے کچھ تو بتاؤ آخر ہوا کیا ہے؟" زید نے اسے ہنوز چپ دیکھا تو اس بار مزید بے چینی سے پوچھا۔

عائشہ نے گیلی سانس اندر بھری اور اپنے ہاتھ میں پکڑے موبائل کی اسکرین جلائی اور اس پر انگلیاں مار کر اسکرین زید کے سامنے کر دی۔ زید نے غور سے اسے دیکھا تو اسے اسکرین پر ایک تصویر دکھائی دے رہی تھی۔

تصویر کسی شادی کے فنکشن کی تھی اور دولہا دلہن صوفے پر ایک ساتھ بیٹھے ہوئے تھے۔ دلہا، دلہن کے کان میں کچھ کہہ رہا تھا جسے سن کر وہ ہنس رہی تھی۔ زید نے ذرا غور سے دولہے کا چہرہ دیکھا تو اسے کچھ شناسا لگا۔ پھر اس نے مزید غور کیا تو اسے ایک دم یاد آیا یہ تو عیسیٰ تھا۔

عیسیٰ نے شادی کر لی ہے!

اسے بے اختیار عیسیٰ کے ساتھ بیٹھی اس لڑکی پر ترس آیا۔ پتہ نہیں وہ بے چاری جانتی بھی تھی کہ اس سے شادی سے پہلے عیسیٰ دو لڑکیوں کی زندگی برباد کر چکا تھا۔

زید نے عائشہ کے موبائل والا ہاتھ آرام سے نیچے کیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں کہاں ملی یہ تصاویر؟" زید نے دھیمے انداز میں پوچھا۔

"!Blessed with best"

عائشہ نے رندھی آواز میں کہا۔

زید کچھ نا سمجھی سے اسے دیکھنے لگا۔اس بات کا کیا مطلب؟عائشہ اس کی طرف دیکھے بغیر بولنے لگی۔

"میری زندگی میں آکر،اپنی محبت کے جال میں پھنسا کر، مجھ سے نکاح کر کے آج یہ شخص کسی اور لڑکی کو زندگی میں لا کر کیسے لکھ سکتا ہے ایسا کیپشن؟"

www.novelsclubb.com

وہ دھاڑے مار مار کر رونے لگ گئی۔ زید نے اسے چپ نہیں کروایا بلکہ بڑے آرام سے روتی ہوئی عائشہ کو اپنے کندھے سے لگا لیا۔ عائشہ اپنے دل میں موجود غبار آج نکال دینا چاہتی تھی۔

"مجھے کس کس نے نہیں روکا تھا مگر میں! میں اس وقت بہری ہو گئی تھی۔ ہر نصیحت مجھے بری لگنے لگ گئی۔ تم نے بھی مجھے کتنا روکا، مجھے کہا کہ ایسا نہ کروں مگر میں نے تو اس محبت کو ضد بنا لیا۔ میں پاگل ہو گئی تھی!"

عائشہ روتے ہوئے اعتراف کر رہی تھی۔ زید کی آنکھیں اسے یوں روتے دیکھ نم ہو گئیں۔

"عائشہ صرف تمہارا ہی قصور نہیں تھا۔ میں بھی قصوروار تھا۔ ضدا گر تم نے باندھی تھی تو میں بھی اسی ضد کا شکار تھا۔ تم جانتی ہو ہم مرد اپنی عورتوں سے بہت محبت کرتے ہیں، پھر چاہے اس عورت سے ہمارا کیسا ہی رشتہ ہو، ہمارے لیے وہ عورت بہت قیمتی ہوتی ہے۔ کوئی بھی شخص اپنی قیمتی شے کو کسی ناقدرے انسان کے پاس برداشت نہیں کر سکتا ہے۔ میں نہیں چاہتا تھا میری بہن کسی ایسے شخص سے ملے جو مجھے ناپسند ہو۔ عیسیٰ سے پہلی ملاقات میں ہی کچھ عجیب سی وائبز آنے لگی تھی۔ میں نہیں چاہتا تھا تم اس شخص کے ساتھ اپنی زندگی کا ایک اہم موڑ موڑوں مگر میں نے بجائے تمہیں پیار سے یہ سب سمجھانے کے غصے اور ڈانٹنے سے سمجھایا۔ مجھے لگ رہا تھا میرا غصہ اور ناراضگی دیکھ کر تم میری بات مان جاؤں گی۔ اگر ہم گھر کے مرد اپنی گھر کی عورتوں کو پیار سے سمجھائے تو مجھے یقین ہے وہ سمجھ جائیں گی۔"

www.novelsclubb.com

وہ ایک پل کے لیے ٹھہرا۔

"وقت شاید اس وقت ہم دونوں کا خراب تھا ورنہ شاید تم میرے غصے کی وجہ آرام سے جان لیتی اور مجھے اپنا دشمن نہیں سمجھتی!"

عائشہ نے اپنے گیلے گالوں کو ہاتھ کی مدد سے صاف کرنا چاہا۔

"بھائی جان کی خود غرضی اور بے رخی نے میرا اعتبار ہر چیز سے اٹھا دیا ہے۔اس وقت جب تم مجھے عیسیٰ سے شادی سے روک رہے تھے تو مجھے لگ رہا تھا شاید تم بھی بھائی جان جیسے ہو گئے ہو اور ان ہی کی طرح تمہیں بس اپنی عزت کی

www.novelsclubb.com

پرواہے۔میرے احساسات اور جذبات تمہارے لیے بے معنی ہو گئے ہیں۔ہم انسان ماضی سے ملنے والے سبق کو بعض اوقات غلط انسان پر لاگو کر بیٹھتے ہیں۔"

"خیر جو ہوا سو ہوا چلو اب میں تمہیں گھر چھوڑ دیتا ہوں۔"زید نے عائشہ کا کندھا تھام کر اسے کھڑا کیا۔عائشہ نے دونوں ہاتھوں سے اپنے گال صاف کیے اور ادھر ادھر دیکھا جبکہ زید نے اس کے کندھے پر لٹکتی چادر کو بڑے آرام سے اس کے سر پر کیا پھر اچھے سے شانوں میں لپیٹ دیا۔

پھر وہ دونوں چہل قدمی کرنے والے انداز میں چلنے لگ گئے۔

راستے میں ایک جگہ زید کے ذہن میں ایک سوال آیا تو اس نے فوراً پوچھا۔

"عائشہ تم نے عیسیٰ سے طلاق نہیں لی؟"

عائشہ نے سر نفی میں ہلایا۔

"نہیں مجھے لگتا تھا شاید وہ واپس آ کر مجھ سے معافی مانگیں گا۔ میں کب سے اسی انتظار میں تھی مگر تھینکس ٹو انسٹا گرام! دور بیٹھے انسان کی زندگی میں کیا ہو رہا ہے اور وہ کسی کو چھوڑ کر کتنا آگے بڑھ چکا ہے یہ سب بتا دیتا ہے سوشل میڈیا۔"

زید اس سے اور بھی بہت کچھ پوچھنا چاہتا تھا مگر وہ یہ بات جانتا تھا عیسیٰ کا موضوع اس وقت اسے تکلیف دے رہا ہے اس لیے خاموش ہو گیا۔

****

لیمپ سے نکلتی پیلی روشنی بیڈ روم کو روشن کیے ہوئے تھے۔ کمرے کے وسط میں رکھے بیڈ روم پر وہ نیم دراز لیٹی ہوئی تھی۔ وہ کب سے سامنے کسی غیر مرئی نقطے کو گھور رہی تھی۔ پھپھو نے اس کی پریگننسی کی خبر اسے ہوش آتے ساتھ ہی دے دی تھی۔ پھپھو کافی پرجوش دکھائی دے رہی تھی مگر!

شایان کا رویہ پھپھو سے بالکل متضاد تھا۔صاف پتہ چلتا تھا اسے یہ خبر جان کر کوئی خوشی نہیں ہوئی ہے۔ہسپتال سے گھر آنے تک شایان اور وہ بالکل خاموش رہے تھے۔اگر کوئی بولا تھا تو وہ پھپھو ہی تھیں جو اس بچے کو لے کر مستقبل کی منصوبہ بندی کر رہی تھی اور ساتھ ساتھ ان دونوں سے تبصرہ بھی مانگ رہی تھیں۔

وہ دونوں بس ان کی باتیں سن کر سر اثبات میں ہلا رہے تھے۔اصل بات تو یہ تھی وہ دونوں ہی اتنی بڑی خبر کے لیے تیار نہ تھے۔ان دونوں نے ابھی تک اس بارے میں تو بالکل بھی نہیں سوچا تھا۔

www.novelsclubb.com

عزاہ اور زینب کو گھر چھوڑ کر شایان زینب کی ہدایات کے مطابق برے دل کے ساتھ صدقہ و خیرات کرنے چلا گیا تھا۔اس کی واپسی ابھی تک نہیں ہوئی تھی۔

عزاہ کل ہی جائی یانہ سے مل کر آئی تھی۔ان دونوں نے کل ہی اپنی بڑی بہن کو بچانے کا عزم لیا تھا۔کیا ان حالات میں عزاہ اپنا یہ عزم پورا کر پائے گی؟

عزاہ آرام سے اٹھی اور وارڈروب کی جانب بڑھی۔اپنے کپڑوں کی الماری کھول کر اس نے اپنا ہاتھ کپڑوں کے انبار میں اندر گھسایا۔کافی دیر ہاتھ ادھر ادھر مار کر اس نے ایک چھوٹا سا موبائل باہر نکالا۔وہ ایک چھوٹا سا کی پیڈ موبائل تھا۔اورنج کلر کی چمکتی باڈی کے ساتھ وہ نیا لگتا تھا۔عزاہ نے موبائل کو آن کیا۔

آن ہونے کے بعد عزاہ ایس ایم ایس کے آپشن پر گئی اور ایک نمبر پر یہ میسج لکھ کر سینڈ کیا۔

"جائی یانہ! یہ میرا نمبر ہے۔ میں اسی سے تم سے رابطہ کیا کروں گی۔ جب بھی بات کرنی ہو گی میں ہی تمہیں کال کروں گی۔ تم نے کبھی بھی خود سے کال نہیں کرنی ہے۔ سمجھ گئی؟"

عزاہ نے میسج بھیج کر تھوڑی دیر انتظار کیا۔ کچھ دیر بعد اسے میسج موصول ہوا۔

"اوکے، سمجھ گئی!"

عزاہ نے ایک گہرا سانس باہر نکالا اور موبائل احتیاط کے ساتھ کپڑوں کے اندر دبا دیا۔

یہ موبائل اس نے کل جائی یانہ کے ہاسٹل سے ہسپتال آتے ہوئے راستے میں لیا تھا۔اس میں اس نے اپنی پرانی سم ہی ڈال دی تھی۔اب وہ جائی یانہ سے رابطہ آرام سے رکھ سکتی تھی لیکن اسے احتیاط بھی بہت کرنی تھی۔اگر شایان کو پتہ چل گیا اس نے خفیہ موبائل اپنے پاس رکھا ہوا ہے تو یقیناً شایان اس کا غلط مطلب نکال سکتا تھا اور جو پھر ہونا تھا اس کا عزاہ تصور بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔

عزاہ آرام سے قدم اٹھاتی واپس کمرے میں آ گئی۔ وہ بیڈ کی طرف بڑھ رہی تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز آئی۔ اس نے مڑ کر دیکھا تو شایان کمرے میں آیا۔ اس کا چہرہ صاف صاف بتا رہا تھا شایان اس وقت بہت برے موڈ میں ہیں۔ عزاہ نے چہرہ موڑ لیا اور چپ چاپ بیڈ پر بیٹھ گئی۔ شایان نے بھی کچھ نہیں کہا اور سارے بلب بند کر کے وہ بیڈ پر دھرام سے گر گیا۔

اس نے عزاہ سے جان بوجھ کر نگاہیں نہیں ملائی تھیں۔ عزاہ شایان کے اس ری ایکشن کو سمجھنے سے بالکل قاصر تھی۔

www.novelsclubb.com

****

اسی اندھیری رات میں زینب کے گھر سے دور ایک اور گھر ایسا ہی تھا جہاں پر سنہری آنکھیں اپنی قید پر ماتم بھر رہی تھیں۔

اس کمرے کی چار دیواروں میں قید یہ آنکھیں کھلے آسمان کو دیکھنے کے لیے ترس گئی تھیں۔ دھوپ کی گرمی اس کے جسم سے بہت دور تھی۔ کھلی اور ٹھنڈی ہوا کے جھونکے کمرے کی دیواروں سے ٹکرا کر ہی واپس گزر جایا کرتے تھے۔

سنہری آنکھوں والی لڑکی اس وقت زمین پر کچھ اس طرح بیٹھی تھی کہ اس کا سر بیڈ کے گدے پر ٹکا ہوا تھا۔

وہ اداس سی کمرے کی دیواروں کو باری باری بے دھیانی میں تک رہی تھی۔ وہ کتنے دنوں سے اس جگہ بند تھی۔ اس نے حساب نہیں لگایا تھا۔ شاید ہفتہ ہو گیا، شاید مہینہ یا پھر سال ہی گزر گیا ہو۔

وقت کی لگام اب اس کے ہاتھوں میں نہ تھی۔ آزادی ہی اسے اس قید سے آزاد کروا کر دوبارہ وقت کی لگام میں پکڑا سکتی تھی مگر کیا اب اس کو یقین بھی رہا تھا کہ وہ آزاد ہو پائے گی؟

اس نے ڈاکیومنٹری میں جس طرح مسلمانوں کو آزادی کے لیے کوششیں کرتے دیکھا تھا وہ تو اس میں سے کچھ بھی نہیں کر رہی تھی۔ وہ تو بس ہاتھ پر ہاتھ دھرے بیٹھی ہوئی تھی۔ آزادی حاصل کر کے ویسے وہ کیا کر سکتی تھی؟

کچھ بھی تو نہیں!

اس کے گھر والے اب تک تو اس سے بری طرح بد ظن ہو چکے ہونگے بلکہ اپنی زندگی کی مصروفیات میں وہ تو اسے بھول بھی چکے ہونگے۔انہیں تو اب یاد بھی آتا ہو گا کہ ان کے درمیان عالیہ کبھی ہوا بھی کرتی تھی اور اگر بھولے سے تذکرہ چھڑ بھی جاتا ہو تو جو کچھ وہ ان کے ساتھ کر کے گئی تھی اس کے بعد اپنی یاد میں اچھے الفاظ کہاں ملتے ہونگے اسے؟

www.novelsclubb.com

وہ تو اپنی بہنوں اور ماں باپ کی زندگیاں مزید اجیرن کر کے آگئی تھی۔

شاید اب تو وہ سب ہی اسے بد دعائیں دیتے ہوں اور وہ تو ان بد دعاؤں کی ہی حقدار تھی!

شاید اب وہ کبھی بھی اس گھر سے نکل نہیں پائے گی۔ شاید یہ لوگ اسے مار کر ہی دم لیں گے۔

اپنی منفی سوچوں میں ڈوبی عالیہ اس بات سے انجان تھی کہ اس قید سے باہر اس کو یہاں سے نکالنے کی تحریک اس کی دونوں بہنوں نے گرم کر لی تھی۔

****

سڑک پر ٹریفک کے درمیان سے ڈرائیور مہارت گاڑی گزار رہا تھا۔ اس نے گاڑی سڑک پر موڑ کر ایک گلی میں کر دی۔ دکھنے سے ہی پتہ چلتا تھا اس محلے میں سفید پوش لوگوں کا راج تھا۔

گلی کی چوڑائی زیادہ تھی اس لیے گاڑی گلی میں چلانے میں ڈرائیور کو کوئی مشکل نہیں پیش آ رہی تھی۔ ڈرائیور نے گاڑی ایک مکان کے سامنے روک دی۔ ڈرائیور پھر گاڑی سے اترا اور پیچھے کی سیٹ کا دروازہ کھول دیا۔

ایک عورت گاڑی سے باہر نکلی اور ادھر ادھر سر گھما کر پورے محلے کا جائزہ لینے لگ گئی۔

"زینب کا میری طرف سے شکریہ ادا کر دینا۔اس نے تمہیں گاڑی ڈرائیو کرنے کے لیے میرے پاس بھیج کر مجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔"

ڈرائیور نے سر تابع داری سے اثبات میں ہلایا مگر وہ عورت اس کی جانب نہیں دیکھ رہی تھی۔ایسا لگتا تھا اس علاقے میں آ کر وہ کسی سحر میں کھو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تم گھر چلے جاؤ۔ مجھے دیر لگ جائے گی۔ جب بلانا ہوا تمہیں کال کر دوں گی۔" کھوئے ہوئے لہجے میں کہہ کر نوال آگے بڑھ گئی۔ پیچھے کھڑا ڈرائیور اس عورت کو دیکھتا رہ گیا۔

نوال اس گھر کے پرانے اور بوسیدہ دروازے کے سامنے کھڑی ہو گئی جس پر زنگ آلود تالا لگا ہوا تھا۔

نوال نے اپنے پرس میں ہاتھ مارا اور چابی اس سے برآمد کی۔ چابی والے ہاتھ سے اس نے دروازے کا تالہ کھولنا چاہا تو نوال کو اپنا ہاتھ کانپتا ہوا محسوس ہوا۔

نوال نے تھوڑی سی جدوجہد کے بعد تالا کھولا اور اندر آ گئی۔ گھر کے اندر قدم رکھتے ہی نوال کو اپنا آپ ماضی میں جاتا محسوس ہوا۔

انہوں نے دوسرا قدم بڑھایا تو ایک دم انہیں دائیں طرف سے اپنی ماں کی آواز سنائی دی۔

"نوال! تم نے صحن کی صحیح سے جھاڑو بھی نہیں ماری۔ جانے تمہیں کب کام کرنا آئے گا۔"

www.novelsclubb.com

نوال نے مڑ کر آواز کی سمت میں دیکھنا چاہا مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔

"صحیح سے تو لگائی ہے۔آپ تو یونہی میرے کاموں میں نقص نکالتی ہیں۔"نوال یہ آواز سن کر اداس سا مسکرادی۔یہ ان کی اپنی آواز تھی جو تیس سال پرانی معلوم ہوتی تھی۔

وہ صحن میں قدم قدم چلتے ہوئے کمروں تک آئی۔

"دیکھیں نا ابو! میں اتنے کام کرتی ہوں پھر بھی اماں کو سمجھ نہیں آتے ہیں۔کہتی ہیں مجھ سے کچھ نہیں ہوتا۔"

www.novelsclubb.com

"میری بڑی بیٹی میری جان ہے مریم بیگم !اس سے اتنے کام نہ کروایا کریں۔"

"ہانی! تم میری فراک اتار دو ورنہ تمہاری آج خیر نہیں!"

"میں نے آپ جیسی عورت سے نکاح مجبوراً کیا ہے ورنہ میں آپ جیسی عورتوں کو نکاح جیسی پاک چیز کے لائق بھی نہیں سمجھتا ہوں۔"

"ابو وہ بہت اچھا ہے۔ میرا یقین مانے روفی میں کوئی برائی۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے تم سے کبھی پیار نہیں کیا تھا نوال!"

نوال کو ایسے لگنے لگا صحن میں لاکھوں آوازیں گونج رہی تھی۔ مختلف وقت، مختلف صورتحال اور مختلف لوگوں کی کہیں ہوئی باتیں آج آواز کے شور میں گڈمڈ ہو رہی تھیں۔

نوال نے اسی آواز کے شور میں سرسراسا نچلی منزل کا جائزہ لیا جہاں پر ٹوٹے پھوٹے سامان اور دھول مٹی کے علاوہ اب کچھ نہیں پایا جا سکتا تھا۔ ایک وقت تھا جب یہ گھر کتنا آباد ہوا کرتا تھا!

پھر نوال نے اپنے قدم سیڑھیوں کے جانب کیے اور پھر وہ عین ان زینوں کے سامنے کھڑی ہو گئی تھی۔ نوال کی دل دھڑکنے اب گڈمڈ ہونے لگ گئی تھیں۔

وہ دل کو بمشکل قابو کیے اوپر جانے لگ گئیں۔ پہلا زینہ چڑھتے ہی انہیں روفی کا چہرہ یاد آیا۔ نوال نے اسی حالت میں دوسرا زینہ چڑھا تو انہیں روفی سے پہلی ملاقات یاد آئی۔ اسی حالت میں وہ سیڑھیاں چڑھ گئیں۔ چھت پر پہنچ کر وہ چھت کی دیوار کے پاس آئی۔

اسی دیوار کے پاس جہاں سے وہ ہمیشہ کود کر دوسرے کی چھتوں سے اس چھت پر آتا تھا۔

www.novelsclubb.com

نوال اس دیوار کو چھونے لگ گئی۔ ادھوری محبت کا روگ، پچھتاوا، اداسی کیا کچھ نہیں تھا ان کے دل میں!

دیوار چھوتے ہوئے انہیں روفی کو بھیجا اپنا پہلا خط آیا جب انہوں نے پہلی بار روفی کو اس چھت پر بلایا تھا۔ نوال کے ہونٹوں پر تلخ مسکراہٹ رینگ گئی۔ وہ اس وقت کتنی بیوقوف تھی۔ سمجھدار تو خیر وہ ابھی بھی خود کو نہیں مانتی تھیں!

نوال دیوار کے پاس سے ہٹی اور چھت پر بچھی چارپائی پر آکر بیٹھ گئیں۔ آج وہ تہیہ کر کے آئی تھی آج کا سارا دن، اپنی ادھوری محبت کی یاد میں منائیں گی۔ ان یادوں میں جو ان کی زندگی کی سب تلخ یادیں تھیں۔ ان یادوں میں جس نے ان کی زندگی خراب کی تھی۔

www.novelsclubb.com

آج کا دن محبت کے نام!

ادھوری محبت کے نام!

****

آسمان میں ہر سو اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ کراچی کے اس علاقے میں بھی خاموشی اور اندھیرے نے اپنا بسیرا کیا ہوا تھا جس میں موجود گھر ہماری کہانی کا حصہ بننے جا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

اس گھر میں قدم رکھو تو وہاں پر اس قدر خاموشی تھی کہ سوئی کے گرنے کی آواز بھی گونجنے کا خدشہ تھا۔

ایسے میں ایک عورت بڑے سے بیڈ پر اپنے دونوں کو بچوں کو لیے سو رہی تھی۔

وہ کچھ اس طرح سوئے ہوئے تھے کہ ماں درمیان میں تھی جبکہ اس کے ایک طرف چھ سات سالہ بچی اور اس اس کی دوسری طرف دس سالہ لڑکا!

گہری نیند میں وہ سب سو رہے تھے جب عورت کی نیند میں خلل ہلکی سی چرچراہٹ نے کی۔ وہ آواز دروازے کی چرچراہٹ کی تھی مگر یہ اس کمرے کے دروازے کی نہیں بلکہ ساتھ والے کمرے سے آتی محسوس ہوتی تھی۔ عورت اٹھ کر بیڈ پر بیٹھ گئی۔ بہت دیر تک اس نے کوئی حرکت نہیں کی تھی۔ وہ بس یونہی بیٹھی

رہی۔ پھر کچھ دیر بعد وہ اپنا وہم سمجھ کر دوبارہ لیٹنے لگی تو اسے قدموں کی چاپ سنائی دی۔

وہ عورت اب حقیقی معنوں میں گھبرا گئی تھی۔اس نے پہلے اپنے ارد گرد لیٹے اپنے دونوں بچوں کو دیکھا پھر بہت احتیاط سے بیڈ پر سے اٹھ گئی۔اس نے آہستہ آہستہ قدم بڑھائے اور دروازے تک جاتے ہوئے اس نے پاس پڑا گلدان بھی ساتھ میں اٹھالیا۔وہ محتاط انداز میں دروازے کے پاس کھڑی ہو گئی اور دونوں ہاتھوں سے پکڑا گلدان اپنے سر تک اٹھالیا۔

www.novelsclubb.com

باہر سے قدموں کی آہٹ قریب آتی جا رہی تھی۔آہستہ آہستہ!

پھر اس عورت کو کوئی دروازے کے عین دوسری جانب کھڑا محسوس ہوا اور پھر اچانک سے دروازہ کھل گیا۔

عورت نے فوراً سے گلدن سر پر مارنا چاہا مگر مقابل نے فوراً سے خطرہ بھانپ کر عورت کا وار ناکام بنا دیا۔

خوف گھبراہٹ کی وجہ اس عورت کی گلدان پر گرفت ہلکی ہی تھی۔ اس کا مقابل نے فائدہ اٹھاتے ہوئے گلدان اس عورت کے ہاتھوں سے لے لیا۔ عورت نے جب اپنے سامنے دیکھا تو اسے ایک ہیولا ہی دکھائی دیا لیکن شاید مقابل نے سامنے والی عورت میں کچھ دیکھ لیا تھا۔ دروازے کے ساتھ لگے سوئچ بورڈ پر اس آدمی نے ہاتھ مارا تو پورا کمرہ روشنی میں نہا گیا۔

روشنی کی وجہ سے عورت کی سیاہ آنکھیں چندھیا گئیں۔وہ کچھ پل کے لیے کچھ بھی دیکھنے کے لیے قاصر تھی جبکہ بیڈ پر لیٹے دونوں بچے اپنی آنکھیں رگڑتے ہوئے بیڈ پر اٹھ کر بیٹھ گئے تھے۔

جب عورت کی آنکھیں روشنی کی عادی ہوئی تو اپنے سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر اس کی ہارٹ بیٹ مس ہو گئی۔

جبکہ سامنے کھڑا شخص بھی حیرانی سے اسے دیکھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

دونوں بچے ہونقوں کی طرح اپنی ماں اور سامنے کھڑے اس شخص کو دیکھ رہے تھے۔ چھوٹی بچی نے ڈر کے مارے اپنا ہاتھ اپنے بڑے بھائی کے کندھے پر رکھ دیا تھا جبکہ اس کا بھائی بس اپنی ماں کو ہی دیکھے جا رہا تھا۔

کچھ پل کے لیے وہ سب یونہی ساکن رہے اور پھر اس شخص کے چہرے پر شیطانی مسکراہٹ رینگ گئی۔ اس نے مسکراتے ہوئے اپنا پہلا قدم عورت کی جانب بڑھایا۔

"زینب!" اس نے بڑے پیار سے یہ نام ادا کیا جبکہ زینب کے ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہونے لگ گئے تھے۔

بوسیدہ قمیض کا کھلا گریبان، گردن پر لٹکی چاندی کی چین، اپنا وہی حلیہ لیے روفی اس کے سامنے کھڑا تھا۔

روفی نے اپنا دوسرا قدم زینب کی جانب بڑھایا۔ زینب بے اختیار پیچھے کو ہٹی۔

لیکن روفی نے ہاتھ بڑھا کر زینب کے کندھوں کو مضبوطی سے تھام لیا۔ اب زینب روفی کی گرفت میں قید تھی۔

www.novelsclubb.com

"بہت سالوں انتظار کروانے کے بعد آخر کار تم مجھے مل ہی گئی زینب!"

اس کے بچے غور سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے۔

"اس گھر چوری کرنے گھسا تھا مجھے کیا پتہ تھا یہاں پر اتنا بڑا ہیر امل جائے گا۔"

اس کے چہرے کے تاثرات زینب کا خون نچوڑ رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ایک ٹریجڈی جو اس کے خاندان میں سات سال پہلے گزری تھی اب دوبارہ ایک نئی ٹریجڈی آن پہنچی تھی۔

یہ ٹریجڈی سالوں تک اس گھر کے تینوں مکینوں کے ساتھ رہنے والی تھی اور یہی سے شروع ہونے والا تھا ایک بہت بڑا بگاڑ!

****

(باقی آئندہ)

www.novelsclubb.com

Episode 12

چھت پر بچھی چارپائی پر نوال کچھ ایسے لیٹی تھیں کہ ان کے پاؤں چھت کی فرش کو چھو رہے تھے۔ان کی آنکھیں آسمان کی جانب تھیں جو آج خاصا ابر آلود دکھائی دیتا تھا۔

سنہری آنکھوں میں ایک دم سے جھماکا چھایا اور بادلوں سے بھرا آسمان یک لخت غائب ہوا۔

(آسمان پر اندھیرا ہر سو چھایا ہوا تھا۔اسی چھت کی منڈیر پر وہی سنہری آنکھیں تھیں، جن آنکھوں کی مالکن کی جوانی اور حسن دونوں جوبن پر تھا۔اس چھت کی منڈیر پر ایک لڑکا بیٹھا تھا جو دکھنے سے ہی ایک آوارہ انسان لگتا تھا۔وہ

www.novelsclubb.com

دونوں ایک دوسرے سے باتیں کر رہے تھے۔اگر ہم غور کریں تو سنہری آنکھوں والی لڑکی کہہ رہی تھی۔

"اور پھر زینب خوشی خوشی نکاح کے لیے مان گئی!" وہ اپنا جھوٹ اس قدر پر سکون انداز میں کہہ رہی تھی کہ روفی کو اس پر یقین آ گیا تھا مگر نوال ہی یہ بات جانتی تھی کہ یہ سب کہتے ہوئے اس کا ضمیر اس پر کتنی ملامت کر رہا تھا۔

کچھ دیر یونہی خاموشی چھائی رہی پھر روفی نے اپنی کہنی شروع کی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے اسے پہلی بار گلی میں گزرتے ہوئے دیکھا تھا اور میں پہلی دفعہ ہی اسے دیکھ کر اپنا سب کچھ ہار بیٹھا تھا۔اس میں اتنی کشش تھی کہ دل چاہتا تھا اسے سب سے چھپا کر اپنے پاس لے آؤں۔"

روفی یونہی اپنی داستان بتا رہا تھا۔نوال بظاہر اسے یہی دکھا رہی تھی کہ وہ غور سے روفی کی باتیں سن رہی ہے مگر در حقیقت اس کے حلق میں گرہیں بندھ رہی تھی۔اپنے محبوب سے اس کے محبوب کی تعریفیں سننا بڑا حوصلہ طلب کام ہوتا ہے اور نوال یہ کام بڑی خوش اسلوبی سے کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بات کرنے کے بعد روفی اسے خدا حافظ کہہ کر چھت کی دیوار سے چڑھ کر اوجھل ہو گیا جبکہ نوال کچھ پل کے لیے اس جگہ کو دیکھتی رہی جہاں سے وہ گیا تھا۔

آہستہ آہستہ یہ معمول بندھ گیا۔وہ دونوں روز یونہی آکر باتیں کیا کرتے تھے)

منظر غائب ہو گیا۔نوال نے جب غور کیا تو انہیں پتہ چلا وہ تو مسکرا رہی تھی مگر کیوں؟

اس سوال نے ان کی مسکراہٹ سمیٹ دی کیونکہ آگے جو ہوا تھا ان سب میں اس مسکراہٹ کا کوئی کام نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

(وقت، جگہ، منظر وہی تھا اگر کچھ بدلا تھا تو وہ بس سنہری آنکھیں تھیں۔آج یہ آنکھیں اشک بہاتی دکھائی دے رہی تھیں جبکہ سامنے بیٹھا روفی اسے بہت فکر مندی سے دیکھ رہا تھا۔

"میرے ابو نے ہانی کی منگنی کر دی ہے اب وہ چاہتے ہیں میری اور ہانی کی شادی ایک ساتھ ہی ہو جائے۔میں کیا کروں روفی؟ مجھے اشفاق سے شادی نہیں کرنی ہے۔"

وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی۔روفی نے نگاہیں نیچے کر لی۔

"میں سمجھ سکتا ہوں۔اشفاق جیسے انسان سے شادی کرنا کیسا عذاب ہے۔"روفی نے ہمدردی سے کہا تھا۔

نوال مسلسل آنسو بہاتی رہی پھر وہ ایک پل کے لیے رکی۔پھر اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔

"کیا تم مجھ سے سے شادی کرو گے روفی؟"

www.novelsclubb.com

روفی نے پہلے بے یقینی سے نوال کو دیکھا۔اسے لگا جیسے وہ مذاق کر رہی تھی مگر جب ایسا کوئی تاثر نہیں ابھرا کہ وہ بس مذاق کر رہی ہے تو روفی فوراً سے ہاتھ اٹھا کر کھڑا ہو گیا۔

"نہیں۔۔میں ایسے کیسے۔۔۔!"اس کی بات مکمل ہونے سے پہلے ہی نوال دوبارہ بول اٹھی۔

"نہیں روفی !تم مجھے یوں مت چھوڑو۔مجھے اشفاق پسند نہیں ہے۔ مجھے تم پسند ہو۔پلیز مجھے اشفاق جیسے انسان کے پاس مت چھوڑو۔میں مر جاؤں گی۔تم مجھے اپنے ساتھ کہیں دور لے جاؤ۔"

نوال اب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئی تھی جبکہ روفی ششدر رہ گیا تھا۔نوال اسے پسند کرتی ہے۔اس بات نے اسے بہت بڑا جھٹکا دیا تھا۔ایک دم سے

www.novelsclubb.com

روفی کے ذہن میں کچھ آیا۔اس کی آنکھوں میں ایک چمک ابھری جس کی وجہ ابھی کسی کو سمجھ نہیں آسکتی تھی۔

"ٹھیک ہے!"روتی ہوئی نوال ایک دم سے چپ ہوئی۔اب کی بار اس نے بے یقینی سے روفی کو دیکھا جو اب پر سکون دکھائی دیتا تھا۔

"میں تم سے شادی کرنے کے لیے تیار ہوں۔"

www.novelsclubb.com

اس کی بات سن کر نوال مزید بے یقینی کا شکار ہو گئی۔

"تم سچ کہہ رہے ہو۔۔"اس سے پہلے وہ مزید کچھ کہہ پاتی نچلی منزل سے ایک نسوانی آواز گونجی۔

"نوال!"

نوال نے روفی کو ایسے دیکھا جیسے اس وقت جانے کا کہہ رہی ہو پھر بھاگتی ہوئی وہ نیچے چلی گئی۔)

منظر ختم ہو گیا تھا مگر نوال نے حال میں آنے کی بجائے ایک دوسرے منظر میں گھسنا زیادہ اچھا سمجھا۔

www.novelsclubb.com

("تم نے جو کل کہا تھا وہ سچ تھا ناں روفی؟" کل سے اٹکا اس کے دل میں سوال آج اس نے بیان کر دیا تھا۔

"تو تمہیں کیا لگتا ہے اتنی بڑی بات میں مذاق میں کروں گا؟" روفی نے اسی کے لہجے میں کہا۔ نوال گڑبڑا گئی۔

"نہیں مجھے لگا تم نہیں مانو گے۔"

www.novelsclubb.com

"کیوں؟" روفی کے ابرو اوپر کو اٹھے۔

"مجھے لگا تم زینب سے پیار کرتے ہو اسی لیے تم مجھ سے شادی نہیں کرو گے۔ تم مجھے منع کر دو گے۔" نوال کی بات سن کر روفی اس کے ایک قدم قریب آیا اور اس کا ہاتھ تھام لیے۔ نوال بس اسے تکتی رہی۔

"زینب میری زندگی سے جا چکی ہے۔ میں اس تلخ حقیقت کو قبول کر چکا ہوں۔ پھر میں اس کا روگ لے کر کیا کروں گا۔ شادی تو مجھے ایک نا ایک دن کرنی ہی ہے تو کیوں نا ایسی لڑکی سے کروں جو مجھے اچھے سے سمجھ سکتی ہو۔ تم بہت اچھی لڑکی ہو۔ شاید زینب کا تو بہانہ تھا میں تو یہاں پر تم سے ہی روز ملنے آتا تھا۔ تمہیں دیکھنے، تم سے ملنے۔"

www.novelsclubb.com

روفی کی یہ بات سن کر نوال کو ایسا لگا جیسے وہ کب سے جل رہی تھی اور روفی کے الفاظ ٹھنڈے پانی کی طرح اس پر کام آئے تھے۔

"تم.... تم!" نوال سے کوئی بھی بات بنائی ہی نہ جا سکی۔

"ہاں میں سچ کہہ رہا ہوں۔" روفی نے اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ نوال کو یہ سب خواب لگ رہا تھا۔ وہ اس میں جینے لگی لیکن وہ یہ نہیں جانتی تھی خواب عارضی ہوتے ہیں۔ خوابوں کے آگے حقیقت ہوتی ہے اور خواب جتنا حسین ہوتا ہے حقیقت اتنی خوفناک محسوس ہوتی ہے)

ایک اور دفعہ دماغ نے حال میں جانے سے انکاری کیا۔ اب وہ سب سے اہم یاد میں جانے کے لیے تیار تھیں۔

www.novelsclubb.com

(یہ منظر چھت کا نہیں تھا۔ یہ منظر تھا اندھیرے میں ڈوبی سنسان سڑک کا۔ اس سڑک کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا شاید ہی کوئی اس پر آیا ہو مگر یہ خیال منظر میں شامل ہوتے ایک رکشے نے دور کر دیا۔ وہ رکشہ اپنی لائٹس اندھیرے میں جلائے اس سڑک پر پہنچ گیا۔ اس نے اپنا رکشہ ایک طرف کیا اور پھر رک گیا۔

رکشے میں سے پہلے ایک نفوس باہر آیا اور رکشے والے کے سامنے کھڑا ہو گیا جبکہ دوسرا نفوس چادر میں لپٹ کر بڑی احتیاط سے نیچے اترا۔

پہلے نفوس نے رکشے والے کو پیسے دیئے اور پھر دوسرے نفوس کا ہاتھ تھام کر اسے سڑک سے کچھ دور لے کر جانے لگ گیا۔ چلتے چلتے اس سنسان جگہ کے عین وسط پر پہنچ گیا جہاں پر ایک کارخانے جیسی عمارت بنی ہوئی تھی۔ پہلے نفوس نے دوسرے نفوس کا ہاتھ چھوڑا اور اس عمارت کا دروازہ کھٹکھٹایا۔

تھوڑی ہی دیر میں دروازہ کھل گیا۔پہلے نفوس نے اپنے پیچھے کھڑے شخص کو گردن ہلا کر اندر آنے کا اشارہ کیا اور خود بھی اندر چلا گیا۔وہ بھی پیچھے پیچھے پہنچ گیا۔

جیسے ہی اپنے جسم اور بالوں کو چادر ڈھانپے ہوئے وہ اندر پہنچی تو ایک دم سے اس کے پیچھے موجود دروازہ یکدم بند ہوا۔

اس نے ڈر کر پیچھے دیکھا تو اسے اپنے پیچھے روفی ہی دکھائی دیا مگر یہ اس روفی سے الگ تھا جو کچھ دیر پہلے اس کے ساتھ سفر میں تھا۔وہ اس روفی کو نہیں جانتی تھی۔)

نوال نے فوراً سے اپنا دوپٹہ صحیح سے شانوں میں پھیلایا۔ یہاں پر روفی نہیں تھا مگر جانے کیوں ہمیشہ اس اذیت ناک منظر کو سوچ کر وہ یونہی عدم تحفظ کا شکار ہو جایا کرتی تھیں۔

("نوال!" خاصے میٹھے لہجے میں اس نے یہ نام ادا کیا تھا۔ روفی شیطانی مسکراہٹ لیے اس کی جانب بڑھ رہا تھا جبکہ نوال اپنے قدم پیچھے لیے جا رہی تھی۔

"میری پیاری نوال! تم میرے ساتھ آخر آ ہی گئی۔" روفی نے ایک اور قدم اس کی جانب بڑھایا تھا۔ وہ مزید پیچھے ہونا چاہتی تھی مگر ان دونوں کے ارد گرد بہت سے لڑکے دائرہ بنائے کھڑے تھے۔ نوال کی چھٹی حس چیخ چیخ کر اسے

بتا رہی تھی کہ وہ یہاں کس نیت سے لائی گئی تھی مگر پھر بھی ایک موہوم سی امید اس کے دل میں جل رہی تھی۔

"روفی۔۔"اس نے ڈرتے ہوئے بات کرنا شروع کیا۔"روفی یہ تم کیا کر رہے ہو؟تم تو مجھے نکاح کے لیے لائے تھے ناں؟"

"کونسا نکاح نوال جان؟"روفی انجان ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"تم مذاق کر رہے ہو نا؟"نوال نے مسکرانے کی انتہائی بری کوشش کی۔

"نہیں! میں بہت سیریس ہوں۔دیکھو!"

اب روفی اس کے بالکل قریب آگیا تھا۔

"تم یہ سب کیوں کر رہے ہو؟"نوال کی آواز میں نمی گھل گئی۔

"تمہارے منگیتر نے بھی تو میرے ساتھ یہی کیا تھا ناں؟"وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتا بولا۔اس کا لہجہ اور تاثرات دونوں ہی پتھریلے ہو گئے تھے۔"اس نے بھی تو میرا پیار مجھ سے چھینا تھا۔اب اگر وہی کام میں کر رہا ہوں تو تمہیں یہ زیادتی لگ رہی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"تم اس کا بدلہ لینا چاہتے ہو مجھ سے؟" نوال کی گھبراہٹ اب عروج پر پہنچ گئی تھی۔

"بالکل! میں تم سے بدلہ لوں گا تاکہ اسے بتا سکوں اس نے مجھ سے کیا چھینا ہے۔ پہلے میں تمہاری وہ حالت کروں گا کہ تمہیں خود اپنے جسم سے گھن آئے گی اور پھر میں تمہیں تمہارے باپ کے گھر کے عین سامنے پھینک دوں گا۔ ہر آتا جاتا شخص تمہیں جس حالت میں دیکھے گا وہ اپنے آپ ہی آپ شرم سے پانی پانی ہو جائے گا اور تمہارا منگیتر جو ہمیشہ سے تم سے منسوب ہے اس کے لیے تو یہ ڈوب مرنے کا مقام ہو گا۔ لیکن بات یہی پر ختم نہیں ہو گی۔"

www.novelsclubb.com

"وہ کیمرہ دیکھ رہی ہو ناں!" روفی نے اس کی پشت کی جانب اشارہ کیا۔ "اس میں بھی تمہارے ساتھ ہوئے ہوئے ایک ایک پل کو محفوظ کروں گا اور اسے ہر جگہ پھیلا دوں گا۔"

نوال کی زبان حلق میں پھنس گئی تھی۔ وہ جانتی نہیں تھی روفی اس کے ساتھ ایسا کرے گا۔ اس کا دل چاہا بھاگ جائے مگر اتنے سارے مردوں میں وہ بھاگ کر جاتی بھی کہاں؟

"تم نے مجھ سے پیار کیا تھا!" نوال نے اس کی یاد دہانی کروائی۔ وہ جانتی تھی مقابل کا جواب کیا ہو گا۔

"میں نے تم سے کبھی پیار نہیں کیا تھا نوال!"

اور پھر بس، خوابوں کا محل زمین بوس ہو چکا تھا۔

"کیمرہ میرے تین گننے پر اسٹارٹ کرنا!" روفی نے پیچھے کھڑے شخص کو ہدایت کی۔

"ایک!" روفی اسے پکڑ چکا تھا۔ نوال نے مزاحمت کرنا چاہی مگر وہ اسی پل دم توڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"دو" اس نے اس کی چادر اتار دی تھی۔

"تین!"

دروازہ ایک دم زور سے کھلا۔ کارخانے میں موجود سب لوگوں کی توجہ یک دم کھلے دروازے پر گئی۔ دروازے پر اس وقت ایک ہیولا کھڑا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ تھوڑا سا آگے بڑھا تو نوال نے اس کا چہرہ دیکھ لیا۔

اس کو بچانے کے لیے مسیحا آ چکا تھا!

www.novelsclubb.com

روفی کی گرفت کمزور پڑ گئی تھی۔ نوال نے اس کا ہاتھ جھٹکے سے اپنے بازو سے ہٹایا اور بھاگتی ہوئی اشفاق کے پاس گئی۔

اشفاق نے اس کا ہاتھ اس قدر مضبوطی سے تھاما کہ نوال کے جسم میں درد کی لہریں پیدا ہو گئیں۔اشفاق نے اسے اپنے پیچھا کر لیا۔ارد گرد پولیس کی موبائل کا ہارن بھی سنائی دینے لگ گیا تھا۔)

اگلی یاد میں جانے کے لیے بہت سے حوصلے کی ضرورت تھی۔نوال نے بہت ہمت جمع کی اور آخر کار اپنی زندگی کی اذیت ناک لمحات میں بھی کھو گئی۔

(صبح صادق کا وقت تھا۔حسن صاحب،ان کی بیگم اور ہانی،وہ تینوں شاک تاثرات کے ساتھ صحن کے ایک طرف کھڑے تھے جبکہ صحن کی دوسری طرف اشفاق کھڑے تھے۔ان کے چہرے پر نیل اور زخم کے نشانات تھے اور

آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔انہوں نے اپنی آنکھیں صحن کے عین بیچ میں پڑی نوال پر گاڑھی ہوئی تھی جو چپ چاپ روئے جا رہی تھی۔

اشفاق جیسے ہی اسے لے کر گھر میں داخل ہوئے انہوں نے نوال کو یونہی صحن میں دھکا دے کر پھینکا تھا اور اونچی آوازیں دے کر سب کو بلا لیا تھا۔وہ ساری کہانی ان سب کو سنا چکے تھے۔ صحن میں اب خاموشی چھائی تھی۔اتنا سناٹا تو اشفاق صاحب کے والدین کے انتقال پر بھی نہیں ہوا تھا۔شاید آج اس گھر میں انسانی جان سے بھی کوئی قیمتی شے لٹ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

حسن صاحب نے ماحول میں طاری اس جمود کو تقریباً پندرہ منٹ بعد توڑا۔ان کے چہرے پر بے یقینی ابھی تک واضح تھی۔وہ آہستہ آہستہ قدم لیتے ہوئے نوال کے پاس آئے اور اسے کندھوں سے پکڑ کر کھڑا کیا۔ان کی گرفت

اشفاق کی گرفت کی طرح سخت نہیں تھی لیکن اس گرفت میں اب شفقت، محبت بھی نہیں ملتی تھی۔

حسن صاحب کچھ دیر تک نوال کا چہرہ دیکھتے رہے پھر آہستہ آواز میں بولیں۔

"کیوں گئی تھی تم روفی کے ساتھ؟" لہجہ اور الفاظ سخت نہیں تھے مگر انداز ایسا تھا کہ بندے کا اسی وقت مر جانے کو دل چاہے۔

www.novelsclubb.com

"میں اس سے محبت کرتی ہوں، اسی لیے۔۔" نوال نے اپنی زبان دانتوں تلے دبائی۔ وہ اظہارِ محبت کر رہی تھی، اپنے باپ کے سامنے۔ اگر یہ حیا بھی

نہ ہوتی تو بھی جس بات نے اسے رکنے پر مجبور کیا تھا وہ اس کے اپنے الفاظ تھے۔ اس نے کہا وہ محبت کرتی ہے حالانکہ بولنا تو اسے یہ چاہیے تھا وہ محبت کرتی تھی۔اس نے ایک پل کے لیے دل جھانکا تو اس کو اپنا وجود زلزلوں کی زد میں لگا۔وہ ابھی تک روفی کی محبت میں گرفتار تھی۔اس سب کے بعد بھی! اس وقت تو وہ سوچ رہی تھی وہ ہمیشہ روفی سے نفرت کرے گی لیکن انسانوں کی سوچ نے کبھی دل پر قابو پایا ہے۔

دوسری طرف حسن صاحب اپنی بیٹی کے اس قدر بے باک اظہارِ محبت پر بھڑک اٹھے۔انہوں نے کچھ ساعت اس کا چہرہ دیکھا جو گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔حسن صاحب کو نوال کے چہرے پر کوئی شرمندگی دکھائی نہیں دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

حسن صاحب نے بھی دھکا دے کر اسے گرا دیا اور واپس مڑ گئے۔ وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ رہے تھے۔ جاتے جاتے انہوں نے ملامت بھری نظر اپنی بیگم پر ڈالی جو نظریں چرا گئیں۔

آسمان پر آہستہ آہستہ سفیدی چھا رہی تھی مگر نوال کی آنے والی زندگی میں اب کوئی سفیدی نہیں چھانے والی تھی۔)

نوال اٹھ کر بیٹھ گئیں۔ انہوں نے ساتھ والے گھر کی طرف دیکھا جس کی چھت یہاں سے بھی واضح دکھائی دے رہی تھی۔ وہاں ایک عورت کپڑے سکھا رہی تھی۔ نوال کی نظر کچھ دور پڑے ڈوپٹے پر گئی جو سرخ رنگ کا تھا۔ اس عورت نے اسے بھی دھو کر سکھایا تھا۔ نوال کے دماغ میں ایک دم سرخ کا راج ہوا۔

وہ اسی سرخ کا پیچھا کرتی ہوئی واپس ماضی میں چلی گئی۔

(نوال کے گھر کے بھاگنے کے یہ دو دن بعد کا ذکر ہے۔

سرخ رنگ کے گھنگھٹ میں اس کا چہرہ چھپا ہوا تھا۔ میک اپ کے نام پر اس نے صرف لال رنگ کی لپ اسٹک لگائی تھی۔ مریم نے اسے اپنی شادی کا لہنگا ہی پہنا دیا تھا۔ سب کچھ اتنی جلدی ہو رہا تھا کہ کسی کو بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی کیا کرے؟ نکاح جتنا سادگی سے ہو سکتا تھا، اسے کروایا جا رہا تھا۔ چند ایک قریبی عزیز کو بلوانے کے علاوہ کوئی بھی یہاں بلوایا نہیں گیا تھا۔

نوال نے بہت کوشش کی اس شادی کو رکوانے کی لیکن کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ اشفاق خود بھی پہلے اس شادی کے لیے راضی نہیں تھا مگر جانے کیسے حسن صاحب نے اسے منایا تھا۔

کچھ دیر بعد حسن صاحب مولوی صاحب اور چند گواہان کو لے کر گھر میں داخل ہو گئے۔

مولوی صاحب کو عین اس کے سامنے بٹھایا گیا۔ گھنگھٹ نکلنے کی وجہ سے کوئی بھی نوال کے چہرے کو نہیں دیکھ سکتا تھا جس کا خون بری طرح نچڑ رہا تھا۔

"کیا آپ کو یہ نکاح قبول ہے؟" مولوی صاحب نے اس سے پوچھا۔

وہ کیا جواب دیتی؟ یہ نکاح اسے قبول ہوتا اگر نکاح نامے پر اشفاق کی بجائے روفی کا نام لکھا ہوتا لیکن ابھی!

"نوال!" حسن نے سخت تنبیہی انداز میں اس کا نام لیا۔

نوال نے ہمت جمع کی۔

www.novelsclubb.com

"قبول ہے!"

اور پھر بس جو بھی تھا اب ختم ہو گیا تھا۔اب زندگی نے اندھیروں میں ہی سفر کرنا تھا۔)

نوال نے ایک گہری آہ بھری۔ نکاح کے بعد سے لے کر اب تک اشفاق کے رویے میں کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ان دونوں کے درمیان بس ایک ہی رشتہ بن سکا۔حاکم اور محکوم کا!

آج بہت برس بعد ان کے دل میں شکوہ جاگا۔

www.novelsclubb.com

"روفی !کاش تم مجھے یوں چھوڑ کر نہ جاتے۔"

****

کمرے کی حالت ابتر تھی۔بیڈ کی چادر زمین پر لگ رہی تھی۔بیڈ پر ایک ساکن جسم تھا۔اس کا خون نچڑا ہوا تھا جبکہ اس کے عین سامنے ایک شخص کھڑا تھا۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ گئی۔

"زینب! تمہارا حسن تو ان سالوں میں مزید نکھر گیا۔یقین ہی نہیں آیا تم دو بچوں کی ماں ہو۔"

www.novelsclubb.com

زینب کے چہرے پر کچھ بھی نہیں تھا۔اس کی حالت چیخ چیخ کر بتا رہی تھی اس کے ساتھ کیا ہوا ہے۔

روفی اب جانے کے لیے کھڑا ہو گیا تھا۔

"پھر ملیں گے زینب!" اس نے زینب کی لٹ پیچھے کی جو چہرے پر آ رہی تھی۔ زینب کے اندر اتنی بھی توانائی نہیں تھی کہ اسے روک پاتی۔

اس کے بعد روفی آہستہ آہستہ قدم لیتا ہوا کمرے کے کونے کی طرف گیا۔ اس طرف دونوں بچے بندھے ہوئے تھے۔ ان دونوں نے یہ سب اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھا تھا۔ اب روفی کو اپنے پاس آتا دیکھ کر نمرہ کی سیاہ آنکھیں خوف و ہراس سے پھیل گئی تھیں۔ شایان بہت مشکل سے خود کو گھسیٹ گھسیٹ کر اپنے آپ کو نمرہ کے سامنے کیا۔

روفی جھکا اور شایان کے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔ شایان نے نفرت سے اپنا سر جھٹکا۔ اس کی آنکھوں میں طیش تھا۔ وہ روفی کو مار دینا چاہتا تھا۔

"او کے بچوں میں جا رہا ہوں!" روفی نے دوستانہ انداز میں کہا۔

پھر اس نے ایک نظر نمرہ کو دیکھا۔ نمرہ کی روح تک ان نظروں سے پھڑ پھڑا گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ویسے ایک بات ماننی پڑے گی تم بھی اپنی ماں سے کم نہیں ہو۔ اتنی سی عمر میں اتنی خوبصورتی!"

"میری بہن کو ہاتھ بھی مت لگانا ورنہ!!" شایان چیخ کر بولا۔ وہ فرط جذبات سے اپنی بات بھی مکمل نہیں کر پایا تھا۔

روفی نے تمسخرانہ انداز میں اس کی جانب دیکھا۔

"ورنہ کیا؟ جس طرح اپنی ماں کو میرے ساتھ دیکھ کر روئے اور چلائے تھے بالکل اسی طرح اپنی بہن کو دیکھ کر چلاؤ گے۔ ہاں؟"

www.novelsclubb.com

شایان کے کان کی لو تک سرخ ہو گئی۔

"میرے ہاتھ کھولو پھر میں بتاؤں گا میں کیا کیا کر سکتا ہوں۔"

"تم۔۔۔"

"روفی!"

اس سے پہلے کوئی کچھ کہتا زینب خاموشی سے کھڑی ہوئی اور روفی کے عین سامنے کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"روفی، جتنا تم کرنا چاہتے تھے کر لیا۔اب اور نہیں!" اس کی آواز مشینی اور کھوکھلی تھی۔

"اب اگر تم نے میرے بچوں کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا ناں تو میں تمہاری آنکھیں نکال دوں گی۔" سیاہ آنکھوں میں اس قدر تپش تھی کہ وہ دنیا جلا سکتی تھیں۔

"اچھا تو کچھ دیر پہلے کیوں چپ رہی جب تمہارے ساتھ وہ سب ہو رہا تھا۔اب بول تو ایسے رہی ہو جیسے بہت کوئی بہادر ہو!" روفی کے لہجے میں استہزاء تھا۔

www.novelsclubb.com

زینب ایک قدم آگے بڑھی۔اس کی آنکھیں ابھی بھی روفی پر ٹکی ہوئی تھی۔

"کیونکہ روفی تم نے جس عورت کو اپنی ہوس کا نشانہ بنایا وہ بس ایک عورت تھی۔ بس ایک عورت! لیکن اب تم جن بچوں پر گندی نظریں ڈالے ہوئے ہو میں ان کی ماں ہوں۔ ایک عورت صدیاں ظلم سہتی رہے گی اور خاموش رہے گی لیکن ایک ماں اپنی اولاد کو نقصان پہنچانے والی حقیر سی شے کو بھی عبرت کا نشان بنا سکتی ہے۔"

سیاہ آنکھیں باور کراتی ایک قدم مزید آگے آئیں۔

www.novelsclubb.com

"اس لیے بہتر ہو گا تم اپنی راہ لے لو نہیں تو تم جانتے نہیں ہو اب میں کیا کروں گی۔"

ان آنکھوں میں کچھ ایسا تھا جس نے روفی کے ارادوں کو ڈگمگا دیا۔ وہ بے اختیار پیچھے ہوا۔

"یہ مت سوچنا میں تم سے ڈر کر جا رہا ہوں۔ مجھے بس ایک کام ہے۔ میں پھر کبھی چکر لگاؤں گا۔" یہ کہتے ہوئے وہ مڑ گیا۔

"بالکل میں بھی یہی چاہتی ہوں تم دوبارہ ادھر آؤ۔ آج تو تم بن بتائے آئے اس لیے تم واپس جا رہے ہو۔ آئندہ میں تمہاری واپسی کی اچھے سے تیاری رکھوں گی۔ جب تم آؤ گے تو تمہاری اتنی اچھی خاطر مدارت کروں گی کہ آئے تو تم دو پاؤں پر چل کر ہو نا مگر جاؤ گے تم چار کندھوں پر!"

www.novelsclubb.com

زینب کا لہجہ برف کی حد تک سرد تھا۔ روفی کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا گئی۔ وہ مڑا نہیں اور دوڑ کر باہر چلا گیا۔ کچھ دیر تک زینب، شایان اور نمرہ اپنی پوزیشن پر ہی رہے۔ جب انہیں یقین آ گیا کہ روفی اب گھر سے جا چکا ہے تو زینب بے اختیار فرش پر بیٹھ گئی۔ اسے دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا اس نے بہت بڑی جنگ ہار دی ہو۔ اس کی آنکھوں سے آنسو نکلنے لگ گئے۔ شایان بس اپنی ماں کو دیکھتا ہی رہ گیا۔ شایان کے چہرے پر بے بسی کا تاثر گہرا ہوتا چلا جا رہا تھا۔

جب کہ نمرہ، وہ اپنی ماں کو یوں روتا دیکھ کر خود بھی پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ اس کے ساتھ بیٹھے شایان نے اسے کوئی تسلی، کوئی دلاسہ نہیں دیا۔ وہ سب اب خود سے ایک الگ ہی جنگ لڑ رہے تھے۔

وہ تینوں جو دوسرے کے لیے مکمل تھے آج روفی انہیں اپنے خود کے لیے نامکمل کر گیا تھا۔ ظالم کو ظلم کرتے ہوئے ایک بار تو ضرور سوچنا چاہیے کہ اس کا ظلم کہیں کسی کی نسلیں تو تباہ نہیں کر سکتا ہے۔

کیا پتا یہ سوچ اس کو اس ظلم سے باز رکھے۔ شاید!

****

www.novelsclubb.com

نوال جیسے ہی اپنے گھر واپس آئی فوراً سے اشفاق کے کمرے میں گئی۔ توقع کے عین مطابق انہیں دونوں لوگ اسی پوزیشن میں ملے جس میں وہ انہیں چھوڑ کر گئی تھی۔

اشفاق نے سونے کے لیے آنکھوں پر بازو ڈالا ہوا تھا جبکہ عزاہ خاموشی سے ایک طرف رکھے صوفے پر بیٹھی تھی۔اپنی ماں کو دیکھ کر وہ اٹھ گئی۔

نوال نے اسے باہر آنے کا اشارہ کیا اور خود بھی باہر چلی گئیں۔عزاہ نے سر اثبات میں ہلایا اور قدم آگے کو بڑھائے۔

کچھ لمحات بعد ہم لوگ اشفاق کے گھر کے لاؤنج میں آئے تو دونوں ماں بیٹی صوفے پر بیٹھی باتیں کرتی دکھائی دیں گی۔

www.novelsclubb.com

"اب تم نے اپنا بہت زیادہ خیال رکھنا ہے عزاہ، ہلکی سی بھی بے احتیاطی نہیں ہونے دینی۔ سمجھ رہی ہو نا؟" نوال کی فکر ماؤں والی تھی۔

عزاہ نے سر اثبات میں ہلایا۔

"ویسے اماں آپ اس پرانے گھر کرنے کیا گئی تھی؟"

عزاہ کا سوال سن کر وہ کچھ پل کے لیے ساکت ہوئیں۔

www.novelsclubb.com

"اس گھر میں میری یادیں تھی عزاہ، تمہارے ابو اسے بیچنا چاہتے ہیں لیکن میں ایسا نہیں چاہتی ہوں۔ ادھر میرا بچپن گزرا۔ جوانی گزری ہے اور۔۔۔"

"اور پرانی عاشقی کے قصے بھی وہی سے جڑے ہیں۔" مردانہ آواز سننے پر ان دونوں کی نگاہیں دروازے پر کھڑے اشفاق پر گئی۔ جن کی نگاہیں آج شعلہ بار تھیں۔ عزاہ نے حیرانی سے اپنے ماں کے فق چہرے کو دیکھا۔

اشفاق ایک قدم آگے بڑھے۔ان کی چال کمزور ہو گئی تھی۔

"تم بہنوں کو اکثر شکوہ رہا ہے ناں میری تمہاری ماں پے سختی پر۔ تو آج سنو میری یہ سختی تم لوگوں کی ہی بھلائی کے لیے تھی ورنہ تمہاری ماں تو جانے کب کی بھاگ جاتی اپنے عاشق کے ساتھ!"

www.novelsclubb.com

"اشفاق صاحب!" نوال تڑپ کر اٹھ کھڑی ہوئیں۔ عزاہ بھی ہونقوں کی طرح ان کے درمیان کھڑی تھی۔ ماضی کے قصے کھل اٹھے تھے۔

"کیا اشفاق صاحب؟ آواز اونچی کرنے سے تم حقیقت نہیں بدل سکتی ہو۔ بچپن کا تو صرف بہانہ تھا میں اچھے سے جانتا ہوں اس گھر میں تم اپنے اس پرانے محبوب کی آہیں بھرنے گئی تھی۔ اتنے سال۔۔۔۔۔۔ اتنے سال میں خاموش رہا ہوں نوال، اس لیے نہیں کیونکہ مجھے تم سے لگاؤ تھا یا تم سے ہمدردی تھی۔ میں نے تم سے یہ شادی کی ہے ناں تو بس تمہارے باپ کے مجھ پر احسانات کے قرض کی وجہ سے!"

www.novelsclubb.com

نوال آنکھیں پھاڑے اشفاق کو دیکھنے لگی۔

"تمہارے باپ نے ہم چچا بھتیجے کے رشتے کا ایک پل میں سودا کیا تھا نوال بیگم! جب میں تمہیں لے کر گھر واپس آیا تو انہوں نے بعد میں مجھے بٹھا کر وہ سب احسانات گنوائے جو انہوں نے مجھ پر اور میری بہن پر کیے تھے۔ وہ سب احسانات جو حق سمجھ کر میں لیتا رہا، اس دن مجھے بتایا گیا وہ سب تو بس ایک قرض تھا۔ بس ایک قرض! اور اس دن مجھ سے ادائیگی مانگی گئی۔ میں ہمیشہ سے خوددار تھا۔ کسی کا ایک روپیہ بھی اپنے پاس نہیں رکھتا تھا۔ اسی لیے میں نے تم سے شادی کی۔ سوچا تھا شروع میں ہی تمہیں یہ سب بتا دوں گا۔ تمہیں بتا دوں گا تمہارے باپ نے تمہارا بس سودا کیا تھا۔ تمہیں پل پل اذیت دوں گا لیکن پھر!"

www.novelsclubb.com

اشفاق صاحب لمحے بھر کو رکے۔

"پھر میرے دل میں رحم آ گیا۔ تمہارے ماں باپ نے بھی جب میں ان کا قرض دار تھا تب اچھا سلوک رکھا تھا تو اب کیا میں یہ قرض برے رویے سے لوٹا کر پورا قرض واقعی میں دے دوں گا؟ اسی سوچ نے میری زبان ہمیشہ بند کروائے رکھی۔ شادی کی پہلی رات اور عالیہ کے بھاگنے کی رات کے علاوہ میں نے کبھی بھی تمہارے بھاگنے کا تذکرہ نہیں چھیڑا ورنہ دل تو چاہتا تھا سر راہ اس قصے کو اچھالوں۔"

"جب اتنے سال خاموش رہ ہی لیے تھے تو پھر اب کیوں؟ اب کیوں میری اولاد کے سامنے آپ نے میرا پردہ اٹھایا؟" نوال نے شکوہ کیا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ اس سے پہلے کبھی روفی ہماری ازدواجی رشتے میں یوں بیچ میں نہیں آیا تھا۔ کیا میں نہیں جانتا آپ آج کل کس طرح اس کی محبت کا دم بھر رہی ہیں۔ کیا میں نہیں جانتا آپ پرانے گھر جا کر سارا دن اس کا سوگ منا کر آئی ہے؟"

اشفاق سیدھا ان کی آنکھوں میں دیکھ رہے تھے۔ نوال نے بے اختیار نظریں چرائی۔

اشفاق کے چہرے پر ایک تلخ مسکراہٹ دوڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

"نوال بیگم، ہم نے اپنا بچپن، اپنی جوانی اور اپنا بڑھاپا ساتھ گزارا ہے۔ آپ کے چہرے پر ابھرتے تاثرات پڑھ لیتا ہوں۔ جیسے ہی آپ گھر واپس آئی آپ

کو دیکھ کر جان گیا آپ وہاں سے ماتم کر کے آئی ہیں۔ میں آج آپ کی بیٹی کے سامنے یہ سب ہر گز نہیں بولتا اگر آپ کے چہرے کے تاثرات میں پڑھ نہ لیتا۔ پہلے آپ شرم، حیا یا جانے کس وجہ سے یہ تاثرات چھپا لیا کرتی تھیں لیکن آج تو آپ نے انہیں بھی چھپانے کی کوشش نہیں کی۔ اگر آپ اپنے جذبات چھپاتے چھپاتے تھک گئی ہے تو میں کیوں بوجھ دل میں رکھوں۔ عزاہ!"

عزاہ جو خاموشی اور حیرانی سے یہ سب کچھ سن رہی تھی اس کے درمیان میں اپنا نام سن کر چونک اٹھی۔

www.novelsclubb.com

"جی بابا!"

"تم جاننا چاہو گی تمہاری ماں نے اپنی جوانی میں کیا گل کھلائے ہیں؟ اس نے اپنے باپ کو کتنا رسوا کیا تھا؟"

اشفاق صاحب شعلہ بار لہجے میں پوچھ رہے تھے۔

عزاہ اپنے باپ کے کمزور چہرے کو دیکھتی رہی پھر بے اختیار اس کی گردن نفی میں گھمی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بابا!"

اشفاق صاحب کے چہرے پر استہزایہ مسکراہٹ پھیل گئی۔

"دیکھا تم سے زیادہ تمہاری بیٹی میں حیا ہے۔ کتنی گری ہوئی عورت ہو تم نوال! تم نے۔۔۔"

"میں نے اس لیے منع نہیں کیا کہ میں اپنی ماں کے ماضی سے حیا کر رہی ہوں۔" عزاہ نے ایک دم ان کی بات کاٹی۔ اشفاق جو بولے جا رہے تھے اپنی بیٹی کے منہ سے یہ بات سن کر ان کی زبان پر یکدم تالا پڑا۔

"میری ماں کے ماضی کو میں نہیں جانتی ہوں۔ میں نہیں جانتی ہوں کہ میری ماں نے گناہ کیا یا ان پر بہتان لگا۔ میں نہیں جانتی وہ کیا حالات تھے جب میرے نانا نے میری ماں کا نکاح آپ سے کروایا اور نہ ہی میں یہ سب جاننا چاہتی

ہوں۔میری ماں نے جو بھی کیا، جیسا بھی کیا، اگر گناہ کیا بھی تو اللہ نے اسے معاف کیا یا نہیں کیا مجھے اس سے سروکار نہیں ہے۔ہاں مگر میں اس پردے کو چاک نہیں ہونے دوں گی جو اللہ نے میری ماں اور میرے درمیان ڈال دیا ہے۔آپ سے بھی یہی کہوں گی کہ اس پردے کو چاک نہ کریں۔جو کچھ بھی ہوا اسے پردے میں رہنے دیں۔یوں پردہ چاک کرنے سے میری ماں میری نظروں میں نہیں گرے گی لیکن میرا باپ ضرور گر جائے گا جس نے یہ پردہ ہم دونوں کے درمیان سے ہٹایا۔"

یہ کہہ کر عزاہ نے اپنا موبائل ٹیبل پر سے اٹھایا۔

www.novelsclubb.com

"چلتی ہوں اماں۔اپنا خیال رکھیے گا۔" وہ مڑی اور اپنے باپ کو دیکھا۔

"خدا حافظ بابا!"

یہ کہہ کر وہ آہستہ اور محتاط قدم اٹھاتی باہر چلی گئی جبکہ کمرے میں موجود ایک دوسرے کا چہرہ دیکھتے رہ گئے۔ان کی بیٹی انہیں کیا کہہ کر چلی گئی تھی۔

****

شام کے اندھیرے ہر سو پھیل رہے تھے۔ایسے میں اگر ہم ایک بازار کے اندر جھانکیں تو یہاں پر بے حد رش تھا۔ایسا لگتا تھا لوگوں کا سیلاب اس بازار میں آگیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں ہم لوگوں کی ٹکروں اور دھکوں سے بچتے ہوئے ہم راستہ بناتے گزریں تو یہاں پر ہمیں جائی یانہ اور نائلہ شاپنگ کرتے ہوئے ملیں گی۔ان دونوں کے ہاتھوں میں کپڑوں اور جیولری کے تھیلے تھے۔

شاپنگ پر جانے کا پلان نائلہ کا تھا۔اس کے خاندان میں شادی تھی۔وہ اسی کی تیاری کے لیے جائی یانہ کو اپنے ساتھ بازار لے آئی تھی۔ٹیوشن سنٹر سے جلدی چھٹی لینے کے بعد دونوں مسلسل دو گھنٹے سے چلے جا رہے تھے۔

ابھی وہ دونوں چوڑیوں کے ٹھیلے کے سامنے کھڑے بحث کر رہے تھے۔

"بھائی اتنا زیادہ کیوں لگا رہے ہو کانچ کی تو چوڑی ہے۔" نائلہ نے تنک کر کہا۔

"باجی مہنگائی ہی اتنی ہو گئی ہے۔ بندہ کیا کرے؟" ٹھیلے والا اپنے آپ کو معصوم ثابت کرنا چاہتا تھا۔

"مانتی ہوں مہنگائی ہو گئی ہے لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں ہے کانچ کی چوڑی کی قیمت سونے کی چوڑی سے بھی زیادہ کر دو۔" نائلہ کے تیکھے لہجے پر دوکاندار بھی تلملا گیا۔

www.novelsclubb.com

"باجی ہم تو اتنے میں ہی بیچتے ہیں۔لینا ہے آپ نے تو لے لو ورنہ آپ کی اپنی مرضی ہے۔"

جائی یانہ کو بے اختیار شرمندگی ہوئی۔وہ مال سے شاپنگ کیا کرتی تھی۔دوکان داروں سے یوں بحث کرنا،ان کا یوں بدتمیزی سے بات کرنا اسے برا لگ رہا تھا۔وہ خفت سے اپنا چہرہ گھما گئی جبکہ نائلہ کوئی اثر لیے بغیر ابھی بھی بحث میں مگن تھی۔اسی میں اسے فیروزی رنگ کی چوڑیاں دکھائی دی جو اسٹال پر کچھ پیچھے پڑی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کی آنکھوں کو چوڑیوں کا یہ رنگ خاصا بھلا محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے ٹھیلے والے کے ساتھ کام کرتے لڑکے کو بلایا۔

"سنو! یہ اس کی بارہ چوڑیاں نکالنا۔" اس نے فیروزی رنگ کی چوڑیوں کی جانب اشارہ کیا۔

لڑکے نے سر اثبات میں ہلایا اور جس ڈنڈے میں چوڑیاں لٹکی ہوئی تھی اسے اٹھا کر بارہ چوڑیاں باہر نکالی۔

"یہ لیں باجی!" جائی یانہ چوڑیاں پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھاتی اسی وقت کسی اور ہاتھ نے ان چوڑیوں کو تھام لیا۔

www.novelsclubb.com

"کتنے کی ہے؟" مردانہ آواز نائلہ اور ٹھیلے کے مالک تک بھی پہنچی تھی۔ان دونوں نے بھی گردن موڑ کر اسے دیکھا۔نارمل تاثرات کے ساتھ وہ جائی یانہ کی دائیں طرف کھڑا تھا۔پینٹ شرٹ پہنے،اس نے اپنے گھنگرالے بالوں کو پی کیپ سے چھپانے کی ناکام کوشش کی تھی۔

لڑکے نے آرام سے پیسے بتائے۔زید نے سر ہلایا اور اپنی پینٹ میں سے پیسے نکال کر لڑکے کو دیے۔جائی یانہ اس قدر شاک میں تھی کہ زید کی اس حرکت کو محسوس ہی نہ کر پائی۔

www.novelsclubb.com

پیسے دے دینے کے بعد زید نے چوڑیاں پیک نہیں کروائی بلکہ جائی یانہ کا ہاتھ تھام کر چوڑیاں پہنانے لگا۔

"تم سچ سچ بتاؤ تم مجھے اسٹاک کر رہے ہو ناں!" اس کی توجہ زید کی چوڑیاں پہنانے کی طرف نہیں تھی۔ وہ ابھی بھی بے یقینی کا شکار تھی۔

زید صرف مسکرایا کہا اس نے کچھ نہیں! جائی یانہ کا شک مزید بڑھ گیا۔

"خاموش کیوں ہو؟ مجھے بتاؤ تمہیں کیسے پتہ چلا میں نائلہ کے ساتھ بازار آئی ہوں۔" جائی یانہ نے اپنا ہاتھ زید کے ہاتھوں سے کھینچنا چاہا۔ زید ابھی بھی چوڑیاں پہنا رہا تھا۔ اس کے اچانک ہاتھ کھینچنے سے ایک چوڑی ٹوٹ گئی۔ زید نے

بروقت جائی یانہ کے ہاتھ کو مضبوطی سے تھام لیا ورنہ مزید چوڑیاں ٹوٹنے کا اندیشہ تھا۔

"آرام سے! اگر یہ ٹوٹی ہوئی چوڑی آپ کی کلائی پر لگ جاتی تو؟" زید نے دھیمے انداز میں اسے ڈانٹا۔

زید نے نظر ابھی بھی جائی یانہ کی کلائی پر جمائی ہوئی تھی۔اسے غور سے دیکھنے پر بھی ایک خراش دکھائی نہیں دے رہی تھی۔اسے کچھ سکون ملا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے کچھ نہیں پتہ مجھے بتاؤ تمہیں کیسے پتہ چلا میں یہاں ہوں۔ کل بھی تم نے مجھے بس میں ڈھونڈ لیا تھا اور آج بھی! یہ سب اتفاق نہیں ہے۔" جائی یانہ کا انداز ضدی بچے جیسا تھا۔

"جی بالکل! یہ اتفاق نہیں ہے۔ ہے نا نائلہ!" اس نے جائی یانہ کے ایک ہاتھ میں چوڑیاں پہنا دی تو اسے چھوڑ کر دوسرا ہاتھ پکڑ کر پہنانے لگا جبکہ نائلہ یوں اپنا ذکر سن کر ایک پل کے لیے گڑبڑائی۔

www.novelsclubb.com

"کیا؟"

زید نے توجہ نہیں دی اور اپنی رو میں بولے گیا۔

"نائلہ نے ہی مجھے بتایا کہ آپ لوگ شاپنگ پر گئے ہیں تو میں نے سوچا آپ کو تنہا کیوں چھوڑوں؟ میں بھی آ گیا۔" جائی یانہ نے گردن موڑ کر اپنی دوست کو دیکھا۔ نائلہ جس کے چہرے پر خود بے یقینی چھائی ہوئی تھی جائی یانہ کو یوں دیکھتا پا کر اس کا سر بے اختیار اثبات میں ہل گیا۔

جائی یانہ پر سکون ہو گئی۔

"اگر شاپنگ ہو گئی ہے آپ دونوں کی تو ہمیں شاید گھر چلنا چاہیے۔"

چوڑیاں پہنا دینے کے بعد زید نے ان دونوں کو دیکھتے ہوئے حکم جاری کیا۔

"ابھی نہیں ابھی تو نائلہ کو جیولری بھی لینی۔۔" جائی یانہ اپنی بات مکمل کرتی اس سے پہلے ہی نائلہ نے بات کاٹ دی

"نہیں جائی یانہ میں بعد میں لے لوں گی۔ مجھے لگتا ہے واقعی میں ہمیں گھر جانا چاہیے۔" اس کی نظریں زید پر گئیں۔ زید نے بے اختیار چہرہ گھمایا۔

"چلیں!" یہ کہتے ہوئے وہ ان دونوں سے آگے چلنے لگا جبکہ جائی یانہ اور نائلہ اس کے پیچھے پیچھے چلنے لگی۔ وہ لوگ ٹھیلے والے سے کچھ دور گئے تو ایک دم سے وہ رکا اور پیچھے مڑ کر جائی یانہ کے سامنے ہاتھ پھیلایا۔

"آپ موبائل دے سکتی ہے؟"

جائی یانہ نے سر اثبات میں ہلایا اور موبائل نکال کر زید کو دے دیا۔

اس نے پوچھنے کی زحمت بھی نہیں کی کہ زید کو موبائل چاہیے کیوں؟

اس کے بعد وہ لوگ دوبارہ چلنے لگ گئے۔

جب وہ لوگ بازار سے باہر سڑک پر نکل گئے تو انہوں نے رکشہ کروایا اور اس پر بیٹھ گئے۔پہلے انہوں نے جائی یانہ کے ہاسٹل کا ایڈریس دیا۔اس کے بعد رکشہ اس منزل کی جانب گامزن ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ لوگ کچھ اس طرح بیٹھے تھے کہ جائی یانہ اور نائلہ ساتھ بیٹھی تھیں جبکہ زید جائی یانہ کے بالکل سامنے بیٹھا تھا۔

"تمہارا ہاتھ ٹھیک ہے؟" جائی یانہ نے گفتگو برائے گفتگو پوچھا۔

"جی!!"

"پھر کل تم دوکان چلے جاؤ گے ناں؟"

www.novelsclubb.com

"میں نے دوکان چھوڑ دی ہے۔" زید نے بڑے آرام سے اس کے سر پر دھماکہ پھوڑا۔

"کیا؟" جائی یانہ آگے کو ہوئی۔ "لیکن کیوں؟"

"دوکان میرا بہت سا وقت کھا جاتی تھی۔ ساتھ ساتھ یونیورسٹی میں بھی میں ریگولر نہیں جا پا رہا تھا۔ اس لیے میں نے فری لانسنگ کرنے کا سوچا ہے۔ میں نے کچھ کورسز بہت عرصے پہلے ہی کر لیے تھے مگر اس وقت میرے پاس لیپ ٹاپ نہیں تھا لیکن اب میں نے ادھار لے کر ایک سینڈ ہینڈ لیپ ٹاپ خرید لیا ہے۔ یوں میری مرضی ہو گی جس وقت چاہوں کام کر سکتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"امم ہمم!" جائی یانہ نے سمجھتے ہوئے ہنکارا بھرا۔

تھوڑی دیر کے لیے خاموشی چھائی پھر اچانک زید بولا۔

"میں نے آریان کے گھر کا ایڈریس نکال لیا ہے۔آپ لوگ صحیح کہہ رہے تھے جس جگہ اس نے اپنا محل تعمیر کیا ہوا ہے وہ علاقہ خاصا پسماندہ ہے۔"

جائی یانہ کی دلچسپی بڑھ گئی۔اس کی آنکھیں بے اختیار چمکیں۔

"واقعی میں! ایڈریس مجھے سینڈ کرو۔"

www.novelsclubb.com

"بالکل نہیں!" زید نے صاف انکار کر دیا۔"میں آپ جیسی جذباتی لڑکی کو ہر گز ایڈریس نہیں پکڑا سکتا ہوں جو جوش میں ہوش کھو بیٹھتی ہے۔کیا پتہ

اِدھر میں نے آپ کو ایڈریس پکڑایا اور اُدھر آپ مجھے آریان کے گھر کے دروازے پر کھڑی دروازہ کھٹکھٹاتی ہوئی ملیں گی اور جیسے ہی آریان دروازہ کھولے گا آپ اس کے منہ پر تھپڑ مار کر کہہ دیں گی میری بہن مجھے واپس کرو۔"

"میں ایسی بیوقوفی نہیں کروں گی۔" جائی یانہ کا چہرہ خفت سے لال ہو گیا۔

"جی جی آپ ایسی بیوقوفی تھوڑی کریں گی۔ آپ تو سوچ سمجھ کر اس سے بھی بڑی حماقت کریں گی۔ اس لیے جب تک آپ لوگ مجھ پلان میں نہیں گھسائیں گی میں آپ کو ایڈریس نہیں دوں گا۔"

"زید یہ بلیک میلنگ ہے!" جائی یانہ نے احتجاج کیا۔

"بالکل ہے!" زید نے آرام سے سر ہلا کر تصدیق کی۔

رکشہ رک گیا۔ جائی یانہ اپنی منزل پر پہنچ چکی تھی۔ زید نے جائی یانہ کا موبائل اپنی پینٹ کی جیب سے نکال کر اسے تھمایا اور بولا۔

"اپنی بہن سے بات کر لیجیے گا۔ مجھے امید ہے وہ آپ سے زیادہ سمجھدار ہو نگی اور میری بات سمجھیں گی۔"

www.novelsclubb.com

جائی یا نہ منہ پھلائے اس کی بات کا کوئی جواب دیے بغیر چلی گئی۔ زید اسے جاتا ہوا دیکھتا رہا۔

رکشہ کچھ آگے بڑھ گیا۔ منظر یہی پر ختم نہیں ہوا لیکن ہم اس حصے کو تھوڑا سا ملتوی کر کے آگے بڑھ جاتے ہیں۔

****

رات کی سیاہی آسمان پر چھا چکی تھی۔ چاند آج بادلوں کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔ مصنوعی روشنیوں سے روشن اس شہر کا سفر کر کے ایک گھر میں داخل ہو تو اس میں ایک سنہری آنکھوں والی لڑکی الماری کے ساتھ لگی باتیں کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جائی یانہ! تمہارا شوہر آخر چاہتا کیا ہے۔ ہمارے اچھے بھلے پلان میں وہ کیوں مداخلت کر رہا ہے؟"

عزاہ کے لہجے میں دبا دبا غصہ تھا۔ اس کی آواز بہت مدھم تھی۔

"بجو! مجھے بھی نہیں پتہ اس کا مسئلہ کیا ہے۔ وہ مجھے کہہ رہا ہے وہ مجھے اکیلے ان سب مسائل میں جانے نہیں دے گا۔ وہ میرے ساتھ ہی ادھر جائے گا۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ نے اس کی بات سن کر تیوریاں چڑھائی۔

"تم دونوں کی کونسی رومیو جولیٹ کی کہانی چل رہی ہے۔اپنے شوہر سے کہو اپنا رومنس ایک جگہ چھوڑ دیں۔ہماری بڑی بہن اس وقت اکیلی ہے اور تم ہو کہ تم اپنے شوہر کے ساتھ ہی عیاشیوں میں لگی ہوئی ہو۔اگر وہ تمہیں ایڈریس نہیں دے رہا، تو کسی اور سے لے لو مگر زید کو اس سب میں نہ ملاؤں۔ہم نہیں جانتے وہ ہمارے ساتھ وفادار ہے یا آریان کے ساتھ!"

"وہ میرے ساتھ وفادار ہے!" جائی یانہ کو عزاہ کی باتیں ناگوار لگ رہی تھی۔وہ زید کے ساتھ آخر کونسی عیاشیاں کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں جیسے بہت پتہ ہے ناں! اپنے شوہر کو ایک سائیڈ پر کرو اور جلدی سے عالیہ کا پتہ نکلواؤ۔"

جائی یانہ اس سے پہلے کچھ کہہ پاتی، دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی۔ جائی یانہ کلس کر رہ گئی۔

جب کہ دوسری طرف عزاہ اپنے چھوٹے موبائل کو الماری میں چھپاتے ہوئے ناگواری سے اپنا سر جھٹک رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس نے ایک کام دیا تھا جائی یانہ کو، وہ بھی وہ صحیح سے نہیں کر رہی تھی۔

اسی وقت عزاہ کو دروازے سے کسی کے آنے کی آواز آئی۔اس کے چہرے پر چھائی ناگواری یکدم گھبراہٹ اور پریشانی میں بدل گئی۔موبائل صحیح سے چھپا لینے کے بعد اس نے ایک نظر پھر الماری کو دیکھا پھر اس کا پٹ بند کر کے کمرے میں چلی گئی۔

اسے اپنے سامنے شایان دکھائی دیا۔وہ بیڈ پر بیٹھا اپنے جوتوں کے تسمے کھول رہا تھا۔اسے ایک عام سی نظر دیکھ کر وہ دوبارہ اپنے کام میں مشغول ہو گیا۔ عزاہ اپنی جگہ کھڑی اسے یونہی دیکھتی رہی۔

www.novelsclubb.com

جب سے عزاہ کو یہ خوشخبری ملی تھی تب ہی سے شایان اور اس کے درمیان خاموشی کی دیوار حائل ہو گئی تھی اور عزاہ کو یہ خاموشی بری طرح چبھ رہی تھی۔اسے اس سے بہتر تو شایان کا غصہ لگتا تھا وہ بولتا تھا تو پتہ تو ہوتا تھا نا اس کے دل میں کیا ہے لیکن یہ خاموشی تو سب کچھ چھپائے ہوئے تھی۔

عزاہ کی سوچوں کا تسلسل باتھ روم کا دروازہ زور سے بند ہونے کی وجہ سے ٹوٹا تھا۔اس نے چونک کر دیکھا۔شایان باتھ روم جا چکا تھا اور اس کی نظروں کی سمت ابھی بھی بیڈ کی اس طرف تھی جہاں وہ کچھ دیر پہلے تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے سر تاسف سے نفی میں ہلایا اور کمرے کے باہر چلی گئی۔

****

اسلام آباد کی ایک مصروف سڑک پر ان کی گاڑی رواں دواں تھی۔ ڈرائیور آرام سے گاڑی چلا رہا تھا جبکہ زینب خاموشی سے اپنے ساتھ بیٹھے اپنے دونوں بچوں کو دیکھ رہی تھی جو بہت گم صم دکھائی دیتے تھے۔ وہ بچوں کی کیفیت کو سمجھ سکتی تھی۔ وہ سب ہی ایک مشکل وقت سے گزر رہے تھے۔

اس رات کے بعد زینب کے گھر سے سکون خارج ہو گیا تھا۔ زینب کو اس رات کے بعد ہر چیز سے خوف آنے لگ گیا تھا۔ وہ جب بھی سوتی اسے وہی منظر خواب میں دکھائی دیتے، وہ خوف و ہراس میں نیند سے جاگ کر چیختی چلاتی اور بہت دیر تک اپنے کمرے میں بند رہتی۔ کچھ ہوش میں آنے کے بعد جب وہ سوچتی

وہ کیا کرتی ہے تو اسے بے اختیار اپنے بچوں پر ترس آتا۔ پہلے وہ حادثہ کیا کم تھا جو اب اس کی یہ حالت مزید بچوں کو پریشان کرنے لگ گئی تھی۔

وہ کراچی جہاں اس نے اپنے بہت سے سال لگا دیے تھے یکدم سے اسے غیر محفوظ لگنے لگ گیا۔ تھا اسی ذہنی رو میں اس نے ایک فیصلہ کیا۔ اس نے کراچی سے اپنا سارا کام ختم کر کے واپس اسلام آباد جانے کا سوچ لیا۔ وہ جانتی تھی اشفاق کا دل کبھی اس کے لیے نہیں پگھلے گا مگر جب وہ انہیں یہ حادثہ سنائے گی تو اور کچھ نہیں تو وہ ان کا محافظ تو ضرور بنے گا۔

www.novelsclubb.com

اشفاق بے حس ضرور تھے لیکن بے غیرت نہیں! توقع کے عین مطابق جب زینب نے اپنی ساری کہانی انہیں سنائی اور واپس آنے کا بتایا تو اشفاق ان

کی مدد کے لیے تیار ہو گئے۔ ساتھ ساتھ انہوں نے ام ہانی اور اسے پرانے گھر میں جو ان دونوں کا حصہ نکلتا تھا وہ بھی دے دیا۔

وہ رقم اتنی تھی کہ زینب اپنی سیونگز کے ساتھ اسے ملا کر اپنا گھر تھوڑی سی کھینچا تانی سے خرید سکتی تھی۔ زینب نے اسلام اباد آنے سے پہلے ہی گھر خرید لیا اور یوں اسے کے پاس ایک ٹھکانہ بھی ہو گیا۔

اسلام آباد وہ عمر کی موت کے بعد بس ایک بار آئی تھی۔ اسے ایک ایوینٹ میں فوٹو گرافر بننے کے لیے اس کی ایجنسی والوں نے بھیجا تھا۔ اس میں بھی وہ اشفاق کے گھر نہیں گئی تھی۔ ان دنوں نوال کے ہاں تیسری بیٹی ہوئی تھی۔ اس لیے اشفاق اور نوال ہسپتال میں ہی تھے۔ پھپھو ہونے کے ناطے وہ بھی رسماً نوال کا حال پوچھنے بس ہسپتال سے ہی ہو آئی تھی۔

اشفاق کے حالات بھی بدل گئے تھے۔انہوں نے ایک بزنس اسٹارٹ کیا تھا جو انہیں بہت منافع دے رہا تھا۔انہوں نے پرانے محلے والا گھر چھوڑ دیا تھا اور ایک اچھے علاقے میں بنگلہ خرید لیا تھا۔زینب کے پاس اس وقت بس اتنی معلومات تھیں۔

وہ کچھ کچھ کراچی چھوڑ کے جانے پر اداس بھی تھی۔اتنے عرصے کراچی رہنے کے بعد اسلام آباد جانا نہ چاہتے ہوئے بھی برا لگ رہا تھا۔اس جگہ اس کے دونوں بچوں نے ایک ساتھ بچپن جیا تھا۔ان دونوں بچوں کی یہاں سے یادیں جڑی تھیں۔

زینب جانتی تھی بچے یہاں سے جانے کے فیصلے پر مزاحمت ضرور کریں گے۔ نمرہ نے تو تھوڑی بہت بحث کے بعد زینب کا فیصلہ مان لیا تھا مگر شایان نے باقاعدہ جھگڑا کیا تھا۔ یہ پہلی دفعہ تھا جب زینب اور شایان کے درمیان تلخ کلامی ہوئی تھی ورنہ تو شایان کبھی اونچی آواز میں بھی زینب سے بات نہیں کرتا تھا۔ اسے یوں اس فیصلے سے مخالفت کرتا دیکھ کر زینب کچھ دیر کے لیے شاک میں گئی پھر اس نے حتمی طور پر اپنا فیصلہ سنا دیا۔

شایان کو چار و ناچار ماں کا فیصلہ ماننا ہی پڑا۔

www.novelsclubb.com

اشفاق کے گھر پہنچ کر جب اس نے بہت سالوں بعد اپنے سامنے نوال کو دیکھا تو یکدم انہیں بہت کچھ یاد آیا۔ وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگ گئیں۔

زینب عالیہ اور عزاہ دونوں سے بھی ملی۔ دونوں ہی بچیاں انہیں اچھی لگی تھیں جبکہ جائی یانہ ابھی نوال کی گود میں ہی تھی۔ وہ بمشکل ایک دو قدم چلنا ہی سیکھی تھی۔

ایک دن اشفاق کے گھر رکنے کے بعد وہ لوگ اس گھر چلے گئے جو گھر زینب نے خریدا تھا۔ تھوڑی بہت ناراضگی کے بعد شایان اور نمرہ کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تھا۔ زینب نے یہاں پر بھی نوکری شروع کر دی تھی اور اپنے بچوں کا ایڈمیشن وہی کروا دیا جہاں اشفاق کی بچیاں پڑھا کرتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

آہستہ آہستہ سب کچھ نارمل ہونے لگ گیا تھا۔بد قسمتی سے زینب کا رات کے وقت چیخنا چلانا بھی معمول بن گیا تھا۔اس کے بچوں کی پریشانی میں اب معمول بن گئی تھی۔

زندگی یونہی چل رہی تھی۔

****

رات کا کھانا سب نے ساتھ کھالیا تھا۔اب سب اپنے اپنے کمروں میں سو رہے تھے ایسے میں اگر ایک شخص کے پاس آؤ تو وہ نیند کی حالت میں بھی خوف

www.novelsclubb.com

زدہ دکھائی دیتا تھا۔ وہ بار بار اپنے ہاتھ پاؤں ہلا رہا تھا۔ وہ کوئی برا خواب دیکھ رہا تھا پھر شاید کچھ ہوا۔

وہ یکدم اٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس نے تین لمبی لمبی سانسیں لی۔ اس کی سیاہ آنکھوں میں ابھی بھی خوف و ہراس پایا جا سکتا تھا۔ اس نے ایک نظر اپنے ساتھ لیٹی بیوی کو دیکھا جو اس سے بے نیاز خواب خرگوش میں مگن تھی۔ اس نے ایک آسودہ سانس نکالی اور دوبارہ لیٹ گیا۔

اس نے وہی رات دیکھی تھی جس میں اس کی ماں کو اس کے سامنے زیادتی کا نشانہ بنایا گیا تھا۔ اسے اس دن کی بے بسی آج تک یاد تھی جب وہ اپنی ماں کے لیے جانا چاہتا تھا مگر اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اسے مجبور کیا گیا کہ وہ یہ سب دیکھیں۔ کہنے کو شایان ایک مرد تھا مگر جب بھی وہ اس دن کے بارے میں سوچتا

اسے اپنا مرد ہونا ایک گالی لگتا۔ کیا فائدہ اس کی ماں کے پاس ایک بیٹا ہونے کا، جب ان کا بیٹا مشکل وقت میں انہیں بچا ہی نہ پایا ہو۔

اس دن کے بعد سے کچھ بھی ویسا نہ رہا تھا۔ اس ایک دن کے بعد سے اسے ہر ہر چیز پر غصہ آنے لگا۔ وہ اپنا غصہ نکالتا بھی بہت تھا۔ وہ شایان جو اپنے اسکول میں ہنس مکھ مشہور تھا۔ اب وہی شایان ایک جھگڑالو لڑکا بن گیا تھا۔ وہ کسی کے ساتھ بھی اچھے سے نہیں رہ پایا۔ ماں کو جب بھی وہ دیکھتا تو اس کے دل میں احساس جرم سر اٹھا لیتا اور بہن کو وہ اپنی جاگیر سمجھنے لگا۔ اسے کبھی بھی یاد نہیں پڑتا تھا اس نے کب نمرہ سے ہنس کر بات کی تھی۔ شاید اس حادثے سے پہلے ہی وہ دونوں کھل کر کھیلا کرتے تھے۔ اس کے بعد سے تو ان دونوں کا بانڈ ہی ختم ہو گیا۔ ایک عالیہ کے لیے جو دل نرم پڑ جاتا تھا اسے عالیہ کی بے وفائی نے بری طرح توڑ دیا تھا اور بیوی؟ بیوی اس کے لیے کوئی خاص اہمیت اب رکھتی ہی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

دنیا کہتی ہے وہ بس ایک حادثہ تھا۔اگر کوئی یہ حادثہ سنتا تو یقیناً زینب کو ہی وکٹم مانتا مگر نہیں زینب اکیلی وکٹم نہیں تھی۔وہ بھی وکٹم تھا جس نے یہ سب دیکھا تھا۔وہ بھی ایک وکٹم تھا۔

اس نے اپنا ذہن اس بات سے ہٹا کر کسی اور طرف لانے کی کوشش کی۔تھوڑی دیر بعد وہ کامیاب ہو گیا اور نیند اس پر مہربان ہو گئی۔

****

اس کی ساری توجہ کلاس میں لیکچر دیتے پروفیسر کی جانب تھی۔ وہ اپنے ساتھ بیٹھے زید کو بالکل نظر انداز کیے ہوئے تھی۔ زید بڑی سی مسکراہٹ لیے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ جب بھی اس کے ساتھ ہوتی تھی کسی دوسری جانب اس کی کم ہی توجہ جاتی تھی۔ وہ بس خاموشی سے اپنے ساتھ بیٹھی اسے لڑکی کو دیکھے جانا چاہتا تھا۔ چاہے صدیاں ہی کیوں نہ گزر جائے۔ اسے یقین تھا وہ صدیوں بعد بھی اسی انہماک اور توجہ سے اس لڑکی کو دیکھ سکتا تھا۔

کلاس ختم ہونے کے بعد جب جائی یا نہ اپنا سامان سمیٹنے لگ گئی تو زید نے اسے پکارا۔

www.novelsclubb.com

"بیگم صاحبہ!"

جائی یانہ نے کچھ نہیں کہا۔ سپاٹ تاثرات کے ساتھ وہ یونہی اپنا سامان سمیٹتی رہی۔ سامان سمیٹنے کے بعد وہ کھڑی ہونے لگی جب زید نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔

"اچھا ناں بات تو کر لیں۔ ناراضگی آپ کی میرے ساتھ ہے۔ اپنی زبان کے ساتھ تھوڑی جو آپ اسے استعمال ہی نہیں کر رہی ہیں۔" زید نے اسے چڑانا چاہا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے ایک سرد نظر اس پر ڈالی۔

"میری کوئی بات مانتے ہو جو میں تم سے بات کروں؟"

"میں آپ کی بات نہیں مانتا ہوں، میں زید رحیم آپ کی کوئی بات نہیں مانتا ہوں؟" زید نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھتے بولا۔ "میرے دوستوں نے میرا نام زن مرید رکھ دی ہے۔ سب کہتے ہیں آپ نے مجھ پر کالا جادو کر دیا ہے اس لیے میں آپ کے سحر میں پوری طرح جکڑ گیا ہوں۔ ان کے نزدیک میں آپ کے علاوہ کسی بارے میں بات ہی نہیں کرتا ہوں اور آپ کہتی ہے میں آپ کی بات نہیں مانتا ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"ہاں تو نہیں مانتے ہو۔" اس نے اپنا ہاتھ زید سے چھڑوایا اور چہرہ دوسری جانب کر لیا۔ وہ کچھ بولے بغیر بھی صاف صاف کہہ رہی تھی زید صاحب مجھے مناؤ۔

"کونسی بات نہیں مانی میں نے آپ کی؟"

"ایڈریس والی!"

"ہاں تو اس کے علاوہ تو سب کچھ مانتا ہوں نا!"

"ایڈریس والی تو نہیں مانتے ہو نا!" جائی یا نہ دو بدو اسے جواب دے رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

زید نے گہری سانس خارج کی۔

"دیکھیں جائی یانہ میں ایڈریس آپ کو اس لیے نہیں دے سکتا ہوں کیونکہ مجھے یقین ہے آپ خود کو کسی مسئلے میں الجھا دیں گی۔ آپ جب تک اپنے پلان میں مجھے شامل نہیں کریں گی میں ہرگز آپ کو ایڈریس نہیں بتاؤں گا۔"

"میری بہن نہیں مان رہی ہے۔" جائی یانہ نے اس موقع پر سچ بتانا ہی بہتر سمجھا۔

"پھر آپ انہیں کہہ دیں آپ بھی ان کی مدد نہیں کر رہی ہیں۔" زید نے آرام سے کہا۔ جائی یانہ یہ بات سن کر ہی کلس اٹھی۔

"میری بڑی بہن اتنے بڑے مسئلے میں پھنسی ہوئی ہے اور تم کہہ رہے ہو میں اپنی بہن کی مدد ہی نہ کروں واہ!"

"کس نے کہا آپ اپنی بڑی بہن کی مدد نہ کریں۔" زید کی بات سن کر جائی یانہ نے اسے ایسے دیکھا جیسے اس کا دماغی توازن بگڑ گیا ہو۔

"آپ چاہیں تو میں آپ کے ساتھ آپ کی مدد کر سکتا ہوں۔ آپ اپنی اس درمیانی بہن کو ہمارے بیچ میں سے نکال دیں۔ سمپل!" زید نے وضاحت کی۔

www.novelsclubb.com

"وہ نہیں مانیں گی۔" جائی یانہ نے آفر فوراً مسترد کر دی۔

"ایک تو آپ بہنیں بڑی ڈھیٹ ہیں۔ سوئی ایک ہی جگہ اٹک جاتی ہے آپ لوگوں کی۔" زید کا اب اس بحث سے دماغ خراب ہونے لگ گیا تھا۔ پھر اس نے خود کو دوبارہ پر سکون کیا۔

"آپ ایک بار دوبارہ اپنی بہن سے بات کریں۔ مجھے یقین ہے وہ مان جائیں گی۔"

"اچھا!" جائی یا نہ بس اتنا ہی بول پائی۔ وہ جانتی تھی کوئی فائدہ نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

اس کے بعد وہ اگلا لیکچر لینے کے لیے کلاس سے باہر چلی گئی جبکہ زید بینچ پر پیچھے ہو کر بیٹھ گیا اور اپنے پاؤں ڈیسک پر رکھ لیے۔

****

اب ہم کہانی کے اس کردار کے پاس جاتے ہیں جو اس وقت قید تھا۔ اس کی نظریں اب مایوس ہو چکی تھی۔ اپنے اغواکاروں سے رحمدلی کی امید بالکل ختم تھی۔ کوئی مسیحا اسے اس قید سے نکالنے نہیں آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ قید تھی۔ اسے قید ہی رہنا تھا۔ اسے اسی قید میں مرنا تھا۔

یہ تین فقرے اس کے ذہن میں ازبر ہو گئے تھے۔اسی ذہنی رو میں وہ اپنا کھانا بھی صحیح سے کھا نہیں پا رہی تھی۔اس کا چہرہ پرانی والی عالیہ کے چہرے سے خاصا بدل گیا تھا۔چہرے کی جلد کھردری ہو گئی تھی۔بال روکھے ہو گئے تھے۔وجہ صحیح سے توجہ نہ دینا تھا۔

اسے اپنی زندگی بالکل ساکن لگنے لگی تھی۔ایسے جیسے زندگی میں سب کچھ ختم ہو گیا ہو۔وہ لاشعوری طور پر اب موت کا انتظار کرنے لگ گئی تھی۔ایک موت ہی تھی جو اسے اس عذاب سے نکال سکتی تھی۔باقی سب کچھ تو ختم ہو گیا تھا۔سب کچھ!

www.novelsclubb.com

وہ یونہی بلاوجہ بیٹھے رہنے سے جب تھک گئی تو ٹی وی کے پاس گئی اور اسے چلالیا۔ ٹی وی پر وہی ڈاکیومنٹری آرہی تھی۔ کشمیریوں پر بنائی ہوئی ڈاکیومنٹری!

وہ چپ چاپ دیکھنے لگی۔ اس کے سامنے بہت سے لوگ آہ و زار کر رہے تھے۔ بچے اپنے خاندانوں کے اجڑنے پر ماتم کر رہے تھے۔

"کیا میرے گھر والے بھی مجھے یاد کرتے ہونگے؟" اس نے مایوسی سے سوچا۔ شاید بلکہ یقیناً نہیں۔

www.novelsclubb.com

وہ آگے بڑھتی رہی۔اس نے دیکھا ایک جگہ فائرنگ کا طوفان بھارتی فوج نے ڈال دیا ہے۔ایسے وقت میں بھی اس کی نگاہ ایک بچے پر گئی جو ایک ماں کی گود میں تھا ماں بچے کو بچانے کے لیے اپنے سینے سے چھپا لیا تھا۔

"کیا میری ماں مجھے اس طرح نہیں بچا سکتی تھی؟"اس نے ایک بار پھر مایوسی سے سوچا۔"میرے گھر والوں کو تو میری فکر ہی نہیں ہے۔میں جیوں یا مروں انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا ہو گا۔"

"انہیں فرق نہیں پڑتا لیکن کیا تمہیں فرق پڑتا ہے؟"اسے اپنے عقب سے اواز آئی۔اس نے جھٹکا کھا کر پیچھے دیکھا۔اس نے جو دیکھا وہ یقین ہی نہیں کر پائی۔اس کے سامنے اس کا اپنا آپ کھڑا تھا۔عالیہ اشفاق!اس کے چہرے پر تیکھی مسکراہٹ تھی۔

وہ بالکل عین اس کے سامنے کھڑی تھی۔

"تم!!"اس سے پہلے وہ کچھ پاتی سامنے کھڑی عالیہ نے ہاتھ اوپر کو اٹھایا۔

"بس، پہلے میرے سوال کا جواب دو۔ کیا تمہیں اپنے خاندان کا خیال آیا، ان کی فکر ہوئی؟"

www.novelsclubb.com

عالیہ کے یہ پوچھنے کی دیر تھی۔اس کے منہ پر تالے لگ گئے۔وہ جانتی تھی یہ کچھ نہیں بس اس کی آنکھوں کا دھوکا تھا مگر یہ دھوکا حقیقت سے قریب تر سوالات کر رہا تھا۔

دوسری طرف سامنے کھڑی عالیہ کے چہرے کی مسکراہٹ گہری ہوئی۔

"نہیں ناں!" وہ پل بھر کے لیے رکی۔"تمہیں ان کی فکر نہیں ہوئی حالانکہ نمرہ، مسز جہانگیر اور آریان سب صاف صاف کہہ کر گئے تھے کہ ان کا مقصد پورے خاندان کو تباہ کرنا ہے۔تمہیں ان کی ایک بار بھی فکر ہوئی جب انہوں نے کہا وہ تمہاری بہنوں کو تباہ کر دیں گے۔کوئی تو بات ہوئی ہو گی ناجو

تمہارے باپ کو ہارٹ اٹیک ہوا ایسے بیٹھے بٹھائے تو کسی کا دل یوں ہاتھوں سے نہیں جاتا ہے۔ تمہیں اس وقت فکر ہوئی تھی؟"

"مجھے ہوئی تھی۔ مجھے میرے بابا کی فکر ہوئی تھی۔" بلآخر وہ بول اٹھی تھی۔

"نہیں!" عالیہ نے گردن اور انگلی دونوں نفی میں ہلائی۔ "تمہیں بالکل بھی فکر نہیں ہوئی تھی۔ تمہیں اگر فکر ہوئی تھی تو بس یہی کہ اگر تمہارا باپ مر گیا تو تمہیں معاف کون کرے گا۔ تمہیں یاد رہا تو بس اتنا ہی رہا۔ یہ یاد نہیں رہا تمہارے باپ کی بیماری پر تمہاری بہنوں نے کس طرح یہ سب سنبھالا ہو گا۔ تمہاری ماں تو ہلکی سی پریشانی پر گھبرا جاتی ہے وہ اتنے بڑے جھٹکے پر کیسے سنبھلی ہو گی۔ تمہیں تو کسی چیز کی فکر نہیں ہوئی ہو گی عالیہ!"

عالیہ کو ایسے لگا اس کے منہ پر کسی نے جوتا دے مارا ہو۔ اتنا تلخ سچ اپنے ہی عکس سے سننا اس پر گڑھوں پانی ڈال رہا تھا۔

"پہلے خود کسی کی فکر کرنا سیکھ جاؤ عالیہ لوگ تمہاری فکر تو کر ہی لیں گے۔"

یہ کہہ کر وہ عکس غائب ہو گیا تھا مگر کیا وہ واقعی غائب ہوا تھا۔ وہ ہق دق سی اسی جگہ کو دیکھی جا رہی تھی جہاں اس نے اپنا آپ دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

پیچھے ٹی وی ابھی بھی چلا ہوا تھا اور سبز ہلالی پرچم میں لپٹے لوگ با آواز بول رہے تھے۔

"اللہ اکبر!"

"اللہ اکبر!"

****

www.novelsclubb.com

نیا دن نئی شروعات کا پیام دے رہا تھا مگر ایک لڑکی ایسی بھی تھی جس کا موڈ بری طرح آف تھا۔اپنی یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھی وہ اپنی دوست کے ساتھ باتوں میں مگن تھی۔

"میرا دماغ خراب کر دیا ہے ان سب نے۔بجو کہتی ہے زید کو پلان سے دور رکھو اور زید مجھے ان سب میں اپنے بغیر گھسنے نہیں دے رہا ہے یار! تم بتاؤ میں کیا کروں؟"

جائی یانہ نے اتنی بیچارگی سے کہا کہ ایک پل کے لیے تو کالی چادر میں لپٹی لڑکی کو ہنسی بھی آگئی جسے اس نے بمشکل دبایا۔

جائی یانہ نے اس کی یہ کوشش دیکھ لی۔

"ہنس لو بیٹا ہنس لو۔ شادی تو تمہاری بھی ہونی ہے پھر میں تم سے پوچھوں گی جب سسرال والے ایک کام کرنے کو کہے اور میکے والے انکار کر رہے ہو تو بندہ کیسے پھنستا ہے!" جائی یانہ نے جل کر کہا۔

"وہ تمہارا شوہر ہے۔ تم نے تو اسے پورا سسرال ہی بنا دیا۔" نائلہ ہنس پڑی۔

www.novelsclubb.com

"تم اسے نہیں جانتی ہو اس لیے کہہ رہی ہو۔ وقت آنے پر وہ ساس، نند، بھاوج تمام قسم کے رشتے نبھا لیتا ہے۔" جائی یانہ کا انداز ابھی بھی جلا کٹا تھا۔

پھر وہ ان سب باتوں کو چھوڑ کر دوبارہ پرانے موضوع پر آئی۔

"اچھا اب تم مجھے کوئی حل تو بتاؤ!"

"جائی یانہ!" نائلہ کا لہجہ اب نرم ہو گیا تھا۔ "میں تمہیں یہی کہوں گی کہ زید جو کہہ رہا ہے اسے مان لو۔ میرا یقین مانو زید جو بھی کرے گا تمہارے بھلے کے لیے ہی کرے گا۔"

www.novelsclubb.com

"وہ تو کہہ رہا ہے عزاہ بجو کو ہی پلان سے نکال دو اب یہ بات میں اس کی کیسے مان لوں۔ اگر میں نے ایسا کیا تو بجو تو میری شکل دیکھنے کی روادار نہیں رہے گی۔"

"جائی یا نہ تم کوئی ایسا کام کرو جس سے تمہاری عزاہ بجو بھی ناراض نہ ہو اور تم زید کی بات بھی مان لو۔ مجھے یقین ہے تم اتنا کر لو گی۔"

"میں یہ بھی تو کر سکتی ہوں ناں کہ زید بھی ناراض نہ ہو اور بجو کی بات بھی مان لوں۔"

www.novelsclubb.com

"ہر گز نہیں!" نائلہ اس قدر قطعیت سے بولی کہ ایک پل کے لیے جائی یانہ چونک گئی۔اس نے غور سے نائلہ کو دیکھا۔نائلہ بھی سمجھ گئی اس نے کچھ زیادہ ہی اٹل لہجے میں اپنی بات کہہ دی تو وضاحت دینا اس نے ضروری سمجھا۔

"تم زید کی ہی بات مانو جائی یانہ، زید جو بھی کرنے جا رہا ہے تمہارے بھلے کے لیے ہی کرنے جا رہا ہے۔اس کی بات کو یوں نظر انداز مت کرو۔"

"اچھا!" جائی یانہ نے اس موضوع پر مزید بحث کرنا نامناسب سمجھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ پل خاموشی کے گزرے اس کے بعد نائلہ شوخ انداز میں بولی۔

"ویسے مسز زید آپ کو یاد ہے کل کیا ہے؟"

"ہاں جانتی ہوں!" جائی یانہ نے بے نیاز انداز اپنائے رکھا۔ "کل میری برتھ ڈے ہے۔"

"ہمم ماشاءاللہ سے تو کل پھر خوب سیلبریشن ہو گی۔ ویسے میں تو آج ہی تمہیں ہیپی برتھ ڈے کہہ دوں گی۔ ایسا نہ ہو آپ کے شریک حیات کل کسی اور کو آپ کے پاس برداشت ہی نہ کر رہے ہو۔"

www.novelsclubb.com

"ایسا کچھ نہیں ہو گا۔ اسے تو پتہ بھی نہیں ہو گا۔"

جائی یانہ کی بات سن کر نائلہ نے اس کے کندھے پر معنی خیز ہاتھ مارا جس پر جائی یانہ نے جوابی ہاتھ اس کے کندھے پر مارا۔

"ویسے شادی شدہ لوگوں کی برتھ ڈے کیسے گزرتی ہے۔مجھے ہمیشہ سے یہی تجسس رہا ہے!" نائلہ ابھی بھی باز نہیں آئی تھی۔

"اگر اتنا ہی شوق ہے تو ایک عدد لڑکے کو پھانس کر کر لو شادی خود ہی پتہ چل جائے گا۔" جواب دینے والی بھی پھر جائی یانہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں میری آزادی سے بہت مسئلہ ہے! کیا ہر شادی شدہ عورت کو کنواری لڑکی سے ایسے ہی مسائل ہوتے ہیں۔"

"نہیں دراصل کنواری لڑکیاں شادی شدہ لڑکیوں کو دیکھ کر کمپلیکس کا شکار ہو جاتی ہے۔اس لیے شادی شدہ لڑکی جو بھی کہے اسے برا ہی لگتا ہے۔"

اب ان دونوں کی بحث یہو نہی جاری رہنی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

زینب کے گھر میں اگر داخل ہو تو سب معمول کے مطابق چل رہا تھا۔عزاہ اپنے کمرے میں تھی۔کرنے کو کچھ بھی نہیں تھا۔پھپھو اب اسے کسی کام پر ہاتھ

لگانے نہیں دے رہی تھیں۔عالیہ کا مسئلہ بھی ابھی تک وہی تھا۔اس میں کوئی پیش رفت نہیں ہوئی تھی۔

عزاہ کو رہ رہ کر جائی یانہ پر غصہ آرہا تھا۔اسے ایک چھوٹا سا کام اس نے دیا تھا۔اس پر بھی وہ اتنا وقت لگا رہی تھی۔شاید اسے وہ کام کرنا ہی نہیں تھا۔اسی لیے وہ بہانے بنانے میں لگی ہوئی تھی۔

عالیہ بیچاری کب سے آریان جیسے شخص کے ساتھ تھی۔جانے اس نے اس کا کیا حال کیا ہوگا۔وہ ان ہی سوچوں میں مگن تھی۔

اسی وقت ملازمہ کمرے کے اندر داخل ہوئی۔

"بی بی جی! بیگم صاحبہ نے آپ کو بلایا ہے۔"

"اچھا!" اس نے سر اثبات میں ہلایا اور اٹھ کھڑی ہوئی۔

ملازمہ کے ساتھ چلتے ہوئے وہ نمرہ کے کمرے میں پہنچ گئے۔ ادھر بیڈ کے پاس کھڑی زینب پریشان دکھائی دیتی تھیں۔ ان کے ہاتھ میں موبائل بھی دکھائی تھا جس پر وہ اپنی انگلیاں اضطراب سے چلا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پھپھو بلایا؟" اس نے عام سے لہجے میں پوچھا۔

"ہمم!" زینب نے سر اثبات میں ہلایا۔ تاثرات ہنوز پریشان تھے۔ "تمہیں پتہ ہے نمرہ کہاں گئی ہے؟"

"نہیں نمرہ نے مجھے نہیں بتایا۔ ان فیکٹ وہ تو مجھے بتا کر ہی نہیں جاتی ہے۔" عزاہ نے وضاحت دی۔

"اف! اس لڑکی نے پریشان کر کے رکھا ہوا ہے۔ صبح سویرے سے باہر نکلی ہوئی ہے۔ میڈم کا موبائل بھی گھر پر پڑا ہوا ہے۔ اب بندہ اس سے بات کیسے کریں!"

www.novelsclubb.com

عزاہ جو آرام سے سن رہی تھی، موبائل کا گھر پر ہی موجود ہونے کی خبر سن کر چونکی۔

"نمرہ اپنا موبائل یہی بھول گئی ہے؟"

"ہاں بیٹا!"

"اچھا کہاں پر ہے؟" عزاہ نے تجسس سے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

زینب نے بیڈ کی دراز کی طرف اشارہ کیا۔ عزاہ خاموشی سے دراز کے پاس چلی گئی اور فون اٹھالیا۔

اس نے موبائل کھولا تو اس سے پاسورڈ مانگا گیا۔

"موبائل تو لاک ہوا ہوا ہے۔" عزاہ نے مایوسی سے کہا۔

"مجھے پاسورڈ پتہ ہے۔"

"اچھا کیا ہے۔" چوچہرہ مایوس ہوا تھا فوراً کھل اٹھا۔

www.novelsclubb.com

"نائن ایٹ سیون سکس!" پھپھو نے مصروف انداز میں کہا۔ ان کی ساری توجہ اپنے موبائل پر ہی مرکوز تھی۔

عزاہ نے موبائل کا لاک کھول لیا اور سیدھا کنٹیکٹ لسٹ میں پہنچ گئی۔ وہاں پر سب سے پہلے وہ آریان کے نمبر پر گئی۔ اس نے وہ نمبر کاپی کر کے اپنے موبائل نمبر پر ایس ایم ایس کے ذریعے سینڈ کر دیا۔ اس کے بعد اس نے اپنا موبائل نمبر اور ایس ایم ایس دونوں ڈیلیٹ کر دیے۔

"کچھ ملا بیٹا!" پھپھو کی بات سن کر اسے جھٹکا ملا۔ ایک پل تو اسے یہ سوچنے میں لگا تھا پھپھو کس بارے میں بات کر رہی ہے۔

www.novelsclubb.com

"نہیں پھپھو ڈھونڈ ہی رہی ہوں۔"

اس کے بعد عزاہ واٹس ایپ پر گھس گئی۔اس کے بعد وہ آریان کی چیٹ کھول کر بیٹھ گئی۔ نمرہ شاید بیوقوف تھی یا اپنے آپ کو ضرورت سے زیادہ ماسٹر مائنڈ سمجھتی تھی کیونکہ اس نے اپنی اور آریان کی چیٹ کو ڈیلیٹ نہیں کیا تھا۔

وہ پڑھنے لگ گئی۔اس میں ایسی کوئی بھی بات نہیں تھی جسے وہ پھپھو کو دکھا سکتی۔ان دونوں کی چیٹ ایسی تھی جیسے دو عام دوست چیٹنگ کرتے ہو۔

اوپر کرتے کرتے اسے آریان کی طرف سے سینڈ کیا ہوا ایک میسج ملا۔ وہ اسلام آباد کے علاقے کا ہی ایک ایڈریس تھا۔اس کے ساتھ آریان نے یہ بھی لکھا ہوا تھا۔وہ امی جان کے اسی گھر میں دوبارہ رہنے آگیا ہے۔

"کہیں یہ وہی گھر تو نہیں تھا۔"

اس نے ایک پل کے لیے سوچا۔اس نے اس ایڈریس کو حفظ کر لیا۔

"لگتا ہے نمرہ بی بی آ گئی!" ملازمہ کی بات سن کر عزاہ کے ہاتھ سے موبائل چھوٹتے چھوٹتے بچا۔

وہ جلدی سے واٹس ایپ سے باہر نکلی اور سب کچھ پہلے جیسا کر کے موبائل دراز کے اوپر رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

پھپھو اور ملازمہ کمرے سے باہر نکل گئی۔ عزاہ نے خود ایک پل کے لیے پر سکون کیا اور وہ بھی باہر چلی گئی۔

زینب کے گھر میں زینب کی ڈانٹتی آواز اب گونج رہی تھی۔

****

شام کے وقت ہر کوئی اپنے کام میں مگن تھا۔ جائی یا نہ بھی ان ہی کاموں میں مگن تھی۔ وہ ٹیوشن سینٹر سے پڑھا کر بس اسٹاپ کی جانب جا رہی تھی جب اسے دور سے زید پیدل چلتا ہوا دکھائی دیا۔

www.novelsclubb.com

وہ رک گئی۔ جیسے ہی زید قریب آیا وہ فوراً بولی۔

"تمہارے بازو کا زخم کیا ابھی تک نہیں بھرا ہے؟"

"نہیں کچھ کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔" زید نے اپنے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیب میں ڈال لیے۔ وہ دونوں اب ساتھ چلنے لگ گئے تھے۔

"اگر تھوڑا سا صحیح ہو گیا ہے تو تم بائیک کا استعمال کیوں نہیں کرتے؟"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے عام سے لہجے میں پوچھا تھا مگر زید کے چہرے پر یکدم ایک تاثر ابھرا تھا جو وہ بہت جلد چھپا گیا۔

"میں یونہی پیدل آنا چاہتا ہوں۔ پیدل چلنے سے صحت اچھی رہتی ہے۔" زید کی بات سن کر جائی یانہ نے گہری نگاہیں زید پر ڈالی۔

"ایک بات بولوں؟"

بس اسٹاپ دور سے دکھائی دینے لگ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جی!" زید نے سر اثبات میں ہلایا۔

"تم بہت عجیب ہوتے جا رہے ہو۔ بہت زیادہ عجیب!" اس کی یہ بات سن کر زید کے چہرے پر سایہ گزرا۔

"امم ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔" بہت دیر بعد اس نے کہا تھا۔

"تم بتانا نہیں چاہتے ہو یہ الگ بات ہے مگر جب سے اس رات ہماری لڑائی ہوئی ہے تب سے تم عجیب طرح سے بی ہیو کرنے لگ گئے ہو۔"

www.novelsclubb.com

"عجیب سے رویے سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ مجھے ذرا کھل کر بتائیں گی؟" وہ دونوں بس اسٹاپ پر آ کر رک گئے تھے۔

"تم۔۔۔تم!" جائی یانہ الفاظ اکھٹے کرنے لگ گئی۔کچھ دیر یونہی لفظ تلاش کرنے کے بعد اس نے ہار مان لی۔

"رہنے دو۔مجھے خود نہیں پتہ میں کیا محسوس کر رہی ہوں۔" وہ جان گئی تھی وہ زید کو صرف لفظوں سے یہ بات نہیں سمجھا سکتی تھی۔

زید نے جواباً کچھ نہیں بولا۔دونوں ہی خاموش رہے۔کچھ دیر بعد جب بس آئی تو وہ دونوں اس پر سوار ہو گئے۔

www.novelsclubb.com

دونوں جب بس میں ایک ساتھ بیٹھ گئے تو جائی یانہ کے ذہن میں فوراً ایک بات آئی۔

"زید!"

"ہمم!" وہ اپنے موبائل پر لگا ہوا تھا۔

"تمہیں پتہ ہے کل کیا دن ہے؟" اس نے بڑے محتاط انداز میں پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

زید نے اوپر سر کر کے سوچنے کے انداز میں ہاتھ اپنی تھوڑی پر رکھا پھر کچھ دیر بعد بولا۔

"میرے خیال سے تو اتوار ہے۔"

جائی یانہ کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے۔

"ظاہر سی بات ہے کل اتوار ہے۔۔۔" اس سے پہلے وہ اپنی بات مکمل کر پاتی زید بول پڑا۔

"اگر اتنی ہی ظاہر بات تھی تو آپ نے مجھ سے کیوں پوچھا؟"

www.novelsclubb.com

"پاگل ہوں میں! دماغ ہی خراب ہے میرا!" جائی یانہ نے جلے کٹے انداز میں کہا۔

"اچھا!" زید دوبارہ موبائل میں مگن ہو گیا۔

جائی یانہ نے ایک تیز نظر زید پر ڈالی اور پھر بس میں موجود لوگوں کو دیکھا۔ کوئی بعید نہیں تھی اگر یہ بس خالی ہوتی تو وہ زید کا سر ہی توڑ ڈالتی۔

اس نے غصہ کم کرنے کے لیے کھڑکی سے دوسری طرف دیکھنا شروع کر دیا۔

www.novelsclubb.com

****

اگلے دن کی شروعات ہی جائی یانہ کے لیے بہت بری تھی کیونکہ وہ جیسے ہی سو کر اٹھی اسے پتہ چلا باہر بارش ہو رہی ہے۔اس کا منہ کھڑکی سے بوندوں کو گرتا دیکھ کر بن گیا۔

لوگوں کے لیے ہوتی ہو گی بارش رومینٹک لیکن جائی یانہ کو بارش سے سخت قسم کی چڑ تھی۔اسے ایک عجیب سی الجھن ہو جایا کرتی تھی۔سڑکوں، پارکوں اور جگہ جگہ بارش کے بعد اسے بس پانی پانی ہی کھڑا ہوا دکھائی دیتا تھا۔

آج چھٹی کا دن تھا اور اس کی سالگرہ بھی تھی۔اس نے سوچا تھا وہ اکیلے ہی پورا شہر گھومے گی اور آج کا سارا دن وہی کام کرے گی جو اسے اچھا لگتا ہے مگر بارش نے اس کا پلان خراب کر دیا تھا۔ناشتہ کر لینے کے بعد وہ منہ بنا کر بیڈ پر بیٹھ گئی اور گھور کر کھڑکی کو دیکھنے لگ گئی۔

"ایسا لگ رہا ہے بارش سے نہیں اپنے عاشق سے ناراض ہو!" اس کے ساتھ والے بیڈ پر جے ٹی پسار امار کر لیٹی ہوئی تھی۔ بیڈ کے تاج سے کمر کی ٹیک لگا کر اس نے اپنے پاؤں بیڈ پر پھیلائے ہوئے تھے۔ اپنے اوپر اس نے لیپ ٹاپ رکھا ہوا تھا جس پر وہ رات سے ویب سیریز دیکھ رہی تھی۔ وہ سو کر نہیں اٹھی بلکہ اب وہ سونے والی تھی۔

"تمہیں کیا!" جائی یانہ نے نروٹھے انداز میں کہا۔ پھر کچھ دیر بعد اسے کچھ یاد آیا۔

www.novelsclubb.com

"تمہارے پاس کوئی نان فکشن بک ہو گی؟"

"سوری میرے پاس اگر ملیں گے تو ناول ملیں گے وہ بھی ڈائجیسٹ والے، پڑھو گی؟"

"نہیں مجھے نان فکشن بک ہی پڑھنی ہے!"

"کیوں ناول سے کیا مسئلہ ہے۔اچھے نہیں لگتے؟" جے ٹی کے سوال پر جائی یا نہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"ناول میں پڑھ لیتی ہوں۔مجھے تھوڑے بہت پسند بھی ہے مگر زیادہ پسند مجھے نان فکشن کتابیں ہے کیونکہ اس میں لکھاری اپنے قاری سے براہ راست

بات کر رہا ہوتا ہے۔ وہ اپنا علم وقت کی قید سے آزاد، کسی کہانی یا کردار کے سہارے کے بغیر لکھتا ہے۔ میری بہنیں سمجھتی ہے میں ناول پڑھتی ہوں۔ بہت سے لوگ سمجھتے ہے اگر آپ ریڈر ہے تو آپ کو فکشن بکس ہی پسند ہے۔ کچھ لوگوں کو نان فکشن بک بھی پسند ہوتی ہے۔ جو بالکل نارمل ہے۔"

"تمہاری اتنی بڑی تقریر کا شکریہ مگر بات یہی پر آتی ہے میرے پاس صرف ناول ہے۔ نان فکشن بک نہیں!"

جائی یانہ نے دوبارہ منہ بنالیا۔ کچھ دیر بعد دروازہ بجنے کی آواز آئی۔

"جے ٹی دروازہ بج رہا ہے!" جائی یانہ نے جے ٹی کو آواز لگائی۔

"سنائی دے رہا ہے۔" جے ٹی کی نظریں ہنوز لیپ ٹاپ کی اسکرین پر تھی۔

"اگر سنائی دے رہا ہے تو دروازہ کھولو ناں!" جائی یانہ نے تھوڑے چڑچڑے پن میں کہا۔

"میں ویب سیریز دیکھ رہی ہوں۔ جانا ہے تو خود جاؤ ورنہ مجھے نہیں پتہ!" جے ٹی نے ہاتھ اٹھالیا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ زور دیتے انداز میں بیڈ پر سے کھڑی ہوئی۔

"اگر تمہاری کوئی دوست باہر ہوئی پھر دیکھنا!" جائی یانہ کا انداز تنبیہہ دینے والا تھا۔

جے ٹی نے ہاتھ جھلا دیا۔اس نے جائی یانہ کی دھمکی کو ہوا میں اڑایا تھا۔

جائی یانہ نے جب دروازہ کھولا تو اس کے سامنے ہاسٹل میں کام کرتی ملازمہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپ کو کوئی دے کر گیا ہے۔" ملازمہ کے ہاتھ میں ایک گلدستہ اور ایک تحفہ تھا جو اس نے جائی یانہ کی طرف بڑھایا۔

جائی یانہ نے الجھے ہوئے انداز میں اسے پکڑ لیا۔

"یہ کس نے دیے؟ دینے والا اپنا نام بتا کر گیا ہے؟"

"نہیں بی بی!" ملازمہ کا سر نفی میں ہلا۔

"اچھا تو تم حلیہ تو بتا ہی سکتی ہو ناں؟"

www.novelsclubb.com

"یہ سامان تو کوئی آپ کا نام لے کر چوکیدار کو دے کر گیا ہے۔"

"اچھا!" جائی یانہ نے غائب دماغی سے کہا اور دروازہ بند کر کے واپس اندر آ گئی۔

اس نے گلدستہ اور تحفے کا ڈبہ بیڈ پر رکھ دیا۔

"یہ کون دے کر گیا ہے؟" جے ٹی کی نظریں جیسے ہی اس سامان پر گئی فوراً بولی۔

"پتہ نہیں!" جائی یانہ نے تحفے کے ڈبے کو پکڑ لیا تھا۔ اس نے ڈبا ادھر ادھر کر کے گفٹ ریپر کی ٹیپ ڈھونڈی پھر نہایت سلیقے سے گفٹ ریپر کو پھاڑے بغیر اس نے اسے ڈبے سے اتارا۔ اس کے اندر سفید رنگ کا ایک ڈبہ تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے جیسے ہی ڈبے کو کھولا اس کر اندر سے ایک کتاب نکلی جس کا عنوان کچھ اس طرح کا تھا۔

The breif history of time by Stephen "Hawking"

جائی یانہ ایک لمحے کے لیے شاک ہو گئی تھی۔ یہ کتاب نان فکشن تھی اور تو اور جائی یانہ اپنی شادی سے پہلے یہی کتاب کب سے خریدنا چاہتی تھی مگر حالات کے اتار چڑھاؤ نے کتابیں اس کے ذہن سے بالکل نکال ہی دی تھیں۔

www.novelsclubb.com

یہ کون تھا جسے اس کی پسند ناپسند کے بارے میں اتنا پتہ تھا۔

اس کے ذہن میں زید کا نام ابھرا۔ کیا وہ زید نے اسے یہ دیا تھا؟ دل بار بار نہ کہہ رہا تھا لیکن اگر زید نے اسے یہ کتاب نہیں دی تو پھر کون ہو سکتا ہے؟ کون ہو سکتا ہے؟

اسی پل اس کے موبائل پر ایک میسج آیا اس نے جیسے ہی موبائل اٹھا کر دیکھا تو وہ عزاہ کی جانب سے آیا ایک ایڈریس تھا۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ پورا ایڈریس پڑھ پاتی، اس سے پہلے ہی عزاہ کی کال آئی۔

"ہیلو جائی یانہ!"

اسپیکر میں سے آواز ابھری۔

"ہاں بولو بجو!"

"مجھے آریان کا ایڈریس مل گیا ہے۔مجھے لگتا ہے عالیہ یہاں ہے۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ کی بات سن کر جائی یانہ موبائل ایک کان سے ہٹا کر دوسرے میں لگایا۔

"آپ سچ کہہ رہی ہے؟"

"ہاں"

"آپ کو کیسے ملا؟"

"کم از کم مل تو گیا۔ تمہاری طرح تو نہیں کیا کہ کام لے کر بہانے بنانے لگ گئی۔" عزاہ نے طنز کیا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کو شدید قسم کا غصہ آیا مگر وہ ضبط کر گئی۔

عزاہ بولتی رہی۔

"مجھے پورا یقین ہے آریان یہی پر ہو گا۔اب تمہیں بس یہ کرنا ہے وہاں جا کر پہلے گرد و نواح کا جائزہ لینا ہے اور پھر کوئی لائحہ عمل بنا کر اس گھر کے اندر بھی گھس جانا ہے جہاں تمہیں شک ہو عالیہ موجود ہے!"

"آپ کے پاس پورے گھر کا ایڈریس نہیں ہے۔ایسے میں میں کیسے پتہ لگاؤں گی عالیہ آپی کس گھر میں ہے؟"

www.novelsclubb.com

"ہو گئے بہانے شروع۔ تمہیں کام کرنا ہی نہیں ہے۔" عزاہ کے انداز میں ایک بار پھر طنز تھا۔

"یہ بہانے نہیں لاجک ہے جو میں بتا رہی ہوں۔آپ اس سب کو کوئی فلم سمجھ رہی ہے مگر اصل میں یہ سب حقیقت ہے۔میں اگر وہاں گرد و نواح کا جائزہ لینے گئی بھی تو وہ لوگ مجھے فوراً پہچان لیں گے اور نہ مجھے اس بات کا الہام ہو سکتا ہے عالیہ آپی کہاں ہے؟"

"تو تم کچھ اور سوچو۔کچھ بھی کرو بس عالیہ کو باہر نکالو۔"

"اچھا میں زید سے کوئی۔۔۔"عزاہ نے فوراً جائی یانہ کی بات کاٹی۔

www.novelsclubb.com

"خبردار جو تم نے زید کے سامنے کوئی ذکر بھی کیا۔ وہ یہ چاہتا ہی نہیں ہے تم آریان کے گھر جاؤ۔"

"وہ ایسا کیوں چاہے گا؟" جائی یانہ کو جانے کیوں برا لگا تھا۔ زید کے بارے میں عزاہ بجو بہت منفی سوچتی تھی۔

"وہ ایسا اس لیے چاہے گا کیونکہ اگر آریان کو پتہ چلا تم اس کے خلاف کچھ کرنے جا رہی ہو تو وہ تمہارے ساتھ ساتھ زید کو بھی نشانے میں لے سکتا ہے۔ وہ اپنی جان اس سب میں بچانا چاہتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ خاموش رہی۔ عزاہ کی اس بات میں لاجک تھی مگر زید کے بارے میں وہ ایسا نہیں سوچ سکتی تھی۔

"وعدہ کرو تم زید کو اس بات کی بھنک بھی نہیں پڑنے دو گی!"

"لیکن۔۔۔" جائی یانہ بات مکمل نہ کر پائی۔

"لیکن ویکن کچھ نہیں تمہیں وعدہ کرنا ہو گا ورنہ میں یہی سمجھوں گی تم عالیہ کی مدد کرنا ہی نہیں چاہتی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"میں آپی کو بچانا چاہتی ہوں۔" جائی یانہ نے لفظوں پر زور دیا۔

"اگر سچ کہہ رہی ہو تو وعدہ کرو ناں!" عزاہ کا لہجہ اکسانے والا تھا۔

"ٹھیک میں وعدہ کرتی ہوں۔اب خوش آپ۔ایک اچھا سا پلان خود بنا کر مجھے دے دینا۔میرے پاس اتنا دماغ نہیں ہے جو اس پر صرف کروں۔" یہ کہہ کر اس نے فوراً کال کاٹ دی۔

اس نے وعدہ کر تو لیا تھا مگر اب وہ زید سے یہ بات کیسے چھپائے گی۔وہ اسی سوچ میں مگن تھی۔

www.novelsclubb.com

پیچھے رکھا گلدستہ آہستہ آہستہ اپنی خوشبو پورے کمرے میں پھیلا رہا تھا۔

****

دوپہر تک بارش ختم ہو چکی تھی لیکن بادل ابھی بھی تھے۔ان ہی بادلوں کی اوٹ میں سورج چھپا ہوا تھا۔جیسے ہی بادل کا ایک ٹکڑا سورج کے آگے سے ہٹا۔نرم گرم دھوپ کی کرن آسمان کو چیرتی ہوئی زمین پر پہنچی۔اگر کوئی آسماں کی جانب دیکھتا تو یوں محسوس ہوتا جیسے آسمان اسے کوئی پیغام دینا چاہتا ہو۔

وہ بادل ناامیدی کے سایے معلوم ہوتے تھے اور سورج کی اجلی کرن، امید کا جلتا نیا دیا تھا۔ یہ کرن مسز جہانگیر کے گھر تک بھی پہنچ رہی تھی۔ بھلے یہ کرن اس گھر کے اندر رہنے والے قیدی تک نہیں پہنچ پا رہی تھی مگر اس قیدی کے دل میں اس کرن جیسی امید پیدا ہو گئی تھی۔

کمرے کی قیدی اپنے کمرے میں موجود ارد گرد کا جائزہ لے رہی تھی۔ وہ دیکھ رہی تھی کہ کیا باہر جانے کا کوئی راستہ، کوئی روشن دان یا کوئی چھوٹا سا سوراخ بھی ہے۔

www.novelsclubb.com

حالانکہ یہ کام وہ جب اس کمرے میں قید ہوئی تھی ان دنوں کر چکی تھی مگر اب اس کا دل پہلے جیسا ناامید نہیں رہا تھا۔ اس کے پاس ایک وجہ پیدا ہو گئی تھی۔ وہ باہر جانا چاہتی تھی۔ اس لیے نہیں کیونکہ وہ قید میں تھی بلکہ اس لیے

کیونکہ اسے بچانا تھا، اپنے گھر والوں کو۔ انہیں بتانی تھی وہ ساری حقیقت جو شاید ان کے درمیان اب تک کھل نہ پائی ہو۔

اس نے پورا کمرہ چھانا تھا۔ توقع کے عین مطابق کوئی راستہ نہیں نکلا تھا مگر اس کا حوصلہ پست ہونے کی بجائے مزید بڑھ گیا تھا۔

اس نے اب دروازے کو دیکھا۔ اس کے دماغ میں بہت سے تانے بانے جڑ رہے تھے۔ وہ ایک پل کے لیے کچھ سوچتی رہی۔ پھر وہ دروازے کے پاس گئی۔ اس نے دروازے سے کان لگایا دوسری طرف بالکل سناٹا تھا۔

اس نے گردن نفی میں ہلائی اور واپس بیڈ پر بیٹھ گئی۔ وہ بے چینی سے پاؤں جھلانے لگ گئی۔

کچھ تھا جو وہ اب سوچ چکی تھی۔

****

شام کی گہرائیاں بڑھ رہی تھی۔ آسمان بالکل صاف ہو گیا تھا۔ جائی یانہ کھلے آسمان کو اپنے کمرے کی کھڑکی سے دیکھ رہی تھی۔ یہ اس کی سب سے بورنگ ترین برتھڈے تھی۔ نہ ہی کسی نے اسے وش کیا اور نہ ہی کوئی کیک کٹا۔ بس ایک

www.novelsclubb.com

گفٹ ہی اسے صبح ملا تھا۔ دینے والے کا نام ابھی تک نہیں پتہ تھا مگر جائی یانہ نے اندازہ لگا لیا یہ گفٹ یقیناً زید نے دیا ہو گا۔

اسے زید پر غصہ بھی آ رہا تھا۔ کیا تھا اگر وہ گفٹ خود اسے دیتا۔ کتنا خوش ہوتی وہ؟ ایسے چھپ کر تحفہ دینے کا کیا مطلب تھا؟

وہ یونہی بیٹھی ہوئی تھی جب کمرے کا دروازہ بجا اور کوئی اسے بتا کر گیا کہ اس کا شوہر اس سے ملنا آیا ہے۔ یہ خبر سنتے ہی جائی یانہ کا غصہ فوراً سے غائب ہو گیا۔ شکوے ایسے بھاگے جیسے کبھی ان کا اس کے دل میں بسیرا ہی نہ ہوا ہو۔

وہ بھاگتی ہوئی نچلی منزل میں پہنچی۔وہ جیسے ہی ملاقاتی کمرے کے اندر داخل ہوئی اسے زید دکھائی دیا۔اس کے ہاتھ میں لال پھولوں کا گلدستہ تھا جبکہ دوسرے ہاتھ میں بیکری کا شاپر میں لپٹا ایک ڈبہ۔

گلدستے کو دیکھ کر اسے کچھ ہوا۔زید نے صبح بھی اسے گلدستہ بھیجا اور شام کو بھی۔یہ کیسے ہو سکتا ہے مگر پھر فوراً ہی سوچا کہ اسے پھول اور کون دے سکتا ہے۔اس لیے اس نے اپنے ذہن سے تمام الجھن جھٹک دی۔

جائی یانہ جیسے ہی اس کے قریب آئی۔اس نے فوراً گلدستہ اس کے آگے کیا۔

"ہیپی برتھ ڈے جائی یانہ!" اس نے پر جوش انداز میں اسے وش کیا۔

جائی یانہ نے سر کو خم دیا۔ پھر اس کے ہاتھ سے گلدستہ لے لیا۔

"صبح مل کر کیوں نہیں گئے؟" جائی یانہ نے پوچھا۔

"صبح کام ہی اتنا تھا۔" اس نے سر کھجاتے ہوئے اعتراف کیا۔ جائی یانہ کے دل میں گڑبڑ کا بیج اب مکمل نکل گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کاموں میں کیا میں تمہیں یاد نہیں رہی؟ ایک میسج کر کے ہی بندہ برتھڈے وش کر سکتا ہے۔" جائی یانہ نے شکوہ کیا۔

"کر تو دیتا مگر پھر آپ کے چہرے پر آئے یہ تاثرات یقیناً نہیں دیکھ پاتا۔" زید نے مسکراتے ہوئے اس کا دھیان اس کے تاثر پر دلایا۔

جائی یانہ کو فوراً محسوس ہوا۔ وہ کھل کر مسکرا رہی تھی۔ اس نے مسکراہٹ کو بمشکل سمیٹا۔

"ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں تو بس۔۔۔۔" جائی یانہ نے بات ادھوری چھوڑ دی۔ اس کے پاس بات پورا کرنے کو الفاظ ہی نہیں تھے۔

"اچھا یہ کیک بھی لایا ہوں میں!"

"واقعی!" جائی یانہ خوشی سے اچھل پڑی۔

"ہاں! چلے کسی سے چھڑی منگوائے۔ ہم لوگ کھاتے ہیں۔" زید شاپر سے کیک کا ڈبہ نکالنے لگا۔ جائی یانہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے فوراً منع کیا۔

"نہیں نہیں! یہاں نہیں کھاتے!"

www.novelsclubb.com

"کیوں؟" زید کے ابرو اوپر کو اٹھیں۔

"یہاں کھائیں گے تو یہ ندیدی عورتیں بھی آجائیں گی۔ایک بر تھڈے وش تو کیا نہیں اور کیک دیکھ کر منہ میں رال ٹپکاتی آجائیں گی۔"اس نے بات کے اختتام پر پیچھے دیکھا۔ایسے جیسے اسے شک تھا کوئی ابھی آئے گا اور کیک ان سے پکڑ کر لے جائے گا۔

"تو پھر کدھر کھانا ہے اسے؟"زید نے ڈبہ تھوڑا اوپر کیا۔

"باہر کہیں پارک میں کھاتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا!"

زید اور وہ دونوں فوراً کمرے کے باہر چلے گئے۔

****

سورج ڈھل چکا تھا۔وہ دونوں درخت کی اوٹ میں ایک دوسرے کے آمنے سامنے بیٹھے تھے۔وہ دونوں جس طرف بیٹھے تھے وہاں سے بمشکل ہی کوئی انہیں دیکھ سکتا تھا۔ان دونوں کے ہاتھ میں پلاسٹک کی چمچ تھی۔وہ دونوں پائن ایپل کیک کو کھانے میں مگن تھے جواب ختم ہونے کے بالکل قریب تھا۔

www.novelsclubb.com

"بس!" جائی یانہ نے ہاتھ کھڑا کر دیا۔"میرا پیٹ تو بھر چکا ہے۔اب اور کچھ نہیں کھایا جائے گا۔ایسا کرو باقی کا تم کھالو۔"

وہ ہاتھ گراؤنڈ میں اُگی گھاس پر پھیرنے لگی جو خشک تھی۔

"جی تین چار نوالے چھوڑ کر بڑا احسان کیا آپ نے۔" زید نے خاصے جلے کٹے انداز میں کہا۔

"تو میں نے اکیلے کھایا ہے؟ تم بھی تو کھا رہے تھے۔" اس نے بھی تنک کر کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں نے تو بس ایک دو چمچ کھائے ہیں۔ باقی تو بس آپ کو ہی کھاتے ہوئے دیکھ رہا تھا۔"

"کیوں کھاتے ہوئے پیاری لگ رہی تھی۔" جائی یانہ نے ایک ادا سے ہاتھ جھلایا۔

"نہیں سو برسوں کی بھوکی لگ رہی تھیں۔ آپ کو اس طرح کھاتا دیکھ کر مجھے کچھ ہونے لگ گیا تھا۔ میرے حلق سے تو نوالے ہی نہیں اتر رہے تھے۔" زید نے کیک کی کریم سے بھری چمچ منہ میں ڈالی۔

"خود اس طرح کھا رہے تھے اور نام مجھ پر لگا رہے ہو۔" جائی یانہ نے منہ دوسری طرف کیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ خود بھی جانتی ہے میں سچ کہہ رہا ہوں۔" زید نے کے انداز میں واضح چڑانے والا تاثر تھا۔

"زید تم خاموش ہو جاؤ ورنہ وہ صبح تم نے جو کتاب بھیجی تھی ناں وہی تمہارے منہ پر ماروں گی۔"

جائی یانہ نے غصے تلملا کر کہا جبکہ زید کے تاثرات یکدم بدل گئے۔

www.novelsclubb.com

"کونسی کتاب؟" زید کا سوال سن کر جائی یانہ سیدھی ہوئی اور اسے کے چہرے کو دیکھا۔ایک پل کے لیے لگا وہ مذاق کر رہا تھا۔

"زید تم مذاق کر رہے ہو ناں؟" گڑبڑ کا جو بیج کچھ دیر پہلے نکلا تھا اب وہ دل میں تناور درخت بن گیا تھا۔

"میں آپ سے کچھ پوچھ رہا ہوں جائی یانہ آپ کونسی کتاب کی بات کر رہی ہیں؟" جائی یانہ کو محسوس ہوا زید کا لہجہ سخت ہو رہا ہے۔اس کے تاثر بتا رہے تھے یہ مذاق نہیں ہے۔

اوہ میرے خدایا یہ مذاق نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

"تو وہ کتاب اور گلدستہ صبح تم نے نہیں بھجوایا تھا۔بارش کے وقت!" زید کے چہرے پر تیور چڑھتے دیکھ کر جائی یانہ کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پونے لگ

گیا۔اسے ایک پل کے لیے زید میں اپنے باپ کی جھلک دکھائی دے رہی تھی۔وہ بھی تو اس کی ماں کو یونہی غصے سے دیکھتے تھے۔

"وہ کتاب اور گلدستہ مجھے چاہیے جائی یا نہ!"زید کھڑا ہو گیا۔

"زید بات کیا ہے تم۔۔۔"

"آپ خاموشی سے چل رہی ہے یا میں آپ کے ہاسٹل کے کمرے میں جا کر اس گند کو خود نکالوں۔"زید نے تیز لہجے میں اس کی بات کاٹی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ فوراً سے اٹھ کھڑی ہوئی۔زید نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔زید کی گرفت ہلکی تھی مگر پھر بھی اسے خوف آرہا تھا۔زید کے تاثرات خوف کھائے جانے کے قابل تھے۔

کچھ لمحات بعد اگر دیکھو تو زید اسی ملاقاتی کمرے کے چکر کاٹ رہا تھا۔کچھ دیر بعد جائی یانہ کمرے میں آتی دکھائی دی۔

"یہ ہے!"اس نے جیسے ہی کتاب زید کے سامنے کی اس نے فوراً پکڑ لی۔جائی یانہ کو ایک پل کے لیے لگا جیسے زید اس کتاب کو پھاڑ ہی ڈالے گا۔

"وہ پھول کہاں ہے؟"زید نے سرد لہجے میں پوچھا۔

"اوپر پڑے ہیں۔"

"انہیں بھی لے کر آئیں۔" زید نے حکم دیا۔ جائی یانہ اس زید سے پہلی دفعہ مل رہی تھی۔

جائی یانہ تھوڑی سی ہچکچائی۔

www.novelsclubb.com

اسے یوں کھڑا دیکھا تو وہ ضبط سے بولا۔

"جائی یانہ! پلیز وہ پھول لے آئے۔ میرا صبر مت آزمائے میں کچھ کر بیٹھوں گا۔"

جائی یانہ مڑی اور مرے مرے قدموں سے کمرے سے باہر نکل گئی جب وہ واپس کمرے میں آئی تو اس کے ہاتھ میں سفید پھولوں کا گلدستہ تھا۔ جائی یانہ نے گلدستہ اس کے سامنے کیا نظر بھی نہیں ملائی۔ زید نے وہ گلدستہ تھام لیا۔

اس نے دیکھا سفید پھولوں پر ایک کارڈ لگا ہوا تھا۔ اس نے اس چھوٹے سے کارڈ کو جیسے ہی کھولا اسے سمجھ آ گیا جائی یانہ کیوں جھجک رہی تھی۔

اس میں اظہارِ محبت لکھا ہوا تھا۔اس کی لائنز اس قدر بولڈ لگ تھی کہ زید نے مٹھی بھینچ لی۔زید نے ایک نظر جائی یانہ کو دیکھا جو اس سے نگاہیں نہیں ملا پا رہی تھی۔پھر وہ تیزی سے باہر نکل گیا۔

جائی یانہ نے چہرہ اٹھا کر اسے جاتے دیکھا۔وہ جا رہا تھا اور وہ اسے روک نہیں سکتی تھی۔وہ جانتی تھی اس وقت وہ غصہ تھا۔اس نے تو سب سے پہلے کتاب کا ہی نام لیا تھا۔گلدستے کا ذکر تو بہت دیر بعد آیا تھا۔وہ اسی لیے ان پھولوں کو لاتے ہوئے گھبرا رہی تھی۔وہ جانتی تھی اگر زید نے اس کارڈ پر نظر ڈالی تو اس کی غیرت یقیناً جوش مارے گی۔

www.novelsclubb.com

لیکن سوال یہ تھا کہ زید کیا یہ سامان بھیجنے والے کو جانتا تھا!اور اگر جواب ہاں تھا تو پھر کیسے ؟اور کون تھا جس نے اسے یہ سامان بھیجا تھا۔

لیکن وہ ابھی کچھ پوچھ نہیں سکتی تھی۔زید ابھی غصے میں تھا۔غصے میں وہ ابھی کچھ بھی کر سکتا تھا۔ایک بات جو تسلی بخش تھی وہ یہ تھی زید اگر غصے میں تھا بھی تو پھول بھیجنے والے پر تھا، جائی یانہ پر نہیں اور نہ ہی زید کے چہرے اور آنکھوں میں جائی یانہ کے لیے شک تھا۔

وہ اس بات پر کچھ حد تک مطمئن ہو گئی تھی مگر زید جیسے غصے میں باہر نکلا تھا اسے یقین تھا وہ کوئی بہت بڑا جھگڑا کرنے گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

اسے یہی سوچ سوچ کر پریشانی ہو رہی تھی۔

****

عزاہ اپنے کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔رات کا کھانا ان کے گھر میں کھا لیا گیا تھا۔شایان اب باہر اپنے کسی دوست کے ساتھ گیا تھا۔

عزاہ تنہا کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔یونہی بیٹھے بیٹھے اسے خیال آیا کیوں نا وہ جائی یانہ کو کال کر لے۔

www.novelsclubb.com

یہی سوچ کر وہ اٹھی اور پہلے اپنے کمرے کے دروازے کو اچھے سے بند کیا پھر الماری کے پاس جا کر اپنا فون نکالا۔

جائی یانہ کا نمبر ملا کر اس نے فون اٹھالیا۔ تین چار بیل چلی گئی لیکن دوسری طرف سے کال نہیں اٹھائی گئی۔ عزاہ اب کچھ پریشان ہو گئی۔ پانچویں مرتبہ جب اس نے کال ملائی تو اسے جائی یانہ نے کچھ دیر بعد اٹھالیا۔

"جی بجو!"

"کہاں تھی تم؟" عزاہ نے پوچھا۔ اس نے اپنی پریشانی چھپالی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کمرے میں ہی تھی۔" دوسری طرف سے بہت آرام سے جواب دیا گیا۔ یہ لہجہ عزاہ کو برا لگا۔

"اگر کمرے میں تھی تو کال کیوں نہیں اٹھا رہی تھی؟" اس بار عزاہ نے قدرے رعب سے پوچھا تھا۔

"بس میرا موبائل کی طرف دھیان نہیں تھا۔" جائی یانہ کی آواز تھکی ہوئی محسوس ہو رہی تھی لیکن عزاہ کو یہ سب بہانے بازی لگ رہی تھی۔

"بہانے بنانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے جائی یانہ! صاف صاف بولو تمہیں مجھ سے بات ہی نہیں کرنی تھی۔ تم۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"بجو! میں ابھی اچھی خاصی پریشان ہوں۔آپ سے تو کیا مجھے کسی سے بھی بات نہیں کرنی ہے اور اگر آپ نے عالیہ آپی کے سلسلے میں کوئی بات کرنی ہے تو میں پکا وعدہ کل تک کوئی حل نکال دوں گی۔اللہ حافظ!"

عزاہ کی کوئی بات سنیں بغیر ہی جائی یا نہ اپنی لائن کاٹ چکی تھی جبکہ عزاہ کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا تھا۔یہ کیا ہوا۔اس کی چھوٹی بہن نے اس کے منہ پر موبائل بند کیا۔

"بد تمیز!"عزاہ نے موبائل زور سے الماری میں پھینکا لیکن کپڑے موجود ہونے کی وجہ سے موبائل کی باڈی کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

"مجھے بات ہی نہیں کرنی چاہیے تھی اس سے۔اگر عالیہ کو نکالنا نہ ہوتا تو اس سے بات تو کیا اس کی شکل بھی نہ دیکھتی!"

تنفر سے کہتے ہوئے عزاہ نے الماری کے پٹ زور سے بند کر دیے اور باہر چلی گئی۔

****

www.novelsclubb.com

زید رکشے میں بیٹھا ہوا تھا۔وہ اپنے ہاتھوں کو ایک دوسرے سے رگڑ رہا تھا۔اس کے ساتھ والی سیٹ پر گلدستہ اور کتاب رکھی ہوئی تھی۔اس کی آنکھیں خلا

میں سفر کر رہی تھیں۔اگر ہم بھی ان میں جھانکیں تو کچھ منظر بن رہے تھے۔کیا آپ وہ دیکھنا چاہے گے ؟

(کیا تمہیں یاد ہے عائشہ اور زید کی ملاقات سے پہلے زید ایک ریستوران سے باہر نکلا تھا۔ہم اس وقت میں چلتے ہیں جب زید اس ریستوران کے اندر داخل ہوا تھا۔اس ریستوران میں کافی بھیڑ تھی۔لوگ اپنی فیملی اور دوستوں کے ساتھ انجوائے کرنے آئے ہوئے تھے۔ایسے میں زید جیسے ہی داخلی دروازے سے اندر داخل ہوا وہ گردن گھما کر اپنے میزبان کو ڈھونڈنے لگا۔تھوڑی دیر بعد وہ اسے دور میز پر بیٹھا دکھائی دیا۔زید بھی میانہ رفتار اپنائے اس کے پاس پہنچ گیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں بلایا ہے مجھے ؟"

زید کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔ لہجہ خاصا احسان کرنے والا تھا۔

سامنے بیٹھا شخص خاموشی سے اسے دیکھتا رہا جیسے وہ اسے پڑھ رہا ہو۔

زید کچھ چڑ گیا۔

"اگر تمہیں کوئی ضروری بات کرنی ہے تو جلدی کرو۔ مجھے اور بھی کام ہے۔
تمہاری طرح باپ کا چھوڑا ہوا حرام کا مال نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

دوسری طرف خاموشی کے ایک دو پل بڑھائے گئے۔ پھر خاموشی ٹوٹی۔

"میں تم سے جو بات کروں گا مجھے یقین ہے وہ تمہیں بہت پسند آئے گی کیونکہ اس میں تمہارا فائدہ ہی فائدہ ہے۔"

آخر کار سامنے والے نے کچھ کہہ دیا تھا۔ زید الجھن سے اسے دیکھنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"تم کس فائدے کی بات کر رہے ہو؟" زید کا انداز اب محتاط اور سنجیدہ ہو گیا تھا۔

سامنے والے کے چہرے پر مسکراہٹ سج گئی۔

"میں اس شے کی بات کر رہا ہوں جو تمہاری سوچ سے بھی زیادہ میرے لیے انمول ہے۔" سامنے والا کچھ زیادہ ہی بات کو گھما رہا تھا۔

"تم کس چیز کے بارے میں بات کر رہے ہو؟ کھل کر بتاؤ۔"

www.novelsclubb.com

"میں جائی یانہ کی بات کر رہا ہوں۔"

سامنے والے کے منہ سے یہ نام سنتے ہی زید کا پارہ ہائی ہو گیا۔

"اپنی بکواس بند رکھو۔ میری بیوی کا نام بھی کیسے لیا تم نے!" زید نے بھڑک کر کہا مگر سامنے والے نے کوئی اثر نہیں لیا تھا۔

"وہ تمہاری بیوی ہے یا نہیں مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مجھے فرق صرف ایک بات سے پڑتا ہے زید اور جانتے ہو وہ کیا ہے؟"

وہ آدمی میز کی جانب جھکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے فرق اس بات سے پڑتا ہے کہ وہ مجھے پسند آگئی ہے۔شروع دن سے ہی پسند ہے۔تم جانتے ہو یہ شادی جو ہوئی ہے۔یہ ساری ہماری بچھائی ایک چال تھی۔"

زید کے چہرہ پہلے پیلا پڑا پھر اس کے چہرے پر سرخی دوڑنے لگی۔اس سے ضبط نہیں ہو پا رہا تھا۔

"تم چاہے غصہ کرو یا ناراض ہو تمہاری بیوی کو آنا تو میرے پاس ہی ہے۔میں نے اس کی شادی مصلحتاً تمہارے ساتھ کروائی تھی۔یہ شادی اس لیے نہیں ہوئی کہ تم اسے اپنی ملکیت سمجھ بیٹھو۔جائی یا نہ اشفاق صرف اور صرف میری ہے۔"

زید فوراً سے کھڑا ہوا اور اس کے پاس آ کر اس گریبان پکڑ لیا۔

"خبردار جو میری بیوی نام بھی لیا تم نے! میں تمہیں بتا رہا ہوں میں تمہارے ساتھ برا سلوک کروں گا۔"

اس کے تاثرات میں ہنوز پر سکون تھے۔

www.novelsclubb.com

"میری ڈیل تو سن لو؟" آرام سے آفر کی گئی ہے۔

"لعنت بھیجتا ہوں تمہاری ڈیل پر!"

یہ کہہ کر اس نے گریبان چھوڑا اور باہر کی جانب بڑھ گیا۔ پیچھے بیٹھا شخص دور تک اسے جاتا دیکھتا رہا۔)

رکشے کا ٹائر سڑک پر ایک گڑھے سے ٹکرایا جس کی وجہ سے ایک زور دار جھٹکا رکشے کو لگا۔ اسی جھٹکے نے زید کو حال میں پہنچایا۔ اس نے اپنا دھیان ماضی میں بھٹکنے سے باز رکھا۔

رکشے کی رفتار زید کو بہت کم لگ رہی تھی۔ وہ چاہتا تھا وہ جلد از جلد اپنی منزل پر پہنچ جائے لیکن فاصلہ تھا کہ سمٹنے کی بجائے مزید بڑھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

بہت دیر بعد وہ عمارت اسے دکھائی دی جس کو وہ کب سے ناچاہتے ہوئے بھی دیکھنا چاہتا تھا۔ وہ اس پتے پر پہنچ ہی گیا جہاں اسے پہنچنا تھا۔ وہ ایک فارماکیوٹیکل کمپنی کے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے رکشے والے کو پیسے دیے اور قدم اندر کو بڑھائے۔

آفس کے باہر سے بھی محسوس ہوتا تھا کہ اندر نیم اندھیرا چھایا ہوا ہے۔ چھٹی کا دن ہونے کی وجہ سے اس وقت وہاں کوئی نہیں تھا مگر اس کے ٹیکسٹ میسج میں صبح اسے یہی ملنے کو کہا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ آرام سے چوکیدار کے پاس سے گزرا۔چوکیدار نے اسے اندر جاتے دیکھ لیا تھا مگر وہ ویسے ہی کھڑا رہا۔اس نے زید کے اندر جانے کو نظر انداز کیا تھا۔ شاید اسے یہی آرڈر ملے تھے۔

وہ نچلی منزل میں داخل ہو گیا اور پھر نظریں ادھر ادھر دوڑائی۔اس کی نظر لفٹ پر گئی۔اس نے اسی طرف اپنا رخ موڑا۔

لفٹ کے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اس نے بٹن دبایا تو لفٹ کا دروازہ کھل گیا۔ زید لفٹ کے اندر داخل ہو گیا اور کچھ بٹن دبا کر پیچھے کھڑا ہو گیا۔دروازہ بند ہو گیا اور لفٹ اوپر کی جانب سفر کرنے لگ گئی۔

ایک ایک گزرتا پل زید کے اعصاب ہر حاوی گزر رہا تھا۔اس وقت اس کے دل میں ایک بچکانہ خواہش جاگی کہ کاش وہ پلک جھپکتا اور اس کے سامنے اس کا مطلوبہ شخص ہوتا۔

لفٹ جیسے ہی مطلوبہ منزل پر پہنچی تو اس نے اپنے دروازے کھول دیے۔وہ لفٹ سے باہر نکلا اور آرام سے راہداری میں گزرنے لگ گیا۔چلتے چلتے اس نے اپنا پورا وجود موڑا اور ایک دروازے کے سامنے کھڑا ہو گیا۔

دو تین منٹ اس کے سامنے کھڑا رہنے کے بعد وہ اندر داخل ہو گیا۔

****

اس کمرے کو اگر غور سے دیکھو تو اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ بس کمرے کے درمیان میں ایک بلب لٹکا ہوا تھا جس کے عین نیچے میز اور راکنگ چیئر رکھی ہوئی تھی۔ راکنگ چیئر کی زید کی جانب پشت تھی مگر زید جانتا تھا وہ وہی پر بیٹھا ہوا تھا۔

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میری بیوی کو یہ سامان بھجوانے کی؟" زید نے چیخ کر پوچھا۔

کرسی پر حرکت ہوئی مگر وہ مڑی نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

زید قدم قدم چلتا عین میز کے پاس چلا گیا اور ہاتھ میں موجود گلدستہ اور کتاب اس نے پٹک کر میز پر ماری۔

"میری بات کا جواب دینا پسند کرو گے۔ تم نے میری بیوی کو یہ پھول دینے کا سوچا بھی کیسے؟"

"تمہاری بات کا میں کیا جواب دوں زید؟ اس دن ریستوران میں شاید ہم نے بات کر لی تھی۔" کرسی کی دوسری طرف سے جواب دیا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

زید نے اپنی مٹھی سختی سے بھینچی۔

"میں تمہیں بتا رہا ہوں، میری بیوی کے پاس اب تمہارا سایہ بھی نہیں پڑنا چاہیے ورنہ میں۔۔۔"

زید اسے وارن کر رہا تھا جب اس آدمی نے اس کی بات کاٹ دی۔

"ورنہ کیا؟" وہ آدمی مڑا۔ اس کا آدھا چہرہ ابھی بھی تاریکی میں تھا۔

زید نے دونوں ہاتھ میز پر رکھے اور اس آدمی کے بہت قریب آ گیا۔ اتنا قریب کے بس اب اسے اس کی آنکھیں ہی دکھائی دے پا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ورنہ میں تمہاری لاش کا وہ حشر کروں گا کہ دنیا والے اس سے عبرت لیں گے۔ بات سمجھ آئی تمہیں؟"

آدمی کے تاثر پہلے تو بے تاثر ہی رہے مگر پھر وہ ہنس پڑا۔

"تمہاری یہی غلط فہمی تو نہیں جاتی ہے۔ تم اسے اپنا سمجھ بیٹھے ہو حالانکہ میں نے تمہیں وہ بس کچھ دن کی نگرانی کے لیے دی تھی۔ وہ نکاح جو اس دن ہوا تھا وہ میرے پلان میں شامل تھا یار! تم کیوں خود کو ان سب میں پھنسا رہے ہو۔ میں تمہیں اس سب سے نکالنے کو تیار ہوں۔ میری بات کو ٹھنڈے دماغ سے سوچو!"

اس کی بات سن کر زید خاموشی سے اسے گھورتا رہا۔آریان کو لگا وہ زید کو راضی کرنے میں کامیاب ہو رہا ہے۔

"جائی یانہ بس ایک عورت ہے۔ایسی تو ہزاروں تمہیں مل جائیں گی لیکن پیسہ !اگر تم میری بات نہیں مانو گے تو جانے وہ تمہیں کب ملیں اور ملتا بھی ہے یا نہیں ؟ابھی جائی یانہ تمہارے ساتھ رہتی نہیں ہے مگر دیکھو تمہارے خرچے کس قدر بڑھ گئے ہیں۔کیا مجھے نہیں پتہ اس کے لیے چیزیں خریدتے ہوئے تم اپنی ضروریات کو کس قدر نظر انداز کرتے ہو۔تم نے تو اپنی بائیک تک بیچ ڈالی ہے۔" تھوڑی دیر کے لیے رک کر دوبارہ بولا۔"اگر تم میری بات پر غور کرو گے تو تم عیش میں رہو گے۔ویسے بھی عورت کی سب سے بڑی کمزوری آسائش ہوتی ہے۔ جائی یانہ ایک اچھے کھاتے پیتے گھرانے کی بیٹی ہے۔وہ تم جیسے غریب انسان کے ساتھ مجبوراً رہ رہی ہے۔کبھی سوچا ہے اگر اس کے پاس تم سے کوئی بہتر آپشن آیا تو

www.novelsclubb.com

وہ کیا کریں گی؟ مجھے یقین ہے وہ سمجھدار لڑکی تمہیں چھوڑ کر اپنی زندگی بنائے گی۔"

زید ابھی تک میز پر جھکا ہوا تھا۔اس نے سر نیچے کر کے گہری سانس خارج کی۔ پھر اس نے اس آدمی کی جانب دوبارہ دیکھا۔

"تم کتنے پیسے دو گے مجھے؟"اس کی آواز میں اب سکون تھا۔

"جتنے تم چاہو۔"اس کے چہرے پر مسکراہٹ سج گئی تھی جیسے بزنس ڈیل فائنل ہوتے ہوئے ہر بزنس مین کے چہرے پر سجتی ہے۔

www.novelsclubb.com

"تم مجھے بتاؤ تم مجھے کتنا دے سکتے ہو؟"

زید کا سوال سن کر وہ سوچ میں پڑ گیا۔

"دس کروڑ۔۔۔میں تمہیں دس کڑور دے سکتا ہوں بلکہ اگر تم چاہو تو میں تمہیں بیس کروڑ دینے تک کو تیار ہوں۔بس جائی یانہ کو طلاق دو اور اپنا کردار اس کہانی میں مکمل کر کے چلے جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

ایک پل کے لیے کمرے میں گہری خاموشی چھائی۔

"چچ چچ!" زید نے تاسف سے کہا۔ آریان نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

"بس تم اتنی ہی قیمت لگا سکے یار۔ مجھے یہ امید نہیں تھی۔ تم اس عورت کی میرے سامنے بیس کروڑ قیمت لگا رہے ہو جس کی ہر ہر چیز مجھے انمول لگتی ہے۔"

زید نے میز پر سے ہاتھ اٹھائے اور آہستہ آہستہ چلنے لگا۔

"اس کی مسکراہٹ انمول ہے، اس کی زبان سے ادا ہوتا ایک ایک لفظ حفظ کرنے کو دل چاہتا ہے، اس کی ہر ادا قیامت ڈھاتی ہے، اس کے قہقہے پر دنیا رکتی ہے، اس کی آنکھوں میں دنیا بستی ہے، اس کے چہرے کا ہر تاثر ایک فلم جیسا لگتا ہے، اس کے آنسو دل ڈوبا دیتے ہیں۔ اس کے پاس اتنا سب کچھ ہے کہ یہاں میں اگر گنتی کرنے بیٹھوں تو میرے پاس گنتی ختم ہو جائے گی۔" زید یہ سب بتاتے

ہوئے اپنی انگلی کے پوروں پر یہ سب گن بھی رہا تھا۔ وہ آہستہ آہستہ نامحسوس انداز میں کرسی کی پچھلی جانب بھی جا رہا تھا۔

"تم نے کہا کہ تمہاری ڈیل فائدے کی ہے مگر مجھے تو یہ گھاٹے کی ڈیل بھی نہیں لگتی ہے۔ تمہارے بیس کروڑ تو اس کی ایک مسکراہٹ کے برابر نہیں آ پا رہے ہیں۔ اگر میں تمہاری جگہ ہوتا آریان اور میں دنیا جہاں کا خزانہ بھی اس کے لیے لٹا دیتا تو بھی یہ اچھے سے جانتا ہوتا یہ سب تو اس کی دھول کے برابر بھی نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

زید اب کرسی کے پیچھے پہنچ گیا تھا۔ اس نے کرسی گھمائی اور اس کو اپنی جانب کیا۔ وہ قدرے جھکا اور ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

"آئندہ کے بعد سودا بازی کرنے سے پہلے جان لینا تمہارے پاس پڑے ہوئے یہ دو تین ارب میری جائی یانہ کے آگے حقیر تر ہے خدا حافظ !"

زید نے کرسی کو جھٹکا دیا اور اس کو وہی چھوڑ کر جانے لگا۔ وہ کمرے سے نکل پاتا اس سے پہلے ہی آریان کی آواز نے اسے روکا۔

"وہ اگر میرے پاس نہیں رہی تو تمہارے پاس بھی نہیں رہے گی۔ عورت ہمیشہ آسائش کے لیے خود کو بیچ ڈالتی ہے" لہجے میں بلا کا غرور تھا۔

"میری جائی یا نہ ایسا کبھی نہیں کرے گی۔" لہجے میں بلا کا اعتماد تھا۔

اس کے بعد زید کمرے سے باہر نکل گیا۔

کرسی پر بیٹھا شخص کچھ دیر تک بند دروازے کو دیکھتا رہا۔ پھر اس نے اپنی پینٹ کی جیب سے موبائل نکالا جس کی اسکرین پر دیکھو تو اس میں کال جاری تھی۔ اس نمبر کو امی جان کے نام سے محفوظ کیا ہوا تھا۔

"امی جان! دیکھ لیا آپ نے زید اپنی بیوی سے کس قدر محبت کرتا ہے۔ میں تو پہلے ہی کہہ رہا تھا یہ سب کرنے کا کوئی فائدہ نہیں نکلے گا۔"

دوسری طرف سے آواز ابھری۔

"تم بہت جلد بازی کر رہے ہو۔ زید بھلے ہی جائی یانہ سے بہت محبت کرتا ہے مگر تم یہ کیوں بھول رہے ہو ایک عاشق ہونے سے پہلے وہ ایک مرد ہے اور مرد کے دل میں ہلکا سا شک ہی اس کی ازدواجی زندگی کو تباہ کر ڈالتا ہے۔"

"زید کے دل میں جائی یانہ کے لیے شک ڈالنا بالکل ایسا ہی ہے جیسے چٹان میں پھول کھلنے کی امید کرنا!" اس کے چہرے میں صاف برہمی تھی۔

"میں تم سے زیادہ مردوں کی نفسیات کو سمجھتی ہوں۔ مجھے پورا یقین ہے جو کچھ ہم لوگ کر رہے ہے وہ یقیناً زید اور جائی یانہ کو ایک دوسرے سے الگ کروادے گے۔"

کمرے میں سازش کی بو پھیل چکی تھی۔

****

وقت کو ایک بار پھر پیچھے گھماؤ تو تمہیں چلتے رکشے میں کالی چادر والی لڑکی گھنگرالے بالوں والے لڑکے پر برستی ہوئی دکھائی دے گی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے جائی یانہ سے جھوٹ کیوں بولا۔ میں نے تو تمہیں نہیں بتایا تھا ہم دونوں بازار گئے ہیں؟"

"اس وقت یہ بولنا ضروری تھا۔" زید نے آرام سے کہا۔ کچھ ایسا تھا جو نائلہ کو بری طرح کھٹکا تھا۔

"زید تم بہت مشکوک ہوتے جا رہے ہو۔ مجھے تو اب جائی یانہ کی فکر رہنے لگ گئی ہے۔ کہیں تم کسی الٹے سیدھے دھندے میں تو ملوث نہیں ہو؟"

نائلہ کے لہجے میں بلا کی فکر تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں جائی یانہ کے لیے فکر رہنی بھی چاہیے نائلہ!" وہ بہت آرام سے اپنی انگلی کی ناخن کی طرف نکلی ہوئی کھال کو کھینچتے ہوئے بولا۔ "تمہاری دوست واقعی میں بہت بری اسچویشن میں پھنس چکی ہے۔"

"تم کیا کہہ رہے ہو زید؟ کھل کر بتاؤ۔" نائلہ اب واقعی میں پریشان ہو گئی تھی۔

زید نے ایک لمبی سانس اندر کو کھینچی۔

"جائی یا نہ خطرے میں ہے۔" نائلہ کی آنکھوں میں الجھن چمکی مگر زید کی بات مکمل نہیں ہوئی تھی۔ "لیکن ان کا خطرہ میں نہیں آریان ہوں۔"

www.novelsclubb.com

"آریان، آریان کون؟"

اس نے پوچھا۔

"آریان جہانگیر!"

****

اندھیرے کمرے کے بیڈ پر لیٹی اس وقت وہ ایک لاش معلوم ہوتی تھیں۔چہرہ بے تاثر تھا مگر آنکھیں،وہ بے تاثر نہیں تھیں۔ان آنکھوں میں جھانکوں تو یہ تمہیں ایک دوسرے ہی منظر میں کھینچ کر لے جائیں گی۔

www.novelsclubb.com

(ہر طرف تو جیسے ہریالی کا راج معلوم ہوتا تھا۔ شاید وہ دونوں گراؤنڈ کے بیچ و بیچ بیٹھی تھیں۔ ارد گرد بہت سی سفید وردی میں ملبوس لڑکیاں ٹولیوں کی صورت میں بیٹھی تھیں مگر ان دونوں کی طرف کسی کا بھی دھیان نہیں تھا۔ وہ دونوں کسی بات پر قہقہہ لگا رہی تھیں۔ وجہ انہیں یاد نہیں تھی۔ بات بھی تو کافی پرانی ہے۔ قہقہہ لگانے کے بعد جب وہ دونوں سنبھلی تو سیاہ آنکھوں والی لڑکی بات بدلتے ہوئے بولی۔

"ویسے یار میرا دل چاہتا ہے ہم دونوں کی جب شادیاں ہو تو ہم دونوں کے بچوں کے نام ملتے جلتے سے ہو۔"

www.novelsclubb.com

"اور اگر ہمارے شوہروں کو اعتراض ہوا تو؟" انہوں نے ابرو اٹھا کر اپنی دوست سے پوچھا۔

"ہونے دو ہمیں کیا؟ میں نے تو بس سوچ لیا ہے اگر میرا کبھی بیٹا ہوا ناں تو میں اس کا نام شایان رکھوں گی۔" اس کا فیصلہ حتمی تھا ایسے جیسے اگر اب آسمان زمین بھی ایک ہو جائے تو بھی وہ فیصلہ تبدیل نہیں کرے گی۔

"ویسے ہماری شادی میں تو ابھی بہت ٹائم ہے۔ سوچو اگر میں یہ بات بھول گئی اور اپنے بیٹے کا نام تمہارے بیٹے سے ملتے جلتے نام پر نہیں رکھا تو؟"

یہ سوال بے وجہ ہی ان کی زبان پر آیا تھا۔ سیاہ آنکھوں والی لڑکی نے پہلے تو کچھ سوچا پھر ایک دم وہ مسکرا کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا چلو پھر میں دعا کرتی ہوں کہ اگر کبھی تم یہ بات بھول بھی جاؤ تو بھی تم اپنے بیٹے کا نام میرے بیٹے کے نام سے ملتا جلتا ہی رکھو۔ چاہے یہ اتفاقاً ہی کیوں نا ہو۔"

"تم بھی کتنی عجیب ہو۔" انہیں اپنی دوست کی ایسی معصوم باتوں پر ہمیشہ پیار سا آتا تھا)

منظر ڈوب گیا تھا۔ وقت گزر گیا تھا۔ حالات بدل گئے تھے۔ اب اگر رہ گئے تھے تو بس انسان اور ان کا ماضی!

www.novelsclubb.com

"کاش تم یہ بھی دعا مانگ لیتی ہماری دوستی کے درمیان کوئی بھی نہ آتا۔ ہم دونوں صدا دوستیں ہی رہتی۔ کاش!"

وقت اور حالات بہت ظالم ہوتے ہیں۔ جس پر گزر جائے تو وہ پہلے جیسے نہیں رہتا اب چاہے وہ لوگ ہو یا چیزیں، رشتے ہو یا جذبات! کچھ بھی پہلے جیسا نہیں چھوٹتا۔

****

www.novelsclubb.com

وہ ویران سڑک پر تنہا چل رہا تھا۔ سٹریٹ پولز نے سڑک کو اندھیر ہونے سے بچایا ہوا تھا۔ اسلام آباد میں رات کے وقت چہل پہل جلد ختم ہو جایا کرتی تھی۔

گھنگرالے بالوں والا لڑکا تنہا سڑک پر چلے جا رہا تھا۔اس کے قدم بوجھل تھے لیکن بوجھ بس قدموں میں ہی نہیں بلکہ دل پر بھی تھا جو رفتہ رفتہ بڑھتا جا رہا تھا۔ آریان کی باتوں پر اس وقت اس نے دھیان نہیں دیا تھا مگر اب جب وہ باتوں کو سوچ رہا تھا تو اسے جانے کیوں وہ سچی لگ رہی تھیں۔

واقعی میں اس کے پاس تھا ہی کیا جو وہ جائی یا نہ کو دے سکتا تھا۔پیٹ کاٹ کاٹ کر تو وہ اپنا گزارا کر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آریان نے جب اس سے ریستوران میں ملاقات کی تھی اسی دن اس نے سوچ لیا تھا کہ دوکان کو وہ بالکل ہی چھوڑ دے گا اور اپنا زیادہ سے زیادہ وقت

جائی یانہ کے پاس رہنے میں گزارے گا۔پیسے کمانے کے لیے اس نے آنلائن کام کا سہارا لیا تھا۔اس نے اپنی بائیک بیچ کر اس رقم کے کچھ حصے سے سیکنڈ ہینڈ لیپ ٹاپ لے لیا تھا۔

بائیک بکنے والی بات اس نے جائی یانہ سے چھپائی ہوئی تھی۔ویسے تو جائی یانہ کو بتانے میں بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا مگر پھر بھی وہ ہچکچا رہا تھا۔

چلتے چلتے اس نے موبائل پر دیکھا۔رات کے دس بج رہے تھے۔ساتھ ساتھ جائی یانہ کی مسڈ کالز کے نوٹیفکیشن بھی آسکرین پر تھے۔آخری مسڈ کال اسے آدھا گھنٹے پہلے کی گئی تھی۔

زید نے ایک آسودہ سانس بھری۔آج جائی یانہ کی سالگرہ تھی اور آج کا دن بھی اس نے خراب کر دیا۔وہ صبح جائی یانہ کے پاس جانا چاہتا تھا مگر بارش کی وجہ سے اس نے اپنا پروگرام شام تک ملتوی کر دیا تھا۔اسے صبح آریان کی طرف سے میسج بھی ملا تھا۔وہ کچھ یوں تھا۔

"میں آج اپنے آفس میں ہی ہوں گا۔تمہیں اس لیے بتا رہا ہوں تاکہ تم بآسانی مجھے ڈھونڈ سکو ساتھ ساتھ اپنی بیوی سے پوچھنا کتاب پڑھ کر اسے کیسا لگا؟ پھول مجھے بہت پسند ہے۔"

www.novelsclubb.com

یہ میسج خاصا بے ربط تھا۔اس وقت تو زید نے اس میسج کو بے معنی سمجھ کر نظر انداز کر دیا تھا مگر جیسے ہی جائی یانہ کے منہ سے ایک کتاب کا ذکر سنا۔اس

کے ذہن میں فوراً یہ میسج آیا۔جب بات آگے بڑھی اور جائی یانہ نے کتاب کے ساتھ ساتھ گلدستے کا بھی ذکر کیا تو زید نے جان گیا کہ یہ کس نے بھیجا ہے۔

اس کا دل چاہا وہ آریان کے ہاتھ کاٹ ڈالے۔اس کی ہمت کیسے ہوئی اس کی بیوی کو پھول بھیجنے کی!

حالانکہ وہ جانتا تھا اس سب میں جائی یانہ کا کوئی قصور نہیں ہے لیکن اس نے پھر بھی اس وقت اس سے سخت لہجے میں بات کی تھی جس پر وہ اب پشیمان تھا۔

www.novelsclubb.com

اس کا ہاتھ بے ساختہ پینٹ کی جیب کے اندر گیا۔اس نے ہاتھ بند مٹھی کی صورت میں باہر نکالا اور پھر ہاتھ کھولا۔

ایک آرٹیفیشل انگوٹھی اس کی ہتھیلی میں تھی۔اس نے یہ جائی یانہ کی برتھ ڈے گفٹ کے لیے خریدی تھی۔اس نے سوچا تھا وہ کیک کھانے کے بعد اسے پہنائے گا لیکن اس کی نوبت ہی نہیں آ پائی تھی۔

"وہ اگر میرے پاس نہیں رہی تو تمہارے پاس بھی نہیں رہے گی۔عورت ہمیشہ آسائش کے لیے خود کو بیچ ڈالتی ہے"

آریان کی بات اس کی سماعتوں میں گونجی۔اس نے اس انگوٹھی کو اب ایک نئی نظر سے دیکھا۔کیا یہ انگوٹھی واقعی میں اس قابل تھی جو جائی یانہ جیسی لڑکی کو دی جاتی جو سونے کا چمچ لے کر پیدا ہوئی تھی۔

دو ڈھائی سو کی یہ انگوٹھی تو وہ چلتے ہوئے ایک نظر میں ہی رجیکٹ کر دیتی ہو گی۔اگر اس نے جائی یانہ کو یہ دی تو وہ بس اپنا دل رکھنے لیے ہی اسے لے گی اور شاید اس کا دل رکھنے کے لیے ہی اسے پہنے گی ورنہ ایسی انگوٹھی پہننے کے بارے میں تو وہ سوچتی بھی نہیں ہو گی۔

www.novelsclubb.com

اس کی خود ترسی عروج پر تھی جب جائی یانہ نے اسے کال کی۔وہ چند پل تک موبائل کو تکتا رہا۔پھر اس نے جانے کس خیال کے تحت کال اٹھالی۔

"زید!!"کال اٹھتے ساتھ ہی اس نے اس قدر بے چینی سے اس کا نام لیا کہ زید کو پل بھر کے لیے کچھ ہوا۔

وہ خاموش ہی رہا جبکہ دوسری طرف زید کو کچھ نہ بولتا پا کر وہ مزید گھبرا گئی۔

"زید! پلیز کچھ تو بولو۔ تم ٹھیک تو ہو؟ تم کہاں ہو؟ آخر ہوا کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس نے ایک ساتھ تین سوال داغے تھے۔

"میں ٹھیک ہوں۔" بلآخر وہ بول گیا۔اس نے باقی دو سوالوں کا جواب نہیں دیا۔

"اچھا!" اس کی بے چینی کسی قدر کم تو ہوئی تھی۔"تم پلیز ہاسٹل آجاؤ!"

"میں۔۔۔" زید اس سے پہلے منع کرتا جائی یا نہ دوبارہ بولی۔

www.novelsclubb.com

"پلیز زید میری خاطر!" اس کی آواز کی نمی اور لہجے کی التجا ایسی تھی کہ زید نے اپنے آپ کو بے بس سمجھا۔

"میں آرہا ہوں۔" اس نے یقین دہانی کروائی اور کال رکھ دی۔

اس نے اپنے قدم اپنی منزل کی جانب کر لیے تھے۔ بھلے زید جائی یا نہ کے لائق ہو یا نہ ہو مگر وہ جب جب اسے بلائے گی وہ بلا سوچے سمجھے اس کے پاس آئے گا بھلے کیسے ہی حالات کیوں نا ہو!

****

وہ اپنے کھڑکی کے پاس کھڑی سڑک کو دیکھ رہی تھی۔ جب سے اس نے بتایا تھا وہ آرہا ہے تب سے وہ اس کھڑکی کے پاس لگ کر کھڑی تھی۔ اسے یقین تھا وہ آئے گا۔ وہ کبھی بھی اس کے بلانے پر اسے ناں نہیں کرے گا۔

اس نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ساڑھے دس ہو رہے تھے۔ وہ آدھے گھنٹے سے کھڑی تھی مگر دل میں یہ یقین مزید پختہ ہوتا جا رہا تھا وہ آئے گا۔

اسی پل اس نے ایک رکشہ رکتا دیکھا۔ اس کے قدم بے اختیار کھڑکی سے پیچھے ہوئے۔ وہ بھاگتی ہوئی کمرے سے باہر نکلی۔ اس نے رکشے پر سے اترتے ہوئے شخص کو نہیں دیکھا تھا۔ اسے دیکھنے کی ضرورت ہی نہیں تھی۔ اسے کسی طرح پتہ چل گیا تھا کہ کون آیا ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ سیڑھیاں پار کر کے نچلی منزل پہنچی پھر گیٹ کی طرف بھاگی۔ اس کی توقع کے عین مطابق وہ اسے اندر آتا دکھائی دیا۔ اس کے قدموں کی رفتار میں

کوئی کمی نہیں آئی۔وہ تیزی سے بھاگتی ہوئی اس کے پاس پہنچی۔اس کے پاس پہنچ کر اس کے قدم رکے۔ان دونوں نے ایک پل کے لیے ایک دوسرے کو دیکھا۔

اس کا چہرہ ستایا ہوا، آنکھیں سرخ اور جسم تھکا تھکا سا محسوس ہوتا تھا۔وہ اس کے چہرے کو غور سے دیکھتی رہی جبکہ زید بس اس کی آنکھوں کو دیکھ سکا جو رونے کی وجہ سے سوجی ہوئی محسوس ہونے لگ گئی تھی۔

زید کے دل کو بے اختیار کچھ ہوا۔اس کی آنکھیں روئی تھیں صرف اور صرف اس کی وجہ سے۔کچھ لمحات یونہی خاموشی کی نظر گزر گئے۔

"میں نہیں جانتی ہوں وہ کتاب اور گلدستہ کس نے بھیجا تھا۔" دھیمی آواز میں اس نے اپنا یقین دلانا چاہا۔

"جانتا ہوں!" اس نے بھی آواز ہلکی ہی رکھی۔

"پھر مجھ سے ناراض ہو کر کیوں گئے؟" جائی یانہ کے لہجے میں شکوہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں آپ سے ناراض نہیں تھا جائی یانہ!"

"تم آخر گئے کہاں تھے زید؟ تم نے میری فون کالز بھی نہیں اٹھائی۔ اگر تم مجھ سے ناراض نہیں تھے تو مجھے اتنی پریشانی میں کیوں ڈالا؟" اب کی بار لہجے میں نمی محسوس ہونے لگ گئی تھی۔

وہ کچھ پل خاموش رہا۔

"جائی یانہ! مجھے لگتا ہے۔۔۔" وہ چند پل کے لیے خاموش ہوا پھر ہمت اکھٹا کر کے دوبارہ بولا۔ "مجھے لگتا ہے میں آپ کے لائق نہیں ہوں۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے بے یقینی سے اس کا چہرہ دیکھا۔ وہ اس کے شکوے شکایات پر شرمندہ ہونے کی بجائے اسے سزا سنا رہا تھا۔ اس کے سوالوں کے جواب دینا بھی کیا وہ مناسب نہیں سمجھ رہا تھا۔ وہ اپنی رو میں بولے گیا۔

"ہم دونوں کبھی بھی خوش نہیں رہ سکتے ہیں۔ میرے مسائل اس قدر زیادہ ہے کہ میں اگر انہیں ختم کرنا چاہوں تو میری زندگی گزر جائے گی۔ آپ ایک اچھے گھر سے تعلق رکھتی ہے۔ میں جانتا ہوں آپ کو میرے ساتھ رہنے میں بہت مشکلات آ رہی ہیں اور آگے چل کر مزید آئیں گی۔ آپ کو اپنی چھوٹی چھوٹی خواہشات کے لیے دل مارنا پڑتا ہے اور آگے بھی مارنا پڑے گا۔ شاید ہم ایک دوسرے کے لیے ہے ہی نہیں! ہم دونوں کی ہی دنیا الگ الگ ہیں۔ ہم دونوں کا الگ ہو جانا ہی بہتر ہے۔"

www.novelsclubb.com

"کیا ہم ایک دوسرے کے لیے نہیں ہے؟" جائی یانہ زیر لب بڑبڑائی۔

جائی یانہ کی نظروں کے سامنے ہر وہ پل آیا جس میں وہ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ تھے۔اسے ہر وہ پل مکمل لگا۔

"آئی ایم سوری جائی یانہ!" اس نے جائی یانہ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔ "میں جانتا ہوں آپ اس وقت بہت مشکل میں ہیں۔آپ کے پاس اس وقت کوئی اپنا نہیں ہے۔ہم لوگ اس رشتے کو تب تک چلائیں گے جب تک آپ کے گھر میں سب کچھ ٹھیک نہیں ہو جاتا۔جیسے ہی آپ کے گھر میں سب ٹھیک ہو جائے گا۔میں آپ کو چھوڑ دوں گا۔آپ کسی ایسے انسان کو چن لینا جو آپ کے لائق ہو!"

اس نے بہت نرمی سے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا۔ جائی یانہ بس زید کا چہرہ تکتی رہ گئی۔ کیا وہ اسے چھوڑ دے گا؟ کیا وہ اسے چھوڑ سکتا تھا؟ کیا اتنا آسان تھا اس کے لیے اسے چھوڑنا؟ دماغ سے آواز آئی شاید ہاں!

دوسری طرف زید کے دل میں بھی یہی سوالات تھے۔ کیا وہ اسے چھوڑ دے گا؟ کیا وہ اسے چھوڑ سکتا ہے؟ کیا اتنا آسان ہے اس کے لیے اسے چھوڑنا؟ دل میں صدا گونجی ہرگز نہیں!

www.novelsclubb.com

دونوں کے دلوں میں قیامت برپا تھی۔ زید نے آہستہ آہستہ اپنے قدم پیچھے کو کیے۔ کچھ دور آنے کے بعد وہ مڑ گیا۔ جائی یانہ اس کی پشت کو تکتی رہی۔

وہ گیٹ سے باہر نکلنے لگا۔ کیا وہ اسی طرح اس کی زندگی سے بھی باہر نکل سکتا ہے؟ اس سوچ نے دل پر ایک ضرب لگائی۔ وہ فوراً اس کے پیچھے گئی۔

وہ بھاگتے ہوئے گیٹ سے باہر نکلی۔ زید سڑک پر بہت آگے آ گیا تھا۔

"زید!" اس نے پیچھے سے آواز لگائی اور اس کی جانب قدم تیز کر لیے۔ زید اس کی آواز سن کر رک گیا تھا مگر اس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا تھا۔ اسے ڈر تھا اگر وہ پیچھے مڑ کر دیکھے گا تو کبھی اپنے فیصلے پر عمل نہیں کر پائے گا۔

www.novelsclubb.com

وہ بھاگتی ہوئی زید کے پاس آئی اور زید کو کندھے سے پکڑ کر اپنی جانب موڑا۔

"زید! تم یہ کیوں کر رہے ہو؟" جائی یانہ کی آنکھوں میں نمی تیر رہی تھی۔

"میں جو بھی کر رہا ہوں ہمارے بھلے کے لیے ہی کر رہا ہوں، جائی یانہ!" دل میں ایک طوفان برپا تھا مگر اس نے اپنے تاثرات سے اس طوفان کا پتہ تک نہ چلنے دیا۔

www.novelsclubb.com

"آپ یہ سب کچھ ہم دونوں کے لیے پیچیدہ کر رہی ہیں۔ خدارا یہ نہ کرے۔ ہم دونوں ایک دوسرے کے لیے ہے ہی نہیں تو آپ ضد کیوں کر رہی ہے۔"

"کیا واقعی میں زید میں تمہارے لیے نہیں ہوں۔ کیا ہم دونوں کے بیچ جو کچھ تھا وہ سب جھوٹ تھا؟" جائی یانہ کی آنکھوں کی نمی آنسو کی صورت اختیار کر گئی تھی۔ آنسو کا قطرہ اس کے گال پر سے گرتا ہوا زمین پر گر گیا۔

زید کا دل کسی نے مٹھی میں لے لیا لیکن وہ ہنوز خاموش رہا۔

"بتاؤ زید کیا وہ سب جھوٹ تھا؟" اس کی آواز تیز ہو گئی تھی۔ دوسری طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔

"زید رحیم! کیا ہم دونوں کے درمیان کبھی کچھ بھی نہیں تھا؟ کیا وہ سب جھوٹ تھا؟ کیا تم جائی یانہ اشفاق سے محبت نہیں کرتے ہو؟" وہ زید کے کندھوں کو ہلا کر اس سے جواب مانگ رہی تھی۔

"میں آپ کو جواب دہ نہیں ہوں" اس نے اپنے دل پر پیر رکھ کر یہ بات کہی تھی۔ دوسری طرف اس کا سرد لہجہ سن کر جائی یانہ جو اسے ہلا رہی تھی، ایک پل کے لیے ساکن ہوئی۔ اس نے زید کے چہرے کو دیکھا جو آج اس کے لیے سفاک تھا۔

جائی یا نہ ایک قدم پیچھے ہٹ گئی۔اس کے گالوں پر آنسو متواتر گر رہے تھے۔

"تم نے صحیح کہا۔میرا کوئی حق نہیں ہے تم سے سوال کرنے کا!" وہ مڑ گئی۔زید جو چاہتا تھا وہ اسے بد گمان ہو جائے وہ اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو گیا تھا۔

اس نے جانے کے لیے قدم بڑھائے لیکن پھر رک گئی۔

"اب تم کبھی بھی میرے پیچھے مت آنا زید رحیم کیونکہ جائی یانہ اشفاق نے اب خود کو تم سے دستبردار کر دیا ہے۔ بہتر ہو گا یہ رشتہ جلد ختم ہو جائے!" وہ جو کب سے جائی یانہ کو اپنے الفاظ سے اذیت پہنچا رہا تھا، جائی یانہ کی یہ بات سن کر اس کی اپنی روح کانپ گئی۔

وہ مڑے بغیر واپسی کی راہ لینے لگی۔ پیچھے زید وہاں پر خاموش کھڑا رہ گیا۔ دونوں کے درمیان دیوار آ چکی تھیں۔

****

www.novelsclubb.com

اگلے دن کا سورج اسلام آباد کی گلیوں کو پر نور کر رہا تھا۔ ہر کوئی اپنے کام میں مگن دکھائی دیتا تھا۔ ایسے میں ہم اگر ایک کیفے میں جائیں تو تمہیں سنہری آنکھوں والی لڑکی، سانولی رنگت والی لڑکی کے سامنے کرسی پر بیٹھی دکھائی دے گی۔

دونوں اس وقت میز کے آمنے سامنے بیٹھے تھے۔ صبح کے گیارہ بجنے کی وجہ سے ابھی رش بالکل بھی نہیں تھا۔

"تمہاری آنکھیں سوجی ہوئی ہیں۔" عزاہ نے فکر مندی سے جائی یانہ کی آنکھوں کو دیکھا جو سرخ تھیں۔

"نہیں، ایسی تو کوئی بات نہیں ہے!" اس کی آواز زکام زدہ تھی۔

عزاہ فکر مندی سے اس کا چہرہ تکتی رہی۔ وہ چاہتی تھی جائی یانہ اسے اس کی وجہ بتائے مگر وہ یہ بھی جانتی تھی جائی یانہ مر کر بھی اپنی تکلیف بتانے والوں میں سے نہیں تھی چاہے کچھ بھی ہو جائے۔

"آپ کو ایڈریس کے علاوہ کچھ ملا؟" جائی یانہ سپاٹ انداز میں بات بدل دی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں۔ ابھی تو کچھ نہیں ملا ہے۔" عزاہ نے بھی اس کا ساتھ دیتے ہوئے کہا۔

"ایک ہفتہ آپ نمرہ پر مزید نگرانی کرو۔ کیا پتہ نمرہ سے آپ کو مزید معلومات مل جائے!"

اسی وقت ویٹر ان دونوں کے لیے کافی کے مگ لے آیا۔

"اور اگر کچھ نہ ملا تو؟" عزاہ نے اپنی کافی کا مگ اٹھاتے ہوئے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے ایک گہری سانس نکالی۔ "تو پھر ہمیں کوئی دوسرا قدم اٹھانے کے بارے میں سوچنا پڑے گا۔ چھپن چھپائی کے اس کھیل کو ختم کر کے ہمیں پھر ڈٹ کر ان کے روبرو بات کرنی ہو گی۔"

"مجھے یہ جلد بازی لگ رہی ہے۔تم جانتی ہو نا اس میں کتنا خطرہ ہے؟"

عزاہ کچھ آگے کو آئی۔

"میں جانتی ہوں اس میں بہت خطرہ ہے لیکن آپ خود ہی بتائیے یوں ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بھی تو کچھ نہیں ہو رہا ہے نا الٹا یہ پریشانی مزید ہمارے سروں پر حاوی ہوتی جا رہی ہے۔ایک ہفتہ بہت ہوتا ہے کوئی سراغ ڈھونڈنے کے لیے اگر ایک ہفتے میں بھی ہمیں کچھ نہیں ملا تو ہمیں یہ سمجھ لینا چاہیے کہ آگے بھی کچھ ملنے کے چانسز زیرو ہے اور ویسے بھی ہم احمقوں کی طرح بغیر کسی تیاری کے تھوڑی نا ان کے پاس جائیں گے کچھ سوچ سمجھ کر ہی میدان میں اتریں گے۔"

عزاہ خاموش ہو گئی۔وہ جانتی تھی جائی یا نہ سچ کہہ رہی تھی۔مزید انتظار عالیہ کی جان کو بھی خطرے میں ڈال سکتا تھا۔

"فرض کرو اگر ہمیں کچھ نہ ملا تو پھر ہم کیا کریں گے ؟"عزاہ نے پوچھا۔

"سب سے پہلے تو ہمیں آریان کے گھر اور ارد گرد کا جائزہ لینا ہے۔ باقی باتیں ان سب چیزوں کو دیکھ کر ہی طے کر پائے گے"

www.novelsclubb.com

" صحیح کہہ رہی ہو!"عزاہ اس کی بات سے متفق تھی۔

"ویسے نمرہ کا آج کل برتاؤ کیسا ہے؟"

جائی یانہ نے اچانک سے پوچھا۔

" صحیح ہے۔نارمل سا ہی ہے۔دراصل اس کا اور میرا ٹکراؤ ہی نہیں ہو رہا ہے۔"عزاہ کی بات سن کر جائی یانہ کچھ دیر تک سوچتی رہی پھر اس نے گردن ہلا دی۔

www.novelsclubb.com

"چلیں ٹھیک!"

"تم یونیورسٹی نہیں گئی ویسے؟"عزاہ نے بات بدلتے ہوئے پوچھا تھا۔

"صبح میری دو کلاسز تھی انہیں اٹینڈ کر کے میں آ گئی۔ ویسے آپ پھپھو سے کیا بہانہ کر کے آئی ہیں؟"

"میں انہیں بتا کر آئی ہوں میں اماں کی طرف جا رہی ہوں۔ ویسے جائی یا نہ مجھے ابھی بھی لگ رہا ہے تمہارے ساتھ کوئی مسئلہ ہے؟"

موضوع دوبارہ سے وہی آ گیا تھا جس سے جائی یا نہ بچنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بجو ایسی کوئی بات نہیں ہے بس نیند آ رہی ہے۔ اسی لیے آپ کو لگ رہا ہے۔"

اس نے ایک بار پھر بہانہ بنایا۔ عزاہ بچی نہیں تھی جو سمجھ نہ پاتی مگر ایک اور بار جائی یانہ کے جھوٹ بولنے پر اب وہ مکمل خاموش ہو گئی۔

وقت خاموشی سے کٹنے لگ گیا۔

****

www.novelsclubb.com

وہ اپنے بیڈ پر بیٹھی ہوئی تھی جب ملازمہ اندر آئی۔ اس نے کھانے کی ٹرے اٹھائی ہوئی تھی۔ ملازمہ نے کمرے میں اندر آتے ساتھ ہی دروازہ بند کر دیا۔ عالیہ نے کچھ سوچا پھر جگ کی طرف دیکھ کر وہ بولی۔

"سنو! میرے لیے پانی لادو گی؟"اس کی بات سن کر ملازمہ نے سر اثبات میں ہلایا اور جگ پکڑ کر باہر چلی گئی۔ جاتے جاتے وہ دروازہ بند کر کے ہی گئی تھی۔ عالیہ جلدی سے دروازے کے پاس گئی اور اس کی دیوار کے ساتھ لگ گئی۔

کچھ ہی دیر میں اسے دوبارہ قدموں کی چاپ کمرے کی جانب بڑھتی سنائی دی۔ عالیہ بالکل چوکنا ہو گئی۔ جیسے ہی ملازمہ کمرے کے اندر داخل ہوئی ہاتھ دروازے کے ہینڈل پر رکھے ہوئے ہی اس نے دروازہ دوبارہ بند کر دیا۔ عالیہ نے دروازے پر پورا زور مارا مگر اس کی حیرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب اسے دروازہ دوبارہ لاک ملا۔

حیرت میں ہوتے ہوئے بھی اس نے جلدی سے معاملے کو سنبھالنے کے لیے ملازمہ کے ہاتھ سے جگ لیا۔

"ادھر دکھاؤ!" اس نے جگ پکڑ کر جلدی سے گلاس میز پر سے اٹھایا اور پانی بھر کر اس طرح پینے لگی جیسے کافی دیر سے پیاسی ہو۔

ملازمہ شاید اس کے ڈرامے میں آگئی تھی۔ اس لیے وہ خاموشی سے چلی گئی۔ اس کے جاتے ہی عالیہ نے بے دلی سے پانی کا گلاس میز پر رکھا۔

www.novelsclubb.com

ملازمہ دروازہ بند کر کے ہی اندر آتی جاتی تھی۔ شاید مسز جہانگیر اور آریان نے اسے بہت سختی سے یہ بات سمجھائی تھی لیکن مسز جہانگیر اور آریان

جب بھی آتے تھے دروازہ کھلا ہوا ہوتا تھا۔انہیں اپنے پر یا تو بہت زیادہ اعتماد تھا یا پھر وہ یہ سمجھتے تھے ان کے کمرے میں ہوتے ہوئے عالیہ کبھی بھی کمرے سے باہر آنے کا نہیں سوچے گی۔اب شاید آریان اور مسز جہانگیر جب آئے اسے تبھی کوئی چکر چلانا پڑے گا۔اب اس نے آریان اور مسز جہانگیر کا انتظار کرنے کا سوچ لیا تھا۔

****

"امی جان!"

www.novelsclubb.com

مسز جہانگیر جو اپنے کمرے میں رکھے صوفے سے ٹیک لگائے کسی گہری سوچ میں گم تھی،ان کو ایک مردانہ آواز حال میں لے کر آئی۔

"بولو آریان!" انہوں نے آنکھیں موندی ہوئی تھیں۔اس کے آنے پر بھی انہوں نے آنکھین نہیں کھولیں۔

"مجھے لگ رہا ہے آپ کا طریقہ کام آرہا ہے۔رات کو میرے ایک خبری نے بتایا زید اور جائی یانہ کے درمیان کسی بات پر جھگڑا ہو رہا تھا۔"

"میں جانتی تھی ایسا ہی ہونا ہے۔تم ہی بس وہم و گمان کا شکار تھے۔" آنکھیں ابھی بھی نہیں کھولی گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں نے بھی اس سے یہی کہا تھا۔" کمرے میں ایک اور فرد آیا تھا۔ اس کی نسوانی آواز کمرے میں موجود دونوں افراد نے سن لی تھی مگر اس کی بات کا کسی نے کوئی جواب نہ دیا۔

"ویسے امی جان اگر زید نے جائی یانہ کو چھوڑ دیا تو جائی یانہ کا پھر کیا کرنا ہے؟" آریان آگے کا پلان بھی جاننا چاہتا تھا تاکہ اسی کے مطابق اپنی رفتار رکھے۔

"آگے ہم نے کچھ نہیں کرنا ہے کیونکہ جو ہوگا وہ جائی یانہ کو خود ہی ختم کر ڈالے گا۔"

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب؟" آریان نے آنکھیں پھاڑ کر مسز جہانگیر کو دیکھا۔اس کی ناسمجھی محسوس کر کے مسز جہانگیر مسکرائی۔

"آریان! میرے بچے! تم جانتے ہو جائی یا نہ زید سے کتنی محبت کرتی ہے۔جب زید اسے طلاق دے گا ناں تو یہی محبت اس پر عتاب بن جائے گی۔وہ پل پل محبت کے جدا ہونے کا عذاب سہے گی۔ایسے انسان کو ہم پھر اور کیا نقصان پہنچائے گے جو اپنی زندگی کا سب سے بڑا عذاب سہہ رہا ہو۔"

آریان بات سمجھ گیا۔اسی لیے اس نے بات بدلی۔

"عالیہ اور عزاہ،ان دونوں کا کیا کرنا ہے؟"

"جب وقت آئے گا تب تمہیں پتا چل جائے گا آریان بہتر ہو گا تم سے جتنا کہا جائے اتنا کیا کرو!"

مسز جہانگیر کی آواز اٹل تھی۔آریان کو جانے کیوں یہ لہجہ ناگوار گزرا تھا۔اس نے احتجاج کرنا چاہا۔

"امی جان! میں۔۔۔"مسز جہانگیر نے فوراً بات کاٹی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں اپنا باپ جہانگیر یاد ہے نا آریان؟"آریان کا چہرہ ایک پل میں پیلا پڑ گیا۔

یہ سوال سوال نہیں تھا، آریان کے لیے یہ ایک واضح دھمکی تھی۔

"میں چلتا ہوں امی جان!" سوال کا جواب دیے بغیر آریان نے اجازت طلب کی۔ مسز جہانگیر نے بس سر اثبات میں ہلایا۔ آریان مڑا اور اپنے قدم باہر کی جانب بڑھائے۔

ابھی وہ باہر جا پاتا اس سے پہلے ہی مسز جہانگیر کی آواز کمرے میں دوبارہ گونجی۔

www.novelsclubb.com

"آریان تمہارے حق میں یہی بہتر ہو گا تم اپنے باپ کو مت بھولو ورنہ نتائج نہایت خطرناک ہونگے۔" آریان کا چہرہ مزید پیلا ہو گیا۔ وہ مڑے بغیر کمرے سے باہر نکل گیا۔

پیچھے کمرے میں بس اب ایک عورت اور ایک لڑکی رہ گئی تھیں۔

"امی جان آپ کو آریان کے ساتھ یوں نہیں کرنا چاہیے تھا۔ وہ تو بس ہماری مدد کرنا چاہتا ہے۔" نمرہ نے دھیمی آواز میں آریان کی صفائی میں کچھ کہنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

اس پورے منظر میں یہ پہلی دفعہ تھا جب مسز جہانگیر نے اپنی آنکھیں کھولی تھیں اور صوفے پر سیدھی ہو کر بیٹھی تھیں۔انہوں نے اپنی دونوں آنکھوں کو سامنے کھڑی نمرہ کے وجود پر گاڑ دیا تھا۔

"مجھے بتا کون رہا ہے؟ وہ جو خود اپنی ماں، بھائی اور دوست، تینوں کو دھوکا دے رہی ہے۔"

"میں اپنا بدلہ لے رہی ہوں!" نمرہ فوراً بھڑک اٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا تمہاری دوست اور بھائی بھی کیا اس سب میں قصوروار تھے؟ اگر تھے تو تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا؟" مسز جہانگیر کے چہرے پر تیکھی مسکراہٹ تھی۔

"آپ چاہتی کیا ہے امی جان؟" وہ جانتی تھی وہ مسز جہانگیر کا مقابلہ نہیں کر سکتی ہے۔اس لیے سیدھا مقصد پر آئی۔

"میں یہ چاہتی ہوں تم دونوں میرے معاملات میں ٹانگ مت اڑاؤ ورنہ تم جانتی نہیں ہو میں تم دونوں کا کیا حشر کروں گی۔"

اپنی بات کہہ لینے کے بعد وہ ایک بار پھر پیچھے کو ہو کر بیٹھ گئیں اور آنکھیں بند کر لیں۔ نمرہ کچھ دیر تک ان کا چہرہ تکتی رہی پھر خاموشی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔

****

آریان جلدی سے اپنے کمرے میں گیا اور اپنے پیچھے دروازہ زور سے بند کر دیا۔ پھر وہ لمبی لمبی سانسیں بھرتا دروازے کے ساتھ ہی لگ کر بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

وہ اس وقت تینتیس سال کا آدمی کہیں سے بھی نہیں لگ رہا تھا۔ ایسا لگتا تھا وہ کوئی چھوٹا بچہ ہو جسے ڈرایا گیا ہو۔

ساری دنیا اس کے اصل سے انجان تھی سوائے اس کی ماں کے بلکہ سوتیلی ماں کے اور اس کے اسی اصل کو جانتے ہوئے اس سے بہت سے کام نکلوائے جا رہے تھے جو وہ ہر گز کرنا نہیں چاہتا تھا مگر وہ مجبور تھا۔

کیا تم آریان کے ماضی کو کچھ جھانکنا چاہو گے؟

****

www.novelsclubb.com

جہانگیر خان نے اپنی آنکھ ایک ایسے خاندان میں کھولی تھی جہاں پیسوں کی خوب ریل پیل تھی۔ وہ اپنے ماں باپ کی پہلی اولاد تھے۔ ان کے بعد ان

کا ایک چھوٹا بھائی رحیم بھی تھا۔ دونوں بھائیوں کے درمیان کوئی مثالی پیار نہیں تھا۔ وہ دونوں بالکل نارمل انداز میں ایک دوسرے کے ساتھ رہتے تھے۔ جہانگیر کو اپنے چھوٹے بھائی کی ذاتیات میں گھسنے کا پورا حق تھا جبکہ رحیم کا اس بارے میں سوچنا ہی ایک جرم تھا۔

جہانگیر اپنے بھائی رحیم کے مقابلے میں کئی گنا چالاک تھے۔ اپنی اسی چالاکی کو انہوں نے دنیا والوں کے سامنے ذہانت کا روپ دیا ہوا تھا۔ یہ چالاکی ہی انہیں گھر اور اسکول دونوں میں ممتاز حیثیت دلاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

گھر میں وہ چالاکی سے سارا کام جو ماں باپ کرنے کو کہتے وہ اپنے ملازموں سے کروالیا کرتے تھے اور کریڈٹ خود رکھ لیتے تھے جبکہ ٹیسٹ اور ایگزامز وہ نقل کر کے اچھے نمبروں سے پاس ہوتے تھے۔ دوسری طرف رحیم اپنی

تمام کوششوں اور محنت کے باوجود ایمانداری سے اتنے نمبر نہیں لے پاتا تھا جتنے جہانگیر لیتے تھے۔کام کرنے کی رفتار بھی ان کی معمولی تھی۔جہانگیر جس رفتار سے کام کرتے تھے (یا پھر یوں کہوں ملازموں سے جس رفتار میں کرواتے تھے) اس کے مقابلے میں ان کے ماں باپ کو رحیم کی رفتار ہمیشہ کم ہی لگتی تھی۔یوں ماں باپ کی نظروں میں جہانگیر نے اپنا اچھا مقام پیدا کر لیا تھا جبکہ رحیم ان کے لیے ایک نالائق اولاد ثابت ہونے لگ گئے۔

جہانگیر نے کبھی بھی رحیم کو نیچا کروانے کا نہیں سوچا تھا مگر جب بھی اس کے ماں باپ رحیم کو ڈانٹتے ہوئے یہ کہتے تھے "جہانگیر سے کچھ سیکھو!" تو یہ سن کر ان کے اندر احساس برتری آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا۔ماں باپ نے لاشعوری طور پر اپنی دونوں اولادوں میں یہ واضح فرق پیدا کر دیا تھا۔اب جہانگیر کو رحیم ایک معمولی سا شخص لگنے لگ گیا تھا جب کہ رحیم اپنے بھائی کو آئیڈیل بنا چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

رحیم جو بھی کام کرتے ان کے ماں باپ رحیم کو کام کے اپروول کے لیے جہانگیر کے پاس بھیج دیتے تھے۔یوں رحیم آہستہ آہستہ اپنے بھائی کی رائے کا محتاج ہوتے چلے گئے۔

دوسری طرف جہانگیر ہمیشہ اسے ایسی رائے دیتا کہ اگر کوئی کام ٹھیک بھی ہوتا تو بھی رحیم اس رائے پر چل کر اسے خراب کر ڈالتا۔

یونہی آہستہ آہستہ وقت گزرتا چلا گیا۔پڑھائی کے میدان کو عبور کر کے جب دونوں بھائیوں نے باپ کے کاروبار میں قدم جمائے تو اس کاروبار پر بھی جہانگیر نے اپنے قدم مضبوطی سے جما لیے۔سب سے پہلے انہوں نے آفس کے سارے پرانے اور خاص ملازمین کو اپنی جانب کیا۔کاروبار کے تمام کاغذات اپنے باپ سے لے کر اپنے پاس رکھ لیے۔جہانگیر کے والد اسی سوچ پر خوش

ہو گئے کہ ان کا بڑا بیٹا ان کی توقع کے عین مطابق بزنس سنبھال رہا ہے۔ جہانگیر کی مکاریاں انہیں احساسِ ذمہ داری لگتی تھیں۔ دوسری طرف رحیم کام کو سمجھنے میں کچھ زیادہ وقت لے رہے تھے۔ رحیم کے باپ کو ویسے بھی اس سے کوئی اتنی امیدیں نہیں تھیں۔ باپ کے سامنے بھائی کو مزید نیچا دکھانے اور اپنا اعتبار مزید بڑھانے کے لیے جہانگیر اکثر رحیم کے کاموں کو خراب کر دیتا۔ رحیم کو جو بھی ڈیل ملتی وہ کسی نہ کسی طرح اسے ایسے خراب کر دیتا کہ ان کے باپ کا رحیم سے دل مزید کھٹا ہو جاتا۔

جب کاروبار کرتے ہوئے دونوں بھائیوں کو وقت گزرا تو ان کی شادی کا بھی فرض ماں باپ نے پورا کر دیا۔ شادی کے چند ماہ بعد ہی ان کے گھر میں بچوں کی کھلکھلاہٹ گونجنے لگی۔ سب سے پہلے جہانگیر کے ہاں آریان پیدا ہوا جبکہ اس

www.novelsclubb.com

کے گیارہ مہینے بعد زاہد رحیم صاحب کی گود میں آیا۔اس کے کچھ عرصے بعد اللہ نے رحیم صاحب کے گھر بیٹی کی صورت میں اپنی رحمت بھیجی۔

اگر کوئی بھی اس خاندان کو دیکھتا تو اسے یہ گھر ایک مکمل ہنستی کھیلتی فیملی کی تصویر لگتی مگر اس اچھی فیملی کی بنیادیں کوئی تیزی سے کاٹ رہا تھا اور وہ کوئی اور نہیں بلکہ جہانگیر صاحب ہی تھے۔

جب باپ طبعی موت اس دنیا سے رخصت ہوئے،اسی وقت سے جہانگیر نے ایک خواب دیکھنا شروع کر دیا۔تنہا اس بڑے بزنس اور پوری جائیداد پر قابض ہونے کا خواب!

اسی خواب میں وہ دن رات سر گرم رہنے لگ گئے۔اپنے باپ کے قریبی لوگوں سے ان کے تعلقات پہلے ہی اچھے تھے۔ان ہی تعلقات کے ساتھ انہوں نے وصیت اور جائیداد کے کاغذات بدلوا دیے اور سارا کچھ اپنے نام کروالیا۔

وہ کچھ دیر تک اس راز کو اپنے تک ہی رکھے رہے مگر جب ان کی ماں بھی یہ دنیا چھوڑ کر چلی گئی تو انہوں نے رحیم پر قیامت ڈھا دی۔انہوں نے نہ صرف پوری جائیداد کی ملکیت کا رحیم صاحب کو بتایا بلکہ انہیں گھر سے نکلنے کا بھی پروانہ جاری کر دیا۔

www.novelsclubb.com

ان دنوں رحیم کے گھر ان کا دوسرا بیٹا اور تیسری اولاد زید پیدا ہوا تھا۔ وہ لوگ اس سب کے لیے بالکل تیار نہیں تھے۔رحیم کی بیوی بھی اس وقت ہسپتال میں تھی۔ایسے میں گھر سے نکالے جانا دکھ سے زیادہ قیامت بن کر ان

دونوں میاں بیوی کے دلوں پر گزری۔ شاید گھر سے نکالے جانا رحیم کو اس قدر برا نہ بھی لگتا اگر گھر سے نکالنے والا ان کا اپنا سگا بھائی نہ ہوتا۔

رحیم کے ماں باپ نے ہمیشہ سے اس کے بڑے بھائی کو ایک رول ماڈل کی طرح پیش کیا تھا۔ پڑھائی اچھی نہیں کرتے، اپنے بڑے بھائی سے سیکھو۔ کھیل کود میں صحیح نہیں ہو، اپنے بڑے بھائی سے سیکھو۔ لوگوں کے درمیان میں کس طرح بیٹھتے ہیں، اپنے بڑے بھائی سے سیکھو، ل۔ کس وقت کیا بولنا ہے اپنے بڑے بھائی سے سیکھو۔ بزنس صحیح سے نہیں سنبھال سکتے، اپنے بڑے بھائی سے سیکھو۔ وہ ان ہی جملوں کو سن سن کر بڑے ہوئے تھے۔

www.novelsclubb.com

رحیم کے ماں باپ نے ہمیشہ یہی کہا تھا کہ جب بھی کوئی مشکل آئے تو اپنے بھائی سے اسے سنبھالنا سیکھو لیکن وہ یہ سکھانا کیوں بھول گئے اگر بڑا بھائی خود

ہاتھ جھٹک دے تو اس وقت کس کا ہاتھ تھامنا ہے؟ وہ بت جو ماں باپ نے اس کے ذہن میں بنایا تھا جب خود ہی اپنا آپ توڑ ڈالے تو کس کے پاس جا کر اپنے نقصان کا مداوا کروائے؟

اب تو ماں باپ ہی نہیں رہے تھے جن سے پوچھ پاتے کیا کرنا ہے، کہاں جانا ہے؟ اب آگے ان کے پاس اپنی زندگی تھی جو انہیں اپنے صحیح اور غلط فیصلوں کے ساتھ چلانی تھی اور اب ان غلط صحیح فیصلوں کا نقصان انہوں نے ہی نہیں بلکہ ان کی اولاد نے بھی اٹھانا تھا۔

www.novelsclubb.com

رحیم صاحب نے خاموشی سے اپنا راستہ اپنے بھائی سے جدا کر دیا مگر دل میں دفن اپنے رول ماڈل کی قبر پر وہ رونا کبھی نہیں بھولتے تھے۔

رحیم اپنے بچوں اور بیوی کو لے کر گھر سے چلا گیا تھا۔اب یہ ساری جائیداد کسی شرکت کے بغیر بس جہانگیر کی اور ان کی اولاد کی ہو گئی تھی۔کچھ عرصہ انہوں نے اپنی زندگی خاصی خوش باش گزاری۔پھر ہوا کچھ یوں کہ ان کی بیوی ایک بار پھر پریگننٹ ہو گئی۔آریان کے بعد یہ دوسری دفعہ تھا۔جہانگیر صاحب کو اتنی کوئی خاص خوشی نہیں تھی کیونکہ یہ پہلی دفعہ تو تھا نہیں۔

چند ماہ گزر گئے تھے۔ان کا آج اپنے کلائنٹ کے ساتھ لنچ تھا تبھی انہیں گھر سے کال موصول ہوئی۔انہوں نے کال پک کی تو دوسری طرف سے انہیں بتایا گیا ان کی بیوی سیڑھیوں سے گر گئی ہے۔

یہ سننے کی دیر تھی جہانگیر سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر اپنی بیوی کو ہسپتال لے کر جانے کے لیے گھر پہنچے مگر تب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔ان کی بیوی اور ہونے والا بچہ انہیں چھوڑ کر جا چکے تھے۔

اپنی اولاد کے یوں جانے پر ان کا دل ایک دم سے خالی ہو گیا تھا۔بیوی کے لیے ان کے دل میں اتنے خاص جذبات نہیں تھے مگر جب ایک انسان کے ساتھ کچھ عرصہ رہا جاتا ہے تو اس کے جانے کا تھوڑا بہت دکھ ہوتا ہی ہے۔ویسا ہی دکھ جہانگیر نے محسوس کیا۔

www.novelsclubb.com

اب جس گھر کو ہتھیانے کے لیے انہوں نے اتنی پنچ چالیں چلی تھی اس میں بس وہ اور ان کا بیٹا ہی رہ گیا تھا۔بیٹے سے وہ خاصے دور تھے۔انہوں نے بیٹے کی ذمہ داری اپنی بیوی کو دی ہوئی تھی۔وہی بچوں کا خیال رکھتی تھی اور خود

اس سب سے پوری طرح بری الذمہ تھا۔اب ماں کے بعد آریان کو انہوں نے ملازمہ کے حوالے کر دیا۔انہیں لگا یہی سب سے ٹھیک فیصلہ ہے۔

****

ماں کے بعد آریان کو جو سب سے زیادہ چاہیے تھا وہ باپ کی محبت اور اس کا پیار تھا۔ماں کی موت کے بعد اسے لگا تھا اس کے باپ اور اس کے درمیان جو دوریاں ہیں وہ اب ختم ہو جائیں گی مگر وہ دوریاں کم ہونے کی بجائے مزید بڑھ گئی۔ باپ نے اسے ملازموں کے ہاتھوں چھوڑ دیا اور خود آرام سے اپنی زندگی گزارنے لگ گیا۔

ماں کے ہوتے ہوئے پھر وہ اپنے باپ سے ایک دو باتیں کر لیا کرتا تھا مگر اس کی ماں کے جانے کے بعد سے تو اس کا باپ گھر میں بہت کم دکھنے لگ گیا تھا۔ رات کو جب وہ سو جاتا تب اس کا باپ گھر آیا کرتا تھا۔ صبح انہیں آفس جانے کی اتنی جلدی ہوتی تھی کہ اپنے بیٹے کا رسمی حال احوال پوچھے بغیر وہ گھر سے نکل جاتا۔

آریان آہستہ آہستہ تنہائی کا شکار ہونے لگ گیا۔اس نے اپنے دوستوں سے میل جول بھی ختم کر دیا۔اسکول سے آنے کے بعد وہ زیادہ تر وقت اپنا کمرہ بند کیے بیٹھا رہتا۔ملازموں سے باتیں کرنا اس کے اسٹینڈرڈ پر پورا نہیں اترتا تھا اور باپ اسے منہ نہیں لگاتا تھا۔اس لیے اس کی بہت سی باتیں بس اس کے دل میں بند ہی رہنے لگ گئی۔

****

جہانگیر کو جب ایک روز پتہ چلا ان کا چھوٹا بھائی یہ دنیا چھوڑ کر چلا گیا ہے تو زندگی میں پہلی دفعہ انہیں بہت بڑا جھٹکا لگا تھا۔ماں باپ اور بیوی کے جانے کا دکھ انہیں ہوا تھا مگر جو شاک انہیں رحیم کے جانے پر لگا تھا وہ کسی کی بھی موت پر نہیں لگا تھا۔رحیم کے ساتھ ساتھ اس کی بیوی کے بھی انتقال ہونے کی خبر جب ان کے کانوں میں پڑی تو اسی پل انہیں رحیم کے تینوں بچوں کا خیال آیا۔تینوں اس وقت کم عمر تھے۔زاہد تو آریان سے بھی گیارہ ماہ چھوٹا تھا۔وہ تینوں بچے آخر کس طرح رہ رہے گے ؟یہی سوچ کر ان کے ذہن میں بے چینی چھانے لگی۔

www.novelsclubb.com

وہ اسی بارے میں سوچتے رہے جب ایک دم ان کے اندر سے کسی نے پوچھا آخر وہ اتنا پریشان کیوں ہو رہے ہیں؟ انہوں نے تو خود اپنے بھائی اور اس کے بچوں کو گھر سے نکال باہر کیا تھا۔ تو پھر اب انہیں کیوں فکر ہو رہی تھی؟

یہی سوچ کر انہوں نے خود کو بے نیاز دکھانا چاہا مگر جب کچھ دنوں بعد ان سے اور رہا نہ گیا تو وہ آریان کو اپنے ساتھ کے کر رحیم کے گھر چلے گئے۔

****

www.novelsclubb.com

اسے اپنے باپ کے ساتھ یوں چچا کے گھر جانا بالکل بھی اچھا نہیں لگا۔ اسے یاد تھا پہلے اس کے چچا چچی ان ہی کے گھر میں رہا کرتے تھے مگر دادی کی وفات

کے بعد اس کے چچا اپنے بچوں اور چچی کو لے کر گھر سے چلے گئے۔اس نے خود دیکھا تھا اس کے چچا کی آنکھوں میں گھر سے نکلتے وقت آنسو تھے جنہیں وہ کبھی سمجھ نہیں پایا تھا مگر آج چچا کا گھر دیکھ کر اسے سمجھ آ گیا وہ کیوں رو رہے تھے۔

اس گھر کی جو حالت تھی اس سے کئی گنا بہتر گھ میں ان کے ملازم رہا کرتے تھے۔اب محل جیسے گھر میں رہنے کے بعد اس چھوٹے سے گھر میں آنے پر رونا تو آتا ہی ہو گا۔ خیر جب وہ اس گھر میں آئے تو اس نے جس شخص کو دیکھا وہ زاہد تھا۔

www.novelsclubb.com

زاہد اور وہ اکثر ایک ساتھ کھیلا کرتے تھے۔اتنے دنوں بعد زاہد کو دیکھ کر اسے ضرور خوشی ہوتی اگر زاہد نے گھسی ہوئی شلوار قمیض نہ پہنی ہوتی۔جب وہ دونوں ایک ساتھ گھر میں رہا کرتے تھے تب تو اس کے کپڑے بہت اچھے ہوا

کرتے تھے مگر اب تو ان کی حالت ایسی تھی کہ وہ اپنے ملازموں کو بھی یہ نہیں پہناتا۔

جب وہ لوگ بات کرنے کے لیے بیٹھے تو آریان کو محسوس ہوا زاہد جہانگیر کے سوالوں کا انتہائی اکھڑے اکھڑے لہجے میں جواب دے رہا ہے۔اس کے اس شک کو یقین تب ہوا جب جہانگیر نے اپنے کوٹ سے پانچ ہزار کے نوٹوں کی گڈی نکال کر زاہد کے سامنے بڑھائی۔

زاہد نوٹ دیکھتے ساتھ ہی آپے سے باہر ہو گیا۔

"تایا ابو آپ نے ہمیں بھکاری سمجھا ہوا ہے؟" وہ صوفے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور نہایت بد تمیزی سے بولا۔

آریان نے اوپر سے نیچے تک زاہد کو دیکھا۔ اس کا حلیہ بھکاریوں جیسا ہی تھا۔

"میں تمہیں بھکاری کیوں سمجھوں گا؟ تم تو میرے بھائی کے بیٹے ہو۔" جہانگیر خلافِ معمول نرم لہجے میں بولیں۔

www.novelsclubb.com

"اسی بھائی کا بیٹا، جس کو آپ نے دھکے دے کر نکالا تھا؟!" زاہد نے تیکھے لہجے میں پوچھا۔ جہانگیر لاجواب ہو گئے۔

انہوں نے زاہد کے پاس جا کر اسے پیسے تھمانے چاہے مگر جیسے ہی پیسوں نے زاہد کے ہاتھوں کو چھوا زاہد بدک کر پیچھے ہوا۔

"مجھے یہ خیرات نہیں چاہیے تایا ابو! بہتر ہو گا آپ اسے کسی یتیم خانے میں دے دے۔ میرے بہن بھائی لاوارث نہیں ہے اور نہ ہی میں اتنا کمزور ہوں کہ ان کے دو وقت کی روٹی مجھ پر بھاری پڑے گی۔ بہتر ہو گا آپ اسے لے کر چلے جائے۔" زاہد نے قطعیت سے کہا۔

www.novelsclubb.com

اس کی باتیں سن کر آریان نے آنکھیں گھمائی۔ کہہ تو زاہد ایسے رہا ہے جیسے اس کے باپ نے اس کے لیے فیکٹریاں چھوڑی ہو۔ایک تو اس کا باپ اسے محنت مزدوری سے بچا رہا تھا لیکن ان جیسے لوگوں کی تو مدد ہی کرنا فضول ہے۔

آریان کا دل چاہ رہا تھا وہ اپنے باپ کو کھینچ کر باہر لے جائے جو ابھی بھی زاہد کو پیسے لینے پر رضامند کر رہے تھے۔اس نواب زادے کو اس کے حال پر ہی چھوڑ دینا چاہیے کچھ دن بعد جب اس کو عقل آئے گی تو خود ان کے گھر کے باہر کھڑا ہو گا۔

www.novelsclubb.com

اس کے باپ نے کوئی اتنا بڑا ظلم بھی نہیں کیا تھا۔اس کی ماں نے اسے بتایا تھا کہ دادا کا بزنس اس کے باپ نے ہی عروج پر پہنچایا تھا۔اس کے چچا تو بس ایک عام سے کلرک کی طرح کام کیا کرتے تھے۔اب اگر اس کے باپ نے اپنی کی

ہوئی محنت کے مطابق اپنا بزنس اپنے نام کر لیا تو چچا کے بچوں کو کیوں اتنا برا لگ رہا ہے؟

چچا کو بھی چاہیے تھا وہ بھی تھوڑا بہت اپنے بچوں کے لیے چھوڑ جاتے۔ اگر وہ کچھ چھوڑ کر جاتے تو ان کے بچوں کی مدد آج انہیں یوں نہ کرنی پڑتی!

دوسری طرف جب جہانگیر ہر ممکن کوشش کے بعد بھی زاہد کو پیسے لینے پر رضامند نہ کر پایا تو مجبوراً انہیں جانا پڑا۔

www.novelsclubb.com

جب وہ چچا کے گھر سے نکل کر اپنی عالیشان گاڑی میں بیٹھا تو اس نے سکھ بھرا سانس لیا۔ پھر اس نے ایک حقیر نظر چچا کے گھر اور پورے محلے پر

دوڑائی۔ جانے لوگ ایسی گندی گلیوں میں کیسے رہ لیتے تھے؟ اس کی طبیعت تو یہاں آکر ہی خراب ہو گئی تھی۔ وہ اب ادھر واپس نہیں آنا چاہتا تھا مگر وہ یہ بات جانتا نہیں تھا اس کا باپ کچھ عرصے تک اسے بار بار اس گھر میں زاہد کو رضامند کرنے کے لیے لانا چاہتا تھا۔

****

ڈھلتے سورج کی کرنیں گلاس ونڈو سے چھن چھن کرتی ان کے چہرے تک پہنچ رہی تھی۔ وہ اپنے دفتر میں بیٹھے کسی گہری سوچ میں مبتلا دکھائی دیتے تھے۔ ان کا حلیہ اگر دیکھو تو ملجگا تھا۔ وہ راکنگ چیئر پر ٹیک لگا کر بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی سوچ کا محور ابھی بس اپنے بھائی کے بچے تھے۔

وہ خود بھی حیران تھے آخر ان کے دل میں رحیم کے بچوں کے لیے اتنی محبت کیوں جاگ رہی تھی۔ زاہد اور آریان تو ساتھ رہتے تھے مانا زاہد سے انسیت ہو سکتی تھی مگر عائشہ تو کافی ریزرو لڑکی تھی۔ وہ بہت کم ہی بولتی تھی اور زید تو اس وقت پیدا ہی ہوا تھا جب انہوں نے اپنے بھائی کے خاندان کو گھر سے نکالا تھا۔

پھر کیوں انہیں بار بار ان تینوں بچوں کا خیال آ رہا تھا؟ دل کیوں اب بے چین رہنے لگ گیا تھا؟ کہیں ان کا ضمیر تو نہیں جاگ رہا تھا؟ کیا انہوں نے واقعی میں تو کوئی زیادتی نہیں کر دی تھی؟ جو کچھ انہیں محسوس ہو رہا ہے وہ صرف ترس تھا یا پھر اس میں پچھتاوا بھی تھا؟ کہیں ان سے کوئی ظلم۔۔۔۔! نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔

جہانگیر نے جلدی سے خود کو جھٹلایا۔ وہ اس وقت منفی سوچ رہے ہیں۔ ایسا کچھ بھی نہیں تھا۔ دن رات بس کام کام کرتے رہنے کی وجہ سے ان کا دماغ دوسری طرف مشغول ہونے لگ گیا ہے اور بیوی کے جانے کے بعد تنہائی کے سبب وہ دوسروں کے بچوں کی فکر میں دل لگا رہے ہیں۔

ہاں یہ سب تنہائی کا ہی نتیجہ ہے۔ انہوں نے اس سبب کو سوچ کر آنکھیں بند کر کے اس پر یقین کر لیا۔ ضمیر کو مکمل تھوڑی نہ جگانا تھا!

www.novelsclubb.com

انہوں نے سوچا اس تنہائی کو جلد از جلد دور کر لینا چاہیے۔ ویسے بھی ان کی بیوی کو گزرے اتنا عرصہ گزر گیا تھا۔ اب وہ ساری عمر تو یوں نہیں گزار سکتے تھے ناں!

انہیں اپنے لیے ضرور کچھ سوچنا چاہیے۔ وہ اپنی ان ہی سوچوں میں مگن تھے جب دروازہ کھٹکھٹایا گیا۔

وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور آنے والے کو اندر آنے کی اجازت دی۔ دروازہ کھول کر ایک عورت اندر آئی۔ جہانگیر نے غور سے اسے دیکھا۔ وہ جہانگیر صاحب کی سیکرٹری تھی۔ صاف نقوش والی وہ عورت جس نے کالے رنگ کی پینٹ اور شرٹ پر بادامی رنگ کا کوٹ پہنا ہوا تھا۔

عمر شاید تیس چالیس کے درمیان میں ہو گی مگر حسن اس وقت بھی جوبن پر تھا۔اس حسن کو مزید چار چاند اس کے چہرے پر چھائی سنجیدگی دے رہی تھی۔

"سر یہ فائلز لے لیں۔"اس نے ہاتھ بڑھا کر اپنے باس کی توجہ فائز پر دلائی۔

"اونہوں!"جہانگیر نے فائلز پکڑ لی مگر توجہ ابھی بھی اپنی سیکرٹری کے چہرے پر تھی۔

"سر میں جاؤں؟" جب بہت دیر تک اس کے باس نے اس سے کوئی بات نہ کی تو سیکرٹری نے پوچھا۔

"آپ نے انٹرویو والے دن بتایا تھا آپ بیوہ ہے۔ آپ کے شوہر کا انتقال کیسے ہوا تھا؟" یہ بات موقع کے لحاظ سے بے حد غیر مناسب تھی۔ اس بات کا اندازہ جہانگیر نے اپنی سیکرٹری کے تاثرات سے لیا جو سخت ہو گئے تھے۔ ایک پل کے لیے انہیں لگا ان کی سیکرٹری کچھ بہت سخت سنائے گی مگر توقع کے برعکس اس نے آرام سے ان کی بات کا جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"ایک حادثہ ہوا تھا ان کے ساتھ!"

"امم ہمم!" جہانگیر نے اپنے آپ کو افسردہ دکھانے کی بھرپور کوشش کی۔ "مجھے آپ کے شوہر کی موت کا سن کر بہت افسوس ہوا۔ آپ نے ہمیشہ یہی بتایا تھا آپ کے شوہر کا انتقال ہوا ہے کبھی یہ نہیں بتایا کیسے ہوا اس لیے میں نے پوچھا۔ ویسے بچے تو باپ کی کمی کو ضرور محسوس کرتے ہونگے!"

جہانگیر نے باتوں ہی باتوں میں مبہم سوال پوچھ لیا تھا۔

"میرے بچے نہیں ہے۔" انتہائی سادہ انداز میں کہا۔ پھر جہانگیر کو کسی بات کا موقع دیے بغیر وہ دوبارہ بولی۔ "سر اب میں جاؤں۔ مجھے باہر بہت سے کام ہے۔"

"ہاں جاؤ!" جہانگیر اس کی یہ بات سن کر چونکے ضرور تھے مگر انہوں نے اسے اجازت دے دی۔ وہ خاموشی سے باہر نکل گئی جب کہ جہانگیر کا دماغ کسی اور ہی نہج پر پہنچ گیا تھا۔

****

وہ اپنے گھر کے لان میں کھڑا خود ہی کھیل رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں بال تھی جسے وہ بار بار دیوار کی جانب پھینک رہا تھا۔ بال ٹکرا کر واپس اس کی جانب آ رہی تھی جسے وہ زمین سے گرنے سے پہلے ہی پکڑ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

آج اتوار تھا اس لیے کالج سے چھٹی تھی۔کلاس فیلوز کے ساتھ اس کا آج باہر جانے کا بھی کوئی پروگرام نہیں تھا اور اتوار کی صبح ہی صبح پڑھنا اس وقت انتہائی بچکانہ لگ رہا تھا۔اپنا وقت گزارنے کے لیے اس نے بال کے ساتھ ہی کھیلنے کا سوچ لیا تھا۔

اس کا باپ ناشتے کے بعد سے غائب تھا۔اس کی کوئی خیر خبر نہیں تھی۔آریان کو لیکن کوئی فکر نہیں تھی کیونکہ اس کا باپ آج کل یونہی غائب رہتا تھا۔ابھی وہ اپنے اسی کھیل میں مگن تھا جب گھر کا گیٹ کھلا اور اس کے باپ کی گاڑی پورچ میں آکر رکی۔

www.novelsclubb.com

اس کے بال کو دیوار پر پھینکتے ہاتھ رکے اور وہ سیدھا ہو کر کھڑا ہو گیا۔ گاڑی اس کے ڈیڈ کی تھی مگر اسے محسوس ہوا ڈیڈ کے ساتھ کوئی اور بھی ہے۔

اس کا باپ گاڑی سے نکلا لیکن وہ اندر جانے کی بجائے گاڑی کی دوسری طرف چلا گیا اور دوسری طرف کا دروازہ کھولا۔

اس کی نظروں پر لال رنگ کا لباس چھا گیا۔ جب اس نے غور کیا تو وہ ایک لال رنگ کا لہنگا تھا جسے ایک لڑکی پہنے ہوئے تھی۔ جہانگیر نے اس کے لہنگے کو تھام کر اس کی چلنے میں مدد دے رہے تھے۔

آریان ہونقوں کی طرح یہ منظر دیکھ رہا تھا۔ اس کا دماغ جو اس منظر کو دیکھ کر کہہ رہا تھا وہ اس پر یقین نہیں کرنا چاہتا تھا۔

گیند کو ایک جانب پھینک کر وہ تقریباً بھاگتا ہوا اپنے باپ کے پاس پہنچا جو نئی نویلی دلہن کو اندر لے کر جا رہا تھا۔

"ڈیڈ!" اس نے اس قدر زور سے آواز لگائی کہ دلہن اور جہانگیر دونوں رک گئے۔

ان دونوں نے سوالیہ نگاہوں سے آریان کی طرف دیکھا جب کہ آریان صرف اس لڑکی کو دیکھ رہا تھا جس کے چہرے کو میک اپ نے چھپایا ہوا تھا۔ ہیوی میک اپ ہونے کے باوجود آریان پہچان گیا یہ کوئی اور نہیں بلکہ اس کے ڈیڈ کی سیکرٹری ہے۔ وہ ایک دو دفعہ ڈیڈ سے ملنے آفس گیا تھا۔ تب اس نے اسے وہاں دیکھا تھا۔

"ڈیڈ یہ کون ہے؟" جھجھکتے ہوئے آخر اس نے پوچھ ہی لیا۔

جہانگیر صاحب اور اس کی سیکرٹری نے پہلے ایک دوسرے کو دیکھا پھر سیکرٹری خود ہی آگے بڑھی اور آریان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر تھوڑا سا جھکی۔

"میں تمہاری امی جان ہوں آریان! تمہارے ابو اور میں نے نکاح کر لیا ہے۔اب سے ہم تینوں ایک فیملی ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس نے بڑے آرام سے آریان کے سر پر بم پھوڑا تھا۔آریان بچہ تو تھا نہیں جو یہ بات سمجھ نہیں پاتا مگر یہ بات یوں اتنے صاف لفظوں میں سننے کا اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔

آریان نے ایک نظر اس عورت کو دیکھا جو اس کی ماں کی جگہ آگئی تھی پھر ایک شکایتی نظر اپنے باپ پر ڈالی۔اس کے بعد وہ چہرہ جھکا کر اندر چلا گیا۔

جہانگیر نے آریان کے پیچھے جانے کی کوشش کی مگر ان کی نئی بیگم نے فوراً سے ان کا کندھا تھام لیا۔

www.novelsclubb.com

"ابھی اسے وقت چاہیے۔اتنی بڑی بات کو وہ اتنی جلدی پر اسس نہیں کر پائے گا۔"

جہانگیر تذبذب کا شکار ہو گئے تھے مگر پھر بیگم کی بات انہوں نے مان لی۔

****

www.novelsclubb.com

اپنے باپ اور نئی ماں سے اس کی دوبارہ ملاقات اس کی اگلے دن کے ناشتے پر ہوئی۔اس نے کالج کی وردی پہنی ہوئی تھی جبکہ اس کی نئی ماں نے

خوبصورت آرتشی رنگ کی ساڑھی پہنی ہوئی تھی۔اس پر نفیس سے زیور پہنے وہ خاصی خوبصورت دکھائی دے رہی تھی۔ڈیڈ ہمیشہ کی طرح دفتر کے لباس میں تھا۔

اس نے کسی سے بھی نظر نہیں ملائی اور چپ چاپ ناشتہ کرنے لگ گیا۔

"کیسے ہو آریان؟" بات شروع اس کے ڈیڈ کی بیوی نے کی تھی۔

"ٹھیک!" وہ فقط اتنا ہی بولا۔

www.novelsclubb.com

"اچھی بات ہے۔ جہانگیر نے مجھے بتایا تھا تم انٹر میڈیٹ کے اسٹوڈنٹ ہو۔ کیس فلیڈ میں انٹر کر رہے ہو؟" آریان کو یہ بات تو سمجھ آگئی تھی کہ ڈیڈ کی بیوی بہت ہنس مکھ ہے۔

"ایف ایس سی میڈیکل!" اس نے دوبارہ ایک لفظی جواب کا سہارا لیا۔

"چلو اچھی بات ہے۔ تمہارے ڈیڈ کے بزنس کے لیے تو یہ فیلڈ ویسے بھی بیسٹ ہے۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے چہکتے ہوئے کہا۔اس کے بعد وہ کوئی اور بات پوچھ بھی لیتی اگر آریان ناشتہ ختم کر کے ڈائننگ روم سے باہر نہ نکل جاتا۔

کالج سے آنے کے بعد وہ سیدھا اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گیا۔اسے دوبارہ اس عورت کا چہرہ نہیں دیکھنا تھا جو اس کی ماں کی جگہ پر قابض ہو گئی تھی۔وہ وردی کو تبدیل کیے بنا ہی اپنے بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔

کچھ ہی دیر میں اس پر غنودگی چھائی اور وہ گہری نیند سو گیا۔اس کی آنکھ شام کو تب کھلی جب اس کے کمرے کے دروازے پر کوئی زور سے دستک دینے لگا۔

آنکھیں ملتا ہوا جب اس نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو سامنے کھڑی ہستی کو دیکھ کر وہ حیران ہوا۔ سامنے کوئی اور نہیں اس کے ڈیڈ کی بیوی کھڑی تھی۔ وہ ابھی بھی صبح والے حلیے میں تھی مگر وہ تازگی اب ان کے اندر دکھائی نہیں دیتی تھی۔

"میں اندر آسکتی ہوں؟" انہوں نے اجازت طلب کی۔ آریان سوچ میں پڑ گیا۔ وہ انہیں اندر نہیں بلانا چاہتا تھا مگر اب یوں منہ پر منع کرنا بھی تو صحیح نہیں تھا۔

شاید انہوں اس کے چہرے پر کشمکش پڑھ لی تھی۔ اس لیے وہ خود ہی یہ کہہ کر واپسی کے لیے مڑ گئی۔

"اگر تمہیں میرا کمرے میں آنا اچھا نہیں لگا ہے تو میں سمجھ سکتی ہوں۔"

ان کی اس قدر صاف گوئی پر آریان ایک دم گڑبڑا گیا۔

"نہیں نہیں ایسی بات نہیں ہے۔" اس کے منہ سے بے ساختہ یہ فقرہ نکلا تھا۔

www.novelsclubb.com

"پھر کیسی بات ہے؟" وہ پیچھے کو مڑی اور ان کا ایک ابرو اوپر کو اٹھا۔

"آپ اندر آ جائے۔" اس نے بحث سے بچنے کے لیے یہ کہہ دیا اور دروازہ مکمل کھول کر اندر چلا گیا۔ اس کے پیچھے پیچھے وہ بھی اندر آ گئیں۔

انہوں نے ایک نظر چاروں طرف گھمائی۔

"تمہارا کمرہ بہت اچھا ہے۔" ان کی آنکھوں میں ستائش صاف جھلکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"شکریہ!" آریان خاموشی سے اپنے بیڈ پر بیٹھ گیا۔ وہ بھی اس کے ساتھ بیٹھ گئیں۔ کچھ دیر خاموشی کے گزرے اس کے بعد جب وہ بولیں تو آریان کو ان کا لہجہ بہت سنجیدہ لگا۔

"میں جانتی ہوں اس وقت تمہارے خیالات میرے لیے اتنے اچھے نہیں ہونگے۔ میں یہ بھی جانتی ہوں تم میرے آنے سے خوش نہیں ہو۔ تمہیں لگ رہا ہو گا میں تمہاری ماں کی جگہ لینے آئی ہوں یا تمہارے باپ کو تم سے اب دور کر دوں گی۔ اگر تم واقعی میں یہ بات سوچ رہے ہو تو میں تمہیں آج یہ بتانے آئی ہوں کہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔ میں یہاں نہ کسی کی جگہ لینے آئی ہوں اور نہ ہی کسی کو کسی سے دور کرنے آئی ہوں۔"

آریان کے چہرے پر لمحے بھر کو ایک تلخ مسکراہٹ رینگی جسے اس نے چھپا لیا۔

"تم جانتے ہو میری تمہارے باپ سے پہلے بھی ایک شخص سے شادی ہوئی تھی۔" اس عورت نے تیس کا ہندسہ پار کیا ہوا تھا۔اس لیے یہ بات جان کر اسے کوئی خاص شاک نہیں لگا۔وہ بولے گئیں۔"شادی کے کچھ عرصے بعد ہی وہ شخص میری زندگی سے چلا گیا۔میں نے اس سے شادی اپنے باپ کی رضامندی کے بغیر کی تھی۔اس لیے جب وہ مر گیا تو اپنے باپ کے پاس واپس آ گئی۔انہوں نے مجھے رہنے کو جگہ تو دے دی مگر کبھی معاف نہیں کیا۔وہ ساری عمر مجھ سے ناراض رہے۔انہوں نے مجھے ہمیشہ اپنی مرضی سے شادی کی سزا دی۔"

ان کی آواز بھیگتی جا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میری ماں نے بھی میرے باپ کی طرح میرا ساتھ نہیں دیا۔ بہن بھائی میرا کوئی تھا نہیں جس سے میں بات کرتی یوں میں نے ایک عمر ماں باپ کے ہوتے ہوئے تنہا گزار دی۔"

آریان اس عورت کے چہرے کے ایک ایک نقش کو غور سے دیکھتا رہا۔ اسے اچانک اس عورت میں اپنا عکس دکھائی دیا۔ وہ بھی تو باپ کے ہوتے ہوئے تنہا زندگی گزار رہا تھا۔

"پہلے شوہر سے میری کوئی اولاد نہیں تھی۔ لوگوں کو لگتا تھا میں ماں نہیں بن سکتی ہوں۔ اس لیے کوئی بھی مجھ جیسی بانجھ بیوہ سے شادی کرنے سے کتراتا تھا لیکن ایک دن تمہارے ڈیڈ مجھے ملے۔ انہوں نے مجھے شادی کے لیے

باقاعدہ پرپوز کیا اور میرا ہاتھ میرے ماں باپ سے مانگا۔ماں باپ کو کیا انکار ہو سکتا تھا یوں میری شادی تمہارے ڈیڈ سے ہو گئی۔"

بولتے بولتے وہ رکی۔پھر انہوں نے آریان کے ہاتھوں کو تھام لیا۔

"تمہارا باپ بہت اچھا انسان ہے آریان! پلیز اسے مجھ سے دور مت کرو۔اگر تم نے انہیں مجھ سے دور کیا یا انہوں نے مجھے چھوڑ دیا تو اب کی بار شاید میرا باپ مجھے گھر میں داخل نہیں ہونے دے گا۔ تمہیں مجھ سے کوئی مسئلہ ہے تو صاف صاف بولو مگر یوں اپنے باپ کو مجھ سے دور کر کے وہ مت کرو جو میں سہہ نہیں پاؤں گی۔پلیز!"

اس کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے وہ منت سے آریان کو دیکھ رہی تھی۔ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ کر گالوں کو گیلا کر رہے تھے۔آریان بری طرح سٹپٹا گیا تھا۔

"یہ کیا کر رہی ہے آپ؟میرا ہاتھ چھوڑیں!"وہ اپنے ہاتھ چھڑانے لگ گیا۔

"جب تک تم میری یقین دہانی نہیں کرواؤں گے میں ہاتھ نہیں چھوڑوں گی۔"وہ کسی ضدی بچی کی طرح بول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے آپ سے کوئی شکایت نہیں ہے۔ میں بس ان سب کے لیے تیار نہیں تھا۔ آپ پلیز میرا ہاتھ چھوڑ دیں آنٹی!"

"آنٹی نہیں امی جان بولو!" انہوں نے فوراً سے اسے حکم دیا۔

"جی جی امی جان!" جیسے ہی اس نے انہیں امی جان بولا انہوں نے اس کا ہاتھ چھوڑ دیا اور بڑے پیار سے اسے دیکھنے لگی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ہمیشہ سے چاہ تھی کہ کوئی مجھے یوں ماں کہہ کر پکارے۔ تم نے میری یہ چاہت پوری کر دی میرے بیٹے!"

یہ کہہ کر وہ بیڈ پر سے کھڑی ہو گئی اور آریان کے بالوں پر ہاتھ پھیرے۔

"ویسے ایک بات بولوں۔ مجھے تمہارا نام بہت پسند ہے۔ یہ مجھے میری ایک پیاری سی دوست کی یاد دلاتا ہے۔"

آریان اس پر کیا ہی کہتا اس لیے اس نے خاموش رہنا ہی بہتر سمجھا۔

www.novelsclubb.com

"ڈنر کے وقت اب کمرے میں بند نہ رہنا۔ میں نے سوچا ہے آج ہماری فیملی باہر جا کر ڈنر کرے گی۔"

یہ کہہ کر وہ کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ آریان اپنے بیڈ پر بیٹھا بس دروازے کو ہی تکتا رہ گیا جہاں سے وہ نکلی تھیں۔

آخر وہ چیز کیا تھیں؟!

****

اس دن امی جان کی باتوں نے اس کے دل میں ان کے لیے ایک نرم گوشہ بنایا تھا۔ وہ جانتا تھا اپنوں کے ہوتے ہوئے اکیلا رہ جانا کیسا ہوتا ہے۔ اس لیے ساری منفی سوچوں کو جھٹلا کر وہ ان سے صحیح سے بات کرنے لگ گیا۔ دوسری طرف امی جان بھی اس پر واری جاتی تھیں۔

www.novelsclubb.com

وقت گزرنے کے ساتھ امی جان کے رویے نے پوری طرح آریان کے دل میں اپنا تسلط جما لیا تھا۔اب امی جان اسے اپنی سگی ماں جتنی ہی پیاری ہو گئی تھی۔

امی جان اس کا اس قدر خیال رکھتی تھی کہ کبھی کبھار اسے لگتا تھا کہ وہ ان کا سوتیلا نہیں سگا بیٹا ہے جو کسی میلے میں بچھڑ گیا تھا۔امی جان اس کا اور ڈیڈ کا ہر کام خود اپنے ہاتھوں سے کرتی تھی۔ناشتے اور ڈنر کے علاوہ لنچ بھی وہ اس کے ساتھ ہی کرتی تھی۔لنچ کے دوران وہ اس سے اس کے پورے دن کا حال واحوال پوچھتی تھیں۔

انٹر کر لینے کے بعد اس نے جب یونیورسٹی میں داخلہ لینے کا سوچا تو امی جان سے پوچھ کر ہی اپنے تمام مضامین طے کیے۔اس نے اپنے تمام چھوٹے چھوٹے معاملات پر انہیں شامل کرنا لازمی بنا لیا تھا۔

باپ کی دی ہوئی تنہائی کو امی جان اس قدر اچھے سے پورا کر رہی تھی کہ اسے باپ کی کمی کم محسوس ہونے لگ گئی۔اس کا دل اپنے باپ سے بری طرح بد ظن ہو گیا تھا۔وہ تو ایک پل کے لیے بھی شادی کے بعد اپنے بیٹے کو کوئی صفائی، کوئی وجہ بتانے نہیں آئے تھے۔امی جان غیر تھی مگر انہوں نے پھر بھی اسے ہمیشہ ترجیح دی تھی۔انہوں نے ہی شادی کی اگلی شام آ کر اسے سمجھایا تھا ورنہ انہیں کیا پڑی تھی۔وہ چاہتی تو اس کے باپ کو مکمل طور پر اس سے چھین لیتی اور اسے باہر سڑک پر پھینک دیتی۔

www.novelsclubb.com

امی جان کا رویہ بس آریان کے ساتھ ہی اتنا اچھا نہیں تھا بلکہ گھر کے تمام ملازمین بھی ان کے گرویدہ ہو گئے تھے۔ آریان نے اکثر انہیں اکیلے میں ملازمہ اور نوکروں کو کچھ پیسے دیتے ہوئے دیکھا تھا۔ جب آریان امی جان سے وجہ پوچھتا تو وہ ہمیشہ کہتی ملازموں کو پیسوں کی ضرورت تھی۔ پیسے پڑے رہنے سے بہتر ہے کہ انہیں کسی اچھی جگہ پر لگا یا جائے۔

ان کی ایسی چھوٹی چھوٹی باتیں بھی دل میں جگہ بنا لیتی تھی۔ جہاں یہ سب ہو رہا تھا وہی پر آریان یہ بھی محسوس کر رہا تھا وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اس کا باپ کسی گہری پریشانی میں مبتلا ہے۔ آریان کو تو پھر وہ زیادہ اہمیت نہیں دیتے تھے مگر وہ امی جان سے بھی خاصے دور رہنے لگ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس وجہ سے اسے امی جان کا چہرہ بھی کچھ ویران دکھائی دینے لگ گیا تھا۔ وہ جب بھی ان سے اس بارے میں بات کرتا تو وہ پیاری سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے ٹال دیتی۔ جانے گھر میں ہو کیا رہا تھا؟

****

جہانگیر صاحب کی راتوں کی نیندیں اڑ چکی تھیں۔ وہ جب بھی سوتے انہیں خواب میں اپنے مرے ہوئے ماں باپ اور بھائی دکھائی دیتے۔ وہ سب ان پر ملامت کر رہے ہوتے تھے۔

www.novelsclubb.com

ان کا دل کا بوجھ جو کچھ عرصے کے لیے کم ہوا تھا اب مزید بڑھتا جا رہا تھا۔ انہیں اب اپنی دوسری شادی بھی جلد بازی میں ہونے والا غلط فیصلہ معلوم ہونے لگ گیا تھا۔ بظاہر تو ان کی دوسری بیگم بے ضرر لگتی تھی مگر جانے کیوں اسے دیکھ کر ہمیشہ لگتا تھا جیسے یہ عورت ان کا تختہ الٹنے کے لیے ایک فوج تیار کر رہی ہے۔

جہانگیر بعض اوقات اسے بس اپنا وہم سمجھتے مگر کبھی بھی یہ وہم جب ان پر پوری طرح حاوی ہوتا تو وہ اسی رو میں اپنی دوسری بیگم سے لڑائی کر لیا کرتے تھے۔ لڑائی کا سلسلہ بس تلخ کلامی پر ہی محدود تھا۔ ابھی تک مار پیٹ کی نوبت نہیں آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

جہانگیر کا ذہنی سکون بری طرح برباد ہو گیا تھا۔گھر آفس یہ سب انہیں بہت برا لگنے لگ گیا تھا۔وہ چاہتے تھے وہ کسی طرح پوری دنیا سے چھپ جائے۔

ان ہی سب میں انہوں نے ایک فیصلہ لیا وہ فیصلہ جو انہیں بہت پہلے لینا چاہیے تھا کیونکہ اب بہت دیر ہو گئی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

ایک دن وہ ذرا جلدی گھر آ گیا تھا۔اس کے پیپرز ہونے والے تھے اور یہ اس کی ڈگری کا آخری سال تھا۔یونیورسٹی میں اس کی تمام کلاسز ہو گئی تھیں۔

اس لیے وہ یہ سوچ کر آیا تھا کہ گھر جا کر وہ آرام سے اپنے کمرے میں پڑھائی کر لے گا لیکن جب وہ اندر آیا تو اسے بآواز کوئی روتا ہوا سنائی دیا۔اس نے آواز کا تعاقب کیا تو یہ آواز امی جان کے کمرے سے آ رہی تھی۔وہ جب کمرے کے اندر گیا تو اس کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔اس کی نظروں کے سامنے امی جان زمین پر بیٹھی بیڈ کے گدے پر منہ چھپائے رو رہی تھی جبکہ دوسری طرف امی جان کی ملازمہ سپاٹ تاثرات کے ساتھ ان کے پاس کھڑی ہاتھوں میں گلاس لیے ہوئے تھی۔

آریان بھاگتا ہوا امی جان کے پاس آیا اور گھٹنوں کے بل ان کے پاس بیٹھ گیا۔

www.novelsclubb.com

"امی جان! کیا ہوا ہے آپ رو کیوں رہی ہے؟"

امی جان جو زور و شور سے رو رہی تھیں جب انہوں نے اس کی آواز سنی تو یکدم تھم گئیں۔انہوں نے اپنا چہرہ اوپر کیا اور اپنے گیلے گالوں کو ہاتھ کی مدد سے صاف کرنے لگ گئی اور مسکرانے کی ناکام کوشش کرنے لگ گئیں۔

"آریان بیٹا! آپ اتنی جلدی کیسے آ گئے؟"

آریان نے کوئی جواب نہیں دیا۔اس کی نگاہ امی جان کے چہرے پر گئی جہاں سرخ رنگ کے انگلیوں کے نشان ثبت تھے۔

www.novelsclubb.com

امی جان نے بھی محسوس کر لیا تھا وہ کیا دیکھ رہا ہے۔اس لیے انہوں نے اپنا چہرہ چھپانے کی بھرپور کوشش کی۔

"امی جان! آپ پر کس نے ہاتھ اٹھایا ہے؟" وہ جب بولا تو خود بھی حیران تھا۔اس کی اواز میں طیش بھرا ہوا تھا۔

"کسی نے نہیں! تم جاؤ تمہیں کوئی کام ہو گا۔" وہ دوبارہ سے مسکرائی اور اٹھ کر کھڑی ہونے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"امی جان آپ بات کو یوں ٹال نہیں سکتی ہے۔آپ بتائیں مجھے آپ کے ساتھ ہوا کیا ہے؟" وہ کسی ضدی بچے کی طرح ان کے سامنے کھڑا ہو گیا تھا۔

اس سے پہلے وہ کچھ بول پاتی ملازمہ بولی۔

"آپ انہیں بتا کیوں نہیں دیتی ہے بیگم صاحبہ آپ کو بڑے صاحب نے تھپڑ مارا ہے۔"

آریان پہلے تو بات سمجھ ہی نہیں پایا مگر جب اس کے دماغ میں یہ بات بیٹھی تو اس کے کان کی لو تک سرخ پڑ گئیں جبکہ دوسری طرف امی جان نے ملازمہ کو گھور کر دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"تم سے کسی نے پوچھا ہے جا کر اپنا کام کرو۔ چلو!" آریان نے پہلی دفعہ امی جان کو یوں اونچی اواز میں بات کرتے سنا تھا ورنہ وہ تو بہت دھیمے مزاج کی عورت تھی۔ وہ اونچی آواز میں بات بھی اپنے شوہر کے دفاع میں کر رہی تھی۔ اسی شوہر کے لیے جس نے ان کے منہ پر تھپڑ مارا تھا۔

ملازمہ سر جھکائے چلی گئی پھر وہ آریان کی جانب مڑیں۔

"اس کی باتوں پر تم دھیان نہیں دو۔ اگلے مہینے سے تمہارے امتحانات شروع ہونے والے ہیں، جا کر ان کی تیاری کرو۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن امی جان ڈیڈ نے یہ کرنے کا سوچا۔۔" انہوں نے اس کی بات کاٹ دی۔

"تم ان سب کے درمیان میں مت پڑو آریان! میاں بیوی میں ہزاروں باتیں ہوتی ہے۔ تم ابھی چھوٹے ہو۔ اس لیے سمجھ نہیں پاؤ گے۔ ویسے بھی وہ تمہارے ڈیڈ ہیں۔ ان کے بارے میں تمیز سے بات کرو۔"

"پھر بھی امی جان انہیں سمجھانا تو ہو گا نا!" وہ ابھی بھی اپنی بات پر قائم تھا۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں میری قسم ہے آریان، تم اپنے باپ سے اس تھپڑ کے متعلق کوئی بات نہیں کرو گے۔ وہ پتہ نہیں کیا سوچیں گے کہ میں تمہیں ان سے بد ظن کر رہی ہوں۔ ویسے بھی میں سوتیلی ماں ہوں تمہارے لیے جتنا ہی بھلا سوچوں گی لوگوں کو تو یہی لگے گا کہ میں کوئی نہ کوئی فرق تو ضرور رکھ رہی ہوں۔" آخری بات انہوں نے بہت غمگیں لہجے میں کہی تھی۔

ان کی یہ بات سن کر اسے بھی افسوس ہوا۔ جانے بیچاری امی جان کو اس کی وجہ سے ڈیڈ کون کون سے طعنے دیتے ہونگے اور وہ یہ سب اسے بس لیے نہیں بتا رہی تھیں کہ کہیں وہ اپنے باپ سے بد ظن نہ ہو جائے۔

www.novelsclubb.com

امی جان نے اسے قسم دے دی تھی۔ اس لیے مزید کچھ بھی کہے بغیر وہ اپنے کمرے میں جا کر بند ہو گیا۔

****

وہ سارا دن اسی فکر میں گھلتا رہا آخر ایسی کونسی بات ہے جس کی وجہ سے امی جان اور ڈیڈ کے درمیان اتنے اختلافات بڑھ گئے ہیں کہ ڈیڈ نے امی جان پر ہاتھ بھی اٹھالیا ہے۔رات کو امی جان نے ملازمہ کے ذریعے اس تک ڈائننگ ہال میں آکر کھانا کھانے کا پیغام بھیجا۔وہ اس وقت خاصے دباؤ کا شکار تھا۔اگر ڈیڈ بھی میز پر بیٹھے ہوئے تو اسے ڈر تھا کہ وہ اپنا کنٹرول کھودے گا۔اس صورت میں امی جان اور ڈیڈ کے درمیان مزید غلط فہمی بڑھ جاتی۔

www.novelsclubb.com

اس لیے اس نے ملازمہ کے ہاتھوں امی جان کو ڈنر کے لیے منع کر دیا۔

ملازمہ جب بات سن کر جانے لگی تبھی اس کے ذہن میں ایک بات آئی۔اس نے ملازمہ کو فوراً روکا۔

"سنو!"

"جی؟" ملازمہ جو جانے والی تھی اپنے چھوٹے صاحب کے دوبارہ بلانے پر کچھ چونک گئی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں پتہ ہے صبح کیا ہوا تھا؟" اس نے کچھ جھجھکتے ہوئے پوچھا تھا۔

"نہیں چھوٹے صاحب مجھے سب کچھ نہیں پتہ ہے کیونکہ جب بیگم صاحبہ اور بڑے صاحب کا جھگڑا ہو رہا تھا تو کمرے کا دروازہ بند تھا۔ آوازیں صحیح سے سنائی نہیں دے رہی تھی مگر جب صاحب جانے لگے اور بیگم صاحبہ نے انہیں روکا تو انہوں نے ان کے منہ پر تھپڑ دے مارا۔"

ملازمہ کی بات سن کر آریان نے گردن ہلا دی۔ اس نے یہ بات بہت گھبراتے ہوئے بتائی تھی۔ شاید وہ ڈر رہی تھی امی جان نہ سن لے۔

آریان چند پل کے لیے سوچتا رہا۔ پھر اپنی پینٹ کی جیب میں سے پانچ پانچ ہزار کے کئی نوٹ نکال کر ملازمہ کے ہاتھ میں رکھ دیے۔ ملازمہ تو ایک دم بوکھلا گئی۔

"چھوٹے صاحب یہ کیا کر رہے ہیں؟!"

آریان نے اس کی بوکھلاہٹ پر زیادہ دھیان نہیں دیا۔

"یہ پیسے رکھو اور میرا ایک کام کرو۔ تم بس مجھے یہ بتاتی رہنا ڈیڈ اور امی جان کی کب لڑائی ہوئی ہے۔ یہ جاننے کی بھی کوشش کرتی رہنا آخر وہ دونوں لڑکیوں رہے ہیں۔ سمجھی؟!"

www.novelsclubb.com

"نہیں چھوٹے صاحب میں یہ پتہ نہیں لگا پاؤں گی بیگم صاحبہ اور بڑے صاحب کی لڑائی کیوں ہو رہی ہے۔آپ مجھے معاف کر دے۔" ملازمہ نے پیسے آریان کے ہاتھ میں تھمائے۔

"کم از کم یہ تو بتا ہی دو گی نا کہ ڈیڈ اور امی جان کی لڑائی کب ہوئی ہے یا یہ بھی نہیں کر پاؤ گی۔" آریان نے دانت پیستے ہوا کہا۔

"یہ کر لوں گی صاحب مگر۔۔" اس سے پہلے ملازمہ دوبارہ انکار کرتی آریان نے اس کی بات ہی کاٹ ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"بس! میں نے جتنا کہنا تھا کہہ دیا۔اب خاموشی سے جا کر اپنا کام کرو۔"اس کے لہجے میں ایسا دب دبا تھا کہ ملازمہ واقعی میں ایک لفظ کہے بنا رفو چکر ہو گئی۔

آریان نے ایک گہرا سانس باہر کو نکالا۔

****

www.novelsclubb.com

ایک مہینے بعد وہ اپنے پیپرز میں مصروف ہو گیا۔اس دوران ملازمہ اسے بتاتی رہی کہ گھر میں کب امی جان اور ڈیڈ کے درمیان لڑائی ہوئی ہے اور کب

معاملات زبان سے نکل کر ہاتھوں پر آئے ہیں لیکن وجہ اس نے ابھی تک نہیں بتائی تھی۔

خود آریان کو بھی کوئی وجہ سمجھ نہیں آ رہی تھی۔ آخر ایسی کونسی وجہ ہے جس کی وجہ سے ان دونوں کے درمیان اتنے اختلافات ہو گئے ہیں۔ پہلے تو سب صحیح تھا۔ دونوں ایک دوسرے کے ساتھ آئیڈیل میاں بیوی کی طرح رہ رہے تھے۔ اب جب ان کی شادی کو اتنا عرصہ گزر گیا ہے تو ان کا رشتہ مزید مضبوط ہونے کی بجائے کمزور ہوتا جا رہا ہے۔

www.novelsclubb.com

امی جان تو تحمل مزاج عورت تھی۔ جو عورت اپنے سوتیلے بیٹے کے ساتھ اتنا اچھا سلوک رکھتی ہے وہ اپنے شوہر کے ساتھ برا کرنے کا سوچ بھی کیسے

سکتی ہے۔ہاں اس کے باپ کی غلطی ضرور ہو سکتی ہے۔ضرور وہی کہیں نا کہیں امی جان کے ساتھ زیادتی کر رہے ہونگے۔

وہ اس معاملے پر مزید کوئی کام کرنا چاہتا تھا مگر پھر اس نے اس معاملے کو اپنے پیپرز ختم ہونے تک ملتوی کر دیا۔پیپیرز ختم ہونے کے بعد وہ آرام سکون سے دونوں کے ساتھ بات کر کے ان کے مسئلے حل نکالے گا۔

جب امتحان کا وقت آیا تو وہ اس قدر مصروف ہو گیا کہ اس کی زندگی کا محور بس اس کی پڑھائی ہی رہ گئی۔اس دوران گھر میں چلتے مسائل اس کی زندگی سے کچھ دیر کے لیے غائب ہو گئے۔اسے یہ تک دکھائی نہیں دیتا تھا صبح ناشتے اور ڈنر کے دوران ڈائننگ ٹیبل پر تناؤ چھایا ہوتا تھا۔

تقریباً ایک مہینے بعد اس کے امتحانات ختم ہوئے۔ وہ اپنا آخری پیپر دینے کے بعد اپنی یونیورسٹی کے دوستوں کے ساتھ باہر لنچ پر چلا گیا۔ لنچ کے بعد وہ اور اس کے دوست سیر و تفریح کے لیے نکل گئے۔ یوں جو ایک مہینے اس کا جس ذہنی دباؤ کا شکار رہا تھا وہ بالکل ختم ہو گیا۔ وہ کافی تر و تازہ رات کو گھر پہنچا۔ اس نے سوچا تھا گھر جا کر وہ سیدھا اپنے بیڈ روم میں جا کر سو جائے گا۔

لیکن جب وہ گھر میں آیا تو اسے گھر میں دو لوگوں کی چلاتی آواز سنائی دی۔ آواز اوپر کی منزل سے آ رہی تھی۔ پہلے تو وہ چند پل کے لیے ٹھہر گیا پھر وہ جلدی جلدی سیڑھیاں چڑھتا اوپر آیا تو اس نے دیکھا یہ آوازیں اسٹڈی روم سے آ رہی تھی۔ وہ اندھا دھند بھاگ کر جب اسٹڈی روم میں آیا تو اسے امی جان اور ڈیڈ دونوں ایک دوسرے پر چلاتے دکھائی دیے۔

"تم میرے فیصلے پر بولنے والی ہوتی کون ہو؟" یہ وہ پہلی بات تھی جو صاف صاف آریان کو سنائی دی۔امی جان ان کی بات کے جواب میں بولی۔

"میں بیوی ہوں آپ کی! اگر آپ کوئی حماقت بھرا فیصلہ کرے تو میرا فرض بنتا ہے میں آپ کو روکوں۔"

امی جان کی آنکھوں آنسو بہہ کر ان کے گالوں کو تر کر رہے تھے مگر ان کی آواز میں نمی کی بجائے طیش تھا۔پھر انہوں نے اپنے ہاتھ میں پکڑا کاغذ تھوڑا بلند کیا۔

"آپ جن چیزوں کو اپنے مرے ہوئے بھائی کے بچوں کے نام کر رہے ہیں۔ وہ ان کا نہیں بلکہ آپ کے بیٹے آریان کا حق ہے۔"

آریان کو جھٹکا لگا۔ کیا اس کا باپ اپنی جائیداد رحیم چچا کے بچوں کے نام کر رہا تھا۔

"ہاں کر رہا ہوں میں یہ سب اپنے بھائی کے بچوں کے نام کیونکہ ان پر صرف ان لوگوں کا حق ہے آریان کا نہیں!" جہانگیر کی بات سن کر اس کے دل میں چابک گھپ گیا۔ اس کا وہ باپ جو کبھی اسے پیار نہیں دے پایا تھا اب جائیداد کو بھی اس کے نام نہیں ہونے دے پا رہا تھا۔

"آپ آریان کے ساتھ یہ زیادتی کیسے کر سکتے ہیں؟" انہوں نے چلاتے ہوئے پوچھا۔

"یہ جو تم اتنا اچھل رہی ہو یہ سب آریان کی وجہ سے ہے یا تمہیں خود اس مال پر ناگن بن کر بیٹھنا ہے؟" جہانگیر صاحب کی یہ بات سن کر امی جان نے تڑپ گئی۔

"آپ میری نیت پر شک کر رہے ہیں؟" ان کے لہجے میں اب کی بار نمی واضح تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری نیت پر، مجھے تو اب تم پر ہی شک ہونے لگ گیا ہے۔ جانے تم میرے بیٹے سے چاہتی کیا ہو۔ وہ تمہارا سگا بیٹا نہیں ہے پھر بھی اتنی فکر۔۔۔"

"چلے جھوٹی ہی صحیح کم از کم انہیں میری فکر تو ہے۔ آپ کی طرح تو مجھے ملازموں کے حوالے انہوں نے نہیں کیا نا!" اس سے آگے آریان برداشت نہیں کر پایا۔ وہ بھی اس لڑائی میں کود پڑا۔

اس کی آواز سنتے ساتھ ہی جہانگیر اور امی جان دونوں نے اس کی طرف چونک کر دیکھا۔ وہ دونوں ہی نہیں جانتے تھے کہ وہ کب سے یہی پر کھڑا تھا۔

آریان قدم قدم چلتا ہوا آیا اور امی جان کے پیچھے مضبوط ڈھال بن کر کھڑا ہو گیا۔

"ان کا خون نہ سہی مگر دیکھیں انہیں میری کتنی فکر ہے۔ صرف میرے حق کی خاطر وہ آپ سے لڑ رہی ہے اور آپ!" وہ پل بھر کے لیے رکا۔" آپ سگے ہوتے ہوئے بھی میرے حق کو دوسروں کے ہاتھوں نیلام کر رہے ہیں۔"

جہانگیر اس کی یہ باتیں سن کر بھڑک اٹھے۔

"تم اسے جانتے نہیں ہو۔اس لیے اس کی وکالت کر رہے ہو۔ جس دن تم اسے جان جاؤ گے ناں تب تمہیں پتہ چلے گا تم کتنی بڑی حماقت کر رہے ہو۔"

آریان کچھ کہنے کے لیے دوبارہ لب کھولنے لگا مگر امی جان نے فوراً اس کا ہاتھ دبایا۔

"آریان ابھی ہم دونوں بڑے بات کر رہے ہیں۔ تمہیں بیچ میں آنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جاؤ اپنے کمرے میں جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن امی جان یہ شخص میرے حق کو مجھ سے چھین رہا ہے۔" آریان کی یہ بات سن کر امی جان فوراً طیش میں بولیں۔

"تمیز سے بات کرو، باپ ہے وہ تمہارے اور میرے ہوتے ہوئے کوئی تمہارا حق تم سے نہیں چھینے گا۔"

امی جان کی بات سن کر جہانگیر ایک دم سے قہقہہ لگا کر ہنس دیے۔

www.novelsclubb.com

"واہ بیگم واہ میرے بیٹے کو مجھ سے ہی بدگمان کر کے تم نے کیا خوب کھیل کھیلا ہے اور جس حق کی یہ بار بار بات کر رہا ہے ناں تو اسے یہ بتا دو کہ یہ حق

اس کا ہے ہی نہیں، یہ رحیم کی جائیداد کا حصہ ہے جس پر میں ناجائز قابض تھا۔ میں غلطی کر چکا ہوں مگر ساری عمر اس غلطی کا خمیازہ نہیں بھگتوں گا۔"

"آپ کا بھائی مر چکا ہے۔ خدارا اس کی موت کا ماتم چھوڑ دے۔ اس کا خیال آپ کو پہلے آجانا چاہیے تھا۔ اب آپ یوں خیال کرتے ہوئے اچھے نہیں لگ رہے ہیں۔" امی جان کی بات جہانگیر صاحب کو اس قدر بری لگی کہ وہ ان کی طرف لپکے اور ان کے بالوں کو پکڑ لیا۔ امی جان درد سے کراہنے لگی مگر انہیں کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اپنی اوقات میں رہا کرو، تیس ہزار کمانے والی معمولی سی سیکرٹری!" امی جان کو یہ بات گالی کی طرح لگی۔

"اگر میں تیس ہزار کمانے والی عام سی سیکرٹری ہوں تو اپنے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے جو ہر رات رنگین کرنے دوسری عورتوں۔۔" مسز جہانگیر کو بات مکمل کرنے سے پہلے ہی جہانگیر نے ان کا گلا پکڑ کر دبانے لگا۔

آریان جو پہلے شاک سے بت بنا کھڑا تھا جب اپنے باپ کو امی جان کا گلا دباتے دیکھا تو فوراً ان کے پاس آیا اور ان کا گلے پر سے ہاتھ ہٹانا چاہا۔

"ڈیڈ! ڈیڈ! چھوڑیں انہیں!" وہ تمام طاقت لگا کر جہانگیر کا ہاتھ امی جان کے گلے پر سے ہٹانے لگا مگر جہانگیر پر تو جنون سوار تھا۔ انہوں نے ایک زور دار دھکا آریان کو دیا۔

"میں اس عورت کو آج بتا کر چھوڑوں گا میں آخر ہوں کیا!"

امی جان کا پورا چہرہ سرخ ہو گیا تھا۔آنکھیں باہر کو نکل رہی تھی اور ہاتھ پاؤں دم گھٹنے کی وجہ سے پھڑ پھڑا رہے تھے۔

آریان کو سمجھ نہ آئی وہ کیا کرے۔اسے ایک دم ایک بھاری گلدان پاس رکھا دکھائی دیا۔جانے آریان نے کیا سوچ کر اسے اٹھایا اور آگے بڑھ کر جہانگیر کے ہاتھ پر مارنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

اس کا نشانہ لیکن چوک گیا اور وہ گلدان ہاتھ میں لگنے کی بجائے جہانگیر کے سر پر لگ گیا۔

جہانگیر لڑکھڑا کر پیچھے کو ہوئے اور پھر زمین پر ڈھ گئے۔ان کے سر سے خون کے فوارے چھوٹ گئے۔آریان ایک دم ساکت ہو گیا۔ایسے جیسے وہ انسان نہیں بس مٹی کا کوئی بے جان پتلا ہو۔

مسز جہانگیر اس وقت اپنا سانس درست کر رہی تھی۔جب انہوں نے کچھ ہوش سنبھالا تو جہانگیر کو یوں گرا ہوا دیکھ کر وہ بے اختیار چلائی۔

"جہانگیر!"

ان کی نظر آریان کے ہاتھ میں موجود خون آلود گلدان پر گئی اور پھر ساری گتھی سلجھ گئی۔وہ ہیجانی کیفیت میں آریان کے پاس آئی اور اسے جھنجھورنے لگ گئی۔

"گھٹیا انسان! تم نے یہ کیا کر دیا؟ میرے شوہر کے ساتھ تم نے یہ کیسے کیا؟" وہ چلا چلا کر بول رہی تھی۔

"وہ۔۔آپ کو۔۔۔مار دیتا!" آریان نے اپنا دفاع کرنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے مار رہا تھا تو مرنے دیتے۔ ہمارے درمیان ایسے بہت سے جھگڑے ہوئے تھے جس میں وہ میرا گلہ دباتے تھے۔ تمہیں کیا ضرورت تھی درمیان میں آنے کی!" وہ چلا کر بولی۔

پھر انہوں نے مڑ کر جہانگیر کو دیکھا جو بے ہوش تھے۔ ان کے سر سے نکلتے خون نے فرش کو بھی گندا کر دیا تھا۔

"میں انہیں ہسپتال لے کر جا رہی ہوں۔ دعا کرو یہ بچ جائے ورنہ تمہیں تو میں سلاخوں کے پیچھے پہنچا کر ہی دم لوں گی۔"

www.novelsclubb.com

انہوں نے دھمکی آمیز لہجے میں کہااور پھر اسٹڈی سے باہر چلی گئی۔

آریان وہی پریشان کھڑا رہ گیا۔

****

وہ دونوں ہسپتال کی راہداری میں کھڑے تھے۔ مسز جہانگیر بار بار ہاتھوں کو مسل رہی تھی جبکہ آریان خوفزدہ کھڑا تھا۔وہ ہلکی سی آہٹ پر ہی ڈر رہا تھا۔اسے ڈر تھا کہ کہیں پولیس اسے گرفتار کرنے نہ آجائے۔

www.novelsclubb.com

وہ دونوں یونہی کھڑے تھے جب ڈاکٹر ان کے پاس آیا۔

"خون زیادہ بہنے کی وجہ سے ہم آپ کے مریض کو بچا نہیں پائے۔"

یہ سننے کی دیر تھی آریان کو اپنے ارد گرد سب کچھ سناٹے میں جاتا دکھائی دیا۔اس کا باپ بھی اسے ماں کی طرح چھوڑ کر چلا گیا تھا۔اس کا باپ اس دنیا سے چلا گیا۔اس کا باپ چلا گیا۔

اس کا ذہن اسی سطر کو بار بار دہراتا رہا۔پھر ایک دم کسی نے اسے کھینچ کر اپنی جانب کیا۔وہ گھبرا گیا۔

www.novelsclubb.com

"تم نے میرے شوہر کو مار دیا۔تم نے میرے شوہر کو مار دیا۔"

مسز جہانگیر اس کا گریبان پکڑے بآواز بولے جا رہی تھی۔اس کے سینے پر مکے برساتے ہوئے انہیں اندازہ ہی نہیں ہو رہا تھا کہ وہ دنیا والوں کے سامنے ایک تماشا لگا رہی ہے اور آریان وہ اس سوچ میں مگن تھا اسے کیا محسوس کرنا ہے۔دکھ،پچھتاوا،احساس جرم،ندامت یا شرمندگی؟

****

دو دن گزر چکے تھے جہانگیر صاحب کو اس دنیا سے گئے ہوئے۔پورے گھر پر سناٹوں کا راج تھا۔ایسے میں آریان ملگجی حالت میں اپنے کمرے سے باہر نکلا۔

دو دنوں سے وہ اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلا تھا۔آریان تھکی تھکی حالت میں راہداریاں پار کرتا امی جان کے کمرے کے باہر پہنچا۔دروازہ کھلا ہوا تھا اور وہ اپنی ماں کو بیڈ پر بیٹھا دیکھ سکتا تھا۔انہوں نے سفید رنگ کی شلوار قمیض پر نیٹ کا ڈوپٹہ لیا ہوا تھا جو بالوں پر ڈھکا ہونے کے باوجود انہیں ظاہر کر رہا تھا۔وہ بس خلا کو ہی گھورے جا رہی تھیں۔

پسپتال والے واقعے کے بعد وہ مسز جہانگیر سے بری طرح کترا رہا تھا۔کفن دفن کے معاملات اور ان میں بھاگ دوڑ بھی ملازموں نے کی تھی۔وہ تو دروازہ بند کر کے کمرے میں گھس گیا تھا۔معاملے کو پولیس کیس بننے سے بچایا بھی ڈیڈ کے مینجر نے تھا۔اس نے یہ کام امی جان کے کہنے پر کیا تھا۔آریان کو یہ بات سمجھ نہیں آئی تھی امی جان نے آخر ایسا کیوں کیا؟ وہ تو اسے خود جیل پہنچانا چاہتی تھی اور اب یوں ان سب سے بچا بھی لیا لیکن اس نے اس بات کو پھر چھوڑ دیا۔

www.novelsclubb.com

آج وہ امی جان سے بات کرنے آیا تھا۔ وہ چاہتا تھا امی جان کے دل سے ساری بدگمانی دور کر دے لیکن یہاں امی جان کو یوں بیٹھا دیکھ کر وہ سارا حوصلہ جو وہ جمع کر کے آیا تھا یکدم غائب ہو گیا۔ وہ بہت دیر تک کمرے کے باہر کھڑا رہا۔ پھر حوصلہ پکڑتے ہوئے وہ اندر آ گیا۔

امی جان کو جب کمرے میں کسی اور کی موجودگی کا احساس ہوا تو انہوں نے آنکھیں اٹھا کر اسے دیکھا۔ وہ خاموش تھی مگر ان کی آنکھیں، وہ بہت کچھ بول رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

ایک پل کے لیے آریان نے اپنی ماں کی آنکھوں میں دیکھا لیکن پھر ان میں ابھرتی شکایتوں کو دیکھ کر وہ تاب نہ رکھ سکا اور نظریں چرا گیا۔

وہ زمین پر ان کے بالکل سامنے پنجوں کے بل بیٹھ گیا۔

"امی جان، مجھے معاف کر دیں!"

اس کی بات سن کر جانے انہیں کیا ہوا وہ کھوکھلی ہنسی ہنس دی۔

www.novelsclubb.com

"تم معافی نہ مانگو، معافی تو شاید مجھے مانگنی چاہیے۔" انہوں ہنستے ہوئے یہ بات کہی۔ "تمہیں پتہ ہے سب سے زیادہ ڈر مجھے کس چیز سے لگتا تھا آریان؟"

انہوں نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ آریان سے پوچھا۔ آریان ان کے سوال پر خاموش ہی رہا۔ مسز جہانگیر خود ہی بولی۔

"مجھے سب سے زیادہ ڈر ہمیشہ تنہا رہنے سے آیا تھا۔ میری تقدیر نے بھی کیا خوب لکھا تھا جس چیز سے ساری عمر ڈرتی رہی وہی میری قسمت بن گئی۔ مجھے ساری عمر تنہا رہنے کی سزا دے دی گئی۔ مجھے ساری عمر تنہا رہنے کی سزا دے دی گئی۔"

www.novelsclubb.com

وہ ہنستے ہنستے گویا اعلان کر رہی تھی۔ آریان نے انہیں نہیں ٹوکا۔ وہ جانتا تھا اس وقت امی جان جو چاہتی ہے وہ بس دل کا غبار نکالنا ہے۔ ہنستے ہنستے پل بھر

میں ہی ان کی آنکھیں نم ہو گئیں۔ وہ بیڈ سے نیچے اتری اور پھر آریان کے کندھے پر سر رکھ کر رونے لگ گئی۔

"دیکھو آریان میں تنہا رہ گئی، میں تنہا رہ گئی، میں تنہا رہ گئی۔" یہ جملہ وہ کسی منتر کی طرح دہرا رہی تھیں۔

"امی جان، آپ یوں مت روئیں پلیز!" امی جان کو یوں روتا دیکھ کر احساسِ ندامت مزید جڑ پکڑنے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

تھوڑی دیر بعد وہ جب سنبھل گئی تو آریان کے کندھے پر سے ہٹی۔ اپنے ہاتھ سے اپنے گالوں اور آنکھوں کی نمی کو پونچھا۔

"آریان! تم ابھی جاؤ۔" انہوں نے تھکی ہوئے لہجے میں کہا۔

آریان تذبذب کا شکار ہو گیا۔ جب امی جان نے اسے جاتے نہ دیکھا تو تیز آواز میں بولیں۔

"آریان چلے جاؤ۔"

www.novelsclubb.com

آریان کو چار و ناچار جانا ہی پڑا۔

****

وہ اپنے بیڈ پر لیٹا سونے کی کوشش کر رہا تھا جب ملازمہ نے آ کر اسے بتایا امی جان اسے بلا رہی ہیں۔ اسے یہ سن کر حیرت کا جھٹکا لگا تھا۔ وہ بے یقینی سی کیفیت کے ساتھ امی جان کے کمرے میں گیا۔

وہ کچھ دیر پہلے سے کافی پر سکون دکھائی دے رہی تھیں۔ پہلے کی طرح نہ وہ رو رہی تھی اور نہ ہی کسی اور دنیا میں گم تھی۔ انہوں نے جیسے ہی دیکھا آریان ان کے کمرے میں آیا ہے تو وہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور آریان کے پاس قدم قدم بڑھنے لگی۔ آریان کمرے کی چوکھٹ پر ہی کھڑا انہیں اپنے پاس آتا دیکھتا رہا۔ پھر دو قدم کے فاصلے پر وہ رک گئیں۔

"تم نے مجھ سے معافی مانگی تھی آریان؟!" بات سوالیہ معلوم ہوتی تھی مگر لہجہ نہیں۔

"ہاں!" اسے پتہ نہیں تھا وہ امی جان کو کیا جواب دے اس لیے بس لفظ ہاں پر اکتفا کیا۔

"میں نے اس معافی کے بارے میں بہت سوچا آریان لیکن ایک بات بتاؤ میں تمہیں معاف کیوں کروں؟ اس سے پہلے بھی جن لوگوں نے میرے ساتھ برا کیا انہیں میں نے معاف کر دیا تھا۔ ہر دفعہ میں ہی کیوں معاف کروں؟ ہر دفعہ میں ہی کیوں؟"

امی جان نے بات جس قدر مستحکم لہجے میں شروع کی تھی، آخری بات کہتے ہوئے اسی قدر کرب ان کے لہجے میں جھلکا تھا۔

"امی جان! میں جانتا ہوں آپ ڈیڈ کے جانے پر اداس ہے مگر آپ یہ بھی تو سوچیں کہ میں نے آپ کو بچانے کے لیے ڈیڈ کے سر پر وار مارا تھا ورنہ آپ میرا یقین کریں میرا ایسا کرنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا۔ آپ دونوں کی لڑائی میں میں آپ کو بچانے کے لیے کودا تھا۔" اس کا انداز سمجھانے والا تھا۔

"میں نے تمہیں نہیں کہا تھا تم جہانگیر کو مار ڈالو۔ تمہیں میرے لیے کچھ بھی کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ میں تمہارے باپ کو جانتی ہوں۔ وہ مجھے مارنا نہیں چاہتا تھا اور یہ جو تم ہماری لڑائی کو آپس کی لڑائی کہہ رہے ہو تو کیا تم بھول

گئے ہو تمہارا باپ کیا کرنے جا رہا تھا۔اگر میں درمیان میں نہ آتی ناں تو اب تک تم سڑک پر بیٹھے ہوتے۔"ان کا لہجہ تلخ ہی تلخ تھا۔

اس بار آریان کو بھی غصہ آیا۔امی جان کوئی بات سمجھ ہی نہیں رہی تھی۔اب بہتر یہی تھا انہیں ان کے حال پر ہی چھوڑ دیا جائے۔

"اگر آپ نے اس بات کو لے کر بیٹھے ہی رہنا ہے نا تو شوق سے بیٹھی رہے۔میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے میں آپ کو صفائیاں دیتا پھروں۔"

www.novelsclubb.com

وہ یہ کہہ کر جانے لگ تھا جب امی جان کی آواز نے اس کے قدموں میں زنجیر ڈالی۔

"تمہیں مجھے صفائیاں دینے کی ضرورت بھی نہیں ہے، بہتر ہو گا تم یہ صفائیاں پولیس کو دینا۔ وہی تمہاری صفائیاں شوق سے سنے گی۔"

آریان فوراً سے مڑا اور مسز جہانگیر کے چہرے کو دیکھا۔

"آپ ایسا کچھ نہیں کرے گی۔" اس نے کھوکھلی آواز میں کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں ایسا ضرور کروں گی۔ تمہاری وجہ سے پہلے میں نے اپنی ازدواجی زندگی خراب کی، اس کے بعد اپنے شوہر کو بھی تمہارے ہاتھوں کھو دیا۔ بجائے

میرے شکر گزار ہونے کہ اب تم مجھے یوں آنکھیں دکھاؤ گے تو بہتر ہو گا تمہیں تمہارے اصلی مقام پر ہی پہنچا دیا جائے۔"

وہ مزید کچھ آگے بڑھیں اور کمرے کا دروازہ بند کرنے لگی۔ دروازہ بند کرتے کرتے ایک دم سے ان کے ہاتھ رکے۔

"آج رات تک فیصلہ کر لینا کیا یونہی اپنے آپ کو حق پر سمجھتے ہوئے تمہیں جیل جانا ہے یا میرا شکر گزار رہ کر یہ زندگی کاٹنی ہے۔"

www.novelsclubb.com

اس کے بعد دروازہ زور سے اس کے منہ پر بند کر دیا گیا۔ آریان کافی دیر تک بند دروازے کو تکتا رہا۔

****

جوں جوں وقت گزرتا جا رہا تھا اس کے اضطراب اور بے چینی میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔ وہ ایک مشکل دوراہے پر کھڑا تھا۔ باپ کو مارنے پر خود بھی احساسِ جرم میں گھرا ہوا تھا مگر وہ یہ بات جانتا تھا اس نے یہ سب حادثاتی طور پر کیا تھا۔ یہ سب جان بوجھ کر نہیں ہوا تھا۔ امی جان بھی یہ جانتی تھی مگر وہ اپنی بات پر جیسے اڑ گئی تھیں۔ وہ آخر اس سے چاہتی کیا تھیں۔ وہ جانتا تھا شکر گزار بن کر رہنے کا مطلب غلام بن کر رہنا ہے اور وہ آریان جو اپنے نوکروں کو خود سے حقیر سمجھتا تھا وہ کسی کا غلام بننا کیسے گوارا کر سکتا ہے۔

www.novelsclubb.com

لیکن دوسری طرف جیل جانے کا سن کر ہی اس کے رونگھٹے کھڑے ہو جاتے تھے۔اگر امی جان نے اس کے خلاف کیس لڑا تو اس کا کیا ہو گا۔اس کے ساتھ کھڑا ہونے کے لیے کوئی مضبوط سہارا نہیں تھا۔کوئی بھی شخص اس کے نزدیک ایسا نہیں تھا جو اسے جیل میں بند ہوا دیکھ کر اس کی رہائی کے لیے کوٹ کچہری کے چکر کاٹے۔الٹا اس کے قریبی اپنا دامن بچا کر بھاگنے کی ہی سوچیں گے۔

امی جان کا غلام بن کر وہ دنیا والوں کے سامنے پھر آزاد رہ سکتا تھا۔ ایک اچھی اور آسائشوں والی زندگی جو وہ ہمیشہ سے گزارتا آیا ہے،وہ اس صورت میں کبھی ختم نہیں ہو سکتی تھی لیکن اگر وہ جیل چلا جاتا تو آسائش تو دور کی بات تھی وہ تو ضروریات زندگی کے لیے ہی ترس جاتا۔

www.novelsclubb.com

دل پر پتھر رکھ کر اس نے فیصلہ کر لیا۔ وہ جانتا تھا فیصلہ بہت کڑا ہو گا مگر اب جو بھی تھا اس کے پاس یہی ایک راستہ تھا۔

****

وہ اپنے مقررہ وقت پر امی جان کے کمرے کے سامنے کھڑا تھا اور ان کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔ کچھ پل کھٹکھٹانے کے بعد دروازہ کھول دیا گیا۔ وہ چپ چاپ اندر آیا اور اپنے سامنے کھڑی اس عورت کو دیکھا جو اس کی سوتیلی ماں تھی۔ اس نے ماں کی طرح قربانی تو دی تھی مگر سوتیلی ہونے کی وجہ سے اب اس سے ان قربانیوں کا معاوضہ بھی مانگ رہی تھی۔

"کیا سوچا پھر تم نے؟" انہوں نے اس سے بڑے ارام سے پوچھا اور پھر آگے بڑھ کر اپنے بیڈ پر بچھی بیڈ شیٹ کو ٹھیک کرنے لگ گئی۔

"میں فیصلہ کر چکا ہوں لیکن پھر بھی ایک بار پوچھنا چاہتا ہوں آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ میں نے ڈیڈ کو مارا ہے؟"

مسز جہانگیر مسکرائی۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتی تھی تم یہ سوال ضرور پوچھو گے۔ سب سے بڑا ثبوت تو وہی گلدان ہے جسے تم نے جہانگیر کے سر پر مارا تھا۔ اس پر تمہارے فنگر پرنٹ اور جہانگیر کا خون دونوں موجود ہے۔ اس کے بعد گھر کے دو ملازم بھی ہے جو اس

بات کے گواہ ہے کہ انہوں نے تمہیں مارتے ہوئے دیکھا تھا اور اسٹڈی میں موجود سی سی ٹی وی کیمرہ میں بھی تمہاری فوٹیج ہے اور اگر تم سمجھتے ہو یہ ثبوت تم حاصل کر لو گے تو یہ اچھے سے جان لو یہ ثبوت اس قدر محفوظ جگہ پر ہے جہاں تمہاری سوچ بھی نہیں پہنچ سکتی ہے۔"

آریان نے بے تاثر لہجے میں ان کی ساری باتیں سنی۔ پھر کچھ دیر خاموشی چھائی۔اس خاموشی کو آریان کے فیصلے نے توڑا۔

"میں آپ کا "شکر گزار" بننے کو تیار ہوں۔"اس نے شکر گزار پر خاصا زور دیا۔

"امم ہمم! اور؟" مسز جہانگیر نے معنی خیز انداز میں پوچھا۔

"اور کیا؟" آریان نے اب کی بار نا سمجھی سے مسز جہانگیر کو دیکھا۔

"اور یہ کہ تم اگر چاہتے ہو تمہارے اس گناہ کا کفارہ ہو تو میری مدد کرو۔" مسز جہانگیر مدعے کی جانب بڑھ رہی تھی۔

آریان نے گہری سانس کھینچی۔

www.novelsclubb.com

"اب کیسی مدد چاہیے آپ کو؟"

"کیا ہے ناں میں لوگوں کو معاف کرتے کرتے تنگ آگئی ہوں۔ میں نے سوچ لیا تھا پچھلے لوگوں نے جنہوں نے میرے ساتھ برا کیا تھا انہیں اگر بخش دوں گی تو تمہیں معاف نہیں کروں گی اور اگر تمہیں معاف کروں گی تو پچھلے لوگوں کو نہیں چھوڑوں گی۔ اب تمہیں معاف میں نے کر دیا ہے تو مجھ پر لازم ہے اپنے پرانے دشمنوں کا حساب بے باک کروں۔"

"آپ مجھ سے کیا چاہتی ہے؟" آریان کو ان کے پچھلے دشمنوں میں کوئی انٹرسٹ نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"مدد! قدم قدم پر مدد!" مسز جہانگیر نے آرام سے کہا۔

"تیار ہوں۔" یہ کہہ کر وہ جانے لگتا اس سے پہلے ہی مسز جہانگیر ایک بار پھر بول اٹھیں۔

"فکر نہ کرو۔ اگر تم نے میری مدد کی تو میں اپنے حصے کی بھی جائیدادوں تمہارے نام کر دوں گی۔ سوائے اس گھر کے۔"

"اچھا!" آریان نے روکھے پن سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اور مجھے مارنے کا پلان جو تم ذہن میں بنا رہے ہو نا تو اسے تم شوق سے بناؤ لیکن یہ بھی جان جاؤ میں نے اپنے وکیل سے کہہ دیا ہے اگر مجھے کچھ ہوا تو اس کے پیچھے تمہارا ہاتھ ہو گا۔"

آریان کا چہرہ پوری گفتگو میں پہلی بار پھیکا پڑا تھا۔ آخر یہ عورت اس کے اندر باہر کو اتنی آسانی سے کیسے پڑھ لیتی۔

مسز جہانگیر قدم قدم چلتی اس کے پاس آئی اور اس کے کندھے پر اپنا ہاتھ نزاکت سے رکھا۔

"اگر میرے خلاف ہو گے تو تمہیں کوئی فائدہ نہیں ہو گا لیکن اگر تم میرے ساتھ رہو گے ناں تو میں تمہیں بتا رہی ہوں میں تمہیں جائیداد تو دوں گی ہی اس کے ساتھ ساتھ میں تمہارے چچازاد بھائیوں کو بھی ایک اچھا سبق سکھاؤں گی۔ جو بھی ہوا اس میں سب سے بڑی فساد کی جڑ تو وہی تھے۔"

یہ وہ موقع تھا جب آریان کے دل نے اقرار کیا کہ وہ واقعی مسز جہانگیر کے خلاف کچھ بھی نہیں کر سکتا ہے۔ وہ عورت کسی بھی شخص کو بے بس کرنے کی طاقت رکھتی ہے۔ شاید اس لیے وہ آج یہاں کھڑی تھی۔

آریان کچھ نہیں بولا۔ چند ثانیے یونہی خاموشی کے نظر ہوئے اس کے بعد وہ مڑ کر جانے لگا تو مسز جہانگیر نے اسے پیچھے سے ہی کہا۔

www.novelsclubb.com

"میں اس خاموشی کو کیا نام دوں؟"

"ہاں!" اس کے بعد وہ تیز تیز قدم لیتا نظروں سے اوجھل ہو گیا۔

****

"میں باہر ملک کیوں جاؤں؟"

اس گفتگو میں یہ پہلی بات تھی جو آریان نے اعتراض کے طور پر کہی تھی۔

www.novelsclubb.com

اس رات گفتگو کرنے کے بعد اب امی جان صبح صبح کمرے میں آکر اسے باہر ملک جانے کو کہہ رہی تھیں۔

"کیونکہ میں تم سے کہہ رہی ہوں۔" مسز جہانگیر کا انداز بے نیاز تھا۔

"لیکن پھر بھی وہاں جا کر میں کروں گا کیا؟" آریان نے مسز جہانگیر سے پوچھا۔

"آگے کچھ پڑھ لینا۔ لوگ ویسے بھی اعلیٰ تعلیم کے لیے ملک سے باہر جاتے ہی ہیں۔" مسز جہانگیر ابھی بھی بے پروا تھی۔

www.novelsclubb.com

"مگر پھر بھی مجھے باہر بھیجنے کی کوئی وجہ تو ہو گی ہی نا؟" آریان نے درشتگی سے پوچھا تھا۔

"تم نے جو اپنے باپ کو قتل کر کے میس کیا ہے نا اسے سمیٹنا ہے مجھے اور بھی بہت سے کام ہے جو تمہاری موجودگی میں پیچیدہ ہو جائے گے۔ اگر اپنے آپ کو ان سب پیچیدگیوں سے دور رکھنا چاہتے ہو تو میں جو کہہ رہی ہوں وہ مان جاؤ۔"

آریان یہ بات سن کر بالکل خاموش ہو گیا۔ اس کی خاموشی کو مسز جہانگیر سمجھ چکی تھی اس لیے بولیں۔

"تمہیں فکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ٹکٹس میں نے کنفرم کروالی ہے۔ ویزا تو تمہارا پہلے سے ہی لگا ہوا ہے۔ کچھ عرصے کے لیے تم پڑھائی کے لیے چلے جاؤ۔ میں بزنس اور گھر دونوں کو اچھے سے سنبھال لوں گی۔ جب مجھے

تمہاری ضرورت ہو گی تمہیں بلا لوں گی لیکن ابھی کچھ عرصے کے لیے تم غائب ہو جاؤ۔"

آریان بالکل خاموش ہو گیا تھا۔اس نے بالکل بھی مزاحمت نہیں کی تھی۔اب جو ہونا تھا وہ تو ہو کر ہی رہنا تھا۔

****

پردیس آ کر زندگی ویسی ہی تھی جیسے اس نے سوچی تھی۔تنہا،اُدھوری اور بے رنگ!

www.novelsclubb.com

امی جان نے اس کا ایڈمیشن ایک یونیورسٹی میں کروا دیا تھا۔ وہ خاموشی سے چپ چاپ اس میں جاتا، پڑھتا اور واپس اپنے فلیٹ میں آ کر بند ہو جاتا۔ اس کا معمول یونہی تھا۔

امی جان کے آنے کے بعد سے اس نے دوست بنانا شروع کر دیے تھے مگر جہانگیر کی موت اور امی جان کی بلیک میلنگ نے اسے اس قدر تناؤ میں ڈال دیا تھا کہ وہ ایک بار پھر لوگوں پر اعتبار کرنے سے کترانے لگ گیا تھا۔

یونیورسٹی میں کوئی لڑکا یا لڑکی اس کی جانب دوستی کا ہاتھ بڑھاتا تو وہ بڑی بے دردی سے اس ہاتھ کو جھٹک دیتا۔

دوسری طرف امی جان پاکستان میں رہتے ہوئے بھی اس پر نگرانی رکھے ہوئے تھی۔انہیں اس کی پل پل کی خبر ہوتی تھی۔شروع شروع میں وہ حیران ہوا تھا مگر پھر آہستہ آہستہ اس نے حیران ہونا بھی چھوڑ دیا۔

اس کی ماسٹرز کی ڈگری جب اپنے اختتام کو پہنچی تو امی جان نے اس کو پی ایچ ڈی کے لیے راغب کیا لیکن اس بار وہ بالکل بھی نہیں مانا۔

مسز جہانگیر بھی جانتی تھی وہ اسے زیادہ دیر تک روکے نہیں رکھ سکتی ہے اس لیے انہوں نے ہتھیار ڈال دیے۔

www.novelsclubb.com

یوں آریان واپس پاکستان آ گیا۔ پاکستان آنے کے بعد اس نے اپنے باپ کا کاروبار سنبھال لیا۔

****

اس کو پاکستان آئے کوئی دو مہینے تو گزر چکے ہونگے جب مسز جہانگیر نے میسج پر اسے ایک ریستوران کا ایڈریس دیا اور اسے وہاں فوراً بلایا۔ وہ اس وقت ایک میٹنگ سے فارغ ہوا تھا اور آفس میں کرنے کے لیے کوئی دوسرا کام بھی نہیں تھا۔ اسی لیے وہ مزاحمت کیے بغیر وہاں چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

ریستوران میں داخل ہو کر انہوں نے نظر دوڑائی تو اسے مسز جہانگیر کونے والی میز پر بیٹھی دکھائی دی تھیں۔جب وہ ان کے پاس گیا تو اس نے دیکھا ان کے پاس ایک لڑکی بیٹھی ہوئی تھی۔اس لڑکی کی ابھی بس ایک جھلک ہی دکھ رہی تھی مگر وہ پھر بھی یہ کہہ سکتا تھا اس کی ایک جھلک بھی حسین ہے۔

دوسری طرف جب مسز جہانگیر کو محسوس ہوا کہ قدموں کی چاپ ان کے قریب آ رہی ہے تو انہوں نے گردن موڑ کر دیکھا۔آریان کو آتا دیکھ کر ان کے چہرے پر مسکراہٹ پھیلی تھی۔

www.novelsclubb.com

لڑکی نے بھی گردن موڑ کر اسے اپنی سیاہ آنکھوں سے تکا۔اس کی آنکھیں بہت پیاری تھی مگر اس وقت وہ سوجی ہوئی تھی۔ایسے جیسے وہ بہت رو کر آئی ہو اور تاثرات سخت تھے۔

"امی جان بلایا؟" اس نے لڑکی کو نظر انداز کرتے ہوئے مسز جہانگیر کو ہی مخاطب کیا۔

"ہاں، بیٹھو تمہیں کسی سے ملانا ہے۔" انہوں نے اپنے ساتھ والی کرسی کی جانب اشارہ کیا۔ آریان بیٹھ گیا۔

"تو آریان اس سے ملو یہ میری سوتیلی بیٹی اور تمہاری سوتیلی بہن نمرہ ہے اور نمرہ یہ تمہارا سوتیلا بھائی آریان ہے۔"

www.novelsclubb.com

نمرہ کو کوئی شاک نہیں لگا تھا مگر آریان بری طرح چونک گیا تھا۔امی جان کی سوتیلی بیٹی اور اس کی سوتیلی بہن، یہ کیا چکر تھا؟

"یہ میرے پہلے شوہر کی بیٹی ہے۔میں نے جب اسے سب کچھ بتایا تو یہ بھی میری مدد کرنے کو تیار ہو گئی ہے۔یہ ہمارے ساتھ ہی ہے۔"

آریان کی الجھن میں کچھ کمی آگئی تھی۔اس سے پہلے وہ ذہن میں اٹھتے سوالات اٹھاپاتا مسز جہانگیر نے اسے روک دیا۔

www.novelsclubb.com

"اب ہم تینوں ٹیم ہے۔آج ہم اگر مل گئے ہیں تو بہتر ہے ابھی سے ہی پلان پر کام کرنا شروع کر دیتے ہیں۔"

اور آگے جا کر وہ تینوں ایک بہترین ٹیم ثابت ہوئے تھے۔

****

آریان کی جب آنکھ کھلی تو اس نے آپ کو زمین پر لیٹا ہوا پایا۔اس کی آنکھیں نیند کی زیادتی اور رونے کی وجہ سے سوج گئی تھی۔وہ بمشکل اٹھ کر بیٹھا اور خالی دماغ کے ساتھ ان باتوں کو سوچنے لگا جو وہ سونے سے پہلے سوچ رہا تھا۔وہ شاید ماضی میں کھویا تھا لیکن اب وہ کہانی کے ساتھ ساتھ خود بھی حال میں آ چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

پھر وہ خود ہی کھڑا ہوا اور اپنے چہرے پر ٹھنڈے پانی ڈالنے کے لیے واش روم جانے لگا۔

اسے ویسے بھی بزنس کے سلسلے میں شہر سے باہر جانا تھا اور اب اگر وہ تیار نہ ہوتا تو یقیناً اسے دیر ہو جاتی۔

****

www.novelsclubb.com

ایک ہفتہ بعد

کمرے کی قیدی کچھ ٹھان چکی تھی۔وہ بار بار کمرے میں چکر لگا رہی تھی اور بار بار دروازے پر کھڑی ہو کر دوسری طرف سے آوازیں سننے کی کوشش کر رہی تھی۔ ایک ہفتہ ہو گیا تھا۔ مسز جہانگیر اور آریان میں سے کوئی بھی اس کے کمرے میں نہیں آیا تھا۔بس ملازمہ کھانا لے کر آتی تھی۔

ملازمہ سے اسے پتہ چلا تھا آریان کسی کام سے دوسرے شہر گیا ہے اور اس کی واپسی آج متوقع ہے جبکہ مسز جہانگیر گھر پر ہی ہے۔

وہ ان دونوں کا انتظار کرتے ہوئے اس قدر اکتا گئی تھی کہ آج جب ملازمہ اسے دوپہر کا کھانا دینے آئی تو اس کے ہاتھوں پیغام بھیج دیا کہ وہ مسز جہانگیر سے ملنا چاہتی ہے۔

دوپہر کے کھانے کو کافی دیر گزر چکی تھی۔ تبھی اسے کسی کے آنے کی آواز سنائی دی۔پرفیکٹ!

وہ یہی تو چاہتی تھی۔اپنے ذہن میں سوچی ساری حکمت عملی اس نے ایک بار پھر دوڑائی اور پھر اس پر عمل کرنے لگ گئی۔اس نے پہلے جلدی سے پانی کے گلاس کو اٹھایا اور اسے توڑ دیا۔گلاس ٹکرے ٹکرے ہو گیا۔اس نے ٹکروں میں سے ایک کو پکڑ کر کلائی کے پاس احتیاط سے اپنی جلد کو اس طرح کاٹا کہ کہیں اس کی رگ نہ کٹ جائے۔

www.novelsclubb.com

قدموں کی اواز قریب آتی جا رہی تھی۔عالیہ نے جلدی سے کلائی کو اس قدر زور سے دبایا کہ خون تیزی سے نکلنے لگ گیا۔اس نے خون کو اس قدر اپنے ہاتھ سے نکالا کہ اصلی نشان مبہم سا ہو گیا اور خون پوری کلائی پر پھیل گیا۔اس کے بعد وہ بیڈ پر لیٹ گئی اور آنکھیں بند کر لی۔

اس نے اپنی ساری حسیات چوکنا کر لی تھی۔اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی اور ہیل کی اواز پورے کمرے میں گونجنے لگی۔

"عالیہ!"عالیہ بند آنکھوں سے بھی جان سکتی تھی وہ اسے یوں سویا ہوا دیکھ کر تعجب کا شکار ہے۔پھر ایک دم ہیل کی اواز رک گئی اور زوردار چیخ اسے سنائی دی۔

"عالیہ!" عالیہ جان گئی مسز جہانگیر اس کا ہاتھ دیکھ چکی ہے۔ ہیل کی ٹک ٹک کی آواز اسے اپنی جانب مزید تیزی سے بڑھتی ہوئی محسوس ہوئی۔ پھر اسے مسز جہانگیر کا چہرہ اپنے چہرے کے عین اوپر محسوس ہوا۔ ان کے وجود سے نکلتی مخصوص خوشبو وہ سونگھ سکتی تھی۔

پھر مسز جہانگیر کا ہاتھ اسے اپنے چہرے پر محسوس ہوا۔ وہ نرم ہاتھوں سے اس کا چہرہ تھپتھپا رہی تھی۔ عالیہ جان گئی تھی مسز جہانگیر پوری طرح حواس باختہ ہو چکی ہے۔ اس لیے اس نے اپنے پلان کے اگلے اسٹیپ پر کام کیا۔

اس نے فوراً سے آنکھ کھولی اور ان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں بیڈ پر پھینک دیا۔ پھر بجلی سی تیزی سے وہ باہر کی جانب بھاگی۔ باہر جانے کے بعد اس نے کمرے کا دروازہ بند کر دیا۔

دروازے پر کنڈی لگا کر اس نے پہلے ادھر ادھر دیکھا پھر جہاں اسے راستہ ملتا رہا وہ بھاگتی چلی گئی۔ اس نے کتنی راہداریاں پار کی، کتنی بار سیڑھیاں اتری وہ یہ گنتی بھول گئی۔

اس وقت اس کے کان اس کے پورے حواسوں پر بھاری ہوئے ہوئے تھے۔ مسز جہانگیر کی چلاتی آواز، ملازموں کی بھاگ دوڑ اور اپنے پاس اٹھتے قدم یہ سب اسے خوفزدہ کر رہے تھے۔

جب وہ نچلی منزل میں پہنچی تو اسے فوراً ایک دروازہ دکھائی دیا جس کے دوسری طرف لان دکھائی دے رہا تھا۔ وہ جلدی سے اس کی جانب لپکی۔ ابھی وہ باہر نکل پاتی اس سے پہلے ہی وہ ملازمہ، جو اسے کھانا دینے آتی تھی، مضبوط چٹان کی طرح اس کے راستے میں حائل ہو گئی۔

"کہاں بھاگ رہی ہو؟" اس نے تیکھے انداز میں پوچھا۔

عالیہ اسے دیکھ کر گھبرا گئی۔ وہ اپنی منزل کے اتنے پاس تھی۔ کیا اب وہ ہمت ہار کر واپس چلی جائے؟ نہیں!

www.novelsclubb.com

اس نے عزم لیا اور ادھر ادھر دیکھا۔اسے کچھ بھی نہیں ملا تب ہی اس کا دھیان اپنے ہاتھ میں موجود کانچ کے ٹکڑے پر گیا جو ابھی تک بے دھیانی میں اس کے ہاتھ میں ہی تھا۔عالیہ کو اپنے بچاؤ کے لیے راستہ مل گیا۔

دوسری طرف ملازمہ اس کے عزائم سے انجان اس کی جانب بڑھ رہی تھی۔

"تمہاری خبر تو اب بیگم صاحبہ ہی لے گی۔میں انہیں بتاؤں گی کہ تم کیا کر رہی ہو۔۔۔"

www.novelsclubb.com

وہ اپنی رو میں بولتی ہوئی جب اس کے بالکل پاس پہنچی تو عالیہ نے اپنے ہاتھ میں موجود کانچ کا ٹکڑا اس کے گال میں گھسا کر باہر نکال دیا۔ ملازمہ اس حملے کے لیے بالکل ہی تیار نہیں تھی۔ اپنے چہرے کے زخم سے درد محسوس ہوتا دیکھ کر وہ چلانے لگ گئی۔

عالیہ نے اسے زوردار دھکا دے کر زمین پر پھینکا اور خود دروازہ پار کر لیا۔ وہ اب کھلے آسمان تلے تھی۔ آسمان کا نارنجی رنگ شام ہونے کا عندیہ دے رہا تھا لیکن کام ابھی ختم نہیں ہوا تھا۔ وہ ابھی بھی گھر کی حدود میں قید تھی۔ وہ بھاگتی ہوئی صدر دروازے کی جانب گئی۔ چوکیدار کرسی پر بیٹھا نیند اور بیداری کی حالت میں تھا۔ ایسے میں عالیہ کو اپنی جانب یوں بھاگتا دیکھ کر وہ ہڑبڑا کر کھڑا ہوا۔ عالیہ نے جب اسے یوں ہڑبڑا کر اٹھتا دیکھا تو فوراً سے بولی۔

www.novelsclubb.com

"مسز جہانگیر کی طبیعت بہت خراب ہو گئی ہے۔ وہ پاگلوں کی طرح چلا رہی ہے۔ مجھے بھی دیکھو چوٹ دے دی ہے۔ چلو میرے ساتھ آؤ۔"

اس نے کچھ اس قدر ہڑبڑاہٹ اور بے ربط انداز سے کہا کہ چوکیدار مسز جہانگیر کی ساری ہدایات بھلا کر اندر جانے لگ گیا۔ عالیہ کے لیے راستہ بالکل صاف تھا۔ وہ فوراً سے گیٹ سے باہر نکل گئی۔ دوسری طرف چوکیدار نے جب ملازمہ کو دروازے کے پاس یوں کراہتے دیکھا تو بے اختیار اپنے پیچھے منہ کیا۔ عالیہ کو بھاگتا دیکھ کر اسے اپنی غلطی کا فوراً احساس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"رکو!" وہ اس کی طرف دوڑتا ہوا چلا کا لیکن عالیہ گھر کی حدود سے باہر نکل گئی تھی۔ اسے جب پتہ چلا چوکیدار اس کا پیچھا کر رہا ہے تو اس نے اپنی رفتار مزید تیز کر دی مگر چوکیدار پیچھے ہونے کو تیار ہی نہ تھا۔

عالیہ کسی چیز کی پروا کیے بغیر بھاگتی رہی۔ درمیان میں بار بار یوں بھاگنے کی وجہ سے وہ گری تھی جس کی وجہ سے اسے گھٹنے پر چوٹ بھی لگی تھی۔ اگر حالات پہلے جیسے ہوتے تو وہ اپنی اس چوٹ پر ضرور کراہتی مگر اس وقت ذہن میں اس چوٹ کے درد سے زیادہ دوبارہ قید ہونے کا خوف حاوی تھا۔

جب اسے محسوس ہوا کہ وہ گھر سے بہت دور بھاگ چکی ہے اور چوکیدار اب اس کے پیچھے نہیں آ رہا تو اس نے سکون بھرا سانس خارج کیا۔ اب اسے یہ سوچنا تھا اسے جانا کہاں ہے؟

www.novelsclubb.com

****

مسز جہانگیر تو جیسے چکرا ہی گئی تھی۔عالیہ کو یوں پڑا دیکھ کر وہ سمجھی کہ عالیہ نے خودکشی کر لی ہے۔وہ ہوش دلانے کے لیے اس کے منہ کو نرم ہاتھ سے تھپتھپانے لگ گئی تو ایک دم سے عالیہ نے ان کا ہاتھ پکڑ لیا اور پھر انہیں دھکا دے کر وہ کھڑی ہو گئی۔جاتے جاتے وہ دروازہ باہر سے بند کر گئی جس کی وجہ سے وہ فوری عالیہ کا تعاقب نہ کروا پائی۔

انہیں جیسے ہی ملازمہ نے کمرے سے آزاد کیا وہ فوراً اس کے تعاقب میں ملازموں کو دوڑانے لگ گئی۔انہوں نے جب ملازمہ کو زخمی حالت میں دیکھا تو ان کا خون کھول گیا۔آخر عالیہ ان کے پنجے سے ایسے باہر نکل کیسے سکتی تھی۔وہ لڑکی جو ان کے نزدیک ایک بیوقوف ترین لڑکی تھی اس نے مسز جہانگیر جیسی

عورت کو مات دے دی تھی۔ کچھ دیر بعد جب چوکیدار آیا اور پوری بات انہیں بتائی تو مسز جہانگیر نے طیش کے عالم میں اس کے منہ پر تھپڑ مار دیا۔

انہوں نے آریان اور نمرہ دونوں کو فوری گھر بلایا۔ آریان تو سفر پر ہی تھا۔ بزنس کے سلسلے میں وہ کراچی گیا تھا اور آج اس کی واپسی تھی۔ مسز جہانگیر کو اس نے اپنے جلد از جلد آنے کا بتا دیا۔

دوسری طرف نمرہ تو فوراً ہی ان کا حکم سن کر آ گئی تھی۔ مسز جہانگیر نے اس کے آنے کے بعد بھی اسے یہ نہیں بتایا عالیہ جا چکی ہے۔ وہ چاہتی تھی نمرہ اور آریان کو ساتھ ہی بتائے۔

رات کو جیسے ہی آریان گھر آیا مسز جہانگیر نے اس کے آتے ساتھ ہی ان دونوں کے سروں پر یہ بم گرا دیا۔

"عالیہ بھاگ گئی ہے!"

"کیا!" وہ دونوں ایک ساتھ بولے تھے۔ دونوں کو دیکھ کر ایسا لگتا تھا انہیں گہرا شاک لگا ہو۔

www.novelsclubb.com

"ہاں!"

"لیکن وہ بھاگی کیسے؟" آریان اس شاک سے جلد باہر آ گیا تھا۔

"جیسے بھی بھاگی ہو ہمیں کیا؟ ہمیں تو بس اسے واپس لے کر آنا ہے۔" مسز جہانگیر انہیں بتانے سے ہچکچا رہی تھیں۔ انہیں ڈر تھا یہ دونوں جو انہیں ماسٹر مائینڈ سمجھتے ہیں اگر انہیں پتہ چلا ان کی امی جان کے ہوتے ہوئے وہ لڑکی بھاگ گئی ہے تو یقیناً ان کا امیج خراب ہو جائے گا۔

"لیکن پھر بھی وہ گئی کیسے؟ ملازم اور چوکیدار کہاں مر گئے تھے؟" آریان کو غصہ آنے لگا۔ اتنی مشکل سے تو وہ اس پوائنٹ تک پہنچے تھے اب دوبارہ وہ لوگ زیرو پر پہنچ گئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"میں گھر پر نہیں تھی۔ واپسی پر مجھے بتایا گیا ہے۔ تم فکر نہ کرو میں نے سب سے بات کر لی ہے۔" مسز جہانگیر نے جھوٹ کا سہارا لیا۔ پھر انہوں نے آریان کا اس بات سے دھیان ہٹانا چاہا۔ "اب تم یہ دیکھو وہ واپس اشفاق کے گھر تو نہیں چلی گئی ہے۔"

"ناممکن!" اب کی بار بولنے والی نمرہ تھی۔ "اشفاق ماموں کے گھر وہ اس وقت بھول کر بھی نہیں جائے گی۔ وہ جانتی ہے ماموں اسے دیکھتے ہی شوٹ کر دے گے۔ لیکن۔۔" بات کرتے کرتے ایک دم نمرہ کا چہرہ پھیکا پڑا۔

www.novelsclubb.com

"اگر عالیہ ہمارے گھر چلی گئی تو سمجھیں ہماری بچھائی ہوئی بساط ہم پر الٹ جائے گی۔ امی جان پھر ہم کیا کریں گے؟ میرا بھائی تو میرا اگلہ دبا دے گا اگر اسے یہ پتہ چل گیا اس سے عالیہ چھیننے والی کوئی اور نہیں، میں ہوں۔"

نمرہ کی بات سن کر مسز جہانگیر اور آریان کو بھی اس مسئلے کی نوعیت کا اندازہ ہو گیا۔

"میں ایسا کرتا ہوں اشفاق کے گھر اور تمہارے گھر کے آس پاس کچھ لوگوں کو لگا دیتا ہوں۔ وہ لوگ جیسے ہی عالیہ کو دیکھے گے میں انہیں آرڈر دے دوں گا اسے شوٹ کر دے۔ اس کے علاوہ اب کوئی حل نہیں ہے۔"

"اور اگر وہ یہاں پولیس لے آئی تو؟ اسے تو اب پتہ چل گیا ہے ہم نے اسے کہاں کڈنیپ کر کے رکھا ہوا تھا!" نمرہ نے اپنا ایک اور اندیشہ ان کے سامنے بیان کیا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے تو وہ ایسا کچھ کرے گی نہیں اور بالفرض وہ ایسا کچھ کر بھی لے تو بھی اس سب سے ہمیں کوئی فرق نہیں پڑے گا۔ پولیس کو خریدنا میرے دو منٹ کا کام ہے اور اگر پولیس نہ بھی خرید سکا تو بھی میرے پاس ایسے دلائل ہے جو عالیہ کو بری طرح بدنام کر دیں گے۔"

آریان نے اس کے اندیشے دور کرنے چاہے۔ پھر وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

"نمرہ تمہیں اب گھر چلے جانا چاہیے۔ اپنی بھابھی پر پوری نظر رکھنا۔ عالیہ نکل گئی ہے تو کسی نا کسی سے رابطہ تو ضرور کرے گی۔ سمجھ گئی۔"

نمرہ اس کی بات سن کر ایسے اٹھی جیسے وہ موقع کی تاک میں ہی ہو۔

وہ دونوں اٹھ کر چلے گئے جبکہ پیچھے مسز جہانگیر وہی کھڑی رہ گئی۔

****

رات کا اندھیرا ہر سو پھیل چکا تھا۔ وسیع و عریض بنگلے کے مرکزی دروازے سے نکل کر وہ پورچ کی جانب جا رہی تھی۔ کوئی بھی اس کی تیاری دیکھ کر بتا سکتا تھا وہ کسی پارٹی میں جا رہی تھی۔ اس نے نیوی بلو کلر کے گاؤن میں سلور کلر کا بیگ ہاتھ میں تھاما ہوا تھا۔ میک اپ نہ اتنا لائٹ تھا اور نہ ہی زیادہ ہیوی۔

www.novelsclubb.com

اس کو آتا دیکھ کر ایک ملازم آگے بڑھا اور اس کے لیے گاڑی کے پیچھے کا دروازہ کھول دیا۔ وہ ایک ادا سے چلتے ہوئے گاڑی کے اندر بیٹھنے لگی تھی جب گارڈ بھاگتا ہوا اس کی جانب بڑھا۔ گارڈ کو اپنی جانب آتا دیکھ کر وہ رک گئی۔ اس کا ایک پاؤں گاڑی کے اندر تھا جبکہ دوسرا گاڑی سے باہر زمین پر تھا۔

"چھوٹی بیگم صاحبہ! آپ سے ملنے کوئی آیا ہے!"

"کون آیا ہے؟" اس کے چہرے پر تعجب پھیل گیا۔

www.novelsclubb.com

"پتہ نہیں جی! کہہ تو یہ رہی ہے آپ کی کوئی دوست ہے مگر حلیے سے تو نہیں لگ رہا ہے۔"

"میری دوست؟" وہ زیر لب بڑبڑائی۔ جہاں تک اسے یاد تھا۔ وہ پارٹی میں اپنی دوست کے گھر ہی جا رہی تھی اور اس کی دوست نے تقریباً اس کی ساری دوستوں کو انوائیٹ کیا تھا۔ کچھ دیر وہ سوچنے میں لگی رہی۔ پھر گاڑی سے پاؤں ہٹا کر اس نے دونوں پاؤں ایک ساتھ زمین پر رکھے۔

"اوکے، اسے اندر بلاؤ۔" یہ کہہ کر اس نے اپنی گھڑی کی طرف دیکھا۔ اسے پارٹی میں جانے میں دیر ہو سکتی تھی مگر یہ جاننا بھی ضروری تھا کہ کون اس سے ملنے آیا ہے۔

www.novelsclubb.com

گارڈ اس کی بات سن کر پہلے تابعداری سے سر ہلا کر گیا پھر گیٹ کی طرف جا کر نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ کچھ دیر بعد جب وہ واپس آیا تو اس کے ساتھ کوئی اور بھی تھا۔ چہرہ واضح نہیں تھا مگر جسامت سے وہ لڑکی لگ رہی تھی۔ اس نے کالے رنگ کی فراک پہنی ہوئی تھی جس پر دور سے مٹی واضح دکھائی دے رہی تھی۔ بال بکھرے ہوئے تھے۔ ایسے جیسے کئی دنوں سے اسے دھویا نہ ہو۔ دور سے اسے وہ کوئی فقیرنی لگ رہی تھی۔ جب وہ کچھ قریب ہوئی اور اس کا چہرہ دیکھا تو ایک پل کے لیے وہ حیران رہ گئی۔

"عالیہ!" اس نے باقاعدہ چیخ ماری تھی۔

www.novelsclubb.com

عالیہ اس کے پاس آئی پھر رک گئی۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں۔ اسے دیکھ کر جانے اسے کیا یاد آیا اس کی آنکھیں اشک بار ہو گئی۔

"صوفیہ!" وہ بس یہی کہہ پائی تھی اس کے بعد ہچکیاں باندھ کر رونے لگ گئی۔اسے روتا دیکھ کر صوفیہ کا دل پسیج گیا۔اس نے اسے اپنے گلے سے لگایا اور کمر پر ہاتھ پھیرنے لگ گئی۔اس وقت وہ بھول گئی تھی اس نے برینڈڈ سوٹ پہنا ہوا ہے جو عالیہ کے گندے کپڑوں کی وجہ سے خراب ہو سکتا ہے۔

کچھ دیر بعد جب عالیہ کے رونے میں تھوڑی کمی آئی تو اس نے عالیہ کو خود سے دور کیا اور اس کے آنسو اپنی انگلیوں سے صاف کیے۔

www.novelsclubb.com

"چلو بتاؤ کیا ہوا ہے؟ تم رو کیوں رہی ہو؟" اس نے نرمی سے پوچھا۔

پھر ایک دم اس کے ذہن میں آیا وہ اور عالیہ ابھی تک پورچ میں کھڑی تھی۔

"میں بھی نا۔ چلو عالیہ اندر چلتے ہے۔ آرام سے بیٹھ کر پھر باتیں کرتے ہیں۔"

وہ اسے لے کر اندر جانے لگی لیکن عالیہ ایک دم سے رکی۔

www.novelsclubb.com

"پہلے تم وعدہ کرو تم نمرہ کو یہ نہیں بتاؤ گی تم مجھ سے ملی ہو!"

عالیہ کی بات سن کر وہ کچھ حیرت میں آئی تھی۔

"ان سب میں نمرہ کہاں سے آگئی؟"

"مجھے نہیں پتہ، بس تم وعدہ کرو تم کسی کو نہیں بتاؤ گی!" اس کے سوال پر عالیہ نے ضدی بچوں کی طرح کہا۔

"اچھا بابا! ٹھیک ہے۔ کسی کو نہیں بتاؤں گی اور ویسے بھی میرا نمرہ سے رابطہ یونیورسٹی کے بعد سے ہی ٹوٹا ہوا ہے۔ میں نے اس کا نمبر کب کا بلاک کیا ہوا پے۔ تمہیں یاد ہے نا ہماری اس دن لڑائی ہوئی تھی؟"

www.novelsclubb.com

وہ ہلکے پھلکے لہجے میں کہتی ہوئی عالیہ کو اپنے ساتھ اندر لے کر جانے لگ گئی۔ دوسری طرف عالیہ کا دماغ اتنا الجھا ہوا تھا۔ اسے بالکل بھی یاد نہیں تھا کہ صوفیہ اور نمرہ کی لڑائی کس بات پر ہوئی تھی مگر پھر بھی اس نے سر اثبات میں ہلا دیا۔

عالیہ اور صوفیہ دونوں بنگلے کے اندر چلی گئی اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر دیا۔

****

www.novelsclubb.com

اندھیرے آسمان پر آج چاند کچھ زیادہ ہی روشن دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اپنے کمرے کی کھڑکی سے لگی اسی روشنی کو تک رہی تھی۔ پورا ایک ہفتہ گزر گیا تھا مگر عالیہ کو نکالنے کا کوئی پلان نہیں بن پایا تھا۔ اس نے عزاہ سے کہہ کر کل کی ملاقات طے کروائی تھی تاکہ دونوں مل کر فیصلہ کریں کہ انہوں نے اب کرنا کیا ہے۔

اس وقت وہ بڑی محویت سے چاند کو دیکھ رہی تھی۔ اسی وقت کمرے کا دروازہ کھلا اور جے ٹی کمرے میں آئی۔ جائی یانہ نے بس ایک پل کے لیے پیچھے دیکھا۔ جے ٹی کو دیکھ کر وہ دوبارہ چہرہ کھڑکی کی طرف موڑ گئی۔

www.novelsclubb.com

جے ٹی نے اسے دیکھا۔ آج کل وہ کچھ ایسی ہی ہو گئی تھی۔ جے ٹی کے پاس ریلیشن شپ کا تجربہ تھا۔ وہ جائی یانہ کا رویہ دیکھ کر جان چکی تھی کہ جائی یانہ اور زید کے درمیان کوئی جھگڑا نہیں ہوا بلکہ بات ختم ہونے کی نوبت پر آچکی ہے۔

جے ٹی نے کچھ سوچا اور جائی یانہ سے بات کرنے کی غرض سے اس کے پاس جانے لگی۔

اسی وقت گرلز ہاسٹل سے کچھ دور ایک اور ہاسٹل میں ایک اور شخص چاند کو ہی دیکھ رہا تھا۔اس کی نظروں کا تسلسل اس کے پاس بڑھتے کافی کا کپ پکڑے ہاتھ نے توڑا۔اس نے چونک کر اپنے ساتھ موجود لڑکے کو دیکھا۔وہ موسیٰ تھا۔اس کا روم میٹ!

"یہ لو!"اس نے کافی کا کپ اسے تھمایا۔

"تھینکس!"اس نے تشکر سے کہا۔

"ایک بات پوچھوں؟!"اس نے جھجھکتے ہوئے اجازت مانگی۔

زید نے اس کی طرف دیکھا۔موسیٰ کبھی بھی بات کرنے سے پہلے اجازت نہیں مانگتا تھا آج اگر مانگ رہا تھا تو یقیناً کوئی بڑی بات ہی ہو گی۔

"تم پریشان کیوں ہو؟"اس نے یکدم پوچھا۔زید نے گہرا سانس باہر کو نکالا۔

www.novelsclubb.com

****

"تم آخر بتا کیوں نہیں دیتی ہو اپنی پریشانی کی وجہ؟ ایک پورے ہفتے سے تمہیں یونہی منہ بنائے دیکھ رہی ہوں میں؟"

جے ٹی اچانک سے اس کے پیچھے آئی اور پھٹ پڑی۔

("میں پریشان نہیں ہوں۔ بس اداس ہوں۔"

زید نے آرام سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اور اس اداسی کی وجہ پوچھ سکتا ہوں میں؟" موسیٰ نے پوچھا۔)

"جان کر کیا کرو گی جے ٹی؟"اس نے مزید اداس لہجے میں کہا۔

"کچھ نہ کچھ تو کر ہی لوں گی اور کچھ نا ہی سہی پھر بھی تمہارے دل کا بوجھ ہلکا کر دوں گی۔" جے ٹی کی بات سن کر وہ تلخی سے مسکرائی۔

"کچھ باتیں بتانے سے دل ہلکا نہیں اور بھاری ہو جاتا ہے۔یہ بتا کر میرا دل کیا ہلکا ہو پائے گا میں جسے چاہتی ہوں وہ مجھے چھوڑ کر جانا چاہتا ہے؟"

www.novelsclubb.com

اس نے نم آنکھوں سے جے ٹی کو دیکھا۔

("تمہاری اور بھابھی کی لڑائی ہوئی ہے ناں!" موسیٰ اندازے سے کام لینے لگ گیا۔

"نہیں ہمارے درمیان لڑائی نہیں ہوئی ہے۔" ایک پل کا وقفہ لیا گیا۔ "ہمارے درمیان شاید اب سب ختم ہونے والا ہے۔")

"کیا؟؟" جے ٹی نے آنکھیں پھاڑ کر جائی یانہ کو دیکھا۔ "تم زید کو چھوڑ رہی ہو۔ کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"میں اسے نہیں چھوڑ رہی۔ وہ مجھے چھوڑ رہا ہے۔" جائی یانہ کی آنکھوں میں نمی امڈنے لگی۔

("تم کیوں بھابھی کو چھوڑ رہے ہو؟ وہ تمہارے ساتھ اگر رہنا چاہتی ہے تو تمہیں کیا اعتراض ہے؟" موسیٰ ناچاہتے ہوئے بھی سختی سے پوچھنے لگا۔

زید تلخ مسکراہٹ مسکرایا۔

"وہ میرے ساتھ رہ تو رہی ہیں موسیٰ مگر مجھے ڈر ہے کہیں یہ سب کسی احسان یا مجبوری کی وجہ سے نہ ہو۔ ان کے پاس گھر نہیں ہے، کوئی اپنا نہیں ہے اسی لیے وہ میرے ساتھ گزارا کر رہی ہے۔ سوچو اگر آگے جا کر ان کے ماں باپ نے انہیں معاف کر دیا اور وہ سب ایک ساتھ رہنے لگ گئے تو پھر کیا ہو گا؟ کیا ان کے گھر والے مجھے قبول کریں گے؟ کیا وہ میرے ساتھ رہنا چاہے گی بھی؟ ان سب

کے جواب مجھے ناں میں ملتے ہیں لیکن میں جانتا ہوں وہ میرے ساتھ نہ چاہتے ہوئے بھی رہ لے گی اور وجہ میرے یہ احسانات ہونگے۔")

"پتہ ہے جے ٹی میں پہلے سمجھتی تھی میرے دل میں جو اس کے لیے نرم گوشہ ہے وہ شاید اس کے احسانات کا نتیجہ ہے لیکن اس ایک ہفتے نے مجھے بری طرح غلط ثابت کیا ہے۔وہ جب سے گیا ہے نا جے ٹی مجھے لگ رہا ہے میں بے سکون ہو گئی ہوں۔میں جب جب اسے دیکھتی تھی مجھے سکون ملتا تھا۔میرا وہ سکون مجھ سے چھن گیا ہے جے ٹی! وہ چھن گیا ہے!"

www.novelsclubb.com

اس کی بھوری نم آنکھیں چاند کی چاندنی کو تکتے ہوئے چمکی تھیں۔

("وہ شاید مجھ سے غصہ ہو۔ شاید مجھ سے ناراض ہو لیکن دیکھ لینا کچھ سالوں بعد وہ میرا یہ فیصلہ آرام سے بیٹھ کر سوچیں گی تو انہیں میرا یہ فیصلہ سمجھ آ جائے گا۔" اس کی نظریں چاند کو دیکھتے ہوئے گہری ہوئی تھیں۔)

"اگر وہ مجھ سے چھین لیا گیا نا جے ٹی تو مجھے یقین ہے میں ساری عمر اس نقصان کی تلافی نہیں کر پاؤں گی۔ میں شاید ساری زندگی آگے نہیں بڑھ پاؤں گی" آنسو آنکھوں سے لڑھک کر گالوں پر پھسلنے لگ گئے۔

("اور اپنے بارے میں کیا سوچا ہے؟ خود کیا کرو گے؟" موسیٰ کی بات سن کر جو تلخ مسکراہٹ اس کے چہرے پر آئی تھی مزید گہری ہوتی چلی گئی۔

"میرا کیا ہے؟ گزار ہی لوں گا زندگی۔"

"ان کے بغیر؟" موسیٰ نے پوچھا۔

زید جواب نہیں دے پایا۔ یہ سوچ ہی سانس روک رہی تھی کہ زندگی اس کے بغیر گزارنی ہے۔)

"مجھے یقین ہے رہ تو وہ بھی میرے بغیر نہیں پائے گا مگر اسے مجھ پر احسانات کرنے کی اتنی عادت ہو گئی ہے کہ وہ یہ سمجھ کر مجھ پر احسان کرے گا کہ میری زندگی سنور جائے گی۔ کاش کوئی اسے سمجھا دے یہ احسان نہیں سزا ہے میرے لیے! کاش کوئی اسے سمجھا دے۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ مڑی اور جے ٹی کے کندھے پر چہرہ چھپا کر وہ رونے لگ گئی۔

جائی یانہ بے بسی سے اسے دیکھنے لگ گئی۔

("تم غلط کر رہے ہو زید!" موسیٰ کی بات سن کر اس نے بے تاثر انداز میں جواب دیا۔

"چلو غلط ہی سہی۔ کچھ کر تو رہا ہوں نا ان کے لیے!"

www.novelsclubb.com

موسیٰ کچھ پل اسے دیکھتا رہا پھر سر جھٹک کر وہاں سے چلا گیا۔ وہ جانتا تھا زید اب اپنے فیصلے سے باز نہیں آئے گا۔)

****

اس وقت وہ دونوں ایک پر تعیش ڈرائنگ روم میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ سنہری آنکھوں والی تقریباً ایک گھنٹہ بولتی رہی جبکہ اس کی دوست اس کی بات سنتی رہی۔ اس نے ایک پل کے لیے بھی اپنی نگاہیں سنہری آنکھوں سے نہیں ہٹائی تھیں۔

"مجھے یقین نہیں آرہا نمرہ ایسی نکلے گی!"

www.novelsclubb.com

"مجھے بھی نہیں لگتا تھا مگر ہمارے لگنے سے کیا ہوتا ہے۔ انسان تو ویسا ہی ہوتا ہے جیسا ہوتا ہے۔"

عالیہ کی آنکھیں بھر آئی تھیں۔صوفیہ نے ااس کندھوں پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"تم اداس نہ ہو یار سب ٹھیک ہو جائے گا۔"

"نہیں کچھ ٹھیک نہیں ہو گا۔"آنسو اب آنکھوں سے نکلنے لگ گئے تھے وہ بھرائی ہوئی آواز میں بول رہی تھی۔"اب کچھ ٹھیک نہیں ہو پائے گا۔اب سب خراب ہی رہے گا۔بابا کے گھر میں جا نہیں سکتی ہوں۔اگر کسی کو بھی نمرہ کی اصلیت بتانے کی کوشش کروں گی تو کوئی بھی میرا یقین نہیں کرے گا میرے پاس تو کوئی ثبوت بھی نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

صوفیہ نے عالیہ کی آنکھوں سے آنسو پونچھے۔

"تم چپ ہو جاؤ۔ دیکھ لینا کچھ نا کچھ ہو ہی جائے گا۔ ابھی تم مجھے تھکی ہوئی لگ رہی ہو۔ میں ملازمہ سے کہہ کر گیسٹ روم سیٹ کرواتی ہوں۔ تم پھر وہاں جا کر سو جانا۔"

صوفیہ نے آرام سے کہا۔ پھر اس نے ملازمہ کو بلایا، اسے کچھ ہدایت دی اور واپس بھیج دیا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن صوفیہ تمہارے مام ڈیڈ کچھ نہیں کہیں گے؟" عالیہ کچھ پریشان ہو گئی تھی۔

"ارے نہیں نہیں! مام ڈیڈ تو کام کے سلسلے میں ورلڈ ٹور پر گئے ہوئے ہیں۔ ایک دو مہینے سے پہلے تو وہ نہیں آنے والے اور اگر وہ آ بھی گئے تو بھی وہ تمہیں کچھ نہیں کہیں گے۔ ڈونٹ یو وری!"

صوفیہ نے اس کی پریشانی دور کرنا چاہی۔ پھر اس نے اسے اٹھایا اور گیسٹ روم کی طرف لے کر جانے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم فکر نہ کرو۔ میں کچھ ہی دنوں میں رہنے کا انتظام کر لوں گی۔"

عالیہ کو یہاں رکنا بہت عجیب لگ رہا تھا۔

"اب میں تمہیں بہت برا ماروں گی عالیہ! یہ اتنا بڑا گھر ہے۔ میں یہاں اکیلی بور ہی ہوتی ہوں۔ اب تم آ گئی ہو تو مجھے کمپنی بھی مل جائے گی۔ اتنی اچھی نہیں ہوں کہ تمہیں یونہی رکھ لوں۔"

باتیں کرتے ہوئے وہ دونوں گیسٹ روم میں پہنچ چکے تھے۔ ملازمہ بیڈ شیٹ سیٹ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کسی چیز کی کمی تو نہیں ہے نا؟" صوفیہ نے ملازمہ سے پوچھا۔

"نہیں بی بی جی! کسی چیز کی کمی نہیں ہے۔ میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے۔"

گڈ! اب جاؤ میرے کمرے سے ایک ڈریس لے کر آ جاؤ۔" ملازمہ کو کہہ کر پھر وہ عالیہ کی جانب مڑی۔

"عالیہ تم جا کر فریش ہو جاؤ۔ میں تمہارے لیے کپڑے اور کھانا دونوں بھجوا رہی ہوں۔ مجھے کہیں جانا ہے اس لیے میں وہاں جا رہی ہوں۔ کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تم آرام سے ملازموں کو کہہ دینا۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر صوفیہ چلی گئی جبکہ عالیہ نے ایک نظر پورے کمرے کو دیکھا اور گہری سانس نکالی۔اس پر اب یہ حالات آ گئے تھے کہ وہ دوسروں کے گھر پناہ گزین تھی۔

****

دوپہر کو سورج اپنی چمک بکھیرنے کی بھرپور کوشش کر رہا تھا مگر آسمان پر موجود بادل اس کا راستہ روک رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں وہ یونیورسٹی سے نکل رہی تھی۔اس کو اب عزاہ سے ملنے جانا تھا۔اس نے نائلہ سے آج کہہ دیا تھا وہ آج اس کے گھر بچوں کو پڑھانے نہیں آ پائے گی۔

رکشہ کروا کر جب وہ ایک کیفے میں پہنچی۔اس نے چہرہ موڑ کر ادھر ادھر دیکھا۔اسے عزاہ کچھ دور میز کے ساتھ رکھی کرسی پر بیٹھی کافی پیتی دکھائی دی۔

وہ عزاہ کے پاس چلی گئی اور اس کے عین سامنے بیٹھ گئی۔

"کچھ سوچا؟" عزاہ نے اس کے آتے ساتھ پوچھا۔

جائی یانہ نے سر نفی میں ہلایا۔ عزاہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

"یا اللہ! ہمیں ایڈریس مل گیا ہے تو ہمارا دماغ بند ہو گیا ہے۔ اب کیا کریں ہم؟"

تھوڑی دیر وہ یونہی بیٹھی رہی پھر بولی۔

www.novelsclubb.com

"ایسا کرو تم زید کو بتا ہی دو۔ شاید وہی ہماری مدد کر دے۔"

"نہیں! اس کی ضرورت نہیں ہے۔ ہم دونوں ہی کچھ کر لیں گے۔"
جائی یانہ نے سپاٹ انداز میں منع کیا۔

"تم دونوں کے درمیان لڑائی ہے؟" عزاہ اس کے منع کرنے سے سمجھ گئی۔

"ایسا ہی سمجھ لے۔" اس نے نا تردید کی اور نا ہی تصیح۔

www.novelsclubb.com

عزاہ خاموش ہو گئی۔

"اب کیا کریں؟"

"وہی جو میں نے کہا تھا۔ ہمیں اس ایڈریس پر جا کر چھان بین کروانی چاہیے۔

"مگر ہم یہ کروائے گے کس سے؟" عزاہ نے پوچھا۔

جائی یا نہ کچھ دیر سوچ میں ہی پڑی رہی۔

www.novelsclubb.com

"آپ پھپھو کے کسی ملازم سے کہہ دو۔"

اس نے بڑے آرام سے حل بتایا۔

"پھپھو کے ملازم سے یہ کام کروانا صحیح نہیں ہو گا۔ایسا کرتی ہوں میں کل پرسوں اماں کے گھر جا کر چوکیدار سے اس بارے میں بات کرتی ہوں۔"

"ہمم ٹھیک ہے۔" جائی یانہ کو عزاہ کی بات سمجھ آگئی تھی۔

اب وہ دونوں آگے کا لائحہ عمل بنانے میں مگن تھیں۔

www.novelsclubb.com

****

"عالیہ! عالیہ!"

وہ لاؤنج میں بیٹھی میگزین پڑھ رہی تھی جب صوفیہ کی آواز اسے پورے گھر میں گونجتی محسوس کوئی۔اس نے میگزین صوفے پر رکھ دی اور اٹھ کھڑی ہوئی۔اسے سے پہلے وہ صوفیہ کے پاس جاپاتی صوفیہ خود ہی لاؤنج میں داخل ہو گئی۔

"تم یہاں ہو! میں تمہیں کب سے ڈھونڈ رہی ہوں؟"صوفیہ نے کہا اور آرام سے چلتے ہوئے بیڈ پر بیٹھ گئی۔عالیہ بھی اس کے پاس دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟کچھ ہوا ہے؟"عالیہ نے گھبراتے ہوئے پوچھا۔

"ہاں تمہارا پتہ لگانے کچھ لوگ گھر تک آئے تھے۔"

"کیا؟!" عالیہ کے دل کی بیٹ مس کر گئی۔

"ہاں، لیکن میں نے چوکیدار کو پہلے ہی بول تھا اگر مشکوک شخص آئے اور میرا پوچھے تو اسے بتا دے میں گھر پر نہیں ہوں، شہر سے باہر ہوں۔ اس لیے بچت ہو گئی۔" صوفیہ ابھی بھی ہلکے پھلکے لہجے میں بول رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کہیں انہیں پتہ تو نہیں چل گیا میں تمہارے پاس ہوں۔" عالیہ کی گھبراہٹ میں اضافہ ہوتا جا رہا تھا۔

"نہیں مجھے تو نہیں لگتا ایسا کچھ ہوا ہے۔"

"تمہیں کیسے پتہ؟"

"فاطمہ کی کال آئی تھی وہ بتا رہی تھی اس کے گھر میں بھی کوئی تمہارے بارے میں پوچھنے آیا تھا۔اسے پتہ نہیں ہے تم میرے گھر ہو اس لیے ہم بچ گئے ورنہ وہ عقل کی دشمن تو ساری بات بول ڈالتی۔"صوفیہ کی بات سن کر اس کی جان میں تھوڑی سی جان آئی۔

www.novelsclubb.com

"چلو شکر!"عالیہ نے سکون کی سانس خارج کی۔

"لیکن عالیہ اب تمہیں بہت احتیاط کرنی ہو گی۔ وہ لوگ تمہاری تاک میں ہے۔ تمہیں کوئی بھی ایسا کام نہیں کرنا ہے جس سے کسی کو بھی شک ہو کہ تم یہاں ہو۔ میں تو کہتی ہوں دو تین ہفتے تم گھر کے باہر قدم بھی نہ نکالو۔ جب یہ معاملہ تھوڑا ٹھنڈا ہو جائے اس کے بعد تم اپنے ماں باپ سے رابطہ کرنے کا سوچنا۔" اب کی بار صوفیہ کافی سنجیدگی سے بول رہی تھی۔

"تم صحیح کہہ رہی ہو۔" عالیہ کو اس کی بات سمجھ آئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا چلو لنچ کرتے ہیں۔" اس نے یہ کہا پھر عالیہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے بھی اٹھایا۔ پھر وہ دونوں لاؤنج سے باہر نکل گئے۔

****

دوپہر کو جائی یانہ سے مل کر آنے کے بعد وہ جب واپس اپنے گھر آئی تو نمرہ کو پریشانی سے لاؤنج میں چکر کاٹتا دیکھ کر اسے کچھ عجیب لگا۔آخر کیا بات تھی جو نمرہ اس قدر پریشان دکھائی دے رہی تھی۔وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر کندھے اچکا کر کچن میں چلی گئی۔اس نے اپنے لیے کھانا گرم کیا اور خاموشی سے کھانے لگی۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ کھا ہی رہی تھی جب زینب کچن میں آئی۔

"تم آ گئی؟" انہوں نے نرم لہجے میں پوچھا اور بغیر رکے فریج کی جانب بڑھی۔

"جی!" وہ بس اتنا ہی کہہ پائی اور دوبارہ کھانا کھانے لگ گئی۔ اسے بہت تیز بھوک لگ رہی تھی۔ کیفے میں اس نے بس کافی پی تھی۔ کھانا وہ گھر جا کر ہی کھانا چاہتی تھی۔

"عالیہ کا کچھ پتہ چلا؟" زینب نے پانی کی بوتل باہر نکالی اور گلاس میں پانی بھرنے لگ گئی جبکہ دوسری طرف عزاہ کے گلے میں پھندہ لگ گیا۔ وہ دہری ہو کر کھانسنے لگ گئی۔

زینب نے ایک نظر اپنی بہو کو دیکھا پھر آگے بڑھی اور پانی سے بھرا گلاس اپنی بہو کی جانب بڑھایا۔

عزاہ نے خاموشی سے گلاس لیا اور پانی کو گلے سے اتارا۔ کچھ دیر بعد جب وہ سنبھلی تو زینب بولی۔

"میں نے ایسی کوئی انہونی بات تو نہیں بولی جس سے تمہارے گلے سے نوالے ہی نہ اترے!"

www.novelsclubb.com

"آپ کے منہ سے ایک دم عالیہ کا نام سن کر مجھے جھٹکا لگا تھا ورنہ ایسی کوئی بات نہیں تھی۔" عزاہ اپنی اس بے اختیاری حرکت پر بری طرح پچھتا رہی تھی اسی لیے اس نے صفائی دینا چاہی۔

"عالیہ کوئی غیر تو نہیں ہے بہن ہی ہے تمہاری! اس کا ذکر تو باتوں ہی باتوں میں نکل ہی آئے گا۔" زینب بھی اسے آج بخشنے پر تیار نہیں تھی۔

"لیکن اس وقت تو کوئی بات ہی نہیں تھی جس پر اس کا ذکر نکلتا۔"

www.novelsclubb.com

"ہمم! ویسے تم نے مجھے میرے سوال کا جواب نہیں دیا۔"

"مجھے نہیں پتہ عالیہ کہاں ہے؟اگر پتہ ہوتا تو سب سے پہلے وہاں پہنچی ہوتی اور اتنے دنوں سے جس کی خبر نہ مل پائی آج کیوں ہو گی؟آج کوئی انوکھا دن تھوڑی نہ ہے۔"عزاہ جلدی سے نوالے حلق میں اتارنے لگ گئی۔

"اچھا چلو میں چلتی ہوں۔"انہوں نے کہا اور چلی گئی۔ان کے جانے کے بعد عزاہ یہی سوچتی رہی کہ آخر پھپھو نے اس سے یہ بات پوچھی کیوں ہے؟ کہیں انہیں اس پر شک تو نہیں ہو گیا۔کھانا کھانے اور برتن دھونے کے بعد جب وہ اپنے کمرے میں گئی تب بھی اس کے ذہن میں یہی باتیں تھیں۔بیڈ پر لیٹ کر وہ اس بات کو بار بار سوچ رہی تھی جب اچانک ہی اسے نیند آ گئی۔

www.novelsclubb.com

****

شام کے سایے ہر سو پھیل رہے تھے۔ایسے میں ایک بس اپنے اسٹاپ پر رکی اور وہ اس میں سے باہر نکل آئی۔اس کے بعد وہ آہستہ آہستہ قدم لیتی آگے بڑھ رہی تھی۔اسے آج ہاسٹل پہنچنے کی کوئی جلدی نہیں تھی۔چلتے چلتے ایک دم اسے محسوس ہوا کہ کوئی اس کا پیچھا کر رہا ہے۔اس نے مڑ کر دیکھا لیکن کوئی بھی دکھائی نہیں دیا۔

اس نے اسے اپنا وہم سمجھا اور آگے بڑھ گئی۔کچھ دیر بعد وہی وہم اسے دوبارہ ہوا۔اب کی بار اس نے معاملے کو اتنا ہلکا نہیں لیا۔وہ اب تیز تیز قدم اٹھانے لگی۔دوسری طرف اسے اپنے پیچھے سے بھی کسی کے قدموں کی آہٹ تیز ہوتی محسوس ہوئی۔

جائی یانہ کا دل بری طرح گھبرانے لگ گیا۔اس نے موبائل نکالا اور نمبر ملاتے ہوئے وہ تیز تیز قدم اٹھاتی ایک موڑ مری۔ابھی وہ مڑی ہی تھی کہ موڑ کے نکر پر کھڑی سفید رنگ کی وین کا دروازہ کھلا۔ایک ہاتھ سفید وین سے برآمد ہوا اور اس نے اس کے کندھے کو پکڑ کر زور سے اپنی طرف کھینچا۔ جائی یانہ جو اپنے پیچھے پڑے شخص سے گھبرا کر تیز بھاگ رہی تھی وہ اس چیز کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھی۔اس کا موبائل بھی بدحواسی میں گر گیا۔اس سے پہلے وہ کچھ سمجھ پاتی۔کسی نے اس کے منہ پر رومال رکھ کر زور سے بھینچا۔جائی یانہ بچاؤ کے لیے ہاتھ پاؤں مارنے لگ گئی۔جیسے ہی اس نے سانس لینا چاہی اس کو اپنے دماغ میں غنودگی طاری ہوتی محسوس ہوئی۔اس کے ہاتھ پاؤں کی حرکت آہستہ آہستہ ہوتی بالکل ہی ختم ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اس کی آنکھیں بند ہو گئی۔اب ہر سو اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔

****

وہ ایک دم بیڈ پر اٹھ کر بیٹھی۔اس کی سانسیں بہت تیز تھی۔دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔اس نے پہلے ادھر ادھر دیکھا۔کمرے میں اندھیرا چھایا ہوا تھا۔کچھ دیر یونہی بیٹھے رہنے کے بعد جب اس کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو اسے پتہ چلا یہ بس ایک خواب ہے۔اس نے اپنے پاس پڑا ٹیبل لیمپ جلایا۔

عزاہ برے خوابوں کو دیکھ کر ڈرنے والوں میں سے نہیں تھی مگر آج جو خواب اس نے دیکھا تھا وہ حقیقت کے بہت قریب تر محسوس ہوا تھا۔اس نے

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کو کسی بڑی آفت میں پڑتے دیکھا تھا۔اٹھنے کے بعد وہ خواب کی تفصیلات تو بھول گئی تھی مگر اس خواب نے ابھی بھی اسے خوف زدہ کیا ہوا تھا۔

اس نے اپنی تسلی کے لیے موبائل اٹھایا اور جائی یانہ کو کال کرنا چاہی مگر دوسری طرف سے کوئی جواب موصول نہ ہوا۔اس نے دوبارہ کوشش کی لیکن ابھی بھی کوئی جواب نہیں ملا۔

اب کی بار وہ بری طرح پریشان ہوئی۔وہ بار بار لگاتار کالز کرتی رہی جب بیسویں دفعہ بھی کال ریسیو نہیں کی گئی تو اس نے اس دفعہ جائی یانہ کے نمبر کو چھوڑ کر کسی اور نمبر پر کال کیا۔

اس نے کال ملنے کا انتظار کیا۔ جیسے ہی دوسری طرف سے کال اٹینڈ ہوئی وہ فوراً بولی۔

"ہیلو نائلہ ! میں عزاہ بات کر رہی ہوں۔ جائی یا نہ تمہارے پاس ہے؟"

****

رات کے کوئی گیارہ بج رہے تھے۔ اسلام آباد کی سڑکوں پر رونق نہ ہونے کے برابر تھی۔ ایسے میں زید اپنے دوستوں کے ساتھ ایک ڈھابے پر

www.novelsclubb.com

آوٹنگ کی غرض سے آیا ہوا تھا۔وہ اپنے دماغ کو جائی یا نہ کے علاوہ کسی اور چیز میں لگانا چاہتا تھا۔وہ کسی حد تک کامیاب ہو بھی رہا تھا جب اس کے موبائل کی بیل بجی۔

اس نے جب فون اٹھایا تو نائلہ کی کال آرہی تھی۔زید کی بھنویں تعجب سے اکھٹی ہوئیں۔رات کے گیارہ بجے نائلہ اسے کال کیوں کر رہی ہے؟

وہ اپنے دوستوں سے ذرا دور ہوا پھر کال اٹینڈ کی۔

www.novelsclubb.com

"ہیلو!" وہ آرام سے بولا۔

"زید جائی یانہ تمہارے ساتھ ہے؟" دوسری طرف سے نائلہ نے عجلت سے پوچھا۔

"جائی یانہ؟ نہیں تو، وہ تو شاید اپنے ہاسٹل میں ہو نگی۔" جائی یانہ کا ذکر سن کر زید کی ساری حسیات چوکنا ہو گئی تھیں۔

"وہ ہاسٹل میں نہیں ہے۔اس کا فون بھی مجھے ہاسٹل کے پاس سڑک پر ملا ہے۔اس کی روم میٹ کہہ رہی ہے وہ صبح سے نکلی ہوئی ہے ابھی تک واپس نہیں آئی ہے۔" نائلہ بے ربط انداز میں اسے بتانے کی کوشش کرنے لگ گئی۔

"تم ان کی بہن سے بات کرو۔ مجھے یقین ہے انہیں پتہ ہو گا۔" زید کے ذہن میں فوراً عزاہ کا خیال آیا۔

"اسی نے تو مجھے کال کر کے بتایا ہے جائی یانہ اس کی کال اٹینڈ نہیں کر رہی۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ میں جائی یانہ کو ہاسٹل جا کر دیکھ آؤں۔ میں نے حامی بھر لی۔ راستے میں میں بھی اسے کال کر رہی تھی مگر اس نے اٹھائی نہیں تبھی میری نظر ہاسٹل کے پاس والی گلی میں گرے فون پر پڑی۔ وہ فون بار بار بج رہا تھا جب میں نے اسے دیکھا تو یہ جائی یانہ کا فون تھا جس پر میری کالز آ رہی تھی۔ میں ہاسٹل گئی تو پتہ چلا وہ وہاں نہیں ہے۔ میں نے ہر جگہ دیکھا ہے لیکن وہ کہیں نہیں ملی۔ وہ اپنی بہن سے دوپہر کو مل کر ٹیوشن سینٹر بھی گئی تھی اور وہ چھٹی ٹائم ہی وہاں سے گئی ہے لیکن وہ وہاں سے ہاسٹل ابھی تک نہیں پہنچی ہے۔ مجھے ابھی ابھی تمہارا خیال آیا۔ شاید تم دونوں کے درمیان صلح ہو گئی ہو اور تم دونوں ساتھ ہو۔"

www.novelsclubb.com

اس نے اس بار مکمل بات بتائی تھی جبکہ زید کے ماتھے پر ٹھنڈے پسینے چھوٹ گئے تھے۔

"جائی یا نہ اگر کسی کے پاس نہیں ہے تو پھر وہ ہیں کہاں؟"

زید نے نائلہ سے وہ سوال پوچھا جو وہ خود اس سے پوچھنا چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"زید مجھے نہیں پتہ تم فوراً اس کا پتہ کرواؤں۔ مجھے ڈر لگ رہا ہے۔ اس کے ساتھ کچھ ہو نہ گیا ہو۔"

وہ بے حد پریشان تھی۔

"اچھا تم فکر نہ کرو۔ تم گھر جاؤ رات بہت ہو گئی ہے تمہارے گھر والے فکر مند ہو رہے ہونگے۔ میں خود دیکھتا ہوں۔"

یہ کہہ کر اس نے کال کاٹ دی۔

****

www.novelsclubb.com

اس کے بیڈ روم میں تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ وہ بیڈ کے کراؤن سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی۔ اسے شدید بے چینی ہو رہی تھی۔ اس کے ساتھ لیٹا شایان

بے فکری سے سویا ہوا تھا۔اسے ویسے بھی اگر جائی یانہ کی گمشدگی کا پتہ ہوتا تو وہ ایسا ہی ری ایکشن دیتا۔

کچھ دیر بعد اس نے جھک کر ایک نظر شایان کو دیکھا۔وہ گہری نیند سو رہا تھا۔عزاہ بہت آرام سے بیڈ پر سے اترہ۔پھر دبے دبے پاؤں چلتی ہوئی اپنا فون الماری سے نکالا۔اس کے بعد وہ باتھ روم میں چلی گئی۔باتھ روم میں جا کر اس نے نائلہ کو میسج کیا۔

www.novelsclubb.com

"جائی یانہ کا کچھ پتہ چلا؟"

اگلے ہی لمحے اسے میسج کا جواب ملا۔

"نہیں! زید اسے ڈھونڈ رہا ہے۔اس نے مجھے گھر بھیج دیا ہے۔"

عزاہ سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔پہلے عالیہ اور اب جائی یا نہ آخر وہ کس کس کو تلاش کرے؟!

"اچھا تمہارے پاس زید کا نمبر ہو گا؟" عزاہ نے سوچا اسے اب زید سے ہی رابطہ رکھنا چاہیے۔

www.novelsclubb.com

"جی ہے، میں آپ کو سینڈ کرتی ہوں۔" کچھ دیر بعد یہ میسج اسے ملا۔ پھر اس کے بعد گیارہ ہندسوں پر مشتمل فون نمبر اس کی اسکرین پر جگمگا رہا تھا۔ عزاہ نے اس نمبر پر کال ملائی اور اپنے کان سے لگایا۔

اب بس زید ہی تھا جس کے ذریعے وہ جائی یانہ کی تلاش کروا سکتی تھی۔

****

www.novelsclubb.com

آسمان بے حد تاریک تھا۔ یہ گہری تاریکی سحر کے جلد آنا کا پیغام دے رہا تھا۔ ایسے میں ہم مسز جہانگیر کے گھر میں چلے تو وہاں پر موجود دونوں نفوس جاگ رہے تھے۔

کچھ دیر بعد دروازہ کھٹکھٹایا گیا اور آریان کمرے میں داخل ہوا۔

"امی جان! جائی یانہ کو اغوا کرنے کے ساتھ ساتھ سارے ثبوت بھی مٹا ڈالے ہیں۔ کسی کو شک ں ھی نہیں ہو گا جائی یانہ ہمارے پاس ہے۔"

www.novelsclubb.com

ابھی وہ مزید کچھ کہتا اس سے پہلے ہی اسے نمرہ کی کال موصول ہوئی۔ اس نے اسے اٹینڈ کیا اور کال اسپیکر پر لگا دی۔

"آپ لوگوں نے جائی یانہ کو اغوا کر لیا ہے؟"

اس کی اواز سن کر ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ بہت بڑے شاک میں ہو۔

"ہاں!" آریان نے یک لفظی جواب دیا۔

"کیوں؟ اتنی جلدی کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ پہلے ہی عالیہ والا معاملہ درمیان میں ہے اور اگر اغوا کرنا ہی تھا تو عزاہ کو کرتے، جائی یانہ کو کرنے کی کیا ضرورت تھی؟"

www.novelsclubb.com

"آریان جائی یانہ کو ہی اغوا کرنا چاہتا تھا۔" یہ بات مسز جہانگیر نے کہی تھی۔

"لیکن۔۔" اس سے پہلے وہ کچھ بولتی آریان نے اس کی بات کاٹی۔

"تم فکر نہ کرو نمرہ! عالیہ تمہارے گھر نہیں آئے گی۔ تم مجھ پر بھروسہ رکھو اور ہاں میں آپ دونوں کو بتانا چاہتا ہوں میں کل تک جائی یانہ کا کام ختم کر دوں گا۔ اگر آپ لوگ لائیو اس کی موت دیکھنا چاہتے ہیں تو آجایئے گا۔ پہلے ہی عالیہ کی باری میں اتنا انتظار کر کے ہمیں کچھ نہیں ملا۔ اس بار میں تھوڑا سا بھی انتظار نہیں کرنا چاہتا ہوں۔"

پھر جواب کا انتظار کیے بغیر وہ واپس چلا گیا۔

مسز جہانگیر آریان کے جانے کے بعد بولی۔

"چلا گیا ہے وہ!"

"وہ ایسا کیوں کر رہا ہے امی جان؟ اتنی جلدی تو اس نے عالیہ کو مارنے کے لیے نہیں لگائی تھی جتنی وہ جائی یانہ کے لیے لگا رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

مسز جہانگیر نے ٹھنڈی آہ بھری۔

"لوگ کہتے ہے محبت اندھی کر دیتی ہے۔میں کہتی ہوں نفرت اندھی کرتی ہے۔جس شخص سے نفرت ہو تو پھر وہ شخص جس چیز سے بھی محبت کرتا ہے ناں دل چاہتا ہے اسے جلاڈالو،اسے دنیا سے ختم کر ڈالو۔آریان بھی اسی تھیوری کے تحت چل رہا ہے۔"

"وہ کس سے نفرت کرتا ہے؟"نمرہ نے ناسمجھی سے پوچھا۔

"اپنے چچا کے بیٹوں سے،زید اس کے چچا کا بیٹا ہے۔وہ زید سے نفرت کرتا ہے اور زید جائی یانہ سے محبت کرتا ہے۔زید جتنی شدید جائی یانہ محبت کرے گا آریان اتنی شدید اس سے نفرت کرے گا اور مجھے یقین ہے آریان جو ہمیں بتا رہا ہے وہ بس وہی نہیں کرے گا۔وہ زید کے سامنے اس کی بیوی کو مارے گا۔یہ تم لکھ لو۔"

چند ثانیے کے لیے خاموشی کے چھائی رہی۔

"نمرہ!" مسز جہانگیر کی آواز کھائی سے آتی محسوس ہو رہی تھی۔

"جی!" نمرہ امی جان کے یوں بلانے پر چونکی تھی۔

"مجھے لگ رہا ہے وقت آچکا ہے اب یہ کھیل ختم کرنے کا!"

www.novelsclubb.com

"مگر!" نمرہ نے اعتراض اٹھانا چاہا مگر مسز جہانگیر نے اس کی بات شروع ہونے سے پہلے ہی اچک لی۔

"اگر مگر کا اب وقت نکل چکا ہے۔ کل کا دن سب ختم ہو جائے گا۔ کل سب ختم ہو جانا چاہیے۔ اپنی ساری ہمت جمع کر لو، کل کے لیے کام آئے گی۔"

یہ کہہ کر مسز جہانگیر نے کال کاٹ دی۔ اب ماحول میں موت سا سناٹا پھیل چکا تھا۔

دوسری طرف اگر دیکھو تو راہداریوں سے آریان گزر رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کل کا دن جائی یا نہ اشفاق کا آخری دن ہو گا۔ زید رحیم!" وہ تصور میں زید سے مخاطب تھا۔

پورے گھر میں سازش کی بو پھیل چکی تھی۔دیواروں کو اب گھٹن ہونے لگ گئی تھی۔کیا واقعی میں کہانی کا انت ایسا ہی لکھا تھا؟

****

صبح صادق کا وقت آن پہنچا تھا۔ہلکا نیلا اندھیرہ ہر سو پھیلتا جا رہا تھا۔ایسے میں اشفاق کے گھر میں آئیں تو اس وقت وہاں مکمل سناٹا تھا۔وہاں موجود دونوں نفوس خواب خرگوش کے مزے لے رہے تھے۔ایسے میں کسی نے گھر کے گیٹ کو زور سے کھٹکھٹایا۔

www.novelsclubb.com

نوال جو آرام سے سو رہی تھی ہڑبڑا کر اٹھی۔انہوں نے پہلے ادھر ادھر دیکھا۔اشفاق ہنوز گہری نیند سو رہے تھے۔وہ کہنی سے سہارا لے کر اٹھی اور پھر اپنے تکیے کے پاس رکھا ڈوپٹہ اٹھا کر اچھے سے سر پر لیا اور باہر چلی گئی۔

وہ سیڑھیاں اتر کر جب گھر کے مرکزی دروازے سے باہر نکلی تو انہیں گیٹ کے پاس کھڑا چوکیدار کسی سے بات کرتا دکھائی دے رہا تھا۔وہ دور کھڑی تھیں اس لیے دیکھ نہیں سکتی تھی کہ آنے والا کون ہے اور ویسے بھی وہ شخص اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کون ہے؟"نوال نے تھوڑے رعب سے پوچھا۔

ان کی آواز سن کر چوکیدار اور وہ شخص جو باتیں کرنے میں مصروف تھے ایک دم چپ ہوئے اور ان کی جانب دیکھا۔

"بیگم صاحبہ! کوئی لڑکا آیا ہے۔اپنا نام زید بتا رہا ہے۔"

"زید!" نوال اچھنبے سے بولی۔انہیں اس نام کا کوئی بھی شخص یاد نہیں آیا۔

www.novelsclubb.com

"اسے میرے پاس بھیجو!" انہوں نے حکم دیا۔چوکیدار نے سر اثبات میں ہلایا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

وہ شخص اب آگے آنے لگ گیا۔ جیسے جیسے وہ آگے آ رہا تھا اس کے نقوش واضح ہوتے جا رہے تھے۔

گھنگرالے بال جو اس وقت بکھرے ہوئے تھے۔ چہرے پر تھکن کے آثار اور آنکھیں نیند نہ لینے کی وجہ سے سرخ ہو رہی تھی۔ اس کی چال اس وقت تھوڑی دھیمی تھی۔

اسے دیکھتے ساتھ ہی نوال پہچان گئی یہ کون ہے۔

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم!" زید نے بڑے ادب سے کہا۔ آخر جیسے ہی حالات میں سہی، وہ سسرال آیا تو پہلی بار ہی تھا نا۔

"وعلیکم اسلام! تم اس وقت؟"نوال نے یہ کہتے ہوئے ایک نظر پیچھے مڑ کر دیکھا۔انہیں ڈر تھا کہیں اشفاق یہاں نہ آجائے۔

"آپ سے پوچھنا تھا جائی یا نہ آپ کے گھر آئی ہے؟"

اس نے جھجھکتے ہوئے پوچھا جبکہ نوال اس کے سوال سے ٹھٹھک گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب ہے تمہارا؟ جائی یا نہ میرے گھر کیوں ہو گی؟ وہ تو تمہارے ساتھ نہیں رہ رہی تھی؟"نوال نے ایک ساتھ تین سوال کر ڈالے تھے۔

"وہ شام سے اپنے ہاسٹل نہیں پہنچ پائی ہے۔ان کا فون ہمیں سڑک پر ملا ہے۔ان کا کوئی اتہ پتہ نہیں ہے۔آپ کی بیٹی عزاہ نے مجھے یہاں بھیجا ہے کہ ایک بار میں آپ سے بھی بات کر آؤں۔شاید آپ کو کچھ پتہ ہو۔"

زید نے انہیں وضاحت دی مگر نوال اس کی وضاحت پر مزید الجھ گئی۔

"کیا مطلب جائی یا نہ ہاسٹل میں رہ رہی تھی؟"

www.novelsclubb.com

"جی!"

"اور تم عزاہ کو جانتے ہو؟"

"جی! وہ جائی جانہ کی بہن ہے اور جائی یانہ کا ان کے ساتھ رابطہ تھا۔"

"لیکن عزاہ نے تو مجھے ایسا کچھ بھی نہیں بتایا؟" نوال کی سنہری آنکھیں الجھن کی زد میں تھیں۔

"یہ تو آپ ان سے خود ہی پوچھ لیجیے گا۔" اب کی بار زید نے بیزار لہجے میں کہا اور مڑ کر واپسی کے لیے جانے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن جائی یانہ گئی کہاں ہے؟" نوال ابھی بھی اسی سوچ میں تھی۔

"میں خود یہی پتہ لگا رہا ہوں آنٹی!"

اس کے بعد زید رکا نہیں بلکہ باہر چلا گیا۔ دوسری طرف نوال نے جب ایک بار پھر زید کی باتوں کو ذہن میں دہرایا تو انہیں معاملے کی سنگینی کا اندازہ ہوا۔

ان کی بیٹی جائی یا نہ پوری رات اپنے شوہر کی دی چھت سے غائب رہی ہے!

www.novelsclubb.com

****

زید جیسے ہی گھر سے باہر نکلا اس نے اپنا فون اٹھایا اور میسج ٹائپ کرنے لگ گیا۔

"جائی یا نہ آپ کی امی کے گھر نہیں ہے۔میرا مزید وقت خراب کرنے کا شکریہ!"

زید نے یہ طنزیہ میسج سینڈ کر دیا۔دوسری طرف سے فوری میسج کا ریپلائی آیا۔

www.novelsclubb.com

"تو سیدھا آریان کے پاس جانے سے بہتر ہے بندہ پہلے ارد گرد کے لوگوں سے پوچھ لے۔"

عزاہ کا میسج پڑھ کر زید نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ مضطرب سا اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتا ہوا آگے بڑھنے لگا اور ایک نمبر پر کال ملانے لگ گیا۔ دوسری طرف سے کال اٹھائی نہیں جا رہی تھی مگر وہ پھر بھی لگاتار کال ملائے گیا۔

کوئی دسویں بار میں کال اٹھائی گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"رات کے وقت اتنی بے چینی زید؟" دوسری طرف سے بڑی مٹھاس سے کہا گیا تھا۔ نیند کا خمار ہلکا سا بھی نہیں تھا بلکہ آواز بہت فریش تھی۔

"میری بیوی کہاں ہے آریان؟" زید نے چبا چبا کر پوچھا تھا۔

"اب رات کے اس وقت وہ کہیں اور تو ہو نہیں سکتی ہے۔ ظاہر سی بات ہے میرے پاس ہی ہو گی۔ میں کسی عورت کو یوں راتوں میں بے سہارا تھوڑی نہ چھوڑتا ہوں۔"

"اپنی بکواس بند رکھو!" اس بار زید دھاڑا تھا لیکن آریان کوئی اثر نہیں لے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے تمہیں رات کے گیارہ بجے جب پتہ چل ہی گیا تھا تمہاری بیوی غائب ہو گئی ہے تو سیدھا مجھے ہی کال کر دیتے۔ بلاوجہ پہلے ٹیوشن سینٹر، پھر ہاسٹل اور پھر جائی یانہ کی دوسری دوستوں کے پاس گئے۔ مجھ سے اگر سیدھا پوچھتے تو میں تھوڑی نہ منع کرتا سیدھا تمہیں بتاتا۔ جائی یانہ ویسے بھی میرے بس ایک ہاتھ کی دوری پر لیٹی تھی۔ تم کہتے تو اسے بھی جگا کر تم سے بات کروا دیتا۔"

"آریان!" زید کا بس نہیں چل پا رہا تھا وہ اس کا منہ توڑ ڈالے۔

"یار! آریان آریان بلانے سے تو سب کچھ نہیں ہو گا نا۔ بیوی تو تمہاری ہی ہے اگر ایک رات میرے پاس ہے بھی تو کونسا کچھ ہو۔۔"

"میں تمہارے گھر آ کر تمہیں بتاتا ہوں غلیظ انسان!" زید نے اس کی بات کاٹی۔ پھر اس نے کال کاٹنی چاہی مگر آریان کی آواز تبھی اسپیکر پر ابھری۔

"میرے گھر آنے کی بھول نہ کرنا ورنہ تمہاری بیوی تمہیں ملے گی تو سہی مگر زندہ حالت میں نہیں!" اس بار آریان کا لہجہ بے لچک تھا۔

زید کا ہاتھ پریشانی سے سیدھا ماتھے پر گیا۔

www.novelsclubb.com

"دیکھو آریان! میری بیوی سے تمہارا کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اسے آزاد کر دو جو بھی بات کرنی ہے وہ تم مجھ سے کرو۔"

آریان نے زید کی بات کا جواب دینا ہی پسند نہیں کیا۔

"مجھے نیند آ رہی ہے زید! کل دوپہر دو بجے تمہیں ایڈریس بھیجوں گا وہاں پر پہنچ جانا اور ہاں پولیس کو انوالو مت کرنا۔ میرا تو کچھ نہیں جائے گا لیکن ایک رات تھانے میں تم خود بند کر دیے جاؤ گے۔"

"لیکن!" زید نے کچھ بولنا چاہا۔

www.novelsclubb.com

"دو بجے ایڈریس ملتے ہی پہنچ جانا۔ گڈ بائے۔"

یہ کہہ کر دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی۔زید کو اپنی بے بسی پر شدید غصہ آیا۔اس کا دل چاہا وہ موبائل کو ہی زمین پر پھینک ڈالے۔

ابھی بس صبح کے پانچ بج رہے تھے اور اسے دوپہر کے دو بجے تک انتظار کرنا تھا۔وہ کرتا تو اب کیا کرتا؟

****

صبح کا اجالا پھیل چکا تھا۔ایسے میں اگر آریان کے گھر میں قدم رکھے تو تمہیں مسز جہانگیر لان کی کرسیوں پر بیٹھی صبح کے حسین منظر کی کا حصہ بنی دکھائی

www.novelsclubb.com

دیں گی۔ بھورے رنگ کی ساڑھی میں ملبوس وہ چائے کا خالی کپ اب سامنے والی میز پر رکھ رہی تھی۔

ان کے دوسرے ہاتھ میں ان کا موبائل تھا۔ وہ چائے پیتے ہوئے بھی کافی دیر سے اس موبائل کو ہی دیکھ رہی تھیں۔ ایسے جیسے کسی بات کا فیصلہ لے رہی ہو۔

پھر انہوں نے آخر کار فیصلہ لے ہی لیا۔ انہوں نے موبائل پر نمبر ملایا اور فون کان تک لے کر گئی۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف سے کال اٹھالی گئی تھی۔

"ہیلو!" لہجہ ہلکا پھلکا سا تھا۔

"ہمم!" دوسری طرف سے بس ہنکارا ہی بھرا۔

"مجھے پہچانا؟" مسز جہانگیر نے پراسرار انداز میں پوچھا۔

"تمہیں کیسے نہ پہنچاتی؟" دوسری طرف سے بھی سوال پوچھا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ بھی ٹھیک کہا۔" مسز جہانگیر نے اس کی بات کی تائید کی۔

"ملو گی مجھ سے؟" مسز جہانگیر نے پوچھا۔

"ہاں!"

"ٹھیک دو بجے میرے گھر آجانا۔" مسز جہانگیر نے آرام سے کہا۔ پھر وہ ایک پل کے لیے رکی۔

"اب یہ مت کہنا میرا گھر کا تمہیں پتہ نہیں ہے۔"

www.novelsclubb.com

"نہیں میں سب جانتی ہوں۔ کیا ہے ناجب سے پتہ چلا ہے تم واپس آگئی ہو تمہاری ایک ایک چیز کا پتہ کرواتی پھر رہی ہوں میں!" انہوں نے بڑے آرام سے کہا۔

"چلو پھر باقی باتیں ملاقات پر چھوڑ دیتے ہیں۔"

ٹھیک کہہ رہی ہو۔"

www.novelsclubb.com

"خدا حافظ!"

"اللہ حافظ!"

دونوں طرف سے کال منقطع ہو گئی۔

****

اب اگر ہم لوگ صوفیہ کے گھر کا معائنہ کریں تو تمہیں وہاں گیسٹ روم میں موجود سنہری آنکھوں والی لڑکی مضطرب سی ادھر ادھر چلتی دکھائی دے گی۔اس نے جامنی رنگ کی پلین شلوار قمیض پر شفون کا پرنٹ ڈوپٹہ پہنا ہوا تھا اور بال دونوں اطراف سے گر رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

اس کا یہ اضطراب کمرے میں داخل ہوتی اس کی دوست بھی بھانپ جاتی ہے۔

"کیا ہوا عالیہ؟ تم ٹھیک ہو؟"

"ہاں مجھے کیا ہونا ہے۔" اپنی دوست کو دیکھ کر عالیہ نے زبردستی مسکرانے کی کوشش کی۔

www.novelsclubb.com

"اچھا! مجھے لگا تم شاید کسی بات پر پریشان ہو۔" صوفیہ ابھی بھی اس بات پر بضد تھی۔

"پریشان تو میں ہوں صوفیہ!" اب کی بار عالیہ نے صوفیہ کو بتانے کا سوچ لیا تھا۔

"اچھا کس بات پر؟" صوفیہ نے پوچھا۔

"آنے والے حالات پر! میں تمہارے سہارے چھپ کر تو نہیں رہ سکتی ہوں نا۔ مجھے مزید بھی تو کچھ کرنا ہے۔ میں اسی لیے آزاد ہوئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے تمہیں سمجھایا تھا نا تم کچھ کرو لیکن کچھ دنوں بعد! عالیہ تم موقع کی نزاکت کو سمجھ نہیں رہی ہو۔ تمہارے پیچھے آریان اور اس کے لوگ پڑے ہوئے ہیں۔ تم کیسے۔۔۔"

"مجھے نہیں پتہ میرے پیچھے کون پڑا ہوا ہے یا کون نہیں مجھے میری فیملی کے پاس جانا ہے۔بس!" عالیہ نے بڑے درشت انداز میں اس کی بات کاٹی۔

صوفیہ کا چہرہ خفت سے لال ہو گیا۔

"اگر تمہیں جانا ہے تو جاؤ۔میں نے تمہیں روکا نہیں ہے۔تمہارے بھلے کے لیے ہی کہہ رہی ہوں۔تم ہمیشہ جلد بازی کر کے نقصان اٹھاتی ہو اس بار بھی اٹھالو۔نمرہ بیچاری کو تو تم نے یوں ہی بدنام کیا ہوا ہے اپنی اصل دشمن تو تم خود ہی ہو۔"

صوفیہ کے منہ سے نمرہ کی حمایت سن کر عالیہ تپ گئی۔

"تمہیں نمرہ ان سب میں بے قصور لگ رہی ہے؟!" اس نے چبھتے انداز میں پوچھا۔

"ہاں مجھے وہ بے قصور لگ رہی ہے۔اس نے تمہیں کبھی بھی نہیں کہا تھا کہ عزاہ سے لڑائی جھگڑا رکھو یا آریان سے بھاگ کر شادی کرو۔تم بچی نہیں تھی عالیہ جو اس کی باتوں کو سمجھ نہیں سکتی تھی۔تمہارے ذہن میں ہمیشہ سے جو ایک کیڑا بیٹھا ہوا ہے نا جو تم سے کہتا ہے میں صحیح اور باقی سب غلط، نمرہ نے بس اسی کیڑے کی حمایت حاصل کی تھی۔تم ہمیشہ سے یونہی لوگوں کے ساتھ کرتی آئی ہو۔کسی کی بھی نہیں سنتی ہو۔کبھی کبھار مجھے لگتا ہے تم نے اپنی ساری عقل ڈریسنگ سینس کو ہی دے دی ہے۔باقی کوئی بھی کام کرنے سے پہلے تم سوچنے کی

کوشش نہیں کرتی ہو بلکہ جلد بازی کا سہارا لیتی ہو۔ تمہیں کبھی تو لوگوں کی مان لینی چاہیے۔ کبھی تو کچھ سوچ سمجھ لینا چاہیے عالیہ!"

صوفیہ سارے لحاظ بالائے طاق رکھ کے عالیہ پر چلا رہی تھی۔ عالیہ کچھ پل کے لیے خاموش رہ گئی تھی۔

"تم بالکل نمرہ والی بات کر رہی ہو۔ وہ بھی مجھے یہی کہہ کر گئی تھی۔ اس نے بھی مجھے کچھ ایسے ہی الفاظ کہے تھے۔" عالیہ سناٹے میں تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ یہ سچ ہے عالیہ!" اب کی بار صوفیہ نے اپنا لہجہ دھیما کیا۔ "اگر تم واقعی میں اپنے خاندان کے پاس واپس جانا چاہتی ہو تو اپنی اس سوچ سمجھے بغیر کر

جانے والی عادت کو ختم کرنا پڑے گا۔رشتے بہت نازک ہوتے ہیں۔خون کا کام بس رشتے بنانا ہوتا ہے۔رشتے نبھانے کے لیے لہجے، لفظوں اور اقدام پھونک پھونک کر اٹھانے پڑتے ہیں۔بعض اوقات بس قدم ٹیڑھے ہوتے ہی رشتوں کی ڈوری ہاتھ سے نکل جاتی ہے۔اگر تم واپس اپنے گھر والوں کے پاس گئی اور انہوں نے تمہیں معاف کر دیا تو سب وہی پر ختم نہیں ہو گا عالیہ! اگر تم نے اپنا سابقہ رویہ ہی رکھا تو تم جس طرح آج خالی ہاتھ ہو مستقبل میں بھی یونہی خالی ہاتھ رہ جاؤ گی۔ اگر تمہیں رشتے بنانے ہیں تو اپنے اندر صبر، حوصلہ اور ٹھہراؤ لانا ہو گا۔تم اب چھوٹی بچی نہیں رہی ہو جو کسی چیز کو پانے کے لیے ضد اور ہل چل مچا دیا کرتی تھی۔ تم اب بڑی ہو گئی ہو۔اگر تمہیں اپنے رشتوں کو پانا ہے تو اپنے آپ کو بدلنا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

صوفیہ نے اپنی بات ختم کی تو غور سے عالیہ کو دیکھا جو اب کھوئی ہوئی سی لگ رہی تھی۔صوفیہ نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے زور سے دبایا۔

"میں جانتی ہوں میری باتیں تمہیں کچھ حد تک بری لگی ہو نگی مگر پھر بھی ہمیشہ کی طرح جلد بازی سے سوچے بغیر ٹھنڈے دماغ سے میری باتوں پر غور کرنا۔"

اس کے بعد صوفیہ عالیہ کو کچھ وقت دینے کے لیے کمرے سے باہر نکل گئی۔

****

اشفاق صاحب کے گھر میں جھانکو تو یہاں بھی تناؤ چھایا ہوا تھا۔نوال اکیلی ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھی ہوئی تھی جبکہ اشفاق ابھی تک اپنے بیڈ روم میں تھے۔ملازمہ اور انہوں نے مل کر ناشتہ جلدی ہی ڈائننگ ہال میں لگا دیا تھا۔اب وہ کب سے سر پکڑے یہی پر بیٹھی ہوئی تھیں۔جائی یانہ رات سے غائب تھی یہ سوچ کر ہی نوال کو ہول اٹھ رہے تھے۔جانے ایک رات میں ان کی بچی کے ساتھ کیا کیا ہو گیا ہو گا؟!

ان کی یہ حالت اشفاق سے چھپی نہ رہی جو ڈائننگ ہال کے اندر داخل ہو رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا ہے اب آپ کو؟"انہوں نے بیزاری سے پوچھا اور اپنی جگہ پر بیٹھ گئے۔

"جائی یانہ کا شوہر آیا تھا۔" انہوں نے مدھم آواز میں بولنا شروع کیا۔

"کیوں؟" اشفاق کے لہجے میں حیرانگی اور غصہ دونوں تھا۔

"جائی یانہ کل شام سے لاپتہ ہے۔ اسی کو ڈھونڈتا پھر رہا ہے۔" نوال نے یہ کہہ کر اشفاق صاحب کے تاثرات جانچے۔ انہیں یہ دیکھ کر حیرت کا جھٹکا لگا اشفاق کے چہرے پر کوئی پریشانی نہیں تھی بلکہ وہ تو آرام سے آمیلٹ اپنی پلیٹ میں ڈال رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو جائی یانہ کی فکر نہیں ہو رہی اشفاق صاحب؟" وہ سوال پوچھے بنا رہ نہ سکی۔

"آپ کی بیٹی سے امید بھی کیا کی جا سکتی ہے؟" انہوں نے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا اور ڈبل روٹی لے کر اپنا کھانا شروع کر دیا۔

"وہ آپ کی بھی بیٹی ہے۔" نوال نے اشفاق کو یاد دلایا۔

www.novelsclubb.com

"عورت زاد کبھی بھی مرد کی نہیں ہو سکتی ہے نوال! پھر چاہے مرد کا عورت سے کیسا ہی رشتہ ہو۔ عورت ہمیشہ اسے دھوکا دیتی ہے ایک ایسے مرد کے لیے جس کا اس کے ساتھ کوئی رشتہ نہیں ہوتا۔"

نوال نے مٹھی سختی سے بھینچی۔

"آپ کبھی یہ بات بھولیں گے بھی یا نہیں؟" نوال کی آواز میں دبا دبا طیش تھا۔

"اتنے سال گزر گئے ہیں نوال بیگم! ابھی تک تو میں بھول نہیں پایا۔ آگے کی بھی یہی امید نظر آتی ہے۔" اشفاق ہلکے پھلکے لہجے میں کہتے ہوئے نوالہ اپنے منہ میں ڈالا۔

www.novelsclubb.com

"روفی میرا ماضی تھا اشفاق، جسے میں بھولنا چاہتی ہوں۔آپ اس کو بار بار ہمارے درمیان مت لائیں۔ کبھی تو اپنی بچیوں اور میرا اعتبار کر لیا کریں۔" نوال کی آواز اس دفعہ خاصی اونچی تھی۔

"اس گھٹیا شخص کا نام تم میرے سامنے مت لیا کرو۔" اشفاق نے ان سے بھی اونچی آواز میں انہیں تنبیہہ دی۔ "اور جہاں تک بات اعتبار کی ہے تو میں نے کیا تھا تمہاری بیٹیوں کا اعتبار، کیا ملا مجھے؟ ایک شادی والے دن بھاگ گئی اور تیسری کے ایک غیر لڑکے کے ساتھ تعلقات نکل آئے۔انہوں نے ثابت کیا جیسی ماں ہوتی ہے ویسی ہی بیٹیاں پلتی ہے۔"

www.novelsclubb.com

"اچھا اور عزاہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟" نوال چبھتے انداز میں بولی۔اشفاق ایک پل کے لیے خاموش رہ گئے۔

"اگر آپ کے نزدیک دو بیٹیوں نے آپ کی عزت کو نیلام کیا ہے تو کیا آپ کو اپنی ایک بیٹی کی قربانی دکھائی نہیں دے رہی؟ وہ کس طرح شایان کو برداشت کر رہی ہے؟ اس شایان کو جو آپ سے بھی تین ہاتھ آگے نکل آیا ہے۔ جو شخص اپنی بیوی کی ماں کی عزت نہیں کرتا آپ خود بتائیں اس کے نزدیک بیوی کی کیا عزت ہو گی؟ میں جب جب اپنی عزاہ کو دیکھتی ہوں تو میرا دل خون کے آنسو روتا ہے۔ میں جب عالیہ اور جائی یانہ کے بارے میں سوچتی ہوں تو مجھے ہول اٹھتے ہیں۔ آپ کہتے ہیں وہ دونوں میری نقش قدم پر چل رہی ہے۔ اگر وہ واقعی میرے نقش قدم پر چل رہی ہوئیں اور ان کے لیے کوئی مسیحانہ بھیجا گیا اشفاق صاحب تو بتائیں، میری بیٹیاں کہاں جائیں گی؟ آپ نے عالیہ کے پیدا ہونے پر صحیح کہا تھا میرے جیسی عورت کو بیٹیوں کی ماں بننا ہی نہیں چاہیے۔ مجھ جیسی عورت کی بیٹیوں کے لیے تو باپ کا دل بھی سخت ہو جاتا ہے۔ دنیا تو بہت بعد کی چیز ہے۔"

www.novelsclubb.com

نوال نے اپنے دل کا سارا غبار آج نکال دیا تھا۔ وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ گئی تھیں۔ کیا تھا جو انہیں یاد نہیں آ رہا تھا۔ اشفاق صاحب سے تو بہتر حسن صاحب تھے۔ اگر انہوں نے بیٹی کو قبر میں اتارا بھی تھا تو بھی کچھ احساس تو تھے ان کے دل میں! اشفاق نے تو تینوں بیٹیوں کو کنوئیں میں اتار کر پیچھے مڑ کر بھی نہیں دیکھا تھا۔

اشفاق صاحب سکتے میں عالم میں انہیں دیکھتے رہے۔ پھر خاموشی سے ناشتے کو وہی چھوڑ کر ڈائننگ ہال سے باہر نکل آئے۔

www.novelsclubb.com

****

اسے ایسا لگ رہا تھا اس کی آنکھوں کی پلکوں پر منوں بوجھ ہے۔ وہ جب بھی آنکھیں کھولنے کی کوشش کرتی سر میں اٹھتے درد اور آنکھ کھلنے میں دقت کی وجہ سے ایک بار پھر مدہوش ہو جاتی۔

اس بار اس نے تھوڑی سی ہمت دکھائی اور اپنی دونوں آنکھیں کھولنے کی جدوجہد کی۔ سر میں درد کی ٹیسیں ابھی بھی اٹھ رہی تھیں۔ اس نے اپنی سوجی ہوئی آنکھوں سے ارد گرد کا جائزہ لیا۔ وہ کسی اندھیرے کمرے میں تھی اور اپنے جسم پر غور کیا تو وہ بیٹھنے کی پوزیشن میں تھا۔ شاید وہ کسی کرسی پر بیٹھی تھی۔ ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے اس کے کھلے بال اس کے چہرے پر پڑنے لگ گئے۔

اس نے ہاتھ اٹھا کر بالوں کو سمیٹنا چاہا مگر اسی وقت اسے محسوس ہوا اس کے ہاتھوں کو کسی چیز نے جکڑا ہوا ہے۔

اس کی آنکھیں اس انکشاف سے تیزی سے کھلیں۔اس نے فوراً سر نیچے کر کے دیکھا تو اسے پتہ چلا اس کے ہاتھوں کو باندھا گیا تھا۔اس نے اپنے پاؤں بھی ہلانے چاہے مگر وہ بھی رسی میں جکڑے ہوئے تھے۔

اس کے حواس اب بیدار ہونے لگ گئے تھے۔اس نے دماغ پر زور لگایا اور یاد کرنے کی کوشش کی وہ یہاں کیسے پہنچی ہے؟

آہستہ آہستہ بے ربط منظر اس کے ذہن میں بننے لگ گئے۔

ٹیوشن سینٹر، عزاہ سے ملاقات، موبائل، وین اور اس کا پیچھا کرتا شخص!

اپنے حال اور ماضی دونوں کو دیکھ کر اس نے اندازہ لگا لیا اسے کڈنیپ کیا گیا ہے۔ ابھی وہ مزید سوچتی ایک دم سے اس کے سامنے بند دروازہ کھلا۔

باہر سے آتی تیز روشنی اس کے چہرے پر سیدھی پڑی تھی۔ اس کی آنکھیں جو اندھیرے میں دیکھنے کی عادی ہو گئی تھیں اس اچانک آنے والی روشنی سے چندھیا گئیں۔

اندر ایک شخص آ رہا تھا مگر اس کا وجود مکمل اندھیرے میں ڈوبا دکھائی دیتا تھا۔ایسا لگتا تھا وہ کوئی ہیولا ہو۔

"اوہ تو مسز زید جاگ چکی ہے۔"مردانہ آواز اس کے کانوں میں گونجی۔وہ اب اس کے قریب آ چکا تھا۔اس کا چہرہ جائی یانہ کچھ دقت سے دیکھ سکتی تھی۔اسے یہ چہرہ مانوس نہیں مگر دیکھا دیکھا ضرور لگا۔

"مجھے پہچانا آپ نے بھابھی بلکہ سالی صاحبہ؟"اس نے سوال پوچھا۔ پھر پنجوں کے بل جائی یانہ کے عین سامنے زمین پر بیٹھ گیا۔اب اسے دیکھنے میں کوئی دقت نہیں ہو رہی تھی۔اس آدمی کے چہرے پر استہزاء تھا۔وہ سوچنے لگی یہ کون ہے اور پھر یکدم ایک جھماکا ہوا۔

"تم آریان ہو، ہے نا؟" اس کے پوچھنے پر آریان اثبات میں سر ہلاتا مسکرایا تھا۔

" صحیح پہچانا! مجھے ویسے امید نہیں تھی۔"

"میری بہن کہاں ہے؟" اسے ایک دم عالیہ کا خیال آیا۔

www.novelsclubb.com

"بہن تو تمہاری مجھ سے جان چھڑا کر بھاگ گئی ہے۔اس لیے اسے چھوڑ کر تم یہ سوچو تم کہاں ہو؟!" آریان نے جائی یانہ کے اوپر انکشاف کیا تھا۔

"عالیہ آپی تمہارے پاس نہیں ہے؟"اس نے حیرانگی سے پوچھا۔

آریان نے گردن نفی میں ہلادی۔

"نہیں تمہاری آپی اپنی جان بچا کر بھاگ گئی ہے لیکن وہ چلی گئی تو کیا ہوا تم تو ہو نا میں تم سے ہی کام چلالوں گا۔" یہ کہتے ہوئے اس نے جائی یانہ کے بال پیچھے ہٹانے چاہے مگر جائی یانہ نے اپنا سر پیچھے کیا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے ہاتھ مت لگانا۔"اس کی آنکھوں زخمی شیرنی والا تاثر تھا۔

"اچھا نہیں تو کیا کرو گی اپنے زید کو بلاؤ گی؟" آریان اس کی اس حرکت سے محظوظ ہوا تھا۔ "لیکن تمہارے پاس تو نا فون ہے اور نہ ہی تم باہر جا سکتی ہو تو تم کیسے بلا سکتی ہو؟ لیکن دیکھو تمہاری اسی پریشانی کو سمجھتے ہوئے میں نے تمہارے ہیرو کو پہلے ہی فون کر کے دو بجے آنے کا کہہ دیا ہے۔ اب شکریہ کرنے والی کوئی بات نہیں ہے۔ یہ تو میرا فرض تھا آخر کو دور شتے تم سے نکلتے ہی۔ ویسے ماننا پڑے گا پیار وہ تم سے بہت کرتا ہے۔ اسی لیے تو جب سے اسے پتہ چلا ہے تم میرے پاس ہو تب سے کوئی پچاس مسڈ کالز تو میرے پاس آ ہی چکی ہے۔ شاید بہت مس کر رہا ہے تمہیں!"

www.novelsclubb.com

بات کرتے ہوئے آریان کی نظریں بے ساختہ جائی یانہ کے ہاتھوں پر گئی۔ جائی یانہ نے بھی آریان کی نظروں کا تعاقب کیا۔ اس کے ہاتھوں پر خراش اور ہلکی پھلکی سی چوٹیں تھیں۔

"میرے آدمیوں کو میں نے سمجھایا بھی تھا کہ تمہیں بہت آرام اور بہت خیال سے لے کر آئے۔ میرے کزن کی تم میں جان بستی ہے۔ اب اگر وہ دیکھے گا تمہارے ہاتھوں پر یوں چوٹوں کے نشان ہے تو وہ کیا سوچے گا میں تمہارا خیال بھی نہیں رکھ پایا۔"

"مجھے چھوڑ دو آریان!" وہ اس کی باتوں پر یہی بول پائی تھی۔

"بھابھی صاحبہ! آپ کو چھوڑنے کے لیے تو نہیں پکڑا تھا ہم نے!"

www.novelsclubb.com

"تم آخر ہم سے چاہتے کیا ہو؟ کیوں میرے گھر والوں کے پیچھے پڑے ہوئے ہو۔"

جائی یانہ کی آواز میں ناچاہتے ہوئے بھی بے بسی در آئی تھی۔

"تمہاری پھپھو اور میری امی جان کا کوئی پرانا حساب ہے۔ بس وہی چکانے کے لیے تم بہنوں کا استعمال کر رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

آریان نے بڑے آرام سے بتایا۔

"مگر ہم سے کیوں؟ ہم تینوں تو بس ان کی بھتیجیاں ہیں۔ اگر ان کے ساتھ تمہارے معاملات خراب ہے تو تم لوگ سیدھا پھپھو سے جا کر بات کرو۔" جائی یانہ الجھ گئی تھی۔

"دیکھو یہ سارا پلان امی جان کا ہے۔ انہوں نے جو کہا میں نے کیا۔ تم نے اگر اس بارے میں مزید پوچھنا ہے تو ان سے پوچھ لینا اگر آج رات تک تم ان سے بات کرنے کے قابل رہی تو!" اس نے آخری بات معنی خیز انداز میں کہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیا مطلب ہے تمہارا؟" جائی یانہ اس کی بات کا کچھ کچھ مفہوم تو سمجھ گئی تھی۔

"اب سارے مطلب تمہارے زید کے آنے کے بعد سمجھائے جائیں گے تب تک تم دوبارہ آرام کر لو۔"

یہ کہہ کر آریان رکا نہیں اور باہر چلا گیا۔ جاتے جاتے وہ دروازہ بند کر کے چلا گیا تھا جس کی وجہ سے اب کمرہ ایک بار پھر تاریکی میں ڈوب چکا تھا۔

****

www.novelsclubb.com

عزاہ پانی کی بوتل اٹھا کر اپنے کمرے میں جا رہی تھی جب اسے اپنی پھپھو عجلت میں موبائل اپنے بیگ میں ڈالتی راہداری سے اس کے پاس سے گزری۔

"پھپھو!" اس نے بلاوجہ انہیں بلایا تھا۔

زینب فوراً رک گئی۔

"اچھا ہوا تم مجھے یہی مل گئی۔" پہلے وہ جتنی عجلت میں لگ رہی تھیں اب ان کے لہجے سے سکون ہی سکون محسوس ہو رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کو کوئی کام تھا؟" عزاہ نے پوچھا۔

"ہاں کام تو تھا۔"

"کیا؟"

زینب نے فوراً اس کے سوال کا جواب نہیں دیا بلکہ اس کے ہاتھوں سے بوتل اٹھا کر انہوں نے ایک طرف رکھ دی پھر اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔

"دیکھو عزاہ! تم میری بھتیجی ہو، میرے بھائی کی بیٹی ہو، میری بہو بھی ہو اور سب سے بڑھ کر تم مجھے میری زندگی کی بہت بڑی خوشی بھی دینے جا رہی ہو۔ تم مجھے دادی بنانے جا رہی ہو۔ مجھے اس دنیا میں سب سے زیادہ عزیز اب بس تم ہی ہو۔ اس وقت اگر میں چاہوں تو خود غرض بن کر یہ کہہ سکتی ہوں اس گھر کو

بنائے رکھنے کی خاطر اپنا آپ قربان کر دینا لیکن میں یہ نہیں کہوں گی عزاہ! کیونکہ اس طرح گھر نہیں زندان بنائے جاتے ہیں اور میں اپنی اگلی نسل کو زندان میں نہیں دیکھنا چاہوں گی۔"

"آپ یہ کیا کہہ رہی ہیں پھپھو؟!" عزاہ ان کی آدھی ادھوری باتوں کو سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

"میں ٹھیک کہہ رہی ہوں عزاہ! میں، شایان اور نمرہ ہم تینوں ہی نفسیاتی الجھنوں کا شکار ہے۔ ہم تینوں ہی اس الجھن میں بری طرح پھنسے ہوئے ہیں۔ اگر صحیح وقت پر تم نے صحیح فیصلے نہ لیے تو نفسیاتی چکر ختم نہیں ہونگے بلکہ مزید بڑھتے چلے جائیں گے۔ کچھ فیصلے کٹھن ہوتے ہیں مگر جب وقت آئے تو انہیں اٹھا لینا چاہیے۔ یہ آپ کے لیے اور آپ کے ارد گرد رہنے والے لوگوں کے بہت

ضروری ہوتا ہے۔ میں یہ سب اس لیے کہہ رہی ہوں کیونکہ مجھے نہیں پتہ آگے مجھے تم سے ایسا کچھ کہنے کا موقع ملے گا بھی یا نہیں!"

"آپ ایسی باتیں کیوں کر رہی ہیں پھپھو؟" عزاہ کی آنکھیں نم ہونے لگ گئیں تھیں۔ وہ پہلے ہی جائی یانہ کی فکر میں ہلکان ہو رہی تھی اور اب پھپھو بھی عجیب و غریب باتیں کرنے بیٹھ گئی تھیں۔

"کیونکہ عزاہ یہ باتیں تمہارے بھلے کے لیے جو ہیں۔" زینب اداسی سے مسکرائی اور اس کے گال پیار سے تھپتھپائے۔ پھر انہوں نے مڑ کر اپنے پیچھے دیوار پر لگی گھڑی کو دیکھا۔

"ایک بج گئے ہیں۔میں نکلتی ہوں۔"انہوں نے نرمی سے عزاہ کے ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں سے جدا کیا۔

"آپ کہاں جا رہی ہیں؟"عزاہ نے فوراً سے پوچھا۔

"تمہیں پتہ چل جائے گا۔"انہوں نے نرمی سے اپنا ہاتھ عزاہ کے گال پر رکھا۔انہوں نے غور سے عزاہ کا چہرہ دیکھا۔اس کی آنکھوں تلے حلقے تھے۔چہرے پر خون کی کمی کی وجہ سے پیلاہٹ کا راج تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم اپنا دھیان کیوں نہیں رکھ رہی ہو عزاہ؟نہ تم ڈاکٹر کے پاس باقاعدگی سے جا رہی ہو اور نہ ہی تم اپنی ڈائیٹ کا خیال رکھ رہی ہو۔اگر تم اپنی

بہنوں کی فکر میں یہ سب کر رہی ہو تو یہ بات جان لو عالیہ آریان کی قید سے باہر نکل آئی ہے اور جائی یا نہ بھی تمہیں مل جائے گی۔"

عزاہ ہکا بکا اپنی پھپھو کو دیکھے گئی۔

"پھپھو! آپ کو کیسے پتہ؟"

"میں اب چلتی ہوں۔" یہ کہہ کر زینب عزاہ کو اسی جگہ چھوڑ کر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

جانے کیوں عزاہ کو لگ رہا تھا پھپھو واقعی میں اسے چھوڑ کر جا رہی ہیں۔

****

زید جلے پیر کی بلی کی طرح ایک پل کے لیے بھی سکون سے نہیں بیٹھ رہا تھا۔وہ بار بار اپنے ہاسٹل کے کمرے کے چکر کاٹ رہا تھا اور نظریں بار بار دیوار پر گھڑی پر اٹھ رہی تھی جس کے مطابق دو بجنے میں بس دو منٹ رہ گئے تھے۔اس کا یہ اضطراب کمرے میں موجود موسیٰ نے محسوس کر لیا تھا۔

"یار زید ہوا کیا ہے اب بتا بھی دو! صبح سے دیکھ رہا ہوں تم پریشان ہو اور رات کو تو تم ہاسٹل ہی نہیں آئے تھے۔آخر بات کیا ہے؟"

www.novelsclubb.com

"موسیٰ میں ابھی بات کرنے کی حالت میں نہیں ہوں۔ پلیز مجھے کچھ دیر کے لیے تنہا چھوڑ دو۔"

"تم بتا۔۔۔" اس سے پہلے موسیٰ اپنی بات پوری کر پاتا اس سے پہلے ہی زید کے موبائل پر نوٹیفکیشن آیا۔ وہ سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر موبائل پر دیکھنے لگا۔ میسج سم کمپنی سے آیا تھا۔ زید کو مایوسی اور غصہ دونوں محسوس آیا۔

"کسی کے میسج کا انتظار کر رہے ہو؟" موسیٰ اس کی یہ حرکت بھی بھانپ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"جائی یانہ اغوا ہو گئی ہے۔" موسیٰ سے جان چھڑانے کے لیے اس نے یہی بتا دیا۔

"واٹ؟ جائی یانہ اغوا ہو گئی ہے؟" اس نے بے اختیاری میں کہہ دیا مگر جب زید نے اسے گھور کر دیکھا تو اس نے فوراً جملے کی تصیح کی۔

"میرا مطلب تھا جائی یانہ بھابھی اغوا ہو گئی ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"ہمم! اور میں پہلے ہی پریشان ہوں اس لیے مزید پریشان مت کرو۔"

"لیکن زید تم نے تو بھابھی کے موبائل پر ٹریکر لگایا تھا نا؟ اس سے ان کی لوکیشن ٹریک کر لو۔" موسیٰ نے فوراً سے اسے یاد دلایا۔ دراصل بائیک بکنے کے بعد حاصل ہونے والی رقم سے زید نے موسیٰ کے ایک جاننے والے سے لیپ ٹاپ اور ٹریکر خریدا تھا۔ موسیٰ کا حوالہ دینے کی وجہ سے اسے بہت کم قیمت پر یہ دونوں چیزیں مل گئی تھیں۔ زید نے وہ ٹریکر اس دن بازار میں جائی یانہ کے موبائل پر لگایا تھا جب نائلہ اور جائی یانہ خریداری کے لیے بازار گئے تھے۔

"ان کا موبائل سڑک پر گرا ہوا ملا ہے اور ٹریکر موبائل پر ہی لگا ہوا تھا۔" زید نے اس کی بات کا بیزاری سے جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

زید نے فون پر ٹائم کو دیکھا جو دو بج کر ایک منٹ بتا رہی تھی۔ ابھی تک آریان کی طرف سے میسج اسے نہیں ملا تھا۔ زید کا اضطراب بڑھتا جا رہا تھا۔

اسی وقت اسے کسی انجان نمبر سے کال آئی۔اس نے فوراً سے اٹھالی۔

"لگتا ہے موبائل ہاتھ میں ہی تھا تمہارے؟"دوسری طرف سے کوئی اس کے فوراً کال اٹھانے پر چوٹ کر رہا تھا۔

"جگہ بتاؤ،مجھے کہاں آنا ہے؟"زید نے بے صبری سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"اتنی جلدی؟ابھی تو میں نے بھابھی کی پوری طرح سے خاطر تواضع بھی نہیں کی تھی۔"دوسری طرف سے اس کی بے صبری کو بڑا انجوائے کیا جارہا تھا۔

"آریان پلیز مجھے بتاؤ جائی یانہ کہاں ہے؟ تمہیں جو چاہیے مجھ سے لے لو مگر جائی یانہ کو چھوڑ دو۔"

"تمہارے پاس ہے کیا ایسا جو تم سے لیا جائے اور جو تمہارے پاس آیا تھا وہ میں نے لے لیا۔" آریان نے بات شروع حقارت سے کی تھی مگر آخری بات ذو معنی انداز میں لے گیا تھا۔

زید نے اپنی مٹھیاں بھینچی اور خود کو بمشکل ضبط پر آمادہ کیا۔ اگر جائی یانہ آریان کے پاس نہ ہوتی تو وہ آریان کے اس وقت ٹکڑے کر ڈالتا۔

دوسری طرف سے زید کو خاموش دیکھ کر آریان خود ہی بولا۔

"لگ رہا ہے میں کچھ زیادہ ہی بول رہا ہوں۔ چلو تم بھی کیا یاد کرو گے تمہیں ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں۔ جگہ پر پہنچو۔"

آریان نے یہ کہہ کر کال کاٹ دی اور زید میسج آنے سے پہلے ہی اپنا والٹ اور دوسری چیزیں لے کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ کمرے میں موجود موسیٰ زید کی اس حالت پر تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

****

جائی یا نہ کرسی پر سر جھکائے بیٹھی تھی۔اس نے اپنے آپ کو نکالنے کے لیے دماغ میں آتے سارے جتن کر لیے تھے مگر بے سود!

وہ یونہی مایوس بیٹھی ہوئی تھی جب اچانک سے دروازہ کھلا۔وہ ایک دم ڈری تھی۔ایک بار پھر اسے ہیولا ہی دکھائی دے رہا تھا مگر اس بار وہ ہیولے کی پہچان جانتی تھی۔وہ اس کے عین سامنے کھڑا ہو گیا۔

"تمہارا شوہر آ رہا ہے تمہیں بچانے! چلو آؤ میرے ساتھ!" یہ کہہ کر آریان جھکا اور اس کے ہاتھوں اور پاؤں کو رسی سے آزاد کرنے لگ گیا۔

کچھ ہی دیر میں جائی یانہ ان رسیوں سے آزاد ہو گئی۔ وہ اپنی اسی آزادی کا فائدہ اٹھاتے ہوئے یہاں سے بھاگنا چاہتی تھی مگر اس کی یہ کوشش آریان نے اس کی کلائی تھام کر فوراً ناکام کر دی۔

"آرام سے جائی یانہ، میں نرمی سے پیش آرہا ہوں تو اس کا یہ مطلب ہر گز نہیں ہے تم میری نرمی کا ناجائز فائدہ اٹھاؤ۔" اس کے بعد ایک اور آدمی کمرے میں آیا۔ آریان نے اس کے سامنے جائی یانہ کے دونوں ہاتھ آگے کر دیے۔ دوسرے آدمی نے جلدی سے اس کے ہاتھ رسی سے باندھ دیے۔ پھر کالے رنگ کی پٹی اس کی آنکھوں پر باندھی گئی۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کو اب اندھیرے کے سوا کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ تبھی اسے اپنی کنپٹی پر سخت سی چیز محسوس ہوئی۔

"اب خاموشی سے جہاں لے کر چلوں وہی جانا ہلکی سی بھی ہوشیاری مت کرنا ورنہ کنپٹی پر رکھی گن سے تمہارا دماغ ایک اچھا سبق سیکھ لے گا۔"

جائی یانہ کے ماتھے سے پسینے پھوٹنے لگ گئے۔اسے اپنا آپ ایک غار میں دکھائی دیا۔

"چلو اب آگے چلو!" جائی یانہ کو اپنا بازو آریان کی مضبوط گرفت میں بند محسوس ہوا۔جائی یانہ چلنے سے ہچکچا رہی تھی آریان نے اس کی کنپٹی پر رکھی گن زرا سی دبائی۔

www.novelsclubb.com

"چلو!" اسے چار و ناچار اب چلنا ہی تھا۔

****

اب اگر مسز جہانگیر کے گھر پر چلیں تو آج وہاں پر سکون ہی سکون قائم تھا۔ مسز جہانگیر بہت آرام سے اپنے کمرے میں تیار ہو رہی تھیں۔ انہوں نے پیلے رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی جس پر پھولوں کی پرنٹ کا بڑا سا ڈوپٹہ کندھے کی ایک طرف لٹک رہا تھا۔ بالوں کو انہوں نے جوڑے کی صورت میں باندھا ہوا تھا۔ اب بس میک اپ ہی رہ گیا تھا جو وہ آرام سے کر رہی تھی اور گاہے بگاہے اپنے پیچھے موجود نمرہ کو دیکھ رہی تھی جو کب سے چکر کاٹ رہی تھی۔ اس کا اضطراب دیکھ کر بھی مسز جہانگیر کو کوئی فرق نہیں پڑ رہا تھا۔

"اگر بدلہ لینے کی ہمت نہیں تھی تو پھر اس چکر میں پڑی ہی کیوں؟"

مسز جہانگیر نے بڑے آرام سے پوچھا۔

"آپ کو کس نے کہا مجھ میں بدلہ لینے کی ہمت نہیں ہے؟" نمرہ نے بھی رک کر ان سے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

مسز جہانگیر نے اس کے سوال کا جواب نہیں دیا بس خاموشی سے اپنی آنکھوں کو بھورے رنگ کی آئی شیڈو سے رنگنے لگ گئی۔

وہ اپنے کام میں جب مگن ہو گئی تو اس بار نمرہ نے ان کا انہماک توڑا۔

"ہم یہ کام آج ہی کیوں کریں؟" اس کے سوال پر انہوں نے سکون بھرا سانس خارج کیا۔

"کیونکہ کام کرنے کا دن آج کا دن ہی ہے۔" وہ اب آنکھوں پر آئی لائینز لگانے کے لیے لائینز تلاش کرنے لگ گئیں۔

www.novelsclubb.com

"لیکن عالیہ جب اس گھر سے نہیں بھاگی تھی تب تو آپ کا ایسا کوئی ارادہ نہیں تھا امی جان!"

مسز جہانگیر آنکھوں کے پاس ایک ٹیڑھی لکیر کھینچنے لگی۔

"کیونکہ عالیہ کو میرے ماضی کے بارے میں سب کچھ پتہ ہے نمرہ اور میں نہیں چاہتی عالیہ یا کوئی بھی زینب کو پہلے بتا کر وہ مزہ چھین لے جو میں اسے بتا کر اس کی اڑی ہوئی رنگت دیکھ کر لوں گی۔" وہ اب اس آڑھی لائن کو اپنی پلکوں کے اوپر سے لے کر جا رہی تھی۔

"عالیہ کو یہ سب کس نے بتایا؟" نمرہ کی آواز ترش ہونے لگ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں نے،اور کون بتائے گا؟"مسز جہانگیر نے اپنی دونوں آنکھوں کے لائنز کو متوازن کیا۔

"آپ نے یہ کیوں کیا؟"اس کے چہرے پر غضب چھا گیا تھا۔غصے کی شدت سے اس کا چہرہ لال پڑ چکا تھا۔"میں ابھی اس سب کے لیے تیار نہیں تھی۔ مجھے لگا تھا ان سب میں ابھی وقت ہے لیکن آپ کی اس غلطی کی وجہ سے مجھے میری ماں کا سامنا اس وقت کرنا ہو گا جس وقت میں تیار ہی نہیں ہوں۔"

مسز جہانگیر نے اس کی بات کو یکسر نظر انداز کیا اور اپنے چہرے پر طائرانہ نظر دوڑا کر نیچے موجود لپ اسٹک کی شیڈ دیکھنے لگ گئیں۔کچھ دیر ڈھونڈنے کے بعد انہیں اپنا مطلوبہ شیڈ مل ہی گیا۔

انہوں نے جیسے ہی لپ اسٹک اپنے ہونٹوں پر لگائی لپ اسٹک نے ہونٹوں کو لال رنگ میں رنگنا شروع کر دیا۔

"میری بات کا جواب دیں!" نمرہ اب مسز جہانگیر کے عین پاس آ کر کھڑی ہو گئی تھی۔ مسز جہانگیر نے آرام سے اپنی لپ اسٹک لگائی پھر پورا چہرہ دیکھنے کے بعد وہ مڑی اور نمرہ کو دیکھا۔

"عالیہ کو بتا کر میں نے کوئی غلطی نہیں کی ہے نمرہ! یہ کام بہت پہلے ہی ہو جانا چاہیے تھا مگر تمہارے اور میرے، ہم دونوں کے جذبات اس کام کو پہلے ہونے نہیں دے رہے تھے۔ عالیہ کو بتا کر مجھے ایک موٹیو ملا ہے۔ اب اگر میں

www.novelsclubb.com

زینب کا سامنا نہیں کروں گی تو پھر بعد میں یہ کام کرنے کا فائدہ ہی نہیں رہ جائے گا اور ہاں!"

وہ پل بھر کو ٹھہری۔

"آئندہ کے بعد تم نے کبھی بھی مجھ سے اس لہجے میں بات کی تو تمہاری زبان نکال کر تمہارے ہاتھ میں رکھ دوں گی۔اب باہر جاؤ اور جا کر دیکھو ملازموں نے تیاری کر لی ہے۔"

www.novelsclubb.com

نمرہ کچھ دیر یونہی کھڑی رہی پھر خاموشی سے باہر چلی گئی۔ مسز جہانگیر نے ایک نظر پھر خود کو دیکھا۔

اسی وقت کمرے میں رنگ ٹون کی آواز گونجی۔ مسز جہانگیر نے ایک بیزار نظر موبائل پر ڈالی جس پر آریان کا نام جگمگا رہا تھا۔

انہوں نے موبائل کو نزاکت سے اٹھایا اور ایک ادا سے اپنے کانوں پر لگایا۔

"بولو؟"

www.novelsclubb.com

"آپ نہیں آئیں گی؟"

"نہیں! میں نے زینب کو بلایا ہے۔ مجھے لگتا ہے آج یہ قصہ ختم ہو جانا چاہیے۔"

"اچھی بات ہے۔" یہ کہہ کر آریان نے کال کاٹ دی۔

مسز جہانگیر نے موبائل کان سے ہٹایا اور دونوں ہاتھوں میں لے لیا۔

موبائل پر سوا دو بجنے کا اعلان ہو رہا تھا اور زینب کا اس وقت کوئی اتہ پتہ نہیں تھا۔ مسز جہانگیر انتظار کی سوئیوں پر بیٹھ گئی تھیں۔

****

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

جائی یانہ کی آنکھوں سے جب پٹی ہٹائی گئی تو اس نے اپنے آپ کو بڑی بڑی مشینوں کے درمیان پایا۔اس کے ہاتھ ابھی تک رسی میں بندھے تھے۔وہ آدمی اس پر کڑی نظر رکھے ہوئے اس کے بالکل پاس کھڑا تھا جبکہ آریان سپاٹ تاثرات سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

"ایک بات پوچھوں تم سے؟" جائی یانہ کے ذہن میں ایک بات کب سے تنگ کر رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہمم پوچھو!" آریان نے تھوڑے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپی جب گھر چھوڑ کر گئی تھی تو تم نے کیا کیا؟ فوراً ہی اپنی اصلیت بتا دی یا پھر انتظار کیا؟"

"جب تمہاری آپی گھر چھوڑ کر آئی میں نے اسی رات تمہاری آپی سے نکاح کر لیا اور اسے لے کر اپارٹمنٹ میں رہنے لگ گیا۔ اسے شاید ہماری اصلیت کبھی پتہ نہیں چلتی اگر تمہاری آپی میری اور نمرہ کی باتیں نہیں سنتی۔" آریان نے بڑے تحمل سے جواب دیا۔

"تو تم نے آپی سے شادی اپنی ماں کے بدلے کے لیے ہی کی تھی؟" جائی یانہ نے پوچھا۔

"بالکل!" آریان نے بڑے آرام سے کہا۔

"اور جب آپی کو تمہاری حقیقت پتہ چلی تو تم نے ان کے ساتھ کیا کیا؟ کہیں انہیں کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا۔" جائی یا نہ خود بھی نہیں جانتی تھی وہ اتنے بے تکے سوال کیوں پوچھ رہی تھی۔

"میں نے تمہاری آپی کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ وہ میری بیوی ہے اور اس نے میرا کوئی نقصان بھی نہیں کیا تھا جو میں اسے مار تا پیٹتا۔ اگر اس وقت تمہاری جگہ وہ یہاں کھڑی ہوتی تو میں ضرور اس کو بچانے کی کوشش کرتا۔ وہ بیوقوف تھی مگر میں جانتا تھا وہ واحد تھی جو مجھ سے مخلص رہی۔"

آریان نے آخری بات کافی گہرائی سے کہی تھی۔اس سے پہلے جائی یانہ کچھ کہہ پاتی،آریان کے موبائل پر نوٹیفکیشن آیا۔اس نے موبائل جیب سے نکالا اور دیکھنے لگا۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ آگئی۔

"بات ماننی پڑے گی بیس منٹ کا فاصلہ دس منٹ میں طے کرنا آسان کام نہیں ہے۔ایسا کیا ہے تم میں جو اچھا بھلا آدمی تمہارے پیچھے سب کچھ چھوڑ کر دیوانہ ہوا ہے۔"

آریان کی نظریں موبائل پر ہی تھی۔وہ جائی یانہ سے اس قدر دور تھا کہ جائی یانہ کو سرمئی رنگ کے علاوہ اسکرین میں کوئی اور رنگ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"زید آ گیا ہے؟" جائی یانہ نے ایک امید سے پوچھا۔

"ہمم! اور شاید تمہاری موت کا فرشتہ بھی!" اس نے موبائل جیب میں رکھتے ہوئے اس کی طرف بڑھتے ہوئے آرام سے کہا۔ جائی یانہ کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا گئی۔

آریان نے اس کے ہاتھوں کے درمیان بندھی رسی کو بڑے آرام سے پکڑا پھر اسے کھینچتا ہوا ایک طرف لے کر جانے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

****

جیسے ہی دو بج کر بیس منٹ ہوئے مسز جہانگیر کے دروازے پر دستک ہوئی اور ایک ملازمہ اندر آئی۔

مسز جہانگیر نے مڑ کر سوالیہ انداز میں دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی دوست زینب آئی ہے۔" یہ بات سنتے ہی ان کے چہرے پر مسکراہٹ رینگ اٹھی تھی۔

"اسے لاؤنج میں بٹھادو۔"

"جی بہتر!"

یہ کہہ کر ملازمہ کمرے سے باہر نکل گئی جبکہ مسز جہانگیر نے اپنا موبائل اٹھایا اور باہر کی جانب نکل گئی۔ وہ چاہتی تھی آج کا دن ان کی زندگی کا یادگار دن بن جائے اور واقعی میں یہی ہونے جارہا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

زید بھاگتا ہوا ارد گرد دیکھ رہا تھا۔اسے سوائے بند پڑی مشینوں کے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔آریان نے اسے اپنے ایک ایسے کارخانے میں بلایا تھا جو کافی سالوں سے بند پڑا تھا۔

وہ بار بار ادھر ادھر دیکھ رہا تھا مگر اسے ایک بھی آدم زاد ابھی تک دکھائی نہیں دے پایا تھا۔وہ جب کارخانے کے عین وسط میں پہنچا تو تبھی اسے اپنے پیچھے سے آواز سنائی دی۔

"کیا ہوا زید؟اپنی بیوی کو ڈھونڈ رہے ہو؟"زید کرنٹ کھا کر پیچھے کو مڑا۔

زید کو آریان کچھ دور نیلے رنگ کے بڑے بڑے ڈرم کے اوپر کھڑا ملا۔آریان نے ایک پاؤں نیلے رنگ کے ڈرم پر جبکہ دوسرا پاؤں لکڑی کے تختے کے کنارے پر رکھا ہوا تھا۔اس تختے کے بالکل دوسرے کنارے پر جائی یانہ کھڑی تھی۔آریان کے ہاتھ میں گن تھی جس نے جائی یانہ کی پشت پر نشانہ باندھا ہوا تھا۔ جائی یانہ کی سائیڈ پر نیلے رنگ کے بند ڈرم ختم ہو گئے تھے۔وہ تختے کے سہارے ہوا میں معلق تھی۔تختے کے عین نیچے ایک چھوٹا سا ڈرم تھا جو تختے تک نہیں پہنچ پا رہا تھا۔یہ باقی ڈرم کی طرح بند نہیں تھا بلکہ کھلا ہوا تھا۔

زید اس ڈرم کے اندر نہیں دیکھ سکتا تھا مگر جائی یانہ جس طرح سہمے ہوئے انداز میں اپنے نیچے موجود اس نیلے ڈرم کو دیکھ رہی تھی زید کا دل بتا رہا تھا وہاں پر کچھ ٹھیک نہیں ہے۔

www.novelsclubb.com

ابھی وہ اسے دیکھتا اسے اپنے پیچھے پشت پر ایک سخت چیز کا احساس ہوا۔ اس نے جب مڑ کر دیکھا تو اسے ایک آدمی دکھائی دیا جو زید کی پشت پر پستول تانے کھڑا تھا۔

"کیسے ہو زید؟ کافی دنوں بعد ملاقات ہوئی ہے۔" تناؤ چھائے ماحول میں آریان اس قدر آرام سے زید کا حال چال پوچھ رہا تھا جیسے اس نے انہیں دعوت پر بلایا ہو۔

"جائی یانہ کو چھوڑ دو آریان!" زید نے ترش لہجے میں اسے کہا۔

"اچھا واقعی میں؟" آریان نے مصنوعی تعجب سے پوچھا۔ "لیکن مجھے تو لگتا ہے مجھے جائی یا نہ بھابھی کو نہیں چھوڑنا چاہیے کیونکہ اگر میں نے تختے پر سے اپنا پاؤں ہٹایا تو جائی یا نہ بھابھی سیدھا ڈرم میں گر جائے گی اور ڈرم میں تیزتا تیزاب بھابھی کے پورے جسم کو جلا ڈالے گا۔"

آریان کی یہ بات سن کر زید کو سکتے میں چلا گیا۔ تیزاب کا سوچتے ہی اس کے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی۔ اگر جائی یا نہ اس ڈرم میں۔۔۔ نہیں نہیں!

"دیکھو آریان وہ بے قصور ہے۔ اسے چھوڑ دو۔ تمہاری لڑائی تو اس کے گھر والوں کے ساتھ ہے نا۔" زید نے التجاء کی۔

"تم غلط کہہ رہے ہو زید! میری ماں کی لڑائی اس کے گھر والوں کے ساتھ ہے۔ میری لڑائی تو تمہارے خاندان کے ساتھ ہے۔ تم، عائشہ اور زاہد! مجھے تم تینوں بری طرح کھٹکتے ہو۔ تمہیں تمہارے انجام تک پہنچانے کے بعد میں تمہارے خاندان کی جانب بڑھوں گا۔"

"ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے؟" زید نے رندھے انداز میں پوچھا۔

"تم نے میرا کیا بگاڑا ہے؟ تمہاری وجہ سے میرا باپ اتنی جلدی مرا ہے۔ مرتے وقت بھی ان کے ذہن میں صرف اور صرف تم لوگ تھے۔ میں تو کبھی ان کے لیے کچھ تھا ہی نہیں!" آریان کا لہجہ تلخ ہو گیا تھا۔

"دیکھو جائی یانہ اس معاملے میں بھی بے قصور نکل رہی ہیں۔ پلیز انہیں چھوڑ دو۔ تمہیں مجھ سے نفرت ہے نا مجھے ختم کر ڈالو مگر انہیں نہیں پلیز!" زید کی آواز نم ہو گئی تھی۔

"تمہیں ہی تو ختم کر رہا ہوں زید! آہستہ آہستہ بہت آرام سے!"

پھر آریان نے جائی یانہ کی پشت کو گھورا۔

www.novelsclubb.com

"اپنی بیوی کو الوداع کہہ دو زید!"

اس نے اپنا نشانہ باندھ لیا تھا. اس کی انگلی ٹرگر کی جانب آہستگی سے سفر کر رہی تھی۔

جائی یانہ نے سر اٹھا کر پہلی دفعہ زید کی آنکھوں میں دیکھا۔ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔ زید کو محسوس ہوا جائی یانہ آنکھوں سے اسے کوئی پیغام دے رہی ہے۔ لیکن کیا؟

جیسے ہی آریان نے ٹرگر کا دبایا جائی یانہ فوراً اپنی دائیں جانب اچھلی تھی۔ نشانہ چوک گیا تھا اور گولی بس جائی یانہ کے بازو کو چھوتے چھوتے بچی تھی۔ وہ زمین پر گر گئی۔

زید سمجھ گیا جائی یانہ کا کیا مطلب تھا۔اس نے پہلے اپنا ہاتھ پیچھے کر کے اپنے پیچھے کھڑے شخص کا گن والا ہاتھ پکڑا پھر اسے اوپر کر دیا۔آدمی نے بوکھلا کر فائر کیا مگر وہ گولی اوپر چھت کی جانب چلی گئی تھی۔

جائی یانہ کے گھٹنے کی جلد زمین پر گرنے کی وجہ سے چھل گئی تھی مگر ابھی اس کے پاس درد محسوس کرنے کا وقت نہیں تھا۔وہ جلدی سے اٹھ کر بھاگتے ہوئے زید کے پاس آئی اور اپنے دونوں ہاتھوں سے زید کا بازو پکڑ کر بھاگنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

آریان اور اس کے ساتھ ملا آدمی اس سب کے لیے بالکل بھی تیار نہیں تھے۔ان کو تو لگ رہا تھا سب کچھ ان کے کنٹرول میں ہے۔وہ دونوں ان کے

تعاقب میں بھاگے۔ساتھ ساتھ ان پر گولیاں بھی چلا رہے تھے مگر بار بار نشانہ چوک رہا تھا۔

"اب کیا کرنا ہے؟"زید نے پوچھا۔

"مجھے کیا پتہ؟"جائی یا نہ لا علم تھی۔

"تو پھر آپ یوں اچھلی کیوں؟"زید کے سوال پر اس نے بھاگتے ہوئے بھی زید کو آنکھیں دکھائیں۔

www.novelsclubb.com

"تو تم کیا چاہتے تھے میں بے موت ماری جاؤں؟"

"نہیں میں ایسا تو نہیں چاہتا تھا۔"

ایک دم سے انہیں اپنے پیچھے سے فائرنگ کی آوازیں آنا بند ہو گئی تھی۔ ساتھ ساتھ اپنے تعاقب میں سنائے دیتی آہٹ بھی دم توڑ گئی۔

"یہ لوگ کہاں گئے؟" جائی یانہ نے مڑ کر دیکھا تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کی رفتار نہ چاہتے ہوئے بھی کم ہوئی تھی مگر زید نے اس کا ہاتھ پکڑا اسے کارخانے سے باہر لے جانے کی کوشش میں لگا رہا۔

"بھاگتی رہیں مجھے یہ خاموشی صحیح نہیں لگ رہی ہے۔"

ان دونوں کو کارخانے کا گیٹ دکھائی دینے لگ گیا تھا۔اس سے پہلے وہ دونوں اس کے پاس پہنچ پاتے۔کھلا ہوا گیٹ بند ہونے لگ گیا۔ایک ہیولا اسے بند کر رہا تھا۔زید جائی یانہ کا ہاتھ تھام کر اپنی ساری ہمت سمیٹ کر گیٹ کی جانب بڑھ رہا تھا مگر ان کے پہنچنے تک گیٹ بند ہو گیا تھا ایسے جیسے امید کے دروازے بند ہوتے ہیں۔وہ دونوں گیٹ کے سامنے رک گئے۔

"آریان میں کہتا ہوں دروازہ کھولو!"زید زور زور سے گیٹ پر ہاتھ مارنے لگ گیا جبکہ جائی یانہ ارد گرد نظریں دوڑانے لگی۔

ایک دم جائی یانہ کو فضا میں کچھ عجیب سی بدبو محسوس ہوئی۔

"یہ تو پٹرول کی سمیل ہے۔" اس نے ارد گرد دیکھتے ہوئے کہا۔ جائی یانہ کی بات سن کر زید نے بھی اس بات کو محسوس کیا۔

پھر زید نے گیٹ کے تھوڑے مزید قریب آیا۔ وہ محسوس کر سکتا تھا پیٹرل کی بو گیٹ کی جانب زیادہ تیز تھی۔

www.novelsclubb.com

"وہ لوگ اس کارخانے کو جلانا چاہتے ہیں۔" زید اس نہج پر پہنچ چکا تھا۔

"اب ہم کیا کریں؟" جائی یانہ نے پریشانی سے پوچھا جبکہ زید اپنے بالوں پر ہاتھ پھیرتا ہوا ادھر ادھر چلنے لگا۔

ایک دم موبائل پر میسج آنے کی آواز گونجی جسے زید نے تو نظر انداز کر دیا تھا مگر جائی یانہ نہیں کر پائی۔ وہ فوراً سے زید کے پاس گئی۔

"یہ کیا کر رہی ہیں آپ؟" زید جائی یانہ کو اتنا پاس دیکھ کر گھبرا گیا۔ جائی یانہ نے اس کی جیب سے موبائل نکالا۔

www.novelsclubb.com

"جو بہت پہلے کر لینا چاہیے تھا۔" وہ جلدی جلدی موبائل کی اسکرین پر انگلیاں چلا رہی تھی۔ پھر اس نے موبائل کان پر لگایا۔

"ہیلو پولیس؟!"

اور زید سمجھ گیا تھا جائی یا نہ کیا کرنے جا رہی تھی۔

****

وہ آرام سے لاؤنج کے صوفے پر بیٹھی ہوئی تھیں جب انہیں ہیل کی ٹک ٹک کی آواز لاؤنج کے قریب آتی دکھائی دی۔ پھر پیلے رنگ کا لباس پہنے اس کا پورا سراپا لاؤنج میں ان کے سامنے آ گیا۔

www.novelsclubb.com

زینب اسے دیکھتے ساتھ ہی اٹھ کھڑی ہوئی۔ دونوں کے چہرے پر مسکراہٹ در آئی۔

"کافی سالوں بعد مل کر اچھا لگا زینب!"

"مجھے بھی!"

دونوں کے لہجے میں خوشگواری آگئی تھی۔

www.novelsclubb.com

پھر وہ دونوں ہی صوفے پر ایک دوسرے کے آمنے بیٹھ گئیں۔ کچھ پل وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھتی رہی۔

"نمرہ اندر آ جاؤ۔" زینب نے یکدم خاموشی کی دیوار توڑی تھی۔ نمرہ جو باہر کھڑی تھی بری طرح گڑبڑا گئی۔ وہ اندر اس لیے نہیں گئی تھی کیونکہ وہ ماں کا سامنا کرنے سے کترا رہی تھی مگر شاید اس کی ماں پہلے سے ہی بہت کچھ جانتی تھی۔

نمرہ نے پہلے کچھ سوچنے کی کوشش کی کہ کسی طرح وہ اپنے آپ کو ماں کے سامنے جانے سے بچا لے مگر جب کوئی سرا ہاتھ نہیں لگا تو خاموشی سے ہار مان لی۔ وہ بغیر کچھ بولے اندر آئی اور اس صوفے کے دوسرے سرے پر بیٹھ گئی جس پر مسز جہانگیر بیٹھی ہوئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

تینوں ایک دوسرے کو تکتی رہی۔ پھر کچھ دیر بعد ملازمہ ہاتھ میں ٹرے پکڑے اندر آئی۔ اس ٹرے میں تین چائے کے مگ تھے۔ ملازمہ نے ہلکے نیلے رنگ کے دو مگ مسز جہانگیر اور نمرہ کے آگے رکھے جبکہ پیلے رنگ کا کپ زینب کے آگے۔

زینب مگ کو تکنے لگی۔

"پھر بات شروع کریں؟" مسز جہانگیر نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"ہمم! ٹھیک ہے نازنین!" زینب نے چہرہ اٹھا کر اپنی جان سے پیاری دوست کو دیکھا۔

****

پیٹرول چھڑکنے کی آوازیں آنا بالکل بند ہو گئی تھی۔ جائی یانہ نے بھی پولیس کو بتا کر کال رکھ دی تھی۔ زید پریشانی میں گھرا ہوا تھا اب کرنا کیا ہے۔

اسی وقت اسے گیٹ گرم ہونا محسوس ہوا۔ وہ فوراً سے پیچھے ہوا۔

www.novelsclubb.com

"انہوں نے آگ لگا دی ہے۔"

"اب کیا کریں؟" جائی یانہ کی پریشانی میں اضافہ ہو گیا تھا۔اس نے ابھی تو پولیس کو کال کر کے مدد مانگی تھی۔اتنی جلدی تو پولیس بھی نہیں پہنچ سکتی تھی۔

زید بھی سوچنے لگ گیا۔اب اگر آگ اندر آجاتی تو ان دونوں نے جل کر مرنا تھا اور اگر نہیں بھی آتی تب بھی بند کارخانے میں گھٹن اس قدر بڑھ جانی تھی کہ ان دونوں کا سانس لینا ناممکن ہو جاتا۔یہاں سے نکلنا ناممکن لگ رہا تھا۔

پھر اس کے ذہن میں ایک دم آیا آریان بھی تو کسی پیچھے کے دروازے سے ہی باہر گیا ہو گا کیونکہ گیٹ کی طرف تو جائی یانہ اور وہ بڑھ رہے تھے اور اس وقت ان دونوں نے اسے گیٹ سے نکلتے نہیں دیکھا تھا۔

اس نئی سوچ پر اس نے فوراً ادھر ادھر نظر دوڑائی تو اسے اپنے سامنے والی دیوار کی اوپری طرف ہلکی سی سفید رنگ کی روشنی محسوس ہوئی۔

زید نے جائی یانہ کا ہاتھ تھاما اور اسی طرف جانے لگا۔ جائی یانہ جو یہاں پر بند ہونے کی وجہ سے پریشان تھی زید کے یوں ہاتھ پکڑ کر ساتھ چلنے پر حیران ہوئی۔ پہلے اس نے سوال کرنا چاہا مگر جب وہ دونوں تھوڑے قریب پہنچے تو جائی یانہ کو اپنے سوال کا جواب مل گیا۔

www.novelsclubb.com

انہیں کوئی دوسرا دروازہ تو نہیں ہاں مگر دیوار پر اوپر کی طرف بنا روشن دان ضرور مل گیا تھا جسے کارڈ بورڈ کی مدد سے ڈھکا ہوا تھا۔

جائی یانہ نے کارڈ بورڈ کی لمبائی اور چوڑائی اپنی آنکھوں سے ہی ناپنے کی کوشش کی۔روشن دان اتنا کھلا تھا کہ وہ دونوں بمشکل ہی صحیح اس میں سے نکل ضرور سکتے تھے۔

"ہم نکل سکتے ہیں۔"جائی یانہ نے خوشی سے کہا۔

"ہاں! لیکن اوپر چڑھے گے کیسے؟"زید نے سوال اٹھایا۔اس کی بات پر جائی یانہ کی نگاہ کچھ دور پڑے ڈرم پر پڑی۔

www.novelsclubb.com

"ان کی مدد سے!"جائی یانہ نے ان ڈرم کی طرف اشارہ کیا۔

زید نے انہیں دیکھا تو اس کو اٹھانے کے لیے دوڑا۔ جائی یانہ بھی اس کی مدد کروانے کے لیے اس کے پیچھے گئی۔ دونوں نے دو ڈرم اٹھا کر ایک دوسرے کے اوپر رکھ دیے تھے۔

زید چاہتا تھا وہ پہلے جائی یانہ کو نکال دے مگر جائی یانہ نے اس کا دھیان اس کارڈ بورڈ پر دلایا جو روشن دان پر ابھی بھی چپکا ہوا تھا۔

"میں اس کارڈ بورڈ کو نہیں نکال سکتی ہوں۔" جائی یانہ نے اپنے ہاتھ سے پسینہ پونچھتے ہوئے کہا تھا۔ کارخانے میں گھٹن اور گرمی بڑھتی ہی جا رہی تھی۔

زید نے سر اثبات میں ہلایا اور پھر جلدی سے ڈرم پر چڑھ کر اس نے کارڈ بورڈ ہٹایا۔ کارڈ بورڈ کیل سے جڑا ہوا تھا۔ اس لیے اسے اکھاڑنے میں خاصی محنت لگی۔ جیسے ہی اس نے کارڈ بورڈ روزن دان سے علیحدہ کیا، کالے رنگ کا دھواں تیزی سے باہر سے اندر کی جانب بڑھا۔ زید اس دھوئیں میں صحیح سے سانس نہیں لے پایا اور زور زور سے کھانسنے لگا۔

کھانستے کھانستے جب اس نے گردن موڑ کر اپنے پیچھے دیکھا تو اس کی نظر بے ساختہ جائی یانہ پر گئی۔ وہ فکر مندی سے اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ جائی یانہ کو یوں کھڑا دیکھ کر اس نے ہمت باندھی اور اپنا ہاتھ نیچے کی جانب بڑھایا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ اس کا ہاتھ تھام کر محتاط انداز میں اوپر چڑھ گئی۔ اب وہ دونوں ڈرم پر بیٹھے تھے۔ زید نے باہر کی طرف دیکھا تو آگ دیوار سے لپٹی ہوئی تھی لیکن

اس دیوار کے ارد گرد کوئی شخص نہیں تھا۔شاید آریان اور اس کے آدمی گیٹ کی طرف تھے۔

"ہمیں کودنا ہوگا۔"زید نے باہر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"مگر باہر تو آگ لگی ہوئی ہے۔"اس نے اپنے ہاتھ سے منہ اور ناک کو ڈھانپا۔

www.novelsclubb.com

"ہمیں چانس لینا ہوگا ورنہ ہم دم گھٹنے کی وجہ سے یہی مر جائے گے۔ ویسے بھی آگ ابھی نیچے کی طرف ہی ہے۔ابھی وہ دیوار کے اوپر تک نہیں پہنچی ہے۔"

"مگر۔۔"اس سے پہلے جائی یانہ کوئی اور اعتراض کرتی زید نے اس کا ہاتھ تھام لیا۔

"ہمیں یہ کرنا ہی ہو گا۔"زید نے جائی یانہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے اسے باور کروایا۔

"پہلے آپ کو دیں!"زید ایک طرف ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"اور تم!"جائی یانہ نے اس کی طرف دیکھا۔

"آپ جائیے میں آپ کے پیچھے ہی پہنچوں گا۔" زید کی بات سن کر جائی یانہ نے تھوک نگلا اور اپنا چہرہ باہر کی طرف نکالا۔ آگ واقعی ہی نچلی جانب ہی لگی تھی مگر ایسا محسوس ہو رہا تھا آگ آہستہ آہستہ اوپر کی جانب بڑھ رہی ہے۔

جائی یانہ نے آنکھیں سختی سے بند کر لی اور روشن دان سے چھلانگ لگا لی۔ اس نے غلطی سے بھی آنکھ نہیں کھولی تھی۔ اسے اپنے جسم پر گرم آگ کی تیز حرارت محسوس ہوئی۔ پھر آہستہ آہستہ وہ زمین کی طرف بڑھنے لگی۔ گرمائش کم ہونے لگی اور پھر اس کے گھٹنے کسی سخت چیز سے بری طرح ٹکرائے۔ اس نے درد سے کراہ بھری۔ وہ ایک پل کے لیے زمین پر لیٹ گئی تھی مگر پھر ہمت کرتے ہوئے وہ کہنی کے بل اٹھ کر کھڑی ہوئی اور روشن دان کی دوسری جانب دیکھنے کی کوشش کی جہاں پر وہ تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ بھلے اس آگ کے کارخانے سے باہر نکل آئی تھی مگر وہ باہر نہیں آیا تھا۔اس کا سانس بری طرح اٹک رہا تھا۔آخر کار اسے اس کا چہرہ دکھائی دیا۔پھر وہ بھی کود پڑا۔جائی یانہ کا دل بیٹھنے لگ گیا۔اگر کہیں وہ اس آگ میں جل گیا تو؟

لیکن ایسا کچھ نہیں ہوا۔زید اس کے پاس ہی گرا تھا۔وہ کہنی کے بل گرا تھا۔

"اف!"اس نے بے اختیار کہا اور فوراً اپنی کہنی کو پکڑا۔اس کی ٹی شرٹ کی بازو لال ہونا شروع ہو چکی تھی۔جائی یانہ فوراً سے زمین پر بیٹھی اور اس کی کہنی تھام لی۔

"تمہیں تو زیادہ چوٹ لگ گئی ہے۔"اس نے اس کے بازو سے نکلتے خون کو دیکھا تو بولی۔دونوں کو پس منظر سے پولیس موبائل کے سائرن کی آواز آنا شروع ہو گئی تھی۔

"مجھے بھی یہی لگ رہا ہے۔"زید نے کراہتے ہوئے کہا۔

جائی یانہ نے اپنا سر تھوڑا سا اوپر کیا تو اس نے جو منظر دیکھا اس کی ریڑھ کی ہڈی سنسنا گئی۔اسے دور سے ایک ہیولا ان پر گن تانے دکھائی دیا۔اس کی گن کا نشانہ دور سے دیکھا جائے تو زید پر لگتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"زید!!" وہ سٹپٹائے انداز میں بولی اور بیٹھے بیٹھے ہی زید کے پشت کے سامنے آگئی۔ دوسری طرف سے ٹرگر دبا دیا گیا تھا۔ گولی چلنے کی آواز پورے ماحول میں گونجی تھی۔

زید جو اپنی تکلیف پر دہرا ہو رہا تھا۔ گولی چلنے کی آواز سن کر وہ کچھ دیر کے لیے سن ہو گیا۔ اس کا یہ سکتہ جائی یانہ کے زمین پر گرتے وجود نے توڑا تھا۔

دوپہر کی روشنی ابھی بھی تھی مگر زید کو اپنے ارد گرد تاریکی گہری ہوتی محسوس ہوئی۔

www.novelsclubb.com

****

لاؤنج میں تناؤ ہونے کے باوجود وہ دونوں دوستیں ایسے مسکرا رہی تھیں جیسے ان کے درمیان کچھ ہوا ہی نہیں تھا۔ جیسے ماہ و سال کا فرق بالکل ختم ہو گیا ہو۔ جیسے وہ دونوں دوبارہ سے اپنے کالج کے گراؤنڈ میں ہی بیٹھیں ہوں۔

"میرے خیال سے ہم تینوں کو اپنے اپنے حصے کی کہانی سنانی چاہیے۔ کیا کہتی ہو زینب؟"

نازنین نے بڑے آرام سے زینب کی رائے لی۔

www.novelsclubb.com

"بالکل! میرا بھی یہی خیال ہے۔ تو کون پہلے بولنا پسند کریں گا؟"

زینب نے اپنی رائے دینے کے بعد سوال پوچھا۔

"میں!" نمرہ نے اپنا ہاتھ اوپر کی جانب بڑھایا۔

دونوں دوستوں نے اپنے درمیان بیٹھی اس جوان لڑکی کو دیکھا۔ نمرہ نے بولنا شروع کیا۔

www.novelsclubb.com

"ایک لڑکی تھی، جس دن وہ پیدا ہوئی اس سے کچھ گھنٹے پہلے اس کا باپ اس دنیا کو چھوڑ کر جا چکا تھا۔ دنیا والوں کو جب پتہ چلا تو لوگوں کو بے اختیار اس لڑکی سے ہمدردی ہونے لگ گئی۔ وہ لڑکی پہلے چھوٹی تھی، اس ہمدردی کو نہیں سمجھ

پاتی تھی مگر جیسے جیسے اسے ہمدردی کا مفہوم پتہ چلا اسے اس نام سے نفرت ہونے لگی۔وہ جب بھی لوگوں کو بتاتی اس کا باپ اس دنیا میں نہیں ہے تو لوگوں کی نگاہیں نرم پڑ جاتی، وہ اسے اس طرح ٹریٹ کرتے جیسے اس لڑکی نے اسے اپنے باپ کی موت کا نہیں بتایا بلکہ ان سے پیار کی بھیک مانگ لی ہے۔لوگوں کی ان نظروں کو نظر انداز کرنا پھر بھی اس وقت اسے آسان لگتا تھا۔کیوں؟ کیونکہ اس وقت اس کا بھائی اور اس کی ماں اس سے بے پناہ پیار کرتے تھے۔ان دونوں کے لیے اس لڑکی کے لیے وقت ہی وقت تھا لیکن پھر ہوا کچھ یوں کہ اس لڑکی کے خاندان پر ایک طوفان آیا۔اس طوفان میں اس لڑکی اور اس کے پورے گھر کی ذہنی صحت تباہ ہو گئی۔ماں اپنے اوپر ہوئی زیادتی پر حواس کھو دیتی اور بھائی کی زندگی سے جیسے اس لڑکی کا وجود ہی غائب ہو گیا۔اس کا بھائی لڑکی کو اب اپنی بہن کی طرح نہیں بلکہ اپنی جاگیر کی طرح ٹریٹ کرنے لگ گیا۔"

www.novelsclubb.com

"ماں کو شاید احساس ہو گیا تھا بچے یہاں بری طرح ڈسٹرب ہے۔ ماحول بدلنے کے لیے اس کی ماں اسے کراچی سے لے کر اسلام آباد آ گئی مگر اسلام آباد آ کر لڑکی کی زندگی کا بچا ہوا سکون بھی جیسے کھا لیا گیا۔ وہاں اس کی ملاقات پہلی دفعہ اس کے ماموں اور اس کے خاندان سے ہوئی تھی۔ لڑکی نے جیسے ہی اپنی ماموں کی دونوں بڑی بیٹیوں کو دیکھا۔ زندگی میں پہلی دفعہ اسے احساس محرومی نے گھیرا تھا۔ ماموں کی دونوں بیٹیاں ایک ساتھ بڑے آرام سے باتیں کر رہی تھیں، ایک ساتھ ہنس رہی تھیں، ایک ساتھ زندگی جی رہی تھیں اور وہ لڑکی؟ اس کے پاس کیا تھا؟ اس کے پاس کیا رہ گیا تھا؟ کچھ بھی تو نہیں!"

www.novelsclubb.com

"اس کا دل چاہا وہ ان دونوں لڑکیوں کو ایک دوسرے سے جدا کر دے۔ انہیں بھی پتہ چلے ایک ساتھ ہو کر بھی ایک دوسرے کے ساتھ نہ ہونا کتنا بڑا عذاب لگتا ہے اور اس نے یہی کیا۔ ان دونوں کے درمیان بدگمانی کے بیج بو

دیے اور پھر آہستہ آہستہ پانی دینے لگ گئی۔ کچھ سالوں بعد وہ بیج جو اس نے بوئے تھے تناور درخت بن گئے۔ اس لڑکی کے لیے یہ بہت ہونا چاہیے مگر نہیں! یہ سب بہت نہیں ہو پایا۔ لڑکی نے اپنے ماموں کی جس بیٹی سے دوستی بنائی تھی۔ اس کی زبانی وہ ماموں کے گھر کی روزانہ کی کہانی سننے کو ملتی تھی۔ اس دن میری اماں نے مجھے یہ بنا کر کھلایا، بابا نے آج مجھے یہ چیز تحفے میں دی، چھوٹی بہن نے میرے ساتھ یہ شرارت کی۔ الغرض اسے ایک ہیپی فیملی کی داستان روزانہ سننے کو ملتی۔ یہ کہانی سننے کے بعد جب وہ اپنے گھر آتی تو یہاں کی کہانی تو ماموں کی بیٹی کے گھر کی کہانی سے بالکل مختلف ہوتی۔ گھر میں ہر وقت تناؤ ہوتا تھا، ماں نوکری پر جاتی اور واپس آکر کمرے میں بند ہو جاتی، ایسے میں وہ لڑکی اپنے بھائی سے بات کرنے کی کوشش کرتی تو وہ اسے بری طرح جھنجھوڑ دیتا۔ وہ لڑکی شدید تنہائی کا شکار ہو گئی۔ اس کے دل میں یہ خواہش اٹھنے لگی کاش اس کا باپ زندہ ہوتا۔ یقیناً وہ اس کے ان دونوں رشتوں کی طرح اسے یوں تنہا نہیں چھوڑتا۔ وہ اسے پیار کرتا، اس سے بہت محبت

www.novelsclubb.com

کرتا۔اسے اللہ سے یہ شکوہ رہنے لگ گیا کہ اس نے اتنی جلدی اس کے باپ کو کیوں اس لڑکی سے چھینا؟"

"وقت گزرتا رہا اب وہ لڑکی بظاہر بڑی ہو گئی تھی مگر دل ابھی بھی اس کا یونہی بچوں والا تھا۔ پھر ایک دن وہ لڑکی تنہا شاپنگ مال میں شاپنگ کر رہی تھی کہ ساڑھی میں ملبوس ایک عورت جس نے اپنی آنکھوں کو کالے چشمے سے ڈھانپا ہوا تھا،اس کے پاس آئی اور اسے اپنے ساتھ بیٹھ کر بات کرنے کو کہا۔وہ لڑکی تھوڑی پریشان ہوئی۔وہ تو اس عورت کو جانتی ہی نہیں تھی تو اس کے ساتھ بیٹھتی کیوں؟لیکن پھر اس پر تجسس حاوی ہو گیا۔آخر ایسی کونسی بات تھی جو وہ عورت اس سے کرنا چاہتی تھی۔وہ اسی تجسس میں اس کے ساتھ چل دی۔وہ دونوں مال کے پاس موجود ریستوران میں جا کر بیٹھ گئے۔"

www.novelsclubb.com

"سب سے پہلے اس عورت نے اس لڑکی کو ایک تصویر دکھائی جس میں وہ عورت اپنی جوانی کے روپ میں تھی اور اس کے ساتھ اس لڑکی کا باپ بیٹھا ہوا تھا۔ عورت نے عروسی لباس پہنا ہوا تھا جب کہ لڑکی کے باپ نے شیروانی اور دونوں کے گلے میں پھولوں کے ہار تھے۔ صاف ظاہر ہوتا تھا یہ شادی کی تصویر ہے۔ بات یہی پر ختم نہیں ہوئی عورت نے اپنے بیگ سے نکاح نامہ بھی نکالا۔ لڑکی نے جب اس نکاح نامہ کو پڑھا تو اسے پتہ چلا یہ تو اس کے باپ کا نکاح نامہ ہے اور سامنے بیٹھی عورت اس کی سوتیلی ماں ہے۔ وہ شاک میں چلی گئی۔ اسے یقین نہیں آ رہا تھا اس کا باپ دوسری شادی بھی کر سکتا ہے۔ اس سے پہلے وہ اس صدمے سے نکل پاتی اس عورت نے اسے ایک اور صدمہ دیا اور جاننا چاہتی ہے آپ وہ کیا صدمہ تھا؟"

www.novelsclubb.com

نمرہ نے اپنی سیاہ آنکھیں اپنی ماں کی سیاہ آنکھوں میں گاڑھی۔ زینب نے جب اس کی آنکھوں میں دیکھا تو اسے صرف دکھ، غصہ اور آگ ہی دکھائی دی۔

"اس نے اسے بتایا اس کا باپ حادثاتی طور پر نہیں مرا تھا، اس کا قتل ہوا تھا اور جاننا چاہے گی وہ قتل کس نے کیا؟ وہ قتل آپ نے کیا تھا زینب احمد!"

نمرہ نے اپنی ماں کے تاثرات کو دیکھا جو ابھی بھی پر سکون تھے۔ کہیں سے بھی کوئی اضطراب، کوئی بے چینی نہیں جھلکتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی وجہ سے میں اس عورت سے لڑی جس نے مجھے سچ بتایا۔ میں نے اسے بہت برا بھلا کہا اور وہاں سے چلی گئی لیکن اس کی باتیں میرے ذہن میں اٹک گئی تھیں۔ ان ہی دنوں آپ کو ایک بار پھر ڈیپریشن کا اٹیک پڑا۔ آپ نے اپنے آپ کو کمرے میں بند کر لیا تھا۔ اس دن شایان گھر پر نہیں تھا۔ میں نے آپ کے کمرے کی چابی سے جب کمرے کا دروازہ کھولا تو مجھے آپ ہیجانی حالت میں ملی۔ آپ چیزوں کو توڑ رہی تھی۔ میں نے آپ کو سنبھلنا چاہا۔ اس وقت آپ اپنے حواسوں میں نہیں تھی۔ اس لیے آپ کے منہ سے بے ساختہ نکلا" میں نے عمر کو مار دیا!" میں یہ بات سن کر جتنے صدمے میں گئی اتنا کوئی نہیں جا سکتا تھا۔ میں نے آپ سے جب پوچھا آپ کیا بات کر رہی ہے؟ تو آپ نے یہی کہا" میں سچ کہہ رہی ہو۔ عمر کو مارنے والی میں ہی ہوں۔ میری حالت اسی وجہ سے ایسی ہے۔" اور بھی بہت کچھ کہا تھا آپ نے۔ آپ کی یہ باتیں سن کر میرے ذہن میں اس عورت کے انکشافات ابھرنے لگے۔ میں نے آپ کو آپ کے حال پر چھوڑ دیا اور خود کمرے

www.novelsclubb.com

میں بند ہو گئی۔ میں نے دو راتیں رو کر گزاری تھیں اور کیوں نہ گزاتی؟ مجھے تو اب پتہ چلا تھا مجھ سے میرا باپ میری اپنی ماں نے چھینا تھا۔ میرا دل چاہتا تھا اپنے اس نقصان کا پوری دنیا میں اعلان کروں لیکن افسوس میں ایسا کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

پھر ایک دن مجھے مسز جہانگیر کی طرف سے ایک کال موصول ہوئی۔ میں ان کے دوبارہ رابطے کی ہی منتظر تھی۔ انہوں نے مجھے اس فون کال میں بتایا آپ نے کس طرح اپنے بھائی کی محبت میں پہلے اپنی دوست کو دھوکہ دیا اور پھر اپنے شوہر کا قتل کیا۔ انہوں نے مجھے بتایا کسی بزنس کے مسئلے کی وجہ سے ماموں اور بابا کی لڑائی ہوئی تھی جس میں آپ نے اپنے بھائی کا ساتھ دیا اور پھر اپنے شوہر کا ہی قتل کر ڈالا۔ آپ نے یہ سب کچھ ماموں کی محبت پانے کے لیے کیا تھا مگر انہوں نے ہمیشہ کی طرح آپ کو جوتی کی نوک پر ہی رکھا۔"

www.novelsclubb.com

"یہ باتیں سن کر میرے دل میں نفرت کا طوفان تباہی مچانے لگ گیا۔ اس لیے جیسے ہی مسز جہانگیر نے مجھے اپنے باپ کا بدلہ لینے کی آفر کی۔ میں نے آنکھیں بند کر کے اس آفر کو قبول کر لیا۔ ہمارا پلان یہ تھا پہلے ہم لوگ اشفاق کو تباہ کریں گے کیونکہ آپ نے سب کچھ کیا اپنے بھائی کے لیے ہی تھا اور ماموں جان کو سب سے زیادہ پیاری اپنی عزت تھی۔ اس لیے ہم نے ان کی تینوں بیٹیوں کا بیچ چوراہے میں مذاق اڑایا۔ ایک بیٹی گھر سے بھاگ گئی، دوسری بیٹی کے شوہر نے نکاح کے بعد ہی اسے چھوڑ کر ہال سے چلا گیا جبکہ تیسری بیٹی کے نکاح کے دن بھی ہنگامہ مچا دیا اور خود اشفاق کو ہم نے اس کے کام کرنے والی جگہ سے دھکے دے کر نکلوایا۔ اب آگے کا پلان بالکل سمو تھ ہے۔ جائی یا نہ آج کے دن مار دی جائے گی۔ دوسری طرف عالیہ جب واپس جائے گی تو شایان عالیہ کو واپس دیکھ کر عزاہ سے اپنا رشتہ توڑ ڈالے گا اور۔۔۔"

www.novelsclubb.com

"بس!" نازنین نے نمرہ کو بیچ میں ٹوک دیا۔ "اب ساری باتیں ہی تھوڑی نہ بتانی ہے۔ تم نے اپنے بارے میں جتنا بتانا تھا بتا دیا۔ اب تم ہم دونوں دوستوں کو ذرا بات کرنے دو۔"

اس کے بعد نازنین نے چہرہ موڑ کر زینب کی طرف دیکھا۔

"ہماری اتنی بڑی پلاننگ کا سن کر تمہارے دماغ میں سوالات تو ضرور اٹھ رہے ہونگے؟"

www.novelsclubb.com

"بالکل!" زینب نے اس کی بات پر سر اثبات میں ہلایا۔

"اچھا لیکن ایک سوال میں نے کرنا ہے۔ تمہیں کیسے پتہ چلا میں واپس آگئی ہوں؟" نازنین کے سوال پر زینب نے نرم مسکراہٹ سے جواب دیا۔

"عالیہ کے نکاح کی جو فوٹو تم نے اشفاق بھائی کے فون میں بھیجی تھی میں نے اس میں تمہیں دیکھ لیا تھا۔ میں سمجھ گئی تھی اس نکاح میں سب سے بڑا کردار تمہارا ہی ہے۔ تو اب کیا میں اپنے سوالات پوچھ سکتی ہوں؟"

نازنین نے اس کے سوال پر سر اثبات میں ہلایا۔

www.novelsclubb.com

"سب سے پہلے تو یہ بتاؤ تم میرے نکاح کے دن مجھے بغیر کوئی وجہ بتائے یہ کیوں کہہ کر گئی تھی میں عمر سے نکاح سے انکار کر دوں؟"

نازنین نے ایک گہری سانس اندر کو کھینچی۔ پھر ایک نظر اپنے ساتھ بیٹھی نمرہ کو دیکھا۔ اس کے بعد اس نے اپنا پورا رخ زینب کی جانب موڑ لیا۔

"شروع سے شروع کرتے ہیں۔ میری زندگی میں نے ہمیشہ چھپا کر رکھی۔ کبھی کسی کو پتہ چلنے نہیں دیا میرے گھر میں کیا چل رہا ہے۔ تمہیں بھی نہیں! شائد اس لیے کیونکہ مجھے اپنے آپ کو مجبور دکھانا شروع سے ہی ناپسند تھا۔ تم نے شاید غور ہی نہیں کیا میں کبھی تم سے اپنے گھر کے بارے میں بات ہی نہیں کرتی تھی۔ تمہیں دکھنے سے لگتا تھا میں بہت خوش ہوں اور بہت آرام دہ زندگی جی رہی ہوں مگر ایسا دور دور تک نہیں تھا۔ میں جب پیدا ہونے والی تھی ان دنوں میری ماں کی طبیعت خراب رہتی تھی۔ ایک دن انہیں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے چکر آ گئے اور وہ گر گئی۔ میں اور میری ماں تو زندہ بچ گئے مگر میری ماں پہلے ہی بیمار

رہتی تھی اور یوں سیڑھیوں پر چکر کھا کر گرنے سے کمپلیکیشن اتنی بڑھ گئی کہ میری ماں پھر کبھی میرے باپ کو دوسری اولاد نہیں دے سکی جبکہ دوسری طرف میرے باپ کو بیٹے کی ہمیشہ سے چاہ تھی۔ بیٹی کی صورت میں اپنی اکلوتی اولاد پا کر انہیں کوئی خاص خوشی نہیں ہوئی۔ یہ بات نہیں ہے انہوں نے مجھ سے کبھی پیار نہیں کیا یا میرا خیال نہیں رکھا مگر پھر بھی یہ بیٹے کی کمی انہیں مجھ سے اور میری ماں سے دور کرتی رہی اور اپنا بیٹا انہیں عمر اور اس کے کے بھائی کی صورت میں دکھائی دینے لگ گیا۔ عمر میرا تایا زاد بھائی تھا۔ میرا باپ میرے حصے کی محبتیں اپنے بھائی کے بچوں پر نثار کرنے لگ گیا۔ ان دنوں میرے تایا تائی کے حالات ہمارے جتنے اچھے نہیں تھے۔ اس لیے وہ لوگ بھی میرے باپ کے سامنے اچھا بننے کی اداکاری کرتے رہتے اور میرا باپ، وہ ہمیشہ اپنے بھائی بھابھی کی چالبازیوں کو ان کی محبت اور مان سمجھتے۔"

www.novelsclubb.com

"تم جانتی ہو زینب جب میں نے ون کلاس میں پہلی پوزیشن حاصل کی اور اپنے ابو کو اپنا رزلٹ دکھایا تو انہوں نے کافی سوکھے انداز میں مجھے مبارک باد دی جبکہ دوسری طرف جب عمر نے تھری کلاس میں تیسری پوزیشن لی تو ابو اس خوشی میں اسے باہر لے کر گئے اور اسے اسکے پسند کے تحفے دیے اور عمر کے بھائی نے تو کوئی پوزیشن ہی نہیں لی تھی مگر پھر بھی اسے بغیر کسی وجہ کے تحفے ملے کہ کہیں وہ اپنا دل چھوٹا نہ کرے اور میں جو اصل انعام کی حقدار تھی، مجھے تو اپنے باپ کی مسکراہٹ بھی نہیں ملی۔ میں اس بات پر بہت اداس ہوئی۔ میں نے اپنی اداسی اپنی ماں سے شئیر کی مگر وہ محرومی کی ماری عورت اپنے شوہر کے سامنے میرے لیے کیسے آواز اٹھا سکتی تھی۔ اس نے مجھے چپ رہنے کی تلقین دی اور میں نے ان کی مان لی مگر میرے دل میں پھانس بیٹھ چکی تھی۔ یہ پھر ہمیشہ کا معمول ہو گیا۔ میرے ابو نے اپنے بھائی کے بچوں پر خزانوں کے منہ کھول دیے اور آہستہ آہستہ برے وقتوں کی جمع پونجی اچھے وقتوں میں ہی ختم ہونے لگ گئی لیکن زینب ایک وقت ایسا ضرور

www.novelsclubb.com

آتا ہے جب آپ پر اپنے اپنوں کی اصلیت ضرور کھلتی ہے۔یہی وقت میرے ابو پر بھی آیا۔ان کی نوکری ان سے چھوٹ گئی تھی۔دوسری طرف میرے تایا کا کاروبار عروج پر پہنچنے لگ گیا تھا۔گھر کے مالی حالات جب تنگ ہونے لگے تو میرے ابو اپنے بھائی سے بس قرضہ لینے ہی گئے مگر ان کے بھائی نے نہ صرف انہیں کھڑی کھڑی سنائی بلکہ قرضہ دینے سے بھی صاف صاف انکار کر دیا۔"

"پہلے تو میرے ابو خاصے شاک میں گھر واپس آئے۔انہوں نے مجھ سے اور میری ماں سے کچھ نہیں کہا اور چپ چاپ کمرے میں بند ہو گئے۔اگلے دن جب یہ بات انہوں نے میری ماں کو بتائی تو اس طرح بتائی جیسے میری ماں نے تایا کو منع کیا ہو۔انہوں نے سارا غصہ میری ماں پر نکالا۔انہیں بانجھ ہونے کے طعنے دیے۔انہیں کہا اگر وہ بیٹی کی بجائے بیٹا پیدا کرتی تو کوئی ان سے یوں بات نہ کرتا۔ بات اسی دن ختم نہیں ہوئی بلکہ یہ روز کا معمول بنتا چلا گیا۔ابو ہر وقت میری ماں کو

www.novelsclubb.com

کھڑی کھڑی سناتے۔اگر میری ماں اپنے حق میں دو لفظ کہہ ڈالتی تو معاملات مار پیٹ پر چلے جاتے۔میں پہلے دل سے چاہتی تھی کہ تایا اور ان کی فیملی کا ہمارے گھر آنا بند ہو جائے۔مجھے لگتا تھا شاید تب کہیں جا کر ابو کا میرے اور امی کے ساتھ رویہ تھوڑا بہتر ہو جائے گا مگر میرے ابو تو اپنے بھتیجوں کو دیکھنے کے لیے اس قدر پاگل ہو گئے تھے کہ گھر کے مالی حالات کے ساتھ ساتھ ذہنی سکون بھی تباہ کرنے لگ گئے۔میں ہمیشہ سے اچھی اسٹوڈنٹ تھی۔میٹرک میں اچھے مارکس لینے کی وجہ سے مجھے اسکالرشپ مل گئی اور کالج میں میرا داخلہ ہو گیا۔اگر مجھے اسکالرشپ نہ ملتی تو میرے ابو مجھے کبھی بھی آگے پڑھنے نہ دیتے۔زندگی اسی سفر پر روانہ تھی۔پھر ایک دن جب میں کالج سے واپس گھر جا رہی تھی تو عمر راستے میں مجھے ملا۔عمر اتنے سالوں سے مجھ سے نہیں ملا تھا اس لیے حیران ہونا تو بنتا تھا مگر جو بات اس نے کہی اسے سن کر میں بالکل سن ہو گئی۔اس نے مجھے راستے میں کھڑے کھڑے ہی پرپوز کیا۔"

www.novelsclubb.com

"اس کی بات کے صدمے سے جب میں نکلی تو میں بے اختیار طیش میں آ گئی۔ اسے برا بھلا کہہ کر میں گھر واپس آ گئی۔ مجھے لگا تھا کہانی یہی رک جائے گی مگر رات کو تایا تائی نے ہمارے گھر آ کر ایک نیا فساد ڈال دیا۔ عمر نے ان کو ہمارے گھر میرے رشتے کے لیے بھیجا ہو گا۔ تائی امی کیسے برداشت کر سکتی تھی کہ وہ اپنے لائق فائق بیٹے کی شادی ایسے رشتہ داروں سے کرتی جن کا انہوں نے کچھ سالوں سے مالی حالات کی خرابی کی وجہ سے مکمل بائیکاٹ کیا ہوا تھا۔ انہوں نے مجھ پر الزام لگایا میں عمر کو اپنی جانب مائل کر رہی ہوں۔ انہوں نے بڑے غرور سے کہا میں اپنے بیٹے کی شادی کسی فقیرنی سے کروا دوں گی مگر ایسی عورت کی بیٹی کے ساتھ نہیں جو بس ایک بیٹی ہی پیدا کر پائی ہو۔ میری ماں خاموشی سے یہ بات سن رہی تھی جبکہ باپ غصہ سے لال ہو رہا تھا۔ میں نے اپنے دفاع میں بولنا چاہا مگر میرے باپ نے میرے منہ پر ہی تھپڑ مار دیا اور سب کے سامنے ذلیل کیا۔ اس

www.novelsclubb.com

رات میں اپنے کمرے میں بند ہو کر آنسو بہاتی رہی۔ مجھے جتنی نفرت عمر سے ہوئی تھی، شاید ہی کسی آدمی سے ہوئی ہو گی۔ زندگی میں پہلی بار میرے دل میں بدلہ لینے کی امنگ پیدا ہوئی تھی۔ میرا دل چاہا تھا کچھ ایسا کروں جس سے تائی کا سارا غرور ختم ہو جائے۔ عمر کو ساری عمر اس ذلت کا ازالہ کرنا پڑے لیکن میرے ارادے اتنے پختہ ہوئے نہیں تھے کہ تائی امی نے عمر کو کراچی بھیج دیا۔ عمر کے کراچی جانے کے بعد بھی میری نفرت عمر کے لیے کم نہیں ہوئی تھی۔ جب جب تائی امی کا راستے میں یا یونہی کہیں ٹکراؤ ہوتا اس رات والی ذلت میری آنکھوں کے سامنے دوبارہ آجاتی۔"

www.novelsclubb.com

"میں نے کوئی منصوبہ نہیں بنایا تھا مگر عمر کو ذلیل کرنے کا میرا ارادہ نہایت پختہ تھا۔ دوسری طرف میرے تایا کا انتقال ہوا تو تائی امی نے عمر کے لیے رشتے تلاش کرنے شروع کر دیے تھے۔ یہ خبر ہمیں خاندان سے ہی ملی

تھی۔انہیں رشتہ مل بھی گیا اور بات پکی بھی ہو گئی۔مجھے قسم سے نہیں پتہ تھا زینب کے تم عمر سے منسوب ہو گئی ہو ورنہ میں فوراً تمہیں اس کی اصلیت بتا دیتی۔مجھے تمہارے نکاح والے دن ہی پتہ چلا تھا کہ عمر تم سے شادی کر رہا ہے اور جیسے ہی پتہ چلا میں تمہارے پاس دوڑتی ہوئی آئی۔میں عمر سے بدلہ لینا چاہتی تھی اور ہر حال میں لینا چاہتی تھی لیکن اپنے اس بدلے کی زد میں تمہیں آتا ہوا نہیں دیکھ سکتی تھی۔ میں جب تمہیں منع کرنے آئی تو مجھے یقین تھا تم انکار کر دو گی۔اس لیے میں بے فکر ہو گئی تھی مگر جب رات کو پتہ چلا تائی امی اپنے بیٹے کی دلہن کو گھر لے کر پہنچ گئی ہے تو تم جانتی نہیں ہو مجھے کتنی تکلیف ہوئی تھی۔مجھے کبھی کسی رشتے نے خوشی نہیں دی تھی زینب سوائے تمہارے! مجھے لگتا تھا تم کبھی میرا ساتھ نہیں چھوڑو گی لیکن تم نے ثابت کیا میں بدنصیب ہی رہوں گی۔"

www.novelsclubb.com

نازنین کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔

"تمہیں یاد ہو گا زینب میں نے تمہیں شادی کے ایک ماہ بعد کال کی تھی!" نازنین نے زینب کو یاد دلایا۔

"ہاں، لیکن تم نے بس یہ کہہ کر کال رکھ دی" تم نے میرے ساتھ کیا کر دیا زینب!" میری بات تو تم نے سنی ہی نہیں!" زینب نے بھی شکوہ کر دیا۔

"عمر کے قتل کے بعد میں ہسپتال آئی تو تھی تب تم نے مجھ سے کیا کہا۔ تم نے مجھے جو وجہ بتائی تھی نازینب اس کا سن کر میرا دل بری طرح ٹوٹ گیا تھا۔ تم نے اشفاق کی چند پل کی جھوٹی محبت کو ہماری دوستی پر فوقیت دی۔ میں

ساری عمر رشتوں کو ترستی آئی اور تم نے بھی مجھے ترسایا۔" نازنین کی آنکھیں لال ہو گئیں۔

"خیر! تم نے عمر کو کیسے دوبارہ اپنی طرف مائل کیا؟" زینب نے اس کی سرخ آنکھوں کو نظر انداز کرتے ہوئے پوچھا۔ زینب کی یہ بے حسی دیکھ کر نازنین کی آنکھوں کا نم پانی چمک اٹھا مگر رہا وہ اپنی آنکھوں میں ہی۔

"تمہارے شوہر کو مائل کرنا کونسا کوئی مشکل کام تھا۔" وہ تلخ مسکراہٹ مسکرا دی۔ "وہ میرے دوبارہ آنے سے پہلے ہی دوسری عورتوں کے چکر میں تھا۔ وہ ان سب میں اتنا پرفیکٹ تھا کہ اس نے تمہیں بھنک بھی نہیں لگنے دی۔ میں دو ڈھائی سال میں اپنی پڑھائی مکمل کر کے کراچی آ گئی تھی۔ میرے یوں کراچی آنے پر میرے باپ نے کہرام مچا دیا اور میرے لیے ہمیشہ کے لیے اپنے گھر

کے دروازے بند کر دیے مگر مجھے پروا نہیں تھی۔ میں نے کراچی میں جاب ڈھونڈی اور کرائے کے گھر میں رہنے لگی دوسری طرف میں عمر کی تلاش میں بھی رہی۔ تھوڑی سی تلاش کے بعد مجھے عمر مل بھی گیا۔ پہلے میں نے بالکل نارمل بی ہیو کیا۔ میرا نارمل لیکن اس کے لیے ابنارمل ہی تھا کیونکہ پہلے میں اس سے ہر وقت چڑچڑے انداز میں بات کرتی تھی اور اب سائستگی اور ٹھہراؤ سے۔ اس کے بعد بالکل آہستہ آہستہ میں نے اپنے آپ کو عمر کے سامنے جھکایا۔ اسے یہ محسوس کروایا وہ بہت خاص ہے اور میں بہت عام ہوں اور اس کی محبت میں ہی میں کراچی آئی ہوں۔ مرد بہت بیوقوف ہے۔ وہ بس اپنی انا کی تسکین چاہتا ہے۔ عورت کو جھکاتے ہی اس کی عقل پر پردے پڑ جاتے ہیں۔ وہ عورت کو غلام اور خود کو آقا سمجھنے لگ جاتا ہے اور یہی وقت ہوتا ہے جب عورت اس پر وار کرتی ہے۔ عورت جتنا خود کو مرد کے سامنے جھکائے گی اتنا ہی اس مرد کو انگلیوں پر نچائے گی۔"

www.novelsclubb.com

نمرہ ہونقوں کی طرح نازنین کو دیکھ رہی تھی۔نازنین اپنی باتوں سے مکر رہی تھی جن باتوں سے اس نے نمرہ کو بدلے پر مائل کیا تھا۔کیا جو نازنین ابھی بول رہی تھی وہ سچ ہے یا جو اسے سنایا تھا وہ سچ ہے؟نازنین اس کو دیکھے بغیر اپنی بات جاری رکھے رہی۔

"جب وہ بالکل بیوقوف ہو گیا تو میں نے اسے نکاح کی پیش کش کی جس پر عمر کچھ دیر کے لیے تذبذب کا شکار ہوا۔افئیر چلانا الگ باتی ہوتی ہے جبکہ نکاح کرنا اور بات!اب مرد اپنی ہر محبوبہ سے شادی تھوڑی نہ رچالیتا ہے مگر میں نے پھر بھی اسے منا ہی لیا۔اس منانے میں میں نے کیا کچھ کیا وہ اب میں تمہیں بتانا نہیں چاہوں گی۔میں بدلے کی آگ میں تھی اور ابھی بھی ہوں،میں نے اس وقت یہ بھی نہیں سوچا اخلاقیات کس شے کا نام ہے۔بلآخر وہ مجھ سے نکاح پر راضی ہو گیا۔مجھے لگا تھا تمہیں پتہ نہیں چل پائے گا اور میں تمہارے شوہر کو بری طرح سے برباد

www.novelsclubb.com

کر جاؤں گی۔اس کا سارا کاروبار اور اس کا پیسہ کھا کر اسے سڑک پر پہنچا دوں گی مگر تمہیں اس شادی کا پتہ چل گیا اور عمر جو میرے پیچھے دیوانہ ہو رہا تھا اسے اب تمہاری فکر بھی کھانے لگ گئی۔میں اس کی بیوی تھی۔اسے میری بھی فکر ہونی چاہیے تھی مگر تم خاندانی بیوی تھی۔ تمہیں ڈھکا چھپا کر نہیں رکھا ہوا تھا۔ تمہیں ہر جگہ اس نے own کیا تھا۔اس لیے اس کا دھیان میری طرف سے ہٹنے لگ گیا تھا لیکن پھر میں نے دوبارہ آہستہ آہستہ اسے سب بھلوانا چاہا اور میں اس کوشش میں کامیاب ہو جاتی اگر تم عمر کو نہ مارتی! جس شخص کو میں برباد کرنا چاہتی تھی،اسے تم نے برباد کیا۔میں چاہتی تھی عمر کو دفن ہونے کے لیے دو گز زمین بھی نہ ملے،اس کے اپنے اس کے چہرے کو ترسے مگر دیکھو تمہاری وجہ سے اس کی ماں نے اس کی لاش کو اسلام آباد کے اس قبرستان میں دفنایا جہاں پر ہمارے خاندان کے بڑے بزرگ دفن ہے۔اس کے جنازے کو اتنی عزت ملی۔میری ساری محنت پر تم نے

www.novelsclubb.com

پانی پھیرا تھا تو دیکھو میں نے تمہاری اور تمہارے پیارے بھائی کی نسلوں کو کیسے تباہ کر ڈالا۔"

آخری بات پر نازنین پھنکاری تھی۔ زینب نے اس کی بات کا کوئی اثر نہیں لیا اور خاموشی سے اس کی بات سنتی رہی۔ نازنین سمجھ رہی تھی زینب جو سننا چاہتی تھی وہ سنا دیا ہے مگر یہاں بات ختم نہیں ہوئی تھی۔

"تم نے اپنے سوتیلے بیٹے کو اپنی سائڈ پر کیسے کیا؟"

www.novelsclubb.com

"ہاہ! تمہارے سوالات!" نازنین نے تھوڑے سے اکتائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"میں جانتی تھی وہ بچہ تنہائی کا شکار ہے۔ میں نے اسے پہلے اپنی تنہائی کا بتا کر تھوڑا جذباتی کیا اور پھر اسے اپنے ہاتھوں میں لے لیا۔ وہ مجھے نیک پارسا سمجھتا تھا۔ حالانکہ میں نے اسے اس کے باپ سے متنفر کر دیا۔ اس کا باپ اپنی جائیداد اپنے بھائی کے بچوں کو دینا چاہتا تھا جبکہ میں اس جائیداد کے بٹوارے کے خلاف تھی۔ اس لیے میں نے ان دونوں باپ بیٹے کو لڑا دیا۔ میں نے جان بوجھ کر جب آریان اپنے امتحانات دینے کے بعد رات کو گھر واپس آیا، اس کے باپ سے لڑائی کی۔ جب اس نے لڑنے کی آوازیں سنی تو اس سے رہا نہیں گیا اور وہ بھی میدان میں کود پڑا اور میرا دفاع کرنے لگ گیا لیکن مجھے نہیں پتہ تھا کہ وہ عقل کا مارا اپنے باپ کو ہی مار ڈالے گا۔ جہانگیر جب مرا تو میرے حواس اڑ چکے تھے۔ یہ سب میرے پلان میں شامل نہیں تھا۔ پہلے میں نے سوچا آریان کو پولیس کے حوالے کر دوں مگر پھر میں نے سوچا اگر میں ایک آدمی کو ڈرا دھمکا کر اپنا غلام بنا سکتی ہوں تو اسے

www.novelsclubb.com

اپنے ہاتھوں سے کیسے گنواؤں؟ میں نے اسے اپنے ساتھ کر لیا۔ جہانگیر کے مرنے کے بعد سب کچھ بہت آسان ہو گیا۔ عمر کی موت کے بعد تم سے بدلہ لینے کا جو سوچا تھا وہ پورا کرنے کا خواب ایک بار پھر جگمگا گیا۔"

نازنین آرام سے پیچھے ہو کر بیٹھ گئی۔

"آپ نے میرے باپ سے بدلہ لینا تھا؟" نمرہ کسی خواب کے زیر اثر تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں لینا تھا اور ہر حالت میں لینا تھا!" نازنین نے بڑے آرام سے کہا۔

"مگر آپ نے تو مجھ سے بولا تھا آپ عمر سے پیار کرتی ہیں!" اس کی آواز میں دکھ ہی دکھ تھا۔ "آپ نے مجھ سے غلط بیانی کی ہے۔"

"اس نے تو تم سے ایک اور بات بھی چھپائی ہے نمرہ؟" زینب آرام سے چائے کا کپ پکڑتے ہوئے بولی۔ نازنین اور نمرہ دونوں نے اچھنبے سے اسے دیکھا۔

"عمر کے ذہن میں نمرہ کو مارنے کا خیال تم ہی نے ڈالا تھا نا نازنین؟!" زینب نے بڑے آرام سے کہا۔

ایک پل کے لیے گہری خاموشی چھا گئی۔ایسی خاموشی جو کسی کی موت پر ہوتی ہے۔نازنین نے کچھ بولنا چاہا مگر زینب نے اس بار اسے کوئی موقع نہیں دیا۔

"بس نازنین بہت دیر سے تم ہی بولے جا رہی تھی،اب میری باری ہے۔تم نے جو اصلیت چھپائی ہے وہ بھی تو پتہ چلنی چاہیے نا!"

****

www.novelsclubb.com

دھواں،پولیس موبائل کا سائرن،لوگوں کی بھیڑ میں چہ مگوئیاں اور چیخ و پکار اٹھتی آوازیں سب گڈمڈ ہو گئی تھیں۔وہ اپنے حواس کھو چکا تھا۔اگر اسے

ابھی کسی بارے میں پتہ تھا تو وہ جائی یانہ کا جسم تھا جو بالکل ساکت پڑا ہوا تھا یا اس کی کمر سے ابلتا خون تھا جو اس کے خود کے ہاتھوں پر لگ رہا تھا۔

پولیس والے لوگوں کی بھیڑ کو پیچھے کر رہے تھے۔ فائر بر گیڈ بھی آ گئی تھی۔ مجمع میں سے ہی کسی نے ایمبولینس کو کال کی تھی۔ کچھ لمحات میں وہ بھی پہنچ گئی۔ ایمبولینس ابھی رکی ہی تھی کہ زید نے جائی یانہ کو اپنے بازو کے سہارے اٹھایا اور بھاگتا ہوا ایمبولینس کے پاس پہنچ گیا۔ وہ محسوس کر سکتا تھا جائی یانہ کی سانسیں چل رہی تھیں بھلے وہ بہت آہستہ تھیں۔ یہی اس کے سکون اور بے چینی دونوں کا باعث تھیں۔

www.novelsclubb.com

جیسے ہی ایمبولینس کے پیچھے کا دروازہ کھلا زید نے جائی یانہ کا وجود اسٹریچر پر ڈالا۔اس نے اپنے آپ کو ایمبولینس کے ڈرائیور سے کچھ کہتے سنا لیکن اس نے کیا کہا وہ یہ خود بھی جان نہیں پا رہا تھا۔

وہ جائی یانہ کے پاس بیٹھ گیا مگر پولیس آفیسر نے اس کو تفتیش کے لیے ایمبولینس سے باہر نکال دیا۔اس نے پولیس والوں سے منت کی اسے جائی یانہ کو پہلے ہسپتال پہنچا دینے دے مگر ان لوگوں نے نہ سنی اور اسے ایمبولینس سے اتروا دیا۔دوسری طرف ایمبولینس کا دروازہ بند ہوا اور ایمبولینس زید کی نگاہوں سے دور ہوتی چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

زید نے بڑی مشکل سے اجازت لے کر سب سے پہلے نائلہ کو کال کی اور اسے ہسپتال پہنچنے کو کہا۔ وہ چاہتا تھا جب جائی یا نہ ہسپتال میں جائے تو اس کے پاس کوئی تو موجود ہو۔ اس کے بعد وہ اپنا بیان دینے لگ گیا۔

اس نے آریان کی ساری باتیں ان کے سامنے رکھ دی اور یہ کہہ دیا کہ آریان یہ سب کچھ ذاتی عناد کی وجہ سے کر رہا ہے۔

پولیس سے نبٹنے میں اسے کوئی ڈیڑھ گھنٹا تو ضرور لگا تھا جیسے ہی اسے جانے کی اجازت ملی وہ دوڑتا ہوا ہسپتال پہنچا۔ توقع کے مطابق کالی چادر میں خود کو ڈھانپ کر رکھنے والی نائلہ اسے وارڈ کے باہر رکھی کرسیوں پر بیٹھی دکھائی دی۔

اسے دیکھتے ساتھ ہی وہ کھڑی ہو گئی۔اس کے چہرے پر بے چینی پھیلی ہوئی تھی۔

"جائی یانہ کو گولی کیسے لگی؟"

"تم پہلے مجھے یہ بتاؤ ڈاکٹر کیا کہہ رہے ہیں؟"زید سب سے پہلے جائی یانہ کی کنڈیشن جاننا چاہتا تھا باقی سب کچھ بعد میں تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ آپریشن تھیٹر میں ہے۔ڈاکٹر کہہ تو یہی رہے ہیں سب ٹھیک ہو جائے گا مگر مجھے ان کو دیکھ کر یہی لگ رہا ہے معاملہ سیریس ہے۔"

نائلہ کی بات سن کر وہ تھکا ہوا سا کرسی پر بیٹھ گیا اور سر ہاتھوں میں گرا دیا۔ نائلہ کے منہ پر اس کا سابقہ سوال ابھی تک تھا مگر زید کو یوں دیکھ کر وہ خاموش ہو گئی اور اس سے دو تین کرسیاں چھوڑ کر بیٹھ گئی۔

"نائلہ جائی یانہ کی بہن کو انفارم کر دو۔" اس نے تھکے تھکے انداز میں ہی کہا جبکہ نائلہ سر ہلایا اور کرسی پر سے اٹھ کر کچھ دور کھڑی ہو کر کال ملانے لگ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

"نمرہ عمر! یہ عورت جسے تم امی جان کہتی ہو یہی عورت تمہارے اس دنیا میں آنے کے سب سے زیادہ خلاف تھی!"

نمرہ نے یہ بات سن کر نازنین کی طرف دیکھا جو اسے یوں دیکھتا پا کر نظریں چرا گئیں۔زینب نازنین کی نظریں چرانے پر مسکرائی۔ایک پل کے لیے زینب کی آنکھوں میں وہ منظر گھوم گئے۔

("عمر آپ یہ کیسے کہہ سکتے ہیں؟"زینب نے چیختے ہوئے پوچھا۔عمر اور وہ اس وقت اسٹڈی روم میں تھے۔اس جگہ عمر اکثر اپنے آفس کا کام کرتا تھا۔

"میں نے ایسا کچھ انوکھا نہیں کہا ہے۔بہت سی عورتیں ابارشن کرواتی ہے۔اس میں نئی بات کونسی ہے؟"عمر نے اکتائے ہوئے لہجے میں فائل ترتیب دیتے ہوئے کہا۔

"عمر آپ یہ سب کیوں کر رہے ہیں؟ یہ آپ کی اولاد ہے اور آپ اپنی ہی اولاد کو مار رہے ہیں۔"زینب کو اپنے شوہر کی بے حسی پر رونا آرہا تھا۔

"ہاں تو میری اولاد ہے نا میں ہی اسے مارنے کو کہہ رہا ہوں اور ویسے بھی اب میں بچہ آفورڈ نہیں کر سکتا ہوں۔بزنس پہلے ہی میرا خراب چل رہا ہے اور آگے چل کر نازنین نے بھی بچہ پیدا کر لیا تو میں تین بچوں کو کیسے سنبھالوں گا۔ نازنین کا بھی یہی خیال ہے اس بچے کو ختم ہو جانا چاہیے۔"عمر کے منہ سے یہ آخری بات سن کر زینب مشتعل ہو گئی۔

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"نازنین ہوتی کون ہے میرے بچے کو ختم کرنے والی؟"اس نے بھڑکتے ہوئے کہا۔

"بس!اس ڈرامے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔اگر تم کلینک جا کر یہ مسئلہ ختم کرا کے آرہی ہو تو ٹھیک ورنہ کاغذات تھما کر میں تمہیں تمہارے بھائی کے گھر چھوڑ آؤں گا۔پھر بن جانا اپنے بھائی بھابھی کی ملازمہ!"یہ بات کہہ کر عمر آفس روم سے باہر نکل گیا۔زینب شاک میں تھی۔آخر ایسا ہو کیسے سکتا ہے۔عمر اپنی ہی اولاد کو مارنے کے درپر تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ ہی دیر بعد یہ صدمہ غصے میں تبدیل ہو گیا۔زینب عمر کے پیچھے گئی جو سیڑھیوں پر سے اتر رہا تھا۔

"تم میری اولاد کو مارنے والے ہوتے کون ہو؟"زینب نے اس کی کمر پر زور سے اپنے ہاتھ مارے کہ عمر سنبھل نا پایا اور سیڑھیوں سے گرتا ہوا زمین پر دھرام سے گر گیا۔

وہ سر کے بل گرا تھا اس لیے اس کا سر پھٹ چکا تھا۔وہ درد سے کراہنے لگا۔زینب خاموشی سے کھڑی اسے کراہتا دیکھ رہی تھی۔وہ مدد مانگ رہا تھا مگر زینب نے خود کو بے حس بنا لیا۔وہ درد سے تڑپ رہا تھا اور زینب خاموشی سے اسے تڑپتا ہوا دیکھ رہی تھی۔پھر آہستہ آہستہ اس کا جسم حرکت کرنے سے قاصر ہو گیا

اور بالکل ساکت ہو گیا۔ زینب کو اسی وقت اپنی غلطی کا احساس ہوا تھا مگر جب تک بہت دیر ہو چکی تھی۔)

"تمہاری امی جان تمہیں پیدا ہونے سے پہلے ہی مار دینا چاہتی تھی نمرہ میں نے تمہاری خاطر اپنے شوہر کو سیڑھیوں سے دھکا دے کر گرایا اور خاموشی سے اسے مرتا دیکھتی رہی اور دیکھو مجھے صلہ کیا مل رہا ہے۔" زینب نے آسودگی سے مسکراتے ہوئے چائے کا کپ تھوڑا سا اوپر کیا۔ اتنی دیر سے گزر جانے کی وجہ سے چائے کی مگ ٹھنڈا ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"آپ جھوٹ بول رہی ہے ماما۔ میرے بابا کے دل میں یہ خیال آ ہی نہیں سکتا ہے۔" نمرہ کو ابھی بھی اعتبار نہیں آیا تھا۔

"اپنی امی جان سے پوچھ لو۔ کیوں نازنین کیا یہ بات نہیں ہوئی تھی؟ کیا تم نے عمر کو اسے بچے کو مارنے کا نہیں کہا تھا؟ کیا نمرہ کے پیدا ہونے کے بعد جب تم آئی تھی تو میں نے تمہیں یہ نہیں بتایا تھا میں نے اپنی اولاد کی خاطر اپنے شوہر کو موت کی گھاٹ اتارا ہے؟"

زینب کے پوچھنے پر پہلے نازنین نے گردن جھکائی پھر بولی۔

"یہ ٹھیک کہہ رہی ہے نمرہ!" نمرہ کے اوپر تو جیسے پوری چھت آ کر گر گئی تھی۔ اسے یقین ہی نہیں آیا اس کے ساتھ امی جان ایسا کھیل کھیلیں گی۔

www.novelsclubb.com

"سن لیا نمرہ! تمہیں بچانے کے لیے میں نے اپنا شوہر مار دیا اور تم نے میرے ساتھ ہی دغا کیا لیکن اچھا ہی کیا۔"

زینب نے چائے کے کپ کو غور سے تکا۔ نمرہ نے ماں کو روکنا چاہا مگر اب اس کے اندر ایک اور اعتراف کرنے کا حوصلہ ہی نہیں رہا تھا۔ دوسری طرف زینب اپنی رو میں بولے جا رہی تھیں۔

"میں نے عمر کو قتل کیا تو ایک عمر میں اس قتل کے ہاتھوں خوفزدہ رہی ہوں۔ میں سوچتی تھی اس گناہ کا ازالہ کیسے کروں گی مگر خدا نے شاید تمہیں بھیجا ہی اسی لیے تھا کہ تم اپنے باپ کی موت کا بدلہ مجھ سے لے لو۔ اب شاید میں پاک ہو کر اپنے خدا کے پاس جا پاؤں گی۔"

زینب نے کپ اپنے قریب کیا اور چائے کا ایک پڑا سا گھونٹ اپنے اندر اتارا۔ چائے کے اندر موجود کڑواہٹ اس کا حلق کڑوا کر گئی۔

"ماما نہیں!" نمرہ اپنی ماں کے پاس آنا چاہتی تھی مگر زینب نے ہاتھ اٹھا کر اسے دور ہی رکھنا چاہا۔

"نہیں نمرہ میں جانتی ہوں اس چائے میں زہر ہے مگر میں پھر بھی اسے پیوں گی۔ جانتی ہو کیوں؟ تاکہ میں اپنے رب کے پاس جاؤں۔ میں اس سے پوچھوں آخر کیوں کبھی کسی رشتے نے مجھے قبول نہیں کیا؟ میں نے کوئی گناہ کیا تھا یا پھر لوگوں کو اپنے ساتھ باندھنے کا فن نہیں تھا میرے پاس؟ میں ایک بار اللہ سے

پوچھوں گی ہر رشتے سے وفا نبھاتے نبھاتے آخر میں بے وفائی کا طوق مجھے کیوں ملا؟ مجھے کیوں ملا؟ مجھے آخر کیوں کوئی نہیں ملا؟"

چائے پیتے ہوئے زینب ہیجانی کیفیت میں بولے جا رہی تھی۔ پھر ایک دم وہ رکی۔ ان کی سانسیں بھاری ہوتی جا رہی تھی۔

"ویسے نازنین ہم اتنا عرصہ ساتھ رہے ہیں۔ جانے کیوں مجھے لگتا ہے میری بھتیجوں کو بس میری وجہ سے سزا ملی ہے۔ مجھے معاملہ کچھ اور ہی لگ رہا ہے!"

www.novelsclubb.com

نازنین کے چہرے کا رنگ ایک دم اڑ گیا۔

زینب مزید کچھ کہتی، اس سے پہلے ہی زہر نے اپنا اثر دکھانا شروع کر دیا۔ زینب نے بے اختیار اپنے گلے کو پکڑا۔ انہیں سانس لینے میں تکلیف ہو رہی تھی وہ زور زور سے اپنا سینہ مسلنے لگ گئی۔

"نازنین!" بے ربط ہوتی سانسوں سے انہوں نے بمشکل نام لیا۔ نازنین ابھی بھی وہی بیٹھی رہی لیکن چہرے کے تاثرات ان کے بھی عجیب ہو گئے تھے۔ ایسے جیسے وہ رونے کے بہت قریب ہو۔

www.novelsclubb.com

"نازنین! میرے مرنے کے بعد میری لاش میرے بھائی کے گھر بھجوا دینا۔ میں وہی سے اپنی ابدی زندگی کا سفر کرنا چاہتی ہوں۔" زینب کی سانسیں

منتشر اور آنکھیں بند ہونے لگ گئیں۔ پھر ایک گہرا سانس باہر کی طرف نکلا اور سکون ہی سکون پھیلتا چلا گیا۔

"ماما!" نمرہ اپنی ماں کو دیکھ کر چلائی اور ماں کے پاس بھاگتی ہوئی اس کے پاس پہنچی جبکہ نازنین ابھی بھی ضبط پر تھی۔ زینب کو یوں پر سکون دیکھ کر وہ اپنی جگہ پر سے کھڑی ہوئی اور زینب کو دیکھا۔

ایک لمبی جنگ لڑ لینے کے بعد آج وہ آزاد تھیں مگر اب اس آزادی کا وہ کیا کرتیں؟

www.novelsclubb.com

****

زید اب بھی اسی پوزیشن میں بیٹھا ہوا تھا جب اسے قدموں کی آہٹ اپنے قریب آتی سنائی دی۔اس نے سر اٹھایا اور خالی نظروں سے انہیں دیکھا۔اسے سنہری آنکھوں والی لڑکی اپنے سامنے کھڑی دکھائی دی مگر وہ ان کے آنے پر کیسا ری ایکشن دیتا وہ خود یہ سوچنے سے قاصر تھا۔

"جائی یا نہ ٹھیک ہے؟"اس نے زید سے وہی سوال پوچھا جس کا وہ تسلی بخش جواب خود ہر جگہ سے پوچھنا چاہتا تھا۔

www.novelsclubb.com

"زید میں نے کچھ پوچھا ہے؟"عزاہ نے اس کے کندھے ہر ہاتھ رکھ کر اسے ہلایا۔زید کی خاموشی اسے اندر ہی اندر ہولا رہی تھی۔

"آپریشن ہو رہا ہے۔" وہ مدھم آواز میں بس اتنا ہی کہہ پایا۔ عزاہ اس کو اتنا لاتعلق دیکھ کر طیش میں آ گئی۔

"کیا مطلب ہے آپریشن کا؟ ہم نے اپنی بہن تمہارے حوالے کی تھی تم یہ کیسے بول سکتے ہو۔۔۔۔"

نائلہ نے بمشکل عزاہ کو سنبھالا۔ لوگ مڑ مڑ کر انہیں ہی دیکھ رہے تھے۔ دوسری طرف زید کو دیکھ کر ایسا لگ رہا تھا جیسے عزاہ نے اسے نہیں کسی اور کو باتیں سنائی ہو۔

زید کے ذہن میں ابھی تک جائی یانہ کا خون میں لت پت جسم تھا۔اگر جائی یانہ اسے بچانے کے لیے اس کے سامنے نہ آتی تو یقیناً آج اس کی جگہ زید بستر آپریشن تھیٹر میں ہوتا۔

زید چاہے جائی یانہ کے لیے کچھ بھی کر لے،وہ کبھی بھی جائی یانہ کی جان نہیں بچا پایا تھا۔یہ کام ہمیشہ جائی یانہ ہی کرتی تھی اور یہی ایک کام زید کی لاکھوں کوششوں پر بھاری پڑ جاتا تھا۔

دوسری طرف نائلہ نے عزاہ کو بمشکل کرسی پر بٹھایا۔

"آپ خاموش ہو جائے لوگ دیکھ رہے ہیں!"

"دیکھتے ہیں تو دیکھتے رہیں ان کے دیکھنے سے میری بہن کی جان نہیں بچ جائے گی۔" عزاہ کی آنکھوں سے آنسو بھی بہنے لگ گئے تھے۔

"آپ نے اپنی امی کو بتایا جائی یانہ کا؟" نائلہ کو ایک دم سے خیال آیا۔

عزاہ نے نفی میں سر ہلا کر جواب دیا۔

"آپ کال کر کے انہیں بتا دیں۔ انہیں پہلے ہی بس اتنا ہی پتہ ہے جائی یانہ گمشدہ ہے۔ وہ اکیلی گھر میں پریشان ہو رہی ہو نگی۔ آپ انہیں کال کر کے یہاں بلا لیں پھر ہسپتال آنے کے بعد جائی یانہ کی حالت بتایے گا۔"

"امم ہمم!" عزاہ نے اپنا موبائل نکالا۔اس سے پہلے وہ اپنی ماں کو کال کر پاتی،اسے شایان کی کال آگئی۔وہ چند منٹ موبائل کو دیکھتی رہی پھر اس نے کال اٹھالی۔

"ہیلو!"

"تم تینوں کہاں ہو؟کب سے تم تینوں کو کال ملا رہا ہوں تم میں سے کوئی اٹھا کیوں نہیں رہا ہے؟" دوسری طرف سے شایان کچھ سنے بغیر ہی اپنی سنانے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"پھپھو باہر گئی ہے۔ نمرہ کا پتہ نہیں اور میں ہسپتال آئی ہوئی ہوں۔" عزاہ سپاٹ انداز میں اسے بتانے لگ گئی۔

"کیوں؟ اب تمہیں کیا ہوا ہے؟ بلاوجہ کے ہسپتال کے چکر شروع ہوئے ہیں اب تمہارے!" آج اتنے دنوں بعد شایان پرانے لہجے میں طنز و طعنے دے رہا تھا مگر ابھی عزاہ پرانے والے انداز میں سننے کے موڈ میں ہرگز نہیں تھی۔

"جائی یا نہ ہسپتال میں ہے۔ میں اس کے پاس ہوں۔ اگر کوئی اور کام ہیں تو بولیں ورنہ مجھے اور بھی بہت سے کام ہیں!" عزاہ نے درشتگی سے کہا۔

"تم ہوتی کون ہو.." عزاہ نے کال کاٹ دی۔اس کے پاس شایان کی باتیں سننے کا وقت نہیں تھا۔

****

دوپہر شام میں ڈھل گئی تھی۔نوال ابھی تک ڈائننگ ہال میں سر پکڑے بیٹھی تھی۔ناشتے کے برتن ملازمہ نے اٹھا لیے تھے۔ملازمہ نے تو دوپہر کا کھانا بھی بنا دیا تھا مگر نوال کے حلق سے ایک نوالہ بھی اتر نہیں پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کے ملنے کی ابھی تک کوئی خبر نہیں آئی تھی۔جائی یانہ کی خیر خبر اس کا شوہر ہی دے سکتا تھا مگر ان کے پاس اس کے شوہر سے رابطہ کرنے کا کوئی

ذریعہ ہی نہیں تھا۔اگر وہ چاہتیں تو عزاہ سے بات کر کے کچھ پتہ کر سکتی تھیں مگر ان کا ذہن اس بات پر گیا ہی نہیں تھا۔

اشفاق صاحب بھی باہر کام سے گئے تھے۔گھر میں ہوتے تو بھی نوال کو یقین تھا انہیں کوئی فرق نہیں پڑنا تھا۔ابھی وہ اسی مشکل میں گم تھی جب گھر کا دروازہ کھلنے اور ڈائننگ ٹیبل پر رکھے موبائل کی بیل بجنے کی آواز ایک ساتھ آئی۔ نوال نے فوراً سے موبائل پکڑا۔

"ہیلو!"نوال نے عجلت میں کہا۔

"اماں!آپ کیا کر رہی ہے؟"عزاہ نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔

"میں گھر پر ہی ہوں۔ کیوں؟ کیا ہوا؟" نوال کے پوچھنے پر عزاہ ایک بار پھر ہچکچائی۔

"وہ اماں آپ ہسپتال آسکتی ہے؟"

"کیوں ہسپتال کیوں؟"

www.novelsclubb.com

"دراصل جائی یانہ۔۔۔"

"کیا ہوا ہے میری جائی یانہ کو؟" یہاں آکر نوال نے اپنا سارا ضبط کھو دیا۔ وہ فوراً اٹھ کر کھڑی ہوئی۔

"آپ کو میں ایڈریس دے رہی ہوں۔ آپ یہاں پہنچ جائے پھر بتاتی ہوں۔" عزاہ نے ساتھ ساتھ ہسپتال کا نام بھی نوال کو بتادیا اور کال کاٹ دی۔ نوال فوراً سے تیز قدم اٹھاتی ہوئی اپنے کمرے میں پہنچی۔ انہیں اشفاق صاحب ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے اپنی گھڑی اتارتے دکھائی دیے۔ نوال نے بس ایک نظر انہیں دیکھا پھر الماری کے پاس جا کر اپنی چادر اور پرس نکالا۔

www.novelsclubb.com

"کہیں جا رہی ہیں؟" اشفاق صاحب نے انہیں جب چادر اور پرس نکالتے دیکھا تو پوچھا مگر نوال کوئی بھی جواب دیے بغیر چلی گئی۔

اشفاق صاحب ابھی تک نوال کی صبح والی باتوں کے زیر اثر تھے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ نوال کی اچھی خبر لے بھی لیتے۔ انہیں صبح کہیں نوال کی باتیں جانے کیوں سچی لگی تھی مگر وہ ابھی بھی انہیں ماننے کے لیے تیار نہیں تھے۔ وہ دھیان بٹانے کے لیے ہی گھر سے باہر گئے تھے مگر ایک مرتبہ پھر وہ نوال کی باتوں کو سوچنے لگ گئے تھے۔

اپنے دماغ کو دوبارہ الجھانے کے لیے انہوں نے موبائل اٹھایا اور اس کا انٹرنیٹ آن کیا۔

www.novelsclubb.com

اسی وقت انہیں واٹس ایپ سے زینب کی طرف سے بھیجی ہوئی ویڈیو موصول ہونے کا نوٹیفیکیشن ملا۔اشفاق صاحب تھوڑے سے الجھے کیونکہ ضروری کاموں کے علاوہ زینب کبھی بھی ان سے رابطہ نہیں رکھتی تھی۔یہ آج پہلی دفعہ تھا جب زینب نے انہیں ویڈیو سینڈ کی تھی۔جب انہوں بھیجنے کا ٹائم دیکھا تو وہ دوپہر ڈیڑھ بجے بھیجی گئی تھی۔

اشفاق نے کچھ سوچا پھر ویڈیو کے ڈاؤنلوڈ ہونے کا انتظار کرنے لگ گئے۔

www.novelsclubb.com

****

("اسلام علیکم اشفاق بھائی! میں آپ کی بہن زینب ہوں")

ہسپتال کی راہداری میں کھڑے ہوئے انہیں ایسا لگا جیسے ہسپتال کی چھت ہی ان پر گر چکی ہو۔ جس بیٹی کو انہوں نے پھولوں کی چھڑی سے نہیں مارا تھا وہ آج گولیوں کی زد میں آگئی تھی۔ وہ صدمے کی حالت میں کرسی پر بیٹھ گئیں جبکہ نائلہ اور عزاہ انہیں حوصلہ دینے لگ گئیں۔

("میں جانتی ہوں یہ ویڈیو دیکھتے ہوئے آپ سوچ رہے ہونگے میں نے آپ کو میسج کیوں کیا ہے؟ میں خود بھی نہیں جانتی ہوں کیوں؟ نہیں شاید میں جانتی ہوں۔ شاید مجھے پتہ ہے میں اپنی آواز آخری بار آپ تک پہنچا پا رہی ہوں۔")

صوفیہ جب کمرے کے اندر آئی تو اسے سنہری آنکھیں اضطراب کی حالت میں ادھر ادھر ٹہلتی دکھائی دی۔ وہ اسے دیکھتی رہی۔ پھر واپس چلی گئی۔ وہ جانتی تھی اس کا دل اپنوں کے لیے ہی مضطرب تھا مگر وہ دونوں یہ نہیں جانتی تھیں عالیہ کے اپنوں پر آج کیسی قیامت اتری ہے۔

("یہ کہانی بہت پیچیدہ ہے بھائی اور اگر میں دیکھوں تو اسے پیچیدہ کرنے والے آپ اور میں ہی ہیں کیونکہ ہم دونوں بہن بھائی کے کمزور رشتے نے ہی ہمارے پورے خاندان کو الجھا ڈالا ہے۔")

www.novelsclubb.com

نوال کو حوصلہ نہ پاتا دیکھ کر عزاہ کا بھی حوصلہ ٹوٹنے لگ گیا۔اس وقت اسے شدت سے اپنی بڑی بہن یاد آئی جو اپنی ماں کو ان مشکل حالات میں سنبھال لیا کرتی تھی۔اگر وہ ہوتی تو شاید اس بار بھی اپنی ماں کو سنبھال لیتی۔کاش وہ یہاں ہوتی!

اپنی پریشانی میں وہ اپنے پاس پڑے موبائل کو بالکل بھول ہی گئی تھی جو بار بار جگمگا رہا تھا اور اس پر شایان کالنگ لکھا ہوا آ رہا تھا۔

("میں آپ کو منحوس لگتی رہی بھائی! میں ساری زندگی اس لفظ سے بھاگتی آئی ہوں لیکن زندگی اب اپنے اختتام کو جا رہی ہے تو پتہ چل رہا ہے آپ ٹھیک تھے۔میں واقعی میں منحوس ہوں۔")

شایان اپنے کمرے میں چکر کاٹتا ہوا باری باری ماں، بہن اور بیوی کو کال ملا رہا تھا۔ کوئی ایک بھی اس کی کال نہیں اٹھا رہی تھی۔ اس کا دل چاہ رہا تھا وہ موبائل ہی زمین پر پھینک ڈالے۔

("ماں باپ کبھی ملے نہیں، بھائی کے ہوتے ہوئے اس کے پیار کے لیے ترسی، پھر بے قصور ہوتے ہوئے بھی روفی کے ساتھ نام جڑا، دوست کا نا چاہتے ہوئے بھی اعتماد توڑنا پڑا، شوہر کو اپنے ہاتھوں سے کھو دیا، اپنی عزت بھی گنوائی، بچوں کا ذہنی سکون بھی برباد کیا، آپ کی تینوں بیٹیاں بھی میری وجہ رُل رہی گئی اور شاید اب میرے جانے کے بعد میرے بچے مکمل طور پر تباہ بھی ہو جائیں گے۔")

زینب کی لاش کو نازنین کے گھر کے ملازم اٹھانا چاہتے تھے جبکہ نمرہ انہیں اپنی ماں کے پاس بھی نہیں آنے دے رہی تھی۔ وہ اس وقت ہیجانی کیفیت کا شکار تھی۔ ایک ایک پر چیخ رہی تھی، چلا رہی تھی، پاس پڑی چیزوں کو زمین بوس کر رہی تھی۔

("آج میں مانتی ہوں میں منحوس ہوں۔ میں نے آپ کی عزت کو کچھ کیے بغیر ہی داغدار کیا اور میں اس پر شرمندہ بھی ہوں۔ میں آپ سے اس بات کی معافی بھی مانگتی ہوں۔ میں اپنی موت کے بالکل قریب ہوں اور اب بس آپ سے ایک چیز چاہتی ہوں۔")

www.novelsclubb.com

جائی یانہ کا جسم اس وقت ہری رنگ کی سکرب پہنے چھ سات ڈاکٹروں نے گھیرا ہوا تھا۔ انہوں نے بالوں کو جالی دار ٹوپیوں سے اور منہ کو ماسک سے چھپایا

ہوا تھا۔ وہ سب جائی یانہ کے جسم سے گولی نکالنے کے لیے مختلف آلات ڈال رہے تھے۔ جائی کا جسم اس وقت بالکل سن تھا۔ بس دل کی مدھم رفتار کا پتہ مشین کی آواز سے چل رہا تھا۔

("ہم دونوں اور ہماری اولاد کے ساتھ جو ہوا سو ہوا لیکن اب آپ ہم دونوں کی آنے والی تیسری نسل کو بچا لیں۔ آپ کی ابنارمل نفرت اور میری ابنارمل محبت نے ہم دونوں کی اگلی نسل کی زندگی بری طرح خراب کر دی ہے۔ اب آپ کچھ بھی کر لیں میرے بچے اور آپ کی بچیاں کبھی بھی ایک نارمل لائف نہیں جی پائے گے لیکن ان کے بچے ضرور نارمل لائف جی سکتے ہیں۔")

www.novelsclubb.com

اندھیرے کمرے میں وہ بالکل ساکن بیٹھی تھی۔ ساری عمر بدلے کے بارے میں سوچنے والی نازنین یہ سوچنا بھول گئی تھی جب سارے بدلے لے لیے

جائیں گے تب کیا کرنا ہے؟تب اپنا دل کس سہارے پر لگانا ہے؟کیا بدلہ لے لینے کے بعد انسان کی زندگی میں کچھ نہیں رہتا؟دل اور زندگی ایک طرح خالی ہو جاتی ہے؟

("آپ کی تینوں بیٹیوں کی زندگیاں میری وجہ سے خراب ہوئی ہے بھائی!ایک عورت مجھ سے بدلہ لینا چاہتی تھی۔وہ جانتی تھی میں آپ سے محبت کرتی ہوں اور آپ عزت سے محبت کرتے ہیں۔اس لیے اس نے آپ کو ہر طرح سے تباہ کرنا چاہا۔آپ کے گھر میں ان دنوں جو کچھ بھی ہوا ہے اس میں میری کالج کی دوست نازنین کا ہاتھ ہے۔یہ سب اسی نے کیا ہے بھائی!آپ کی بیٹیاں بے قصور ہے۔خدارا انہیں سزا مت دیں۔عالیہ جب بھی آپ کے پاس مڑ کر آئے، آپ اسے معاف کر دیجیے گا۔اس نادان کے قدم بھٹک گئے تھے مگر اس نے اپنے کیے کی سزا بھگت لی ہے۔آپ اس پر مزید ظلم نہ کیجیے گا۔عزاہ کو سہارا دیں۔اسے یہ

www.novelsclubb.com

احساس دلائے اس کا باپ زندہ ہے اور اس کے ساتھ کھڑا ہے۔ وہ جو بھی فیصلہ لے آپ اس کے ساتھ ڈٹ جائیں۔ وہ جو کچھ بھی کرے گی ہم دونوں بہن بھائی کی تیسری نسل کے لیے ہی کرے گی۔ میں نہیں چاہتی ہماری نسلیں یونہی گھٹن اور نفسیاتی ماحول کا شکار رہے۔ میرے جانے کے بعد آپ نے ہی اس گھٹن زدہ ماحول سے اپنی بچیوں کو نکالنا ہے۔ جہاں تک بات جائی یانہ کی ہے تو یہ بات تو آپ خود بھی جانتے ہیں وہ بالکل ہی بے قصور ہے۔ اسے معافی مانگنے کی بھی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ ہم دونوں نے جو ایک دوسرے کے ساتھ کرنا تھا کر لیا مگر اب آپ اپنے بچوں کے ساتھ نرم پڑ جایئے گا! اگر مجھے کچھ ہو جائے تو خدارا میری موت کا بدلہ آپ یا شایان مت لینا۔ میں اس بدلے کے چکر کو بھی توڑنا چاہتی ہوں۔")

www.novelsclubb.com

اشفاق کب سے ویڈیو کو دیکھ رہے تھے۔ ویڈیو کے عین وسط میں زینب بیٹھی ہوئی تھی جب کہ ارد گرد کا ماحول دیکھ کر پتہ چل رہا تھا زینب گاڑی میں

بیٹھی ہوئی ہے۔زینب کا چہرہ آخر تک آتا ہوا سرخ ہو چکا تھا جب اس نے بولنا بند کر دیا تو اشفاق کو لگا ویڈیو بس یہی پر ہے لیکن زینب نے نمی کو دباتے ہوئی دوبارہ بولنے کی ہمت اکھٹی کی۔

"بھائی! میری بس ایک آخری خواہش ہے۔"

ایسے بولتے ہوئے اشفاق کو زینب چھ سالہ بچی لگی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں چاہتی ہوں میرا جنازہ آپ کے گھر سے اٹھے۔میں اپنے گھر سے رخصت نہیں ہونا چاہتی ہوں۔جیسے عمر کے گھر روانہ کرتے ہوئے آپ نے مجھے

اپنے گھر سے بھیجا تھا تو میں چاہتی ہوں آج دنیا سے روانہ ہوتے ہوئے بھی گھر کے نام پر چند پل کا ٹھہراؤ آپ کے گھر پر ہو اور آخر میں۔۔۔"

ایک پل کو دوبارہ سناٹا پھیلا۔

"میں آپ سے بہت محبت کرتی ہوں بھائی!"

اس کے بعد ویڈیو ختم ہو گئی مگر اشفاق کئی پل تک اس ویڈیو کو ہی گھورتے رہے۔ زینب کی تقریر ایک بار پھر ذہن میں دوڑنے لگ گئی۔ دماغ چلاتے چلاتے ان کا ذہن ایک دم ان کا ذہن نازنین کے نام پر رک گیا۔ وہ نازنین کو جانتے

www.novelsclubb.com

تھے۔وہ اس کو جانتے تھے مگر زینب ایک بات بتانا بھول گئی تھی یا پھر شاید انجان تھی۔

ابھی وہ اس بات کو سوچتے ان کا دماغ ایک دم آخری بات پر گیا۔زینب مرنے کے بارے میں کہہ رہی تھی۔وہ یہ کیوں کہہ رہی تھی۔ان کے لبوں سے ایک دم ایک نام نکلا۔

"زینب!"

www.novelsclubb.com

اور پھر بس انہوں نے گاڑی کی چابی ڈریسنگ ٹیبل سے اٹھائی اور بھاگتے ہوئے باہر کو نکلے۔

****

زید نے ہسپتال کی راہداری کی کرسی پر بیٹھے ہوئے ہی ایک نظر دروازے کو دیکھا جس کی دوسری طرف جائی یانہ تھی پھر اس نے ایک نظر ہسپتال کی چھت کو دیکھا جس نے آسمان کو چھپایا ہوا تھا۔ پھر اس نے نظریں جھکائی اور آنکھیں بند کی۔اس کو اپنا آپ مفلوج دکھائی دے رہا تھا۔وہ اپنی زبان تک دعا کے لیے ہلا نہیں پا رہا تھا۔اسے اس ہسپتال میں بیٹھے پتہ چلا تھا منہ سے کہہ دینا آسان ہوتا ہے ورنہ ایک انسان کا اصل میں چھوڑ جانے کا بس خیال ہی انسان کو مار ڈالتا ہے۔

جب جائی یانہ اس سے اس کا ساتھ مانگ رہی تھی تب وہ اسے دھتکار رہا تھا۔آج وہ اس حالت میں ہو گیا تھا کہ اب اگر وہ جائی یانہ سے اس کا ساتھ مانگتا تب بھی تو وہ اس حالت میں نہیں تھی کہ وہ اس کی گزارش کو سن پاتی۔

انسانوں کی قدر انسان کو ہمیشہ تبھی ہوئی ہے جب وہ اس کی پہنچ سے دور ہوئے ہیں۔

آج اس راہداری میں بیٹھے ہوئے زید کو پتہ چلا تھا جائی یانہ اس کے لیے کیا ہے؟آپریشن تھیٹر میں پڑا جائی یانہ کا وجود اس وقت زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا۔اگر جائی یانہ یہ جنگ ہار گئی۔۔۔۔یہ سوچ ہی اس کے رونگھٹے کھڑے کر رہی تھی۔

ابھی وہ یونہی بیٹھا ہوا تھا جب ایک ڈاکٹر آپریشن تھیٹر سے باہر نکلا۔ زید فوراً سے ڈاکٹر کے سامنے کھڑا ہوا۔

اس کے پیچھے نوال، عزاہ اور نائلہ بھی کھڑی ہو گئی تھیں۔

"آپ کا نام؟" ڈاکٹر نے پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"زید!"

"آپ مریض کے کیا لگتے ہیں؟" ڈاکٹر نے زید سے پوچھا۔

"میں ان کا شوہر ہوں۔" زید عجلت سے بولا۔ وہ ڈاکٹر کی بات سننا بھی چاہتا تھا اور نہیں بھی۔ اسے ڈر تھا ڈاکٹر وہ نہ کہہ دیں جو وہ سننے سے بھاگ رہا ہے۔

"اوہ تو مسٹر زید! آپ اپنی بیوی کو بروقت ہاسپٹل لے آئے۔ وہ اب خطرے سے تو باہر آ گئی ہے مگر گولی ریڑھ کی ہڈی کے بالکل پاس لگی ہے جس نے ریڑھ کی ہڈی کو زیادہ نہیں مگر کچھ حد تک متاثر ضرور کیا ہے۔ آپ کی بیوی کچھ عرصے تک چلنے پھرنے کے قابل شاید نہیں رہے گی۔"

www.novelsclubb.com

ڈاکٹر اپنی بات بتائے جا رہا تھا مگر زید کا دماغ اسی نہج پر اٹکا ہوا تھا جائی یا نہ خطرے سے باہر نکل آئی ہے۔اس کی جائی یا نہ کی زندگی بچ گئی ہے۔اس نے سکھ بھرا سانس باہر نکالا۔

"میں اپنی بچی سے کب مل پاؤں گی ڈاکٹر صاحب؟"نوال کے لہجے میں ممتا کی تڑپ تھی۔

"ابھی وہ بے ہوش ہے۔جب وہ ہوش میں آئے گی اور ہم انہیں روم میں شفٹ کریں گے تب آپ ان سے مل لیجیے گا۔تب تک آپ لوگ کاؤنٹر پر جا کر ڈیوز پے کر دے۔"

یہ آخری بات سنتے ساتھ ہی زید اپنے چند پل کے اطمینان سے باہر نکل آیا۔زید کے پاس اس وقت ایک روپیہ بھی نہیں تھا۔وہ کہاں سے پیسے اکھٹا کرتا مگر دوسری طرف عزاہ نے ڈاکٹر کی بات پر سر اثبات میں ہلایا اور اپنی ماں کو یہ کہہ کر جانے لگی کہ وہ پیسوں کا انتظام کرنے جا رہی ہے۔زید اس کی بات سن کر بے اختیار شرمندگی سے چہرہ جھکا گیا۔وہ اس قابل بھی نہیں تھا کہ اپنی بیوی کے خرچہ اٹھا سکے۔

اگر ان سب کو چھوڑ کر راہداری کے اختتام پر دیکھو تو تمہیں ایک شخص پی کیپ پہنے ہیولا جیسا معلوم ہو گا۔اس نے ڈاکٹر کی بات سن لی تھی لیکن اس سے پہلے وہ اپنا کوئی تاثر دکھا پاتا،اپنی طرف آتی عزاہ کو دیکھ کر وہ واپسی کے لیے مڑ گیا۔

www.novelsclubb.com

****

اشفاق نے اپنے پیچھے موجود گھر کا مرکزی دروازہ بند کیا اور پھر پورچ میں کھڑی اپنی گاڑی کی جانب تقریباً بھاگتے ہوئے پہنچے۔

انہوں نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی۔ چوکیدار نے ان کے لیے گیٹ کھولا۔ اس سے پہلے وہ اپنی گاڑی کو باہر نکال پاتے، ایک دوسری گاڑی اندر آنے کے لیے گیٹ کے عین سامنے کھڑی ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

اشفاق نے جھنجھلا کر پیچھے کی طرف دیکھا۔ اشفاق کو یہ گاڑی انجان لگی۔ ان کے اور زینب کے گھر میں کسی کے بھی پاس گاڑی کا یہ ماڈل نہیں تھا۔

دوسری گاڑی ہارن بجانے لگ گئی۔اشفاق نے گاڑی واپس آگے کر کے پورچ میں روک دی۔ نئی نمودار ہونے والی گاڑی نے بھی اشفاق کی تقلید کی اور عین ان کے پیچھے ہی گاڑی اتاری۔

اشفاق غصے سے گاڑی سے اترے اور گاڑی کا دروازہ زور سے مارا اور عجلت بھرے انداز میں پیچھے کھڑی گاڑی کے پاس پہنچے۔ڈرائیونگ سیٹ پر سے ایک آدمی باہر نکلا۔اس نے اشفاق کی طرف دیکھا بھی نہیں اور دوسری طرف مڑ کر فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھولا۔

www.novelsclubb.com

دروازہ پار کر کے نووارد نے اپنا بے جان دکھتا سراپا اشفاق کے سامنے کیا۔پھر خالی خالی نظروں سے اشفاق کو دیکھنے لگ گئی۔

اشفاق اس نووارد کو دیکھ کر اتنے حیران نہیں ہوئے تھے جتنا اس کے اجڑے ہوئے حلیے کو دیکھ کر ہوئے تھے۔ بکھرے ہوئے بال، سرخ اور سوجی ہوئی آنکھیں اور بے ربط ہوتی سسکیاں!

"کیا ہوا ہے نمرہ؟" اشفاق کے ذہن میں زینب کی باتیں گردش کرنے لگ گئیں۔

وہ کچھ دیر تک یونہی اشفاق کو تکتی رہی۔ پھر من من بھاری قدم اٹھاتی اس نے پیچھے کی سیٹ کا دروازہ کھولا اور ایک طرف کو کھڑی ہوئی۔

جب اشفاق نے گاڑی کے اندر جھانکا تو ان کی آنکھیں بے اختیار دونوں سیٹوں پر لیٹے وجود کے چہرے پر گئی۔

"مما چاہتی تھی ان کا جنازہ آپ کے گھر پر سے اٹھے۔"

ہر طرف سناٹا چھا گیا۔

****

www.novelsclubb.com

اس کی گاڑی پورچ میں رکی۔وہ جلدی سے گاڑی سے باہر نکلی اور گھر کے مرکزی دروازے سے اندر آ گئی۔ابھی وہ اندر کی طرف قدم بڑھاتی اسے شایان اپنے استقبال میں کھڑا دکھائی دیا۔

"میں پوچھ سکتا ہوں گھر میں چل کیا رہا ہے؟"شایان کے چہرے پر اشتعال بھرا ہوا تھا۔

"میں جائی یانہ کے پاس ہاسپٹل میں تھی۔باقی اس گھر میں اور کیا ہو رہا ہے مجھے کچھ خبر نہیں ہے۔"اس نے سپاٹ انداز میں بات کی اور اپنے کمرے کی جانب جانے کے لیے سیڑھیوں کا رخ لیا۔

شایان بھی اس کے پیچھے پیچھے آیا۔ عزاہ اپنے کمرے میں آئی اور الماری میں موجود دراز کا لاک کھول کر کچھ کیش نکالنے لگ گئی۔

"یہ پیسے کیوں لے رہی ہو؟" شایان نے اسے پیسے نکالتے دیکھا تو پوچھا۔

"جائی یانہ ہاسپٹل میں ہے۔ اس کے علاج کے لیے لے رہی ہوں۔" اس پانچ ہزار کے نوٹوں کی گڈی کو خاکی لفافے میں رکھ دیا۔

www.novelsclubb.com

"یہ میرے پیسے ہے اور میں جائی یانہ کا باپ نہیں ہوں جو اس کے علاج میں اپنے پیسے لٹاتا پھروں۔" شایان نے عزاہ سے پیسے کھینچنے چاہے۔

"لیکن میں آپ کی بیوی ہوں اور میں جب چاہوں جہاں چاہوں یہ پیسے لے سکتی ہوں۔" عزاہ نے کہا اور خاکی لفافے کو ہاتھ میں تھامے واپس جانے لگ گئی۔

جیسے ہی وہ شایان کے پاس سے گزری۔ شایان نے اس کا بازو پکڑ لیا اور زور سے مڑوڑ دیا۔

"چھوڑیں میرا ہاتھ!" وہ درد سے دہری ہو رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"پھر تم کیوں اپنی اوقات بھول رہی تھی؟" شایان نے اس کے بازو پر مزید زور لگایا۔

اس سے پہلے وہ کچھ اور کہہ پاتا، اس کے موبائل کی بیل بجی۔ اس نے جیسے ہی عزاہ کا ہاتھ چھوڑا، عزاہ برق رفتاری سے اپنے ہاتھ میں لفافہ لیے کمرے سے باہر نکل گئی۔ شایان نے پہلے اسے جاتے ہوئے دیکھا پھر بغیر نمبر دیکھے ہی کال اٹینڈ کی۔

"ہیلو! کون؟" اس نے ناگوار انداز میں پوچھا۔

"شایان! میرے گھر آؤ۔" یہ کہہ کر کال رکھ دی گئی۔ پہلے تو شایان اس آواز کو پہچان ہی نہ پایا پھر اچانک اسے کے ذہن میں جھماکا ہوا۔

"ماموں مجھے کیوں بلا رہے ہیں؟" وہ زیر لب بڑبڑایا۔ پھر نا چاہتے ہوئے بھی اپنا رخ ماموں کے گھر کی طرف کر لیا۔

****

www.novelsclubb.com

کاؤنٹر پر پیسے جمع کروا لینے کے بعد جب عزاہ واپس آئی تو اس نے راہداری کی کرسیوں پر بیٹھی اپنی ماں کو چادر کے پلو سے اپنا گیلا چہرہ رگڑتے ہوئے دیکھا جبکہ نائلہ ان کے ساتھ بیٹھی کندھے پر ہاتھ رکھے انہیں حوصلہ دے رہی تھی

جبکہ زید خاموشی سے ان کے سامنے کھڑا تھا۔اس کے ذہن میں ماں کو روتے ہوئے دیکھ کر جو پہلا خیال آیا وہ جائی یانہ کا تھا۔وہ بھاگتی ہوئی ماں کے پاس آئی۔

"کیا ہوا اماں؟آپ رو کیوں رہی ہے؟جائی یانہ کیسی ہے؟"اس کی آواز سے ہی اس کی گھبراہٹ کا اندازہ کیا جا سکتا تھا۔

"عزاہ!زینب۔۔۔"نوال بس یہی کہہ پائی اور ایک بار پھر سسک سسک کر رونے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کیا ہوا پھپھو کو؟"اس نے عجلت سے پوچھا۔

"تمہارے ابو کی۔۔۔کال آئی تھی۔۔۔وہ کہہ رہے تھے تمہا۔۔۔ری پھپھو اس دنیا۔۔۔میں۔۔۔نہیں رہی۔"نوال نے ہچکیاں لیتے ہوئے اور الفاظ کو توڑ توڑ کر اپنی بات مکمل کی۔

عزاہ تو جیسے سناٹے میں چلی گئی تھی۔اسے یقین ہی نہیں آ پا رہا تھا کہ یہ سب بھی ہو سکتا ہے۔دوپہر کو اس نے پھپھو سے بات بھی کی تھی اور انہیں خود صحت مند حالت میں جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ہاں وہ تھوڑی بہکی ہوئی باتیں ضرور کر رہی تھیں مگر اس نے یہ تھوڑی نا سوچا تھا کہ وہ یہ دنیا ہی چھوڑ کر چلی جائیں گی۔ایک پل کے لیے اسے لگا اماں مذاق کر رہی ہے یا پھر اس کے بابا نے ان کے ساتھ مذاق کیا ہو گا مگر مصیبت یہ تھی کہ وہ اچھے سے جانتی تھی دونوں کو ہی مذاق کی عادت نہیں تھی اور ایسے مذاق کی تو ہرگز نہیں!

www.novelsclubb.com

"اللہ ہمارے گھر کو کس کی نظر کھا گئی ہے۔ایک بیٹی کا پتہ نہیں ہے، دوسری بیٹی ہسپتال کے بستر پر لیٹ گئی ہے اور اب زینب۔۔۔میں کیا کیا برداشت کروں اللہ؟ میں کیا کیا برداشت کروں؟"

نوال کے نوحے بلند ہوتے جا رہے تھے۔ارد گرد سے نکلتی ہوئی نرسیں نوال کو گھور گھور کر دیکھ کر جانے لگ گئیں۔اس سے پہلے ہسپتال کا عملہ دو ٹوک انداز میں انہیں خاموش کروانے کے لیے آ جائے نائلہ نے بات سنبھالنے کے لیے عزاہ کو بولا۔

www.novelsclubb.com

"آپ ایسا کریں آنٹی کو لے کر گھر چلی جائے۔ابھی گھر میں آپ دونوں کی زیادہ ضرورت ہے۔"

"اور جائی یانہ؟"اس کا دماغ ابھی بھی سائیں سائیں بول رہا تھا۔

"جائی یانہ کے پاس میں ہوں۔"زید نے انہیں اطمینان دلایا۔

"اچھا!اماں کو چھوڑ کر میں آرہی ہوں۔"اس نے بمشکل خود کو سنبھالا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میری مانیں تو آپ ابھی تھوڑی دیر اپنے گھر پر ہی رہے۔میت والا گھر ہے۔مہمانوں نے تعزیت کرنے آنا شروع کر دینا ہے اور ابھی وہاں پر کوئی بھی

اس حالت میں نہیں ہو گا جو سب کچھ سنبھال لے۔زید یہاں پر موجود ہے۔آپ فکر نہ کریں۔"نائلہ نے عزاہ کو سمجھایا۔

نائلہ کی بات عزاہ کو بھی سمجھ آ گئی۔اس نے ایک نظر زید کو دیکھا پھر خاموشی سے نوال کو سہارا دے کر کھڑا کیا اور ان کا ہاتھ تھامے نائلہ اور زید کی نگاہوں سے اوجھل ہونے لگ گئی۔

****

www.novelsclubb.com

آسمان گہرے نیلے رنگ میں تبدیل ہوتا جا رہا تھا۔ایسے میں ہم اگر دیکھیں تو اشفاق کے گیٹ کے پاس ایک گاڑی رکی۔وہ گاڑی پر سے اترا اور سیدھا

گیٹ سے اندر داخل ہوا۔ گیٹ آج بالکل کھلا ہوا تھا۔ اندر بس ماموں کی گاڑی تھی۔ کچھ تھا ماموں کے گھر میں جو اسے عجیب لگ رہا تھا۔

اس کا ارادہ تھا کہ وہ زیادہ دیر اس گھر میں نہیں رہے گا۔ بس بات سنتے ہی چلا جائے گا مگر ارادے نصیب سے زیادہ طاقتور کہاں ہوتے ہیں؟

اس نے گھر کا مرکزی دروازہ کھولا تو اسے محسوس ہوا گھر میں ملازمین کی چہل پہل معمول سے کچھ زیادہ ہی ہے۔ گھر میں عجیب سا سناٹا اور فضا پھیلی ہوئی تھی۔ جانے کیوں شایان کا دل چاہا وہ واپس مڑ جائے۔ اندر کچھ ایسا اس کا منتظر تھا جس کو وہ برداشت نہیں کر سکتا تھا مگر پھر بھی وہ اپنے دل کو نظر انداز کرتے ہوئے اندر آیا۔ لاؤنج میں سب سے پہلے اس کی نگاہ لاؤنج کے عین وسط میں چت لیٹے

وجود پر پڑی جس کے جسم کو سفید چادر نے بالکل ڈھانپا ہوا تھا۔اس کا چہرہ تک چادر میں چھپا ہوا تھا۔

فرش کو بھی سفید رنگ کی چادر نے چھپایا ہوا تھا۔لاؤنج میں سے صوفے، میز اور دیگر سامان ہٹا دیا گیا تھا۔لاؤنج کے ایک کونے پر اسے بدحال ہوتی اپنی بہن دکھائی دی جبکہ ماموں اسے کہیں بھی دکھائی نہیں دے رہے تھے۔ماموں کا گھر میت والے گھر کی طرح لگ رہا تھا لیکن انتقال کس کا ہوا تھا؟ شاید جائی یا نہ کا کیونکہ عزاہ نے اسے بتایا تھا اسے گولی لگی ہیں لیکن یہ ابھی کنفرم نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"نمرہ!" اس نے نمرہ کو بلا کر پوچھنا چاہا مگر وہ تو جیسے اس جہاں میں تھی ہی نہیں!

پھر اس نے خود ہی ہمت پکڑی اور آہستہ آہستہ چلتا ہوا زمین پر لیٹے اس بے جان وجود کے پاس بیٹھ گیا۔اس نے چادر کا سرا اپنے ایک ہاتھ سے پکڑا پھر کچھ سوچتے ہوئے اس نے چادر چہرے پر سے اٹھالی۔

اس نے جب اس بے جان وجود کے چہرے کو دیکھا تو اس کی سیاہ آنکھیں حیرت اور صدمے سے پھیل گئیں۔اس نے صدمے سے پہلے اس وجود کے چہرے کو تکا پھر سوالیہ اور انکاری نظروں سے کچھ دور بیٹھی اپنی بہن کو دیکھا جو ابھی تک لاتعلق بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

وہ نفی میں سر ہلاتا ہوا پیچھے کو ہوا اور پھر اٹھ کر نمرہ کے پاس گیا اور اس کے دونوں بازوؤں کو پکڑ کر پوچھنے لگا۔

"نمرہ! یہ کیا مذاق ہے؟ ماما اس طرح لیٹی کیوں ہوئی ہے؟ کیا ان کی طبیعت خراب ہے؟ اور اگر ہے تو تم انہیں ہسپتال کیوں نہیں لے کر گئی؟ ماموں کے گھر کیوں لے آئی؟"

شایان کا چہرہ غصے سے لال ہو رہا تھا۔ نمرہ جو ساری دنیا سے لاتعلق تھی اپنے بھائی کے یوں احتساب کرنے پر گھبرا گئی۔ اس کے ماتھے پر پسینے کی ننھی بوندیں چمک اٹھی۔

"میں نے۔۔میں نے کچھ نہیں کیا بھائی! ماما خود ہی چلی گئی۔انہیں پتہ تھا چائے میں زہر ہے۔انہوں نے پی لی۔"نمرہ اپنے حواس بالکل کھو چکی تھی۔

"زہر؟چائے؟یہ سب کیا ہے نمرہ مجھے صحیح سے بتاؤ۔تم نے کیا کیا ہے ماما کے ساتھ؟"شایان کو اس کی باتیں بالکل بھی سمجھ نہیں آرہی تھی۔

"بھائی! میں نے کہا نا میں نے کچھ نہیں کیا۔بس انہیں چائے دی۔اس میں زہر تھا۔میں مارنا نہیں چاہتی تھی مگر ماما زہریلی چائے پی کر مر گئی۔وہ کیوں مر گئی؟وہ کیوں مر گئی؟"یہ کہتے ہوئے وہ اپنے بال نوچنے لگ گئی تھی۔شایان نے اپنا دونوں ہاتھ اسے کے دونوں بازوؤں سے ہٹا لیے اور اسے عجیب نگاہوں سے دیکھنے لگا۔

"تم نے لیکن وہ زہریلی چائے دی ہی کیوں؟" شایان اس سے بات اگلوانا چاہتا تھا۔

"میں نے۔۔ میں نے نہیں دی۔ میں نے تو بس چائے میں زہر ملایا تھا، دی تو ملازمہ نے تھی۔ مجھے تو بس یہ کہا تھا ماما نے میرے باپ کو مارا تھا مگر میرا باپ مجھے ہی مارنا چاہتا تھا۔ ماما نے مجھے بچانا چاہا تو وہ قاتل ہو گئی اور میں۔۔ میرے لیے تو کچھ بھی نہیں رہا۔ مجھے سب نے چھوڑ دیا۔ میں کیا کروں بھائی؟" وہ بے ربط انداز میں کہتی ہوئی اپنے ناخنوں سے اپنا چہرہ اور جسم نوچنے لگ گئی تھی۔

شایان کو اس کی بالکل بھی سمجھ نہیں آ رہی تھی مگر جب نمرہ کے ناخن نے اس کے اپنے چہرے کو اس قدر زخمی کر دیا کہ خون زخموں سے چمکنے لگ گیا تو شایان نے اسے سنبھالنا چاہا مگر اب وہ اس کے قابو میں ہی نہیں آ رہی تھی۔

اس نے شایان کو دھکا دیا اور اٹھ کر لاؤنج سے باہر جانے لگی کہ اچانک نمرہ کو اپنا ذہن گھومتا ہوا محسوس ہوا۔ وہ اپنا توازن قائم نہ رکھ پائی اور زمین پر ہی گر پڑی۔ شایان جو اسے دیکھ رہا تھا اپنی بہن کو یوں گرا ہوا دیکھ کر اس کے پاس پہنچا اور اس کے گال تھپتھپانے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

****

نازنین کے کمرے میں آج بس اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ واحد روشنی کا ذریعہ لان میں جلتی لائیٹ تھی جو کھڑکی کی مدد سے کمرے میں پہنچ پا رہی تھی۔

وہ بیڈ پر کچھ اس طرح لیٹی تھی کہ ان کے پاؤں زمین کو چھو رہے تھے۔ زینب کو اس دنیا سے گئے کافی گھنٹے گزر چکے تھے مگر انہیں ابھی بھی ایسا لگ رہا تھا جیسے ایک دو منٹ پہلے کی ہی بات ہو۔

ایسے میں ان کے کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک ایک ہیولا چوکھٹ پر ہی کھڑا رہا۔

www.novelsclubb.com

"بیگم صاحبہ! ڈرائیور نمرہ اور ان بی بی کو اس پتے پر چھوڑ آیا ہے جس کا آپ نے بتایا تھا۔ ڈرائیور بتا رہا تھا اس کے پیچھے ایک آدمی پڑ گیا تھا کہ وہ بی بی کی لاش کہاں سے لایا ہے۔ ڈرائیور بڑی مشکل سے اپنے آپ کو بچا کر لایا ہے۔" نسوانی دھیمی آواز پورے کمرے میں گونجی تھی۔

"ڈرائیور کو کچھ پیسے دے دو اور کہو کچھ دنوں کے لیے اپنے گاؤں چلا جائے۔" نازنین نے یونہی لیٹے لیٹے حکم دیا۔

"جی بہتر!" ملازمہ یہ کہہ کر دروازہ بند کر کے جانے والی تھی مگر دروازہ مکمل بند ہو پاتا اس سے پہلے ہی کسی اور نے دروازہ پکڑ لیا اور ملازمہ کے حیران ہوتے چہرے کو نظر انداز کرتا ہوا وہ اندر کمرے میں آ گیا۔

وہ شکستہ قدم اٹھاتا بیڈ کی طرف آیا پھر زمین پر ہی بیٹھ گیا اور اپنی ٹیک بیڈ سے لگالی۔ وہ بالکل اسی جگہ ٹیک لگا کر بیٹھ تھا جس کے بالکل ساتھ نازنین کے پاؤں لٹک رہے تھے۔

"میں نے ڈیڈ کے جانے سے پہلے کتنی دعائیں کی تھی۔" آریان کی آواز نے سناٹے بھری فضا کو دور کیا۔ "میں نے اللہ سے رو رو کر دعائیں مانگی تھی کہ میرے ڈیڈ کو مجھ سے دور مت کرنا لیکن میری نہیں سنی گئی۔ میں رویا، گڑگڑایا مگر میری نہ سنی گئی مگر میں نے اس وقت سوال نہیں کیا، قسمت کا لکھا بس مان لیا۔ آج زید کو یوں ہسپتال میں خالی ہاتھ دعائیں مانگتے دیکھ کر مجھے ایک بار پھر اپنا وہی دن یاد آیا۔ مجھے لگ رہا تھا زید کی بھی دعا میری طرح قبول نہیں ہو پائے گی۔ اس سے جائی یا نہ لے لی جائے گی جس طرح مجھ سے ڈیڈ لے لیے گئے تھے مگر نہیں! جائی یا نہ بچ

گئی۔نامراد تو میں ٹھہرایا گیا،اسے تو اس کی مراد مل گئی۔آخر میرے ساتھ ایسا کیوں ہوا اللہ؟"

"اللہ کے کاموں پر سوال کرنے والے تم ابھی بھی کوئی نہیں ہوتے ہو آریان!"نازنین نے بیچ میں دخل دی۔

آریان نازنین کی بات سن کر ہنستا چلا گیا۔اس وقت اس کے ہنسنے میں بھی ایک کرب جھلکتا تھا۔جب ہنستے ہنستے اس کی آنکھیں نم ہو گئیں تو اس نے انہیں انگلیوں کے پوروں سے پونچھا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یہ بات آخر بتا بھی کون رہا ہے جو خود اتنے سالوں سے اللہ کے کاموں پر سوال اٹھایا کرتی تھی، جو ابھی خود اپنی دوست کا قتل کر کے بیٹھی ہے۔ یہ تو وہی بات ہوئی نو سو چوہے کھا کے بلی حج کو چلی!"

اب کی بار نازنین خاموش رہی اور چپ چاپ چھت کو ہی تکتی رہی۔

"میں زید کو تڑپانا چاہتا تھا لیکن اس کی زندگی میں تڑپنا ہے ہی نہیں! دو دفعہ میں نے جائی یانہ کو مارنے کی کوشش کی ہے مگر وہ دونوں دفعہ ہی بچ گئی۔ دوسری دفعہ تو بالکل موت کے منہ سے نکل کر آئی ہے۔ تم جانتی ہو یہ دیکھ کر مجھے کیا سمجھ آئی ہے؟" اس نے جواب کے لیے سوال نہیں پوچھا تھا سو خود ہی بولا۔ "مجھے سمجھ آگیا ہے کہ میں رحیم چچا کے بچوں سے بدلے کی خواہش رکھنے کے باوجود

بھی بدلہ نہیں لے سکتا ہوں۔اللہ ان پر بہت مہربان ہے اور وہی ان کا نگہبان ہے۔"

پھر وہ دوبارہ ایک پل کے لیے رکا۔اب کی بار اس نے توپوں کا رخ بدل لیا تھا۔

"تم نے میرے ساتھ بہت برا کیا نازنین! میں ایک اچھا انسان تھا۔ میں ایک اچھا انسان بن سکتا تھا اگر تم مجھے ان سب کے بیچ میں نہ گھسیٹتی۔اس سے تو کئی گنا بہتر تھا تم میرے باپ کے دل میں میرے لیے نفرت بھر کر مجھے گھر نکال دیتی۔میں فقیر ہوتا مگر یوں ایک قاتل مجرم تو نہیں ہوتا نا۔میرے پیچھے پولیس ہے۔میں چاہوں تو قانون کو خرید سکتا ہوں لیکن اب میں سوچ چکا ہوں میں ایسا کچھ نہیں کروں گا۔مجھے نہ اب کوئی بدلہ چاہیے اور نہ ہی کوئی آزادی۔"

وہ اٹھ کر کھڑا ہوا اور نازنین کے بیڈ پر لیٹے وجود کے بالکل سامنے کھڑا ہو گیا۔

"تم نے میری زندگی تباہ کی ہے نازنین! تم ہی اصل فساد کی جڑ تھی۔ تمہیں مسئلہ زینب کے شوہر کے ساتھ تھا لیکن تم نے ہم سب کو اس سب میں گھسیٹ ڈالا۔ تمہیں مزید فساد مچانے کے لیے نہیں چھوڑا جا سکتا ہے۔" وہ اپنی پینٹ سے گن نکال کر اب نازنین پر تان رہا تھا مگر نازنین ابھی بھی پر سکون حالت میں رہی۔

www.novelsclubb.com

"میں بے گناہ تھا مگر میری زندگی پھر بھی تم نے جہنم بنا ڈالی۔ تم گنہگار ہو مگر میں تم سے حساب نہیں لوں گا۔ میں چاہتا ہوں تمہارا حساب اس جہاں میں نہیں بلکہ اگلے جہاں میں ہو۔ میں دیکھنا چاہوں گا سب سے اپنا حساب لیتی نازنین کا اپنا حساب کیسے لیا جاتا ہے!"

جب وہ خاموش ہوا تو نازنین اٹھ کر بیٹھ گئی۔ اب آریان کی گن کا رخ سیدھا اس کے ماتھے پر تھا۔

"میں نے جو بھی کیا، صحیح یا غلط۔ میں نہیں جانتی ہوں لیکن میں آج بھی اپنے موقف پر قائم ہوں۔ زینب کو میرے راستے میں نہیں آنا چاہیے تھا۔ میں عمر کو اذیت پہنچانا چاہتی تھی لیکن اس نے مجھ سے یہ موقع چھین لیا۔ زینب نے اپنے بھائی کی خاطر ہماری دوستی کو پس پشت ڈال دیا۔ تم جانتے ہو ہسپتال والے دن

جب میں اس سے ملی تھی تو اس کی یہ بات سن کر مجھ پر کیا گزری تھی کہ اس نے یہ سب بھائی کے لیے کیا! اسے اپنے بھائی کا جھوٹا پیار یاد رہا اور میری دوستی یاد نہیں رہی۔ اسے اپنے بھائی سے محبت تھی ناں آج اس کی بیٹیاں بری طرح رل رہی ہے۔ اولاد کا دکھ بہت بڑا دکھ ہوتا ہے۔ زینب کا بھائی ساری عمر اپنی اولاد کا دکھ سہتا رہے گا اور مجھے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے تم مجھے مارو یا زندہ رکھو لیکن مجھے مارنے کے بعد تمہارے پاس کچھ نہیں آئے گا۔ میں ابھی بھی کہوں گی مجھے بچالو۔"

نازنین کی بات سن کر آریان تلخی سے مسکرایا۔ دور سے پولیس موبائل کے سائرن کی آواز آنا شروع ہو گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ایک بات بولوں نازنین! تم اپنے انتقام کی اس بھدی وجہ کو بار بار مت دہرا کہ اشفاق کی بیٹیوں کی زندگی تم نے اس لیے خراب کی کیونکہ زینب

اشفاق سے محبت کرتا تھا اور وہ تینوں اشفاق کی اولاد! اصل معاملہ یہ ہے کہ تم اشفاق سے پیار کرتی تھی!"

یہ بات سننے کی دیر تھی۔ کمرے میں اس قدر خاموشی پھیل گئی کہ سوئی گرنے کی آواز بھی بآسانی سنائی دے پاتی۔

"تم نے اشفاق کو زینب کے گھر جب پہلی دفعہ دیکھا تب ہی اپنا دل تم اس پر ہار گئی۔ جب تم نے اپنی محبت کا اظہار ایک دن اس پر کیا تو اسے تمہارا عورت ہوتے ہوئے اس طرح پہل کرنا بہت برا لگا۔ اس نے تمہیں بہت بے عزت کیا اور اپنے آپ کو ایک خاندانی شریف انسان ثابت کرنا چاہا۔ اپنا یوں ٹھکرائے جانا تمہاری انا پر ٹھیس لگا گیا اور اسی لیے تم نے یہ بات سب سے چھپائے رکھی۔ ابھی بھی تم اس بات کو کور کرنے کے لیے من گھڑت وجوہات سنا رہی ہو مگر اصل بات یہی

ہے تم اپنی اس بے عزتی کا بدلہ اشفاق کی بیٹیوں سے لے رہی ہو۔ بیچاری زینب! کاش وہ تمہارے سامنے واقعی میں کوئی اور بہانہ کر دیتی کہ اس نے یہ شادی کسی اور وجہ سے کی ہے مگر اس نے اسی شخص کا نام لیا جس نے تمہیں بہت بری طرح انکار کیا تھا۔اس کے نام کی ضد میں تم نے زینب اور اس کے بچوں کی بھی زندگی تباہ کر ڈالا۔"

"تمہیں یہ سب کیسے پتہ چلا؟" نازنین ابھی تک ہونقوں کی طرح اسے دیکھ رہی تھی۔اس دفعہ اسے بساط الٹنے کا اندازہ ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ کیا ہے انسان کو اپنی ڈائری جس میں اس نے بالخصوص اپنے راز رکھے ہو اس طرح اسٹور روم میں نہیں رکھنی چاہیے۔ہو سکتا ہے وہ کسی کی نظر میں پڑ جائے اور آپ کے سارے راز افشاں ہو جائے۔"

آریان کے چہرے کی تلخ مسکراہٹ گہری ہوتی جا رہی تھی اور پولیس موبائل کے سائرن کی آواز بھی تیز ترین ہوتی جا رہی تھی۔ پورے گھر میں افرا تفری پھیلتی ہوئی سنائی دے رہی تھی۔

"موت مبارک ہو نازنین! تم اور تمہارا فتنہ آج اس دنیا سے ختم ہونے جا رہا ہے۔"

یہ کہہ کر آریان نے ٹرگر دبا دیا۔ نازنین جو اپنی زندگی کا سب سے بڑا راز اس کے منہ سے سن کر دم بخود ہوئی تھی۔ آریان کے اس طرح گولی چلا دینے کا

اس نے ابھی سوچا ہی نہیں تھا۔ گولی سیدھی اس کے ماتھے کو چیرتی ہوئی اس کے دماغ کے اندر پیوست ہو گئی۔

کمرے کی طرف لوگوں کی ہل چل محسوس کی جا سکتی تھی۔ قدموں کی آہٹ بڑھتی جا رہی تھی مگر آریان کی نگاہ ابھی تک نازنین کے چہرے پر تھی جس کی آنکھیں ابھی تک شاک سے کھلی تھی۔ خون بہل بہل کر اس کے منہ پر اپنا رنگ چھاپ رہا تھا اور اس کا جسم آہستہ آہستہ حرکت کرتا ہوا کب کا دوبارہ بیڈ پر لیٹ گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں کسی نے دروازہ کھلا۔ راہداری میں جلتے بلب کی روشنی آریان کے جسم پر پڑنے لگ گئی جبکہ نازنین کا وجود ابھی بھی تاریکی پر تھا۔

کمرے کا موجودہ منظر دیکھ کر ملازم سکتے میں آ گیا۔اس کے پیچھے آنے والے پولیس آفیسر نے ملازم کو پیچھے کیا اور خود آگے آیا۔وہ بھی منظر دیکھ کر ایک پل کے لیے چونکا تھا مگر ایسے منظر اس کی روزمرہ ڈیوٹی کا حصہ تھے۔

وہ آگے بڑھا اور آریان کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پہنانے لگ گیا۔ آریان کی نگاہیں ابھی بھی بے جان نازنین کے وجود پر ہی تھی۔اسی کو دیکھتے ہوئے وہ کمرے سے باہر نکلا تھا۔

www.novelsclubb.com

****

وہ ابھی بھی نیم بے ہوشی کی سی کیفیت میں تھی۔اسے اپنا جسم سن محسوس ہو رہا تھا۔خاص طور پر اپنی ٹانگیں !اس کے سامنے ایک ہسپتال کے کمرے کا منظر تھا جہاں کچھ دیر پہلے ہی اسے شفٹ کیا گیا تھا مگر وہ ابھی بھی صحیح سے یہ سوچ نہیں پا رہی تھی وہ یہاں کیسے آئی بلکہ یوں کہنا چاہیے ابھی اس نے یہ بات سوچی ہی نہیں تھی۔

اس کے حواس آہستہ آہستہ جاگ رہے تھے۔وہ لاشعوری طور پر پورے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کر رہی تھی۔اسے اپنی پلکیں بہت بھاری لگ رہی تھی۔دونوں ہاتھوں کو ہلاتے وقت اسے خاصی محنت لگی مگر وہ دونوں ہی ہل گئے۔دل کی دھڑکن کی رفتار بتاتی مشین کی آواز بھی وہ صحیح سے سن پا رہی تھی۔بس ایک پاؤں تھے جو زور لگانے کے باوجود بھی وہ ہلا نہیں پا رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں ایک نرس کمرے کے اندر آئی اور آئی وی اسٹینڈ پر لٹکی ڈرپ پر انجیکشن لگایا۔اس نے نرس کو دیکھا تو بولنے کی کوشش کی۔

"میرے پاؤں۔۔۔ہل نہیں پا رہے ہیں۔"اسے یہ بولتے ہوئے اپنی آواز ہی غیر لگی۔

"آپ کو گولی لگی تھی نا اس وجہ سے ایسا ہو رہا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"گولی؟ مگر کدھر؟"وہ زیر لب بڑبڑائی اور سوچنے لگی۔اس کی بڑبڑاہٹ نرس نے سن لی تھی۔اس لیے اس نے یہ مشکل آسان کر دی۔

"آپ کی کمر پر اسی لیے! اب آپ ذہن پر زیادہ بوجھ مت لیں۔" یہ کہہ کر وہ واپس چلی گئی جبکہ جائی یا نہ نرس کی نصیحت کو بالائے طاق رکھتے ہوئے دماغ پر زور ڈالنے لگ گئی۔

اسے بس کچھ کچھ جھلکیاں ہی ابھی یاد آ پا رہی تھی۔ کارخانہ، آریان، زید کا آنا، ان کا آگ پر سے کودنا اور آریان کی گن کا زید پر نشانہ بندھا ہونا اور بس!

اس سے آگے اسے کچھ اور یاد نہیں تھا۔ اس کا دماغ صحیح طرح سے کام نہیں کر پا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد کمرے کا دروازہ کھلا۔اس نے چہرہ موڑ کر دیکھا تو جس چہرے کو اس نے دیکھنے کی توقع کی تھی، وہی چہرہ اس کی نظروں کے سامنے تھا۔وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا اس کے پاس آیا۔

پہلے تو وہ خالی خالی نظروں سے دیکھتا رہا، پھر اس نے جائی یانہ کا وہ ہاتھ اٹھایا جس پر آئی وی لائن لگی ہوئی تھی۔اس کے بعد وہ پھوٹ پھوٹ کر روتا چلا گیا۔

جائی یانہ کو سمجھ نہیں آ رہی تھی وہ رو کیوں رہا ہے؟

"زید!" اس نے بمشکل بولا۔

"آئی ایم سوری!" زید کی نم آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ "یہ سب میری وجہ سے ہوا ہے۔ آئی ایم رئیلی رئیلی سوری! ہر اس چیز کے لیے سوری جس کی وجہ سے آپ ہرٹ ہوئی۔ میں نہیں جانتا تھا یہ سب کچھ ہو جائے گا۔ میں واقعی میں یہ سب نہیں چاہتا تھا۔ کاش وہ گولی مجھے لگ جاتی۔ آپ تو کم از کم ٹھیک ہی رہتی نا۔"

"مجھے کیا ہوا ہے؟ بچ تو گئی ہوں۔" جائی یانہ نے بڑے آرام سے دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ نہیں جانتی آپ موت سے جیت کر آئی ہے۔"

"اچھا! ویسے تم ڈاکٹر کو بلاؤ گے؟" جائی یانہ نے اس سے ہاتھ کھینچ کر پوچھا۔

"کیوں؟ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے؟" زید کی آنکھوں میں نمی کے ساتھ اب فکر مندی بھی گھل چکی تھی۔

"میں تو ٹھیک ہوں مگر مجھے میری ٹانگیں ٹھیک نہیں لگ رہی ہے۔ کب سے میں اسے ہلانے کی کوشش کر رہی ہوں مگر یہ ہل ہی نہیں رہی ہے۔ ایسا لگ رہا ہے جیسے یہ سن ہو گئی ہو۔ کوئی طاقت ہی نا بچی ہو۔"

www.novelsclubb.com

جائی یانہ آرام سے کہنے لگی جبکہ زید کے چہرے پر سایہ گزرا۔وہ یہ بات تو ان سب میں بھول ہی چکا تھا کہ جائی یانہ کی ٹانگیں وقتی طور پر مفلوج ہو چکی ہے۔اس نے پہلے خود ہی بولنے کے لیے الفاظ ڈھونڈنے چاہے مگر اسے کوئی بھی ایسا لفظ نہیں مل پا رہا تھا جو اس معاملے کی نوعیت کو تھوڑا کم دکھا پائے۔

پھر وہ کچھ سوچتا ہوا وہاں سے باہر ہی چلا گیا۔

****

www.novelsclubb.com

فجر کی اذانیں ہر سو پھیل رہی تھی۔ سارا عالم اس وقت گہری نیند میں ڈوبا ہوا تھا مگر اسلام آباد کا ایک گھر ایسا بھی تھا جس کے مکینوں کی آنکھوں پر آج کی رات نیند حرام تھی۔

گھر میں موجود تمام مکین ایک دوسرے کا چہرہ تک رہے تھے۔ سب کی آنکھیں خشک ہو چکی تھیں جبکہ درمیان میں پڑا اس عورت کا جنازہ بالکل پر سکون تھا۔ ان لوگوں کے پاس اب رونے کے لیے کچھ بھی نہیں بچا تھا۔ کبھی عزاہ شایان کو دیکھتی جو اپنی ماں کے منہ پر کفن ہٹائے ان کے چہرے کو محویت سے گھور رہا تھا تو کبھی نوال اٹھ کر کمرے میں تقریباً بے ہوش پڑی نمرہ پر نظر ڈال آتی۔

www.novelsclubb.com

ارد گرد کچھ جاننے والے اور عزیز و اقارب بھی تھے۔ کچھ مہمان اٹھ کر سونے کے لیے بیڈ روم میں چلے گئے تھے۔ مردوں کے بیٹھنے کا انتظام لان میں

کیا گیا تھا۔اشفاق صاحب لان کے ایک کونے ذرا ہٹ کر ایک کرسی پر بیٹھے ہوئے تھے۔ہر آنے جانے والا مرد ان کے گلے لگ کر تعزیت کے دو الفاظ کہتا اور چلا جاتا مگر یہ الفاظ ان کے اندر ایک الگ قسم کی اذیت کو جنم دے رہے تھے۔آج ان کا ضمیر احتساب پر اتر آیا تھا۔آج وہ چیخ چیخ کر اشفاق کو ظالم اور زینب کو مظلوم کہہ رہا تھا۔اس کے ساتھ آنکھوں میں وہ منظر بھی چھا رہے تھے جن میں اشفاق کبھی زینب کو دھتکار رہے تھے تو کبھی اس کی کردار کشی کر رہے تھے۔

فجر کو قضا ہوئے جب کافی وقت گزر گیا اور سورج اپنی روشنی ہر سو پھیلانے لگ گیا تو ایک شخص اشفاق کے پاس آیا اور ان کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر آہستہ سے بولا۔

www.novelsclubb.com

"اشفاق صاحب جنازہ اٹھانے کا وقت ہو چکا ہے۔"

اشفاق نے بہت آہستگی سے سر کو خم دیا اور بوجھل ہوتے قدموں کے ساتھ اندر جانے لگے۔ان کے پیچھے مرد حضرات نے بھی تقلید کرنے لگ گئی۔ اشفاق اور مردوں کو اندر آتا دیکھ کر عورتیں جو خاموش بیٹھی تھیں،اونچی میں آواز میں دھاڑے مار مار کر رونے لگ گئی۔سب کے منہ سے بے صبری کے الفاظ نکل رہے تھے۔

شایان نے جب اپنے ماموں کو آتا دیکھا تو بچوں کی طرح اپنی ماں کی چارپائی سے چمٹ گیا۔دھاڑے مار مار کر وہ رونے لگ گیا۔نوال ایسے میں کھڑی ہوئی اور بہتے آنسوؤں کے ساتھ انہوں نے شایان کو پیچھے کیا۔

جنازے کی طرف بڑھتے ہوئے اشفاق کے کان میں مختلف زمانوں کی آوازیں بازگشت کرنے لگ گئی۔

("بیٹی نے پیدا ہوتے ہی ماں باپ کو کھالیا۔" میت والے گھر میں بیٹھی ایک عورت کی بہت سالوں پہلے کہی بات آج تک زندہ تھی۔ یہ وہ لمحہ تھا جب ان کے دل نے پہلی بار زینب کے لیے نفرت محسوس کی تھی۔)

("اشفاق پر اب بن باپ کی بیٹی کی ذمہ داری پڑ گئی ہے۔" چہلم پر اپنے چچا کے ساتھ بیٹھے ہوئے اس نے ایک آدمی کو یہ کہتے سنا۔)

("عورت کو ہمشیہ کھینچ کر رکھنا چاہیے خاص طور پر بیٹی اور بہن کو ورنہ سر پر خاک ڈال دیتی ہے۔" چچا کے ساتھ دوکان پر بیٹھے یہ جملہ اور ایسے کئی قسم کے تبصرے ان کے دماغ میں بیٹھ چکے تھے۔)

("دنیا میں سب کچھ عزت ہوتی ہے۔دولت چاہے جتنی بھی ہو جائے، یہ کبھی بھی عزت کو نہیں خرید پاتی ہے۔اس لیے اپنی گھر کی عزت کی نگرانی کے لیے مرد کو اپنا خون پسینہ ایک کر دینا چاہیے۔" چچا کی کہی بات جس پر انہوں نے نہ صرف یقین کیا بلکہ اپنی ساری زندگی اسی اصول پر گزار دی۔)

www.novelsclubb.com

زینب کا چہرہ کفن سے ابھی بھی دکھائی دے رہا تھا۔انہیں زینب کافی پر سکون دکھائی دے رہی تھی۔اشفاق کو یاد نہیں پڑتا تھا انہوں نے کبھی زینب کو اپنے سامنے اتنا پر سکون دیکھا ہو۔ان کا ضمیر اس سوچ پر دوبارہ سے ملامت کرنے لگ

گیا۔اس کی ملامت پر اشفاق آسودگی سے مسکرا دیے۔پھر ذرا سا جھک کر اپنی بہن کے کان کے تھوڑے قریب ہو کر بولے۔

"ضمیر جاگنے میں اتنی دیر کیوں لگا دیتا ہے زینب؟ بہتر تھا یہ سوئے رہتا، مجھے باقی کی عمر پچھتاوے کی قید نہیں کاٹنی پڑتی۔"

پھر وہ سیدھے کھڑے ہو گئے اور زینب کے چہرے پر کفن صحیح سے برابر کر دیا۔اب یہ چہرہ بالکل چھپ چکا تھا۔پھر تین چار آدمی آگے کو بڑھے اور سب نے مل کر جنازے کو اٹھا لیا۔کسی نے شایان کو بھی اٹھا کر اسے آگے کی طرف کر دیا۔

وہ سب جا رہے تھے زینب کو سپرد خاک کرنے! دفن کر آنے کے بعد معاملات انسانوں کی پہنچ سے باہر نکل جانے تھے۔اب اللہ اس کا بندہ اور بندے کے اعمال نے رہ جانا تھا۔دنیا اب بے معنی ہو جانی تھی۔

****

صبح کے چھ بجے زید واپس جائی یانہ کے کمرے میں آیا۔اس بار وہ اپنے ساتھ ڈاکٹر کو بھی لے کر آیا تھا۔جائی یانہ نے ڈاکٹر کو غور سے دیکھا۔شکل سے عمر تیس پینتیس ہی معلوم ہوتی تھی۔خوش شکل چہرے کو مسکراہٹ نے مزید رونق لگائی ہوئی تھی۔جائی یانہ جواب میں مسکرانا چاہتی تھی اور اس نے یہ کوشش بھی کی۔ڈاکٹر ہشاش بشاش موڈ میں ہی اس کے پاس آئے۔

"توسنائے مسز زید کیسا محسوس کر رہی ہے؟" جائی یانہ کی طرف دیکھتے ہوئے وہ آرام سے بولیں۔

"میری ٹانگیں ڈاکٹر۔۔۔"

زید نے اپنی آنکھیں زور سے میچ لی۔ وہ جانتا تھا ڈاکٹر جائی یانہ کے سوال کا کیا جواب دینے جا رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

"آپ کی ٹانگوں کو کچھ نہیں ہوا۔ بس گولی ریڑھ کی ہڈی کے بہت قریب لگی تھی۔ اس لیے آپ کی ٹانگیں کچھ حد تک متاثر ہوئی ہے مگر فکر نہ

کریں۔اگر آپ مضبوط رہی اور دل میں امید جگائی رکھیں گی تو آپ جلد چل پائیں گی۔"

جائی یانہ ڈاکٹر کی یہ بات سن کر بالکل ساکت ہوئی۔

"کیا مطلب ہے دوبارہ چل پاؤں گی۔کیا میں اب چل نہیں سکتی ہوں؟"

www.novelsclubb.com

اس کی آواز میں گھبراہٹ اور صدمہ دونوں ملا ہوا تھا۔

"میں نے کہا نا آپ کی ٹانگیں تھوڑی متاثر ہوئی ہے لیکن ڈرنے کی کوئی بات نہیں ہے۔بس ہلکی پھلکی سی ایکسر سائز اور ہمت پکڑنے سے آپ بہت جلد چل پائیں گی۔"

ڈاکٹر نے کافی نرم لہجے سے اسے کام ڈاؤن کروایا لیکن جائی یانہ کا پورا دماغ سائیں سائیں کرنے لگ گیا تھا۔اس کے دماغ میں ڈاکٹر کی کوئی بات نہیں آئی تھے سوائے اس کے کہ وہ اب چل نہیں پائے گی۔

ڈاکٹر اس کی ہمت بندھانے کے لیے بہت کچھ کہتے رہے پھر واپس چلے گئے۔ان کے جانے کے بعد زید جائی یانہ کے پاس آیا مگر وہ کچھ کہنے کے لیے لب کھولتا اس سے پہلے ہی جائی یانہ نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش رہنے کا کہہ دیا۔

پھر خالی خالی نظروں سے چادر کو دیکھنے لگی جس نے اس کے پاؤں کو چھپایا ہوا تھا۔

زید خاموشی سے اسے ہی دیکھتا رہا۔ وہ جانتا تھا ابھی وہ اس حقیقت کی اذیت سہہ رہی ہے۔

****

www.novelsclubb.com

صبح کا اجالا اب ہر سو پھیل چکا تھا۔ سورج کی روشنی نے گھروں میں سے بتیاں بجھوادی تھی۔ ایسے میں ہم ایک ایسی ہی راہداری پر کھڑے ہوتے ہیں جہاں پر سورج کی دھوپ نہ سہی مگر روشنی تھی۔

ایسے میں وہ بھاگتی ہوئی اسی راہداری کو پار کرنے لگ گئی۔ موبائل اس کے ہاتھ میں ابھی تک تھا۔ اس کے چہرے کو دیکھ کر پتہ چلتا تھا اس کے پاس ایسی خبر ہے جو قطعاً اچھی نہیں ہے۔ راہداری میں ایک جگہ وہ مڑی تو اس کے سامنے دروازہ تھا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹانے کی بھی زحمت نہیں کی اور دھرام سے کھول دیا۔ ہم بھی اس کا پیچھا کرتے ہوئے کمرے تک اس کا پیچھا کرتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں داخل ہو کر تو تمہیں سنہری آنکھوں والی لڑکی گیلے بالوں کو تولیے سے پونچھتی ہوئی باتھ روم سے باہر نکلتی دکھائی دے گی۔اپنی دوست کے بد حواس چہرے کو دیکھ کر کچھ چونک تو وہ بھی گئی تھی۔

"کیا ہوا صوفیہ ؟"اس نے تولیہ بیڈ کی طرف پھینکا اور اس کے پاس آئی۔

"عالیہ غضب ہو گیا ہے۔نمرہ کی ماما یعنی تمہاری پھپھو کی دیتھ ہو گئی ہے۔"

صوفیہ نے اس کے سر پر دھماکہ پھوڑ دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیا!!!"

"ہاں، فاطمہ کی کال آئی تھی۔اسے اپنے فرینڈ سرکل سے ہی کہیں سے پتہ چلا تھا۔وہ لوگ یہ بھی بتا رہے ہیں جائی یا نہ ہاسپٹل میں ایڈمٹ ہے۔اسے گولیاں لگی ہیں۔"

عالیہ کا سانس اوپر کا اوپر اور نیچے نیچے رہ گیا۔وہ پہلے پلک جھپکے بغیر صوفیہ کو دیکھتی رہی۔پھر اس نے فوراً سے ری ایکشن دیا۔

"صوفیہ، مجھے میرے گھر جانا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"لیکن آریان!" صوفیہ کی بات عالیہ نے کاٹ دی۔

"آریان اب کچھ نہیں کرے گا۔ انہوں نے بدلہ پھپھو سے لینا تھا اور مجھے یقین ہے وہ اپنا بدلہ لے چکے ہیں۔ اب ڈر کر جینے کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اس وقت میرے گھر والوں کو میری ضرورت ہے۔"

"عالیہ میت کا گھر ہے۔ مہمان آئے ہونگے۔ بلاوجہ کا ہنگامہ ہو گا۔ میں تو تم سے یہی کہوں گی کہ نہ جاؤ۔" صوفیہ کو اسی کی فکر تھی۔

"گھر سے بھاگی لڑکی تو جب بھی باپ کی دہلیز پر دوبارہ آتی ہے دنیا تماشا

بناتی ہے۔اگر میں آج نہیں گئی تو میرے دل کا بوجھ مجھے جینے نہیں دے گا۔" عالیہ کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں۔

صوفیہ بھی اسے کتنا ہی منع کر سکتی تھی۔اس لیے اس نے بھی ہار مان لی۔

"اوکے، میں ڈرائیور کو کہتی ہوں گاڑی نکالے تم جب تک اپنا حلیہ درست کر لو۔ تمہارے جانے کے بعد ڈرائیور پندرہ منٹ تک گیٹ کے باہر ہی کھڑا رہے گا اگر کوئی مسئلہ ہو تو واپس آ جانا۔"

www.novelsclubb.com

صوفیہ نے اسے ہدایات دی۔ پھر باہر چلی گئی۔ دوسری طرف عالیہ کچھ دیر کے لیے خالی الذہن کھڑی ہی رہی۔

****

اشفاق صاحب کے گھر پر آئے تو اس وقت نوال کچن میں کھڑی اپنی ملازمہ کو برتن دھوتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ کچن کی پوری سلپ پر استعمال ہوئے برتن رکھے ہوئے تھے۔ ابھی ابھی ان لوگوں نے مہمانوں کو ناشتہ کروایا تھا۔ ویسے تو بہت سے مہمان چلے بھی گئے تھے مگر قریبی اور خاندان کے کچھ بڑے بیٹھے ہوئے تھے۔

ایسے میں عزاہ کچن میں آئی۔اس کے ایک بازو میں سمٹی ہوئی چادر لٹکی ہوئی تھی جب کہ دوسرے ہاتھ میں اس نے ہینڈ بیگ پکڑا ہوا تھا۔

"اماں! میں ہسپتال جا رہی ہوں۔"اس نے کچن کی چوکھٹ کے قریب کھڑے ہی اعلان کیا تھا۔

"امم ہمم!"انہوں نے سر اثبات میں ہلایا۔پھر انہیں کچھ یاد آیا۔"عزاہ ایسا کرو ناشتہ بھی ساتھ لیتی چلی جاؤ۔ناشتہ کھلوانے کے بعد زید کو گھر بھیج دینا۔بچہ بیچارا رات بھر جاگتا رہا ہو گا۔"

www.novelsclubb.com

زید کو یوں بچہ بولنے پر عزاہ کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی مگر اس نے جلدی سے اس مسکراہٹ کو سمیٹ لیا۔

"اماں میں کہہ تو دوں گی مگر وہ بہت ضدی ہے جب تک جائی یا نہ ہسپتال میں ایڈمٹ رہے گی وہ اس کا پیچھا نہیں چھوڑے گا۔"

"اچھا!" یہ کہہ کر نوال زید کے لیے ناشتہ برتن میں ڈالنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

اگر انہیں چھوڑ کر باہر لان کی طرف آؤ تو اب یہاں مردوں کی بھیڑ ختم ہو چکی تھی۔ بس ایک شایان ہی تھا جو آہستہ آہستہ انداز میں چل رہا تھا۔ اس کی

سرخ ہوتی آنکھوں کے سامنے بار بار اپنی ماں کا چہرہ آ رہا تھا۔اپنی ماں کو قبر میں دفنا آنے کے بعد اس کی حالت مزید عجیب ہو گئی تھی۔

ایسے میں اسے گھر کے گیٹ کے باہر گاڑی رکنے کی آواز آئی۔اس نے یہی سوچ کر نظر انداز کیا کہ شاید کوئی تعزیت کرنے والا آیا ہو گا مگر جب کچھ دیر بعد آنے والے نے ادھ کھلے گیٹ کو مزید کھول کر گھر کے اندر قدم رکھا تو شایان کو ایک پل کے لیے لگا جیسے ساری دنیا رک چکی ہو۔

دوسری طرف جب آنے والی نے ادھر ادھر دیکھا تو جیسے ہی اس کی نظریں شایان پر گئی اس کا دل چاہا اپنے وجود کو کہیں دور دفنا آئے۔وہ جس شخص سے ملنے پر اس وقت سب سے زیادہ کترا رہی تھی وہ اسی شخص سے سب سے پہلے ملی تھی۔

وہ دونوں یونہی کھڑے بت بن گئے۔ایسے میں عزاہ جو چادر کو شانوں میں اچھے سے ڈھانپے باہر نکل رہی تھی،وہ بھی اس صورت حال کو دیکھ رک گئی۔

تکون ٹوٹ کر ایک بار پھر مکمل ہو گیا تھا۔ایک طرف عالیہ تھی اور دوسری طرف شایان جبکہ ان سے بہت دوران کے درمیان میں عزاہ کھڑی تھی۔ کچھ دیر یونہی ساکن گزرے۔

وہ تینوں سکتے کی عالم میں ہی رہتے اگر عزاہ ہمت باندھتے ہوئے آگے نا آتی۔اس نے شایان کو بالکل نظر انداز کرنا چاہا کیونکہ وہ جانتی تھی اگر وہ شایان کے تاثر دیکھ لے گی تو فنا ہو جائے گی۔

وہ آگے بڑھی اپنے ہاتھ میں پکڑے برتن کو اس نے احتیاط سے پاس پڑی گاڑی کے اوپر چھت پر رکھا اور پھر عالیہ کے عین سامنے کھڑی ہو گئی۔اس نے سیدھا عالیہ کی آنکھوں میں دیکھا جو اسی کی طرح سنہری تھیں۔عالیہ نے نظریں چرانا چاہی مگر اس سے پہلے وہ ایسا کچھ کر پاتی، عزاہ اس کے گلے لگ گئی۔

"واپسی مبارک، عالیہ!" اس نے نم آواز میں اتنا کہا جبکہ عالیہ عزاہ کے بدلے ہوئے رویے پر حیران رہ گئی۔

www.novelsclubb.com

پھر وہ اس سے الگ ہوئی۔عالیہ نے دیکھا عزاہ کی آنکھیں نم تھیں اور ناک سرخ پڑ چکی تھی۔

"میں جائی یانہ کے پاس جارہی ہوں۔اگر نہ جانا ہوتا تو رک جاتی۔"

یہ کہہ کر وہ مڑی اور برتن دوبارہ اٹھا کر اپنی گاڑی میں آکر بیٹھ گئی۔ چوکیدار نے جب اسے گاڑی میں بیٹھتے دیکھا تو گیٹ مکمل کھول دیا۔عزاہ نے بس ایک نظر اپنی سائیڈ مرر سے باہر دیکھا۔عالیہ تو اس کے سامنے اندر جارہی تھی مگر شایان ابھی تک کھڑا تھا۔اس کی حالت ایسی تھی جیسے صحرا میں چلتے پیاسے کو پانی کا ایک پورا تالاب دکھ گیا ہو،وہ ایک پل کے لیے تو ٹھٹھکے مگر پھر دوڑتا ہوا اس کے پاس جانا چاہے۔

www.novelsclubb.com

عزاہ نے آسودگی سے سر نفی میں ہلایا۔ شایان سے شادی کرنے کے بعد جو چیز اسے پتہ چلی تھی وہ یہ تھی جو شخص حق میں بہتر نہ ہو لیکن اگر پھر بھی دعا کے بعد مل جائے تو بھی کبھی اپنا نہیں بن پاتا۔

اس نے گاڑی گیٹ سے گزاری اور پھر سڑکوں پر دوڑا دی۔

****

اگر ہم واپس عالیہ کی طرف جائے تو وہ کچھ پل کے لیے گھر کے مرکزی دروازے پر ہی کھڑی رہی۔ وہ جوش میں آ تو گئی تھی مگر اس میں ہمت نہیں تھی کہ اندر جا کر سب کا سامنا کرے۔

www.novelsclubb.com

ایک پل کے لیے اس نے سوچا کہ مڑ جائے مگر پھر اپنے اندر ہمت پیدا کر کے اس نے دروازہ کھولا اور اندر کی طرف بڑھ گئی۔

چلتے چلتے وہ لاؤنج تک آ چکی تھی۔ لاؤنج میں مہمان بیٹھے ہوئے تھے۔ کچھ دیر پہلے جو لوگ آہ و زاری میں مشغول تھے اب وہ آرام سے ہنسی مذاق میں گم ہو گئے تھے۔ بس جانے والے کی دیر ہوتی ہے دنیا والے واپس اپنی زندگیوں میں گم ہو جاتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے لاؤنج کی چوکھٹ پر ہی کھڑے اندر ایک طائرانہ نظر ڈال لی۔ یہاں پر اس کے گھر کا کوئی فرد موجود نہیں تھا۔ اس لیے وہ آگے نکل گئی۔ دوسری

طرف عالیہ کو لاؤنج میں موجود ایک عورت نے پہچان لیا۔اسے دیکھ کر اس نے اونچی آواز میں سرگوشی کی۔

"ارے دیکھو یہ تو مجھے عالیہ لگ رہی ہے،اشفاق کی بڑی بیٹی جو شادی والے دن گھر سے بھاگ گئی تھی۔"

عالیہ جو راہداری سے آگے کی طرف بڑھ رہی تھی،یہ بات سنتے ہی اس کے قدم زنجیر ہو گئے۔آگے جانا اس کے لیے محال ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہ کیوں آئی ہے؟"اس کے کانوں میں ایک اور نسوانی آواز گونجی۔

"مجھے تو لگتا ہے جس کے ساتھ بھاگی تھی اس نے چھوڑ دیا ہے۔" پہلی سنائی دینے والی آواز نے ہی تبصرہ کیا۔

"پتہ نہیں جس کے ساتھ بھاگی تھی اس نے نکاح بھی کیا یا بس یونہی رہی ہے۔" یہ بات باقی ساری باتوں سے زیادہ کاری ثابت ہوئی تھی۔ عالیہ نے کرب سے اپنی آنکھیں میچ لی۔ کیا گھر سے بھاگی لڑکی کا کردار اتنا مشکوک ہو جاتا ہے؟

اس نے ایک نظر حسرت سے گھر کے اندرونی حصوں کو دیکھا اور پھر مڑ گئی۔ اس نے سوچا تھا لوگوں کے طعنے سننا آسان ہو گا مگر لفظوں کے زہر سوچ سے زیادہ کڑوے نکل آتے ہیں۔ ابھی وہ مڑی ہی تھی کہ اسے جو ہستی دکھائی دی اسے دیکھ کر اس کی روح تک کانپ اٹھی۔

اس کے بالکل سامنے اشفاق صاحب کھڑے تھے۔ایک مضبوط چٹان کی مانند، جو جانے والے کی راہ میں کھڑی ہو جاتی ہے۔ان کے تاثرات اس قدر عجیب تھے کہ عالیہ کو خوف آیا۔اسے ڈر لگنے لگا کہیں آج غیرت کے نام پر اس کا قتل نہ ہو جائے۔

فرار کے لیے وہ گھر کے اندر جانے کے لیے واپس مڑی مگر دوسری طرف سے اپنے گیلے ہاتھوں کو ڈوپٹے سے پونچھتی نوال کو دیکھ کر وہ پھر سے ٹھٹھکی۔نوال اپنی دھن میں مگن تھی انہوں نے سر اٹھا کر دیکھا تو ان کے پاؤں بھی آگے بڑھنے سے انکاری ہو گئی اور سنہری آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

اب عالیہ اپنے ماں باپ کے بالکل درمیان میں کھڑی تھی اور وہ دونوں اسے ہی دیکھ رہے تھے۔عالیہ نے اپنے ڈر پر قابو پانا چاہا اور جو کرنا چاہتی تھی اسے کرنے کے بارے میں سوچا۔

عالیہ نے سر اٹھایا اور اپنے باپ کی آنکھوں میں دیکھا۔آج عالیہ کو ان کی آنکھوں میں طیش اور غصہ بالکل بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا بلکہ آج تو اسے کچھ بھی دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"بابا! مجھے معاف کر دے۔" یہ کہتے ہوئے اس کے گلے میں آنسو کا پھندا لگ گیا۔اس نے اپنی نظریں دوبارہ جھکا لی۔نوال بھی اشفاق کے ری ایکشن سے خوفزدہ تھی۔اس لیے پاس آکر بیٹی کے کندھے پر ہاتھ رکھ دیا۔

اشفاق نے دونوں ماں بیٹی کو دیکھا۔دونوں ہی ایک دوسرے سے بہت ملتی تھیں۔خاص طور پر ان کی آنکھیں!

وہ لاؤنج میں بیٹھے لوگوں کی باتیں سن چکے تھے۔ان لوگوں کی باتیں سن کر ہی اشفاق کی غیرت جوش مارنے لگ گئی تھی۔ان کا دل چاہا وہ عالیہ کو زندہ درگور کر ڈالیں۔

ابھی وہ اپنے اس ارادے پر عمل کرتے ان کے کانوں میں ایک آواز گونجی۔

www.novelsclubb.com

"عالیہ جب بھی آپ کے پاس مڑ کر آئے، آپ اسے معاف کر دیجیے گا۔اس نادان کے قدم بھٹک گئے تھے مگر اس نے اپنے کیے کی سزا بھگت لی ہے۔ آپ اس پر ظلم نہ کیجیے گا۔"

اشفاق کا دماغ ساکن ہو گیا۔ایک بار پھر زینب کا چہرہ آنکھوں کے سامنے لہرایا۔اپنی زیادتیاں ایک بار پھر آنکھوں میں گھومی اور پھر اپنی بہن کی یہ آخری خواہش یاد آئی۔انہوں نے ایک طرف لاؤنج کی طرف دیکھا جہاں پر دنیا تھی اور پھر اپنی بیٹی اور بیوی کو دیکھا جو گھر کی بنیادیں تھیں۔کیا دنیا کو منانے کے لیے گھر کی بنیادیں اکھاڑنا سمجھداری ہو گا؟

www.novelsclubb.com

"معاف کیا۔اب جاؤ اپنے کمرے میں چلی جاؤ۔"

یہ کہہ کر اشفاق رکے نہیں بلکہ اپنے کمرے میں چلے گئے جبکہ عالیہ تو عالیہ خود نوال بھی یہ بات سن کر حیران ہو گئی تھی۔اس معافی پر نوال یا عالیہ اتنی خوش نہ ہوتی جتنا وہ سیاہ آنکھیں ہوتی اگر وہ اس جہاں میں ہی ہوتی۔

****

دو ہفتے بعد

www.novelsclubb.com

اشفاق کے گھر میں اگر آؤ تو ایک بار پھر اس گھر میں چہل پہل ہو گئی تھی۔ یہ گھر ایک بار پھر زندگی کی علامت بن گیا تھا۔ اگر ہم کچن میں جھانکیں تو اس وقت کچن میں نوال اور عالیہ دونوں کھانا پکانے میں مصروف تھیں۔

عالیہ اس وقت جوس بنا رہی تھی جبکہ نوال ہانڈی میں سالن کی بھنائی کر رہی تھی۔ جب جوس بن گیا تو عالیہ نے جوسر سے جوس نکال کر گلاس میں ڈالا۔

اس نے گلاس ٹرے میں رکھا اور جانے لگی تبھی اسے نوال نے پیچھے سے آواز دی۔

www.novelsclubb.com

"جائی یانہ سے پوچھو اس نے کھانا ابھی کھانا ہے یا بعد میں کھائے گی؟"

"اچھا!" اس نے کہا اور آرام سے چلتی ہوئی وہ نچلی منزل میں موجود گیسٹ روم کے اندر آ گئی۔ اگر اندر کی حالت دیکھی جائے تو کمرہ بالکل صاف ستھرا تھا۔ فرش کو کارپٹ نے چھپایا ہوا تھا۔ بڑے سے بیڈ نے کمرے کا بہت سا حصہ گھیرا ہوا تھا جبکہ اس کی سائیڈ ٹیبل پر بہت سی کتابوں کا ڈھیر بھی پڑا تھا۔ ایسے میں اسے وہ بڑے سے بیڈ کے عین وسط میں بیٹھی دکھائی دی۔

www.novelsclubb.com

چہرہ کھنڈر جیسا معلوم ہوتا تھا۔ بال بالکل سمٹے ہوئے چوٹی کی صورت میں بندھے ہوئے تھے۔ اس نے ٹانگیں پھیلائی ہوئی تھی جبکہ کمر بیڈ کراؤن سے لگی ہوئی تھی اور آنکھیں کمرے کے بالکل کونے میں پڑی وہیل چیئر پر تھی۔ عالیہ

نے اس کی نظروں کا تعاقب کیا تو اسے بھی اداسی نے گھیر لیا۔اس کا موڈ بحال کرنے کے لیے وہ جلدی سے اس کے پاس آئی۔

"یہ لے میڈم آپ کے لیے جوس!"عالیہ نے جوس بیڈ پر جائی یانہ کے بالکل پاس رکھ دیا۔جائی یانہ نے ایک نظر جوس کو دیکھا پھر دوبارہ نگاہیں موڑ لی۔

"اماں پوچھ رہی تھی تم ابھی کھانا کھاؤ گی یا بعد میں؟"

www.novelsclubb.com

"بعد میں!"اس نے خاصے بجھے انداز میں کہا تھا۔

عالیہ نے اسے دیکھا پھر اس کے پاس ہی بیڈ پر بیٹھ گئی۔

"اچھا یہ کتابیں پڑھی؟ بابا خود یہ ساری کتابیں خرید کر لائیں تھے۔"

عالیہ نے اس ڈھیر کی جانب اشارہ کیا۔

جائی یانہ نے سر نفی میں ہلا دیا۔ عالیہ بس اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔ پھر دھیمے لہجے میں بولنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"جائی یانہ مسئلہ کیا ہے؟ نہ تم اپنی پڑھائی پر دھیان دے رہی ہو اور نہ ہی ان کتابوں سے دل لگا رہی ہو۔ زید جب بھی آتا ہے تم سونے کے لیے لیٹ جاتی

ہو اور ہم میں سے کسی سے بات بھی نہیں کرتی ہو۔ یہ سب آخر کب تک چلے گا۔ اگر یونہی ں بیٹھی سوچتی رہی تو ایک دن تمہارا دماغ کام کرنا ہی بند کر دے گا۔"

جائی یانہ خاموش ہی رہی اور نظریں ہنوز وہیل چیئر پر جمائے رکھی۔

عالیہ نے جائی یانہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ دیا۔

"دیکھو جائی یانہ اونچ نیچ ہر ایک کی زندگی میں آتی ہے۔ یہ وہیل چیئر بس عارضی ہے۔ دیکھ لینا تم بہت جلد دوبارہ چلنا شروع کر دو گی۔"

www.novelsclubb.com

"اور اگر نہ چل پائی تو؟ اگر ساری عمر یونہی بوجھ بن کر اسی بیڈ پر بیٹھی رہ گئی تو؟ تو کیا ہو گا؟" اب کی بار جائی یانہ نے غصیلے لہجے میں کہا تھا۔

"اتنی مایوسی اچھی بات نہیں ہے۔ڈاکٹر نے کہا تو ہے تم دوبارہ چلنے لگ جاؤ گی۔بس سب کچھ تمہاری ہمت پر ہے اگر تم خود ہی ہمت ہار گئی تو ہم سب تو کچھ نہیں کر پائیں گے نا۔اپنی زندگی کو جو تم نے ابنارمل بنایا ہوا ہے اسے دوبارہ نارمل کرو۔پڑھائی پر دھیان دو۔تمہارے سمیسٹر کے پیپر آنے ہی والے ہیں۔ساتھ ساتھ اپنی دوستوں اور زید کے ساتھ کچھ وقت گزارو۔دھیان ہٹے گا تو ہی تمہیں کچھ دکھائی دے گا۔"عالیہ نے ہمت نہیں ہاری تھی۔

"میں نے زید سے بات نہیں کرنی ہے۔"جائی یانہ نے چڑچڑے انداز میں کہا۔

"اچھا چلو زید سے نہیں نائلہ سے ہی بات کر لو۔" اس بار جائی یانہ کچھ نہیں بولی۔

عالیہ نے کہتے ہوئے ایک نظر دیوار پر لگی گھڑی پر ڈالی۔

"اچھا مجھے اب وکیل کے پاس جانا ہے اور تم نے یہ یقینی بنانا ہے کہ اب میں واپس گھر آؤں تو اماں مجھے تمہاری کوئی شکایت نہ لگا رہی ہو۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر وہ آرام سے چلی گئی جبکہ جائی یانہ کے ارد گرد ایک دفعہ پھر مایوسی کے بادل گھر چکے تھے۔

****

ہر طرف بس اندھیرا سا تھا۔روشنی چھن چھن کرتی بس سلاخوں کے ذریعے ہی آتی تھی۔

ایسے میں وہ دیوار سے سر ٹکائے بیٹھا ہوا تھا۔اسے یہاں آئے کتنا وقت گزر گیا تھا۔اسے کچھ خبر نہیں تھی۔

www.novelsclubb.com

نازنین کو قتل کرنے کے بعد سے اس نے وقت کا حساب لینا چھوڑ دیا تھا۔وہ شاید وقت اس لیے بھی نہیں گن رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا ہر گزرتا پل اسے پھانسی کے پھندے کے نزدیک کرتا جا رہا تھا۔

اس پر تین کیس تھے۔نازنین کے قتل کا کیس، جائی یانہ کو مارنے کی کوشش اور عالیہ سے خلع کا کیس!

نازنین کے قتل کا معاملہ تو پولیس نے بہت جلدی حل کر دیا تھا مگر جائی یانہ والے کیس میں تحقیقات جاری تھیں۔معاملات جلدی ختم ہو سکتے تھے اگر آریان اقرار جرم کر لیتا مگر جانے کیوں وہ معاملے کو لٹکانا چاہتا تھا اور جہاں تک بات عالیہ کے خلع والے کیس کی تھی تو وہ تو اس بات سے بالکل ہی بے نیاز تھا۔

www.novelsclubb.com

اس نے جو کچھ عالیہ کے ساتھ کیا تھا اس پر اسے بہت جلد ہی خلع مانگ لینی چاہیے تھی۔اس کا وکیل روزانہ آکر اسے اس کے کیس کے بارے میں بتاتا اور وہ بس آرام سے سر اثبات میں ہلا دیتا۔

وہ جانتا تھا وکیل چاہے جتنی بھی ایڑی چوٹی کا زور لگا لے پھانسی کا پھندا اس کا مقدر بن ہی گیا ہے اور اگر پھانسی کا پھندا نہ بھی ملتا تو عمر قید تو اسے پھر بھی ملنی ہی تھی۔

اس کی زندگی اس جہاں میں بھی اندھیری تھی اور اس جہاں میں بھی!

****

عالیہ کی واپسی تک شام ڈھل چکی تھی۔گھر کے اندر آ کر اس نے اپنی ماں کو تلاش کیا تو وہ اسے لاؤنج میں ہی بیٹھی دکھائی دی۔

"اماں!"اس نے پکارا تو نوال نے چہرہ اوپر کو اٹھایا۔

"جائی یانہ نے کھانا کھایا؟"اپنا پرس صوفے پر ڈالتے ہوئے وہ خود بھی صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہاں بہت مشکل سے ایک دو نوالے ہی لیے۔"نوال نے تھکے ہوئے لہجے میں کہا۔پھر اس سے پوچھا۔

"کیس کا کیا بنا؟"

"سب کچھ میرے حق میں ہی ہے اماں اور آریان خود بھی کوئی زور نہیں لگا رہا ہے انشاءاللہ ایک دو پیشیوں میں ہی کام بن جائے گا"

"چلو اچھی بات ہے۔"

www.novelsclubb.com

وہ دونوں اس وقت خلع کے کیس کے بارے میں بات کر رہی تھے۔

عالیہ نے واپس آنے کے دو تین دن بعد ہی آریان پر کیس کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ وہ چاہتی تھی جلد از جلد وہ اس گند سے بھی باہر نکل آئے۔

اس کا اب زیادہ تر وقت وکیل کے دفتر اور کورٹ میں ہی گزر رہا تھا۔ صوفیہ اس مشکل وقت میں اس کے ساتھ کھڑی تھی۔اس نے ہی اپنے ایک جاننے والے وکیل سے اس کے بارے میں بات کی تھی اور وکیل صوفیہ کے ریفرینس کی وجہ سے معاملہ جلد از جلد ختم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔

کیس کی ڈیٹیل پر بات کرنے کے بعد عالیہ آرام کی غرض سے اپنے کمرے میں چلی گئی۔منہ ہاتھ دھونے کے بعد جب وہ بیڈ پر آرام سے لیٹی اور موبائل آن کیا تو اسے دو تین میسجز دکھائی دیے۔

www.novelsclubb.com

"عالیہ میں شایان ہوں!"

"پلیز مجھ سے ایک دفعہ مل لو۔"

"میں نے تم سے بہت ضروری بات کرنی ہے۔"

عالیہ نے کوفت سے سانس باہر کو نکالی، وہ جب سے اپنے گھر آئی تھی یہ اچھے سے محسوس کر پا رہی تھی شایان بہانے بہانے سے اس سے بات کرنے کی کوشش کرتا تھا اور اب اس نے میسیجز کے ذریعے اس کا جینا حرام کیا ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

عالیہ بس شایان کا عزاہ کے شوہر ہونے کی وجہ سے لحاظ کر رہی تھی مگر اب شایان حدود بالکل پار کر چکا تھا۔اس لیے اب یہ ضروری ہو گیا تھا شایان کو اس کی حدود میں واپس لے کر آیا جائے۔

****

رات پورے اسلام آباد کو تاریک کر چکی تھی۔ایسے میں گھر کے صحن پر بچھی چارپائی پر وہ بیٹھا ہوا تھا۔اس نے اپنے سر کو ہاتھ کے سہارے پر رکھا ہوا تھا اور نظریں زمین پر تھی۔

www.novelsclubb.com

اس کے پیچھے ایک لڑکی زمین پر بیٹھی چولہے سے چائے کی پتیلی اٹھا کر چائے کو کپ میں ڈال رہی تھی۔جب دونوں کپ بھر گئے تو لڑکی نے دونوں کپ اٹھائے اور چارپائی پر لڑکے کے ساتھ بیٹھ گئی اور چائے والا ایک ہاتھ گھنگرالے بالوں والے لڑکے کی طرف بڑھایا۔

اس نے چائے کا کپ پکڑا اور مشکور نگاہوں سے اپنی بہن کو دیکھا۔

"شکریہ!" زید نے تھکے ہوئے انداز میں کہا۔

www.novelsclubb.com

عائشہ نے کچھ نہیں کہا بس فکر مند نگاہوں سے اپنے بھائی کو دیکھے گئی جو چائے پینے میں مصروف تھا۔کچھ دیر بعد وہ خود ہی بولی۔

"جائی یا نہ ٹھیک ہے؟"

"پتہ نہیں!" اس نے بیزار لہجے میں کہا۔

"کیوں تم دونوں میں جھگڑا ہوا ہے؟" عائشہ کچھ کچھ تو جان گئی تھی کہ ان دونوں کے درمیان کوئی مسئلہ ضرور ہے۔

www.novelsclubb.com

وہ خاموش ہی رہا۔ اس کے خاموش رہنے پر عائشہ کو الجھن ہوئی۔

"زید میں تم سے بات کر رہی ہوں۔"

"یہی تو مسئلہ ہے وہ میرے ساتھ جھگڑ نہیں رہی ہے بلکہ وہ تو بات ہی نہیں کر رہی ہیں۔ شاید وہ میرے ساتھ بدلہ لے رہی ہے یا پھر وہ اب میرے ساتھ رہنا ہی نہیں چاہتی ہے۔"

"بدلہ! کیسا بدلہ؟" عائشہ کی آنکھوں میں الجھن اتری۔

"وہ دراصل ایک دن آریان مجھے ملا تھا۔ اس نے مجھے بتایا میں کتنا عام ہوں اور جائی یانہ مجھ جیسے عام لڑکے کو ڈیزرو نہیں کرتی ہے۔ میں نے اس کی باتوں کا کچھ زیادہ ہی اثر لے لیا اور جائی یانہ کو بول دیا میں انہیں چھوڑ دوں گا۔ میں نہیں جانتا تھا جائی یانہ بات کو اتنا سیریس لے لیں گی۔"

زید کی بات سن کر عائشہ نے منہ بنایا۔

"تو ایسی باتیں سیریس ہی لی جاتی ہیں۔ بول تو ایسے رہے ہو جیسے ننھے منے بچے تھے جو آریان کو باتوں میں آکر جائی یانہ سے لڑ آئے۔ ویسے جائی یانہ کا رویہ کیسا ہے؟ کیا وہ تم سے بد تمیزی کرتی ہے؟ تم سے جھگڑتی ہے؟ یا صاف صاف کہہ دیا ہے مجھے تم سے طلاق چاہیے؟" عائشہ نے پُر سوچ انداز میں پوچھا۔

"لڑتی تو نہیں ہے مگر جس بات کا بھی پوچھو چڑ چڑے انداز میں جواب دیتی ہے۔ میری دو تین باتوں کے بعد ہی سونے کے لیے لیٹ جاتی ہے اور مجھے

www.novelsclubb.com

کہتی ہیں کہ مجھے نیند آ رہی ہے۔وہ اس بات کا بڑے ڈھکے چھپے انداز میں اظہار کر دیتی ہیں انہیں میرا آنا پسند نہیں ہے۔"

عائشہ اس کی بات سن کر تھوڑی دیر غائب دماغی سے چائے پیتی رہی پھر ایک دم وہ اچھلی۔

"مجھے پتہ چل گیا ہے تم دونوں کے درمیان مسئلہ کیا ہے!"

www.novelsclubb.com

"کیا؟"زید نے پوچھا۔

"تم دونوں ہی احساس کمتری کا شکار ہو۔"

"کیا؟" زید نے منہ بگاڑ کر کہا۔ دل میں اس نے عائشہ کو عقل سے پیدل بھی کہہ دیا تھا۔ زبان سے اس لیے نہیں کہا کیونکہ ابھی اس کے ہاتھ میں گرما گرم چائے تھی اور عائشہ جیسی عورت سے کوئی بعید نہیں تھی وہ غصے میں چائے ہی اس کے منہ پر انڈیل دے۔

"دیکھو!" عائشہ اب پوری کی پوری اس کی طرف مڑ گئی۔ "اب میرے کچھ سوالوں کا صحیح سے جواب دو۔ تم جائی یانہ کو کیوں چھوڑنا چاہتے تھے؟"

www.novelsclubb.com

"مجھے لگتا تھا وہ اچھے گھرانے کی لڑکی ہے اور میرے ساتھ رہ نہیں پائے گی۔" زید نے دھیمے انداز میں کہا۔

"اور اب کیوں رہنا چاہتے ہو؟ مطلب لینڈ لورڈ تو تم ابھی بھی نہیں بنے ہو!"

"کیونکہ اب وہ۔۔" زید جو بے ساختہ بولنے والا تھا وہ کہتے کہتے چپ ہو گیا جبکہ عائشہ اس کی ادھوری بات پر مسکرا دی۔

"یہی کہنے جا رہے تھے نا اب وہ معذور ہو گئی ہے اور اب تم انہیں چھوڑ نہیں سکتے ہو، ہے نا؟ تم اس لیے ابھی اس کے ساتھ رہنے کی خواہش کر رہے ہو کیونکہ وہ ابھی اپنے بہت کمزور لمحات میں ہے۔"

زید خاموش ہو گیا۔

"اب اگر میں دوسری طرف جائی یا نہ کو دیکھوں تو وہ بھی بالکل تمہارے جیسی ہی ہے۔وہ پہلے جانتی تھی وہ اچھے کھاتے پیتے گھرانے سے تعلق رکھتی ہے۔اس وقت اسے کسی قسم کی کوئی انسکیورٹی نہیں تھی۔وہ کم کماتی تھی مگر اسے زیادہ کمانے کی اتنی حاجت بھی نہیں تھی۔اسی لیے کچھ دنوں پہلے تک اس کا پلڑا تم پر بھاری پڑتا تھا۔وہ تمہارے ساتھ رہنے سے خوش تھی مگر اس وقت تمہاری خالی جیب نے تمہیں احساس دلایا کہ تم ان سے نیچے ہو۔اس لیے تمہیں اس کے ساتھ نہیں رہنا تھا لیکن کچھ دنوں پہلے ہوئے حادثے نے سارے کا سارا پاسہ ہی بدل دیا۔اس کی ٹانگیں وقتی طور پر معذور ہونے کے بعد اب اس کا پلڑا تم سے تھوڑا نیچے ہو گیا ہے اور تمہارا اوپر!اب تم اس کے ساتھ رہنا چاہتے ہو اور وہ نہیں چاہتی ہے۔وہ اس وقت مایوس ہے اور سمجھتی ہے زندگی میں پھر کبھی چل نہیں پائے گی۔

www.novelsclubb.com

مجھے یقین ہے جب یہ مایوسی ختم ہو جائے گی اور جائی یا نہ اپنی ٹانگوں پر کھڑی ہو جائے گی تو ایک دفعہ پھر تم احساسِ کمتری کا شکار ہو جاؤ گے اور اس کے ساتھ رہنا نہیں چاہو گے اور وہ تمہارے ساتھ رہنا چاہے گی۔ تم دونوں نے اپنے رشتے کو کچھ حد تک ابنارمل بنالیا ہے۔"

زید اپنی بہن کو چہرہ دیکھتا ہی رہ گیا جس نے اتنی جلدی اس کے مسئلے کا غیر جانبداری سے تجزیہ کر لیا تھا۔

"تو میں کیا کروں عائشہ؟"

www.novelsclubb.com

"تم اس سے آرام سے بات کرو اور اگر یہ رشتہ تم واقعی میں قائم رکھنا چاہتے ہو تو اپنی احساسِ کمتری بالکل ختم کر دو۔ میں ان کے لائق نہیں ہوں، میں ایک بھکاری جیسا شخص ہوں، میں کچھ نہیں کر پاؤں گا، مجھے کچھ نہیں آتا۔ یہ ساری سوچیں نکال دو ورنہ یہ سوچیں تم سے تمہاری جائی یانہ چھین لیں گی اور اس کے ساتھ جائی یانہ کو بھی یہ یقین دلاؤ تم اس کے ساتھ ہو۔ وہ ابھی اتنے بڑے حادثے سے گزری ہے۔ دوسروں کی محتاج ہے اور ایک ہی کمرے میں بند رہتی ہے۔ اس کے دماغ میں منفی سوچ آئیں گی اور یہ بالکل فطری بات ہے۔ تمہارا یوں ہار مار جانا اس کی مایوس سوچوں کو تھوڑا اور بڑھاوا دے گا۔ میں تم سے یہ نہیں کہہ رہی ہوں کہ بس تم ہی اسے اس مایوسی سے نکال سکتے ہو۔ اگر کوئی اس مایوسی سے نکال سکتا ہے تو وہ خود ہی ہے۔ تم نے بس اپنا حصہ ڈالنا ہے۔ اس کے دماغ میں اچھے خیالات ڈالنے کی کوشش کرو۔ وہ تمہیں برا بھلا بھی کہہ رہی ہو تو تمہیں سننا ہے۔ مجھے یقین ہے یوں تم دونوں یہ رشتہ نبھا لو گے۔"

www.novelsclubb.com

"مجھے یقین نہیں ہو رہا عائشہ یہ تم ہی ہو۔" وہ عائشہ کی باتوں سے خاصا متاثر ہوا تھا۔

اس کی بات سن کر عائشہ کے چہرے کی مسکراہٹ اداس مسکراہٹ میں بدل گئی۔

"ٹھوکر لگنے کے بعد انسان جب دوبارہ اٹھتا ہے تو بہت کچھ سیکھتا ہے۔ عیسیٰ بھی میری زندگی میں ایسی ہی ٹھوکر بن کر آیا تھا۔ اس ٹھوکر نے مجھے ایسے سبق دیے ہیں جس کو میں ساری عمر فراموش نہیں کر پاؤں گی۔"

عائشہ کی آنکھوں میں نمی جھلک گئی۔ پھر وہ بات بدلنے کے لیے بولی۔

"اب جلدی سے چائے پی لو۔ بھائی اور بھابھی شادی پر گئے ہے ملک سے نہیں جو اتنی دیر میں واپس نہیں آئیں گے۔ ویسے بھی یہ دودھ بھابھی نے بہت سنبھال کر رکھا تھا جس کی چائے ہم دونوں پی رہے ہیں۔ اگر انہوں نے تمہیں اور مجھے چائے پیتے دیکھ لیا نا تو ہمارا خون پی جائیں گی۔"

زید اس کی بات پر ہنس دیا۔ پھر واقعی میں چائے جلدی پینے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"ویسے جتنا آپ جناب اپنی بیگم کے لیے لگتا ہے، بڑی بہن کی بھی ایسی عزت کر دو گے تو کیا تمہیں موت آجائے گی؟" عائشہ نے بات کے دوران محسوس

کر لیا تھا زید جائی یا نہ کی غیر موجودگی میں اس کے لفظ آپ ہی استعمال کر رہا ہے۔ اس لیے اس نے چوٹ کی۔

"ہاں تو مجھے اب انہیں آپ کہنے کی عادت جو پڑ گئی ہے۔ میں کیا کروں؟" اس نے ایسی بیچارگی سے کہا کہ عائشہ تاسف سے اپنا سر ہلانے پر مجبور ہو گئی۔

"حد ہوتی ہے۔ مانا ابو امی سے بہت پیار کرتے تھے اور ان کی ہر بات مانتے تھے مگر میرے دونوں بھائی تو ابو سے بھی آگے نکل گئے ہیں۔ زن مریدی کے سارے ریکارڈ دونوں توڑیں گے۔"

"اچھا ویسے کیا سچ میں ابو کو امی سے بہت پیار تھا؟" زید کچھ متجسس ہوا۔اس کے ذہن میں ماں باپ کی یادوں کے نام پر بس کچھ دھندلی جھلکیاں ہی تھیں۔

"ہاں! ابو امی کا بہت خیال کرتے تھے۔جہانگیر تایا کا اپنی بیوی کے ساتھ ویسا تعلق نہیں تھا جیسا ابو کا امی کے ساتھ تھا۔امی ہلکی سی بھی بیمار ہو جاتی تو ابو کے ہاتھ پاؤں پھول جاتے تھے۔تایا ابو کے گھر سے نکالنے کے بعد جب ہم یہاں آئے تو امی کو بہت مشکلات کا سامنا ہوا۔امی اچھے کھاتے پیتے گھرانے میں اکلوتی اولاد تھی۔یہ تو نانا نانی کے انتقال کے بعد ابو نے امی کی جائیداد کو تایا ابو اور اپنے بزنس پر لگا لیا۔اگر ابو ایسا نہ کرتے تو شاید ہمارے حالات اتنے نہ بگڑتے۔خیر میں بتا رہی تھی امی نانا نانی کی لاڈلی تھی۔انہوں نے کبھی بھی گھر کے کاموں میں ہاتھ نہیں ڈالا تھا لیکن جب حالات خراب ہوئے تو انہیں گھر کے سارے کام خود ہی

www.novelsclubb.com

کرنے پڑے۔مجھے یاد ہے امی کو روٹیاں پکانا نہیں آتی تھیں۔اس لیے ابو ہی روزانہ گھر واپس آکر روٹیاں پکاتے تھے۔دن بھر کی مشقت کے بعد بھی روٹیاں پکاتے ہوئے ان کے ماتھے پر کوئی بل نہیں ہوتا تھا بلکہ وہ بہت پیار سے امی سے ادھر ادھر کی باتیں کر کے ان کا دھیان بٹاتے تھے۔"

"میں تو امپریس ہو گیا ہوں۔"زید کے تاثرات واقعی میں متاثر لگتے تھے۔عائشہ جو کھوئے ہوئے لہجے میں اسے بتا رہی تھی وہ ایک دم رکی۔

"اب تم اس دوڑ میں آگے بڑھنے کے لیے رات کا کھانا بھی بنا لیا کرنا!"عائشہ کے طنز پر وہ ہنسا کہا کچھ نہیں۔عائشہ اس ہنسنے کا مطلب سمجھ گئی۔

"یعنی تم واقعی میں یہی کرو گے!"

"میں چلتا ہوں چائے کے لیے شکریہ!" اس نے چائے کا کپ عائشہ کے ہاتھ میں تھمایا اور گھر کی چوکھٹ پار کر کے چلا گیا۔

"واہ رے واہ زن مریدی ہمارے گھر کے مردوں پر تمام ہوئی!" یہ کہتے ہوئے عائشہ نے چائے کا ایک بڑا گھونٹ اپنے حلق سے اتارا۔

www.novelsclubb.com

****

اگلا دن خاصا معمولی لگتا تھا مگر یہ معمولی دن کچھ لوگوں کے لیے معمولی نہیں رہنے والا تھا۔

زینب کے گھر کی طرف اگر ہم بڑھیں تو اس پر اب سناٹوں کا راج تھا۔ اس گھر سے زندگی جا چکی تھی کیونکہ اس گھر کی مالکن جو انہیں چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

ایسے میں ہم اگر راہداری میں چلتی سنہری آنکھوں والی لڑکی کو دیکھیں تو وہ سنجیدگی سے فون پر بات کرتی دکھائی دے گی۔

www.novelsclubb.com

"جی! میں شایان کی بیوی بات کر رہی ہوں۔"

اس نے فون کال ابھی ہی اٹھائی تھی۔اس کے ہاتھ میں اس وقت شایان کا فون تھا۔

"نمرہ کی کنڈیشن کے بارے میں شایان پوچھنا چاہتے تھے۔کوئی ریکوری آئی ہے؟"

حال احوال کے بعد اب وہ سیدھا کام کی بات پوچھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف کی بات سن کر اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

"اوکے میں شایان کو انفارم کر دیتی ہوں۔"

یہ سن کر دوسری طرف سے کال کاٹ دی گئی اور عزاہ نے اپنا رخ اپنے کمرے کی جانب کر لیا۔

کمرے میں وہ جیسے ہی گئی اس نے شایان کو ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑے بال بناتے ہوئے دیکھا۔

"نمرہ کے ڈاکٹر سے بات ہوئی تھی وہ بتا رہی ہے نمرہ کی مینٹل ہیلتھ ابھی تک ان سٹیبل ہے۔"

www.novelsclubb.com

شایان نے کچھ نہیں کہا اور خاموشی سے برش رکھ کر اب اپنے اوپر پرفیوم چھڑکنے لگ گیا۔ زینب کی موت کے بعد سے نمرہ کی ذہنی صحت خراب ہوتی چلی جا رہی تھی۔ حالات کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے شایان نے نمرہ کو مینٹل ہاسپٹل میں ایڈمٹ کروا دیا تھا۔

عزاہ شایان کے پاس آئی اور موبائل ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دیا۔ پھر غور سے اس شخص کا چہرہ دیکھنے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"کہاں جا رہے ہو؟"

"کام سے!" مختصر جواب۔

"آج اتوار ہے!" عزاہ نے یاد دلایا۔

"تو اتوار کو کام نہیں کرتے ہیں۔" پرفیوم رکھ کر اب اپنا ایک تفصیلی جائزہ لیا۔

"کرتے ہیں بالکل کرتے ہیں۔ اتوار کا دن تو ویسے بھی اپنی سابقہ منگیتر سے ملنے کے لیے آئیڈیل ہوتا ہے۔" عزاہ نے اپنی طرف سے اس کے سر پر دھماکا پھوڑنا چاہا مگر شایان کے اطمینان پر کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اس سے ملنے کا مقصد جان سکتی ہوں میں؟" اس سے کوئی جواب نہ پاتا دیکھ کر اب سوال کیا۔

"شادی کرنا چاہتا ہوں۔" اس بار شایان نے اس پر دھماکا کیا تھا۔

"جو کچھ اس نے کیا اس کے بعد بھی؟" اسے صدمہ نہیں ہوا تھا۔ یہ بات اس کے لاشعور میں کہیں نا کہیں بیٹھی ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"جو کچھ اس نے کیا ہے اس کا حساب میں اس سے لوں گا اور ضرور لوں گا لیکن اپنا حساب لے لینے کے بعد میں اسے معاف کر دوں۔ ویسے بھی وہ میری

محبت ہے زیادہ دیر اس کی غلطی پر ناراض تھوڑی رہوں گا۔" وہ شایان کی عظمت کو دیکھتی رہ گئی۔

"تم ایک ہی وقت میں ہم دونوں بہنوں کو نکاح میں نہیں رکھ سکتے ہو شایان!" اس نے دلیل دی۔

"کون کہہ رہا ہے میں تمہیں اپنے نکاح میں رکھوں گا۔" یہ بات سنتے ہی عزاہ کو جھٹکا لگا

www.novelsclubb.com

"میں تمہارے بچے کی ماں ہوں۔" اس کے منہ سے بے ساختہ یہ نکلا تھا۔ اسے دیکھ کر ہی پتہ چلتا تھا وہ اس بار شدید صدمے کا شکار ہوئی تھی۔

"کون جانے یہ میرا بچہ ہے بھی یا نہیں؟" عزاہ ایک دم گنگ ہو گئی۔ وہ اس پر بد کرداری کا الزام لگا رہا تھا، عزاہ اشفاق پر! جس نے ساری عمر اس سے محبت کی تھی، جس نے اس کی ساری زیادتی سہی تھی، جس نے بے قصور ہوتے ہوئے بھی سزا سہی تھی۔

دوسری طرف شایان نے اپنا موبائل اٹھا کر جیب میں ڈالا اور باہر نکل گیا۔ عزاہ بھی اس کے پیچھے گئی۔ اپنے پیچھے عزاہ کو آتا دیکھ کر شایان بری طرح جھنجھلایا۔ وہ پیچھے مڑا اور عزاہ پر غور کیے بغیر ہی بولا۔

www.novelsclubb.com

"یار میں سوچ چکا ہوں تمہیں طلاق دوں گا اب منت سماجت کرنے مت لگ۔۔"

وہ مکمل جملہ بولنے کے قریب ہی تھا جب ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر لگا۔ وہ دم بخود رہ گیا۔ سامنے اس وقت وہ عزاہ نہیں کھڑی تھی جو کمرے میں تھی۔ یہ تو غصے سے بپھری ہوئی کوئی اور ہی تھی۔

"تمہاری منت سماجت کرنا بھی کون چاہتا ہے غلیظ انسان! بھاگی تمہاری منگیتر تھی مگر زندگی تم نے میری عذاب کی۔ بیوی ہونے کے حق نہیں دیے مگر فرائض تم نے پورے پورے مانگیں۔ خاموش رہی، چپ چاپ سہتی رہی۔ شائد تم بدل جاؤ مگر تم نہیں بدلے۔ خود اپنی سابقہ محبوبہ کی تصویر دل میں سمائے تم پھر سکتے تھے۔ میں تم سے کچھ نہیں کہہ سکتی تھی کیونکہ تم مجھے بیوی نہیں

سمجھتے تھے مگر میرے موبائل پر میسج دیکھ کر تمہارے اندر کی گھٹیا غیرت جاگ گئی۔ بغیر کسی صفائی کے میرے منہ پر تھپڑ مارا اور بھی کئی بار مار پیٹ کی۔ بیوی نہ سمجھتے ہوئے بھی میرے ساتھ جسمانی تعلق بنائے رکھا۔ بیوی نہ سمجھتے ہوئے بھی مجھ پر طنز و طعنے کرتے رہے۔ بیوی نہ سمجھتے ہوئے بھی تم سب کچھ کرتے رہے اور آج میرے سامنے بول رہے ہو میں بدکردار ہوں اور یہ اولاد ناجائز ہے۔"

وہ زخمی شیرنی کی طرح دھاڑ رہی تھی۔ شایان کو ایسا لگا اس کے منہ سے زبان غائب ہو گئی وہ یک ٹک اسے دیکھتا رہا۔ اس کی سنہری آنکھوں میں پانی بھرنے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"میں تم سے پیار کرتی تھی شایان، ابھی سے نہیں، بچپن سے۔ تم سے اتنا پیار کیا کہ تمہاری ساری ناانصافی سہہ لی۔ جب جب تمہاری کوئی بات تکلیف

پہنچاتی یہ ایک سطر دہرا لیتی کہ کوئی بات نہیں تم سے پیار کرتی ہوں، تھوڑی بہت تکلیف تو برداشت کر ہی سکتی ہوں۔ لگتا تھا تم سدھر جاؤ گے مگر تم کبھی بھی نہیں سدھر سکتے۔ تمہیں کیا لگ رہا تھا میں تم سے منت کروں گی اور تمہارے پیروں پر جھکوں گی۔ نہیں شایان ایسا ہر گز نہیں ہو گا۔ اب تو میں تم جیسے انسان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی ہون۔ مجھے بد کردار کہنے سے پہلے تمہیں اپنا کردار دیکھنا چاہیے تھا۔ میں اپنی اولاد سے شرمندہ ہوں جس کے باپ کا کردار ایسا ہے بیوی کے ہوتے ہوئے بیوی کی بہن پر ڈورے ڈال رہا ہے۔ اگر مجھ سے وفا نہیں نبھا سکتے تھے تو ان دو لفظوں سے ہی وفا نبھا لیتے جنہوں بول کر تم نے مجھے اللہ اور ساری دنیا کے سامنے اپنایا تھا۔ تم سے بہتر تو کتے ہوتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر عزاہ واپس کمرے میں چلی گئی اور اپنے پیچھے دروازہ بند کر لیا۔ پھر بیڈ پر بیٹھ کر پھوٹ پھوٹ کر روئے گئی۔

زینب کی موت کے بعد سے وہ شایان کے رنگ ڈھنگ اچھے سے دیکھ رہی تھی۔ماں کے مرنے کے پہلے دو تین دن تک تو شایان اس ضد پر اڑ گیا تھا وہ اپنی ماں کا پوسٹ مارٹم کروائے گا۔اسے ابھی تک سمجھ نہیں آئی تھی اس کی ماں کو کیوں مارا گیا تھا۔اشفاق اور عزاہ دونوں نے اصلیت بتانا چاہی مگر وہ ان کے پاس بیٹھنا ہی گوارا نہیں کر رہا تھا۔اسے لگتا تھا دونوں اپنی طرف سے کچھ اسے سنا دے گے لیکن جب وکیل آیا اور اس نے وصیت سنائی تو اس میں زینب نے صاف صاف اپنے مرنے سے ایک دن پہلے ہی لکھوایا تھا اگر زینب مر جائے تو ان کا پوسٹ مارٹم ہر گز ہر گز نہ کروایا جائے اور ان کے پراسرار مرنے پر بھی کوئی کیس نہیں کیا جائے گا۔

www.novelsclubb.com

شایان ماں کی خواہش پر خاموش ہو گیا۔بس ایک آخری گواہ جس سے وہ سچ سننا گوارا کر سکتا تھا وہ نمرہ تھی لیکن اس کی ذہنی حالت نے اسے اب اس قابل نہیں چھوڑا تھا۔

جائیداد وغیرہ کی منتقلی کے بعد عزاہ یہ نوٹ کرنے لگ گئی تھی شایان بہانے بنا کر عالیہ سے بات کرنے کی کوشش کرتا ہے اور کل عالیہ کی بات سن کر اس کے شک پر مہر لگ گئی تھی۔اس وقت وہ اسی بات کو کلئیر کرنا چاہتی تھی۔اسے لگتا تھا کہ شایان شاید اپنے بچے کا لحاظ کرے گا مگر وہ غلط نکلی۔شایان ایک ایسا شخص تھا جو کبھی بھی سیدھا نہیں ہو سکتا تھا۔شاید معاملات ابھی بھی چل جاتے اگر شایان اس کے کردار پر اس طرح کیچڑ نہ ملتا۔

www.novelsclubb.com

اس نے اپنے آپ کو تو بے توقیر کر لیا تھا مگر اب اپنی اولاد کو ہر گز نہیں کر سکتی تھی۔

****

ریستوران میں چہل پہل معمول کے مطابق تھی۔ وہ اپنی کافی پی رہی تھی جب شایان اسے مرکزی دروازے سے آتا دکھائی دیا۔ اس نے ایک نظر شایان کو دیکھا جس کے چہرا لال ہو رہا تھا۔ تاثرات البتہ ڈھیلے پڑ چکے تھے پھر اس نے ایک نظر اپنے موبائل پر ٹائم دیکھا۔

www.novelsclubb.com

شایان پورے آدھا گھنٹہ لیٹ تھا۔اس نے کافی میز پر رکھی اور سینے پر ہاتھ باندھ لیے جبکہ شایان چلتا ہوا آیا اور کرسی کھینچ کر اس کے عین سامنے بیٹھ گیا۔

"سوری میں لیٹ ہو گیا!"اس نے مسکرانے کی پوری کوشش کی تھی مگر عالیہ ذرا سی بھی نہیں مسکرائی تھی

"مجھے بلانے کی وجہ؟"انداز بالکل سپاٹ تھا۔

www.novelsclubb.com

"وجہ تم جانتی ہو۔"اس نے معنی خیز لہجے میں کہا۔

"نہیں میں نہیں جانتی ہوں۔ ویسے تو جاننا بھی نہیں چاہتی ہوں مگر تمہارے اتنے اصرار پر سننے آ گئی۔ چلو بتاؤ!" عالیہ کا انداز بالکل بے نیاز تھا۔ شایان کو اس کا لہجہ ناگوار گزرا تھا مگر اس نے غصے کا گھونٹ پی لیا۔ بہت جلد وہ حساب سود سمیت جو لینے جا رہا تھا۔

"میں تم سے شادی کرنا چاہتا ہوں عالیہ!" شایان نے آنکھیں بند کر کے تیزی سے بول دیا۔ "تمہاری تمہارے شوہر سے علیحدگی ہونے جا رہی ہے عالیہ۔ اب چیزیں بالکل ویسی ہی ہو جائیں گی جیسے تم چھوڑ کر گئی تھی۔"

www.novelsclubb.com

"اور تمہاری بیوی؟ وہ تو پریگننٹ بھی ہے نا۔ آگے جا کر مسئلے کھڑے ہو گے۔" عالیہ کی یہ بات سن کر شایان کو بہت حوصلہ ملا۔ وہ دل سے مسکرایا۔ اس کا تیر نشانے پر جو لگ رہا تھا۔

"میں اسے طلاق دے دوں گا اور مجھے اس کی اولاد میں بھی کوئی انٹرسٹ نہیں ہے۔اس کا پہلے ہی کسی کے ساتھ چکر چل رہا تھا مجھے کیا پتہ وہ میرا بچہ ہے بھی یا نہیں! میں بس چاہتا ہوں ہم دونوں مل جل کر رہے۔"

"اچھا!" عالیہ نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا لیکن اگلے ہی پل اس کے لبوں سے مسکراہٹ جدا ہو گئی۔"شایان مسئلہ تو لیکن یہ ہے نا کہ میں بھی کیا یہی چاہتی ہوں جو تم چاہتے ہو؟"

www.novelsclubb.com

ایک پل کے لیے شایان کے پاس الفاظ ختم ہو گئے تھے۔"وہ۔۔۔"

"میں خوش تو رہنا چاہتی ہوں شایان لیکن تمہارے ساتھ نہیں!
تمہارے ساتھ سے کئی گنا بہتر ہے میں اپنی زندگی تنہا گزار لوں۔"

"کیوں میرے ساتھ رہنے میں کیا مسئلہ ہے؟" شایان نے دبے دبے غصے سے پوچھا۔

"مسئلہ تمہارا یہی غصہ اور شک ہے۔ تم تو اپنی پاک دامن بیوی پر شک کرنے سے باز نہیں آ پائے تو مجھ جیسی پر کیا خاک بھروسہ کرو گے جو اپنا گھر ہی چھوڑ کر بھاگ گئی ہو۔ ساری عمر تمہارا ذہنی اور جسمانی ٹارچر سہنا میرے بس کی بات نہیں ہے۔"

"تمہاری بہن پاکدامن نہیں ہے۔اس کا کسی کے ساتھ افیئر ہے میں نے خود میسجز دیکھے تھے۔" شایان نے اپنی بات پر زور دیا۔

"اوہ رئیلی؟ان لمیٹڈ لو کے نام سے محفوظ وہ نمبر کسی اور کا نہیں تمہاری اپنی سگی بہن نمرہ کا تھا۔کیا تمہیں کسی نے بتایا نہیں؟" عالیہ نے چڑاتے ہوئے کہا۔شایان پہلے تو اس کی بات پر شاک میں گیا مگر پھر جلد ہی سنبھل گیا۔

"تم جھوٹ بول رہی ہو۔تمہارے پاس کیا ثبوت ہے میری بہن نے یہ حرکت کی ہے؟"

www.novelsclubb.com

"تمہارے پاس کیا ثبوت ہے میری بہن بد کردار ہے؟"اس نے بھی اسی لہجے میں کہا۔

"میں نے وہ میسجز۔۔۔"عالیہ نے شایان کی بات کاٹی۔

"چلو مان لیا ایک پل کو میری بہن کا افیئر ہو گا مگر تم اس وقت اس پر زنا کا بہتان لگا رہے ہو۔تمہارے پاس اس کا کوئی ثبوت ہے؟"عالیہ کے لہجے میں کاٹ بھر گئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں۔۔مجھے بس پتہ ہے۔"شایان اپنی بات بضد ہو گیا تھا۔

"ٹھیک ہے پھر گواہ لے کر آؤ۔" عالیہ آرام سے بولی۔

"میں کہاں سے لاؤں؟" شایان اس کی بحث سے اب واقعی میں عاجز آ رہا تھا۔

"جب تک تم گواہ نہیں لاؤ گے میری بہن بے گناہ ہی رہے گی۔ اب ایک بے گناہ پر تم جتنا چاہے کیچڑ اچھال لو گندے تو تمہارے اپنے ہی ہاتھ ہو گے۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ نے اپنا پرس ہاتھ میں پکڑا اور اٹھنے کے لیے تیار ہونے لگ گئی۔ اٹھنے سے پہلے وہ ایک بار پھر بولی۔

"میں ایک گندی ذہنیت والے شخص سے شادی کرنے سے ناپہلے تیار تھی اور اب تو میرے اندازے پورے ہونے کے بعد ہر گز نہیں کروں گی۔ بہتر ہو گا تم اپنے غصہ کا اچھے سے علاج کرواؤ کیونکہ ہر کوئی عزاہ جیسا نہیں ہوتا جو آخری حد آنے کے بعد ہی راستے بدلے۔ کچھ ایسے بھی ہوتے ہیں جو جلد راستے بدل جاتے ہیں۔"

یہ کہہ کر عالیہ رکی نہیں بلکہ باہر نکل گئی۔

www.novelsclubb.com

****

اپنے بیڈ پر لیٹی وہ سوچوں میں الجھی ہوئی تھی۔ایسے میں کمرے کا دروازہ کھٹکھٹانے کی آواز نے اسے ان سوچوں سے باہر نکالا۔

"کون؟" جائی یانہ نے پوچھا۔اس کے سوال کا جواب نہیں دیا گیا بلکہ دروازہ کھول کر نووارد اندر آ گیا جسے دیکھ کر جائی یانہ بری طرح چڑ گئی جبکہ دوسری جانب اس کے چہرے کی ناگواری کو دیکھنے کے بعد بھی اس نے زیادہ اثر نہیں لیا۔

"گڈ آفٹر نون جائی یانہ!" یہ کہتے ہوئے اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑے پیلے رنگ کے پھولوں کا گلدستہ اس کی جانب بڑھایا۔جائی یانہ نے گلدستہ پکڑنے کے لیے ہاتھ نہیں بڑھایا تو اس نے بھی گلدستہ اس کے پاس ہی بیڈ پر رکھ دیا اور پھر جائی یانہ کے پاؤں کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔

"کیسا چل رہا ہے سب کچھ ؟"اس نے بڑے آرام سے پوچھا۔

"کچھ چل ہی تو نہیں رہا ہے۔"اس نے استہزایہ انداز میں کہا۔

"اچھا! چلیں میں آگیا ہوں نا ہم دونوں مل کر کچھ نا کچھ چلا لیتے ہیں۔"زید نے بڑے آرام سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"مجھے سونا ہے۔"یہ کہہ کر وہ سونے کے لیٹنے لگ گئی۔

"اچھا ٹھیک ہے۔" وہ جو جائی یانہ کے پاؤں کے پاس بیٹھا ہوا تھا، اسے لیٹتا دیکھ کر اسی جگہ پر لیٹ گیا۔ اس کے پاؤں زمین پر لٹک رہے تھے اسے یوں لیٹا دیکھ کر جائی یانہ بری طرح بوکھلا گئی۔

"زید اٹھو کوئی آ جائے گا۔" وہ بمشکل آگے کو ہوتی ہوئی اس کا بازو پکڑنے کی کوشش کرنے لگی۔

"آپ ہی نے تو کہا تھا آپ کو سونا ہے۔" وہ بالکل چت لیٹا ہوا تھا اور اپنے سر کو دونوں بازوؤں پر رکھا ہوا تھا۔

"ہاں تو میں نے کہا تھا مجھے سونا ہے۔ یہ تھوڑی کہا تھا تم سو جاؤ۔"

"لیکن میں تو آپ کے ساتھ ٹائم اسپینڈ کرنے آیا ہوں۔ اگر آپ سوئیں گی تو میں بھی سو جاؤں گا۔" اس نے اس کی طرف کروٹ لی اور اب ایک ہاتھ پر سر رکھے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

"زید!!" اس نے تنبیہہ دیتے ہوئے اس کا نام لیا۔

"جی!" زید نے تابعداری سے کہا۔

www.novelsclubb.com

جائی یانہ نے گہری سانس باہر نکال کر اس کو دیکھا۔

"دیکھو زید تم نے خود کہا تھا تم میرے ساتھ نہیں رہنا چاہتے ہو۔اب جب میں اپنے گھر آ گئی ہوں تو اس رشتے کو جوڑے رکھنا فضول ہے۔" جائی جانہ نے سیدھا مدعے پر بات کرنے کا سوچا۔

"میری باتیں سیریس نہ لیا کریں۔میں پاگل ہوں۔" زید ابھی بھی غیر سنجیدہ تھا۔

"اب تو میں سیریس لے چکی ہوں۔اس لیے سوری!"

www.novelsclubb.com

"کوئی چانس ملے گا۔"

"نہیں!" جائی یانہ کا انداز اب قطعی ہو چکا تھا۔ زید اٹھ کر بیٹھا اور اب سیدھا جائی یانہ کو دیکھنے لگ گیا تھا۔ اس نے جائی یانہ کے ہاتھوں کو تھام لیا۔

"آئی ایم سوری! میری غلطی بہت بڑی ہے۔ میں احساسِ محرومی کا مارا ہوں۔ اس وقت یہی احساس میرے سر پر سوار تھا کہ میں آپ کے لائق نہیں ہوں۔ میرے پاس آپ کو دینے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے۔ میری خالی جیب مجھے بار بار ذلت کا احساس دلاتی ہے۔ آپ میری بات کو دل سے نکال لیں۔"

"میں بھی اب تمہاری ہی طرح احساس محرومی کا شکار ہوں۔ لوگ کہتے ہیں میں دوبارہ چلوں گی مگر مجھے یقین نہیں ہے۔ لوگوں کی آنکھوں میں اترتا رحم اور ترس مجھے زہر لگتا ہے۔ میری بے جان ٹانگیں مجھے بار بار ذلت کا شکار کرتی ہے۔

میں بھی اب تمہارے لائق نہیں رہی۔ تم اپنی زندگی میں ایک مکمل انسان ڈیزرو کرتے ہو۔ مجھے چھوڑ دو۔"

جائی یانہ نے اپنے ہاتھ اس کے ہاتھوں چھڑانے چاہے مگر زید نے یہ کوشش ناکام کر دی۔

"آپ جانتی ہے عائشہ کہتی ہے ہم دونوں ایک ہی جیسے ہے اور وہ کسی قدر صحیح ہی کہہ رہی ہے۔ ایک دوسرے کو چھوڑ دینا مسئلے کا حل نہیں ہے بلکہ یہ مسائل بڑھا دے گا۔ ہم دونوں ہی ایک دوسرے کو ڈیزرو کرتے ہیں مگر ہم دونوں ہی اس وقت اپنے کمزور لمحوں میں ہے لیکن ہم دونوں ہی جانتے ہیں ہم ان حالتوں سے ریکور کر سکتے ہیں، ہے نا جائی یانہ؟"

"مجھے نہیں لگتا۔" جائی یانہ کی آنکھیں نم ہو چکی تھیں۔

"آپ کوشش تو کریں مجھے یقین ہے آپ چل دیں گی۔ جب تک زندگی ہے آپ یہ کوشش جاری رکھے۔ مجھے کوئی جلدی نہیں ہے۔ میں آپ کے ساتھ ہوں۔ مجھے بھی اپنے آپ کو سدھارنا ہے۔ ہم دونوں نے اپنے آپ پر بہت کام کرنا ہے۔ نکاح معمولی بات نہیں ہوتی ہے۔ ہم دونوں نے ایک ساتھ زندگی گزارنی ہے اس لیے اپنی انسکیورٹی پر کام کرنا پڑے گا۔ یہ باتیں دل سے نکالنی ہو گی کہ ہم دونوں ایک دوسرے کے لائق نہیں ہے۔ اگر ہم واقعی میں ایک دوسرے کے لائق نہ ہوتے تو ہم دونوں کا نکاح ہی نہ ہوتا۔ ہم دونوں ہی ایک دوسرے کے لائق ہے۔ ہمارا رشتہ اس چھت کی طرح کمزور نہیں ہونا چاہیے جس کے نیچے رہنے

والے کو ایک تیز ہوا سے چھت اڑ جانے کا اندیشہ ہو۔ ہمارا رشتہ ایک ایسے گھر جیسا ہونا چاہیے جو طوفانوں کی زد میں بھی اپنے مکین کے لیے لڑے۔"

زید ایک بار پھر اپنے الفاظ سے اس کا دل ٹھنڈا کر رہا تھا۔ ایک دفعہ پھر وہی سکون اس پر اترا جو ہمیشہ اسے دیکھ کر اترتا تھا۔

"اور اگر میں کبھی چل نہ پائی تو کیا تمہیں کوئی اعتراض ہو گا؟"

www.novelsclubb.com

"نہیں مجھے کبھی کوئی اعتراض نہیں ہو گا لیکن آپ نے کوشش جاری رکھنی ہے۔ اگر میں آپ کو بس ضروریات زندگی ہی فراہم کر پاؤں، آسائشات نہ دے پاؤں تب تو آپ کو کوئی اعتراض نہیں ہو گا نا؟"

زید نے پوچھا۔ جائی یانہ نے نفی میں سر ہلایا۔ زید مسکرادیا۔

"جائی یانہ ہم دونوں نے یہ یقینی بنانا ہے جو جواب ابھی ہم نے ایک دوسرے کو دیے ہیں یہ وقتی جذبات کا دھارا نہ ہو۔ ہم دونوں کو اپنی باتوں پر ڈٹے رہنا ہے۔ ہم دونوں ہی جانتے ہیں ہم دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں مگر محبت ہی شادی کو چلانے کے لیے کافی نہیں ہوتی ہے۔ شادی بس قدر اور وفا سے ہی چل پاتی ہے۔ میں آپ سے یہ وعدہ کرتا ہوں اپنی شادی میں ان دونوں چیزوں کی کمی کبھی نہیں لانے دوں گا۔ کیا آپ کریں گی؟"

"لیکن میں میری ٹانگیں۔۔" زید نے نرمی سے اس کی بات کاٹی۔

"ابھی آپ اس مسئلے کو چھوڑ دے بس یہ سوچیں کہ آپ ایک مکمل انسان ہے اور کیا آپ میرے ساتھ قدر اور وفا سے زندگی گزارنا چاہے گی؟"

جائی یانہ کچھ دیر خاموش رہی۔ پھر اس کی گردن اثبات میں ہل گئی۔

زید مسکرایا۔

"اب ہم نے ایک ساتھ ہی زندگی گزارنی ہے تو سب سے پہلے ہمیں خود پر کام کرنا ہو گا۔ آج میں آپ کی ساری روٹین سیٹ کروں گا۔ اس میں ایکسرسائز، پڑھائی، دوستوں سے ملنا اور میرے ساتھ وقت گزارنا شامل ہو گا۔ پھر

www.novelsclubb.com

کل سے آپ اسی پر عمل کیجیے گا اور جہاں تک میری کمیاں ہیں وہ بھی اب میں دور کرنے کی کوشش کروں گا۔ میں کوشش کروں گا بار بار اپنے آپ کو کم نہ جانوں۔"

جائی یانہ کچھ نہیں بولی بس چپ ہی رہی۔ زید نے اس کے ہاتھوں میں مزید مضبوطی سے پکڑ کر دبایا جیسے یہ احساس دلا رہا ہو وہ اس کے ساتھ ہیں۔

پھر اچانک زید کو کچھ یاد آیا اس نے پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا اور کچھ نکالا اس کے بعد جائی یانہ کا ایک ہاتھ پکڑ اس کی انگلی میں کچھ پہنایا۔ جائی یانہ نے غور سے دیکھا تو وہ ایک انگوٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

"یہ آپ کا برتھڈے کا گفٹ ہے۔ سوری اس دن دے نہیں پایا۔ آپ کو اچھی لگی؟" آخری بات پر اس کی ایک ابرو اوپر کو اٹھی۔

اس نے سر اثبات میں ہلایا۔

زید نے گردن نیچے کی اور انگوٹھی کی مالکن کے ہاتھوں کو محویت سے تکنے لگ گیا۔ اس کے ہاتھوں نے ابھی تک اس کے ہاتھ کو پکڑا ہوا تھا۔ جائی یانہ خاموشی سے زید کے تاثر دیکھ رہی تھی جو اس کے ہاتھوں کے دیکھتے ہوئے بہت گم دکھائی دے رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ان دونوں کا انہماک کمرے کے دروازہ کھلنے کی آواز نے توڑا۔ جائی یانہ نے جلدی سے زید سے ہاتھ چھڑایا جبکہ زید بھی سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔

ان دونوں نے کمرے کے دروازے سے اندر آتی نوال کو دیکھا۔

"جائی یانہ تمہارا پرہیزی کھانا تیار ہے اور زید میں نے آپ کے لیے بھی کھانا بنایا ہے۔ آپ دونوں کا کھانا یہاں لا دوں؟ تم لوگ ویسے گھبرائے ہوئے کیوں ہو؟" وہ ان دونوں کی باتوں سے بالکل انجان تھیں۔ اس لیے ان دونوں کو سٹپٹایا ہوا دیکھ کر وہ کچھ حیران ہوئی۔

www.novelsclubb.com

"نہیں ایسی تو کوئی بات نہیں ہے۔ ویسے آپ نے میرے لیے کھانا بنا کر اتنا تکلف کیوں کیا لیکن اگر اب آپ نے بنالیا ہے تو یہی لادیں۔" اس کی یہ بات سن کر جائی یانہ نے زید کو گھور کر دیکھا۔

"اچھا ٹھیک ہے۔ میں لاتی ہوں۔" یہ کہہ کر نوال چلی گئی۔

"تکلف کا تو ایسے کہہ رہے تھے جیسے کھانے کی شکل بھی نہیں دیکھو گے۔" جائی یانہ نے نوال کے جاتے ساتھ ہی اس پر چوٹ کی۔

www.novelsclubb.com

"اب آنٹی نے میرے لیے اتنی محنت کی ہے۔ ضائع تھوڑی کروں گا اور میں نے سوچا کھانا کھاتے ہوئے آنٹی کی ایک دو تعریف بھی کر دوں میرے

نمبر بڑھ جائیں گے۔"زید دوسری طرف دوبارہ اپنی جگہ پر لیٹ اور بیڈ سے لٹکتے پاؤں کو جھلانے لگ گیا۔جائیانہ نے اس کی بات سن کر آنکھیں گھمائی۔

اب وہ دونوں باتوں میں مگن ہو گئے تھے۔

****

اس کی گاڑی اپنی پھپھو کے گھر کے عین سامنے رکی تھی۔وہ گاڑی سے باہر نکلی اور ایک مکمل نگاہ اس گھر پر ڈالی جو اب بالکل ہی سنسان ہونے جا رہا تھا۔کچھ دیر بعد وہ گھر کی دوسری منزل کی راہداری پر چلتی ہوئی اس کمرے میں پہنچ گئی جہاں اسے اپنی بہن کو دیکھنے کی امید تھی۔

www.novelsclubb.com

دوسری طرف کمرے میں موجود سنہری آنکھوں والی لڑکی بیڈ کے اوپر بیگ رکھے اپنے کپڑے اور ضروری سامان ڈال رہی تھی۔اس کی آنکھیں خشک تھیں اور چہرہ سپاٹ!

"میں آجاؤں؟" عالیہ نے چوکھٹ پر کھڑے ہی پوچھا تھا۔

عزاہ نے مڑ کر اسے دیکھا۔پھر اسے دیکھ کر ہنسنے لگ گئی۔اس کی کھوکھلے قہقہوں کی گونج پورے کمرے میں گونج رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"تمہیں اجازت کی کیا ضرورت عالیہ! یہ جگہ تو ہمیشہ سے تمہاری ہی تھی۔" پھر اس نے بیڈ کے کراؤن کے اوپر لگی تصویر کی جانب اشارہ کیا۔ عالیہ یہاں سے تصویر کو دیکھ نہیں سکتی تھی۔ "اندر آؤ اور دیکھو تمہارا تسلط کس طرح اس پورے کمرے میں قائم رہا ہے۔ میں نے سوچا تھا ایک دن میری محبت اس کمرے سے تمہاری تصویر کو نکال دے گی لیکن دیکھو میں اور میری محبت اس کمرے سے نکل گئے لیکن یہ تصویر آج بھی یونہی براجمان ہے۔"

عالیہ متجسس ہو کر اندر آئی لیکن اس نے جب اس تصویر کو دیکھا تو اسے لگا اب وہ کبھی سانس ہی نہیں لے پائے گی۔ وہ سوچ بھی نہیں سکتی تھی کہ اپنا ہنستا مسکراتا چہرہ کسی دن اسے خود کو ہی برا لگے گا۔ وہ مڑی اور عزاہ کو دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"عزاہ سچی میں میرا اس سب سے کوئی تعلق نہیں ہیں۔ میں نے کبھی بھی شایان کی حوصلہ افزائی نہیں کی تھی۔" اس کی رنگت عزاہ کے تاثرات کو دیکھ کر پیلی پڑنے لگ گئی۔ عزاہ نے جب اسے یوں صفائی دیتے دیکھا تو دوبارہ ہنسنے لگ گئی اور ہنستے ہنستے بیٹھ گئی مگر پھر اگلے ہی پل اس کی آنکھیں نم ہو گئیں اور وہ زار و قطار رونے لگ گئی۔

عالیہ نے اپنے بیٹھنے کے لیے بیڈ پر بکھرے کپڑوں کو ایک طرف کیا اور اس کے ساتھ ہی بیٹھ گئی۔ وہ عزاہ کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر اسے سہلانے لگ گئی۔

www.novelsclubb.com

"میں جانتی ہوں تم نے اس کی حوصلہ افزائی نہیں کی ہے عالیہ! لیکن تم پھر بھی تو صفائی دے ہی رہی ہو اور وہ تھا کہ جب بھی اس تصویر کو دیکھتا تھا

پورے استحقاق سے دیکھتا تھا۔ میرے دیکھ لینے پر بھی کوئی شرمندگی اس کے چہرے پر نہیں ہوتی تھی۔ میں نے اس سے پیار کیا تھا۔ اس نے مجھے یہ صلہ کیوں دیا عالیہ؟"

وہ عالیہ کے کندھے پر سر رکھ کر رونے لگ گئی۔ کچھ دیر وہ روتی رہی پھر اس نے سر اٹھالیا اور اپنے بھیگے گالوں کو اپنے ہاتھوں سے صاف کرنے لگ گئی۔ پھر تقریباً ٹھوسنے والے انداز میں اپنا سامان بیگ میں ڈالنے لگی۔ جب بیڈ پر رکھے سارے کپڑے اور تقریباً ہر وہ سامان جو اس کی ضرورت کا تھا بیگ میں رکھ لیا گیا تو وہ بیگ بند کرنے لگ گئی۔ عالیہ بس ایک نظر الماری کو یونہی دیکھنے گئی کہ کہیں اس کا کوئی سامان تو نہیں رہ گیا تبھی اس کی نظر ایک چھوٹی سی کھلونے والی کار پر پڑی۔ عالیہ یہ بات تو جانتی تھی یہ گاڑی عزاہ کے پاس بہت پہلے سے ہے اور وہ اکثر اس گاڑی کو پاس رکھے رکھتی تھی مگر وہ یہ نہیں جانتی تھی اسے دینے والا کون ہے۔

www.novelsclubb.com

اس نے گاڑی اٹھائی اور عزاہ کے پاس پہنچ گئی۔

"عزاہ! یہ تمہاری کار، تم اسے بھولنے جا رہی تھی۔"

عزاہ نے ایک سرد نظر اسے دیکھا پھر دوبارہ سے بیگ کی زپ بند کرنے میں مصروف ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے یہ نہیں چاہیے عالیہ! یہ کار بہت قیمتی تھی۔ پہلے جب یہ مجھے ملی تو مجھے لگا یہ تحفے میں ملی ہے مگر اب جانا ہے جو چیز انسان کو اگر تحفے میں بھی ملے پھر بھی اس کو اس کی قیمت چکانی ہی پڑتی ہے۔ چاہے ابھی چکائے یا بعد میں۔ اس کی

قیمت میری ذلت ہے اور میں آدھی قیمت چکا بھی چکی ہوں لیکن مزید آدھی چکانا اب میرے بس میں نہیں!"

"تو اب اس کا کیا کرنا ہے؟"

"اسے ڈریسنگ ٹیبل پر رکھ دو۔ دینے والے کو اگر یہ یاد رہی اور اس نے اسے رکھنا چاہا تو رکھ لے گا ورنہ کوڑے کے ڈھیر میں جانا اس کا مقدر ہے بالکل میرے پیار کی طرح!"

www.novelsclubb.com

یہ کہہ کر عزاہ نے بیگ اٹھایا اور زمین پر رکھ دیا۔

"بابا مان جائیں گے تمہارے یوں شایان کے طلاق لینے کے فیصلے پر؟"

عالیہ نے پوچھا۔

"بابا زینب پھپھو کے جانے کے بعد سے بدل گئے ہیں۔ وہ اب ہمیں اسپورٹ کرتے ہیں۔ تم جانتی ہو پچھلے ہفتے جب میں آئی تھی تو انہوں نے باقاعدہ مجھ سے پوچھا تھا میں شایان کے ساتھ خوش ہوں۔ انہوں نے مجھے بول دیا تھا اگر میں شایان کے ساتھ خوش نہیں ہوں تو مجھے اس کے ساتھ رہنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ اب جب فیصلہ کرنے والے کو اپنے فیصلے کی سنگینی کا پتہ چل گیا ہے تو میں کیوں یہ طوق اپنے سینے میں لٹکائے پھروں۔ اب میری زندگی میرے بچے کے نام!"

www.novelsclubb.com

یہ کہتے ہوئے اس کا ہاتھ اپنے معدے کے نچلے حصے پر گیا تھا۔

"تم مجھ سے بد گمان تو نہیں ہو نا عزاہ؟" اس نے ایک بار پھر پوچھا۔

عزاہ نے سکون سے سر نفی میں ہلایا۔

"میں تم سے بالکل بھی بد گمان نہیں ہوں۔ایک عرصہ ہم دونوں ایک دوسرے سے بد گمان ہی رہے ہیں لیکن اب میں چاہتی ہوں ہم دونوں اس رشتے کو ایک نئے سرے سے شروع کریں۔میں نہیں چاہتی ہم دونوں میں سے کوئی اپنی زندگی اس طرح کاٹے جس طرح بابا پھپھو کے جانے کے بعد کاٹ رہے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"ہم پیدا بھی نہیں ہوتے ہیں اور اللہ ہمیں رشتوں سے نواز دیتا ہے۔ ان میں جو سب سے حسین اور سب سے انڈر ریٹڈ رشتہ ہوتا ہے وہ بہن بھائی کا رشتہ ہوتا ہے۔ اپنے بہن بھائی سے محبت ہونا فطری ہوتا ہے کیونکہ ایک ہی ماں سے پیدا ہو کر ایک عرصہ ایک ہی چھت تلے ہم مل کر رہتے ہیں مگر وقت کے ساتھ ساتھ جیسے جیسے ہم اپنی زندگی اس دنیا میں گزارتے ہیں یہ رشتہ مفاد، گمان اور حسد کی نظر ہو جاتا ہے۔ ہمارا رشتہ گمان کی نظر ہوا لیکن ابھی زندگی ختم نہیں ہوئی ہے۔ ہم دونوں بہنیں زندہ ہیں۔ بھلے کہانی کے آخر میں ہمیں ہمارا من چاہا شخص نہ ملا ہو لیکن ہم دونوں کو کم از کم اپنی غلطیوں بلکہ اپنی بے عقلی کا اندازہ تو ہو گیا ہے نا۔ اپنی بہن، اپنی سب سے زیادہ پیاری بہن کو پانے کے لیے اگر مجھے سو شایان بھی قربان کرنے پڑے تو منظور ہے۔"

www.novelsclubb.com

عالیہ کی آنکھوں میں دھندلی پڑ گئی۔ عزاہ نے جو بات کی تھی وہ جانے کیوں اس کے دل پر لگی تھی۔ عالیہ عزاہ کے گلے سے لگ گئی۔

"ہمارے درمیان سب کچھ ہمیشہ ٹھیک نہیں رہے گا عالیہ! مفاد کے کانٹے، بدگمانی کی دھند اور حسد کی آگ ہم دونوں کے رشتے میں بار بار آئے گی۔ جب تک زندگی رہے گی تب تک یہی ہوتا رہے گا مگر اب ہم نے یہ باتیں دل میں نہیں رکھنی ہے جو بھی ہوگا کھل کر ایک دوسرے کو بتا دینا ہے اور دوسرے کو چاہے وہ کتنی ہی بری لگے لیکن اپنی پوزیشن کلیئر کرنے کی پوری کوشش کرنی ہے۔ پھر ہی جا کر ہمارا رشتہ مضبوط بن پائے۔"

www.novelsclubb.com

عزاہ عالیہ سے الگ ہوئی اور قدم جانے کے لیے بڑھائیں۔عالیہ اس کے ساتھ پہنچی اور اس کے ہاتھ میں پکڑے بیگ کو اس نے بھی تھام لیا۔دونوں ایک ساتھ چلتی ہوئے آگے بڑھی اور پھر راہداری میں بالکل گم ہو گئی۔

****

کچھ سالوں بعد

www.novelsclubb.com

"زید! زید!" اس کے قدم سرمئی فرش والے صحن سے ہوتے ہوئے کمروں کے فرش کی جانب سفر کر رہے تھے۔اس کی زید کو بلاتی آواز پورے

گھر میں گونج رہی تھی۔اس کی نظریں ابھی بھی بجلی کے بل پر تھی۔ بجلی کے بل نے اس کا چہرہ چھپایا ہوا تھا۔

جب وہ ایک کمرے سے مڑ کر دوسرے کمرے میں آئی تو اسے اس کمرے کی فرش پر کھلونے جگہ جگہ بکھرے ملے۔

اس نے چہرے پر سے بل ہٹایا تو سانولی رنگت والا چہرہ خاصا سنجیدہ دکھائی دیا۔لمبے کھلے بال شانوں پر آرہے تھے۔اس نے ایک نظر سامنے صوفے پر بیٹھے زید کو دیکھا جو زمین پر بیٹھی پانچ سالہ سائرہ کے بالوں کے گھنگرالے بالوں کو دو پونی میں باندھنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ اس کے ساتھ صوفے پر کھڑی پانچ سالہ مائرہ زید کے بالوں سے چھیڑ چھاڑ کر رہی تھی۔

"زید دیکھو بل کتنا زیادہ آگیا ہے۔" اس نے پریشان لہجے میں کہا۔

"اچھا!" زید خاصی بے فکری سے بولا تھا۔ اس کا سارا دھیان ابھی سائرہ کے بالوں پر ہی تھا۔ جائی یانہ اپنے پاؤں کھلونوں سے بچاتی ہوئی اس کے پاس آئی اور دوپونی بنائے ہوئی مائرہ کو کمر سے پکڑ کر صوفے سے نیچے اتارا اور خود بیٹھ گئی۔ ان ماہ و سال میں اگر کوئی چیز جائی یانہ میں بدلی تھی تو وہ اس کا وزن تھا۔ وہ پہلے جتنی پتلی نہیں رہی تھی بلکہ اس کا جسم کچھ حد تک فربہہ ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میں سریس ہوں زید!" اس نے اپنی سنجیدگی کا زید کو پوری طرح احساس دلایا۔

"تو میں کونسا کہہ رہا ہوں آپ مذاق کر رہی ہیں۔" اس نے دوسری پونی سائرہ کے بالوں پر لگانے کے بعد کہا۔ سائرہ بھاگتی ہوئی زید کے پاس سے اٹھی اور اپنی جڑواں بہن مائرہ کے ساتھ بیڈ پر اچھلنے لگ گئی۔ زید نے ایک پل کو ان دونوں کو دیکھا۔ دونوں ہی ایک دوسرے سے بہت زیادہ ملتی تھی۔ دونوں نے سانولی رنگت اور چہرے کے نقوش اپنی ماں سے لیے تھے البتہ بال ان دونوں کے ہی زید کی طرح گھنگرالے تھے۔ وہ بہت دیر تک اپنی دونوں بیٹیوں کو دیکھتا رہتا اگر جائی یا نہ اس کو کندھے سے نہ جھنجھورتی۔

www.novelsclubb.com

"زید! میں تم سے بجٹ کے بارے میں بات کر رہی ہوں اور تم ہو کہ کھوئے ہوئے ہو۔" اس نے باقاعدہ ناراض ہو کر کہا تھا۔

"اچھا سوری سوری! چلیں بتائے آپ کیا کہہ رہی تھی۔"

"میں کہہ تھی تھی مالک مکان بھی اب گھر کا کرایہ بڑھانے کی بات کر رہا ہے اوپر سے بجلی کا بل بھی اتنا زیادہ ہو گیا ہے۔اس مہینے مجھے لگ رہا ہے بالکل بھی سیونگ نہیں ہو پائے گی۔میرے ٹیوشن کے سارے پیسے ہی ان بلوں میں نکل جائیں گے۔"

جائی یانہ نے ایک گھورتی ہوئی نظر اپنے ہاتھ میں پکڑے بل پر ڈالی۔

www.novelsclubb.com

"میں مالک مکان سے بات کرتا ہوں۔کہتا ہوں اگلے مہینے سے کرایہ بڑھا دینا۔"

زید نے سوچتے ہوئے کہا۔اس سے پہلے جائی یا نہ کسی بات کا جواب دے پاتی ایک ٹیڈی بیئر اڑتا ہوا دیوار پر لگ گیا۔اگر دونوں ہی بروقت اپنا چہرہ پیچھے نہ کرتے تو یقیناً وہ ٹیڈی بیئر دیوار کی بجائے ان کے منہ پر لگنا تھا۔زید نے تو خاموشی سے ٹیڈی بیئر کو اٹھایا اور اسے دیکھنے لگ گیا جبکہ جائی یانہ نے غصے سے اپنی بیٹیوں کو دیکھا جو فرش پر بکھرے کھلونوں کو ایک دوسرے پر پھینک رہی تھیں۔

"مائرہ! سائرہ! یہ کیا بدتمیزی ہے؟انسانوں کی طرح کھیلو۔"

www.novelsclubb.com

"مما یہ سائرہ کی غلطی ہے۔"

"نہیں مما یہ مائرہ کی غلطی ہے۔" وہ دونوں ایک دوسرے کو الزام دیتی ہوئی اب ایک دوسرے سے لڑنے لگ گئی تھی۔

"اچھا بس! تم دونوں باہر جاؤ۔ میں پاپا سے بات کر رہی ہوں۔" جائی یانہ نے غصے سے کہا تو وہ دونوں خاموشی سے باہر چلی گئیں۔

"آپ بھی بچیوں پر زیادہ غصہ کر دیتی ہیں۔" زید نے ان دونوں کے جانے کے بعد کہا۔

www.novelsclubb.com

"تمہاری بیٹیوں کے ساتھ تم بس اتوار میں ہی رہتے ہو اس لیے یہ آرام سے کہہ رہے ہو۔ میں رہتی ہوں ان کے ساتھ سارا سارا دن! ٹیوشن پڑھنے

بچے آتے ہیں تو انہیں یہ دونوں مار مار کر پورا کر دیتی ہیں۔ خود پڑھائی میں ان کا دل لگتا نہیں ہے۔ ہر وقت دماغ موبائل اور ان میں دیکھی ویڈیو پر ہی لگا رہتا ہے۔ میں کل اے بی سی ان سے سن رہی تھی تو پتہ ہے دونوں نے ایک ساتھ کیا کہا؟ اے فور ایپل، بی فور بڑا ایپل، سی فور چھوٹا ایپل۔۔۔ بھلا یہ بھی کوئی بات ہوئی۔ پرسوں جو اے بی سی کی ویڈیو دیکھی تھی وہی بات بولنے لگ گئی۔"

زید یہ بات سن کر قہقہہ لگا کر ہنسنے لگ گیا جب کہ جائی یانہ اس کے یوں ہنسنے پر مزید آگ بگولا ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم نے ہی میری بیٹیوں کو بگاڑا ہے ورنہ میری بیٹیاں اگر میرے ہاتھ میں ہوتی تو سدھری ہوئی ہوتی۔ پڑھائی سے انہیں محبت ہوتی۔"

"تو بچیاں ہیں۔اب پانچ سال کی عمر میں پی ایچ ڈی تو نہیں کر لیں گی۔" زید نے دوبارہ سے اپنی بچیوں کا دفاع کیا۔

"پھر بھی پڑھنے والے بچوں کی شکلیں ہی اور ہوتی ہیں۔" زید مزید کچھ کہتا اس سے پہلے ہی باہر سے کوئی چیز گرنے کی آواز آئی۔

"اب کیا کر دیا ان دونوں نے!" جائی یانہ اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور زمین پر بکھرے کھلونے سے اپنے پاؤں بچاتے ہوئے باہر نکل گئی۔زید نے ایک نظر بڑے پیار سے اسے جاتے دیکھا۔پھر صوفے پر رکھا بل اٹھایا جو جائی یانہ یہی چھوڑ کر چلی گئی تھی۔

بل کو دیکھتے ہوئے وہ خاصا سنجیدہ اور کچھ حد تک پریشان ہو گیا تھا۔ وہ ابھی مالی طور پر اتنے اسٹیبل نہیں ہوئے تھے کہ زیادہ کرایہ اور یہ بل ایک ساتھ افورڈ کر لے۔ وہ بس جائی یا نہ کو ان سب سے بے فکر دکھا سکتا تھا ورنہ خود وہ اس سے بھی کئی گنا پریشان ہوتا تھا۔

****

یہ منظر ہے ایک ہرے بھرے پارک کا۔ سبز گھاس سے سجے اس پارک کے ایک طرف بچوں کی چہل پہل بہت زیادہ تھی۔ وجہ اس جگہ پر لگے ہوئے جھولے تھے۔

www.novelsclubb.com

ایسے میں ہم ایک سنہری آنکھوں والی عورت کو دیکھیں تو وہ سلائیڈ کے بالکل پاس کھڑی تھی۔اس کی نظر سلائیڈ کی سیڑھیاں چڑھتے اس لڑکے پر تھی جو ابھی بس دس سال کا ہی دکھائی دیتا تھا۔

وہ سلائیڈ لے کر جیسے ہی نیچے آیا فوراً بھاگتا ہوا اپنی ماں کے پاس پہنچا اور اس کی ٹانگوں سے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"بیٹا! اب گھر چلیں؟"

"امی میں نے اور کھیلنا ہے ابھی!"

"بس آج کے لیے اتنا بہت ہے۔ پھر پڑھائی بھی تو کرنی ہے۔"

یہ کہہ کر عورت نے اپنے بیٹے کے سر کی پچھلی طرف ہاتھ رکھا اور دونوں ایک ساتھ چلنے لگے۔

"آج تو اتوار ہے۔" بچے نے منہ بنا کر کہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ہاں تو؟" عزاہ نے بڑے آرام سے پوچھا۔

"تو اتوار والے دن کون پڑھتا ہے؟" بچہ بحث کرنا چاہتا تھا۔

"تو آپ پڑھ لو۔ ضروری نہیں ہے جو کام کوئی بھی نہ کریں وہ آپ بھی نہ کرو۔" وہ دونوں پارک کی حدود سے باہر نکل کر فٹ پاتھ پر چلنے لگ گئے تھے۔ ایک دم سے پیچھے سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"آصف!"

وہ دونوں ساکت ہو گئے۔ لمحے میں بچے کے چہرے پر مسکراہٹ آئی تھی جبکہ عورت کا چہرہ پتھریلا ہو گیا تھا۔ پھر دونوں نے مڑ کر آواز دینے والے کو دیکھا۔ ان کے پیچھے وہی کھڑا تھا جس کی امید کی گئی تھی۔ وہ اس بچے سے کچھ دور ہی کھڑا تھا۔

"ابو!" یہ کہتے ہوئے وہ لڑکا اپنے باپ کے پاس بھاگ کر چلا گیا جبکہ وہ وہی پر کھڑی رہی اور ان دونوں باپ بیٹے کو دیکھتی رہی۔ وہ دونوں باپ بیٹے ایک جیسے دکھتے تھے۔ وہی سیاہ آنکھیں، وہی نقوش اور وہی رنگ اپنے باپ کی ہی پوری کاپی، آصف شایان!

"آپ یہاں کیا کر رہے ہیں؟" آصف نے باپ کے پاس پہنچ کر پوچھا۔

www.novelsclubb.com

"بس ایک کام سے آیا تھا۔ تم شاید پارک میں آئے تھے۔" شایان نے اس کے بالوں کو اپنے ہاتھ سے بکھیر دیا۔

"جی!!"آصف نے سر اثبات میں ہلایا۔

"اور سناؤ کیسے ہو؟گھر میں سب ٹھیک؟"وہ عزاہ کو مکمل نظر انداز کر رہا تھا اور عزاہ بھی یہی کر رہی تھی۔

"میں تو ٹھیک ہوں۔امی بھی آپ کے سامنے ہیں۔نانا ابو کی طبیعت تھوڑی خراب تھی مگر وہ تو ان کی اب ہر وقت ہی رہتی ہے اور ہاں عالیہ خالہ آج کراچی سے اسلام آباد ہم لوگوں سے ملنے آ رہی ہے تو اس لیے جائی یانہ خالہ اور ان کی فیملی بھی ہمارے گھر ہم سے ملنے آئیں گی۔آپ کو پتہ جائی یانہ خالہ کی بیٹیاں اتنی شرارتی ہیں کہ۔۔۔"

عالیہ کا نام سنتے ساتھ ہی شایان کے چہرے کے تاثرات بالکل بدل گئے۔ایسے جیسے وہ کوئی اور ہی شخص ہو۔عزاہ اس کے بدلتے تاثرات دیکھ کر تلخی سے مسکرائی۔دوسری طرف آصف اپنی کہانی سنائے ہی جا رہا تھا جسے شایان اب غائب دماغی سے سن رہا تھا۔

"بیٹا گھر چلیں؟"عزاہ نے مداخلت کی تھی۔

"ہاں ٹھیک ہے۔"اس نے سر ہلایا اور اپنے باپ کے گلے لگ کر وہ اس کے ساتھ چلنے لگ گیا۔

www.novelsclubb.com

"امی آپ اور ابو الگ کیوں ہوئے تھے؟" شایان سے کچھ دور جانے کے بعد اس نے ایک بار پھر وہ سوال دہرایا جو اکثر وہ شایان سے ملنے کے بعد کرتا تھا۔

"بیٹا آپ کے ابو اور میری بن نہیں پاتی تھی۔ اس لیے میں نے انہیں چھوڑ دیا۔" عزاہ نے ہمیشہ کی طرح ایک ہی جواب دیا۔

"کبھی کبھار میں سوچتا ہوں امی کاش میں ابو اور آپ کے ساتھ ہی رہتا کتنا مزا آتا!" اس نے اپنا خیال پیش کیا۔

www.novelsclubb.com

"نہیں بیٹا اگر آپ یوں اس طرح رہنے پر خوش نہیں ہو تو ابو اور امی کے ساتھ رہنے پر بھی خوش نہیں ہو گے۔ آپ بتاتے ہو آپ کا ایک دوست ڈسٹرب رہتا ہے بس اسی لیے کیونکہ اس کے امی ابو لڑتے ہیں۔ اگر میں آپ کے ابو کو نہ چھوڑتی تو ہماری بھی اسی طرح لڑائی ہوتی کیونکہ ہم دونوں کے مزاج بالکل بھی نہیں ملتے تھے۔ آپ جس پل میں ہو وہی جی لینا چاہیے۔ کاش، کیوں، کس لیے کو درمیان میں نہیں لانا چاہیے ورنہ زندگی خراب ہو جاتی ہے۔"

آصف کو عزاہ کی بات بالکل بھی سمجھ نہیں آئی تھی مگر پھر بھی وہ خاموش ہو گیا۔

www.novelsclubb.com

"لیکن مجھے پھر بھی ابو کا یوں اکیلے رہنا اچھا نہیں لگتا ہے!" اس نے ایک اور بار کہا۔

"تو آپ ان سے مل لیا کرو۔ایک دو دن ان کے ساتھ ہی رہ لیا کرو۔
میں آپ کو تو منع نہیں کرتی ہوں نا ان سے ملنے سے!"

باتیں کرتے ہوئے فٹ پاتھ میں ایک موڑ آیا۔وہ اس موڑ پر مڑ گئے
اور نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

****

www.novelsclubb.com

اب اگر ایک کمرے میں آؤ تو اس میں تمہیں گھٹن سی محسوس ہو گی۔ کمرے کی کھڑکی سے روشنی آ رہی تھی مگر پھر بھی ایسا لگتا تھا جیسے کمرہ اندھیرہ سا ہو۔

ایسے میں بیڈ پر تمہیں ایک کمزور وجود بیڈ کے تاج کے سہارے پر بیٹھا دکھائی دے گا۔اس کے ہاتھ میں فریم کی ہوئی تصویر تھی جسے وہ بہت غور سے دیکھ رہا تھا۔اگر غور سے دیکھو تو یہ سیاہ آنکھوں والی ایک لڑکی تھی جس کی مسکراہٹ اس تصویر سے ہی دلفریب دکھائی دیتی تھی۔

www.novelsclubb.com

انہوں نے تصویر پر ہاتھ پھیرا۔

"اتنے سال گزر گئے ہیں زینب مگر اب پتہ چل۔۔"ان کو ایک زور دار کھانسی ہوئی۔وہ کھانسنے لگ گئے۔کھانستے کھانستے وہ ہلکان ہونے لگ گئے تھے تب کہیں جا کر کھانسی ختم ہوئی۔انہوں نے اپنی بات وہی سے شروع کی جہاں سے ختم ہوئی تھی۔

"اب پتہ چل رہا ہے تنہائی کتنا بڑا دیمک ہوتی ہے۔انسان کو اندر سے ہی کھا جاتی ہے۔تمہارے جانے کے بعد تو بس پچھتاوا تھا لیکن نوال کے جانے کے بعد سے جس تنہائی نے مجھے جکڑا ہے اسے میری کوئی بیٹی نہیں نکال سکتی ہے۔میں نے تمہیں تنہائی کا عذاب پکڑایا تھا اور آج میں خود تنہا جی رہا ہوں۔میں مر رہا ہوں زینب! یہ تنہائی مجھے مار کر بھی مرنے نہیں دیتی ہے۔جانے تم نے اپنی زندگی کیسے اس تنہائی کے ساتھ کاٹ لی؟"

www.novelsclubb.com

ان کی آنکھیں نم ہو گئی تھیں اور ایک نظر اوپر کمرے کی چھت کو دیکھا۔دل میں یہ شدید خواہش جاگی کاش روح اب جسم سے کھینچ لی جائے مگر موت کسی کے مانگنے سے نہیں بلکہ وقت کے آنے آتی ہے۔اس سے پہلے انسان جو بھی کر لے موت کو گلے نہیں لگا سکتا ہے۔

****

وہ راہداری میں تھکا تھکا سا چلنے لگا۔اس کے ساتھ چلتی ایک ادھیڑ عمر عورت لیب کوٹ پہنے ہمیشہ کی طرح ایک ہی بات دہرا رہی تھی جنہیں وہ غائب دماغی سے سن رہا تھا۔

چلتے چلتے آخر وہ دونوں وارڈ کے اندر داخل ہو گئے۔ادھر دائیں اور بائیں طرف بیڈ پڑے تھے جس میں کوئی لیٹا تو کوئی بیٹھا ہوا تھا۔کوئی ہیجانی حالت میں تھا تو کوئی بالکل ہی چپ تھا۔

ایسے میں سیاہ آنکھوں والا مرد اس بستر کے پاس پہنچا جس پر موجود وجود ٹیک لگائے نڈھال لگتا تھا۔اس کے ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے تھے اور وہ ہسپتال کی چھت کو دیکھ رہی تھی۔

"نمرہ!"شایان نے آہستہ سے بلایا۔

"شایان!"اس نے چونک کر اپنے بھائی کو دیکھا۔پھر اس کے پیچھے کسی کو دیکھنے کی کوشش کرنے لگ گئی۔"ماما نہیں آئی؟"

شایان خاموش رہا۔کچھ نہیں بولا۔کچھ دیر یونہی تلاش کرنے کے بعد اس نے دوبارہ پوچھا۔

"مما کہاں ہے بھائی؟"اس دفعہ اس نے چیخ کر پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وہ چلی گئی ہے نمرہ!"اس نے تھکے ہوئے انداز میں کہا اور اس کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گیا۔

"مما گئی نہیں ہے بھائی۔ وہ مر گئی ہے انہیں میں نے مار دیا ہے ورنہ وہ تو زندہ ہوتی۔ ماما مر گئی تو تم نے مجھے یہاں بھجوا دیا اور خود اپنی بیوی کے ساتھ خوش ہو" آخری بات میں اس کا لہجہ شکوے سے بھرا ہوا لگا۔

"کاش میں خوش ہوتا نمرہ!" وہ شکستہ حالت میں بولا۔

نمرہ اس کی بات سن کر کچھ دیر اس کا چہرہ دیکھتی رہی۔ پھر ہنسنے لگ گئی اور ہنستی چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم بھی خوش نہیں ہو۔ میں بھی خوش نہیں ہوں۔ باقی سب خوش ہیں۔ تمہیں عالیہ کے نہ ملنے کا دکھ ہو گا لیکن تمہارے ساتھ رہنے کو بیوی تو ہے نا میں تو یہاں اکیلی ہوں۔"

"عزاہ کو میں طلاق دے چکا ہوں نمرہ! بار بار یہ بات مت کیا کرو۔" اس نے چڑ کر کہا۔

اب کی بار وہ ہنسی نہیں بس اسے دیکھتی رہی۔

www.novelsclubb.com

"کہیں تم نے ان میسج پر تو یقین نہیں کیا جو میں نے اس کے موبائل پر کیے تھے؟"

شایان چونکا نہیں وہ یہ اعتراف اب ہر دفعہ کرتی تھی جب وہ اس سے ملنے آتا تھا۔

"یعنی تم مان گئے۔ چلو اچھا ہوا عزاہ بھی اس گھر سے نکل گئی۔ جائی یا نہ کو گولی لگ گئی اور عالیہ کہیں چھپ گئی بدلہ پورا ہو گیا۔ بدلہ پورا ہو گیا۔ بدلہ پورا ہو گیا۔" وہ بار بار یہی بات دہرانے لگ گئی اور شایان خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔ جب اس نے بہت بار نمرہ کی ایسی باتیں سنی تب اس نے عالیہ کے پاس جا کر ساری کہانی سننے کا فیصلہ لیا تھا۔ عالیہ نے اسے بالکل سچائی سے سارا معاملہ بتا دیا تھا۔ پہلے تو وہ انکاری ہو گیا مگر عالیہ نے زینب کی اشفاق کو بھیجی ہوئی ویڈیو بھی شایان کو دکھا دی۔ اشفاق نے اس ویڈیو کا زینب کی موت کے کچھ دن بعد ہی گھر میں سب کو بتا دیا تھا۔ شایان کچھ دیر کے لیے تو یہ تو دیکھ کر گنگ رہ گیا۔

اس دن اسے نمرہ سے سخت نفرت ہوئی تھی مگر نمرہ کی حالت ایسی تھی کہ نفرت کر کے بھی کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ وہ تو اب ترس کے قابل ہو گئی تھی اور ویسے بھی اب وہ اسے کسی اور کے سہارے نہیں چھوڑ سکتا تھا اور جہاں تک اس کی اپنی زندگی کی تنہائی تھی تو وہ اس نے خود اپنی مرضی سے ایسی بنائی تھی۔

اس نے خود عزاہ کو چھوڑا تھا لیکن سچائی جاننے کے بعد بھی اس کا دل جانے کیوں عزاہ کے لیے نرم نہیں پڑا۔ دل میں بس عالیہ کے لیے ہی جگہ تھی اور ابھی بھی اسی کے لیے تھی۔ اس کے پاس دینے عزاہ کو دینے کے لیے کچھ نہیں تھا، اپنا پچھتاوا تک نہیں!

البتہ آصف کے لیے وہ نرم پڑ جاتا تھا۔اس کا ہنسنا، بولنا اور زندگی سے بھرپور ہونا ہی شایان کو اس کی جانب کھینچتا تھا۔ عزاہ بھی آصف کو اس سے ملنے سے منع نہیں کرتی تھی بلکہ جب بھی آصف کا دل چاہتا وہ اسے اس کے پاس بھیج دیتی تھی۔

باقی کا سارا وقت وہ برنس کو دے دیتا تھا۔اب جو بھی تھا بس یہی تھا اس کی زندگی میں۔ وہ اس سے زیادہ اب کچھ چاہتا بھی نہیں تھا۔

****

"پاپا! پاپا!"

زید نے جیسے ہی گھر کا دروازہ کھولا۔اس کی دونوں بیٹیاں بھاگتی ہوئی آئیں اور اس کے پاؤں سے لپٹ گئی۔زید کے ہاتھوں میں بیکری کا سامان تھا۔اس نے ایک ہاتھ میں شاپر کیے اور دوسرے سے ہاتھ اپنی دونوں بیٹی کو گالوں کو کھینچ کر انہیں پیار کیا اور انہیں ایک طرف کیا۔

ایسے میں سانولی رنگت والی لڑکی بھی کمرے سے نکل کر صحن میں آئی اور زید کی طرف بڑھی۔اس نے لال رنگ کی شلوار قمیض پہنی ہوئی تھی جس کا ڈوپٹہ گلے میں جھول رہا تھا اور ہلکا میک اپ چہرے پر ہوا ہوا تھا۔

"میں تمہارا ہی انتظار کر رہی تھی۔"اس نے بیکری کا سامان لیا۔

"ہائے میری قسمت کہ جائی یانہ اشفاق میری منتظر تھی۔"اس نے دل پر ہاتھ رکھتے ہوئے کہا۔جائی یانہ کے گال لال ہو گئے۔

"اب چلو جلدی سے تیار ہو جاؤ۔ہم نے گھر جلدی پہنچنا تھا۔"

"اچھااور کوئی حکم؟"یہ کہہ کر زید واش روم میں چلا گیا۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد وہ گیلے بالوں کو تولیے سے صاف کرتا ہوا باتھ روم کے باہر لگے سنک کے اوپر آئینے کو دیکھ رہا تھا۔جائی یانہ اس کے پاس ہی کھڑی تھی۔

"عائشہ کی کال آئی تھی۔"

"اچھا! چلو اسے یاد تو آیا کہ پاکستان میں اس کے بہن بھائی رہتے ہیں ورنہ اپنے شوہر کے ساتھ باہر ملک جا کر تو وہ جیسے ہمیں بھول ہی گئی تھی۔"

عائشہ کی شادی کو ہوئے کچھ عرصہ ہی ہوا تھا۔اس دفعہ عائشہ نے اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ زید کو اعتماد میں لیتے ہوئے کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

زید نے تولیہ جائی یانہ کو پکڑا دیا اور خود بال پر کنگا مارنے لگ گیا۔

"نہیں وہ مصروف تھی اس لیے ان دنوں کال نہیں کر پائی۔ وہ بتا رہی تھی زاہد بھائی نے جو کاروبار شروع کیا تھا اس میں انہیں گھاٹا ہو گیا ہے۔ ان دنوں ان کے حالات تنگ تھے۔ مجھے کہہ رہی تھی تمہیں ساتھ لے کر ان کے گھر کا چکر لگا آؤں۔" اس نے تولیہ آرام سے اس کی جگہ پر رکھا۔

"جانے کا تو کوئی مسئلہ نہیں ہے لیکن زاہد بھائی سیدھے منہ بات کرنا تو پسند کر لے۔" زید نے منہ بنا کر کہا۔

"زید وہ تمہارے بڑے بھائی ہے۔ انہوں نے تمہیں پالا ہے۔ انہوں نے بھلے ہی بعد میں جو بھی کیا ہو ان کا احسان ابھی بھی تم پر ہے۔ اس مشکل گھڑی میں ہمیں ان کے پاس جانا تو چاہیے نا۔" جائی یانہ نے اسے سمجھایا۔

"اچھا ٹھیک ہے لیکن بچیوں کو لے کر نہیں جائیں گے۔ بھابھی ان کے سامنے چبھتی ہوئی باتیں کرتی ہے تو مجھے اچھا نہیں لگتا ہے۔" اس کی بات سن کر جائی یانہ نے بس گردن ہلادی۔ شکر وہ جانے پر راضی تو ہوا تھا ورنہ عائشہ سمجھتی جائی یانہ اسے ملنے سے منع کرتی ہے۔

"اچھا میں چینج کر کے آتا ہوں۔" وہ کنگا اسٹینڈ پر رکھ کر وہ اندر چلا گیا جبکہ جائی یانہ نے ایک آخری مرتبہ اپنا اور مائرہ سائرہ کا جائزہ لیا۔ پھر اپنی چادر لینے کے لیے وہ بھی اندر چلی گئی۔

www.novelsclubb.com

کچھ لمحات بعد اگر جائزہ لے تو جائی یانہ گھر کے گیٹ پر تالا لگا رہی تھی۔ جیسے ہی اس نے تالا لگایا، وہ مڑی اور زید کو دیکھا جو بائیک پر بیٹھا مائرہ کو بائیک کی ٹینکی پر بٹھا چکا تھا جبکہ سائرہ جائی یانہ کے آنے کا انتظار کر رہی تھی۔

وہ سائرہ کے پاس آئی اور اسے زید کے پیچھے بٹھایا اور پھر خود اس کے پیچھے بیٹھ گئی۔ زید نے جب دیکھا سب بیٹھ چکے ہیں تو اس نے بائیک نارمل رفتار میں چلالی۔ وہ لوگ اپنی منزل کی طرف رواں تھے۔

راستے میں ایک دم جائی یانہ کی نظر ایک لڑکی پر پڑی جس نے بلیک کلر کا پینٹ کوٹ پہنا ہوا تھا اور اس وقت فون پر کسی سے پروفیشنل انداز میں بات کر رہی تھی۔ اتوار کا دن تھا۔ دفتر تو بند ہی ہوگے لیکن اس کو یوں تیار دیکھ کر اسے ایک ورکنگ وومین کا خاکہ یاد آیا جو اس نے کئی سال پہلے اپنے لیے بنایا تھا۔

اس کا بچپن سے خواب تھا وہ ایک بزنس وومن بنے مگر حالات اور وقت کچھ ایسے ہو گئے جس میں وہ چاہ کر بھی اس خواب کو پورا نہیں کر پائی۔اس کے دل میں تھوڑا سا ملال ہوا۔ تبھی اس کی نظر بائیک پر لگے مرر پر پڑی جس سے اس نے مائرہ اور زید کا عکس دیکھا۔زید چہرہ جھکا کر مائرہ کی کوئی بات سن رہا تھا۔مائرہ کی بات سنتے ہوئے اس کے چہرے پر مسکراہٹ گہری ہوتی جا رہی تھی۔

جائی یانہ کے دل سے ملال آہستہ آہستہ جانے لگ گیا۔اگر اس شخص کے لیے اس نے اپنا ایک خواب ہی قربان کیا تو کیا ہوا، بدلے میں وہ بھی تو اسے بہت کچھ دے رہا تھا ناں!

اس نے اپنے آپ کو حال میں مطمئن کرنا چاہا۔ دوسری طرف اگر زید کی طرف بڑھو تو مائرہ نے اس سے ایک سوال پوچھا تھا جس پر وہ مسکرا رہا تھا۔

سوال یہ تھا۔

"پاپا! آپ کس سے سب سے زیادہ پیار کرتے ہیں؟"

"ماما سے!" اس نے بغیر سوچے ہی جواب دیا۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟ ہم سے نہیں کرتے؟" مائرہ نے شکایتی نظروں سے اسے دیکھا۔

"کرتا ہوں مگر ماما سے تھوڑا زیادہ کرتا ہوں۔"

"یہ صحیح بات نہیں ہے ماما سے بھی جب پوچھو تو وہ بھی یہی کہتی ہیں!" مائرہ نے کے لہجے احتجاج بڑھ گیا تھا۔

"کیا کہتی ہیں؟" اب کی بار وہ چونکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"یہی کہ سب سے زیادہ پیار وہ آپ سے ہی کرتی ہے۔ پھر ہم دونوں کون ہے؟ ہم سے کون پیار کرے گا؟" زید اس کی شکایت پر ابھی تک مسکرا رہا تھا۔

اس کا دل چاہا ایک نظر مڑ کر جائی یانہ کو دیکھ لے مگر وہ بائیک چلاتے ہوئے یہ بے دھیانی نہیں کرنا چاہتا تھا۔اس لیے اس نے سائیڈ مرر سے دیکھا۔بلا ارادہ وہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ایک دوسرے کو یوں دیکھتا پا کر ان دونوں کے ہی چہرے پر مسکراہٹ چھا گئی جس پر دونوں نے چہرہ گھما لیا۔

****

اسلام آباد کی سڑکوں پر گاڑی تیزی سے رواں دواں تھی۔وہ دونوں ہی اپنی منزل میں جانے کے لیے بے چین تھے۔عالیہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھی کھڑکی سے باہر شہر کا جائزہ لے رہی تھی۔ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا اسے یہ شہر چھوڑے ہوئے لیکن پھر بھی اسے بہت کچھ بدلا ہوا لگ رہا تھا۔شاید وہ اندر سے ہی بدل گئی تھی اسی لیے ایسا لگ رہا ہو۔

"تمہاری ویڈیو نے دھوم مچائی ہوئی ہے؟" ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے شخص نے اس کی توجہ بھٹکائی۔

"کونسی ویڈیو؟" اس نے مڑ کر آدمی کے چہرے کو دیکھا جو صاف نقوش کا مالک تھا۔ اس کا ایک ہاتھ اسٹیرنگ وہیل پر جبکہ دوسرا ہاتھ موبائل پکڑے ہوئے تھا۔

"یونیورسٹی میں تم نے سالانہ تقریب میں جو کشمیر اور فلسطینیوں کے لیے تقریر کی تھی۔ اس کی دھوم ابھی تک مچی ہوئی تھی۔ تم نے روایتی انداز کو

www.novelsclubb.com

چھوڑ کر جس طرح ان ٹاپک کی تاریخ کی گہرائی اور اپنی بنائی ہوئی مثالوں سے بتایا ہے۔سب امپریس ہیں۔"

اس شخص کے لہجے میں اس کے لیے ستائش ہی ستائش تھی۔

"سفیر! یہ کرنا ضروری تھا۔لوگ فلسطین اور کشمیر میں ہونے والی نسل کشی کو بس ایک ٹاپک سمجھ کر بور ہونے لگ گئے ہیں حالانکہ وہ لوگ بہت بری حالت میں جی رہے ہیں۔انسانی بنیادی حقوق کا ان علاقوں میں تصور ہی نہیں ہے۔ میں چاہتی ہوں نئی نسل خصوصاً طالب علم کو پتہ ہو فلسطینی اور کشمیری لوگ ہماری اپنی قوم ہے۔بھلے وہ پاکستان میں نہیں رہتے ہیں مگر وہ مسلمان ہے اور دنیا کے آخری کونے میں رہنے والا مسلمان بھی ہماری ہی قوم کا حصہ ہے۔ان کے ساتھ ہونے والی ناانصافی پر ہمیں اسی طرح بلبلانا چاہیے جیسے ہم اپنے خاندان میں کسی فرد

کے نقصان پر تڑپتے ہیں کیونکہ ہم سب مسلمان آخر میں بہن بھائی ہی ہیں اور اپنے بہن بھائیوں پر ہونے والے ظلم پر کھڑا ہونا ہمارا فرض ہے۔"

"تم جانتی ہو میں بہت خوش ہوں کہ میرا تمہیں یونیورسٹی کی وائس پرنسپل سلیکٹ کرنے کا فیصلہ بالکل صحیح ثابت ہوا ہے۔ تمہاری قابلیت اب بتا رہی ہے تمہیں یہ عہدہ میری بیوی ہونے کی وجہ سے نہیں بلکہ تمہاری ذہنی صلاحیتوں کی وجہ سے ملا۔"

عالیہ سفیر کی بات سن کر مسکرائی کہا کچھ نہیں! نوال نے پانچ سال پہلے جو سفیر سے اس کی شادی کرنے کا فیصلہ کیا تھا وقت نے بتا دیا تھا وہ بالکل درست تھا۔ سفیر کے پاس اسے دینے کے لیے محبت، قدر اور وفا سب کچھ تھا۔

یہ رشتہ نوال کو ان کی ایک ہمسائی نے بتایا تھا۔ سفیر ان کا بھتیجا تھا اور کراچی میں اس کی اپنی یونیورسٹی تھی۔ ساتھ ساتھ اسے شعبہ تعلیم میں بھی ایک اچھا عہدہ ملا ہوا تھا۔ ان کا بھتیجا ان سے ملنے ایک دن آیا تھا اور اسی دن اس نے عالیہ کو دیکھا تھا۔ سفیر نے اسے دیکھتے ہی فیصلہ کر لیا تھا وہ اب شادی کرے گا تو عالیہ سے ہی کرے گا۔

دوسری طرف عالیہ نے اس رشتے کے آنے پر بری طرح احتجاج کیا تھا۔ اس نے سوچ لیا تھا اب وہ کبھی شادی نہیں کرے گی مگر نوال اس کی ضد نہیں مانی۔ پھر مجبوراً اس نے ہمسائی کی مدد سے سفیر کا فون نمبر لیا اور سفیر کو اپنے ماضی کے بارے میں سب کچھ بتا دیا۔

اس کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب سفیر نے اس سے کہا وہ یہ سب جانتا ہے اور سب جانتے ہوئے بھی وہ اس سے شادی کرنا چاہتا ہے۔ عالیہ کچھ مشکوک ہو گئی تھی مگر اس کے شک کو کسی نے اہمیت نہ دی اور یوں عالیہ کی شادی سفیر سے ہو گئی۔ سفیر کے ساتھ چند دن رہنے کے بعد ہی اس کا شک بھاگ گیا۔

وہ اس کے لیے اتنا اچھا ثابت ہوا تھا کہ عالیہ کو کبھی کبھار لگتا تھا وہ کسی خواب میں جی رہی ہو۔ اس نے کبھی بھی اسے ماضی کا طعنہ نہیں دیا تھا۔ وہ دونوں ہی ایک آئیڈیل لائف جی رہے تھے۔

www.novelsclubb.com

عالیہ نے اپنی نگاہیں سفیر کے چہرے سے ہٹائی اور دوبارہ ونڈو سے باہر دیکھنے لگ گئی۔

****

اشفاق کے گھر کے لاؤنج میں اس وقت سب موجود تھے۔اشفاق سنگل صوفے میں بیٹھے ہوئے تھے جبکہ زیدان کے پاس سر جھکائے بیٹھا تھا۔تینوں بچے لاؤنج سے باہر لان میں کھیل رہے تھے۔

عزاہ جبکہ جائی یانہ کو اپنے بزنس کی ڈیٹیل دے رہی تھی۔اشفاق نے جو اپنے گھر اور دوکان کو بیچ کر جو بزنس شروع کیا تھا۔اسے اب عزاہ نے سنبھال لیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ ابھی بات کر ہی رہے تھے کہ پورچ میں گاڑی رکنے کی آواز آئی۔ ان سب کو پتہ تھا کون آیا ہے مگر ان کے یقین پر مہر بچوں کی زوردار نعرے نے لگائی۔

"عالیہ خالہ آگئی!" اشفاق صاحب کے علاوہ سب ہی لوگ کھڑے ہو گئے اور ان کے اندر آنے کا انتظار کرنے لگ گئے۔ کچھ دیر بعد جیسے ہی عالیہ آئی، عزاہ اور جائی یانہ اس کے پاس پہنچے پھر تینوں نے ایک ساتھ ایک دوسرے کو گلے لگالیا جبکہ زید نے آگے ہو کر سفیر سے ہاتھ ملایا۔

www.novelsclubb.com

صوفے پر بیٹھے اشفاق نے اپنی بیٹیوں کے ہنستے مسکراتے چہرے دیکھے اور پھر سرد آہ بھری۔

ان کی زندگی بھی شاید ایسی ہی خوشحال ہو سکتی تھی اگر وہ بھی اپنی غلطی جلدی سمجھ جاتے اور اپنی بہن سے وہی پیار، وہی محبت کرتے جواب ان کی تینوں بیٹیاں ایک دوسرے سے کرتی تھیں۔

کاش ان دونوں بہن بھائی میں بس محبت اور سمجھ ہوتی۔ کاش!

****

www.novelsclubb.com

(ختم شد)